سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(جمعتہ المبارک 5، سوموار 8، منگل 9، بدھ 10، جمعرات 11 دسمبر 2014)
(یوم الجمع 12، یوم الاثنین 15، یوم الثلاثہ 16، یوم الاربعاء 17، یوم الخمیس 18 صفر المظفر 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

گیارہواں اجلاس

جمعتہ المبارک،5۔دسمبر2014

جلد 11:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
5۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل ------------	13
7۔	نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف ------------	13
	تعزیت	
8۔	معزز ممبران اسمبلی جناب خرم گلفام (مرحوم)، جناب نجیب اللہ خان (مرحوم) اور معزز وزیر میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی ہمشیرہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	19
	سوالات (محکمہ زکوٰۃ وعشر)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	20
10۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	53
11۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	74
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
12۔	مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	79
13۔	مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ قرآن اینڈ سیرت سٹڈیز پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	80
	پوائنٹ آف آرڈر	
14۔	لاہور میں نابینا افراد پر پولیس کا تشدد اور ملز مالکان کے ہاتھوں کسانوں کا معاشی استحصال ------------	80
15۔	کورم کی نشاندہی ------------	90

حلف

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 8-دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 2	
16-	ایجنڈا ------------	92
17-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	94
18-	نعت رسول مقبولﷺ ------------	95
	سوالات (محکمہ جات توانائی اور کانکنی ومعدنیات)	
19-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	96
20-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	114
	پوائنٹ آف آرڈر	
21-	فیصل آباد میں پی ٹی آئی کے ورکروں پر پولیس کی اندھادھند فائرنگ ------------	124
22-	ملز مالکان کے ہاتھوں کسانوں کا معاشی استحصال (---جاری) ------------	128
	تحاریک استحقاق	
23-	ٹی ایم اے اور ٹی ایم او کھاریاں کا پریس کانفرنس میں معزز ممبر اسمبلی پر الزامات لگانا ------------	130
	تحاریک التوائے کار	
24-	لیہ میں Bhratri Trust کی 4300 ایکڑ اراضی کو قبضہ گروپوں کا متروکہ جائیداد کے کلیموں کے عوض ٹرانسفر کروانے کا انکشاف (---جاری) ------------	131
25-	صوبہ میں شادی ہالز کی لوٹ مار اور ٹیکس کی ادائیگی میں کمی کا رجحان (---جاری) ------------	132
26-	پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف (---جاری) ------------	133

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
27-	مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014 ------------	134
	ہنگامی قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
28-	ہنگامی قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014 ------------	134
	منگل، 9-دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 3	
29-	ایجنڈا ------------	137
30-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	139
31-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	140
	سوالات (محکمہ صحت)	
32-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	141
33-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	173
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
34-	تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	191
	تحاریک استحقاق	
35-	ڈی سی او پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف سازش کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا ------------	192
	پوائنٹ آف آرڈر	
36-	فیصل آباد میں پی ٹی آئی کے ورکروں پر پولیس کی اندھا دھند فائرنگ (---جاری) ------------	193

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
37۔	صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا(۔۔۔جاری) ------------	200
38۔	ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس کا انستھیزیا کے غیر معیاری ہونے کے باوجود کمپنی کو رقم ادا کرنا(۔۔۔جاری) ------------	202
39۔	قانونی تحفظ نہ ملنے کی وجہ سے ہائر ایجوکیشن اداروں کی طالبات کے جنسی تشدد میں مسلسل اضافہ ------------	203
40۔	ضلعی ہسپتالوں کے لئے خریدے گئے بے ہوشی کے انجکشن غیر معیاری ہونے کا انکشاف ------------	205
41۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	207
	تحاریک استحقاق(۔۔۔جاری)	
42۔	فیصل آباد پی ٹی آئی کے احتجاج میں ورکروں پر فائرنگ کرنے والے شخص کی بجائے معزز ممبر اسمبلی کی تصاویر کو مختلف میڈیا چینلز پر دکھانا ------------	212
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں(مفاد عامہ سے متعلق)	
43۔	مجید نظامی(مرحوم) کی نظریاتی صحافت اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------	218
44۔	تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری قرار دینا ------------	219
45۔	پنجاب کے پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس کرنے والوں کے لئے مناسب سہولیات فراہم کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے قانون سازی کا مطالبہ ------------	220
46۔	زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہری حدود مقرر کرنے اور نئے شہر بسانے کے اہتمام کا مطالبہ ------------	222

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
47۔	بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کا مطالبہ ------------	225
48۔	ملک میں ضرورت سے زائد گندم کی پیداوار کے باوجود 16 کروڑ ڈالر سے زائد مالیت کی گندم درآمد کرنے کے معاملہ کی فوری انکوائری کا مطالبہ ------------	225
	بدھ، 10۔دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 4	
49۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ ------------	230
50۔	ایجنڈا ------------	232
51۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	234
52۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	235
	پوائنٹ آف آرڈر	
53۔	اغواء ہونے والے معزز ممبر رانا جمیل حسن خان کی بازیابی ------------	236
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
54۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	237
55۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	279
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
56۔	حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 10-2009 اور 12-2011 کے بارے میں پی اے سی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	295
57۔	حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 03-2002، 04-2003، 05-2004، 09-2008، 11-2010 اور 13-2012 کے بارے میں پی اے سی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	296

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
58-	ڈی سی او پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف سازش کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا(۔۔۔جاری) ------------	298
59-	ایس ایس پی ٹریفک لاہور، وارڈن اور دیگر عملہ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ ------------	299
	تحاریک التوائے کار	
60-	محکمانہ غفلت کی بناء پر گاڑیوں کے سلنڈر پھٹنے کے واقعات ------------	301
61-	پنجاب کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بھاری فیسیں وصول کرنے کے باوجود معیاری تعلیم اور مناسب سہولتوں کا فقدان ------------	303
62-	بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا طلباء سے سرٹیفکیٹ کے نام سے کروڑوں روپے بٹورنا ------------	306
63-	بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ کی فیس میں بے جا اضافہ کرنا ------------	307
64-	پنجاب میں ہیپاٹائٹس کو کنٹرول کرنے کے انجکشن کی کمی ------------	308
65-	کورم کی نشاندہی ------------	311
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)	
66-	مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 ------------	311
67-	مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014 ------------	315
	جمعرات، 11-دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 5	
68-	ایجنڈا ------------	322
69-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	324

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
70-	نعت رسول مقبولﷺ ------------	325
	سوالات (محکمہ جات محنت وانسانی وسائل، امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت)	
71-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	326
72-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	373
73-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	378
	پوائنٹ آف آرڈر	
74-	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں وائس چانسلر کی تعیناتی ------------	383
	توجہ دلاؤ نوٹسز	
75-	اردو بازار لاہور میں دوران ڈکیتی نوجوان تاجر کے قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------	384
76-	ضلع شیخوپورہ: فائرنگ سے چار افراد کے قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------	384
	تحاریک التوائے کار	
77-	والڈ سٹی آف لاہور کی بہتری کے لئے قرضے میں خُورد بُرد کا انکشاف ------------	388
78-	والڈ سٹی لاہور اتھارٹی اندرون شہر لاہور کی تاریخی اور پرانی عمارات کی مرمت وبحالی میں ناکام ------------	389
79-	چنیوٹ جھنگ روڈ پر واقع سرکل نمبر 2 میں تعمیر شدہ رہائشیں، شوروم اور ورکشاپس بغیر پیشگی اطلاع ونوٹس مسمار کرنا ------------	390
80-	پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم پست ہونے کی وجہ سے سکولوں سے طلباء وطالبات کے اخراج کی تعداد میں مسلسل اضافہ ------------	391
81-	گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور میں نصب ٹیوب ویل کے ٹرانسفارمر کی خرابی ------------	395
	پوائنٹ آف آرڈر	
82-	ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں مقید شخص کی عملہ کے تشدد سے ہلاکت ------------	396

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
83-	ڈسکہ پی پی-130 سے گزرنے والی نہر ایم آر لنک کی بھل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے اراضی سیم زدہ ہونے کا خدشہ ------------	397
84-	پنجاب ریونیو اتھارٹی کا سروسز پر سترہ فیصد سیلز ٹیکس لگانے کی وجہ سے دوسرے صوبے کی پراڈکٹ کی فروخت میں اضافہ سے پنجاب کے ریونیو میں کمی کا خدشہ ------------	398
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
85-	مسودہ قانون تعلیم قرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014 ------------	400
86-	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(53)/2014/1156. Dated: 2nd December, 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 5th December, 2014 at 3:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
1st December, 2014

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	انجینئر قمر الاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی۔5
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی ۔150
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول، داخلہ *
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی ومعدنیات / توانائی *
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات *

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔دسمبر 2014 تا 5۔جنوری 2015) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات * قانون و پارلیمانی امور *
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
12۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
13۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
14۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
15۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
16۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
17۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
18۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
19۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 13۔اکتوبر 2014 میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وتجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

8

19- رانامحمدارشد	:	اطلاعات وثقافت
20- میاں محمد منیر	:	آبکاری ومحصولات
21- رانااعجازاحمد نون	:	زراعت
22- محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبودآبادی
23- جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24- جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی ومعدنیات
25- رانابابر حسین	:	خزانہ
26- میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27- جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28- جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرانسپکشن ٹیم
29- سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31- سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32- مہراعجازاحمداچلانہ	:	داخلہ
33- چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34- میاں فدا حسین	:	جنگلات،جنگلی حیات وماہی پروری
35- چودھری زاہداکرم	:	کالونیز
36- محترمہ شاہین اشفاق	:	امداد باہمی
37- محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائرایجوکیشن
38- محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولزایجوکیشن
39- جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/5902 مورخہ 8-دسمبر 2014 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 5-دسمبر 2014

(یوم الجمع، 12-صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 2 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ وَلَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلَا یَزۡنُوۡنَ ۚ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَلۡقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ یُّضٰعَفۡ لَہُ الۡعَذَابُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ یَخۡلُدۡ فِیۡہٖ مُہَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۰﴾ وَ مَنۡ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ یَتُوۡبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

سورۃ الفُرقان آیات 68 تا71

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جن جاندار کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق (یعنی شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا (68) قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہوگا اور ذلت و خواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا (69) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے (70) اور جو توبہ کرتا اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے (71)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ حافظ محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

الھم صلی علیٰ سیدنا و مولانا محمد
و علیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم

غمزدوں کے لئے رحمت مصطفیٰ
وہ سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں
حشر کے دن بھی وہ سب کے کام آئیں گے
کون ہے جس نے ان کو پکارا نہیں
شاید اس پہ ہوا ہے کلامِ خدا
مصطفیٰ کی رضا ہے خدا کی رضا
اپنے محبوب سے حق نے فرمادیا
جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں
منتظر چشمِ رحمت کے شاہ و گدا
بے بہا ان کا فیضان جُود و سخا
در پہ آئے سوالی نہ جھولی بھریں
میرے سرکار کو یہ گوارہ نہیں
ہو کے وارفتہ جو بھی مدینے گیا
سبز گنبد کو بس دیکھتا رہ گیا
ساری دنیا میں ایسا حسین دِلربا
دوسرا اور کوئی نظارہ نہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	انجینئر قمر الاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی۔5
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

شکریہ

حلف

نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں لایا گیا ہے کہ دو معزز ممبران جناب محمد حسان ریاض، پی پی۔162 شیخوپورہ اور جناب انعام اللہ خان نیازی، پی پی۔48 بھکر حلف اٹھانے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی سیٹوں کے سامنے کھڑے ہو کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 65 اور 127 کے تحت حلف لیں، اس کے بعد وہ یہاں تشریف لا کر رجسٹر پر دستخط ثبت کریں گے اور اس کے بعد ان کو بات کرنے کا وقت دیا جائے گا کیونکہ وہ آج پہلے دن اس معزز ایوان میں بحیثیت ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ماشاءاللہ نیازی صاحب تو پہلے قومی اسمبلی اور اس ایوان کے بھی معزز ممبر رہے ہیں لیکن اب انہوں نے حلف کے تحت یہاں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر نومنتخب معزز ممبران جناب انعام اللہ خان نیازی، پی پی۔48 اور جناب محمد حسان ریاض، پی پی۔162 نے حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرے خیال میں اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اس کے بعد میں آپ کو وقت ضرور دوں گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر نہیں بلکہ یہ آپ کا حق ہے میں خود آپ کو floor دے رہا ہوں اس کے بعد جناب محمد حسان ریاض صاحب کی باری آئے گی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے نہایت ہی قابل احترام جناب سپیکر! آج میں اپنے دکھی دل کے ساتھ اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ نے مجھے یہاں آنے کا موقع دیا۔ آج میں اس ایوان میں موجود ہوں جو میرے لئے نیا نہیں ہے، یہ ساتھی میرے لئے نئے ہیں اور نہ ہی آپ کی ذات میرے لئے نئی ہے۔ میں نے آج سے اٹھارہ سال پہلے اسی ایوان میں اپنا جمہوری کردار بھرپور طریقے سے ادا کیا اور اس وقت کے غاصبوں کے خلاف جو لڑائی میں نے لڑی تھی اپنے ساتھیوں اور سینئرز کے ساتھ وہ ایک ریکارڈ کا حصہ ہے۔

جناب سپیکر! جب میں اس اسمبلی میں 1993 میں آیا تھا، اتفاق دیکھیں کہ جب میں اسمبلی کی لائبریری میں جاتا تھا تو میری پسندیدہ شخصیت رانا پھول خان صاحب تھے اللہ انہیں غریق رحمت کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے رانا پھول خان صاحب کی speeches کو study thoroughly کرنے کے بعد اسی ایوان میں جو مجھ سے کردار ادا ہو سکتا تھا وہ میں نے کیا۔

جناب سپیکر! یہ الیکشن اور میرا ممبر اسمبلی منتخب ہونا ایک بوجھل اور دکھی دل کے ساتھ اپنے پیارے چھوٹے بھائی کی میت کو دفنانے کے بعد اور اس نظام کی ستم ظریفی کہ ابھی اس کی قبر کی مٹی خشک نہ ہوئی کہ ہم الیکشن campaign پر نکل پڑے۔ آج اس ایوان میں میرے آنے کا سہرا دریا خان اور پی پی-48 کے عوام کے سر ہے جنہوں نے اپنے محبوب قائد نجیب اللہ خان نیازی کے اس پیار کو اس کے بڑے بھائی کی ممبری کی صورت میں واپس کیا ہے۔ آج بھی میں اس احساس کے ساتھ کہ میں حلقہ کے لوگوں کے آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے وہ جذبات جن کو آج میں اس ممبری کا جامہ پہن کر آپ کے سامنے موجود ہوں۔ بہت مشکل ہوتا ہے جب اپنے پیاروں کی میتوں کو کاندھوں پر اٹھا کر دفنانے کے بعد

آپ اس قسم کی ڈیوٹی میں آتے ہیں تو اس کے لئے بہت بڑا دل و گردہ چاہئے، جرأت اور ہمت چاہئے تاکہ اپنے آپ کو اس صورتحال میں adjust کر سکیں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے علاقے کی پسماندگی اور اس کی حالت زار بیان کرتا ہوں کہ میں نے پی پی-48 کے اندر جن حالات کو دیکھا ہے وہ علاقہ جس کا ممبر آپ کے سامنے کھڑا ہے، میں میانوالی سے بھی دو دفعہ ممبر اسمبلی رہا۔ میانوالی میں بھی کوئی خوش کن حالات نہیں ہیں لیکن پی پی-48 ضلع بھکر جس انداز میں ignore ہوتا رہا یا جس طریقے سے اس کی عوام کو کُچلا گیا اور غریبوں کی خواہشات کو کُچلا گیا۔ وہاں سے ایسے سابقہ ممبران اسمبلی بھی موجود ہیں جو چھ چھ دفعہ اس حلقے سے منتخب ہوئے ہیں اور آج مجھے تھوڑے سے افسوس کے ساتھ ایک اور بات بھی کرنا پڑتی ہے کہ اسی حلقے نے پاکستان کی دو نامور شخصیات کے سیاسی جسم کو چکا چوند لگائے جن میں ایک چودھری شجاعت صاحب ہیں اور دوسرے میاں محمد شہباز شریف ہیں۔ میں حیران ہوں کہ وہ حلقہ جس نے ملک کی اتنی بڑی شخصیات کو welcome بھی کیا، ان کو ممبری کے ہار بھی پہنائے لیکن اس کے باوجود وہ محروم رہا۔ یہ بڑی قابل غور اور قابل فکر بات ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک کی بدقسمتی تو بہت زیادہ ہے جب ہم حالات کو درست کرنے کی بات کرتے ہیں تو ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ اس نظام کے نیچے کئی نظام چل رہے ہیں۔ ان نظاموں کے نیچے چلنے والے نظاموں نے ملک کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں، ملک کو اس نہج پر پہنچا دیا ہے کہ جس پر شاید دشمن بھی نہ پہنچا سکتا جو ہم نے اپنے ہاتھوں سے اس کو پہنچایا ہے اور میں سب سے پہلے اس طرف آؤں گا کہ الیکشن کے نظام کو دیکھتے ہوئے یقین جانیں کہ الیکشن کا نظام ایسا ہے کہ اس ملک میں جتنی مرضی اصلاحات کر لیں، جتنے مرضی انقلاب لے آئیں لیکن جو اس نظام کے نیچے نظام چل رہے ہیں ان نظاموں نے اس الیکشن کے موجودہ سسٹم کو مشکوک اور گندہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میں اپنے حلقے کی بات کروں گا جس سے میں ابھی الیکشن لڑ کر آ رہا ہوں۔ میں ان مافیا کی بات کروں گا جو چند ایک سیاستدان پاکستان کی تاریخ میں بدنما دھبہ ہیں اور جنہوں نے نظاموں کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ آپ یقین جانیں کہ انتظامیہ اور صوبہ پنجاب کی حکومت مجھے لگتا ہے کہ وہ بے بس ہیں اس نچلے نظام سے جو ایک نچلا طبقہ نظام چلا رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: خان صاحب! تجاویز تو ہم بعد میں آپ سے لیں گے، آپ کی بڑی مہربانی، جلدی wind up کریں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! بھڑاس نکالنے دیں، اندر بڑا گرم مادہ پڑا ہوا ہے، بس تھوڑی سی بھڑاس نکالنے دیں۔

جناب سپیکر: بھائی! ماشاء اللہ آپ کو بڑا ٹائم ملے گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! وہاں باقاعدہ طور پر مافیا دیکھنے میں آئے ہیں جن میں پولیس اور سکول ٹیچرز مافیا شامل ہیں جنہوں نے monopoly کی انتہا کر دی۔ اس میں، میں حکومتوں کو اس لئے الزام نہیں دیتا کہ حکومتیں اس بگڑے ہوئے نظام کو درست کرنے کے لئے جس قسم کے حالات بنانے کی کوشش کر رہی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بڑا انقلاب لانے کی ضرورت ہے اور normal حالات کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس ملک کی سیاست میں ایک سیاسی ورکر کی حیثیت سے اپنے آپ پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں 25 سال تک مسلم لیگ (ن) سے منسلک رہا، 25 سال کی جدوجہد اور اس آمر فرعون جنرل مشرف کے خلاف جو جنگ ہم نے لڑی جس نے اس ملک کا بیڑا غرق کیا وہ جنگ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ میں آپ کے گوش گزار صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں ہم نظام کی درستی کی بات کرتے ہیں وہاں سیاستدانوں کو چاہئے کہ اپنے قبلے بھی درست کریں، ورکر کی عزت کرنا سیکھیں اور ورکر کو ان کے حقوق دیں۔ ان علاقوں کے لوگ جو کہ ان پر جان چھڑکتے ہوئے ووٹوں کی بارش کرتے ہیں ان کو بھی حق دیں اور محروم نہ رکھیں۔ ان علاقوں کو اس طرح بے یارومددگار نہ چھوڑیں جو آج نظر آ رہا ہے اور سب سے بڑی مثال میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ کے فضل سے مجھے لگتا ہے کہ اب وہ بے یارومددگار نہیں رہیں گے۔ آپ فکر نہ کریں۔ اب ان کا نمائندہ ان کے پاس ہو گا اور انشاء اللہ وہ اپنے تمام کام ٹھیک کرے گا۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کو پھر بھی بعد میں انشاء اللہ بہت مواقع ملیں گے۔ آپ مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! مجھے wind up کرنے کے لئے خیالات کا اظہار تو کرنے دیں۔ "مینوں تساں تاں باہر نہ بھیجو، میری پیاس تاں بجھنے دیو" ابھی تو شروعات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی باتیں سنتے رہیں گے۔ ان پر غور بھی ہو گا اور عمل بھی ہو گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں اپنی بات short کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! ہمارے ملک کا المیہ کیا ہے؟ ہمارے ملک کا المیہ یہ ہے کہ اس ملک کو باہر کے دشمنوں کی ضرورت نہیں ،اس ملک کے اندر ہماری سیاست کے میدان میں کئی ایسے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو اس ملک کی چولیں ہلا رہے ہیں۔ پاکستان کی سیاست میں آج پھر 16۔دسمبر کا نام آ رہا ہے، آج پھر مجیب الرحمٰن کے چھ نکات کی بات دہرائی جا رہی ہے اور آج پھر چھ نکات کی بات کی جا رہی ہے۔ آج ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہماری سیاست کی کڑیاں کہاں پر جا کر ملتی ہیں۔ آج یہ بتایا جائے کہ اس سیاست کے پیچھے وہ کون سے سازشی عناصر، کون سے players ملوث ہیں جن کی planning کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے اور ملک میں انارکی پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کروں گا کہ اس ملک کے اندر، میں نظام کے اندر نظام کی بات کرتا ہوں، سیاست کے اندر سیاسی بونوں کی بات کرتا ہوں جنہوں نے اس وقت اس ملک کے ہر بندے کو ایک عجیب سی کشمکش میں ڈالا ہوا ہے، جن لوگوں کو اس بات کی بھی سمجھ نہیں کہ 16۔دسمبر پاکستان کی تاریخ کا تاریک ترین دن تھا، اس دن کو پھر یہاں پر دہرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کبھی لندن، کبھی راولپنڈی، کبھی اسلام آباد پلان آتا ہے اور ہم عوام ان پلانوں کی وجہ سے پستے چلے جا رہے ہیں۔ آج میں آپ کی کیفیت دیکھ رہا ہوں مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کو میری تقریر اس وقت کوئی زیادہ اچھی نہیں لگ رہی۔

جناب سپیکر: مجھے آپ اچھے لگ رہے ہیں۔ مہربانی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں صرف آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر میں اپنے سیاست دانوں کی بات کرتا ہوں، اچھے سیاست دانوں کی بات کرنے میں بھی کوئی برائی نہیں ہے۔ اسی ایوان میں بیٹھے ہوئے بھکر کے علاقے کے میرے دوست جناب غضنفر عباس چھینہ، جناب عامر عنایت خان شاہانی اور ہمارے سابقہ معزز ممبر جناب ثناء اللہ خان مستی خیل، جناب علمدار صاحب، یہ وہ لوگ ہیں جو اس علاقہ کے فخر ہیں لیکن ہم کر کیا رہے ہیں؟ ہم اصلی مال کو پیچھے اور نقلی مال کو آگے لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، کسی کا نام نہیں لینا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: نہیں، جناب! نہیں۔آپ کو تو پتا ہے میں بڑا مسکین سا بندہ ہوں۔ میں نے نقلی مال اور اصلی مال کی جو بات کی ہے وہ آپ بھی سمجھ گئے ہیں، میں بھی سمجھ گیا ہوں اور یہ معزز ایوان بھی سمجھ گیا ہے تو پھر مجھے کسی کا نام لینے کی کیا ضرورت ہے؟ پی پی۔48 دریا خان دھلے والی کی نمائندگی کرنے کے لئے اس جگہ پر موجود ہوں۔ میں یہ عہد کر کے آیا ہوں کہ میرے بھائی نجیب اللہ خان نے پی پی۔48 کا جو مشن شروع کیا تھا اس کو پورا کروں گا۔ جو محبت اس حلقہ کے لوگوں نے مجھے دی ہے آج اس کے قرض کو چکانے کا وقت ہے، میری یہ کوشش ہو گی کہ ان علاقوں کے اندر جو محرومیاں ہیں، ان لوگوں کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان کی خاطر میں اپنے احتجاج کا اور جنگ کا علم بلند کرتا رہوں اور میں اس کی تصحیح کرتا رہوں۔ میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ سپیکر کی کرسی پر بیٹھے ہیں ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، محترم ہیں، جتنے بھی یہاں پر معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان کے علاقوں کی محرومیوں کو اگر دیکھا جائے تو خدا کی قسم ان علاقوں کو دیکھتے ہوئے خوف آتا ہے کہ وہاں پر لوگ زندہ کیسے ہیں؟ آپ ہمارے کیپٹن ہیں، آپ ہمارے Head ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھے کیپٹن نہ کہیں، آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! کیپٹن کا نام کسی نے الاٹ نہیں کروایا ہوا۔ بہر حال میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ہماری مدد کریں۔

جناب سپیکر: ضرور۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: ہمارے ملک اور ہمارے علاقوں کی محرومیاں دور ہو جائیں۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: آپ ہمیں بتائیں کہ ہمارے پاس وہ کون کون سے طریقے ہیں جس سے ہم اپنے ان علاقوں کی محرومیوں کو دور کرنے کے لئے بات کر سکیں۔ میں آپ کا اشارہ سمجھ گیا ہوں اس لئے میں بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ کی بھی بہت مہربانی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے عزت دی، میں اس معزز ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد حسان ریاض صاحب!

جناب محمد حسان ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نہایت ہی قابل احترام جناب سپیکر اور تمام معزز ممبران اسمبلی السلام علیکم۔

جناب سپیکر: وعلیکم السلام۔

تعزیت

معزز ممبران اسمبلی جناب خرم گلفام (مرحوم) جناب نجیب اللہ خان (مرحوم) اور معزز وزیر میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی ہمشیرہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے پیارے بھائی جناب خرم گلفام (مرحوم) اور جناب انعام اللہ خان نیازی کے بھائی نجیب اللہ خان (مرحوم) کے لئے بھی یہاں پر دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: وہ تو ہم پہلے ہی کر چکے ہیں۔ مولانا صاحب تشریف لائیں اور دعائے مغفرت کروائیں، میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی ہمشیرہ بھی ایک حادثے میں وفات پا گئی ہیں، جناب نجیب اللہ خان نیازی اور جناب خرم گلفام صاحب کے لئے بھی دعائے مغفرت کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر قاری محمد علی قادری نے دعائے مغفرت کروائی)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! میں اپنی قیادت، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف کا شکر گزار ہوں، ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک بار پھر ہمارے گھرانے پر اعتماد کرتے ہوئے مجھے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے نامزد کیا۔ مجھے آج اس پر بھی بہت خوشی ہے کہ پورے براعظم میں جہاں پر بھی الیکشن لڑنے کے لئے پچیس سال کی عمر required ہے، ان تمام ممالک میں آج عمر کے لحاظ سے سب سے چھوٹی عمر میں اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! مجھے بہت زیادہ خوشی ہے کہ میں نے اپنے بھائی خرم گلفام، اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور رانا تنویر حسین صاحب کا سر فخر سے بلند کیا ہے اور ان کا نام سرخرو کیا ہے۔ کچھ لوگ جو یہاں مختلف activities میں involve نظر آ رہے ہیں جنہوں نے ملک کی معیشت اور ملکی نظام منجمد کر رکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس الیکشن نے اس چیز کا واضح طور پر رزلٹ دکھا کر انہیں جواب دے دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے اکٹھے ہو کر ایک طرف ملک کا پہیہ جام کیا ہوا تھا اور دوسری طرف ان ساری جماعتوں نے میرے حلقے میں آکر میرے خلاف الیکشن لڑا۔ مجھے اس بات پر بہت زیادہ خوشی ہے کہ میں نے اتنی سی عمر میں اپنی جماعت کا نام سرخرو کر دیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی میں اپنی جماعت کے لئے، اپنے ملک کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کر دوں گا لیکن اپنی جماعت اور ملک کا نام ہمیشہ روشن کرنے میں اپنا کردار ادا کروں گا اس لئے میں نے آپ سے مختصر ٹائم طلب کیا تھا۔ میں چاہوں گا کہ اب آپ اسمبلی کی مزید کارروائی آگے بڑھائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ جب وقفہ سوالات ہو تو ایسا مناسب نہیں ہوتا۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 597 جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2019 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: پی پی۔271 میں فنڈز کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*2019: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیاوزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور پی پی۔271 میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مد میں کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ان میں سے کتنے فنڈز پی پی۔271 کے کتنے سکولوں کو کتنے کتنے دیئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں جہیز کی مد میں کتنے فنڈز دیئے گئے اور یہ کتنے لوگوں میں کتنے کتنے تقسیم کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیاحکومت پنجاب جہیز کی رقم کو بڑھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔271 بہاولپور میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 8کروڑ22لاکھ48ہزار424روپے جاری کئے گئے جس کی سال اور مدوار تفصیل حسبِ ذیل ہے:

مد	2009۔10	2010۔11	2011۔12	2012۔13	2013۔14
گزارہ الاؤنس	14لاکھ58ہزارروپے	29لاکھ16ہزارروپے	18لاکھ14ہزارروپے	8لاکھ38ہزار500روپے	16لاکھ95ہزارروپے
عید گرانٹ	----	2لاکھ43ہزارروپے	----	4لاکھ41ہزارروپے	4لاکھ77ہزارروپے
گزارہ الاؤنس (برائے نابینا)	----	----	----	----	2لاکھ52ہزارروپے
تعلیمی وظائف	8لاکھ59ہزار024روپے	31لاکھ46ہزار116روپے	29لاکھ96ہزار396روپے	17لاکھ68ہزار728روپے	6لاکھ24ہزار960روپے
دینی مدارس	4لاکھ76ہزار550روپے	9لاکھ84ہزار650روپے	6لاکھ66ہزارروپے	6لاکھ71ہزار400روپے	6لاکھ80ہزار400روپے
شادی گرانٹ	2لاکھ20ہزارروپے	2لاکھ60ہزارروپے	2لاکھ40ہزارروپے	1لاکھ20ہزارروپے	1لاکھ70ہزارروپے
تعلیمی وظائف (فنی)	59لاکھ64ہزار700روپے	1کروڑ14لاکھ72ہزار500روپے	1کروڑ17لاکھ37ہزار500روپے	1کروڑ45لاکھ30ہزارروپے	1کروڑ45لاکھ25ہزارروپے
	89لاکھ78ہزار274روپے	1کروڑ90لاکھ22ہزار266روپے	1کروڑ74لاکھ53ہزار896روپے	1کروڑ83لاکھ69ہزار628روپے	1کروڑ84لاکھ24ہزار360روپے

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران44 تعلیمی ادارہ جات کو مبلغ93لاکھ95ہزار224روپے جاری کئے گئے جس کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔271 میں30 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے 101 مستحقین کو شادی گرانٹ مبلغ 10لاکھ10ہزار روپے بحساب فی مستحق ۔/10,000روپے جاری کئے گئے جس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	جاری کردہ رقم	تعداد مستحقین
2009۔10	2لاکھ20ہزار	22
2010۔11	2لاکھ60ہزار	26

2011-12	2لاکھ40ہزار	24
2012-13	1لاکھ20ہزار	12
2013-14	1لاکھ70ہزار	17
میزان	10لاکھ10ہزار	101

(د) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اپنے 152ویں اجلاس منعقدہ 6۔اگست 2014 میں شادی گرانٹ کی رقم کو مبلغ 10ہزار روپے سے بڑھا کر 20ہزار روپے کر دیا ہے۔اب مستحقین زکوٰۃ کو نئی شرح کے مطابق فنڈز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں معزز وزیر سے سوال کرنا چاہوں گی کہ محکمہ زکوٰۃ وعشر میں جو کمیٹی بنائی جاتی ہے کیا اس میں خواتین کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے آپ کی آواز صحیح نہیں آ رہی۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تھا کہ محکمہ زکوٰۃ وعشر میں جو کمیٹی بنائی جاتی ہے اس میں خواتین کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ نے بڑی relevant بات کی ہے لیکن میں ان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ محکمے نے پہلے اس پر اپنا کام مکمل کر لیا ہوا ہے اور ان میں خواتین کا حصہ بڑھا دیا گیا ہے۔

MR SPEAKER: Order in the House.

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا آگے تو کوئی سوال نہیں ہے؟

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (VTI) کو جو funding کی جاتی ہے اس میں فی طالب علم پانچ سو روپیہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔کیا اس رقم میں کوئی اضافہ کرنے کا ارادہ ہے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر جو خواتین سیکھ رہی ہوتی ہیں کیا انہیں سیکھنے کے

بعد مشینیں بھی دی جائیں گی؟ اگر ایسا ارادہ نہیں ہے تو مہربانی کر کے یہ ارادہ بنالیں اور funding میں اضافہ کیا جائے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پورے سوال میں اس چیز کا کوئی ذکر نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں ان کو جواب دے دیتا ہوں۔ پہلی چیز تو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم دو ہزار روپے کے علاوہ پانچ سو روپیہ وظیفہ دیتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہم پچیس سو روپیہ دیتے ہیں جس میں سے دو ہزار روپے انسٹیٹیوشن کو جاتے ہیں اور پانچ سو روپے سٹوڈنٹ کو دیتے ہیں۔ انہوں نے جو دوسرا سوال کیا کہ انسٹیٹیوشن سے جو بچے اور بچیاں فارغ ہوتے ہیں تو انہیں بعد میں کاروبار کے سلسلے میں یا ان کی مدد کرنے کے سلسلے میں کچھ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر recently ہمارا "اخوت" کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے ہم نے اس معاہدے کے تحت ان سے درخواست کی ہے کہ جو deserving لوگ اپنا ہنر سیکھ لیتے ہیں تو انہیں پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے تو اس میں مشینیں، ٹول بکس، بیوٹیشن یا جو اس طرح کا سامان ہے وہ دیا جائے۔ ہم ایک معاہدے کے ساتھ ان کے ساتھ چل رہے ہیں اور ہم نے انہیں دینا شروع کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مختلف مدات کے اندر جو زکوٰۃ کی رقم تقسیم کی جاتی ہے، اضلاع میں اس رقم کی تقسیم کا کیا criteria ہے، کس ضلع کو کس بنیاد پر رقم فراہم کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اضلاع میں رقم تقسیم کرنے کا کیا criteria ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کا ایک ہی طریق کار ہے جو پورے پنجاب میں لاگو ہے یہ رقم آبادی کی بنیاد پر دی جاتی ہے یعنی ہر ضلع کو اس کی آبادی کے تناسب سے دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2020 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: جہیز کی رقم میں اضافہ و دیگر تفصیلات

*2020: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور کو پچھلے تین سالوں کے دوران کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور بجٹ کن کن مدات میں خرچ ہوا اس کی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) جہیز کی مد میں مذکورہ عرصہ کے دوران کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور اس سے کتنے لوگ مستفید ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) جہیز کی رقم فی ممبر کتنی دی جارہی ہے اور یہ کب سے لاگو ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مذکورہ جہیز کی رقم کو حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کم از کم 50ہزار تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی بہاولپور کو پچھلے تین سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں فراہم اور خرچ کردہ رقم کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	وصول شدہ رقم	خرچ کردہ رقم
2011-12	6کروڑ59لاکھ66ہزار958روپے	6کروڑ33لاکھ95ہزار368روپے
2012-13	10کروڑ10لاکھ96ہزار271روپے	5کروڑ60لاکھ34ہزار176روپے
2013-14	7کروڑ13لاکھ67ہزار612روپے	6کروڑ97لاکھ62ہزار768روپے

مذکورہ بالا رقوم کی مدوار تفصیل تتمہ (الف) تا (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شادی گرانٹ کی مد میں مذکورہ عرصہ کے دوران مبلغ 82لاکھ 30ہزار روپے خرچ کئے گئے جس سے 823 مستحق افراد مستفید ہوئے۔ سال وار رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تقسیم کردہ رقم	تعداد مستحقین
1	2011-12	32لاکھ80ہزار روپے	328
2	2012-13	19لاکھ90ہزار روپے	199
3	2013-14	29لاکھ60ہزار روپے	296
	میزان	82لاکھ30ہزار روپے	823

(ج) شادی گرانٹ کے لئے فی مستحق مبلغ 10ہزار روپے ادا کئے جاتے تھے اور رقم کی یہ شرح سال 2002 سے لاگو تھی۔ تاہم صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اپنے 152ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 6۔اگست 2014 میں شادی گرانٹ کی رقم مبلغ 10ہزار روپے سے بڑھا کر 20ہزار روپے کر دی ہے۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں بیان کیا جا چکا ہے کہ صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اپنے 152ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 6۔اگست 2014 میں شادی گرانٹ کی رقم 10ہزار روپے سے بڑھا کر 20ہزار روپے کر دی ہے تاہم فوری طور پر مزید اضافہ ممکن نہ ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 2011-12 میں 26 لاکھ، 2012-13 میں 4 کروڑ روپے اور 2013 میں 46 لاکھ روپیہ surrender ہو گیا۔ محکمہ نے ایک سائیڈ پر اس کا جواب دے دیا ہے کہ چونکہ چیئرمین کی مدت ختم ہو گئی تھی اس لئے وہ گرانٹ جاری نہیں کی جا سکی لیکن ایک دوسرے سوال کے اندر محکمہ نے یہ جواب دیا ہوا ہے اور وہ دوسرا سوال بھی میرے سامنے ہے کہ اگر وہ منتخب چیئرمین resign کر جاتا ہے تو اس پورے سسٹم کو چلانے کے لئے ڈسٹرکٹ زکوٰۃ آفیسر کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ بارہا ایسے ہوتا ہے کہ اسمبلیاں موجود نہیں ہوتیں، پولیٹیکل گورنمنٹ موجود نہیں ہوتی تو ڈسٹرکٹ زکوٰۃ آفیسر زکوٰۃ کے سارے نظام کو چلاتے ہیں لہذا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان تین سالوں میں جو رقم واپس گئی ہے وہ کیوں گئی ہے اور اس کا کون ذمہ دار ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو نشاندہی کی ہے وہ ہمارے جواب میں موجود تھی لیکن میں ان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس میں ایک نہیں بلکہ تین factors تھے ایک تو یہ تھا کہ جس کو چیئرمین نامزد کیا گیا تھا انہوں نے resign کر دیا جب resign کرتے ہیں تو وہ سسٹم close ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ issue آیا تھا کہ الیکشن آ گئے اس وجہ سے یہ سارا process delay ہو گیا اور اس میں تیسرا factor یہ آیا کہ جب ہم دوبارہ اسے بنانے لگے تو پنجاب زکوٰۃ کونسل کا tenure ختم ہو گیا۔ ان تین factors کی وجہ سے یہ delay ہوا اب ہم نے already اس پر work مکمل کر لیا ہے چیئرمین بھی آ گئے ہیں اور انشاء اللہ اسی سال کام شروع کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال میں پوچھنا ہے کہ ہماری جو رقم lapse ہو کر واپس پنجاب میں آ گئی کیا اب 2014-15 میں اس کی compensation دے دی جائے گی، پہلے جو بقایا رقم واپس چلی گئی تھی کیا وہ اب ہمیں واپس دے دی جائے گی چونکہ مستحقین تو اسی طرح موجود ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں basically main VTIs کا ہوتا ہے وہ ہم نے already compensate کر دیا ہے باقی کا ہمارے پاس کوئی ایسا rule نہیں ہے اس لئے وہ ہم نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: ان کو کہہ دیں کہ rules violate نہیں کر سکتے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2038 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں زکوٰۃ کی رقم اور دیگر تفصیلات

*2038: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2010 سے آج تک صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ضلع گوجرانوالہ کو کتنی رقم زکوٰۃ کے سلسلہ میں ادا کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم غربا میں بطور گزارہ الاؤنس تقسیم کی گئی، تفصیل سے یونین کونسل وار آگاہ کریں؟

(ج) کتنی رقم شادی گرانٹ میں تقسیم کی گئی ہے، شادی گرانٹ سے کل کتنے لوگ مستفید ہوئے؟

(د) کتنی رقم مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ میں سے فراہم کی گئی، سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی گوجرانوالہ کو یکم جنوری 2010 سے 30۔ستمبر 2014 تک صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ سے زکوٰۃ کے سلسلہ میں مبلغ 60 کروڑ 42 لاکھ 20 ہزار 410 روپے موصول ہوئے جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران اس رقم سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں نے گزارہ الاؤنس کی مد میں مبلغ19کروڑ53لاکھ34ہزار700روپے مستحقین میں تقسیم کئے جس کی کمیٹی وار تفصیل تتمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شادی گرانٹ کی مد میں مبلغ2کروڑ23لاکھ60ہزار روپے کی رقم جاری کی گئی جس سے کل2232 مستحقین مستفید ہوئے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ کے مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف کے لئے مبلغ4کروڑ31لاکھ02ہزار660 روپے کی رقم جاری کی گئی جس کی سکول وار تفصیل تتمہ(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(الف) میں جو تتمہ بنا کر تفصیل دی گئی ہے یہ جنوری2010تا جون2010اور پھر آگے جولائی2010تا2011پھر آگے جولائی2014تا ستمبر 2014تک کی تفصیل دی گئی ہے اس میں گزارہ الاؤنس، عید گرانٹ، تعلیمی وظائف، دینی مدارس، ہیلتھ کیئر، شادی گرانٹ، تعلیمی وظائف فنی، گزارہ الاؤنس برائے نابینا یہ ساری تفصیل دی گئی ہے۔ جب یہ دیکھتے ہیں تو ابتدا میں گرانٹ زیادہ ہے اور آہستہ آہستہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ کم ہوتی جا رہی ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ چونکہ آبادی بڑھتی جا رہی ہے اور مہنگائی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جب آبادی بڑھ رہی ہے تو ultimately زکوٰۃ کے مستحق افراد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال واضح کریں تاکہ میں ان سے جواب لے سکوں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کے مستحق افراد کی تعداد بڑھ رہی ہے جبکہ یہ گرانٹ میں کمی کر رہے ہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اسی طرح سال2010-11میں عید گرانٹ کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ گزارہ الاؤنس برائے سال2010-11اور2011-12 میں بھی کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

جس عہد میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس عہد کے سلطان سے کوئی بھول ہوئی ہے

تو جن لوگوں کے عہد میں فقیروں کی کمائی لٹی ہے اور جن لوگوں سے یہ بُھول ہوئی ہے وہ لوگ کون تھے،ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور آئندہ اس کے تدارک کے لئے کوئی اقدامات اُٹھائے گئے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس کے لئے آپ کو fresh question دینا پڑے گا۔جی،منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر فرماتے ہیں کہ رقم بڑھنی چاہئے کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ میں معزز ممبر اور اس مقدس ایوان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس زکوٰۃ کی جو رقم آتی ہے وہ پورے پاکستان سے اکٹھی کی جاتی ہے۔یہ رقم یکم رمضان المبارک کو کٹوتی کے بعد سٹیٹ بنک آف پاکستان میں جاتی ہے۔اس میں سے 57 فیصد پنجاب کو حصہ ملتا ہے اور ہم نے اس کو آگے مستحق افراد میں تقسیم کرنے کے لئے ایک mechanism بنایا ہوا ہے۔ہر سال کسی وجہ سے یہ collection کم ہو رہی ہے۔یہ رقم کسی سرکاری ادارے سے وصول نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کے جو اکاؤنٹس بنکوں میں موجود ہیں ان سے کٹوتی کی جاتی ہے۔ جیسے جیسے یہ رقم کم ہو رہی ہے اسی حساب سے صوبہ پنجاب کا حصہ بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔ معزز ممبر نے عید گرانٹ کے حوالے سے دو تین چیزیں مزید پوچھی ہیں۔ سال 2011 میں عید گرانٹ کے حوالے سے ہمیں وفاقی حکومت کی طرف سے صرف ایک قسط ملی۔دوسری قسط نہ ملنے کی وجہ سے ہم نے پنجاب میں عید گرانٹ جاری نہیں کی تھی۔ معزز ممبر نے کہا ہے کہ گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد کے لئے کوئی رقم جاری نہیں کی گئی اور سب جگہوں پر صفر صفر لکھا گیا ہے۔ سال 2014 میں چھ ماہ کی قسط کے طور پر اس مد میں 27 لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔ سال 11-2010 اور 12-2011 میں اس مد میں پیسے نہیں دیئے گئے۔ میں یہاں پر معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کا یہ بہت بڑا initiative ہے کہ اب نابینا افراد کو بھی گزارہ الاؤنس کے تحت امداد دی جا رہی ہے۔اس سے پہلے نابینا افراد کو یہ پیسے نہیں دیئے جاتے تھے۔ وزیراعلیٰ صاحب کی خصوصی مہربانی اور منظوری کے بعد محکمہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب نابینا افراد کو بھی ہر ماہ ایک ہزار روپے دیئے جائیں گے۔ کل نابینا افراد کا عالمی دن تھا اور ہم نے اپنی ذیلی کمیٹیوں کے ذریعے سے دس ہزار نابینا افراد کو select کیا ہے اور ہر ماہ ان کو ایک ہزار روپے دیئے جا رہے ہیں۔یہ سکیم سال 13-2012 میں شروع ہوئی تھی اس لئے پچھلے سالوں میں یہ رقم نظر نہیں آ رہی اور صفر لکھا ہوا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال گزارہ الاؤنس کے حوالے سے ہے۔ منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ جیسے رقم وصول ہوتی ہے اسی حساب سے ہم آگے تقسیم کر دیتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ زکوٰۃ کے مستحق افراد زیادہ تر بیوہ خواتین، یتیم بچے، بچیاں اور معذور افراد ہوتے ہیں۔ ان کے کوئی ذرائع آمدن نہیں ہوتے اور وہ اس قابل بھی نہیں ہوتے کہ اس کا کوئی متبادل انتظام کر سکیں۔ میرا خیال ہے کہ ultimately یہ ذمہ داری حکومت اور متعلقہ محکمہ پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کی کفالت کا کوئی بندوبست کریں۔ کیا میں یہ بات کہنے میں حق بجانب نہیں ہوں کہ محکمہ نے اس میں سستی اور غفلت کا ارتکاب کیا ہے؟ پہلے ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی میں دس افراد کو accommodate کیا جاتا تھا، بعد میں اس کو کم کر کے سات افراد کر دیئے گئے اور اب سُنا ہے کہ اس تعداد کو مزید کم کر کے تین افراد کر دیئے گئے ہیں تو اس سلسلے میں وزیر موصوف کیا ارشاد فرمائیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست اور معزز ممبر نے ابھی جو ارشاد فرمایا ہے شاید اس حوالے سے ان کو پورا علم نہیں ہے اس لئے میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ یقیناً گزارہ الاؤنس یا زکوٰۃ کی رقم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو دینی چاہئے لیکن اس کے لئے ایک نظام ترتیب دیا گیا ہے جس کے تحت ہم صرف ایک ہی سیکٹر میں سارے پیسے نہیں دے سکتے۔ اگر میں معزز ممبر کو اس کی پوری تفصیل بتا دوں کہ ہم کس کس مد میں زکوٰۃ کی رقم دے رہے ہیں تو یقیناً یہ مطمئن ہو جائیں گے لیکن اس کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔ میں مختصراً یہ عرض کروں گا کہ زکوٰۃ کے حوالے سے جو بجٹ بنتا ہے یا ہمارے پاس جو رقم آتی ہے اس میں سے ہم طے کرتے ہیں کہ چالیس فیصد فلاں مد میں، دس فیصد فلاں مد میں اور آٹھ فیصد فلاں مد میں دینے ہیں۔ یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ یہ سب کچھ غریب آدمی کے لئے کیا جا رہا ہے اور ہم کسی سے by force زکوٰۃ نہیں لے سکتے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ اپنے بنک میں جو سرٹیفکیٹ دیتے ہیں وہ غلط ہیں اور ان کو بند کیا جائے۔ زکوٰۃ کے پیسے by force نہیں لئے جا سکتے اس کے لئے باقاعدہ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ایک سسٹم بنایا ہوا ہے، اسی کے تحت زکوٰۃ کی کٹوتی ہوتی ہے اور پھر ہم آگے مستحق افراد میں اس رقم کو deliver کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کی مد سے نہ صرف گزارہ الاؤنس دیا جاتا ہے بلکہ شادی گرانٹ، ہسپتالوں اور مدارس کو بھی پیسے دیئے جاتے ہیں۔ ہم صرف ایک ہی مد میں سارے پیسے نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے بات کی ہے کہ پانچ سو روپے ماہانہ امداد کے طور پر دیئے جاتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر کے کام کے حوالے سے بہت کم لوگوں کو صحیح علم ہے۔ میں بتانا

چاہتا ہوں کہ ہم نابینا افراد کے لئے ایک ہزار روپے دیتے ہیں اور پانچ سو روپے ماہانہ امداد کو بڑھا کر ہم نے ایک ہزار روپے کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ شرح بارہ تیرہ افراد سے کم ہو کر سات افراد تک آ گئی ہے۔ پہلے اس مد کے لئے 66 کروڑ روپے مختص کئے جاتے تھے لیکن اب ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے اجازت لے کر یہ رقم بڑھا کر ایک ارب 14 کروڑ روپے کر دی ہے جس سے مستحق لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحب کا تجربہ بول رہا ہے لیکن گرانٹ کسی جگہ بولتی نظر نہیں آ رہی۔ سوال کے جز (د) میں تعلیمی وظائف کے حوالے سے پوچھا گیا ہے اور میں نے اپنے سوال میں یکم جنوری 2010 سے لے کر 30۔ ستمبر 2014 تک ضلع گوجرانوالہ کے مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے دیئے گئے تعلیمی وظائف کے بارے میں پوچھا تھا لیکن جواب جولائی 2010 سے لے کر جون 2014 تک دیا گیا ہے تو اس لحاظ سے جواب نامکمل ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ سال 11-2010 میں انہوں نے 222 تعلیمی اداروں کو امداد دی ہے۔ اسی طرح سال 12-2011 میں 105 تعلیمی اداروں کو یہ امداد دی گئی، پھر سال 13-2012 میں 106 تعلیمی اداروں کو امداد دی گئی اور سال 14-2013 میں 73 تعلیمی اداروں کو یہ وظائف دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ میرے ضلع میں ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 13 ہے، ہائی سکولوں کی تعداد 230 ہے، ایلیمنٹری سکولوں کی تعداد 293 ہے اور پرائمری سکولوں کی تعداد 1159 ہے۔ اگر ہم ان تمام سکولوں کا total کریں تو یہ 1695 بنتے ہیں اور اس کے علاوہ کالجوں کی تعداد 34 ہے تو 1695 تعلیمی اداروں میں سے پہلے 222، پھر 105، پھر 106 اور اب صرف 73 رہ گئے ہیں۔ جو تعلیمی ادارے امداد سے محروم رہ گئے ہیں تو کیا اُن کے ساتھ یہ discrimination نہیں ہے۔ اُن کے دُکھوں کا مداوا کون کرے گا؟ کیونکہ ultimately پھر وہی بات آتی ہے کہ یہ محکمے یا حکومت کی ذمہ داری ہے تو میں گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں ایک بات clear کر دوں کہ چونکہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تاخیر سے بنی تھیں اس لئے اُس وقت یہ گرانٹ نہیں دی گئی تھی۔ دوسرا انہوں نے سکولوں اور کالجوں کی بات کی ہے تو یقیناً یہ سارا supporting system ہے تو ہم جن کو بھی پیسے دیتے ہیں اُنہیں ایک ٹوکن کے طور پر پیسے دیئے جاتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ ہم انہیں پوری طرح support کرتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ ایک system ہے جس کے تحت بچے داخل ہوتے ہیں اور جب کسی سکول سے demand

ہی نہ آئے یا کسی سکول سے زیادہ demand آئی ہو اور ہم نے ایک طریق کار رکھا ہے کہ اُس کی scrutiny کرنے کے بعد جو بچے list پر آتے ہیں ہم انہیں یہ پیسے دینے کے پابند ہیں۔ میں ممبر موصوف کو تیسری بات یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے recently اس کا طریق کار change کیا ہے چونکہ پنجاب حکومت نے پرائمری سے لے کر میٹرک تک تعلیم مفت کر دی ہوئی ہے جس میں ہر چیز مل رہی ہے لہذا سال 15-2014 میں ہم نے پرائمری سے میٹرک تک کو ختم کر دیا ہے اور اب ہم یہ تمام funds, higher classes کے لئے رکھ رہے ہیں کیونکہ بچے اُوپر کے level پر جا رہے ہیں اُن کو اس کی زیادہ اشد ضرورت ہوتی ہے اور جہاں پر ہم already یہ پیسے دے رہے تھے وہاں اس کی ضرورت ہی نہیں تھی اس لحاظ سے اس طرح کی کمی بیشی چلتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2092 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2093 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2094: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-93 ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں اور کب سے قائم ہیں؟

(ب) مذکورہ بالا حلقہ میں کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ابھی تک تشکیل نہیں پا سکیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ درج بالا حلقہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی موجودہ تعداد، آبادی کے تناسب سے ناکافی ہے؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی-93 گوجرانوالہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی موجودہ تعداد میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) حلقہ پی پی۔93 میں 67 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں جن میں سے 66 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں جبکہ ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل تاحال باقی ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں پیش ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے مناسب ہے تاہم نئی مردم شماری اور زکوٰۃ و عشر بل کی حتمی منظوری کے بعد مذکورہ حلقہ سمیت صوبہ بھر کی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کا آبادی کے تناسب سے از سر نو جائزہ لیا جائے گا۔

(د) جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ حلقہ پی پی۔93 میں 67 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 66 کمیٹیاں بن چکی ہیں جبکہ ایک کمیٹی کی ابھی تک تشکیل نہیں ہو سکی۔ میرا خیال ہے کہ کمیٹیاں بنے کافی عرصہ گزر چکا ہے تو یہ ایک کمیٹی جو رہ گئی ہے اس کمیٹی کی تشکیل نہ پائے جانے کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کمیٹیوں کے تشکیل دیئے جانے کے criteria سے معزز ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ان کمیٹیوں کو تشکیل دیئے جانے کا طریق کار یہ ہے کہ آبادی کے تناسب سے وہاں کی مقامی بڑی مسجد میں علاقہ کے لوگوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ وہاں پر گریڈ۔16 یا اوپر کا ایک افسر، امام مسجد یا کوئی اور ایک معزز شخصیت اور ضلعی کمیٹی کا ایک ممبر، ان پر مشتمل یہ تین رکنی کمیٹی مقامی لوگوں کے اکثریتی فیصلہ کے اوپر کمیٹی کے ممبران کا چناؤ کرتی ہے۔ معزز ممبر نے دوسری بات پوچھی ہے کہ گوجرانوالہ کے حلقہ پی پی۔93 کی 66 کمیٹیاں بنی ہیں، ایک کمیٹی نہیں بنی لہذا ان کی بات بالکل بجا ہے۔ ایک کمیٹی جو نہیں بنی اُس کا مقامی زکوٰۃ کمیٹی مسلم ٹاؤن کوڈ نمبر 1041556 ہے۔ ہم نے وہاں پر مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل کے لئے تین دفعہ کوشش کی ہے لیکن وہاں پر چپقلش اور لڑائی کی وجہ سے یہ کمیٹی نہیں بن سکی لیکن اب ہم نے یہاں پر فیصلہ کیا ہے کہ ہم یہاں

پر کمیٹی بھجوائیں گے جو وہاں کی کمیٹی کو supersede کرے گی اور پولیس کی assistance لے کر اس کمیٹی کو بنانے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ آبادی کے تناسب سے اس کمیٹی کو تشکیل دیا جاتا ہے۔ وہاں پر ایک کمیٹی جس کی ابھی تک تشکیل نہیں ہوئی اُس کے حوالے سے وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ وہاں پر خدانخواستہ کسی قسم کی کوئی چپقلش ہے۔ وہ میرا حلقہ ہے، اللہ کا بڑا کرم اور فضل ہے کہ میرا حلقہ امن کا گہوارہ ہے، لوگ دل و جان سے ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں میرے حلقہ میں کسی قسم کی کوئی محاذ آرائی یا چپقلش نہیں ہے۔ اگر کسی جگہ ایسا ہے تو وزیر موصوف نشاندہی کریں ان کو Police Force بلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: 20 منٹ کے لئے اجلاس adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(نماز مغرب کے بعد وقفہ کے جناب سپیکر 5 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انصاری صاحب کے سوال کے بعد مغرب کی اذان ہو گئی تھی اور آپ نے نماز کے لئے وقفہ کر دیا تھا۔ اس کے لئے انہوں نے اپنی خدمات بھی پیش کی ہیں اور مجھے گائیڈ لائن بھی دی ہے کہ 67 زکوٰۃ کمیٹیوں میں سے 66 کمیٹیاں بن گئی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں ساتھ لے لیں گے اور انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اسے بھی بنا دیں گے۔ کوئی ایسا مسئلہ نہیں چونکہ ان کے حلقہ میں ہے اور یہ تھوڑا سا manage کر لیں تو انشاء اللہ اسے بھی بنا دیں گے۔

جناب سپیکر: انصاری صاحب! آپ مطمئن ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مدیحہ رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2102 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2102: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے مالی سال 13-2012 میں کتنی رقم غربا میں تقسیم کی؟

(ج) کیا مذکورہ سال میں زکوٰۃ کی تقسیم میں کسی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا، اگر ہوا تو خورد بُرد کرنے والے افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 1387 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ب) مالی سال 13-2012 کے دوران مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 14 کروڑ 12 لاکھ 12 ہزار 252 روپے غربا میں تقسیم کئے گئے جن کی مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مد	تقسیم کردہ رقم	تعداد مستحقین
1	گزارہ الاؤنس	10 کروڑ 89 لاکھ 91 ہزار 106 روپے	17927
2	عید گرانٹ	1 کروڑ 44 لاکھ 58 ہزار 500 روپے	28917
3	گزارہ الاؤنس برائے نابینا	1 کروڑ 17 لاکھ 22 ہزار 646 روپے	1160
4	شادی گرانٹ	60 لاکھ 40 ہزار روپے	604
	میزان	14 کروڑ 12 لاکھ 12 ہزار 252 روپے	48608

(ج) سال 13-2012 کے دوران تحصیل جڑانوالہ کی 33 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں زکوٰۃ کی تقسیم میں مبلغ 27 لاکھ 9 ہزار 668 روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس پر ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد نے کرپشن میں ملوث چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں اور محکمہ کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کو اپنے مراسلہ 1083/DZC/FZC/2013 مورخہ 29۔نومبر 2013 اور مراسلہ 1133/DZC/FSD/2013 مورخہ 13۔دسمبر 2013 کے تحت کارروائی کے لئے تحریر کر دیا ہے اس کے علاوہ خُورد بُرد میں ملوث چیئرمینوں کو ان کے عہدہ سے برطرف کرتے ہوئے انہیں آئندہ زکوٰۃ کی تقسیم اور نمائندگی کے حوالے سے نااہل قرار دینے کے علاوہ مذکورہ کمیٹیوں کو بھی تحلیل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کے ذمہ دار اہلکاران جن میں پانچ

فیلڈز کوۃ کلرک اور ایک آڈیٹر شامل ہیں جن کے معاہدہ ملازمت منسوخ کر دیئے ہیں۔مزید برآں پانچ چیئر مین مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہائے سے مبلغ 2لاکھ 11ہزار 700روپے کی رقم وصول ہو چکی ہے جس کی کمیٹی وار تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر!میں جز(ب) سے مطمئن تو ہوں لیکن منسٹر صاحب سے جز(ب) کے متعلق میری گزارش ہے کہ جن بزرگوں کو ان کے بچے اچھے طریقے سے نہیں سنبھال سکتے تو کیا ان کے لئے بھی کچھ حصہ ہم نے گزارہ الاؤنس فنڈ کے اندر مختص کیا ہوا ہے؟ میرا ضمنی سوال جز(ج) سے ہے کہ جس طرح بتایا گیا کہ 27لاکھ 9ہزار روپے کی خُورد بُرد ہوئی اور محکمہ نے انٹی کرپشن کو بھی پچھلے سال 29۔نومبر کو لیٹر لکھا تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے تو کیا انہوں نے کرپشن کے ملزموں کو پکڑا کیونکہ اس کے ابھی تک دو لاکھ recover ہوئے ہیں اور باقی 25لاکھ روپے recover کرنے کے لئے محکمہ نے کیا حکمت عملی اختیار کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!انہوں نے جو پہلی بات گزارہ الاؤنس کے حوالے سے کی ہے تو جن لوگوں کی یہ نشاندہی کر رہی ہیں یہ انہی کے لئے مختص کئے جاتے ہیں۔انہیں ڈھونڈنے کے لئے یا انہیں nominate کرنے کے لئے ہر دیہات اور ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک کمیٹی ہوتی ہے جس میں دس ممبران ہوتے ہیں اور وہی اس کو identify کرتے ہیں جس میں نادار، بیوگان، بیمار اور یتیم لوگ آتے ہیں۔یہ ان کے پہلے سوال کا جواب ہے کہ انہی لوگوں کو nominate کر کے ان کو دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!دوسری بات جڑانوالہ تحصیل میں کرپشن کے حوالے سے سوال کی ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے اور ہم سب کا یہ خیال ہے کہ اس میں کوئی ایسی major چیز نہیں آتی اور الحمد للہ بات بھی ایسے ہی ہے لیکن ایک episode ہوا جو آج سے دو سال پہلے کی بات ہے جس میں وہاں پر 27لاکھ روپے کا غبن کیا گیا۔اس پر ہم نے یہ ایکشن لیا کہ وہاں کے ملازمین کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔اس کے بعد جو چیئر مین صاحبان اس میں ملوث تھے،ان تمام کو for all times to come blacklist کر دیا کہ وہ کبھی بھی اس کمیٹی کے ممبر بن سکتے ہیں اور نہ ہی چیئر مین بنیں گے۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ ان کے خلاف انٹی کرپشن میں مقدمات درج کروا دیئے ہیں۔ اگر ان کی تفصیل لینی ہے تو میرے پاس یہ سات آٹھ reminders موجود ہیں جو ہم نے دیئے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اتنے عرصہ میں انٹی کرپشن کے حوالے سے یہ معاملہ آگے نہیں بڑھا تو میں نے پرسوں ہی ذاتی طور پر ڈی جی انٹی کرپشن سے خود ان کے ساتھ بیٹھ کر سارے معاملات پر بات کی اور ہم نے طے کیا کہ 15 دنوں کے اندر اندر اس پورے issue کو resolve کریں گے اور جن لوگوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں انہیں arrest کیا جائے گا یا ان سے recovery کی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2110 محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2117 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2118 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2129 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2184 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2184: باؤ اختر علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں اور ہر مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے خواتین اور مرد ممبرز مع چیئرمین کے نام کیا ہیں؟

(ب) مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں زکوٰۃ فنڈز سے بیواؤں کو گزارہ الاؤنس دیتی ہیں ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کتنے غریب یا بیواؤں کو یہ الاؤنس دینے کی مجاز ہے اور کتنے عرصہ کے لئے دیا جاتا ہے؟

(ج) گزارہ الاؤنس کتنا دیا جا رہا ہے کیا حکومت اس الاؤنس کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) لاہور میں کل 1284 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 1107 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں فعال ہیں جبکہ بقیہ کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل جاری ہے مذکورہ بالا کمیٹیوں کے خواتین و مرد ممبران کے نام مع چیئرمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں استحقاق کے تعین کے بعد زکوٰۃ فنڈ سے مستحقین کو گزارہ الاؤنس جاری کرتی ہیں۔ ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی سہ ماہی بنیادوں پر فی مستحق ہزار روپے ماہانہ کے حساب سے فنڈز جاری کرتی ہے۔ استفادہ کنندگان کی تعداد کا انحصار فنڈز کی دستیابی پر ہوتا ہے جس میں وقتاً فوقتاً کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

(ج) صوبائی زکوٰۃ کونسل پنجاب نے اپنے 152ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 6۔اگست 2014 میں مستحقین زکوٰۃ کے لئے گزارہ الاؤنس کی شرح 500 روپے سے بڑھا کر 1000 روپے ماہانہ فی مستحق کر دی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ جز (الف) میں انہوں نے لاہور کی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد 1284 بتائی ہے جن میں سے functional 1107 ہیں اور 177 کے قریب زکوٰۃ کمیٹیوں کا وجود ابھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا تو یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ 177 کمیٹیاں کب تک functional کر دی جائیں گی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! چونکہ یہ جواب پہلے پرنٹ ہو گیا تھا جس میں کمیٹیاں 1107 ہیں latest اس کی پوزیشن 1130 ہے اور جو باقی رہ گئی ہیں سب کو معلوم ہے پنجاب کے جتنے چیئرمین صاحبان ہیں اُن کا tenure جو ہے وہ 30۔نومبر کو ختم ہو چکا ہے۔ یہ جو باقی رہ گئی ہیں یہ اسی ماہ ہم نے مکمل کرنی ہیں اور یکم جنوری سے یہ فعال ہو جائیں گی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے جز (ب) میں میرا ضمنی سوال ہے کہ گزارہ الاؤنس جو انہوں نے کہا ہے کہ فی کس 500 سے بڑھا کر 1000 روپے کر دیا گیا ہے آیا فی کس 1000 سے بھی بڑھانے کا کوئی سسٹم چل رہا ہے کہ اس سے بڑھایا جائے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ گزارہ الاؤنس 1980 سے چل رہا ہے جو پانچ سو کے حساب سے تھا، یہ کریڈٹ اس حکومت کو جاتا ہے کہ انہوں نے سو یا دو سو نہیں بلکہ اس کو recently double کر دیا ہے۔ ابھی مزید اس کو بڑھانے کا ارادہ نہیں ہے لیکن ہم نے پانچ سو سے ایک ہزار کر دیا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2184 کے متعلق جواب میں انہوں نے ماہانہ گزارہ الاؤنس میں مختص لوگوں کی تعداد نہیں لکھی تو آیا مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو یہ اختیار ہے کہ وہ funds کے حساب سے تعداد بڑھا سکتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہر کمیٹی کو جب پیسے بھجوائے جاتے ہیں تو اُن کو بتایا جاتا ہے کہ کس کس مد میں وہ کتنے فیصد خرچ کر سکتے ہیں تو اگر اس میں رہتے ہوئے اگر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں لیکن عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ زیادہ لوگوں کو مستفید کرنا چاہتے ہیں تو اس لحاظ سے اس کو کیا جاتا ہے۔ لاہور میں 12/11 لوگوں کی تعداد چل رہی تھی لیکن اب یہ اُس سے کم ہو گئی ہے جب ہم نے اس کو ایک ہزار روپے کیا ہے۔ اس میں ہم نے 66 کروڑ روپے جاری کئے ہیں لیکن جب یہ تعداد کم ہوئی اور پورے پنجاب سے اس بات پر روشنی ڈالی گئی اور ہمیں بھی اس بات کا احساس تھا تو ہم نے فوری طور پر تقریباً 60 کروڑ روپے اس میں مزید جاری کر دیئے تاکہ unrealistic تعداد کم نہ ہو بلکہ لوگوں کو پورے پیسے ملتے رہیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے اُن کو تو کر لینے دیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ بیٹھ گئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اب پانچ سو کی بجائے ایک ہزار روپیہ کر دیا گیا ہے تو اس میں گزارش یہ ہے کہ جب اس وقت لوگوں کو ماہانہ گزارہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے کیا جس عرصہ کا گزارہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے آئندہ یہ پانچ سو روپے دیں گے یا ایک ہزار روپے دیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): آپ اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اب پانچ سو کی بجائے ایک ہزار روپے کر دیا ہے اب یہ کمیٹیاں فعال نہیں ہیں تو کیا پچھلے ماہانہ گزارہ الاؤنس کے بقایاجات لوگوں کو ملیں گے، اگر ملیں گے تو کیا پانچ سو روپیہ ملے گا یا ایک ہزار روپیہ ملے گا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر نے تھوڑی سی mix بات کر دی ہے کہ کمیٹیاں بن گئی ہوئی ہیں، چیئرمین چونکہ غیر فعال ہوئے ہیں۔ 30 تاریخ کو اسی ماہ میں یہ سارے چیئرمین

دوبارہ بحال ہو جائیں گے۔ جن کو پیسے مل رہے ہیں اُن کو ملتے رہیں گے اس میں کسی کو cut off نہیں کیا جائے گا۔ یہ کام جاری رہے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ یہ principle ہے آپ principle کو تو نہ توڑیں۔ آپ کا شکریہ، آپ کے سوال آگے آئیں گے۔ منسٹر صاحب! آپ بھی جواب گول مول ہی کر گئے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جن کو پہلے پانچ سو روپے ملتے تھے اب اُن کو وہ ملنے بند ہوئے ہیں جب سے وہ کمیٹیاں فعال نہیں ہیں تو کیا پہلے جو پانچ سو تھا اُس حساب سے ملیں گے یا ہزار روپے کے حساب سے ملیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر پہلے تو میں یہ clear کرنا چاہتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو پتا ہے retrospective effect کی بات ہے retrospective effect دینا ہے یا نہیں prospective دینا ہے چلیں اس طرح ان کو بتا دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں پہلے clear کرنا چاہتا ہوں کہ جن کو پانچ سو روپے مل رہا ہے انہی کو ہزار روپے ملیں گے یہ بند نہیں کئے گئے وہ پانچ سو روپے کی بجائے اب ہزار روپے دینا شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جتنا عرصہ وہ کمیٹیاں suspend رہی ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! کمیٹیاں suspend نہیں ہوئیں۔

جناب سپیکر: وہ کام نہیں کر رہی تھیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وہ کام کر رہی ہیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کام نہیں کر رہی ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ ہمارے معزز ممبر ہیں، ان کو شاید علم نہیں ہے، میں چیلنج کرتا ہوں on the floor of the House کہ سب کو پیسے مل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی باؤ اختر علی صاحب آپ کا ہی ہے، سوال نمبر بولئے گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2186 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2186: باؤ اختر علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔144 لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے، ہر ایک زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین اور ممبران کے نام کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے مالی سال 13-2012 میں کتنی رقم غربا میں تقسیم کی؟

(ج) پی پی۔144 کی کتنی یونین کونسلوں کو زکوٰۃ فنڈ کی رقم مذکورہ سال میں دی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔144 لاہور میں کل 60 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 58 کمیٹیاں فعال ہیں جن کے چیئرمین و ممبران کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے مالی سال 13-2012 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مستحقین میں مبلغ 66 لاکھ 92 ہزار روپے کی رقم تقسیم کی جس کی مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مد	تقسیم کردہ رقم
1	گزارہ و عید الاؤنس	61 لاکھ 10 ہزار روپے
2	شادی گرانٹ	4 لاکھ 20 ہزار روپے
3	گزارہ الاؤنس برائے نابینا	1 لاکھ 62 ہزار روپے
	میزان	66 لاکھ 92 ہزار روپے

(ج) پی پی۔144 کی کل آٹھ یونین کونسلوں کی 60 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو مذکورہ سال کے دوران زکوٰۃ فنڈ سے مبلغ 66 لاکھ 92 ہزار روپے کی رقم جاری کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ پی پی۔144 میں 60 کمیٹیاں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ مجھے پتا چلا ہے کہ ایوان کی میز پر اس سوال کے ضمن میں کچھ بھی نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، اس کو دیکھیں، یہ سوال نمبر 2186 ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرے پاس تو ہے یہ وہاں پر بھی ہو گا یہ ڈیپارٹمنٹ نے جمع کروایا ہو گا اگر نہیں تو معزز ممبر مجھ سے یہ لے لیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اور جز (ج) میں محکمہ نے یہ جواب دیا ہے کہ پی پی۔144 آٹھ یونین کونسل پر مشتمل ہے اور اس میں 60 کمیٹیاں معرض وجود میں ہیں جن میں 58 functional ہیں اور دو ابھی تک functional نہیں ہوئیں لیکن میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ population کے حوالے سے سات یونین کونسل میں تو 59 کمیٹیاں functional ہیں اور ایک یونین کونسل نمبر 35 ہے جس کی population تقریباً چالیس سے پچاس ہزار لوگوں پر مشتمل ہے وہاں صرف ایک کمیٹی ہے آیا کوئی دوسری کمیٹی یا تیسری یا چوتھی کمیٹی بنانے کا کوئی پروگرام ان کے زیر غور ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں یہ جو بات انہوں نے کی ہے اس میں انہوں نے ایک UC کے بارے میں بات کی تھی اپنے حلقہ پی پی۔144 میں 60 کمیٹیاں ہیں جس میں 58 فعال ہیں 2 رہتی ہیں اور انہوں نے جو نشاندہی ابھی کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ 59 کام کر رہی ہیں اور ایک باقی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں ایک ہی کمیٹی ہے تو اس کی نشاندہی کر دیں ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں اگر اس کی justification بنتی ہو گی تو ہم اور بنا دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2592 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: پی پی۔58 میں زکوٰۃ کی تقسیم کی گئی رقم کی تفصیلات

*2592: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 11-2010 تا سال 13-2012 پی پی۔58 ضلع فیصل آباد میں کتنے لوگوں میں زکوٰۃ کی رقم کس کس مد میں تقسیم کی گئی؟

(ب) مذکورہ سالوں میں جن لوگوں میں یہ رقم تقسیم ہوئی، ان کے نام، پتاجات اور رقم کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ من پسند لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم کی گئی، مستحق لوگوں کو زکوٰۃ نہ دی گئی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مستحق لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم نہ کرنے کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔58 ضلع فیصل آباد میں سال 11۔2010 تا 13۔2012 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں تقسیم کردہ رقم کی سال اور مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	11۔2010	تعداد مستحقین	12۔2011	تعداد مستحقین	13۔2012	تعداد مستحقین
گزارہ و عیدالاؤنس	79لاکھ95ہزار روپے	1230	48لاکھ93ہزار روپے	1222	01کروڑ01لاکھ70ہزار روپے	1238
تعلیمی وظائف (جنرل)	1لاکھ79ہزار100روپے	199	1لاکھ78ہزار368روپے	175	34ہزار200روپے	38
شادی گرانٹ	6لاکھ10ہزار روپے	61	6لاکھ30ہزار روپے	63	01لاکھ90ہزار روپے	19
تعلیمی وظائف (فنی)	58لاکھ21ہزار100روپے	353	48لاکھ57ہزار500روپے	404	86لاکھ85ہزار روپے	503
گزارہ الاؤنس برائے نابینا	--	--	--	--	1لاکھ55ہزار روپے	31
میزان	1کروڑ46لاکھ05ہزار200روپے	1843	1کروڑ05لاکھ58ہزار868روپے	1864	1کروڑ92لاکھ34ہزار200روپے	1829

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران جن مستحقین میں یہ رقم تقسیم کی گئی ان کے نام، پتا جات اور رقم کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زکوٰۃ کی رقم مستحق افراد میں ہی تقسیم کی جاتی ہے۔ مستحقین زکوٰۃ کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔ مزید برآں ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو پی پی۔58 فیصل آباد میں تقسیم زکوٰۃ کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس پر قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(د) جواب جز (ج) میں پیش ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ گزارہ عید الاؤنس کے نام پر انہوں نے 79لاکھ 95 ہزار روپے 1230 افراد کو دیئے جو فی کس -/6500 بنتے ہیں۔ 12-2011 میں یہ بتاتے ہیں کہ 1222 لوگوں کو 48 لاکھ 93 ہزار روپے دیئے گئے جو فی کس 4004.09 روپے بنتے ہیں۔ 13-2012 کے اندر ایک کروڑ ایک لاکھ 70 ہزار روپے دیئے گئے جو 1238 میں تقسیم ہوئے اور وہ فی کس 8214.86 بنتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہاں پر سب کو round رقم دی گئی ہے اور population کے حساب سے برابر رقم دی گئی ہے۔ پھر یہ

disbursement میں جواب کیسے آرہے ہیں، کیا یہاں favoritism دیا گیا کہ کسی کو زیادہ دیا جائے اور کسی کو کم دیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں نہ تو favoritism ہوتا ہے اور نہ کبھی اس طرح کی practice ہوتی ہے۔ پہلے اس کا طریق کار یہ تھا کہ چھ ماہ کے لئے ایک شخص کو fix کر دیا جاتا تھا کہ اسی کو یہ پیسے ملیں گے۔ جب وہ خود لینا چھوڑ دیتا ہے یا نقل مکانی کر لیتا ہے تو اس کا اکاؤنٹ بند ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ نئے شخص کا اکاؤنٹ آ جاتا ہے لہٰذا پیسے اس کے اکاؤنٹ سے نکل کر دوسرے اکاؤنٹ میں چلے جاتے ہیں۔ اس کا سلسلہ اس لئے بند ہو جاتا ہے کیونکہ وہ exist نہیں کر رہا ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ verification آتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہاں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جس طرح سے اس ملک کے حالات ہیں، جو یہاں مہنگائی اور غربت ہے ایک بندے کو جو پیسے مل رہے ہوں وہ پیسے کیوں چھوڑنا چاہے گا؟ دوسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو تفصیل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فراہم کی گئی ہے یہ بڑی حیران کن ہے۔ اس تفصیل میں صفحہ نمبر 4 میں بتایا جاتا ہے کہ ایک شخص جو 2010-11 میں غریب تھا، مستحق تھا وہ شخص 2011-12 میں مستحق نہیں رہا اور 2012-13 میں وہ پھر مستحق ہو گیا۔ یہ بڑی عجیب و غریب چیزیں ہیں کہ وہ ایک سال میں مستحق ہے حکومت اس کو زکوٰۃ دے رہی ہے، اگلے سال حکومت کہتی ہے کہ یہ مستحق نہیں رہا لہٰذا اِس کو زکوٰۃ نہیں ملنی چاہئے اور تیسرے سال میں پھر یہ خیال آ جاتا ہے کہ یہ شخص غریب ہے اس کو زکوٰۃ ملنی چاہئے۔ اسی طرح آگے اگر آپ اس کی تفصیل کو کھول کر دیکھتے جائیں گے۔۔۔

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلے میں ان کی بات کا جواب دے دوں۔

جناب سپیکر: جی، جواب دیں۔

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلی چیز انہوں نے یہ پوچھی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس غربت کے دور میں ایک شخص کو پیسے مل رہے ہوں اور وہ اس کو لینا چھوڑ دے۔ میں نے پہلے بھی وجوہات بتائی تھیں اب دوبارہ دہرانا چاہتا ہوں کہ ایک شخص نقل مکانی کر لیتا ہے وہاں سے کسی دوسرے شہر چلا جاتا ہے تو پھر وہ discontinue ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا خدانخواستہ کسی کی فوتیدگی ہو جاتی ہے تو اس کا بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ زکوٰۃ زبردستی تو کسی کو دی نہیں جا سکتی ہے بلکہ جو شخص کہے کہ میں زکوٰۃ لینے کے لئے تیار ہوں تو اُسی کو دی جاتی ہے۔ کسی stage پر اس کو ضرورت ہوتی ہے اور کسی stage پر وہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے زکوٰۃ لینا واجب نہیں تو اب میں نہیں لینا چاہتا تو اس کو by force نہیں دی جاتی۔

جناب سپیکر! تیسری بات انہوں نے کی ہے کہ یہ پیسے discontinue کر دیئے جاتے ہیں تو یہ اسی وجہ سے کر دیئے جاتے ہیں کہ مختلف اوقات میں کسی کے پاس زیادہ پیسے چلے جاتے ہیں، کسی کے پاس کم پیسے آ جاتے ہیں۔ یہ ساری تعداد ہم نے لکھی ہے اس میں ایک ایک شخص کا نام لکھا ہوا ہے ان کو جتنی رقم دی گئی ہے وہ سب کچھ لکھا گیا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی چیز غلط ہے تو اس کی یہ نشاندہی کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ ایسی کیا وجوہات ہیں کہ ایک شخص جس کا ایک سال میں address وہی ہوتا ہے، address تبدیل بھی نہیں ہوتا وہ شخص ایک سال زکوٰۃ لے رہا ہے، دوسرے سال نہیں لیتا اور تیسرے سال وہ پھر لے رہا ہے۔ اس میں جو دوسری detail دی ہوئی ہے وہ گزارہ الاؤنس کے متعلق ہے اس کے اندر تو بڑی عجیب و غریب چیز نظر آتی ہے۔ ایک ہی گاؤں کے ایک شخص کو تین ہزار دیئے جا رہے ہیں، اسی گاؤں کے ایک دوسرے فرد کو دو ہزار دیئے جا رہے ہیں اور اسی گاؤں کے تیسرے فرد کو سات ہزار روپے دیئے جا رہے ہیں۔ اگر کچھ لوگ غریب ہیں اور وہ ایک ہی گاؤں میں رہتے ہیں تو کیا وجوہات ہیں کہ ایک شخص کو دو ہزار، دوسرے کو تین ہزار اور تیسرے کو سات ہزار دیئے جا رہے ہیں اس کی کیا کوئی خاص وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: اس میں دیکھا جاتا ہو گا کہ اس کا کوئی اور بھی کمانے والا ہے یا نہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں اس لحاظ سے تو بالکل valid ہے کہ جس شخص کو پیسے مل رہے ہوں تو وہ کیوں discontinue کرے گا؟ لوکل زکوٰۃ کمیٹی جو ہر گاؤں میں موجود ہے اور ہر یونین کونسل میں موجود ہے یہ ان کی صوابدید ہے کہ وہ اس کو دیکھتی ہے کہ ہم نے کس کو زکوٰۃ دینی ہے اور کس کو نہیں دینی۔ آپ سب کو پتا ہے کہ غربت کا یہ عالم ہے کہ اگر ہم دس افراد select کرتے ہیں وہاں پورا گاؤں ہے تو وہاں پر بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ان دس افراد کو آپ بار بار دے رہے ہیں ہمیں بھی دیں۔ پھر یہ صوابدید اس کمیٹی کی ہے کہ وہ اس کو discontinue کر کے کسی اور کو بھی دیتی ہے تاکہ تمام لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ رقم کا فرق کیوں ہے کہ کسی کو دو ہزار روپے مل رہے ہیں اور کسی کو سات ہزار روپے مل رہے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں یہی تو بتا رہا ہوں کہ یہ کمیٹی کی صوابدید ہے، یہ ہماری صوابدید نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس شخص کے ساتھ اس کا کوئی بچہ یا بیوی بھی ہو سکتی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں ان کو یہ clear کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کسی وقت اپنے ملازم کو دس ہزار روپے دے دیتے ہیں، دوسری بار اس کو نہیں دیتے بلکہ کسی دوسرے ملازم کو دے دیتے ہیں تو کیا ان کو کوئی روک سکتا ہے؟

جناب سپیکر: یہ مثال اچھی نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہ میرا ذاتی ملازم ہے میں اس کو جتنا مرضی دوں۔ زکوٰۃ دینے کا ایک طریق کار ہوتا ہے، fact laws ہوتے ہیں اور وہ defined ہوتے ہیں کہ اس شخص کو اس مد میں اس حد تک دیا جا سکتا ہے۔ اس میں مساوات ہوتی ہے وہاں یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ زیادہ ضرورت مند ہے میری صوابدید ہے اس کو زیادہ دے دوں، یہ کم ضرورت مند ہے تو اس کو کم دے دوں۔ سب کے لئے principal defined ہے کہ اتنی amount اس کو دینی ہے تو اس کو اتنی ہی دے سکتے ہیں۔ مجھے تو صوابدید کی سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ایک گاؤں میں کمیٹی بنائی جاتی ہے تو وہ کس لئے بنائی جاتی ہے ہم یہاں بیٹھ کر monitor نہیں کر سکتے وہاں ہم کیسے identify کریں گے کہ یہاں پر دس لوگ کون سے ہیں؟ ہم نے اس میں ایک اور بہتری کی ہے کیونکہ میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ اس میں کافی اصلاحات لے کر آ رہے ہیں جس کا بل تیار ہو چکا ہے، اسمبلی میں پیش ہونے والا ہے اور امید ہے کہ اگلے اجلاس میں وہ پیش کر دیا جائے گا۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم سابقہ روایت سے باہر نکل آئے ہیں۔ ابھی تک ہم 1980 کو follow کر رہے ہیں اور اب جو نیا بل لے کر آ رہے ہیں اس کے تحت یہ bound کر رہے ہیں کہ ہم ایک سال تک کسی شخص کو تبدیل نہیں کریں گے وہ continue کرے گا لیکن جب یہ بل پاس ہو گا تو اس وقت سے یہ لاگو ہو گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہ کریں۔ You should be satisfied

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ان کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ ہم یہاں سے بیٹھ کر monitor نہیں کر سکتے ہیں اس لئے ایک کمیٹی بنادی جاتی ہے۔ ہر گاؤں میں سے ایک کمیٹی بنتی ہے کہ وہ وہاں کے مستحقین nominate کرے تو کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ کمیٹی جس کو چاہے زیادہ دے دے اور جس کو چاہے کم دے دے؟ ان چیزوں پر اگر ہم لوگ ہی check نہیں رکھیں گے اور اس ایوان کے اندر ہی گونگلوں پر سے مٹی جھاڑ دیں گے تو ہم اس ایوان میں لوگوں کی کیا مدد کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں؟ اس کو نوٹ کیا جائے۔ I am not satisfy

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں معذرت سے یہ بات کہوں گا کہ ان کو اس چیز کا کوئی personal experience نہیں ہے اگر یہ کوئی personal experience حاصل کریں تو یقیناً ان پر بہت سی چیزیں clear ہو جائیں گی۔ یہ سسٹم ایسا نہیں اور نہ اس وقت کوئی ڈکٹیٹر کا دور ہے کہ یہاں سے جو آرڈر پاس ہو وہی کیا جائے بلکہ وہ کمیٹیاں جو معزز لوگوں کی ایک گاؤں میں بنائی جاتی ہیں ان کی بھی تو کوئی صوابدید ہے، ان کی بھی تو آنکھیں ہیں اور وہ بھی تو محسوس کر سکتے ہیں کہ کس کو دینا ہے کس کو نہیں دینا ہے۔ یہ ضروری تو نہیں کہ یہاں پر ایک آرڈر نافذ کر دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ آپ مستحقین کو دیتے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جی، ہاں۔ ہم نے مستحقین کو ہی دینا ہے اور ہم نے کس کو دینا ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 2691 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2692 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔ اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2784 محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2789 جناب اویس قاسم خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2790 بھی جناب اویس قاسم خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کام کرنے والے محکمہ زکوٰۃ کے ملازمین کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*2825: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تحت پورے پنجاب میں ضلعی سطح پر آڈٹ سٹاف اور یونین کونسل سطح پر فیلڈز زکوٰۃ کلرک (زکوٰۃ پیڈ سٹاف) تعینات ہے؟

(ب) درج بالا زکوٰۃ پیڈ سٹاف جو ضلعی سطح اور یونین کونسل کی سطح پر تعینات ہے کن کن عہدوں پر تعینات ہے نیز ان ملازمین کی تعیناتی کا کیا طریق کار ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے یہ محکمہ بنا ہے تب سے مذکورہ بالا سٹاف کنٹریکٹ پر ہے جبکہ ہر تین سال بعد ان ملازمین کے کنٹریکٹ میں توسیع کر دی جاتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو دوسرے سرکاری ملازمین کی طرح پنشن اور گریجویٹی وغیرہ کے حقوق حاصل نہیں ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ بالا سٹاف کو ریگولر کرنے اور ان کا کنٹریکٹ والا پیریڈ باقاعدہ سروس کا حصہ بنایا جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع کی سطح پر آڈٹ آفیسر، آڈیٹرز، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر 10 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈ زکوٰۃ کلرک تعینات ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ ضلع کی سطح پر آڈٹ آفیسر، آڈیٹرز، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر 10 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈز زکوٰۃ کلرک تعینات ہے۔ جہاں تک ان ملازمین کی تعیناتی کا تعلق ہے ان ملازمین کو عارضی معاہدہ ملازمت جو کہ متعلقہ فیلڈ سٹاف سے باہمی رضامندی سے اشٹام پیپر پر کیا جاتا ہے، کی بنیاد پر عرصہ تین سال کے لئے صوبائی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ قواعد کے تحت بھرتی کیا جاتا ہے۔ ہر ضلع کی ریکروٹمنٹ کمیٹی جو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہوتی ہے، اس سٹاف کی بھرتی اور تسلی بخش کارکردگی کی صورت میں معاہدہ ملازمت میں اگلے تین سال کے لئے توسیع کی مجاز ہے۔

1۔	چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی	کنوینئر
2۔	ڈسٹرکٹ زکوٰۃ آفیسر	ممبر
3۔	نمائندہ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ	ممبر

(ج) یہ درست ہے کہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف عارضی معاہدہ ملازمت جس کی شرائط اشٹام پیپر پر تحریر کی جاتی ہیں پر کام کر رہا ہے۔ معاہدہ کی شرائط کے مطابق ان کا معاہدہ عارضی، غیر سرکاری اور ناقابل پنشن ہے متعلقہ اہلکار ان شرائط کو قبول کرتے ہوئے اس معاہدہ ملازمت پر دستخط کرتا ہے نیز تسلی بخش کارکردگی و حاضری کی صورت میں ان کے معاہدہ ملازمت میں مزید تین سال کی توسیع کر دی جاتی ہے۔

(د) اس سٹاف کو حکومت کی منظور شدہ اسامیوں پر بھرتی کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں حکومتی فنڈ سے تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی تنخواہیں مقررہ ماہانہ شرح کے مطابق زکوٰۃ فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں۔ چونکہ ان کا معاہدہ ملازمت قطعی عارضی، غیر سرکاری اور ناقابل پنشن ہے لہذا زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو پنشن یا گریجویٹی وغیرہ نہیں دی جا سکتی۔

(ہ) جیسا کہ اوپر وضاحت پیش کی جا چکی ہے کہ یہ سٹاف مکمل طور پر عارضی و غیر سرکاری، ناقابل پنشن ہے۔ اس سٹاف کو ریگولر کرنا ممکن نہ ہے۔ مزید برآں سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس معاملہ کا از خود نوٹس (کیس نمبر 15/2010) میں مورخہ 21.11.2012 کو فیصلہ کرتے ہوئے زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو ریگولر ملازمین کا درجہ دینے کی تمام درخواستیں مسترد کر دی تھیں۔ مزید برآں صوبائی محتسب پنجاب نے بھی اپنے فیصلہ مورخہ 31۔اکتوبر 2013 کے تحت زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی طرف سے دائر کردہ شکایت نمبری Adv-T-18607/09/13 LA-238/2013 کو اس بنیاد پر داخل دفتر کر دیا کہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے ایسی درخواست مسترد کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر میں کرپشن بہت کم ہے، چاہے حکومت جو بھی ہو زکوٰۃ و عشر کے پیسے سے لوگ خوف زدہ رہتے ہیں اور کرپشن کم ہی ہوتی ہے۔ میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس محکمے میں جو کلرک ہیں، ایک ہی کلرک دس دس گاؤں میں جاتا ہے۔

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں اس محکمے میں کتنے ملازمین ہیں ان کی تعداد اور تنخواہ بتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، ملازمین کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ایک کلرک کتنی تنخواہ لے رہا ہے اور اس محکمے میں کل کتنے کلرک ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ سوال تو نیا بنتا ہے لیکن اس کے باوجود میں ان کا جواب دیتا ہوں۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی میں فیلڈ کلرک 2458 ہیں، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے آڈٹ آفیسرز 36 ہیں، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے آڈیٹر 125 ہیں، آڈٹ اسسٹنٹ 36 ہیں، آڈٹ آفیسرز 9 ہیں، آڈیٹرز ڈویژنل 18 ہیں، جونیئر کلرک 9 ہیں، آڈٹ آفیسرز صوبائی ہیڈ کوارٹر 2 ہیں اور اکاؤنٹس آفیسر ایک ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! کیا یہ ان کی تنخواہ آسانی سے بتا سکیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بالکل fresh question بنتا ہے انہوں نے اس سوال میں اس قسم کا کوئی ایک نکتہ بھی نہیں دیا تھا کہ یہ بتایا جائے لیکن اس کے باوجود بتا دیتا ہوں کہ فیلڈ کلرک 9000 روپے لے رہا ہے، آڈٹ آفیسر 16000 روپے لے رہا ہے، آڈیٹر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی 10700 روپے لے رہا ہے، آڈٹ اسسٹنٹ 10500 روپے لے رہا ہے، آڈٹ آفیسر 20000 روپے لے رہا ہے، آڈیٹر ڈویژنل 10700 روپے لے رہا ہے، جونیئر کلرک 9500 روپے لے رہا ہے، آڈٹ آفیسر 20000 روپے لے رہا ہے اور اکاؤنٹس آفیسر 20000 روپے لے رہا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے ضمنی سوال کا جواب دیا ہے جو کہ واقعی ہی fresh question بنتا تھا لیکن میرا اصل مقصد یہ ہے اور سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان بھی کہہ رہی ہے کہ عام مزدور کی بھی تنخواہ 15000 روپے ہونی چاہئے تو یہ ملازمین خاص طور پر کلرکس صاحبان عرصہ 20 تا 25 سال سے اس محکمے میں کام کر رہے ہیں۔ میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ اس میں کرپشن بہت ہی کم ہے کیونکہ لوگوں میں خوف خدا بھی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ 9000 روپے سے کسی کا گزارہ نہیں ہوتا اگر اس بارے میں حکومت پنجاب مہربانی کرے، تنخواہ بڑھا دے تو اس میں بہتری ہو جائے گی اور یہ تمام ملازمین آپ کو دعائیں دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا لیکن یہ آپ کی تجویز آ گئی ہے۔ منسٹر صاحب! یہ آپ لکھ لیں اور قابل غور ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ قابل غور بھی ہے اور حکومت پنجاب نے اس پر already اپنی working بھی مکمل کر لی ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ آج اس ایوان کے حوالے سے ان کا یہ سوال relevant تو نہیں تھا لیکن ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ تنخواہیں یقیناً کم ہیں اور یہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اس لئے کم ہیں کہ ہمارے فیلڈ کلرک پارٹ ٹائم کام کرتے ہیں، وہ فل ٹائم نہیں آتے، پارٹ ٹائم آتے ہیں اور ان کو چونکہ زکوٰۃ کے پیسوں سے تنخواہ دی جاتی ہے اس لئے minimum wages رکھی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود چونکہ اس پر already working مکمل کر لی گئی ہے تو میں نے جتنے بھی شعبہ جات بتائے ہیں ان سب میں اگلے ماہ سے مناسب increase کر رہے ہیں اور یہ ان سب لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3102 میاں طاہر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3178 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: صوبائی زکوٰۃ کونسل کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3178: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل کے لاہور میں کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل کو ملی؟

(ج) ان سالوں کے دوران سالانہ کتنی رقم صوبہ کے ضلعوں کو منتقل کی گئی اور یہ کس طریق کار کے تحت تقسیم کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل کے پاس رہی اور یہ کس کس کے اکاؤنٹ اور بنک میں پڑی ہوئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل پنجاب کا لاہور میں ایک دفتر ہے جو C-40 فیصل ٹاؤن لاہور میں واقع ہے۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے سال 12-2011 کے لئے مبلغ 2۔ارب 50 کروڑ 34 لاکھ 21 ہزار روپے اور سال 13-2012 کے لئے مبلغ 3۔ارب 78 کروڑ 84 لاکھ 43 ہزار 400 روپے کا بجٹ مرتب کیا ہے۔

(ج) سال 12-2011 میں صوبائی زکوٰۃ کونسل نے مبلغ 2۔ارب 20 کروڑ 21 لاکھ 42 ہزار 300 روپے جبکہ سال 13-2012 مبلغ 3۔ارب 54 کروڑ 20 لاکھ 14 ہزار 78 روپے ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو منتقل کئے۔ مذکورہ رقم آبادی کی بنیاد پر ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو جاری کی گئی۔

(د)

- صوبائی زکوٰۃ کونسل کے پاس سال 12-2011 کے دوران 2۔ارب 37 کروڑ 36 لاکھ 32 ہزار 514 روپے جبکہ سال 13-2012 کے دوران مبلغ ایک ارب 13 کروڑ 63 لاکھ 21 ہزار 461 روپے کے فنڈز موجود رہے۔
- صوبائی زکوٰۃ کونسل کے فنڈز صرف سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور کے اکاؤنٹ نمبر 3 بنام صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہوں گی کہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کی جو تفصیل یہاں دی گئی ہے یہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کب بنائی گئی تھی اور منسٹر صاحب یہ بھی بتادیں کہ اس کے ممبران کون کون ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلے تو میں محترمہ سے پوچھوں گا کیونکہ یہ ہماری معزز پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے پورے سوال میں ایسا کوئی ذکر کیا کہ ان میں کون کون سے نام ہیں اور یہ کب بنائی گئی ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگر میں نے ضمنی سوال کرنا ہے تو اس میں کچھ تو پوچھنا ہے اور میں اسی سے related پوچھ رہی ہوں کہ پہلے تو یہ بتا دیا جائے کہ کب بنائی گئی، اس کا

tenure کیا ہوتا ہے۔اس کے ممبران کون کون ہیں؟اس کے بعد پھر مزید آگے دوسرا ضمنی سوال کرلوں گی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!اس کے باوجود کہ انہوں نے یہ نہیں پوچھا تھااور یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں اس کا جواب دوں گا۔ یہ 29۔اگست 2013 کو بنائی گئی تھی اور معزز جسٹس (ریٹائرڈ)اختر حسین اس کے چیئرمین ہیں،راغب حسین نعیمی ممبر ہیں،حافظ فضل رحیم اشرفی صاحب ممبر ہیں،حافظ زبیر احمد ظہیر صاحب ممبر ہیں،سعید احمد انصاری صاحب ممبر ہیں،مسز تنویر کوثر لیڈی ممبر ہیں،مسز عفت لیاقت ایم این اے لیڈی ممبر ہیں اس کے علاوہ چار آفیشلز ہیں جس میں سیکرٹری حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ ،سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ،سیکرٹری سوشل ویلفیئر، بیت المال ہے اور سیکرٹری / چیف ایڈمنسٹریٹوز کوٰۃ وعشر بھی اس کے ممبر ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!کیا صوبائی زکوٰۃ کونسل کے اندر ایم این اے کی بجائے صوبائی اسمبلی کے کسی ممبر کی nomination نہیں ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: نہیں،یہ کوئی اس کا privilege نہیں ہے،جی،منسٹر صاحب!بتائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!اس میں یہ کسی کا privilege نہیں بنتا،جب کونسل کو بنایا جاتا ہے تو یہ اس میں nominate کئے جاتے ہیں لیکن جو ہمارا اس پر نیا Bill آرہا ہے ہم نے اس میں یہ کچھ رکھا ہوا ہے۔یہ Bill کابینہ نے بھی پاس کردیا ہے،سٹینڈنگ کمیٹی نے بھی پاس کردیا ہے اور صرف ایوان میں پیش ہونے والا ہے ۔ ہم نے اس میں propose کیا ہے،تقریباً اس میں consensus بھی ہو چکا ہے اور یہ فیصلہ بھی ہو چکا ہے کہ ہر ڈویژن سے ایک ایک ایم پی اے کو اس کمیٹی کا ممبر بنایا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں!یہ تو آپ کا executive matter ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں نے اس کا tenure پوچھا تھا کہ یہ صوبائی زکوٰۃ کمیٹی کتنی مدت کے لئے بنائی جاتی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!یہ تین سال کے لئے بنائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع شیخوپورہ: زکوٰۃ کی مد میں رقم کی وصولی و دیگر تفصیلات

*597: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 2011 تا 2013 زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) اس رقم میں سے دینی مدارس کو کتنی رقم فراہم کی گئی، ان مدارس کے نام اور ادا شدہ رقم کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) جو دینی مدارس زکوٰۃ میں سے رقم وصول کرتے ہیں، کیا ان کا کوئی آڈٹ ہوتا ہے ان کو رقم کس بنیاد پر ادا کی جاتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع شیخوپورہ کو سال 12-2011 کے دوران مبلغ 6 کروڑ 26 لاکھ 88 ہزار 606 روپے جبکہ سال 13-2012 کے دوران 10 کروڑ 32 لاکھ 74 ہزار 752 روپے کی رقم موصول ہوئی جس کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2011-12	2012-13
گزارہ الاؤنس	2 کروڑ 53 لاکھ 35 ہزار 769 روپے	4 کروڑ 66 لاکھ 94 ہزار 493 روپے
تعلیمی وظائف (جنرل)	76 لاکھ 747 روپے	70 لاکھ 04 ہزار 176 روپے
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	33 لاکھ 78 ہزار 103 روپے	31 لاکھ 12 ہزار 970 روپے
تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	2 کروڑ 04 لاکھ 62 ہزار 291 روپے	2 کروڑ 95 لاکھ 76 ہزار 364 روپے
ہیلتھ کیئر	25 لاکھ 33 ہزار 593 روپے	23 لاکھ 34 ہزار 720 روپے
شادی گرانٹ	33 لاکھ 78 ہزار 103 روپے	31 لاکھ 12 ہزار 967 روپے
عید گرانٹ	Nil	64 لاکھ 14 ہزار 50 روپے
نابینا افراد الاؤنس	Nil	50 لاکھ 25 ہزار 12 روپے
میزان	6 کروڑ 26 لاکھ 88 ہزار 606 روپے	10 کروڑ 32 لاکھ 74 ہزار 752 روپے

(ب) اس رقم میں سے دینی مدارس کو ہر دو سالوں میں فراہم کی گئی رقم کی مدرسہ وار، سال وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام دینی مدرسہ	2011۔12	2012۔13
1	جامعہ نظامیہ رضویہ بنی پورہ شیخوپورہ	16لاکھ40ہزار30روپے	22لاکھ01ہزار823روپے
2	جامعہ اسلامیہ ام اجمل کوٹلی میانی نارنگ	02لاکھ53ہزار800روپے	2لاکھ70ہزار230روپے
3	دارالعلوم غوثیہ سلطانیہ حفظ القرآن کوٹ حاجی فقیر محمد مرید کے	01لاکھ63ہزار80روپے	1لاکھ67ہزار427روپے
4	جامعہ صدیقیہ تعلیم القرآن ریحانپورہ تحصیل مرید کے	01لاکھ45ہزار800روپے	94ہزار770روپے
5	دارالعلوم جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ	01لاکھ08ہزار روپے	
6	مرکزام القرای جامعہ اسلامیہ سٹی فاروق آباد	04لاکھ12ہزار290روپے	
7	جامعہ عربیہ اہلحدیث داؤکے مرید کے	37ہزار800روپے	
8	جامعہ محمدیہ ڈیرہ شیخاں مرید کے	50ہزار760روپے	
9	دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں	05لاکھ62ہزار543روپے	4لاکھ41ہزار720روپے
	میزان	33لاکھ78ہزار103روپے	31لاکھ12ہزار970روپے

(ج) زکوٰۃ فنڈ سے جن دینی مدارس کو رقم جاری کی جاتی ہے ان کا انٹرنل اور ایکسٹرنل آڈٹ ہوتا ہے۔انٹرنل آڈٹ ضلعی آڈٹ سٹاف اور ڈویژنل آڈٹ سٹاف کرتے ہیں جبکہ ایکسٹرنل آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا ماتحت ادارہ ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ اسلام آباد کرتا ہے۔ دینی مدارس کو زکوٰۃ فنڈ سے حسب ذیل بنیادوں پر رقم جاری کی جاتی ہے۔

مدارس کیٹیگری I-III

1	پرائمری تا میٹرک	500/-روپے ماہوار
2	میٹرک سے اوپر بی اے تک	750/-روپے ماہوار
3	ایم اے (یا مساوی) یا اس سے اوپر	1000/-روپے ماہوار

مدارس کیٹیگری۔IV

1	حفظ و ناظرہ	150/-روپے ماہوار
2	موقوف علیہ	375/-روپے ماہوار
3	دورہ حدیث	750/-روپے ماہوار

ضلع چنیوٹ:چیئرمین زکوٰۃ وعشر نامزد کرنے کی تفصیلات

*2092:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ کے چیئرمین زکوٰۃ وعشر غلام دستگیر کو بدعنوانی اور کارہائے منصبی کو غلط استعمال کرنے کی بنیاد پر برطرف کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ وعشر کا چیئرمین نہ ہونے کی وجہ سے غربا کو زکوٰۃ تقسیم کرنے میں دشواریاں پیش آرہی ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک چیئرمین نامزد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے غلام دستگیر سہگل سابق چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کو بد عنوانی اور کارہائے منصبی کو غلط استعمال کرنے کی بنیاد پر نہیں بلکہ سیاسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی بناء پر 3۔ مئی 2013، عہدہ سے برطرف کیا گیا تھا۔ مزید برآں چیئرمین مذکور نے اپنی برطرفی کے خلاف صوبائی زکوٰۃ کونسل کو اپیل دائر کی جسے قانون کے تحت کارروائی کے بعد کونسل نے اپنے 149ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 8۔ جنوری 2014 میں مسترد کر دیا۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے نئے چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کی نامزدگی تک ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) فیصل آباد کو ضلع زکوٰۃ آفیسر چنیوٹ کے ہمراہ پی ایل اے کے چیکوں پر دستخط کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اور ضلع چنیوٹ میں زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل بلا تعطل جاری ہے۔

(ج) قانون کے تحت چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی نامزدگی کے لئے ضروری کارروائی شروع کر دی گئی ہے اور جلد ہی کسی موزوں شخص کا انتخاب کر کے چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ نامزد کر دیا جائے گا۔

ضلع چنیوٹ: فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2093: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں سال 09-2008 تا 13-2012 محکمہ کو کتنی رقم حکومت پنجاب سے موصول ہوئی؟

(ب) زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم میں سے کتنی زکوٰۃ غربا اور مستحقین میں تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم مقامی کمیٹیوں کی منظوری اور شرائط پوری کرنے کے بغیر منظور کی گئی اور اس کے چیکس جاری کئے گئے؟

(د) کتنی کمیٹیاں ہیں جن کے چیئرمین اور ممبران غیر اہل لوگ بنائے گئے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کو ان غیر قانونی کمیٹیوں کی رپورٹ کی مگر ضلعی کمیٹی نے اس پر کوئی نوٹس نہیں لیا اور مسلسل کئی سالوں سے غیر قانونی کارروائی ہو رہی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع چنیوٹ کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران زکوٰۃ فنڈ کی کوئی رقم موصول نہ ہوئی کیونکہ ضلع چنیوٹ کو ضلع کا درجہ یکم جولائی 2009 کو دیا گیا۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کو زکوٰۃ فنڈ کا اجراء سال 11۔2010 سے شروع ہوا۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کو سال 11۔2010 تا 13۔2012 کے دوران مبلغ 11 کروڑ 44 لاکھ 44 ہزار 609 روپے کی رقم وصول ہوئی جس کی مد اور سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس رقم میں سے زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 10 کروڑ 6 لاکھ 56 ہزار 589 روپے کی رقم غربا اور مستحقین میں تقسیم کی گئی جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع زکوٰۃ کمیٹی فنڈز کا اجراء ضلع کمیٹی کی منظوری کے بعد کرتی ہے۔ تمام رقوم کے چیکس مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو قانون و قواعد کے تحت جاری کئے گئے۔

(د) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین و ممبران کے لئے اہل افراد کا چناؤ انتخاب کے تحت کیا گیا ہے۔ غیر قانونی انتخاب کے حوالے سے ضلع زکوٰۃ کمیٹی چنیوٹ کو 41 درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواستوں کی سماعت کے بعد ضلع زکوٰۃ کمیٹی نے 12 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے نوٹیفکیشن منسوخ کر کے قواعد کے تحت ان کمیٹیوں کو دوبارہ تشکیل دیا۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ زکوٰۃ و عشر کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2129: میاں طاہر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم محکمہ زکوٰۃ و عشر کو فراہم کی گئی؟

(ب) یہ رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی تھی اور کس کس مقصد کے لئے استعمال ہوئی؟

(ج) کتنی رقم ان سالوں کے دوران خورد بُرد کر لی گئی اور اس کے ذمہ داران کون کون افراد پائے گئے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد کو سال12۔2011اور سال13۔2012کے دوران بالترتیب مبلغ16کروڑ 41لاکھ32ہزار296 روپے اور مبلغ25کروڑ58لاکھ68ہزار436 روپے صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے جاری کئے گئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2011۔12	2012۔13
ا۔ گزارہ الاؤنس	5کروڑ94لاکھ94ہزار552روپے	10کروڑ96لاکھ50ہزار029روپے
۲۔ عید گرانٹ	--------	1کروڑ50لاکھ61ہزار751روپے
۳۔ گزارہ الاؤنس برائے نابینا	--------	1کروڑ17لاکھ99ہزار950روپے
۴۔ تعلیمی وظائف	1کروڑ78لاکھ48ہزار403روپے	1کروڑ64لاکھ47ہزار508روپے
۵۔ دینی مدارس	79لاکھ32ہزار606روپے	73لاکھ10ہزار10روپے
۶۔ ہیلتھ کیئر	59لاکھ49ہزار493روپے	54لاکھ82ہزار492روپے
۷۔ شادی گرانٹ	79لاکھ32ہزار606روپے	73لاکھ09ہزار996روپے
۸۔ تعلیمی وظائف (فنی)	4کروڑ80لاکھ50ہزار436روپے	6کروڑ58لاکھ82ہزار500روپے
۹۔ انتظامی اخراجات (تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف)	1کروڑ69لاکھ24ہزار200روپے	1کروڑ69لاکھ24ہزار200روپے
میزان	16کروڑ41لاکھ32ہزار296روپے	25کروڑ58لاکھ68ہزار436روپے

(ب) یہ رقم ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو مستحقین زکوٰۃ کی مالی امداد کے لئے فراہم کی گئی۔اس رقم کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مستحق افراد میں تقسیم کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011۔12	2012۔13
ا۔ گزارہ الاؤنس	5کروڑ94لاکھ94ہزار500روپے	10کروڑ89لاکھ91ہزار106روپے
۲۔ عید گرانٹ	-------	1کروڑ44لاکھ58ہزار500 روپے
۳۔ گزارہ الاؤنس برائے نابینا	-------	1کروڑ17لاکھ22ہزار646روپے
۴۔ تعلیمی وظائف	1کروڑ35لاکھ88ہزار272روپے	1کروڑ62لاکھ70ہزار476روپے
۵۔ دینی مدارس	79لاکھ32ہزار600روپے	73لاکھ08ہزار900روپے
۶۔ ہیلتھ کیئر	53لاکھ38ہزار400روپے	48لاکھ62ہزار520روپے
۷۔ شادی گرانٹ	79لاکھ30ہزار روپے	60لاکھ40ہزار روپے
۸۔ تعلیمی وظائف (فنی)	4کروڑ80لاکھ47ہزار500روپے	6کروڑ58لاکھ82ہزار500روپے
۹۔ انتظامی اخراجات (تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف)	1کروڑ65لاکھ26ہزار599روپے	1کروڑ61لاکھ77ہزار307روپے
میزان	15کروڑ88لاکھ57ہزار871روپے	25کروڑ17لاکھ13ہزار955روپے

(ج) سال13۔2012 کے دوران تحصیل جڑانوالہ کی 33مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں زکوٰۃ کی تقسیم میں مبلغ27لاکھ9ہزار668روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس پر ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد نے کرپشن میں ملوث چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں اور محکمہ کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کو اپنے مراسلہ 1083/DZC/FZC/2013 مورخہ 29۔نومبر 2013 اور مراسلہ 1133/DZC/FSD/2013 مورخہ 13۔دسمبر 2013 کے تحت کارروائی کے

لئے تحریر کر دیا ہے اس کے علاوہ خُورد بُرد میں ملوث چیئرمینوں کو ان کے عہدہ سے برطرف کرتے ہوئے انہیں آئندہ زکوٰۃ کی تقسیم اور نمائندگی کے حوالے سے نااہل قرار دینے کے علاوہ مذکورہ کمیٹیوں کو بھی تحلیل کر دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ محکمہ کے ذمہ دار اہلکاران جن میں پانچ فیلڈ زکوٰۃ کلرک اور ایک آڈیٹر شامل ہیں جن کے معاہدہ ملازمت منسوخ کر دیئے ہیں۔مزید برآں پانچ چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہائے سے مبلغ 2لاکھ 11ہزار 700روپے کی رقم وصول ہو چکی ہے جس کی کمیٹی وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد: ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی رقم کی فراہمی کی تفصیلات

*2784: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران ضلع فیصل آباد کے کس کس ہسپتال کو زکوٰۃ کی مد میں گرانٹ دی گئی، ہر ہسپتال کو سال وار دی جانے والی گرانٹ سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ گرانٹ سے کتنے لوگ مستفید ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا مذکورہ ہسپتالوں کو فراہم کی گئی گرانٹ کا آڈٹ ہوا تو اس کی رپورٹ لف کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران ضلع فیصل آباد کے ہسپتالوں کو جاری کردہ فنڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2011۔12	2012۔13
ا۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال فیصل آباد	50لاکھ روپے	50لاکھ روپے
۲۔الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	60لاکھ روپے	60لاکھ روپے
۳۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمندری	3لاکھ 28ہزار 500روپے	3لاکھ 28ہزار 500روپے
۴۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال جڑانوالہ	3لاکھ 28ہزار 500روپے	3لاکھ 28ہزار 500روپے
میزان	1کروڑ 16لاکھ 57ہزار روپے	1کروڑ 16لاکھ 57ہزار روپے

(ب) مذکورہ گرانٹ سے مستفید ہونے والے افراد کی ہسپتال اور سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2011۔12	2012۔13
ا۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال فیصل آباد	1506	3645
۲۔الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	2884	3025
۳۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمندری	119	104
۴۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال جڑانوالہ	447	531
میزان	4956	7305

(ج) جی ہاں! مذکورہ ہسپتالوں کا آڈٹ ہو چکا ہے۔آڈٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع نارووال: تعلیمی وظائف کی مد میں رقم کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2789: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا سال 2012 میں تعلیمی وظائف کی مد میں تحصیل ظفروال ضلع ناررووال کو کوئی رقم فراہم کی گئی تھی اگر ہاں تو کتنی؟

(ب) کیا مذکورہ بالا عرصہ میں تعلیمی وظائف کے لئے درخواستیں موصول ہوئیں تھیں، اگر ہاں تو کتنی اور ان میں کتنے افراد کو رقم دی گئی اور کتنی درخواستیں مسترد ہوئی؟

(ج) کیا ان درخواستوں کی منظوری کے لئے کوئی کمیٹی یا اتھارٹی بنائی گئی اگر ہاں تو ان کے نام مع عہدہ کیا ہیں؟

(د) زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف کی مد میں مالی امداد حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) سال 2012 کے دوران تعلیمی وظائف کی مد میں تحصیل ظفروال کے 17 تعلیمی ادارہ جات کے مستحق طلباء و طالبات کو مبلغ 8 لاکھ 32 ہزار 128 روپے جبکہ ایک ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کو تعلیمی وظائف (فنی) کی مد میں مبلغ 74 لاکھ 67 ہزار 500 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں تحصیل ظفروال کے 17 تعلیمی اداروں کے 853 مستحق طلباء و طالبات جبکہ ایک ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے 502 طلباء و طالبات کی درخواستیں ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نارووال کو موصول ہوئیں اور ان تمام طلباء و طالبات کو وظائف کی رقم فراہم کی گئی اور کوئی بھی درخواست مسترد نہ ہوئی۔

(ج) زکوٰۃ کی تقسیم کے قواعد کے تحت تعلیمی وظائف (جنرل و فنی) کے مستحق طلباء و طالبات کی درخواستوں کی منظوری متعلقہ تعلیمی ادارہ اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں قائم حسب ذیل سکالرشپ کمیٹی دیتی ہے۔

(الف) تعلیمی وظائف جنرل

1) ادارہ کا انچارج
2) کلاس ٹیچر
3) ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا نامزد کردہ ممبر یا تعلیمی ادارہ کے علاقہ کا چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی یا چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا نامزد کردہ ممبر

(ب) تعلیمی وظائف (فنی)

1)	چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی	چیئرمین
2)	ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا نامزد ممبر	ممبر
3)	پرنسپل یا انچارج فنی تعلیمی ادارہ	ممبر
4)	سینئر ٹیچر	ممبر
5)	ضلع زکوٰۃ آفیسر	سیکرٹری

(د) زکوٰۃ فنڈز سے تعلیمی وظائف کی فراہمی حسب ذیل طریقہ سے کی جاتی ہے۔

1۔ تعلیمی وظائف (جنرل)

اس مد میں ایسے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، پولی ٹیکنیک اور دیگر تعلیمی، تربیتی اور پیشہ وارانہ اداروں جو حکومتی سطح پر قائم ہوں کے مستحقین طلباء وطالبات کو تعلیمی وظائف مہیا کئے جاتے ہیں۔ ان اداروں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کا تعین کروانے کے بعد فارم متعلقہ تعلیمی ادارہ (سکول/کالج/یونیورسٹی) کو جمع کرواتے ہیں تعلیمی ادارہ کی سکالرشپ کمیٹی درخواستوں/فارمز کی منظوری دیتی ہے اور مستحق طلباء کی فہرست تیار کر کے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو مطالبہ رقم کے ساتھ ارسال کرتی ہے جس کے بعد ضلع کمیٹی متعلقہ تعلیمی ادارہ جات کے لئے مطلوبہ رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل کی منظوری کے بعد متعلقہ ادارہ کو جاری کرتی ہے جس کی ادائیگی سکالرشپ کمیٹی متعلقہ طلباء کو کرتی ہے۔

2۔ تعلیمی وظائف (فنی)

پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت قائم ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس، جن کی فہرست بندی (Enlistment) صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ سے ہو چکی ہے میں زیر تربیت مستحق طلباء وطالبات اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کا تعین کروانے کے بعد فارم متعلقہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کے پرنسپل کو جمع کرواتے ہیں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کی سکالرشپ کمیٹی ان درخواستوں کی منظوری دیتی ہے اور مستحق طلباء کی فہرست تیار کر کے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو مطالبہ رقم کے ساتھ ارسال کرتی ہے جو متعلقہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مستحق طلباء وطالبات کو وظائف کی ادائیگی کے لئے فنڈز جاری کرتی ہے۔

ضلع نارووال: ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی رقم کی فراہمی کی تفصیلات

*2790: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 11-2010 تا 13-2012 ضلع نارووال کے ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی، ہر ہسپتال کو سال وار دی جانے والی رقم کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) مذکورہ رقم سے کتنے مریض مستفید ہوئے، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع نارووال کے ہسپتالوں کو دوران سال 11-2010 تا 13-2012 صحت کی مد میں مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے مبلغ ایک کروڑ 73 لاکھ 21 ہزار 400 روپے جاری کئے گئے۔ سال اور ہسپتال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2010-11	2011-12	2012-13
ا۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال نارووال	3لاکھ21ہزار200روپے	3لاکھ21ہزار200روپے	10لاکھ22ہزارروپے
۲۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شکر گڑھ	2لاکھ19ہزارروپے	2لاکھ19ہزارروپے	2لاکھ19ہزارروپے
۳۔صغریٰ شفیع ہسپتال نارووال	50لاکھ روپے	50لاکھ روپے	50لاکھ روپے
میزان	55لاکھ40ہزار200روپے	55لاکھ40ہزار200روپے	62لاکھ41ہزارروپے

(ب) اس رقم سے مذکورہ سالوں کے دوران 32999 مستحق مریض مستفید ہوئے جس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2010-11	2011-12	2012-13	میزان
ا۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال نارووال	23	292	432	747
۲۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شکر گڑھ	208	401	237	846
۳۔صغریٰ شفیع ہسپتال نارووال	17164	10838	3403	31406
میزان	17395	11531	4073	32999

ضلع فیصل آباد: محکمہ زکوٰۃ کے ادارہ جات و دیگر تفصیلات

*3102: میاں طاہر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کے تحت کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان اداروں میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے اور ہر ادارے سے سالانہ کتنے بچے مستفید ہو رہے ہیں؟

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو کیا کیا مراعات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان اداروں سے تعلیم / ہنر حاصل کرنے والے بچوں کو سرکاری ملازمت میں ترجیح دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تحت پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام سات فنی تربیتی ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد مین کیمپس
2۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ دھوبی گھاٹ
3۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ڈی گراؤنڈ / ستارہ کالونی
4۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ جڑانوالہ
5۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ستیانہ
6۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھرڑیانوالہ
7۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ماموں کانجن

(ب) ان اداروں کے سال12۔2011اور13۔2012 کے اخراجات بالترتیب مبلغ4کروڑ 80لاکھ47ہزار500اور مبلغ6کروڑ58لاکھ82ہزار500روپے جن کی ادارہ اور سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ادارہ	2011۔12	2012۔13
۱۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد مین کیمپس	1کروڑ05لاکھ72ہزار500روپے	1کروڑ08لاکھ05ہزارروپے
۲۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ دھوبی گھاٹ	65لاکھ55ہزارروپے	77لاکھ روپے
۳۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ڈی گراونڈ/ستارہ کالونی	75لاکھ42ہزار500روپے	85لاکھ15ہزارروپے
۴۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ جڑانوالہ	1کروڑ15لاکھ65ہزارروپے	1کروڑ37لاکھ35ہزارروپے
۵۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ستیانہ	65لاکھ15ہزارروپے	79لاکھ35ہزارروپے
۶۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھرڑیانوالہ	0	82لاکھ82ہزار500روپے
۷۔ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ماموں کانجن	52لاکھ97ہزار500روپے	89لاکھ10ہزارروپے
میزان	4کروڑ80لاکھ47ہزار500روپے	6کروڑ58لاکھ82ہزار500روپے

(ج) ان اداروں میں سکھائے جانے والے ہنر / ٹریڈزاور ان سے مستفید ہونے والے بچوں کی سال وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو حسب ذیل مراعات فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ فری لیب اینڈ ٹریننگ مٹیریل 2۔ فری یونیفارم

3۔ فری کتابیں 4۔ ملازمت کے دوران ٹریننگ

5۔ ملازمت میں معاونت 6۔ فری ڈپلومہ

(ہ) سرکاری ملازمت میں کسی بھی شخص کو ترجیح نہیں دی جاتی بلکہ میرٹ پر آنے والے بچوں کو ملازمت فراہم کی جاتی ہے۔

لاہور:ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3179: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں محکمہ زکوٰۃ کے ڈسٹرکٹ لیول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یہ دفاتر کن کن مقاصد کے لئے قائم کئے گئے ہیں؟

(ج) ضلع لاہور کو سال12۔2011اور13۔2012کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ فنڈ میں دی گئی؟

(د) یہ رقم کس کس مقصد کے لئے دی گئی تھی؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں لوگوں کو تقسیم کی گئی؟

(و) اگر ان سالوں کا آڈٹ ہوا ہے تو اس آڈٹ میں کتنی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف ہوا ہے اور اس خُورد بُرد پر حکومت نے کیا ایکشن لیا؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ زکوٰۃ وعشر کا ڈسٹرکٹ لیول کا ایک دفتر ہے جو A/43 جناح سٹریٹ شام نگر روڈ چوبرجی لاہور میں واقع ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کے دفتر سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں اور اداروں کو فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے تاکہ مستحق زکوٰۃ افراد کی امداد کی جاسکے۔

(ج) ضلع لاہور کو سال 12۔2011 کے دوران مبلغ 17 کروڑ 13 لاکھ 16 ہزار 397 روپے اور سال 13۔2012 کے دوران مبلغ 27 کروڑ 78 لاکھ 64 ہزار 104 روپے جاری کئے گئے جن کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	12۔2011	13۔2012
گزارہ الاؤنس	6 کروڑ 92 لاکھ 37 ہزار 987 روپے	12 کروڑ 76 لاکھ 07 ہزار 442 روپے
تعلیمی وظائف (جنرل)	2 کروڑ 07 لاکھ 71 ہزار 439 روپے	1 کروڑ 91 لاکھ 41 ہزار 118 روپے
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	92 لاکھ 31 ہزار 732 روپے	85 لاکھ 07 ہزار 170 روپے
ہیلتھ کیئر	69 لاکھ 23 ہزار 842 روپے	63 لاکھ 80 ہزار 366 روپے
شادی گرانٹ	92 لاکھ 31 ہزار 732 روپے	85 لاکھ 07 ہزار 160 روپے
عید گرانٹ	0	1 کروڑ 75 لاکھ 28 ہزار 418 روپے
گزارہ الاؤنس برائے نابینا	0	1 کروڑ 37 لاکھ 32 ہزار 430 روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	5 کروڑ 59 لاکھ 19 ہزار 665 روپے	7 کروڑ 64 لاکھ 60 ہزار روپے
میزان	17 کروڑ 13 لاکھ 16 ہزار 397 روپے	27 کروڑ 78 لاکھ 64 ہزار 104 روپے

(د) جواب جز (ج) میں دیا جاچکا ہے۔

(ہ) ان سالوں کے دوران بالترتیب مبلغ 16 کروڑ 98 لاکھ 52 ہزار 337 روپے اور 27 کروڑ 67 لاکھ 89 ہزار 573 روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے جن کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	12۔2011	13۔2012
گزارہ الاؤنس	6 کروڑ 90 لاکھ 06 ہزار روپے	12 کروڑ 75 لاکھ 65 ہزار 400 روپے
تعلیمی وظائف (جنرل)	1 کروڑ 95 لاکھ 69 ہزار 880 روپے	1 کروڑ 81 لاکھ 20 ہزار 864 روپے
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	92 لاکھ 31 ہزار 732 روپے	85 لاکھ 06 ہزار 781 روپے
ہیلتھ کیئر	69 لاکھ 22 ہزار 225 روپے	63 لاکھ 77 ہزار 548 روپے
شادی گرانٹ	92 لاکھ 30 ہزار روپے	85 لاکھ روپے
عید گرانٹ	0	1 کروڑ 75 لاکھ 26 ہزار 600 روپے
گزارہ الاؤنس برائے نابینا	0	1 کروڑ 37 لاکھ 32 ہزار 380 روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	5 کروڑ 58 لاکھ 92 ہزار 500 روپے	7 کروڑ 64 لاکھ 60 ہزار روپے
میزان	16 کروڑ 98 لاکھ 52 ہزار 337 روپے	27 کروڑ 67 لاکھ 89 ہزار 573 روپے

(و) ان سالوں کا آڈٹ ہو چکا ہے دوران آڈٹ کسی قسم کی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔البتہ سال 12۔2011 کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹی کیر کا کوڈ نمبر 1014124 کے خلاف شکایت

موصول ہونے پر مبلغ2لاکھ21ہزار300روپے خُورد بُرد کا انکشاف ہوا جس کی باقاعدہ انکوائری کر کے کیس محکمہ انٹی کرپشن میں درج کرا دیا گیا۔

ضلع لاہور: زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم و دیگر تفصیلات

*3268: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں سال2008تا2013 کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں وصول ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم کو کل کتنے غربا میں تقسیم کیا گیا؟

(ج) درج بالا سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم میں سے کتنی رقم خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع لاہور کو سال2008تا2013 زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	موصولہ رقم
2008۔09	5کروڑ82لاکھ35ہزار798روپے
2009۔10	11کروڑ67لاکھ51ہزار572روپے
2010۔11	24کروڑ39لاکھ72ہزار184روپے
2011۔12	17کروڑ13لاکھ16ہزار396روپے
2012۔13	27کروڑ78لاکھ64ہزار103روپے
میزان	86کروڑ81لاکھ40ہزار53روپے

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں موصولہ رقم 2لاکھ34ہزار682 مستحق افراد کو دی گئی۔

(ج) سال2011۔12 کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹی کیر کا کوڈ نمبر1014124 میں مبلغ2لاکھ 21ہزار300 روپے خُورد بُرد کا انکشاف ہوا جس کی باقاعدہ انکوائری کر کے کیس محکمہ انٹی کرپشن میں درج کرا دیا گیا ہے۔

آبادی کے تناسب سے نئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا مسئلہ

*3373: رانا محمد افضل: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی ابتدائی تشکیل 1985 میں ہوئی تھی اس وقت جبکہ آبادی میں تقریباً 3 گنا اضافہ ہو چکا ہے اور کئی جگہ 10 ہزار کی آبادی کے لئے ایک زکوٰۃ کمیٹی ہے؟

(ب) کیا حکومت آبادی کے تناسب سے نئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی ابتدائی تشکیل 1980 میں ہوئی تھی۔ زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18 کے تحت مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جس کے مطابق حسب ذیل کے لئے مقامی زکوٰۃ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

1۔ بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر محال (ریونیو اسٹیٹ)

2۔ غیر بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر دیہہ یا گاؤں

3۔ شہری علاقہ میں حلقہ (وارڈ)

مگر شرط یہ ہے کہ اگر صوبائی زکوٰۃ کونسل کی رائے میں کسی محال، دیہہ یا گاؤں کی آبادی اتنی زیادہ یا اتنی کم ہو کہ اس میں ایک مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹی تشکیل دینا مناسب نہ ہو تو ایسا محال، دیہہ یا گاؤں اگر بہت بڑا ہو تو اس کو دو یا زیادہ مقامی علاقوں میں تقسیم کیا جاسکے گا اور اگر بہت چھوٹا ہو تو کسی دیگر محال، دیہہ یا گاؤں کے ساتھ ملا کر ایک مقامی علاقہ بنا دیا جائے گا۔ اگر مقامی کمیٹی قائم کرنے کے لئے کسی محال، دیہہ یا گاؤں کی اس طرح تقسیم یا گروپ بندی کی جائے کہ اس کی آبادی 10 ہزار نفوس پر مشتمل ہو تو صوبائی زکوٰۃ کونسل ایسے ضمنی احکام جاری کر سکے گی جو اس آرڈیننس کی اغراض کے لئے ضروری ہوں۔

تاہم زکوٰۃ وعشر بل کی پنجاب اسمبلی سے حتمی منظوری کے بعد مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی حد بندی کے معاملہ کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا۔

(ب) جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ زکوٰۃ کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3378: سید محمد محفوظ مشہدی: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زکوٰۃ ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے ملازم کام کرتے ہیں، ان کی تفصیل کیا ہے، ان میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے غیر مستقل (ڈیلی ویجز) ہیں؟

(ب) کتنے ملازمین 2012 اور 2013 میں مستقل کئے گئے اور کتنے ملازمین ابھی تک غیر مستقل ہیں؟

(ج) کیا حکومت غیر مستقل ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ زکوٰۃ ضلع منڈی بہاؤالدین میں (1) ضلع زکوٰۃ آفیسر، (1) سٹینو گرافر، (1) اکاؤنٹنٹ، (1) جونیئر کلرک، (1) ڈرائیور، (1) نائب قاصد، (1) چوکیدار کی مستقل اسامیاں ہیں ان میں مندرجہ ذیل چار ملازم کام کر رہے ہیں جبکہ سٹینو گرافر، جونیئر کلرک، اور نائب قاصد کی اسامیاں اس وقت خالی ہیں۔

عہدہ	تعداد
ضلع زکوٰۃ آفیسر	01
اکاؤنٹنٹ	01
ڈرائیور	01
چوکیدار	01
کل تعداد	04

ضلع منڈی بہاؤالدین میں ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم نہ ہے۔ البتہ 41 غیر مستقل ملازمین (زکوٰۃ پیڈ سٹاف) کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	تعداد
آڈٹ آفیسر	01
آڈیٹر	02
آڈٹ اسسٹنٹ	01
فیلڈز زکوٰۃ کلرک	37
کل تعداد	41

(ب) سال 2012 اور سال 2013 کے دوران ضلع منڈی بہاؤالدین میں کوئی ملازم مستقل نہ کیا گیا۔

(ج) محکمہ میں غیر مستقل بنیادوں پر کام کرنے والے ملازمین (زکوٰۃ پیڈ سٹاف) کی بھرتی عارضی معاہدہ ملازمت پر کی جاتی ہے۔ معاہدہ ملازمت کی شرائط کے مطابق زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی ملازمت مکمل طور پر عارضی، غیر سرکاری، ناقابل پنشن اور کسی بھی وقت ختم کی جاسکتی ہے۔ بھرتی کے وقت یہ شرائط اشٹام پیپر پر تحریر کی جاتی ہیں اور متعلقہ اہلکاران شرائط کو قبول کرتے ہوئے اس معاہدہ ملازمت پر دستخط کرتا ہے۔ اس سٹاف کو حکومت کی منظور شدہ اسامیوں پر بھرتی کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں حکومتی فنڈ سے تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر وضاحت پیش کی جاچکی ہے کہ یہ سٹاف مکمل طور پر عارضی اور مجوزہ طے شدہ شرائط پر بھرتی اور زکوٰۃ فنڈ سے ان کو تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے لہٰذا اس سٹاف کو ریگولر کرنا ممکن نہ ہے۔ مزید برآں سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس معاملہ کا از خود نوٹس (کیس نمبر 15/2010) میں مورخہ 21.11.2012 کو فیصلہ کرتے ہوئے زکوٰۃ پید سٹاف کو ریگولر ملازمین کا درجہ دینے کی تمام درخواستیں مسترد کر دیں۔ مزید برآں صوبائی محتسب پنجاب نے بھی اپنے فیصلہ مورخہ 31-اکتوبر 2013 کے تحت زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی طرف سے دائر کردہ شکایت نمبری Adv-LA-238/2013 T-18607/09/13 کو اس بنیاد پر داخل دفتر کر دیا کہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے ایسی درخواست مسترد کی جاچکی ہے۔

میانوالی: زکوٰۃ فنڈ سے مستحق طلباء کی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*3440: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میانوالی کے سکولوں میں 2012-13 میں مستحق طلباء کو زکوٰۃ کی کل کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) 2012-13 اور 2011-12 میں کل کتنے طلباء زکوٰۃ کے مستحق قرار پائے اور ان میں سے کتنے طلباء کو زکوٰۃ کی رقم فراہم کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) سال 2012-13 میں میانوالی کے سکولوں / کالجوں کے 960 مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے مبلغ 15 لاکھ 26 ہزار 688 روپے جاری کئے گئے۔

(ب) سال13۔2012اور سال12۔2011میں کل2595 مستحق طلباء و طالبات نے زکوٰۃ فنڈ سے وظائف کے حصول کے لئے درخواستیں دیں ان تمام مستحق طلباء وطالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف کی رقم جاری کی گئی جس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	تعداد و طلباء و طالبات	جاری کردہ رقم
2011-12	1635	23لاکھ85ہزار588روپے
2012-13	960	15لاکھ26ہزار688روپے
میزان	2595	39لاکھ12ہزار276روپے

میانوالی: زکوٰۃ فنڈز سے شادی گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3441: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال12۔2011 ضلع میانوالی میں زکوٰۃ فنڈ سے کتنی رقم تقسیم کی گئی، اس میں شادی گرانٹ کی کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی تقسیم ہوئی؟

(ب) کیا حکومت14۔2013میں شادی گرانٹ میں اضافہ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے سیاسی طور پر من پسند لوگوں کو نوازا جاتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا من پسند لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم کرنے والوں کے خلاف حکومت کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع میانوالی میں سال12۔2011 کے دوران مبلغ2کروڑ71لاکھ48ہزار518 روپے تقسیم کئے گئے اس میں شادی گرانٹ کے لئے مبلغ15لاکھ43ہزار729 روپے کی رقم مختص کی گئی تھی جس میں سے مبلغ15لاکھ40ہزار روپے کی رقم 154 مستحقین میں10 ہزار روپے فی کس کے حساب سے تقسیم کی گئی۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اپنے 152ویں اجلاس منعقدہ مورخہ6۔اگست2014میں شادی گرانٹ کی رقم مبلغ10ہزار روپے سے بڑھاکر20ہزار روپے کردی ہے۔

(ج) جی نہیں! زکوٰۃ کی رقم مستحق افراد میں ہی تقسیم کی جاتی ہے۔ مستحقین زکوٰۃ کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔ مزید برآں من پسند لوگوں کو نوازنے کے حوالے سے اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس پر قواعد وضوابط کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(د) جواب جز(ج) میں پیش ہے۔

بہاولپور: زکوٰۃ کی رقم بروقت تقسیم نہ کرنے کی تفصیلات

*3475: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2013 میں بہاولپور میں ضلعی انتظامیہ کی نااہلی کی بناء پر 4 کروڑ روپے کی رقم زکوٰۃ مستحقین میں تقسیم نہ ہو سکی اور وہ رقم واپس ہو گئی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا زکوٰۃ کی رقم بروقت تقسیم نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی اور آئندہ بروقت تقسیم زکوٰۃ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) سال 13-2012 میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی بہاولپور کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 10 کروڑ 10 لاکھ 96 ہزار 274 روپے جاری کئے گئے جس سے مبلغ 5 کروڑ 60 لاکھ 34 ہزار 176 روپے مختلف مدات میں مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کئے گئے جبکہ مبلغ 4 کروڑ 50 لاکھ 62 ہزار 98 روپے کی رقم تقسیم نہ ہو سکی اور صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں واپس کر دی گئی۔ اس رقم کے تقسیم نہ ہونے کی بنیادی وجہ چیئرمین ضلعی کمیٹی بہاولپور کا استعفیٰ، جنرل الیکشن 2013 کی وجہ سے زکوٰۃ کی تقسیم کے عمل میں عارضی طور پر تعطل اور بعد ازاں 6-مئی 2013 کو صوبائی زکوٰۃ کونسل کا اپنی تین سالہ مدت پوری کرنے پر تحلیل ہو جانا تھا۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ ضلع بہاولپور میں زکوٰۃ کی رقم بروقت تقسیم نہ ہونے کی بنیادی وجہ چیئرمین ضلعی کمیٹی بہاولپور کا استعفیٰ مورخہ 22-مارچ 2013 ہے جو 2-اپریل 2013 کو منظور کیا گیا تھا اور استعفیٰ کی منظوری تک وہ اپنے فرائض سرانجام دینے کا قانون کے تحت پابند تھا۔ مزید برآں جنرل الیکشن 2013 کے پیش نظر محکمہ کی طرف سے زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل عارضی طور پر روک دیا گیا تھا۔ چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی نامزدگی صوبائی زکوٰۃ کونسل کرتی ہے مگر صوبائی زکوٰۃ کونسل اپنی تین سالہ مدت کار مورخہ 6-مئی 2013 کو مکمل ہونے پر تحلیل ہو گئی تھی جس کی تشکیل نو مورخہ 29-اگست 2013 کو حکومت بننے کے بعد کی گئی۔ زکوٰۃ کی بروقت تقسیم نہ ہونے میں محکمہ کے افسران کی کوتاہی

نہ ہے البتہ آئندہ زکوٰۃ کی بروقت تقسیم کے لئے تمام ضروری اقدامات بروئے کار لائے جائیں گے۔

پی پی۔222ضلع ساہیوال: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تفصیلات

*3543: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں کب سے قائم ہیں، کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ابھی تک تشکیل نہیں پا سکیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم ہے؟

(ج) کیا حکومت حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی موجودہ تعداد میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کل 106 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔ان کمیٹیوں کی ابتدائی تشکیل1980 میں ہوئی تھی۔یہ کمیٹیاں تین سال کے لئے تشکیل دی جاتی ہیں۔مذکورہ حلقہ میں اگلی تین سالہ مدت کے لئے35 کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں جبکہ بقیہ کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل جاری ہے۔

(ب) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس1980 کے مطابق زکوٰۃ کمیٹی ہر گاؤں، دیہہ یا وارڈ (شہری علاقے) میں تشکیل دی جاتی ہے تاہم اگر کسی علاقہ کی آبادی دس ہزار سے تجاوز کر جائے تو وہاں پر اضافی کمیٹی تشکیل دی جا سکتی ہے۔1998 کی مردم شماری کے مطابق حلقہ پی پی۔222 کی کل آبادی 2لاکھ 67 ہزار 745نفوس پر مشتمل ہے۔اس حلقہ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم نہ ہے۔

(ج) جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

ضلع ساہیوال: ہسپتالوں میں فراہم کی جانے والی زکوٰۃ کی تفصیلات

*3544: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری2010 سے آج تک کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں ضلع ساہیوال کے ہسپتالوں کو فراہم کی گئی، ان ہسپتالوں کے نام اور زکوٰۃ کی رقم کی تفصیل سے ہسپتال وار آگاہ کریں؟

(ب) یہ رقم ان ہسپتالوں کو کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) کیا یہ رقم ہسپتال خرچ کرکے محکمہ ہذا کو اس کی تفصیل فراہم کرنے کے پابند ہیں؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کتنی رقم ساہیوال کے کون کون سے ہسپتال میں خورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا، اس کے ذمہ دار کون کون تھے اور ان کے خلاف کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) یکم جنوری 2010 سے آج تک ضلع ساہیوال کے ہسپتالوں کو مبلغ ایک کروڑ42لاکھ 32ہزار515روپے جاری کئے گئے جس کی ہسپتال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	یکم جنوری2010تا30جون2010	2010۔11	2011۔12	2012۔13	2013۔14	2014۔15
DHQساہیوال	12لاکھ22ہزار80روپے	24لاکھ87ہزار840روپے	16لاکھ38ہزار120روپے	15لاکھ06ہزار720روپے	30لاکھ روپے	20لاکھ روپے
گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم	1لاکھ71ہزار روپے	3لاکھ19ہزار500روپے	2لاکھ11ہزار500روپے	1لاکھ95ہزار750روپے	4لاکھ13ہزار325روپے	2لاکھ07ہزار روپے
THQچیچہ وطنی	1لاکھ36ہزار800روپے	2لاکھ55ہزار600روپے	1لاکھ69ہزار200روپے	0	2لاکھ98ہزار80روپے	0
میزان	15لاکھ29ہزار880روپے	30لاکھ62ہزار940روپے	20لاکھ18ہزار820روپے	17لاکھ02ہزار470روپے	37لاکھ11ہزار405روپے	22لاکھ07ہزار روپے

(ب) یہ رقم ان ہسپتالوں میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں کو زکوٰۃ کے مستحق مریضوں کے علاج معالجہ اور ادویات کی فراہمی کے لئے دی گئی۔

(ج) جی ہاں! ہسپتالوں کی ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیاں رقم کے خرچ کی تفصیل فراہم کرنے کی پابند ہیں۔

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کسی بھی ہسپتال میں زکوٰۃ کی رقم کے استعمال میں کوئی رقم خورد بُرد نہ ہوئی۔

زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو سے متعلقہ تفصیلات

*3715: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقامی عشر و زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت ختم ہو چکی ہے، نئی تشکیل نو کب متوقع ہے؟

(ب) کیا حکومت ڈسرکٹ زکوٰۃ کمیٹی کی خالی نشستوں پر ممبران کی نامزدگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے چلنے والے فنی تربیت کے اداروں میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء کی اکثریت غیر مستحق افراد پر مشتمل ہوتی ہے کیا محکمہ ان افراد کی تصدیق کرنے والے چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 24398 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں ان میں سے بیشتر کمیٹیوں کی تین سالہ مدت کار ختم ہو چکی تھی۔ اگلی تین سالہ مدت کار کے لئے کمیٹیوں کی تشکیل نو کا عمل جاری ہے اور اب تک 19982 کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں میں خالی اسامیوں پر (چیئرمین / ممبران) کی نامزدگی کے لئے قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ج) محکمہ زکوٰۃ کی رقم سے چلنے والے فنی تربیتی ادارہ جات میں صرف مستحق طلباء وطالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کے مطابق مستحق کے استحقاق کا تعین کرنے کا اختیار مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے پاس ہے۔ اگر محکمہ کو ان فنی اداروں میں کسی غیر مستحق طالب علم کے داخلہ کی کوئی شکایت موصول ہوئی تو متعلقہ چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے خلاف قواعد و ضوابط کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

رحیم یار خان: زکوٰۃ و عشر کے فنڈز کی تفصیل

*3819: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں زکوٰۃ و عشر کی مد میں 12-2011 اور 13-2012 میں کتنا فنڈ دیا گیا نیز تحصیل لیاقت پور کو کتنا فنڈ دیا گیا؟

(ب) مذکورہ عرصہ کی ضلعی زکوٰۃ و عشر کے دفاتر کی گاڑیاں مع ضلعی چیئرمین اور ان کے اخراجات کی تفصیل مع پٹرول اور مرمت بتائیں؟

(ج) تحصیل لیاقت پور میں کتنی مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع رحیم یار خان کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں بالترتیب مبلغ 8 کروڑ 51 لاکھ 61 ہزار 512 روپے اور 15 کروڑ 92 لاکھ 58 ہزار 316 روپے کی رقم موصول ہوئی جس میں سے تحصیل لیاقت پور کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں مبلغ ایک کروڑ 92 لاکھ 45 ہزار 885 روپے اور مبلغ 2 کروڑ 39 لاکھ 36 ہزار 652 روپے جاری کئے گئے جس کی سال اور مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	ضلع رحیم یار خان کو موصول شدہ رقم		تحصیل لیاقت پور کو جاری کردہ رقم	
	2011-12	2012-13	2011-12	2012-13
گزارہ الاؤنس	3کروڑ44لاکھ18ہزار257روپے	6کروڑ34لاکھ33ہزار756روپے	68لاکھ41ہزارروپے	1کروڑ26لاکھ10ہزارروپے
شادی گرانٹ	45لاکھ89ہزار100روپے	42لاکھ28ہزار914روپے	20لاکھ90ہزارروپے	4لاکھ10ہزارروپے
دینی مدارس	45لاکھ89ہزار100روپے	42لاکھ28ہزار922روپے	14لاکھ34ہزار100روپے	5لاکھ26ہزار500روپے
ہیلتھ کیئر	34لاکھ41ہزار847روپے	31لاکھ71ہزار682روپے	19لاکھ75ہزار84روپے	5لاکھ78ہزار392روپے
تعلیمی وظائف (جنرل)	1کروڑ03لاکھ25ہزار498روپے	95لاکھ15ہزار64روپے	21لاکھ45ہزار701روپے	4لاکھ42ہزار260روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	2کروڑ77لاکھ97ہزار710روپے	5کروڑ91لاکھ40ہزار188روپے	47لاکھ60ہزارروپے	62لاکھ80ہزار500روپے
نابینا الاؤنس	0	68لاکھ26ہزار401روپے	0	13لاکھ57ہزارروپے
عید گرانٹ	0	87لاکھ13ہزار389روپے	0	17لاکھ32ہزارروپے
میزان	8کروڑ51لاکھ61ہزار512روپے	15کروڑ92لاکھ58ہزار316روپے	1کروڑ92لاکھ45ہزار885روپے	2کروڑ39لاکھ36ہزار652روپے

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی گاڑی کے پٹرول / سی این جی اور مرمت کے اخراجات کی سال اور مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011-12	2012-13
پٹرول	79ہزار988روپے	99ہزار514روپے
سی این جی	9ہزار910روپے	15ہزار780روپے
مرمت	22ہزار416روپے	37ہزار194روپے
میزان	1لاکھ12ہزار314روپے	1لاکھ52ہزار488روپے

(ج) تحصیل لیاقت پور میں کل 165 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: طلباء کے وظائف کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3981: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2012 اور 2013 میں طلباء کے وظائف کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی، اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا مختص کی گئی تمام رقم طلباء میں تقسیم کر دی گئی اگر نہیں تو غیر منقسم رقم کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) گزشتہ کتنے سالوں سے طلباء کے وظائف کے لئے مختص کی جانے والی رقم مکمل طور پر تقسیم نہیں ہو پا رہی، اس کی وجوہات کیا ہیں اور ان وجوہات کو دور کرنے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 13۔2012 اور سال 14۔2013 میں طلباء کے وظائف کے لئے درج ذیل رقم مختص کی گئی:

سال	مختص کردہ رقم
13۔2012	49لاکھ 12ہزار 226روپے
14۔2013	44لاکھ 41ہزار 894روپے

(ب) مذکورہ سالوں میں تعلیمی وظائف کی مد میں مختص، تقسیم اور غیر منقسم رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	مختص کردہ رقم	تقسیم کردہ رقم	غیر منقسم رقم
13۔2012	49لاکھ 12ہزار 226روپے	32لاکھ 93ہزار 490روپے	16لاکھ 18ہزار 736روپے
14۔2013	44لاکھ 41ہزار 894روپے	14لاکھ 91ہزار 888روپے	29لاکھ 50ہزار 6روپے

(ج) مستحق طلباء و طالبات کی جانب سے موصولہ درخواستوں پر وظائف کی رقم جاری کی جاتی ہے۔ تعلیمی وظائف (جنرل) کی مد میں ہائر ایجوکیشن کا حصہ 25 فیصد مقرر کیا گیا ہے۔ ہائر ایجوکیشن میں درخواستوں کی وصولی کی شرح کم ہے اس وجہ سے تعلیمی وظائف کی رقم مکمل طور پر تقسیم نہیں ہو پاتی۔ زکوٰۃ و عشر ایکٹ کی منظوری کے بعد موجودہ طریق کار پر نظر ثانی کی جائے گی تاکہ مستحق طلباء کے لئے مختص وظائف کی رقم مکمل طور پر استعمال ہو سکے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں واقع ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

71: محترمہ شنیلا رُوت: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت پنجاب کے مختلف مقامات پر تقریباً 170 ووکیشنل سنٹرز قائم کئے گئے ہیں، جہاں پر طالبات کو مفت فنی تربیت کے ساتھ وظائف بھی دیئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ بالا سنٹرز میں اقلیتی / غیر مسلم طالبات کو بھی داخلہ دیا جاتا ہے اور کیا ان کو بھی مفت ٹریننگ اور وظائف کی سہولت دی جاتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو تمام 170 سنٹرز میں اقلیتی / غیر مسلم طالبات کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت پنجاب کے مختلف مقامات پر 170 ووکیشنل سنٹرز قائم کئے گئے ہیں، جہاں پر لوکل زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق مقرر ہونے کے بعد مستحقین زکوٰۃ طلباء و طالبات کو مفت تربیت کے ساتھ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی منظوری کے بعد زکوٰۃ فنڈ سے وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔

(ب) زکوٰۃ فنڈز سے صرف مستحقین زکوٰۃ طلباء و طالبات کو مفت تربیت دی جاتی ہے البتہ اقلیتی / غیر مسلم طلباء و طالبات ان کورسز کے علاوہ جو کہ زکوٰۃ Sponsored ہیں میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

(ج) اس وقت پنجاب بھر میں مختلف ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس میں کل 261 اقلیتی / غیر مسلم طالبات فنی تربیت حاصل کر رہی ہیں۔

سرگودھا: زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتخابات سے متعلقہ تفصیلات

80: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرگودھا سمیت صوبہ بھر میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتخابات کرانے کا شیڈول جاری کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقررہ تاریخ تک ضلع سرگودھا میں 250 سے زائد کمیٹیوں کے انتخابات نہیں ہو سکے، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت کمیٹیوں کے قیام کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل قانون کے تحت ضلع زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے لہذا ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں بشمول سرگودھا نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے شیڈول جاری کیا۔

(ب) سرگودھا کی 864 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چناؤ مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 68 کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر تنازعات اور مقامی افراد کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ہوئی۔ تاہم ان کمیٹیوں کے ممبران / چیئرمین کے چناؤ کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی سرگودھا نے شیڈول جاری کر دیا ہے اور جلد ان کی تشکیل مکمل ہو جائے گی۔

(ج) زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18 کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی ذمہ داری ہے۔اس ضمن میں صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے تمام ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں بشمول ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سرگودھا کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ مقامی کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل بلا تاخیر مکمل کیا جائے۔

میانوالی میں زکوٰۃ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

120: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے میانوالی سمیت صوبہ بھر میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتخابات کرانے کا شیڈول جاری کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقررہ تاریخ تک ضلع میانوالی میں 250 سے زائد کمیٹیوں کے انتخابات نہیں ہو سکے، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت سیاسی مداخلت سے پاک کمیٹیوں کے قیام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل قانون کے تحت ضلع زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے لہذا ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں بشمول میانوالی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے شیڈول جاری کیا۔

(ب) شیڈول کے مطابق میانوالی کی 288 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چناؤ مکمل ہو چکے ہیں اور ان کمیٹیوں کی تشکیل کے نوٹیفکیشن مورخہ 25۔اپریل 2014 کو جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی میانوالی کی 288 مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کے انتخابات قواعد وضوابط کے مطابق مکمل ہو چکے ہیں۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین و ممبران کا چناؤ باقاعدہ اجتماع کے ذریعے تین افراد پر مشتمل ٹیم جس میں گزیٹڈ افسر، ایک عالم دین اور ممبر ضلع کمیٹی یا اس کا نمائندہ شامل ہے زکوٰۃ وعشر آرڈیننس کے تحت زکوٰۃ کمیٹی کا چناؤ کرتے ہیں لہذا ان کمیٹیوں کی تشکیل میں سیاسی مداخلت کا تاثر درست نہ ہے۔

ضلع وہاڑی میں زکوٰۃ فنڈ کی مد میں جمع ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

233: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں سال10۔2009تا14۔2013 میں کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں وصول ہوئی اور کتنی زکوٰۃ غرباء میں تقسیم کی گئی؟

(ب) درج بالا سالوں کے دوران زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی کتنی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور ذمہ داروں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی وہاڑی کو سال10۔2009تا14۔2013 میں زکوٰۃ کی مد میں وصول اور تقسیم کردہ رقم کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی وہاڑی میں درج بالا سالوں کے دوران زکوٰۃ کی تقسیم میں کسی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

ساہیوال: ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ و عشر کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

278: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ و عشر ضلع ساہیوال کو سال13۔2012 کے دوران کل کتنا فنڈ کس کس مد میں فراہم کیا گیا؟

(ب) کتنا فنڈ مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کیا گیا۔ کتنا فنڈ ملازمین کے ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) ساہیوال کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مستحقین کو تقسیم کے لئے زکوٰۃ فنڈ کا اجراء نہیں کیا جاتا۔ البتہ ڈویژنل آڈٹ سٹاف جو کہ مذکورہ دفتر کے تحت کام کرتا ہے، کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال کو مبلغ تین لاکھ تین ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی، ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) کو مستحقین زکوٰۃ کے لئے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔ البتہ صرف ڈویژنل آڈٹ آفیسر کو daily allowance کی ادائیگی کے لئے مبلغ 43ہزار 400 روپے خرچ ہوئے۔

ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

279: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں بنائی گئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کیا ہے نیز کتنی آبادی کے لئے ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے؟

(ب) صوبہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کے چناؤ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 585 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18 کے تحت کی جاتی ہے جس کے مطابق بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر محال (ریونیو اسٹیٹ)، غیر بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر دیہہ یا گاؤں اور شہری علاقہ میں حلقہ (وارڈ) کے لئے مقامی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے البتہ اگر صوبائی زکوٰۃ کونسل کی رائے میں کسی محال، دیہہ یا گاؤں کی آبادی اتنی زیادہ یا اتنی کم ہو کہ اس میں ایک مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دینا مناسب نہ ہو تو ایسا محال، دیہہ یا گاؤں اگر بہت بڑا ہو تو اس کو دو یا زیادہ مقامی علاقوں میں تقسیم کیا جا سکے گا اور اگر بہت چھوٹا ہو تو کسی دیگر محال، دیہہ یا گاؤں کے ساتھ ملا کر ایک مقامی علاقہ بنا دیا جائے گا۔ اگر مقامی کمیٹی قائم کرنے کے لئے کسی محال، دیہہ یا گاؤں کی اس طرح تقسیم یا گروپ بندی کی جائے کہ اس کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہو تو صوبائی زکوٰۃ کونسل ایسے ضمنی احکام جاری کر سکے گی جو اس آرڈیننس کی اغراض کے لئے ضروری ہوں۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی تین یا زیادہ اشخاص جن میں کم از کم ایک گزیٹڈ آفیسر، ایک عالم دین اور ایک ضلع کمیٹی کا ممبر شامل ہوتے ہیں پر مشتمل ایک چناؤ ٹیم تشکیل دیتی ہے۔ یہ ٹیم ضلع کمیٹی کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی حدود میں مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ اجتماعات کا انعقاد کر کے سات مرد اور تین خواتین کا انتخاب کرتی ہے جو اپنے میں سے کسی ایک شخص کو چیئرمین منتخب کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: پہلے دو رپورٹیں پیش ہو جائیں اس کے بعد میں آپ سب کو موقع دیتا ہوں۔ میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2014کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر!

The Punjab Explosive (Amendment) Bill 2014 (Bill No.24 of 2014) and the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014 (Bill No. 30 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ اگلی رپورٹ پیر خضر حیات شاہ کھگہ مجلس قائمہ برائے مذہبی امور اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ قرآن اینڈ سیرت سٹڈیز پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور واوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں

The Punjab Institute of Quran and Serat Studies Bill 2014 (Bill No29 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور واوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں نے گزارش کرنی تھی۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! فرمائیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں نے بھی گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: دونوں ہی شاہ صاحبان ہیں، میں نے floor ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کو دے دیا ہے۔ شاہ صاحب! میں آپ کی بات بھی سنوں گا آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر میں نے دو باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرنی ہیں۔ پہلی بات تو میں نے یہ کرنی ہے کہ۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

لاہور میں نابینا افراد پر پولیس کا تشدد اور ملزمالکان کے ہاتھوں کسانوں کا معاشی استحصال

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسی سال جون میں ماڈل ٹاؤن کے اندر جو کچھ پولیس نے PAT کے ورکروں کے ساتھ کیا وہ سب ہمارے سامنے ہے، پنجاب بلکہ پورا پاکستان اس پر دکھی تھا لیکن پرسوں جو

لاہور میں نابینا افراد کے ساتھ ہوا، نابینا افراد جو کہ سپیشل لوگ ہوتے ہیں وہ اپنا ایک مظاہرہ کر رہے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ میری بات سنیں اس واقعہ کے بارے میں وزیر اعظم صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب نے مکمل طور پر انکوائری شروع کروا دی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب "گو نگلوؤں" سے گرد جھاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں، ہمیں اس پر شدید تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر: اس کی مکمل انکوائری ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ آج اخبارات میں ایک اشتہار پنجاب کی شوگر ملز ایسوسی ایشن کی طرف سے چھپا ہے۔ اس کا بیک گراونڈ یہ ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پنجاب اور سندھ میں جتنی بھی شوگر ملیں ہیں یہ حکمرانوں کی ملکیت ہیں۔ سندھ کی حکومت نے کسان کشی کرتے ہوئے وہاں پر گنے کا ریٹ 155 روپے فکس کر دیا ہے یعنی 180 کی بجائے اس کو کم کر کے 155 روپے کر دیا ہے۔ اس طرح کسانوں کے معاشی قتل کی بنیاد رکھ دی ہے، اسی کو سامنے رکھتے ہوئے پنجاب کے شوگر ملز مالکان نے اخبارات میں اشتہارات دیئے ہیں۔ یہ سارے حکومت سے تعلق رکھتے ہیں، انہی کی ملیں ہیں، انہوں نے راتوں رات یہ فیصلہ کیا اور اب جو گنے کا ریٹ وصول کر رہے ہیں وہ 153 اور 155 روپے ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پنجاب کے اندر کوئی حکومت موجود ہے یا نہیں؟ یہ جو ظلم اور زیادتی کسانوں کے ساتھ ہو رہی ہے، میں یہ چاہوں گا کہ اس وقت وزیر زراعت تو موجود نہیں ہیں لیکن وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں وہ حکومت کی طرف سے اس بات کو ensure کروائیں کہ یہ ظلم اور زیادتی جو کسانوں کے ساتھ شروع ہو گئی ہے اس کا بروقت نوٹس لیتے ہوئے شوگر ملز مالکان کو مجبور کریں کہ وہ 180 روپے فی من قیمت کسانوں کو دیں اور جو پچھلے سال کے بقایا جات ہیں وہ بھی حکومت ہی کی نرمی کی وجہ سے، ان کی شہ کی وجہ سے دبائے بیٹھے ہیں، اس کی ادائیگی بھی ان کے لئے ممکن بنائی جائے۔ میں اس بارے میں گزارش کرتا ہوں کہ حکومت اس بارے میں کوئی Policy Statement دے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنی بات کریں، میرے خیال میں ان کی بھی یہی بات ہو گی۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھی اسی قسم کے مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے ہم وزیراعظم پاکستان، وزیراعلیٰ پنجاب کی اس پالیسی کو پنجاب اسمبلی کی طرف سے appreciate کریں گے جو انہوں نے ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں کمی کر کے، پاکستان کے عوام کو ایک بہترین تحفہ دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کا کاشتکار ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور پنجاب کا اس میں بہت بڑا حصہ ہے۔ حالیہ کپاس کے بحران نے پہلے ہی کاشتکار کی کمر توڑ دی ہے اور اس کو اس کی اپنی محنت کا صلہ نہیں ملا ہے، چاول کی بھی یہی صورتحال ہے، اسی طرح سے جب ہم شوگر کین کی طرف آتے ہیں تو اس کی صورتحال بھی پچھلے کئی دن سے یہی بنتی جا رہی ہے۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اس لئے اس مسئلے پر آج ہی فوری طور پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ پنجاب کے کاشتکاروں کا جو استحصال کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اس استحصال کو روکا جائے۔ میں ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرح -/180 روپے فی من نہیں کہوں گا، ہم کہیں گے کہ پنجاب کے کاشتکار کو گنے کی 250/0 روپے فی من قیمت ملنی چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کی یہ اسمبلی آج اس بات کو طے کرے گی کہ آئندہ پنجاب کے اندر کسی بھی قسم کے ریٹ بڑھانے کے لئے اس اسمبلی کی اجازت لینا ضروری ہونا چاہئے کیونکہ کاشتکار کا استحصال پاکستان کا استحصال ہے اس لئے میری آپ سے یہ humble گزارش ہے اور یہ تمام ایوان بھی میری اس بات کی تائید کرے گا کہ فوری طور پر ابھی اور اسی وقت اسمبلی کی ایک کمیٹی بنائیں جو سوموار کو اس اسمبلی میں اپنی رپورٹ پیش کرے۔ آخر مل مالکان آزادانہ طور پر کیسے کاشتکاروں کا استحصال کر سکتے ہیں؟(قطع کلامیاں)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کسانوں کی فصل کا ریٹ بھی اسی طرح سے بڑھائیں جس طرح inflation کا ریٹ بڑھتا ہے۔

جناب سپیکر: میں بتاتا ہوں کہ اس میں کیا کرنا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ خود کسان ہیں آپ کو یہ ساری باتیں سمجھنی چاہئیں اور آپ خود دیکھیں کہ اس وقت 70 فیصد آبادی کسانوں پر مشتمل ہے اور ساری economy اس پر چلتی ہے---

جناب سپیکر: جو کسان نہیں ہیں کیا آپ نے ان کا خیال نہیں رکھنا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سب کا خیال رکھنا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! نابیناؤں کے حوالے سے جو واقعہ پیش آیا، نہایت ہی افسوسناک تھا، بے شک آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کا نوٹس لے لیا گیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! بڑی مہربانی۔ آپ کی بات سن لی گئی ہے، آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنے لہجے میں بھی تبدیلی پیدا کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ تمام کی بڑی مہربانی پہلے اب ان کی بات سننے دیں پھر آپ کو جواب دیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پہلے آپ میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن لی ہے، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے پہلے اس مسئلے پر بات کر لی ہے اب repetition کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں یہ واقعہ کیوں پیش آیا ہے اس کی وضاحت تو کی جائے؟

جناب سپیکر: آپ لکھ کر لائیں پھر میں پتا کروں گا۔ ان کا مائیک بند کریں۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہاں پر میرے محترم دوست اور شاہ صاحب نے جو بات کی ہے میں کلی طور پر اس کی حمایت کرتا ہوں کہ کسان کش معاملات جو یہاں پر سرمایہ دار کر رہے ہیں ان کی میں مذمت کرتا ہوں۔ اس مسئلے پر بحث کروانے کے لئے ایوان کے اندر ایک دن مقرر کیا جائے یا پھر کم از کم دو گھنٹے کا وقت مقرر کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ---

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ---

جناب سپیکر: پہلے مجھے ان کی بات تو سننے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! اگر ہماری بات نہ مانی گئی تو پنجاب کے لوگ گنے کو آگ لگا دیں گے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ مجھے ان کی بات تو سننے دیں۔ آپ کی بات کا وہ جواب دیں گے تو پھر اس کے بعد ہی میں کوئی step لوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کسانوں کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ ساتھ میں نے جو دوسری بات کرنی ہے ایک سفید چھڑی کی کرامات، تمام مہذب دنیا میں، ترقی یافتہ ممالک میں اگر کوئی سفید چھڑی کے ساتھ نابینا آدمی یا عورت سڑک کو عبور کرے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑا افسوس ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! دونوں اطراف کی ٹریفک جام ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میں کیا کروں آپ اپنے قانون میں تبدیلی لائیں۔ آپ کے پاس قانون ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں please have your seat جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! نابینا حضرات کے حوالے سے جو بات کی گئی ہے میں پہلے اس سلسلے میں معزز ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ جن پولیس والوں نے ان کے ساتھ بدتمیزی کی اور تشدد کا واقعہ ہوا ان کو اسی وقت سزا ملی اور وہ سارے معطل ہوئے۔ جب وزیراعلیٰ کو پتا چلا تو انہوں نے خود ان سے apologize کیا، ان کو اپنے گھر بلا کر وہاں پر وزیراعلیٰ سارے بلائنڈز کی ایسوسی ایشن کے لوگوں سے ملے ہیں اور انہوں نے ان کی jobs کے کوٹا میں بھی دو سے تین فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ اس میں حکومت پنجاب یا وزیراعلیٰ کا کوئی قصور نہیں، اگر کچھ پولیس والوں نے اس قسم کی حرکت کی تھی تو ان کو اس کی قرار واقع سزا ملی اور ان تمام معزز ممبران کو پتا تھا اس لئے میرے خیال میں اس issue کو یہاں پر raise نہیں کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! گنے کی قیمت کے حوالے سے جو بات کی جا رہی ہے میں اس میں بتانا چاہوں گا کہ محکمہ خوراک میں کین کمشنر ہیں جو شوگر ملز کے حوالے سے تمام معاملات deal کرتے ہیں اور وہ سب ان کے under ہوتا ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ چونکہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ بتائیں کہ حکومت نے گنے کا کیا ریٹ مقرر کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! چونکہ یہ میرا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے اس لئے اس بارے میں وزیر خوراک کو پتا ہو گا، وزیر خوراک کی سربراہی میں already اس پر کمیٹی بنی ہوئی ہے اس لئے میں یہی کہوں گا کہ چونکہ آج وزیر خوراک تشریف نہیں لائے۔ اگر آپ نے اسمبلی کی کوئی کمیٹی constitute کرنی ہے۔۔۔

معزز ممبران: ممبران کی سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔ کمیٹی تو موجود ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! حکومت نے گنے کا ریٹ فی من 180 روپے مقرر کیا تھا وہ تو لے دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! حکومت نے گنے کا ریٹ 180 روپے فی من مقرر کیا تھا لیکن مل مالکان نے اسے بغیر کسی نوٹیفکیشن کے پرسوں سے 150 روپے کر دیا ہے۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! کاشتکاروں کی کمر تو پہلے ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہماری استدعا ہے کہ ایوان کی کمیٹی بنائی جائے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

معزز ممبران: کھاد کے ریٹس بڑھ چکے ہیں باقی چیزوں کے بھی بڑھ چکے ہیں۔

جناب سپیکر: بات سنیں! آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ ایگریکلچر پر سٹینڈنگ کمیٹی ہے۔

Order please, order in the House.

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! جب چینی سو روپے تھی تب بھی یہی ریٹ تھا اور اگر پچاس روپے ہے تو گنے کی قیمت کی کمی سے۔۔۔

جناب سپیکر: ہم یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی ایگریکلچر کے سپرد کرتے ہیں۔

معزز ممبران: نہیں، نہیں۔ سپیشل کمیٹی بنائیں، ایسے تو معاملہ گول ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، گول کیسے ہو جائے گا۔ شاہ صاحب آپ کیا کرتے ہیں؟ میری بات سنیں آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے اسے ٹائم دیتے ہیں کہ within seven days اپنی رپورٹ دے۔

معزز ممبران: وزیر قانون یقین دہانی کرادیں کہ حکومت کی طرف سے جو 180 روپے فی من مقرر ہوا ہے مل مالکان دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ بلال یٰسین صاحب کی سربراہی میں اس پر کمیٹی بنی ہوئی ہے اگر آپ اس issue کو سوموار پر رکھ لیں تو میں انہیں convey کر دیتا ہوں چونکہ کین کمشنر ہی ان تمام معاملات کو دیکھتے ہیں اور وہ وزیر خوراک کے under ہیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! آپ نے بات کر لی ہے، کیا آپ مجھے نہیں سننا چاہتے اور کیا میری بات نہیں سننا چاہتے؟ آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے میں یہ issue سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ وہ بدھ تک اپنی رپورٹ فائنل کر کے ایوان میں پیش کریں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ بدھ تک کر دیں لیکن پھر بدھ تک شوگر ملز بھی بند کر دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: اتنے دنوں میں جو گنا ملز کو جائے گا اس کا کون ذمہ دار ہوگا؟

جناب سپیکر: آپ میں سے ایک بات کرے۔ باقی سب تشریف رکھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو سٹینڈنگ کمیٹی پر بھی یقین نہیں ہے؟ آپ کی اپنی سٹینڈنگ کمیٹی ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی کمیٹی بنانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اور کمیٹی نہیں بنے گی، وہ ایوان نے ہی بنائی ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: چلیں آپ کی بات مان لیتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ بدھ تک، آپ کو پتا ہے کہ daily basis پر کروڑوں روپے کا گنا کاشتکار شوگر ملز کو دیتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ جو کہہ رہے ہیں کہ یہاں کمیٹی بنائیں تو کیا یہ ابھی اپنی جیب سے آپ کو کچھ دے دیں گے، آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! سوموار تک رپورٹ دے دیں اگر بدھ تک جائیں گے تو ۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ بدھ تک اپنی مکمل رپورٹ دیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! سوموار تک۔

جناب سپیکر: آپ بات ہی نہیں سن رہے۔ بات تو سنیں کین کمشنر اور وزیر خوراک صبح آئیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ جو مجھے پتا ہے کہ ملیں عام طور پر کریڈٹ پر زیادہ گنا لیتی ہیں اس لئے ایک دو دن سے فرق نہیں پڑے گا۔ وزیر خوراک اس سارے معاملے میں involve ہیں۔

معزز ممبران: نہیں، نہیں، نہیں۔

جناب سپیکر: بات سنیں، صبح off day ہے اس لئے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا سوموار working day آئے گا میں سوموار کو وزیر خوراک کو بلالوں گا آپ میں سے بھی چار حضرات آ جائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی آپ کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی تھی جب آپ گورنر تھے لیکن پھر بھی ابھی تک payment نہیں ہوئی۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! سب کو کل ہی بلائیں۔

جناب سپیکر: سوموار کو صبح 10:00 بجے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی بلائیں۔

جناب سپیکر: ابھی سے آپ کا کیا مطلب ہے، what do you mean by ابھی؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ وزیر خوراک کو ابھی بلائیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ اس طرح میرے پابند نہیں ہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

You are honourable member

ڈاکٹر سید وسیم اختر: وزیر قانون سرکاری ریٹ دلوانے کے لئے assurance دلائیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پھر سوموار تک گنے کا ریٹ 180 روپے فی من لے کر دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ہم اس پر بائیکاٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے اس ایوان کو تماشا بنایا ہوا ہے، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جب حکومت پنجاب نے گنے کا ریٹ -/180 روپے مقرر کیا ہوا ہے تو ان کو وہ دلانے میں کیا مشکل ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!۔۔۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ان دنوں میں جو کروڑوں روپے کا گنا ملز کو چلا جائے گا اس کا کیا کریں گے، اس کا کون والی وارث ہے؟

جناب سپیکر: اس کا بھی علاج کریں گے۔ میں وہی تو کر رہا ہوں کہ میں سوموار کو کین کمشنر کو بلاؤں گا وہ ادھر موجود ہوں گے متعلقہ ڈپٹی کمشنرز جہاں جہاں یہ شوگر ملز ہیں ان کو بھی آپ کی اس تکلیف کے بارے میں مکمل طور پر آگاہ کیا جائے گا۔ میں منسٹر صاحب سے کہہ رہا ہوں کہ یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے، آپ غور سے سنتے ہی نہیں ہیں۔ میں وزیر خوراک کو ادھر بلاؤں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، جناب!

جناب سپیکر: وزیر خوراک اور کین کمشنر سوموار کو دس بجے یہاں میرے چیمبر میں تشریف لائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں وزیر خوراک، سیکرٹری خوراک اور کین کمشنر کو بالکل convey کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب اور تین حضرات ادھر سے آئیں گے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! سید عبدالعیم شاہ صاحب، اعجاز شفیع صاحب اور میں میٹنگ میں آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ادھر سے عبدالعلیم شاہ صاحب، اعجاز شفیع صاحب اور جمال لغاری صاحب آئیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایوان میں موجود سب سیاسی جماعتوں سے ایک ایک معزز ممبر کو اس کمیٹی میں نمائندگی دی جائے۔

جناب سپیکر: اس طرح تو پھر پچاس آدمیوں کی کمیٹی بنے گی۔ آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ حزب اختلاف کی طرف سے اس کمیٹی میں ایک معزز ممبر شامل ہوگا۔ آپ جس کو نامزد کریں گے اس کو کمیٹی میں شامل کر لیا جائے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ حزب اختلاف کے دو معزز ممبران کو اس کمیٹی میں شامل کر لیں۔ ایک ڈاکٹر سید وسیم اختر اور دوسرے احمد شاہ کھگہ صاحب کو شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ کی اتنی بات مان لیتے ہیں۔ آپ کی طرف سے دو معزز ممبران جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر سید وسیم اختر اس کمیٹی میں شامل ہوں گے جبکہ حزب اقتدار کی طرف سے چار معزز ممبران اس کمیٹی میں شامل کئے جائیں گے۔

میں وزیر قانون سے کہتا ہوں کہ آپ کین کمشنر اور متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو آج ہی convey کریں کہ گنّے کے نرخ کو کم نہ کیا جائے۔ گنّے کا جو نرخ مقرر ہے اسی پر گنّا خریدا جائے گا اگر اس سے کم نرخ پر کوئی گنّا خریدے گا یا اس کے وزن میں کمی کرے گا تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

(اذان عشاء)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں مرغوب احمد) کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ تحصیل ڈسکہ میں تقریباً پچاس ایکڑ رقبہ حکومت نے acquire کیا ہے اور لوگ وہاں پر مشینری لگا کر بیس بیس فٹ تک مٹی اُٹھا رہے ہیں۔ اس وقت وزیر قانون ایوان میں موجود ہیں تو میری آپ کی وساطت سے ان سے گزارش ہے کہ DPO اور DCO کو حکم دیں کہ ان لوگوں کے خلاف ایف آئی آر کاٹی جائے کیونکہ اس سے پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ اور جنہوں نے وہاں پر پلاٹ خریدنے ہیں ان لوگوں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون صاحب! معزز ممبر نے جو point اُٹھایا ہے اس کا نوٹس لیں اور اس حوالے سے متعلقہ افسران کو ہدایات convey کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب چیئرمین! میں ابھی معزز ممبر سے تفصیل لے لیتا ہوں اور پھر اس حوالے سے متعلقہ محکمہ کو convey بھی کر دوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

میاں نصیر احمد: جناب چیئرمین! اس ایوان کے اندر آپ کے تشریف لانے سے پہلے سپیکر صاحب نے بڑی ہمدردی اور شفقت فرماتے ہوئے کسانوں کا معاشی مسئلہ حل کروانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل فرمائی ہے۔ ابھی اس ایوان کے اندر حزب اختلاف کے ایک ممبر نے لوگوں کے معاشی قتل کے حوالے سے بڑی اچھی تقریر بھی فرمائی ہے لیکن میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس معاشی قتل کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کورم point out ہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(وقفہ کے بعد 7:00 بجے رات جناب چیئرمین (میاں مرغوب احمد)
کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 8۔دسمبر 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

92

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8-دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات توانائی اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(i) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

(ii) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014

ایک وزیر آرڈیننس پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

94

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

سوموار، 8-دسمبر 2014

(یوم الاثنین، 15-صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 48 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ
الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ
تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ
وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾
نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ﴿۳۲﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات 30 تا 32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے اُن پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ (30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمھارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمھارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمھارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمھارے لئے (موجود ہو گی) (31) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (32)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بنا کر جسے دو جہانوں کی رحمت
عطا کی جس کو تو نے یہ عظمت
وہ ہے محمد محمد
شفقت کی ایک مثال ہے
بی بی آمنہ کا وہ تو لال ہے
وہ ہے محمد محمد
بُلایا ہے جسے آسمانوں پہ تو نے
بنایا جس کو اپنا مہمان تو نے
وہ ہے محمد محمد
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دیئے جس کو
دیئے نہیں ایسے ساتھی پہلے کسی کو
وہ ہے محمد محمد
کیا جس پے نازل قرآن تو نے
بنایا جسے انبیاء کا امام تو نے
وہ ہے محمد محمد

سوالات

(محکمہ جات توانائی اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے میں توانائی، کانکنی و معدنیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ایڈوائزری کمیٹی میں جو بات طے ہوئی ہے اس پر عمل کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ آپ کی مہربانی وقفہ سوالات کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیں گے اور اس کی میں ضرور اجازت دوں گا۔ پہلا سوال نمبر 1324 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ آپ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2152 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: ہیڈ رسول کے مقام پر پاور ہاؤس کی تفصیلات

*2152: میاں طارق محمود: کیا وزیر توانائی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات کے علاقہ ہیڈ رسول کے مقام جو پاور ہاؤس موجود ہے اس سے کتنی بجلی پیدا ہوتی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ پاور ہاؤس کی گنجائش میں مزید اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سستی بجلی پیدا کی جا سکے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) رسول ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی پیداواری استعداد 22MW ہے۔ بجلی کی پیداوار پانی کے بہاؤ پر منحصر ہے۔

(ب) مذکورہ پاور ہاؤس وفاقی حکومت کے زیر کنٹرول ہے۔ صوبائی حکومت کا اس سے تعلق نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب (الف) میں لکھا ہے کہ رسول ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی پیداواری استعداد 22 میگاواٹ ہے۔ بجلی کی پیداوار اور پانی کے بہاؤ پر منحصر ہے۔ (ب) مذکورہ بالا پاور ہاؤس وفاقی حکومت کے زیر کنٹرول ہے۔ صوبائی حکومت کا اس سے تعلق نہ ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آئندہ ایسی کوئی صورتحال ہے کہ صوبائی حکومت بجلی کے پراجیکٹ پر کام کرے جس کے نتیجے میں بجلی پیدا ہو اور بہتری آئے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چونکہ یہ پراجیکٹ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے اور وہاں پر maximum گنجائش ہی 22 میگاواٹ کی ہے اگر نہر اپر جہلم کینال کے اندر maximum flow ہو تو اس کو مزید اس site پر بڑھانے کی استعداد نہیں ہے اور sites نہروں کے اوپر کافی ہیں جہاں پر نئے پراجیکٹس لگائے جا رہے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کلو صاحب پہلے ضمنی سوال کر لیں میں بعد میں کر لوں گا۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے ایک ضمنی سوال پوچھوں گا کہ جس طرح وفاقی حکومت نے بجلی پیدا کرنے کے لئے اختیارات صوبوں میں تقسیم کر دیئے ہیں، اس میں جو پہلے وفاقی پراجیکٹ لگے ہوئے ہیں ان کی دیکھ بھال اور operate وفاقی حکومت کرے گی یا وہ بھی صوبوں کو منتقل ہو جائیں گے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جو فیڈرل گورنمنٹ کے پراجیکٹس ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہی رہیں گے اور صوبائی حکومت کو جو نئے پراجیکٹس لگانے کے اختیارات اٹھارہویں ترمیم کے بعد ملے ہیں اس کے نتیجے میں جو پراجیکٹس صوبائی حکومت لگائے گی تو اس کا انتظام صوبائی حکومت کے پاس ہو گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع گجرات میں نہروں میں کافی گنجائش موجود ہے جس سے پانی کے بہاؤ سے بجلی پیدا ہو سکتی ہے کیا ایسا کوئی منصوبہ پنجاب حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!گجرات میں اپر جہلم کینال پر جو گنجائش تھی یہ although irrigation سے related بات ہے کہ اس کو enhance کرنے کے پراجیکٹس بھی زیر غور ہیں،اس کا flow جو 9000 کیوسک ہے اس flow کو 12000 کیوسک تک بڑھایا جائے اگر یہ 12000 کیوسک تک بڑھادی گئی تو اس صورت میں اس میں مزید گنجائش پیدا ہو گی کہ اس کے اندر اور بھی پراجیکٹ لگائے جا سکیں۔

جناب سپیکر:اگلا سوال نمبر 1331 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2178 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے ان کی درخواست آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے کیونکہ میں راستے میں ہوں اور وہاں پر رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے نہیں پہنچ پا رہا ہوں لہذا چنیوٹی صاحب کے اس سوال کو بھی pending کیا جائے۔اگلا سوال نمبر 1488 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2308 محترمہ ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1489 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید:جناب سپیکر!میں ان کے behalf پر ہوں کیا میں سوال پوچھ سکتی ہوں؟

جناب سپیکر:محترمہ!آپ ان کے behalf پر آ گئی ہیں تو پوچھ لیں۔ڈاکٹر صاحب بھی اتنی دیر میں ہو سکتا ہے تشریف لے آئیں،پھر آپ کو بیٹھنا پڑے گا اور اگلا سوال پھر ان سے پوچھ کر کرنا پڑے گا۔آپ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید:جناب سپیکر!سوال نمبر 2511 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں نہروں اور بیراجوں سے بجلی پیدا کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2511:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر توانائی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے بجلی کے پلانٹ لگانے کے اختیارات صوبائی حکومتوں کے حوالے کر دیئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں مختلف نہری، آبشاروں اور بیراجوں کی آبشاروں پر سینکڑوں میگاواٹ بجلی حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے اور کئی جگہوں پر 100 میگاواٹ تک بآسانی بجلی پیدا کی جا سکتی ہے؟

(ج) پنجاب حکومت نے گورنمنٹ سیکٹر میں اور پرائیویٹ سیکٹر میں ہائیڈل بجلی پیدا کرنے کے کیا انتظامات کئے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے بجلی کے پلانٹ لگانے کے اختیارات صوبائی حکومتوں کے حوالے کر دیئے ہیں۔ مگر ابھی تک بجلی کی ترسیل اور تقسیم کے مکمل اختیارات وفاقی حکومت کے پاس ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب میں نہری اور بیراجوں کی آبشاروں پر سینکڑوں میگاواٹ بجلی حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے لیکن 100 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت صرف تونسہ شریف (120 میگاواٹ) پر موجود ہے۔

(ج) پنجاب حکومت نے گورنمنٹ سیکٹر میں 4 مقامات پر 20 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے منصوبے شروع کئے ہیں جبکہ پرائیویٹ سیکٹر میں 20 مقامات پر 312.7 میگا واٹ کے منصوبے مختلف مراحل میں ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے کہ یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ بجلی کے پلانٹ لگانے کے اختیارات صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دیئے گئے ہیں تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گی کہ یہاں جواب یہ دیا گیا ہے کہ ان کو پلانٹس لگانے کے اختیارات تو ہیں لیکن اس کی distribution اور transmission کا اختیار اب تک وفاقی حکومت کے پاس ہے اور یہاں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جو پلانٹس صوبائی حکومت لگائے گی اس کا اختیار بھی ان ہی کے پاس ہو گا تو یہ دونوں سوالات اور ان کے جوابات kindly مجھے explain کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں ہم وزیر موصوف سے پوچھتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کے پراجیکٹس پہلے سے لگے ہوئے ہیں اور اٹھارہویں ترمیم سے پہلے صرف 50 میگاواٹ کے پراجیکٹس صوبائی حکومتیں لگا سکتی تھیں لیکن اب اٹھارہویں ترمیم کے بعد وہ قدغن ختم کر دی گئی ہے اور Council of Common Interest میں پنجاب نے ہی یہ case take up کیا کہ نئے پراجیکٹس کے لئے کوئی maximum limit بھی نہ رکھی جائے۔ اب تمام صوبائی حکومتیں جتنا بھی بڑا پراجیکٹ لگانا چاہیں لگا سکتی ہیں۔ انہوں نے جو distribution کی بات کی ہے تو چونکہ NTDC پورے ملک کے اندر power distribute کرتا ہے جو وفاقی حکومت کا ادارہ ہے اور ابھی تک یہ اختیار فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1660 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2950 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1700 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3902 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2008 سے 2014 تک بجلی کے منصوبوں کے بارے میں تفصیلات

*3902: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر توانائی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 09-2008 سے سال 14-2013 تک حکومت پنجاب نے بجلی پیدا کرنے کے کتنے منصوبوں پر کام شروع کیا۔ ان کے نام اور پیداواری صلاحیت کیا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ بالا منصوبوں سے کوئی بجلی پیدا ہو رہی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ہر منصوبے سے پیدا کردہ بجلی کی مقدار کیا ہے؟

(ج) جن منصوبوں پر کام ہو رہا ہے یا رکا ہوا ہے، ان کی تفصیل کیا ہے اور ان منصوبوں کی تکمیل کب تک ہو جائے گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ڈائریکٹوریٹ آف پاور پراجیکٹس

ڈائریکٹوریٹ آف پاور پراجیکٹس کے تحت اب تک تین منصوبے شروع کئے گئے جن کے نام اور پیداواری صلاحیت درج ذیل ہیں:

1-	چیف منسٹر اجالا پروگرام	(30wp x 290,000)
2-	گورنمنٹ دفاتر میں سولر سسٹم مہیا کرنا	(75KW)
3-	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں سولر سسٹم نصب کرنا	(2.5MWP)

پنجاب پاور مینجمنٹ یونٹ

حکومت پنجاب ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک (ADB) کے تعاون سے نہروں پر پن بجلی پیدا کرنے کے چار پلانٹس نصب کر رہی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	پراجیکٹ	استعداد
1-	مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	7.64 میگاواٹ
2-	پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	2.82 میگاواٹ
3-	چیانوالی ہائیڈرو پراجیکٹ	5.38 میگاواٹ
4-	ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	4.04 میگاواٹ

پنجاب کی نہروں پر لگائے جانے والے ان چار ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کی کل پیداواری استعداد 19.88 میگاواٹ ہے۔ مزید برآں ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہے۔

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ

پنجاب حکومت کا ذیلی ادارہ پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ صوبائی سطح پر پبلک سیکٹر میں بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کی تعمیر و تنصیب کا مجاز ہے۔ عرصہ 2008 سے 2014 تک اس ادارہ نے کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے دو منصوبوں پر کام شروع کیا ہے جن کے نام اور پیداواری صلاحیت درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام منصوبہ	پیداواری صلاحیت
1-	کول پاور سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور	2x55 = 110 میگاواٹ
2-	کول پاور پلانٹ M3 انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد	2x55 = 110 میگاواٹ

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ

حکومت پنجاب نے جن منصوبوں پر کام شروع کیا ہے ان کی تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ آف پاور پراجیکٹس

چیف منسٹر اجالا پروگرام کے تحت حکومت پنجاب نے 30WP کے 210,000 سولر ہوم سلوشن سسٹم مختلف گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں کے طلباء وطالبات میں میرٹ کے تحت تقسیم کئے جن سے بجلی کی پیداکردہ مقدار 6.3 MWP ہے۔

پنجاب پاور مینجمنٹ یونٹ

درج بالا منصوبہ جات ابھی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ تکمیل کے بعد ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہوگی۔

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ

مذکورہ بالا منصوبوں کی ابھی تعمیر نہ ہوئی ہے اور ان سے بجلی کی پیداوار شروع نہیں ہوئی۔

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ

مذکورہ بالا منصوبوں سے کوئی بجلی پیدا نہیں ہوئی۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ آف پاور پراجیکٹس

درج ذیل منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اور ان کی تفصیل اور تکمیل درج ذیل ہے:

(1) چیف منسٹر اجالا پروگرام (MWP) 30 WP X 290,000=8.7

اس پروگرام کے تحت 210,000 سولر ہوم سلوشنز 13-2012 میں تقسیم کئے گئے اور باقی 80,000 سولر ہوم سلوشنز 14-2013 میں تقسیم کئے جائیں گے۔

(2) گورنمنٹ دفاتر میں سولر سسٹم مہیا کرنا (75KW)

اس پراجیکٹ کے تحت جلد ہی ایک معاہدہ توانائی ڈیپارٹمنٹ اور کریٹو الیکٹرانکس کے درمیان ہونے والا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت حکومت پنجاب کے 50 نمایاں سرکاری دفتروں میں 1.5KW کی صلاحیت کے سولر سسٹم مہیا کئے جائیں گے۔ ان میں درج ذیل دفاتر شامل ہیں:

*36 ڈی سی اوز	*9 کمشنرز
*ایڈیشنل چیف سیکرٹری توانائی	*سیکرٹری اریگیشن پنجاب
*چیف سیکرٹری	*چیف منسٹر آفس
*چیف انجینئر پاور	

(3) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں سولر سسٹم نصب کرنا(2.5 MWP)

اس پراجیکٹ کے تحت 49 کمپنیوں نے پری کوالیفیکیشن کے لئے رابطہ کیا ہے اور 24 کمپنیوں نے پری کوالیفائی کیا ہے۔ جلد ہی بڈنگ شروع ہو جائے گی۔ یہ پراجیکٹ معاہدے کے بعد 8 مہینوں میں مکمل ہو گا۔

پنجاب پاور مینجمنٹ یونٹ

کسی بھی منصوبہ پر کام نہیں رکا ہوا۔ جن منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پراجیکٹ	تاریخ تکمیل	مقام پراجیکٹ
1۔مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	15.05.2015	مرالہ، ضلع سیالکوٹ
2۔پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	15.03.2015	کمہاری والہ، ضلع پاکپتن
3۔چیانوالی ہائیڈرو پراجیکٹ	08.02.2015	چیانوالی، ضلع گوجرانوالہ
4۔ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	27.08.2015	ضلع شیخوپورہ

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ

مذکورہ بالا منصوبہ جات کی Feasibility Study مکمل ہو چکی ہے جن کی بناء پر PC-1 ٹینڈر کاغذات اور دیگر تفصیلات تیاری کے مراحل میں ہیں۔ تکنیکی مراحل کی تکمیل اور مطلوبہ فنڈز کی فراہمی کے بعد پاور پلانٹس کی تعمیر و تنصیب شروع ہو جائے گی۔ دونوں منصوبوں کی تکمیل 2017 تک متوقع ہے۔

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ

حکومت پنجاب نے جن منصوبوں پر کام شروع کیا ہے، ان کی تفصیل Annexure-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر وزیر صاحب صفحہ نمبر 14 پر دیکھیں تو انہوں نے چارٹ کے نیچے والی لائن میں لکھا ہوا ہے کہ "پنجاب کی نہروں پر لگائے گئے ان چار ہائیڈرو پراجیکٹس کی کل پیداواری استعداد 19.88 میگاواٹ ہے۔ مزید برآں ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہے۔" کیا وزیر صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے کہ سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ کیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہاں پر تمام پراجیکٹس کے سامنے ان کی پیداواری صلاحیت بتائی گئی ہے کہ یہ پراجیکٹس ٹوٹل 19.88 میگاواٹ بجلی produce کریں گے اور 139 ملین یونٹ سے مراد ہے کہ جب آپ گھروں میں بجلی consume کرتے ہیں تو وہ میگاواٹ میں نہیں بلکہ یونٹوں میں دی جاتی ہے۔ یہ وہ یونٹ ہیں جو measure کر کے consumer کو دیئے جاتے ہیں اور ہم kilowatts hours کے اندر ان یونٹوں کو calculate کرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ یہ منصوبے کب تک ختم ہو جائیں گے جو شروع کئے ہوئے ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے کوئی date بھی نہیں بتائی اور یہی کہا ہے کہ جب pre-qualification ہو جائے گی تب کریں گے۔ جن لوگوں نے pre-qualification کے لئے درخواستیں جمع کرائی ہوئی ہیں وہ کب تک مکمل ہو جائیں گی، ان کے پاس کوئی tentative date تو ہو گی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ تکمیل کی tentative date پوچھ رہی ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): یہ کون سے پراجیکٹ کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جز (ج) کے بارے پوچھ رہی ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ مختلف مراحل میں ہیں اور ان کو مکمل کرنے کے لئے pre-qualification ہو گئی ہے جس کے بعد بہت ساری کمپنیوں کو LOIs issue کر دیئے گئے ہیں۔ LOIs لینے کے بعد feasibility study کا process ہوتا ہے feasibility study is complete. اس کے بعد NEPRA نے tariff اور generation license دینا ہوتا ہے۔ اس کے اندر feasibility study کے لئے نو ماہ کا ٹائم دیا جاتا ہے جبکہ NEPRA سے tariff لینے اور generation license لینے کے لئے ٹائم کی کوئی پابندی نہیں ہے کیونکہ NEPRA کی hearings ہوتی ہیں جس کے بعد tariff determination ہوتی ہے اور جب tariff determination ہو جائے تو اس کے بعد financial close کا سلسلہ شروع ہوتا

ہے۔Financial close کے لئے بھی تقریباً نو ماہ کا عرصہ دیا جاتا ہے اور کئی دفعہ اس کو extend بھی کیا جاتا ہے کیونکہ بنک ان پراجیکٹس کو اتنی جلدی process نہیں کرتے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ 49 کمپنیوں نے pre-qualification کے لئے رابطہ کیا جن میں سے 24 کمپنیوں نے pre-qualify کیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جنہوں نے qualify کیا ان کے لئے criteria کیا تھا اور کس base پر ان کو pre-qualify کیا گیا؟ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ bidding شروع ہو جائے گی تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ bidding کب شروع ہو گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ بہاولپور یونیورسٹی میں سولر سسٹم نصب کرنے کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں تو اس میں pre-qualification کے بعد bidding document تیار کیا جا رہا ہے۔ جب financial bids آ جائیں گی تو پھر open شفاف طریقے سے bidding process کے اندر جو lowest and technical bidder ہو گا اس کو یہ پراجیکٹ دے دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ qualification پوچھ رہی ہیں کہ ان کو کیسے pre-qualify کیا گیا؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں پوچھ رہی ہوں کہ 24 کمپنیاں جو pre-qualification میں آئی ہیں، ان کے pre-qualify کرنے کا criteria کیا ہے اور کن bases پر ان کو qualify کیا گیا ہے؟ دوسرا یہ کہ جب وہ کمپنیاں qualify ہو گئی ہیں تو پھر bidding میں تاخیر کیوں ہے کیونکہ آپ نے لکھا ہے کہ اس کے آٹھ ماہ بعد یہ پراجیکٹ مکمل ہو گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ pre-qualification ایک technical طریقے سے کی جاتی ہے کیونکہ اس کی پوری specifications دی جاتی ہیں۔ اگر ان کو exact pre-qualification کا document چاہئے تو وہ ہماری ویب سائٹ پر دستیاب ہے اس کو نیٹ سے down load کیا جا سکتا ہے lengthy document I cannot explain کیونکہ every it's a technical thing اور ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو exactly وہ نہ بتا سکوں but جو bidding document ہے وہ نیٹ کی ویب سائٹ پر موجود ہے اور pre-qualification کے لئے تمام criteria جو وہ companies meet کرتی ہیں اس کے بعد وہ pre-qualify ہو کر اس bid میں حصہ لینے کے لئے ان کو دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کے بعد اس کو کتنا وقت

technical and financialکاbidding documentجیسے ہی biddingکے لئے چاہئے تو
criteria completeہوگا اور جو اس پر پورا اترے گا اور lowest bidderہوگا اسے یہ bidدے
دی جائے گی۔ اس کے اندر اس کا completion timeبھی mentionکر دیا جائے گا۔
محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! Biddingکب ہوگی میرا مطلب ہے کہ pre-qualifyتو ہو گیا
ہے لیکن یہ تو اب آپ کے اختیار میں ہے کہ biddingکب شروع کی جائے گی یعنی ڈیپارٹمنٹ
کے اختیار میں ہے تو اس حوالے سے کوئی تاریخ بتائیں گے کہ یہ کب ہوگی؟ کیونکہ اصل processتو
pre-qualifyکرنا ہوتا ہے جب آپ pre-qualifyکر جاتے ہیں تو پھر اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ نے
biddingکا decideکرنا ہوتا ہے تو اس کی تاریخ کیا ہے اور کب آپ نے biddingکرانی ہے؟
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!
وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب تک bidding
document completeنہیں ہوتا biddingکی exact dateاس وقت تک نہیں دی جا سکتی
لیکن bidding document completionکے مراحل میں ہے اور ہم انشاء اللہ اس کی جلد ہی
bidمانگ لیں گے۔
محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کیا pre-qualifyاور biddingکا اکٹھا سلسلہ نہیں ہوتا کیونکہ
pre-qualificationسے پہلے سارے documentsتیار ہوتے ہیں اور اس کے بعد یہ سارا
processکیا جاتا ہے تو اگر آپ کو biddingکا پتا ہی نہیں اور پہلے pre-qualificationبھی ہو گئی
ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اسے پورے ہوم ورک کے ساتھ شروع نہیں کیا گیا؟
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!
وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! سولر کا process actually
دوسرے پراجیکٹس کے processسے تھوڑا سا مختلف ہے اس لئے بہت احتیاط سے ہمیں کام کرنا پڑ رہا
ہے کیونکہ پاکستان میں اس سے پہلے سولر کا کوئی پراجیکٹ ابھی تک نہیں لگا ہوا۔ قائد اعظم سولر پارک
کے اندر 100 میگاواٹ کا جو پراجیکٹ لگ رہا ہے اس کی سپلائی انشاء اللہ اگلے سال ہم نیشنل گرڈ میں دیں
گے تو اس کے لئے جو bidding documentsتیار کئے گئے اسی criteriaکو followکرتے ہوئے
تمام سرکاری اداروں کے اندر سولر کے جتنے پراجیکٹس لگیں گے اسی کو followکیا جائے گا اور انشاء اللہ

جلد ہی ہم اس پراجیکٹ کو launch کر دیں گے۔ ابھی تک نیپرا نے ہمیں net metering کی اجازت نہیں دی اور چھوٹے سولر پراجیکٹس کے لئے ضروری ہے کہ net metering کی اجازت ملے تاکہ اگر لوگ چھوٹے سولر پراجیکٹس لگائیں تو انہیں net metering کا بھی فائدہ حاصل ہو۔ انشاء اللہ بہت جلد ہم اس کے bidding process میں چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2179 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔ ان کی طرف سے pending کی request آئی ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5104 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2488 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ وہ اسمبلی تو آئے تھے کیونکہ میں نے انہیں ایک میٹنگ میں دیکھا ہے اور مجھے وہ ملے بھی ہیں۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3283 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3284 بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3585 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: محکمہ معدنیات سے متعلقہ تفصیلات

*3585: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب) ضلع سرگودھا میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع سرگودھا محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران سال وار کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ معدنیات (ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کو مالی سال 13-2012 کے دوران حسب ذیل آمدن ہوئی۔

1۔ سینڈ سٹون / بسالٹ ڈائیورائٹ کے پٹاجات سے -/25,27,05,069 روپے

2۔ عام ریت کے پٹاجات سے -/3,17,41,049 روپے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو لیبر لیوی کی مد میں -/7,46,87,598 روپے آمدن ہوئی۔

(ب) ضلع سرگودھا میں سینڈ سٹون / بسالٹ / ڈائیورائٹ / ٹف، عام ریت اور آئرن پائی جاتی ہیں۔

(ج) ضلع سرگودھا محکمہ معدنیات ڈائریکٹوریٹ جنرل کے مالی سال 11-2010 کے بجٹ میں -/78,97,000 روپے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز کے دفاتر کو -/60,57,300 روپے دیئے گئے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو مبلغ -/9,28,000 روپے دیئے گئے۔

(د) سال 11-2010 کے دوران ڈائریکٹوریٹ جنرل محکمہ معدنیات ضلع سرگودھا کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ -/70,08,025 روپے ٹی اے / ڈی اے کی مد میں -/2,39,992 روپے خرچ ہوئے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز ضلع سرگودھا کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر مبلغ -/21,50,000 روپے جبکہ ٹی اے /ڈی اے پر -/1,80,000 روپے خرچ کئے گئے۔ نیز مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن تنخواہوں پر -/7,04,076 روپے ٹی اے /ڈی اے پر -/33,503 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) سال 11-2010 کے دوران ڈائریکٹوریٹ جنرل ضلع سرگودھا کی سرکاری گاڑیوں کے پٹرول پر -/2,29,987 روپے خرچ ہوئے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز سرگودھا کی گاڑیوں کی مرمت پر -/1,14,950 روپے اور پٹرول پر -/3,05,999 روپے خرچ ہوئے۔

(و) سال 11-2010 کے دوران ڈائریکٹوریٹ جنرل ضلع سرگودھا کی سرکاری گاڑیوں کے پٹرول پر -/2,29,987 روپے خرچ ہوئے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز سرگودھا کی گاڑیوں کی مرمت پر -/1,14,950 روپے اور پٹرول پر -/3,05,999 روپے خرچ ہوئے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن ضلع سرگودھا کے لئے کوئی سرکاری گاڑی فراہم نہ کی گئی جس کی وجہ سے کسی قسم کے اخراجات اس مد میں نہ ہوئے۔

سال13-2012کے دوران ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی تفصیل درج ذیل ہے:

1- مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چک نمبر119 جنوبی۔ایک کروڑ چار لاکھ ستائیس ہزار روپے

2- مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائر سیکنڈری سکول، چک نمبر119 جنوبی انسٹھ لاکھ ننانوے ہزار روپے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ب)میں میرا سوال "نئے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں تھا"جبکہ جواب میں "گاڑیوں کی تفصیل دی گئی ہے"---

جناب سپیکر: محترمہ!کہاں سے پڑھ رہی ہیں؟اپنا سوالrepeatکر دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ:اس سوال کے جز(ب)میں "نئے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں تھا"جبکہ جواب میں گاڑیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!وہ جز(ب)کا کہہ رہی ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ب)میں پوچھا گیاہے کہ کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں تو اس میں سینڈ سٹون اور دیگر معدنیات کی تفصیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!جواب تو صحیح دیا گیا ہے۔آپ کون سا سوال دیکھ رہی ہیں،آپ کوئی اور سوال تو نہیں دیکھ رہیں؟انہوں نے جز(ب)کا جواب تو اپنی طرف سے ٹھیک دیا ہے۔میں آگے چلوں یا کوئی ضمنی سوال کرنا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ:جناب سپیکر!میں نے ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کا یہ ضمنی سوال تو بنتا ہی نہیں ہے۔آپ کوئی اور سوال کریں کیونکہ آپ نے شاید جز(ب)کسی اور سوال کا دیکھ لیا ہے۔(قہقہہ)

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(و)ڈائریکٹوریٹ جنرل ضلع سرگودھا کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں، کس کس افسر کے زیر استعمال ہیں اور کیا پٹرول کی کوئیlimitمقرر ہے؟

جناب سپیکر:آپ کون سے جز کے متعلق بات کر رہی ہیں؟

محترمہ حنا پرویز بٹ:جناب سپیکر!جز(و)ہے۔

جناب سپیکر:اس سوال کا نمبر کیا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3585 ہے۔

جناب سپیکر: سوال تو موجود ہے لیکن آپ کہاں سے پڑھ رہی ہیں، منسٹر صاحب کے پاس یہ سوال نہیں ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (و) میں ہے کہ کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبے پر خرچ ہوئی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ جز (و) ہے۔ گاڑیوں والا جز (ہ) ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے جز (و) کے متعلق پوچھا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے دو ضمنی سوال پوچھے ہیں جن میں پہلا جز (ب) اور جز (و) کے متعلق ہے اور یہ سوال نمبر 3585 ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نئے ترقیاتی منصوبوں کے متعلق تھا جبکہ جواب میں گاڑیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جز (ب) میں تو آپ نے معدنیات پوچھی ہیں جو کہ انہوں نے بتا دی ہیں۔ یہ غلطی کہیں دفتر سے تو نہیں ہو گئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہیں سوالوں کے جواب کی نئی کاپی دے دیں۔

جناب سپیکر: پرنٹنگ میں شاید کچھ غلطی ہو گئی ہے؟

(اس مرحلہ پر محترمہ حنا پرویز بٹ کو سوالوں کے جواب کی کاپی فراہم کی گئی)

محترمہ! آپ ضمنی سوال پوچھ لیں ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (و) کے مطابق ڈائریکٹوریٹ جنرل ضلع سرگودھا کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں، کس کس آفیسر کے زیر استعمال ہیں اور کیا پٹرول کی کوئی limit مقرر ہے؟

جناب سپیکر: اس میں جز (ہ) آ گیا ہے ناں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ second last پوچھیں ناں کہ کتنی رقم گاڑیوں کی مرمت کے لئے رکھی گئی؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (و) کے مطابق۔۔۔

جناب سپیکر: کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟ جز (و) تو ہے کہ کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر خرچ ہوئی؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ب) کے مطابق ڈائریکٹوریٹ جنرل سرگودھا کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں، کس کس افسر کے زیر استعمال ہیں اور کیا پٹرول کی کوئی limit ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! سال 11-2010 کے دوران Directorate General District Sargodha کی سرکاری گاڑیوں کے پٹرول پر 229987 روپے خرچ ہوئے Inspectorate of Mines Sargodha کی گاڑیوں کی مرمت پر 114950 روپے، پٹرول پر 305999 خرچ ہوئے جبکہ Mines Labours Welfare Organization ضلع سرگودھا کے لئے کوئی سرکاری گاڑی فراہم نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے کسی قسم کے اخراجات اس مد میں نہ ہوئے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اور دوسرا جز (و) کے مطابق کہ ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں پوچھا تھا جبکہ جواب میں گاڑیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! شاید اس کے اندر پرنٹنگ میں کوئی فرق ہے جبکہ اس کے نیچے وہ تمام پراجیکٹس بھی لکھے گئے ہیں جو تحصیل سلانوالی ڈسٹرکٹ سرگودھا میں سال 13-2012 کے دوران ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی تفصیل درج ذیل ہے Mines Labours Welfare Hospital چک نمبر 119 جنوبی اس پر 10427000 روپے کی لاگت ہے اور دوMines Labours Welfare Girls Higher Secondary School یہ بھی چک نمبر 119 سلانوالی میں ہیں اس پر 5999000 روپے کا تخمینہ ہے اور یہ اسی financial year میں انشاء اللہ مکمل کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر:This is the last جی، میاں طارق محمود سوال نمبر بولیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر4000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: محکمہ معدنیات کے ملازمین اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*4000: میاں طارق محمود: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ معدنیات و کانکنی کا عملہ کتنا ہے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) سال12۔2011 اور13۔2012 کے دوران اس محکمہ کی اس ضلع سے حاصل آمدن کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ معدنیات کا کوئی دفتر واقع نہ ہے گجرات کے انتظام و انصرام کے فرائض سب آفس سیالکوٹ انجام دیتا ہے جس کا کل منظور شدہ عملہ تین افراد پر مشتمل ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) اسسٹنٹ ڈائریکٹر

(2) سٹینوگرافر

(3) چوکیدار

(ب) ضلع گجرات میں صرف ریت کے ذخائر موجود ہیں۔

(ج) مالی سال12-2011 کے دوران ضلع گجرات میں محکمہ معدنیات کی آمدن مبلغ -/12175634روپے تھی۔ مالی سال13-2012 کے دوران ضلع گجرات میں محکمہ معدنیات کی آمدن -/20087045روپے تھی۔

(د) اس ضلع میں محکمہ کی آمدن کے ذرائع صرف اور صرف ریت کی نیلامی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ریت کی آمدن کے بارے میں لکھا ہوا ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ریت کا ٹھیکہ دیا گیا ہے کیا سارے ضلع کی ریت کا ٹھیکہ ایک ہی ہے یا اس کے مختلف ٹھیکے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کا سوال pertain کرتا ہے 2011-12 کو اور ریت کے جو blocks بنائے گئے ہیں مختلف blocks کا ڈسٹرکٹ کے اندر ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! یہ میں گجرات کی بات کر رہا ہوں کہ جو ریت کے ٹھیکہ جات دیئے جاتے ہیں ان میں جو ٹھیکیدار ہیں وہ کناروں کے ساتھ اگر ریت نکالنی شروع کر دیتے ہیں whereas اگر وہ centre سے نکالیں تو اس میں فائدہ بھی ہو گا دریا گہرا ہو گا پانی کی capacity بڑھے گی۔ کناروں سے اگر ریت نکالتے ہیں اور کروڑوں روپے کے spurs بنے ہوتے ہیں جن کو نقصان پہنچتا اور sides پر زمینوں کو نقصان پہنچتا ہے تو اس کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! فاضل ممبر کی تجویز اچھی ہے کہ bed کے اندر سے ریت نکالی جائے نہ کہ کناروں سے لیکن جب اس کا ٹھیکہ کر دیا جاتا ہے تو lessee کو پابند نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ریت کہاں سے اٹھائے۔ جو spurs ہیں اُن کے قریب سے تو ریت اُٹھانے کی اجازت نہیں ہوتی اور اس تجویز کو incorporate کیا جا سکتا ہے کہ ہم mining rules کے اندر اس کو پابند کر دیں کہ وہ bed میں سے ہی ریت نکالیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! اگلا ضمنی سوال؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جو بتایا ہے کہ مختلف جگہوں پر ریت کے الگ الگ جو کٹ لگائے ہوئے ہیں ان پر ٹھیکے ہوتے ہیں ان کا کیا طریق کار ہے، جب یہ نیلامی ہوتی ہے کیا موقع پر جا کر ہوتی ہے یا اپنے دفتر میں کرتے ہیں، کیا طریق کار ہے اس میں بڑا فرق نظر آ رہا

ہے 12-2011 میں 12175634 روپے ہیں اور دوسرے سال میں 28700045 روپے ہو گئے ہیں اس کا طریق کار کیا ہے کیوں اتنا فرق آیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں ان کے دوسرے سوال کا پہلے جواب دے دیتا ہوں کہ یہ جو فرق انہوں نے point out کیا ہے یہ ریٹ 2013 کے اندر royalty کا ریٹ enhance کر دیا گیا تھا جس وجہ سے ان کو یہ بہت واضح فرق نظر آ رہا ہے یہ پہلے 35 روپے فی ٹن ریٹ تھا اس کو بڑھا کر 70 روپے فی ٹن کر دیا گیا ہے اس وجہ سے ہمیں اس میں double سے زیادہ آمدن ہوئی۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ نیلامی کہاں پر کی جاتی ہے تو نیلامی ہمارا جو ڈسٹرکٹ کے اندر مائنز کا آفس ہوتا ہے اُسی کے اندر یہ نیلامی کا عمل کیا جاتا ہے اور تمام ٹھیکیدار وہاں پر تشریف لاتے ہیں اور وہیں پر جو Committee constitute ہوتی ہے اُس کے سامنے ADC اس کمیٹی کو ہیڈ کرتے ہیں اور ڈی سی او آفس کے اندر یہ نیلامی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ سے نکالی جانے والی معدنیات و آمدنی کی تفصیلات

*1488: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کون کون سی اہم معدنیات کن کن مقامات سے نکالی جا رہی ہیں؟

(ب) ان معدنیات سے حکومت کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی کتنی آمدن ہوئی، معدنیات وار آمدن سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ان معدنیات سے آمدن کو بڑھانے کے لئے مزید مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں تقریباً 22 معدنیات دریافت کی جا چکی ہیں جن کی باقاعدہ پیداوار ہو رہی ہے اور مختلف مقامات سے نکالنے والی معدنیات کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت محکمہ معدنیات تین طرح کے پٹاجات عطا کرتا ہے۔

1۔ ادنیٰ معدنیات کے پٹاجات

2۔ سمال سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹاجات

3۔ لارج سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹاجات

ادنیٰ معدنیات (عام ریت، گریول، سینڈ سٹون اور سلیٹ سٹون) کے پٹاجات اخبار اشتہار دینے کے بعد بذریعہ ضلعی نیلام کمیٹی شفاف طریقے سے نیلام عام کے ذریعے الاٹ کئے جاتے ہیں جس سے حکومت کو کثیر آمدن ہوتی ہے۔

سمال سکیل کے پٹاجات جن میں اعلیٰ معدنیات کوئلہ، نمک، آئرن اور فائر کلے وغیرہ شامل ہیں۔ بذریعہ نیلام اور بذریعہ درخواست مائننگ کمیٹی کے ذریعہ عطا کئے جاتے ہیں۔ جن اضلاع سے اعلیٰ معدنیات کی نکاسی ہوتی ہے۔ ان اضلاع سے رائلٹی کی وصولی کا ٹھیکہ ایک سالہ مدت کے لئے کھلی نیلامی کے ذریعہ عطا کیا جاتا ہے اور کنٹریکٹر قواعد کے تحت عطا شدہ رقبہ جات سے نکاسی / برداشت کی جانے والی معدنیات پر گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ کے مطابق رائلٹی وصول کرتا ہے جبکہ Large Scale Mining کے پٹاجات تین کروڑ سے زائد سرمایہ کاری کرنے والوں کو عطا کئے جاتے ہیں۔ ان پٹاجات میں لائم سٹون اور نمک کے پٹاجات سیمنٹ انڈسٹری، کیمیکل انڈسٹری اور PMDC کو عطا کئے گئے ہیں جو کہ براہ راست رائلٹی حکومت کے مقرر کردہ ریٹ کے مطابق محکمہ معدنیات کو ادا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا تینوں طریق کار کے تحت حاصل شدہ آمدن درج ذیل ہے:

کل آمدن: 12-2011

ادنیٰ معدنیات:	928995238/- روپے
سمال سکیل مائننگ:	298320543/- روپے
لارج سکیل مائننگ:	688151435/- روپے
کل آمدن:	1915467216/- روپے

کل آمدن: 13-2012

ادنیٰ معدنیات:	1081139901/- روپے
سمال سکیل مائننگ:	327402164/- روپے
لارج سکیل مائننگ:	649224284/- روپے
کل آمدن:	2057766349/- روپے

لہذا13-2012 میں پچھلے مالی سال سے -/142299133 کروڑ روپے، زیادہ آمدن حاصل ہوئی۔

(ج) کسی بھی ملک کی ترقی میں قدرتی وسائل بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پنجاب کو بے شمار معدنیات سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت معدنیات کی سائنسی بنیادوں پر ترقی کے لئے کئی اقدامات اٹھا رہی ہے۔ اس سلسلے میں معدنیات کی تلاش اور نکاسی کے لئے نئے قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ مزید برآں مختلف معدنیات کے ذخائر کا تخمینہ لگانے کے لئے کام جاری ہے۔ اس وقت تک آسٹریلیا کی کمپنی میسرز SNODEN کی خدمات حاصل کر کے پنجاب میں کوئلہ کے ذخائر کا تخمینہ لگوایا جا چکا ہے۔ جس کے مطابق پنجاب میں کوئلہ کے ذخائر 539.58 ملین ٹن ہیں۔ مزید برآں نئی سیمنٹ فیکٹریاں قائم کرنے کے لئے لائم سٹون کے بلاکس تیار کئے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں لوہے کے ذخائر دریافت کرنے کے لئے چنیوٹ (رجوعہ) اور کالا باغ میں کام جاری ہے۔

ضلع راولپنڈی: معدنیات کے ذخائر کی دریافت و آمدن کی تفصیلات

*1489: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ب) ان معدنیات سے حکومت کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی، معدنیات اور سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ضلع میں مزید معدنیات کے ذخائر دریافت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) محکمہ نے مذکورہ ضلع میں معدنیات کے نئے ذخائر دریافت کرنے کے لئے 14-2013 میں فنڈز مختص کئے ہیں، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) راولپنڈی ضلع کی حدود میں درج ذیل معدنیات کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ بنٹونائٹ، ڈولومائٹ، آئرن اور لائم سٹون، لیٹرائٹ، عام پتھر، ماربل، عام ریت اور گریول۔

(ب) 2002 میں محکمہ معدنیات کو ایک علیحدہ محکمہ کا درجہ ملنے کے بعد صوبہ کو معدنیات سے حاصل ہونے والی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور ضلع راولپنڈی سے معدنیات کی مد میں گزشتہ پانچ سال کے دوران حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	مقدار محاصل (روپوں میں)
2008-09	1,38,21,780/- روپے
2009-10	1,99,05,340/- روپے
2010-11	3,33,67,261/- روپے
2011-12	5,36,86,643/- روپے
2012-13	4,19,17,024/- روپے

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران معدنیات کی مد میں ہونے والی آمدن اور سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

معدنیات	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
بنٹونائٹ	5,575/- روپے	75,843/- روپے	28485/- روپے	20439/- روپے	28431/- روپے
ڈولومائٹ	76,125/- روپے	Nil	Nil	Nil	Nil
آئرن اور	7,020/- روپے	9,900/- روپے	14,300/- روپے	20,625/- روپے	3,740/- روپے
لائم سٹون	1,29,32,510/- روپے	1,90,14,902/- روپے	3,15,32,132/- روپے	4,23,73,876/- روپے	3,84,11,781/- روپے
لیٹرائٹ	3,200/- روپے	2,475/- روپے	Nil	Nil	29,700/- روپے
ماربل	71,000/- روپے	8,050/- روپے	5,250/- روپے	Nil	Nil
عام ریت	Nil	Nil	Nil	Rs.2,07,500/-	8,000/- روپے
سینڈ سٹون	Nil	1,01,000/- روپے	5,30,431/- روپے	Nil	12,000/- روپے
گریول	7,26,350/- روپے	6,93,170/- روپے	12,56,663/- روپے	1,10,64,203/- روپے	34,23,372/- روپے
ٹوٹل	1,38,21,780/- روپے	1,99,05,340/- روپے	3,33,67,261/- روپے	5,36,86,643/- روپے	4,19,17,024/- روپے

(ج) حکومت پنجاب معدنیات کی تلاش میں سنجیدہ ہے۔ حکومت نے ضلع میں معدنی ذخائر کی دریافت کے لئے آٹھ پراسپکٹنگ لائسنس برائے تلاش معدن آئرن اور، بنٹونائٹ اور لیٹرائیٹ پارٹیوں کو الاٹ کئے ہوئے ہیں۔

(د) محکمہ معدنیات معدنی ذخائر کی دریافت کے لئے پرائیویٹ لوگوں کو معدنی ذخائر دریافت کرنے کا لائسنس الاٹ کرتا ہے۔ کیونکہ حکومتی اخراجات پر تمام پنجاب میں معدنی ذخائر دریافت کرنا بہت مشکل ہے اس لئے ضلع راولپنڈی میں بھی باقی تمام اضلاع کی طرح معدنی ذخائر کی دریافت کے لئے پرائیویٹ پارٹیوں کو لائسنس الاٹ کئے گئے ہیں۔

صوبہ میں نمک نکالنے کے مقامات و دیگر تفصیلات

*1660: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں نمک کن کن مقامات سے نکالا جا رہا ہے؟

(ب) اس وقت صوبہ میں نمک کے نکاس کے پٹاداروں کی تعداد کیا ہے۔ان پٹاداروں کو کن شرائط پرپٹا دیا گیا ہے۔کتنے پٹادار ایسے ہیں جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے مسلسل پٹا حاصل کئے ہوئے ہیں۔ان کے نام اور پٹاجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔ پٹا منظور کرنے کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(ج) سال 2007 تا 2010 نمک کی نکاس کو پٹا پر دینے سے حکومت پنجاب کو کتنی آمدن ہوئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(د) پانچ سال سے زائد پٹاجات دینے کے لئے کارکردگی کے معیار کو پرکھنے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) صوبہ میں نمک کے وسیع ذخائر کوہ نمک (سالٹ رینج) میں پائے جاتے ہیں اور نمک کا یہ پہاڑی سلسلہ پنجاب کے چار اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی سے گزرتا ہے اور ان چاروں اضلاع سے نمک کی نکاسی کا کام ہوتا ہے۔

(ب) پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت محکمہ معدنیات دو طرح کے پٹاجات عطا کرتا ہے۔سمال / لارج سکیل مائننگ کے تحت نمک کے عطاشدہ پٹاجات کی تعداد 37 ہے جبکہ پانچ سال سے زائد عرصہ سے مسلسل جاری پٹاجات کی تعداد 34 ہے۔یہ پٹاجات درج ذیل طریقوں سے عطا کئے جاتے ہیں۔

1۔ مائننگ لیز(لارج سکیل مائننگ) 2۔ مائننگ لیز(سمال سکیل مائننگ)

لارج سکیل مائننگ کے تحت پٹاجات تیس کروڑ سے زائد سرمایہ کاری کرنے والوں کو عطا کئے جاتے ہیں۔

پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت لارج سکیل مائننگ کے تحت عطا شدہ پٹاجات کی اتھارٹی ڈائریکٹر جنرل مائنز اینڈ منرلز ہے جبکہ سمال سکیل مائننگ کے تحت عطا شدہ پٹاجات کی اتھارٹی ڈائریکٹر سمال مائنز اسسٹنس / ٹائلز ہے۔شرائط پٹاجات ضمیمہ (الف)، (ب) اور ان دونوں طریق کار کے تحت عطا شدہ پٹاجات کی فہرست بطور ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) سمال سکیل مائننگ کے تحت الاٹ شدہ پٹاجات مثلاً نمک، کوئلہ، جپسم، سلیکا سالٹ، فائر کلے وغیرہ کی رائلٹی ہر ضلع میں بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دی جاتی ہے۔نمک کے پٹاجات چکوال،

جہلم، خوشاب اور میانوالی کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں اور ان اضلاع سے معدنیات کی آمدن سال 2007 تا 2010 درج ذیل ہے جبکہ نمک کی رائلٹی علیحدہ نیلام نہ کی جاتی ہے۔

آمدنی	سال
-/6,54,60,599روپے	2006-07
-/13,31,54,446روپے	2007-08
-/10,07,56,810روپے	2008-09
-/17,48,28,884روپے	2009-10

تاہم لارج سکیل مائننگ (جن پراجیکٹس کی سرمایہ کاری تیس کروڑ سے زائد ہوتی ہے) میں نمک کے پٹاجات الاٹ شدہ ہیں جن کی رائلٹی پروڈکشن کے حساب سے وصول کی جاتی ہے جس کی آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے:

آمدنی	سال
-/1,74,54,340روپے	2006-07
-/1,76,81,680روپے	2007-08
-/1,91,13,275روپے	2008-09
-/3,19,79,010روپے	2009-10

(د) پانچ سال سے زائد عرصہ کے لئے کے نمک کے پٹاجات دینے کے لئے کارکردگی پرکھنے کا معیار درج ذیل ہے:

(الف) پانچ سال کے دوران پٹادار نے کتنی مائنیں لگائیں۔

(ب) کتنی مائنز میں معدن کی تلاش میں کامیاب ہوا۔

(ج) کتنی معدنی پیداوار حاصل کی۔

(د) موقع پر معدن تک رسائی کے ئے کتنے کلو میٹر سڑک تعمیر کی گئی۔

(و) موقع پر لیبر کے لئے کتنے مکان تعمیر کئے گئے۔

(ہ) موقع پر کتنا ٹیکنیکل عملہ تعینات کیا گیا۔

کھیوڑہ سالٹ مائنز کو 30 سال کے پٹا پر دینے کی تفصیلات

*2488: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب، پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو کھیوڑہ سالٹ مائنز مزید 30 سال کے لئے پٹا پر دے رہی ہے؟

(ب) یہ پٹا کن اہم شرائط کے تحت PMDC کو دیا جا رہا ہے۔ سالانہ کتنی رقم PMDC پنجاب حکومت کو ادا کرے گی؟

(ج) کیا حکومت پنجاب پبلک پرائیویٹ سیکٹر کی اپنی کمیشن کے ذریعہ اس دنیا کی اہم ترین نمک کی کان میں کانکنی اور کئی بیماریوں کے نمک کی کان کے ذریعہ علاج اور خوردنی نمک کی کئی مصنوعات تیار کروانے کا انتظام کرنے کو تیار ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے سالٹ مائنز کھیوڑہ کو مزید 30 سال پٹا پر لینے کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ جس پر محکمانہ کارروائی جاری ہے۔

(ب) پٹا ہذا کی اہم شرائط یہ ہیں کہ میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن سائنسی بنیادی پر نمک کی کانکنی کرے گی۔ کان کن کے تحفظ اور فلاح کا خیال کرے گی۔ ماحولیات کا تحفظ کرے گی۔ تفصیلی شرائط پٹا پر بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نکاسی شدہ نمک پر مبلغ -/70 روپے فی ٹن حکومت پنجاب کو ادا کرے گی۔ جو کہ سالانہ اوسطاً مبلغ اڑھائی کروڑ روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ -/55,710 روپے dead rent ادا کرے گی۔

(ج) حکومت پنجاب کی زیر نگرانی کھیوڑہ سالٹ مائنز میسرز پاکستان منرلز ڈویلپمنٹ کارپوریشن حکومت پاکستان وزارت پٹرولیم کی ملکیت ہے جو کہ 1974 سے ان مائنز سے نمک نکال رہی ہے۔ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے سالٹ مائن کے اندر دودمہ (Asthma) سنٹر قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں سے دمہ (Asthma) کے مریض فیض یاب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے salt cutting پلانٹس لگائے ہوئے ہیں جس کے ذریعے سالٹ لیمپس اور دوسری سجاوٹی چیزیں تیار کی جا رہی ہیں۔

ضلع چکوال: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3283: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ضلع چکوال میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع چکوال محکمہ معدنیات کو سال 11۔2010 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے،ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات/توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 میں -/41,18,21,421 روپے کی آمدن ہوئی جن میں -/38,00,13,684 روپے (ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز) کو اور -/3,18,07,737 روپے مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو ایکسائز ڈیوٹی (لیبر لیوی) کی مد میں وصول ہوئے۔

(ب) ضلع چکوال میں زیادہ تر کوئلہ، نمک، چونے کا پتھر پایا جاتا ہے جبکہ کم مقدار میں فائر کلے، باکسائٹ، آئرن، لیٹرائٹ اور بنٹونائٹ پایا جاتا ہے۔ ادنیٰ معدنیات کے ضمن میں سینڈ سٹون، گریول، عام ریت اور ریت/گریول پائے جاتے ہیں۔

(ج) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران -/5,42,90,117 روپے فراہم کئے گئے جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کو -/69,94,903 روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز کو -/2,23,15,300 روپے اور مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو -/2,49,79,914 روپے فراہم کئے گئے۔

(د) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے،ڈی اے پر کل اخراجات مبلغ -/4,53,01,371 روپے ہوئے۔ جن میں تنخواہوں/ٹی اے،ڈی اے کی مد میں ڈائریکٹر جنرل مائنز اینڈ منرلز نے -/60,94,365 روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز نے -/1,97,17,778 روپے اور مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن نے -/1,94,89,228 روپے کے اخراجات کئے۔

(ہ) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کی گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر کل اخراجات مبلغ -/25,86,134 روپے ہوئے۔ جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل معدنیات گاڑیوں کی مرمت/پٹرول کی مد میں اخراجات بالترتیب -/59,948 روپے اور -/7,50,000 روپے رہے جبکہ انسپکٹوریٹ آف مائنز میں گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر -/1,94,698

روپے اور -/3,24,746 روپے کے اخراجات ہوئے۔ اسی طرح مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن میں اخراجات کی تفصیل بالترتیب -/3,09,609 روپے اور -/9,47,133 روپے رہی۔

(و) ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی تفصیل تفصیل درج ذیل ہے:

1. پنجاب سکول آف مائنز کٹاس ضلع چکوال -/71,27,000 روپے
2. ٹریننگ مائن کٹاس ضلع چکوال -/37,47,000 روپے
3. مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال اور پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے رہائش گاہیں -/1,28,00,000 روپے
4. مائن ریسکیو اینڈ سیفٹی ایریا سب سٹیشن، منارہ، ضلع چکوال -/1,17,09,000 روپے
5. پینے کا صاف پانی، کٹاس -/22,66,000 روپے

ضلع خوشاب: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3284: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ضلع خوشاب میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع خوشاب محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات/توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 میں مبلغ -/14,89,79,669 روپے کی آمدن ہوئی۔ جن میں -/13,93,23,077 روپے (ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز) کو اور -/96,56,592 روپے مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو ایکسائز ڈیوٹی (لیبر لیوی) کی مد میں وصول ہوئے۔

(ب) ضلع خوشاب میں پائی جانے والی اہم معدنیات میں نمک، کوئلہ، جپسم، سلیکا ریت، فائر کلے، باکسائٹ، لیٹرائٹ، عام ریت شامل ہیں جبکہ قلیل مقدار میں بنٹونائٹ، چکنی مٹی سیمنٹ بنانے کے لئے نکالی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ معدنیات ڈائریکٹوریٹ جنرل خوشاب ڈپٹی ڈائریکٹر آفس کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/33,14,000روپے جبکہ انسپکٹوریٹ آف مائنز ضلع خوشاب کو مبلغ -/1,47,11,161روپے اور مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو ضلع خوشاب کو مبلغ -/1,47,43,249روپے دیئے گئے۔

(د) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر کل اخراجات مبلغ -/3,15,42,018روپے ہوئے۔ جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز نے -/34,01,568روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز ضلع خوشاب نے -/1,34,00,864روپے کے اخراجات کئے اسی طرح مائنز لیبر ویلیفئر آرگنائزیشن نے -/92,84,536روپے کے اخراجات کئے۔

(ہ) ضلع خوشاب میں محکمہ معدنیات کی گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر کل اخراجات مبلغ -/21,14,349روپے ہوئے۔ جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز خوشاب نے -/64,949روپے مرمت اور -/3,59,663روپے پٹرول پر خرچ کئے جبکہ انسپکٹوریٹ آف مائنز نے گاڑیوں کی مرمت پر -/1,94,250روپے اور پٹرول پر -/4,79,365 روپے خرچ کئے۔ اسی طرح مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن ضلع خوشاب میں گاڑیوں کی مرمت پر مبلغ -/2,04,273روپے اور پٹرول -/8,11,849روپے کے اخراجات کئے۔

(و) مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن نے ترقیاتی سکیم مائننگ لیبر کالونی پدھڑار میں زمین کی خریداری پر مبلغ -/2,71,000روپے کے اخراجات کئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سیکرٹریٹ سے نکلتے ہوئے ٹریفک بلاک ہونے کی وجہ سے میں اسمبلی پہنچتے ہوئے لیٹ ہو گیا اگر آپ ٹائم دے دیں یا اجازت دے دیں تو ایک ضمنی سوال کر لوں؟

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی! وہ تو آپ کے سوالات کا وقت گیا، اب وہ واپس نہیں ہو سکتا۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سردار صاحب کو کہا تھا کہ میں آپ کو Question Hours کے بعد پوائنٹ آف آرڈر دوں گا let him speak۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! مجھے ان کے بعد پوائنٹ آف آرڈر دے دیں۔

جناب سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں بعد میں دیکھتے ہیں۔

فیصل آباد میں پی ٹی آئی کے ورکروں پر پولیس کی اندھا دھند فائرنگ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ آج فیصل آباد میں جو اس وقت بھی ہو رہا ہے اس کی طرف دلوانا چاہوں گا کہ کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ صرف اور صرف ایک انا کی بنیاد پر وہاں اس وقت تک ایک شخص کی وفات ہو گئی ہے اور تین یا چار لوگ زخمی ہو گئے ہیں سوال صرف اس وقت یہ ہے کہ کیا ہڑتال کی کال کو فیل کرنا یا اس کو کامیاب کرنا اتنا اہم یا اتنا بڑا تھا کہ ہم نہتے پاکستانیوں کی، نہتے شہریوں کی جانوں پر یہ سارا محل کھڑا کریں۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی معاملات سامنے آنے دیں، ابھی اس بارے میں کچھ پتا نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! معاملات تو سامنے ہیں کہ سادہ کپڑوں کے اندر ایک بندہ سیدھا فائرنگ کرتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میرے بھائی کوئی طریق کار ہوتا ہے۔ آپ طریق کار کو استعمال کریں پھر میں آپ کو اجازت دوں گا، اس بارے میں کچھ لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! شاہ صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہوئے ہیں۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ اس وقت فیصل آباد میں اب تک ہوا ہے وہ اچھا نہیں ہوا ہے۔ یہ ملک کے لئے اچھا نہیں ہے اور جمہوریت کے لئے بھی اچھا نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اس کے facts تو سامنے آنے دیں پھر ہی کچھ ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ جو حکمت عملی اپنائی گئی اور کارکنان کو آمنے سامنے کر دیا گیا یہ اچھا فعل نہیں تھا اس سے مستقل دوریاں بڑھتی ہیں۔ اس میں ایک بندے کی قیمتی جان بھی چلی گئی ہے۔

جناب سپیکر: بس، اللہ تعالیٰ خیر کرے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی یہ حکمت عملی اچھی نہیں تھی اس سے بہت نقصان ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو اپنی حکمت عملی کو review کرنا چاہئے۔ جو کچھ اس حوالے سے فیصل آباد کے اندر آج ہوا ہے گو ہم یہاں چار پانچ ممبران رہ گئے ہیں لیکن ہم اس حوالے سے ٹوکن بائیکاٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران ٹوکن بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آ جائیں آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ کہوں گی، آپ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں لیکن پلیز جب میں کھڑی ہوتی ہوں تو مہربانی کر کے اجازت دے دیا کریں میں نے ان سے پہلے درخواست کی تھی جب آپ نے انہیں بات کرنے کی اجازت دی۔ انہوں نے بھی وہی بات کرنی تھی میں نے بھی وہی بات کرنی تھی لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں۔ آپ کی بات کرنے سے پہلے شاہ صاحب کھڑے ہو گئے تھے، ایسے نہ کریں مؤکل صاحب پہلے کھڑے تھے۔ آپ ٹائم ضائع نہ کریں، بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج فیصل آباد میں عوام کا کھلے عام قتل عام ہو رہا ہے۔ یہ ہم کسی سیاسی جماعت کی بات نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہم پاکستان کے عوام کی بات کر رہے ہیں یہاں پر کسی سیاسی جماعت کو نہیں دیکھنا چاہئے۔ ماڈل ٹاؤن میں جو incident ہوا تھا ہمیں اس سے سبق سیکھنا چاہئے تھا اور یہ چیز repeat نہیں ہونی چاہئے تھی جو فیصل آباد میں آج ہوئی ہے۔ آج یہاں پر وزیر قانون کو موجود ہونا چاہئے تھا، آئی جی پنجاب کو موجود ہونا چاہئے تھا بلکہ چیف منسٹر پنجاب کو یہاں موجود ہونا چاہئے تھا۔ وہ یہاں آ کر عوام کے سامنے جواب دیں کہ

یہ کھلے عام قتل عام کیوں ہو رہا ہے؟ جب آپ ووٹ لیتے ہیں تو لوگوں کی ہی جان و مال کی حفاظت کے لئے ووٹ لیتے ہیں اس لئے ہی آپ کو select کیا جاتا ہے، یہ نہیں کہ حکومت ہی اٹھ کر نہتے شہریوں کا قتل عام شروع کر دے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ آپ کی بات سن لی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: میری بات پوری سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لکھ کر لائیں، ہم کل جواب لیں گے اور کل لاء منسٹر صاحب تشریف لائیں گے وہ آج تشریف نہیں لائے۔ ایسے نہ کریں سب کو واپس آ جانا چاہئے۔ ان کی درخواست پر توجہ دلاؤ نوٹس آج کی بجائے جمعرات کے دن تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جناب شیر علی خان، جناب نذر حسین اور باؤ اختر علی اپوزیشن کے معزز ممبران کو منانے کے لئے تشریف لے جائیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی مرضی ہے۔

سید عبدالعلیم: مرضی تو اس ایوان میں سپیکر کی چلتی ہے، ہماری تو گزارش ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور پورے پنجاب کی عوام وزیراعلیٰ کی بھی مشکور ہے۔ ہم نے جمعہ والے دن کچھ گزارشات پیش کی تھیں۔ پنجاب میں گنے کی کاشت اور اس کی خریداری پر کچھ لوگ اپنی monopoly چاہ رہے تھے۔ پنجاب اسمبلی میں ہم سب نے آپ سے گزارشات کیں اور آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے اس کے لئے کمیٹی form کی۔ اس کی میٹنگ آج صبح گیارہ بجے ہوئی تھی اس سے پہلے ہی وزیراعلیٰ پنجاب نے پنجاب اسمبلی کی اس تجویز پر فوری نوٹس لیتے ہوئے، گنے کے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے گنے کی قیمت کو -/180 روپے فی من کے حساب سے نہ صرف برقرار رکھا بلکہ یہ احکامات جاری کئے جس کے مطابق کسی بھی کاشتکار کے ساتھ اس کے تول اور وزن پر کوئی compromise نہیں کیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنا ٹوکن بائیکاٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: میں آپ کو welcome کہتا ہوں۔ جی، شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میری اس میں آپ سے ایک humble گزارش یہ بھی ہے کہ اس اہم issue پر بحث کرنے کے لئے اور آئندہ مستقبل میں اس قسم کی چیزوں سے بچنے کے لئے یہ پورا معزز ایوان جو یہاں پر تشریف رکھتا ہے اس حوالے سے ایک دن fix کیا جائے جس پر ہم شوگر کین، کاٹن اور wheat processing جواب start ہونے والی ہے اس پر ایوان اپنی تجاویز گورنمنٹ کو دے تاکہ ہم اپنے صوبے کے کاشتکاروں کا تحفظ کر سکیں۔ میں اس لئے بھی اپنے معزز ممبران، سپیکر صاحب اور وزیراعلیٰ کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ پنجاب اسمبلی کی اس کارروائی کی وجہ سے سندھ میں بھی ہمارے کاشتکار بھائیوں کے لئے قیمت 180 روپے مقرر کر دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں گورنمنٹ نے اس کی قیمت 150 روپے کر دی تھی وہ ہماری اس قرارداد لانے کے بعد اس کو 180 روپے پر واپس reverse کر دیا۔ میری گزارش ہو گی کہ اس کے لئے ایک دن fix کیا جائے چاہے وہ دو تین دن کے بعد ہو جائے جس میں منسٹر صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہوں تاکہ ہم اس پر بحث کر سکیں۔ دوسری یہاں ڈاکٹر صاحب نے ایک بات کی تھی میں اپوزیشن کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ فیصل آباد کے واقعہ کے اصل حقائق سامنے آنے دیں کہ اس میں کون غلط تھا اور کون صحیح تھا۔۔۔

جناب سپیکر: کل لاء منسٹر صاحب آئیں گے تو وہ سارے حقائق بتائیں گے۔

سید عبدالعلیم: جی، وہ تشریف لائیں گے اور سارے حقائق ہم لوگوں کے سامنے لے کر آئیں گے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) جمہوریت پر یقین رکھتی ہے اور پچھلے غیر سیاسی attitude کے باوجود بھی پاکستان مسلم لیگ کی حکومت تمام روّیوں کو tolerance کے ساتھ برداشت کر رہی ہے۔ آج بھی جو فیصل آباد میں ہوا یہ پوری قوم جانتی ہے کہ کس نے mob کو اکٹھا کیا اور کس نے وہاں پر اس قسم کی حرکتیں شروع کیں۔ صبح 7:00 بجے سے بچوں کے سکول بند کرانے کی کوشش کی گئی، صبح 8 بجے کالج بند کرانے کی کوشش کی گئی۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! لاء منسٹر صاحب آکر بتائیں گے ہم ان سے ساری بات سنیں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! شوگر کین کے لئے ایک دن fix کر دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ملز مالکان کے ہاتھوں کسانوں کا معاشی استحصال

(---جاری)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ جمعہ والے دن جب اس سیشن کا پہلا دن تھا تو میں نے اس بات کا آغاز کیا تھا کہ سندھ کے اندر حکومت نے ایک ناعاقبت اندیش فیصلہ کیا اور جو انہوں نے -/182 روپے ریٹ notify کیا ہوا تھا انہوں نے پھر شوگر مل مالکان کے دباؤ میں آ کر اس کو -/150 روپے کر دیا۔ اس کے نتیجے میں پنجاب کے اندر بھی جو شوگر مل مالکان تھے انہوں نے بھی اس کو دیکھتے ہوئے اپنے طور پر خود ہی، گورنمنٹ نے جو ریٹ مقرر کیا ہوا تھا اس کو نیچے لاتے ہوئے -/150 روپے پر خریداری شروع کر دی تھی۔ میں نے اس پر واویلا کیا، اپوزیشن کے دوسرے بھائیوں نے واویلا کیا اور میں شکر گزار ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہمارے کافی سارے دوست اس موقع پر اکٹھے ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی اس ایوان کا کام ہے۔ میں اس پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس کا بروقت نوٹس لیتے ہوئے ریٹ کے حوالے سے بھی clear ruling دی، ایک سپیشل کمیٹی بنائی جس کی آج میٹنگ بھی ہوئی ہے اور گورنمنٹ نے اس بات کو ensure کروایا ہے کہ جو -/180 روپے کا ریٹ ہے وہ کسانوں کو بہر حال دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ باتیں بھی ہوئی ہیں کہ جو شوگر مل مالکان وزن کے اندر کٹوتی کرتے ہیں انہوں نے فیکٹریوں کے اندر کنڈا لگایا ہوا ہے اور وہ مرضی سے کٹوتی کرتے ہیں---

جناب سپیکر: میں اس کے لئے بھی کچھ کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ ساری چیزیں look after ہونی چاہئیں۔ جس طرح عبدالعلیم شاہ صاحب نے بات کی ہے، صبح بھی بات ہو رہی تھی تو اس کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے جس کے اندر ہماری ایگریکلچر پالیسی اور تمام معاملات کو یہاں زیر بحث لایا جانا چاہئے۔ میں حکومت سے بھی یہ کہوں گا کہ اُس دن گورنمنٹ کے ممبران کو بھی full allow کریں کہ یہ اس کے اندر contribute کریں اور اچھی اچھی تجاویز آئیں۔ یہ ہمارا Agriculture sector ہی اصل میں ترقی کی بنیاد ہے۔ اگر کسان خوشحال نہیں ہو گا تو یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ کچھ دن اس کے لئے مقرر کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں حکومت سے بھی کہہ رہا ہوں کہ---

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! جب سپیکر بول رہا ہو تو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر نہ کیا کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی میں ضروری بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ یہ نوٹ فرمائیں کہ سوموار کو انشاءاللہ شوگر کین پر مکمل طور پر بحث ہو گی۔ ہم نے سوموار کا دن مقرر کیا ہے، تمام حضرات اپنی اپنی تیاری کر کے آئیں گے اور اس پر جو قابل عمل بات ہو گی انشاءاللہ اس پر عمل ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شوگر کین کے حوالے سے تو یہ معاملہ طے ہو گیا تھا۔ آپ overall Agriculture پر بات کریں اور آپ شوگر کین کی بات کر کے اس کو محدود نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ Agriculture پر آ جائیں۔ اس میں شوگر کین اور Agriculture پر بھی بات ہو گی۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ آپ نے جس طرح شوگر کین پر کمیٹی بنائی ہے اس طرح چاول کے کاشتکاروں پر بھی توجہ دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ آئیں، Monday کو ایگریکلچر اور شوگر کین پر بھی بات ہو گی۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! کاٹن کے متعلق بھی کوئی کمیٹی بنائیں آپ نے جس طرح شوگر کین کے متعلق کمیٹی بنائی ہے، کاٹن کے کاشتکار کا بڑا برا حال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایگریکلچر پر جنرل بحث ہو گی آپ تشریف لائیں، آپ کی بات سنی جائے گی اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پر عمل کروائیں گے جو کرنے والا ہوا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ میاں نوید علی صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک استحقاق pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 28/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

ٹی ایم اے اور ٹی ایم او کھاریاں کا پریس کانفرنس میں معزز ممبر اسمبلی پر الزامات لگانا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 2۔دسمبر 2014 کو تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے دفتر میں تحصیل ایڈمنسٹریٹر کھاریاں ٹی ایم اے تحصیل میونسپل آفیسرز کھاریاں ٹی ایم او و دیگر افسران نے بلڈنگ انسپکٹر محمد اختر کی معطلی کے احکامات کی آڑ میں پریس کانفرنس کر کے میرے خلاف من گھڑت اور بے بنیاد الزامات لگائے اور میرے حلقے میں میری سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچایا۔ پریس کانفرنس کی کوریج مقامی اخبارات میں مورخہ 3۔دسمبر 2014 کی اشاعت میں شائع کی۔ انہوں نے دوران پریس کانفرنس یہ الزام لگایا کہ میاں طارق محمود ایم پی اے نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے بلڈنگ انسپکٹر محمد اختر کو معطل کروایا ہے چونکہ یہ سرکاری امور میں بے جا مداخلت کرنا ہے جس پر تمام افسران ایم پی اے کے روّیہ سے بے حد تنگ ہیں۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریٹر کھاریاں کے افسران نے میرے خلاف یہ پریس کانفرنس صرف اپنی کرپشن پر پردہ ڈالنے کے لئے کی ہے نہ کہ بلڈنگ انسپکٹر کی معطلی پر، کسی اہلکار کا معطل ہونا ایک انتظامی معاملہ ہے جس سے میرا کوئی تعلق نہ ہے۔ پریس کانفرنس صرف ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مجھے بدنام کرنے کے لئے کی گئی ہے اور مزید میرے خلاف سازشی منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ ایک سرکاری افسر آئین اور قانون کے مطابق کوئی پریس کانفرنس نہیں کر سکتا۔ یہ میرے خلاف سراسر جھوٹی تہمت لگائی گئی ہے، میرے حلقے میں میری شہرت کو نقصان پہنچایا گیا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات add کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت انسپکٹر کو suspend کیا گیا اور پھر بحال کیا گیا تو اس دوران میں ملک سے باہر تھا۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس طرح کے واقعات سے ہماری ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے لہذا اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے اس میں وزن معلوم ہوتا ہے تو میری درخواست ہے کہ اس تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق نمبر 2014/28 استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 14/897 محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/901 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے، اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

لیّہ میں Bhratri Trust کی 4300 ایکڑ اراضی کو قبضہ گروپوں کا متروکہ جائیداد کے کلیموں کے عوض ٹرانسفر کروانے کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ضلع لیّہ کے ریونیو ریکارڈ میں Bhratri Trust کا اندراج نہ ہے بلکہ Hindu Bhratri Management High School Layyah کا اندراج ہے۔ Bhratri Trust کی زمین کا ریونیو ریکارڈ میں جو اندراج ہے اس کے مطابق 3569 ایکڑ 2 کنال ایک سرساہی اور اس کے علاوہ 57 کنال حق واپسی موضع سمرہ تھل جنڈی کو ملکیت 3576 ایکڑ 3 کنال ایک مرلہ 3 سر ساہی ہے۔ 209 کنال رقبہ بوجہ کمی سڑکات اور انہار وغیرہ ریکارڈ مال میں ہوئی ہے جو کہ حق واپسی کی صورت میں محکمہ مجاز اتھارٹی سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ 3400 ایکڑ کا اعداد و شمار کا اندراج اس وقت بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ Adjustment برانچ کے ریکارڈ کے مطابق Hindu Bhratri Management High School کی ملکیتی زمین میں سے 3569 ایکڑ 3 کنال ایک مرلہ 3 سر ساہی محکمہ اوقاف کی مقبوضہ ہے جو کہ زیر اہتمام high school ہے جبکہ 57 کنال حق واپسی موضع سمرہ تھل جنڈی اور 209 کنال رقبہ بوجہ کمی سڑکات اور انہار وغیرہ واپسی کی صورت میں موجود ہے سکول کے زیر اہتمام 28 کنال 7 مرلے ہے مزید برآں 10 کنال 14 مرلہ رقبہ پر جناح پارک زیر انتظام ٹی ایم اے لیّہ ہے اور

3 کنال 3 مرلے کمرشل رہائشی شکل میں مشترکہ کھاتہ کی وجہ سے کئی مالکان کے قبضے میں ہے۔ بوجہ مشترکہ کھاتہ نشاندہی بغیر تقسیم ممکن ہے اس رقبہ میں سے 10 افراد نے 16 مرلے 2 سرساہی کی بابت عدالت عالیہ میں writ petition دائر کر رکھی ہے اور حکم امتناعی عارضی حاصل کیا ہوا ہے۔ Bhratri Trust کے سکول کے نام ریونیو ریکارڈ میں Hindu Bhratri Management High School Layyah آرہا ہے اور اس کا موجودہ نام ایم سی ہائی سکول لیّہ ہے اور یہ 28 کنال 7 مرلے پر قائم ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار کا جواب سب نے سن لیا لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 908 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے جواب سے شیخ علاؤالدین صاحب مطمئن نہیں تھے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/909 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

صوبہ میں شادی ہالز کی لوٹ مار اور ٹیکس کی ادائیگی میں کمی کا رجحان

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ضلع لاہور کے تمام ٹاؤنز کے ذریعے شادی ہال کے ون ڈش کے ریٹ کی فہرستیں حاصل کی گئی ہیں اس کے مطابق راوی ٹاؤن کی اوسط قیمت ون ڈش مع چکن 300 سے 450 روپے، داتا ٹاؤن 500 سے 700 روپے، سمن آباد 330 سے 450 روپے، گلبرگ 500 سے 1400 روپے عزیز بھٹی ٹاؤن 400 سے 600 روپے، واہگہ ٹاؤن 350 روپے سے 400 روپے، اقبال ٹاؤن 380 روپے سے 800 روپے لاہور شہر کے تمام علاقوں میں ون ڈش 300 روپے سے 350 روپے تک دستیاب ہے۔ جہاں تک بڑے ہوٹلوں کا تعلق ہے تو وہ اپنے ماحول اور دیئے گئے سٹینڈرڈ کے charges شامل کر کے بل وصول کرتے ہیں۔ جس کا عام آدمی سے کوئی تعلق نہ ہے، جہاں تک ایک سے زیادہ ڈشز کا تعلق ہے تو اس کے لئے اسسٹنٹ کمشنر / ٹاؤن میونسپل آفیسر ریگولیشن اور اس کے علاوہ ضلعی انفورسمنٹ ٹیمیں تمام شادی ہال چیک کرتی ہیں۔ جہاں ون ڈش یا وقت کی خلاف ورزی پائی جاتی ہے تو اس پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ مزید ٹیکس کی شرح اور ٹیکس کی ادائیگی وغیرہ کے معاملات ضلعی حکومت اپنے طور پر طے کرتی ہے۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/920 چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھیں۔

پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ کھلاڑیوں کو کسی قسم کی ممنوع ادویات استعمال کرواتی ہے اور نہ ہی اس قسم کی ادویات کے استعمال کے نتیجہ میں کھلاڑی طالبات کسی جسمانی امراض میں مبتلا ہوئی ہیں۔اس سلسلے میں جن پانچ طالبات نے شکایت کی تھی ان میں سے دو طالبات فوزیہ پروین اور زنیرہ لیاقت نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو لکھی جانے والی درخواست سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور اس کی تحریری طور پر تردید کی ہے۔یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کے جعلی دستخطوں کے ساتھ درخواست دائر کی گئی ہے۔باقی ماندہ تین کھلاڑیوں کے داخلہ جات ان کی کلاسز اور امتحان سے مسلسل غیر حاضری پر معطل کئے،کسی شکایت یا درخواست کی بنیاد پر نہیں ہوئے۔جن کھلاڑی طالبات پر ممنوع ادویات کے استعمال کا الزام لگایا گیا ہے ان میں سے ایک کھلاڑی کی ڈوپ ٹیسٹ کی مصدقہ رپورٹ حکومت پنجاب سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے موصول ہوئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس سے اس الزام کی تردید ہوتی ہے جبکہ باقی تمام کھلاڑی طالبات بیان حلفی کے ذریعے اس الزام کی تردید کر چکی ہیں۔مزید یہ کہ اس سلسلے میں گورنر پنجاب کی ہدایت پر وائس چانسلر صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کی رپورٹ کے مطابق یہ سب خلاف واقعہ الزامات ہیں اور پنجاب یونیورسٹی کی ساکھ کو متاثر کرنے کی ایک سازش ہے۔یونیورسٹی انتظامیہ نے کسی کے بھی ایماء پر،کسی بھی قسم کی سازش کے خلاف بھرپور تدارک کیا ہے اور رپورٹ کے مطابق یہ واضح ہے کہ الزام درست نہیں تھا۔حقیقت کے مطابق ایسی کوئی ادویات استعمال کی گئی ہیں اور نہ ہی کسی کھلاڑی پر اس کا اثر نمودار ہوا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: شکریہ۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014

MR SPEAKER: Minister for Zakat and Ushr may introduce the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr Speaker! I introduce the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2014.

MR SPEAKER: The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering for report within two months.

ہنگامی قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ہنگامی قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014

MR SPEAKER: Minister for Zakat and Ushr may introduce the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Ordinance 2014.

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr Speaker! I introduce the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Ordinance, 2014 has been layed on the Table of the House. It is

deemed to be a bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and it is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within two months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہوا اب اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 9۔دسمبر 2014 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

137

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9-دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 21-اکتوبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: مجید نظامی (مرحوم) نظریاتی صحافت کا ایک تابناک اور زریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ یہ ایوان اس تابناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دُعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آمین

(موجودہ قراردادیں)

1- شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری (State Child) قرار دیا جائے۔

2- محترمہ حنا پرویز بٹ: پنجاب میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز ایک طالب علم سے 60 لاکھ روپے سے لے کر 90 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں لیکن اکثر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں ایم بی بی ایس کی پروفیشنل تعلیم دینے کے لئے لیبارٹریز، Proper Hospital اور Qualified Staff کی سہولیات میسر نہ ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں معیاری تعلیم نہیں مل پاتی اور انہیں سرکاری ہسپتالوں میں House Job بھی نہیں ملتی اور وہ میڈیکل کی Job حاصل کرنے کے لئے compete کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulate اور monitor کرنے کے لئے قانون سازی کی جائے۔

138

3۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہروں کی حدود مقرر کی جائیں اور پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا اہتمام کیا جائے۔

4۔ محترمہ لبنیٰ فیصل: اس ایوان کی رائے ہے کہ بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ایک ہفتہ کے اندر تمام process کو مکمل کیا جاسکے۔

5۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں موجودہ سال گندم کی ضرورت سے زائد پیداوار ہونے کے باوجود 16 کروڑ 74 لاکھ ڈالر مالیت کی 6 لاکھ 46 ہزار ٹن گندم کی درآمد کے معاملہ کی فوری تحقیقات کروائی جائے اور گندم درآمد کروانے والے عناصر کو بے نقاب کرکے ذمہ داروں کو کڑی سزا دی جائے۔

139

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

منگل، 9-دسمبر 2014

(یوم الثلاثہ، 16-صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰىهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝٥
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰىهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝١٠

سورۃ الشّمس آیات1 تا 10

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی(1)اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے(2) اور دن کی جب اُسے چمکا دے (3) اور رات کی جب اُسے چھپا لے(4) اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا(5) اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا(6) اور انسان کی جس نے اس (کے اعضاء) کو برابر کیا(7) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی(8) کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا(9) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا(10)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اِکو اِی حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایہہ دسیا اے دوستو
سب کجھ سوہنے تُوں نثار ہونا چاہی دا
حسنؓ حسینؓ تُوں جِند جان وار کے
علیؓ دے غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا
آقا جدوں یاد کرو اپنے غلاماں نُوں
ساڈا وی غلاماں چہ شُمار ہونا چاہی دا

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ صحت سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 689 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال پیر کاشف علی چشتی صاحب کا ہے، جی، سوال کا نمبر پکاریں۔

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! سوال نمبر 731 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: پی پی۔231 میں صحت کے منصوبوں کی منظوری ودیگر تفصیلات

*731: پیر کاشف علی چشتی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔231 ضلع پاکپتن میں صحت کے لئے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے، مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اور اس کی تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) محکمہ ان منصوبہ جات کی بروقت تکمیل کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھاتا ہے؟

(د) ان منصوبہ جات کی تکمیل میں تاخیر کے باعث اس کے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا اس کی منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف)

سات سکیمیں منظور ہوئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت ٹبی لال بیگ

2۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت EB/75

3۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت جوگی ہانس

4۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت 129/EB

5۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت حسن آرائیں

6۔ نئی تعمیر بنیادی مرکز صحت 26/KB (جاموبودلہ)

7۔ فراہمی آلات دیہی مرکز صحت قبولہ

(ب) بنیادی مرکز صحت 26/KB (جاموبودلہ) کی بلڈنگ مکمل ہے۔ صرف بجلی کا کنکشن لگنے والا ہے جس کا ڈیمانڈ نوٹس محکمہ بلڈنگ نے فروری 2014 میں مبلغ۔/249100 روپے جمع کروادیا ہے۔ تاحال کنکشن نہیں لگا ہے۔

(ج) بنیادی مرکز صحت 26/KB (جاموبودلہ) کا کنکشن لگوانے کے لئے محکمہ بجلی کے متعلقہ افسران سے روابط جاری ہیں۔ امید ہے کہ اسی ماہ ٹرانسفارمر اور بجلی کا کنکشن لگ جائے گا۔ جس کے بعد BHU کو فنکشنل کر دیا جائے گا۔

(د) بنیادی مرکز صحت 26/KB (جاموبودلہ) کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اس کی لاگت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ ڈیمانڈ نوٹس مبلغ۔/249100 روپے ماہ فروری 2014 میں محکمہ بجلی کو محکمہ بلڈنگ نے جمع کروادیا ہے۔ تاخیر ہونے کی وجہ سے صرف یہی اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ 26/KB میں جو نیا BHU بنا تھا، یہ کب مکمل ہوا تھا اور اس پر کتنا خرچہ آیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بنیادی مرکز صحت 26/KB جاموبودلہ کی بلڈنگ فروری 2014 میں مکمل ہو گئی تھی وہاں پر بجلی کے کنکشن کا issue تھا۔ ڈیمانڈ نوٹس کے پیسے جمع کروادیئے گئے ہیں لہذا یہ چند روز میں functional ہو جائے گا۔

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! یہ بلڈنگ 2009 میں مکمل ہوئی تھی اور اب چار پانچ سال گزرنے کے بعد یہ بتایا جارہا ہے کہ اس کے بجلی کے کنکشن کا ڈیمانڈ نوٹس بھجوادیا گیا ہے۔ اس بنیادی مرکز صحت پر 80/90 لاکھ روپیہ خرچہ ہوا ہے تو ایک طرف محدود وسائل ہیں اور دوسری طرف ہم یہ بلڈنگز بنادیتے

ہیں اور اُن کا سوسائٹی کو کوئی correspondence benefit نہیں پہنچتا تو کوئی ایسا پلان ہے کہ بنیادی مراکز صحت اور گھوسٹ سکولوں کا اجراء کیا جائے تاکہ سوسائٹی کو ان کا benefit پہنچ سکے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مشیر صحت خواجہ سلمان رفیق صاحب میرے ساتھ موجود ہیں ہم نے محکمہ صحت کے تمام backlog نکالنے کا فیصلہ کیا ہے اور الحمدللہ پچھلے 65/66 برس کا جو backlog تھا وہ بڑی تیزی سے نکل رہا ہے۔ بہت ساری خرابیاں اور بہت سارے معاملات تھے جن سے بالکل انکار نہیں ہے۔ محکمہ صحت میں جہاں جہاں recruitments کا issue تھا اور جہاں ڈاکٹرز کی non-availability کا issue تھا اُس کے لئے جناب چیف منسٹر نے بڑی مہربانی فرماتے ہوئے summary approve کر دی تھی جس پر process جاری ہے۔ معزز ممبر جس بلڈنگ کی نشاندہی کر رہے ہیں محکمہ صحت نے خواجہ سلمان رفیق صاحب کی سربراہی میں فیصلہ کیا ہے کہ ایسی جو بھی نشاندہی ہوا کرے گی سوال کرنے والے متعلقہ معزز ممبر کو ساتھ لے کر وہاں جایا کریں گے اور موقع پر جا کر اُس کی اصل حقیقت دیکھ کر عملدرآمد بھی کرائیں گے۔ جہاں تک اس بلڈنگ کا تعلق ہے تو اس کو انشاءاللہ چند روز میں functional کر دیا جائے گا۔

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وہاں پر جو existing ڈاکٹرز ہیں اُن میں سے کسی کی وہاں پر additional duty لگا دی جائے تاکہ اُس کا اجراء ہو جائے اور subsequently جب وہاں پر recruitment ہو گی تو وہاں پر نیا ڈاکٹر آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! نئی recruitment کی اجازت بھی ہو گئی ہے اور process بھی almost complete ہو گیا ہے لیکن اگر پھر بھی معزز ممبر سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا solution کر کے وہاں پر کسی کی ڈیوٹی لگا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1260 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1261 بھی محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1325 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1330 بھی محترمہ

راحیلہ انور صاحبہ کا ہے یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1371 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1527 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1561 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1579 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1580 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1589 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1590 بھی سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1593 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1594 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1608 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1610 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1650 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1744 ملک احمد یار ہنجرا صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1747 بھی ملک احمد یار ہنجرا صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اقتدار شیخ علاؤالدین ایوان میں داخل ہوئے)

بڑا افسوس ہے، افسوس اور معذرت دونوں ہی باتیں ہیں۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ یہ کہیں نہ کہیں یہاں نزدیک ہوں گے، سب نے کہا کہ نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1788 مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1796 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*1796: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ ضلع گجرات میں کل کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں اور کتنی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں، کیا ان ملازمین کی رہائش گاہیں ہسپتال میں موجود ہیں اگر نہیں تو حکومت لیڈی ڈاکٹرز کے لئے رہائش گاہیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں آؤٹ ڈور روزانہ کتنے مریض چیک ہوتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت خالی پوسٹوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(د) اس ہسپتال میں 14-2013 میں دوائیوں کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، نیز حکومت ہسپتال میں ایمبولینس فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 35 ہے اور ان میں 21 اسامیوں پر ملازم کام کر رہے ہیں 14 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Anesthetist (1), Women Medical Officer (2), Pediatrician (1), Charge Nurse (2), Mid Wife (1), Tube Well Operator (1), Store Keeper (1), Gate Keeper (1), Ward Servant (2), Naib Qasid (1), Chowkidar(1)

ہسپتال میں کسی قسم کی رہائش گاہیں موجود نہیں ہیں۔ یہ ہسپتال 8 کنال رقبہ پر تعمیر ہوا ہے۔ ہسپتال میں رہائشوں کی فراہمی کے لئے سکیم بنالی ہے چونکہ رہائشوں کی تعمیر کے لئے جگہ کم ہے اس لئے ملٹی سٹوری رہائشیں تعمیر کرنے کی سکیم بنائی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال میں روزانہ آؤٹ ڈور میں 215 سے زیادہ مریض چیک ہوتے ہیں۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ محکمہ صحت کی پالیسی کے مطابق تمام اسامیوں پر عملہ کی دستیابی پر تعیناتی کر دی جائے گی۔

(د) برائے سال 14-2013 میں ادویات کی فراہمی کے لئے 6 لاکھ 80 ہزار مختص کئے گئے ہیں۔ ایمبولینس کی فراہمی کے سلسلے میں گزارش ہے گورنمنٹ اس کے لئے سپیشل سکیم کے تحت فنڈز مہیا کر رہی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر ایمبولینس مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) کے جواب میں کہا ہے کہ ہسپتال میں روزانہ آؤٹ ڈور میں 215 سے زیادہ مریض چیک ہوتے ہیں۔ ہسپتال میں کم از کم 215 مریض ہوتے ہیں لیکن میرے خیال کے مطابق وہاں 500 تک مریض ہر روز آؤٹ ڈور میں آتے ہیں لیکن عملہ بہت کم ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو posts ابھی تک پُر نہیں ہوئیں حکومت کب تک انہیں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس طرح ہمارے معزز ممبر نے کہا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ سمری already approve کر دی ہے۔ ہم اس کو advertise کرنے لگے ہیں اور انشاء اللہ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ دو سے تین ماہ میں یہ تمام بھرتیاں اور specially ان کے ہسپتال کی بھرتیاں بھی مکمل ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ بھی اگر میاں طارق محمود صاحب اس اجلاس کے بعد چاہیں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔ اگر ان کو مزید ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے کہ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر مریض زیادہ ہیں۔ یہ معزز پارلیمنٹیرین ہیں ان کو بالکل زیادہ پتا ہے اس لئے اس اجلاس کے بعد ہم ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر ان کو اپنے ہسپتال کے لئے مزید کوئی requirement ہو گی تو ہم وہ بھی دینے کو تیار ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز(الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ ہسپتال میں کسی قسم کی رہائش گاہیں موجود نہیں ہیں۔ یہ ہسپتال 8 کنال رقبہ پر تعمیر ہوا ہے۔ ہسپتال میں رہائشوں کی فراہمی کے لئے سکیم بنالی ہے چونکہ رہائشوں کی تعمیر کے لئے جگہ کم ہے اس لئے ملٹی سٹوری رہائشیں تعمیر کرنے کی سکیم بنائی گئی ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جس طرح دو تین ماہ کا کہا ہے۔ یہ ایک ہسپتال کا مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہاں روزانہ 500 کے قریب مریض آتے ہیں تو پھر دو تین مہینے کی بات تو نہیں ہونی چاہئے۔ یہ صرف بتا دیں کہ فلاں تاریخ تک رہائشوں کا کام بھی شروع ہو جائے گا اور عملہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ اس سے ضروری اور کیا کام ہو سکتا ہے کہ پورے علاقے میں ایک میٹرنٹی ہسپتال ہے اور اس کی حالت یہ ہے۔ یہ خود کہتے ہیں کہ وہاں 215 مریض آتے ہیں لیکن میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں کہ وہاں پر 300 تک خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہاں رہائش گاہیں نہیں

ہیں جس کی وجہ سے لیڈی ڈاکٹر اور نرسیں دور سے آتی ہیں تو 24 گھنٹے سروس نہیں ہوتی اس لئے میٹرنٹی ہسپتال کا مقصد تو اسی وقت حل ہو سکتا ہے کہ وہاں پر ڈاکٹروں کے لئے رہائشیں ہوں اس کے لئے proposal بھی ہے یہ صرف مجھے اتنا بتا دیں کہ یہ کام کب تک شروع ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا ہے اور میں نے دو تین ماہ کی بات پورے پنجاب کی کی ہے۔ اس کے لئے ایک process ہے۔ اس کے لئے definitely اشتہار آئے گا، اس کے بعد کچھ دن دیئے جائیں گے اور پھر interview process ہو گا۔ میں نے specifically ان کے ہسپتال کے متعلق دو تین ماہ نہیں کہا بلکہ overall پورے پنجاب کے معاملہ میں یہ کہا ہے۔ میری معزز ممبر صاحب سے درخواست ہے کہ اس اجلاس کے بعد ہم ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ انہوں نے عملہ کی بات کی ہے تو ہم وہ پورا کر دیں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم ان کو دو تین ماہ کے بجائے ایک ماہ میں ہی as soon as possible کر دیں۔ اس وقت تک اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی عارضی بندوبست کرنا ہے تو ہم وہ بھی کر کے دینے کو انشاء اللہ تعالیٰ تیار ہیں۔ اس کے علاوہ جو رہائشوں کا مسئلہ ہے تو وہاں جگہ اتنی زیادہ موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے وہاں ملٹی سٹوری رہائشیں تعمیر کرنا پڑیں گی۔ اس سلسلہ میں اب تک ADP میں کوئی پیسا نہیں رکھا گیا اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ وہ رہائشیں تعمیر کرے گی لیکن پھر بھی ہم میاں طارق محمود صاحب کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اِسے نہیں کرتی تو ہم اپنے ADP میں اس ہسپتال کی رہائشیں تعمیر کرا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ اتنی لمبی تو بات ہی نہیں، یہ تو دو منٹ کی بات ہے۔ یہ میرے بھائی ہیں، میں ان کے ساتھ ضرور بیٹھوں گا لیکن یہ بتا دیں کہ کب تک رہائشوں کا کام شروع ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بلڈنگ بنی ہے اور ایک طریق کار کو adopt کیا جائے گا۔ آج کل موسم ایسا ہے اور اس کا اثر میرے معزز بھائی پر ہو گیا ہے۔ آج کل موسم ایسا ہے کہ سب کچھ آناً فاناً کر دیا جائے تو الہ دین کے چراغ سے تو معاملہ حل نہیں ہونا حکومت پنجاب کے محدود دستیاب وسائل کو دیکھتے ہوئے ہم سب کو اس کا ادراک کرنا پڑے گا۔ ہماری سب سے پہلی priority صحت اور تعلیم ہے۔ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی priority بھی یہی ہے۔ ہم یہ بالکل نہیں کہتے کہ آپ suffer نہیں کر رہے۔ آپ یقیناً suffer کر رہے ہوں گے اور آپ کی مشکلات

بھی ہوں گی لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ان مشکلات کے اندر رہتے ہوئے آپ کے علاقہ کے لئے جو کچھ بھی ہو سکا ان کا جو حق ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو فوراً کرتے ہیں۔ میں آج ابھی اسی وقت آپ کے ساتھ بیٹھنے کی بات کر رہا ہوں۔ میں کوئی دس دن بعد بیٹھنے کی بات نہیں کر رہا۔ یہ اجلاس جس وقت ختم ہوگا تو میں اور خواجہ سلمان رفیق صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل سے اگلے اجلاس میں جب ہماری باری آئے گی تو آپ مطمئن ہوں گے اور یہ سوال دوبارہ نہیں کر رہے ہوں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ دونوں یہاں ایوان میں موجود ہیں۔ ان دونوں کی موجودگی میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے۔ یہ صرف اتنا کہہ دیں کہ ایک ماہ کے اندر کام شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہماری گفتگو سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ یہاں ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اگر یہ اتنا بھی نہیں کر سکتے تو پھر ان سارے معاملات کا کیا فائدہ ہے۔ یہ بڑا serious issue ہے۔ یہ بتا دیں کہ فلاں دن تک یہ کام شروع ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی محترم طارق محمود صاحب سے دوبارہ عرض کروں گا کہ اس کے لئے ADP میں رقم رکھی جاتی ہے out of the way جا کر تو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ ہاں، out of the way کا ایک طریقہ ضرور ہے کہ جو صوابدیدی فنڈ میاں طارق محمود صاحب کو ملتا ہے، جو تمام ممبران اسمبلی کو بھی ملتا ہے۔ اگر واقعی یہ مسئلہ بہت اہم ہے تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ اپنا صوابدیدی فنڈ بھی اس میں استعمال کر دیں بقیہ کوئی کمی بیشی ہو گی تو ہم انشاء اللہ اسے پورا کر لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 8 کنال زمین جو ڈنگہ کی سب سے قیمتی زمین ہے وہ میں نے اپنے پاس سے ہسپتال کو دی ہے۔ یہ ہسپتال ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈز سے بنا ہے پنجاب حکومت کا ایک پیسا بھی وہاں پر خرچ نہیں ہوا۔ یہ صرف دو چار رہائشیں بنانے کے لئے تیار نہیں تو یہ کیا بات ہے؟ یہاں ساری حکومت بیٹھی ہوئی ہے۔ وہاں پر کوئی ایمبولینس بھی نہیں ہے اور اکثر لوگ مجھے فون کرتے ہیں۔ یہ تھوڑی سی مہربانی کریں یہاں سیکرٹری صحت بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ پنجاب حکومت کا مسئلہ ہے۔ انہیں چاہئے تھا اور پہلے ہی کہہ دیتے کہ ٹھیک ہے ہم یہ کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے عرض کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! میں بھی آپ دونوں صاحبان اور سیکرٹری صحت سے دو منٹ کی ملاقات کرنا چاہوں گا۔ آپ مجھے بھی دو منٹ کا وقت دیں۔ اس کے علاوہ میاں صاحب کے مسئلہ کو بھی حل کرنے کے لئے انہیں وقت دیں اور ان کے اس مسئلہ کو حل کرائیں۔ ان کا یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہم نے بڑے ادب سے ان کو کہہ دیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پہلی priority میں آئندہ ADP میں اس معاملہ کو رکھ لیں گے اور رہائشیں تعمیر کر دی جائیں گی۔ معزز ممبر timeframe مانگ رہے ہیں تو آپ خود سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے کہ میں ایک یا دو ماہ کا timeframe دے سکوں۔ انشاء اللہ as soon as possible ان کا معاملہ اللہ کے فضل سے حل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اسی سوال کے متعلق نہایت دست بدست عرض کرنی ہے۔ میرے محترم بھائی بتا رہے تھے کہ ہم دو تین مہینوں میں ڈاکٹروں کی کمی پوری کر دیں گے۔ میرا سوال تھوڑا سا لمبا ہے یہ ذرا دھیان سے سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔ آپ اگر تجویز دیں گے تو وہ اور بات ہے اور اس کا طریق کار آپ کو پتا ہونا چاہئے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے ایوان میں جو غلط بیانی کی ہے وہ بھی تو میں نے بتانی ہے کہ انہوں نے کیا کہا ہے ویسے خواجہ صاحب میرے چھوٹے بھائی ہیں لیکن مجھے عرض تو کرنے دیں، ایوان کے علم میں تو لانے دیں کہ بات کیا ہے اور اصل حقائق کیا ہیں؟ گزارش یہ ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں کیونکہ یہ منسٹر صاحب کی سیٹ ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں میں اپنی سیٹ پر چلا جاتا ہوں۔ ہمارے محترم بھائی اور ہم ایک جیسے ہی ہیں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ ماسوائے خواجہ سلمان صاحب کے ان کے بھی ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! نہیں، سب کے پاس ہے، ہمارے ہاتھ میں پنسل اور کاغذ بھی ہیں اور یہ سب کے پاس ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مانیں نہ مانیں، میں نے حقیقت بیان کر دی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ جناب جاوید محمود خان صاحب بڑے طاقتور قسم کے چیف سیکرٹری تھے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! اللہ کا شکر ہے وہ اب بھی ہیں، بے شک وہ کسی اور محکمے میں ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ وہ چیف سیکرٹری تھے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! اچھا ٹھیک ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ان سے کہا کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ضمنی سوال کریں۔ یہ ضمنی سوال میں ان سے کیسے پوچھ سکتا ہوں یہ بتائیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Rules کے مطابق اگر میں بات کروں گا تو بات بڑھ جائے گی۔ براہ مہربانی مجھ سے وہ نہ کہلوائیں، مجھے بات کرنے دیں میں پبلک کے مفاد کی بات کرنا چاہتا ہوں کوئی حکومت کے خلاف نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! Supplementary question regarding this question

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ضمنی سوال کیوں bulldoze کرتے ہیں؟ وقفہ سوالات کو آپ اس طرح سمجھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! میں جو بھی سمجھتا ہوں آپ سے گزارش یہ کی ہے کہ ۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں یا آپ کو پہلے ہی الہام ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ضمنی سوال کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال اتنا کوئی ضروری نہیں ہے، وہ اتنا بھی ہو سکتا ہے، کہاں لکھا ہے کہ سوال کی wording اتنی ہو، وہ آپ مجھے بتا دیں؟ آپ بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کون سی کتاب پر یقین رکھتے ہیں وہ مجھے بتا دیں پھر میں اس کے مطابق چلوں؟

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کہاں لکھا ہے کہ سوال کا سائز اتنا ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کیوں اپنا اور میرا ٹائم ضائع کر رہے ہیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ جتنا وقت لگا رہے ہیں آپ اگر مجھے عرض کرنے دیں تو شاید اب تک سوال ختم بھی ہو چکا ہوتا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: سندھو صاحب! بولیں۔ ان کو بولنے دیں، ذرا غور سے سنیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ [***]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں، آپ درمیان میں بولتے ہیں تو میرا tempo ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ مجھے بات تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری غلط بیانی کر رہے ہیں، آپ بات کریں گے تو میں ان سے پوچھوں گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات ہی کر رہا ہوں میں کوئی ہیر رانجھا تو نہیں پڑھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! مجھے پہلے یہ تو بتائیں آپ نے کتنا وقت لیا ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے وقت تو دیا ہی نہیں اور نہ ہی آپ مجھے بولنے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اپنا سوال اس ایوان میں کیوں نہیں دیتے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ چُپ کریں گے تو میں سوال دوں گا۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! بہت افسوس ہے۔ بات کریں جو آپ نے کرنی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پھر دیکھ لیں یہی تو بات ہے اگر آپ کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے تو بلڈ پریشر کی گولی منگوا لیتے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کی بات میں اکیلا نہیں سن رہا ہوں یہ ایوان کا وقت ہے میرا اور آپ کا وقت نہیں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایوان کا وقت بہت ہے۔ کام کی بات کرنی ہے، پورے پنجاب کی بات ہے اور بڑے کام کی بات ہے۔ آپ مجھے بات کرنے دیں گے تو پھر اس سے بہتری ہی ہو گی کچھ غلط نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! وقت کا خیال بھی رکھیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ محترم بھائی نے کہا ہے کہ تین مہینے میں ہم ساری appointments کر دیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ واقعی کر دیں گے یا ایوان کے سامنے غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے کیونکہ آج سے چھ سال پہلے کی بات ہے میں نے جاوید محمود صاحب سے کہا کہ کسی BHU میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے اور انہوں نے کہا کہ چھ مہینے دیں، سارے doctors complete ہو جائیں گے تو میں نے کہا کہ چھ مہینے نہیں آپ ایک سال میں کر دیں۔ آج تک جتنے ہیلتھ سیکرٹری آئے ہیں میں نے سب سے عرض کیا ہے کہ BHU، RHC اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال یا کسی ہسپتال میں ڈاکٹرز کی تعداد پچھلے چھ، سات سال میں complete نہیں ہوئی تو کیا ان کے پاس الہ دین کا چراغ ہے، یہ وضاحت فرمائیں کہ کتنے ڈاکٹرز رکھنے ہیں، کب تک رکھنے ہیں، اگر پبلک سروس کمیشن کے through رکھ رہے ہیں تو پبلک سروس کمیشن نے کیا تاریخ دی ہے، اِس وقت یہاں کیا status ہے اور appointments کس stage پر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے دوست، میرے بھائی نے بڑی مفصل بات کی ہے جبکہ سوال بہت simple and easy تھا۔ میں نے ابھی آپ کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے جو بات کی ہے میں اپنی اس بات پر قائم ہوں۔ جو process ہم شروع کر رہے ہیں اس process کے against جتنی vacancies cover ہوتی ہیں ان کو ہم دو یا تین ماہ میں complete کر لیں گے میں نے یہ بات کہی ہے، میں نے قطعاً یہ بات نہیں کہی کہ ہم پورے پنجاب میں ہر جگہ دودھ اور شہد کی نہریں بہا دیں گے اور تمام جگہوں پر ڈاکٹروں کی non availability کا issue ختم کر دیں گے۔ جتنا لمبا سوال ہوا ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایوان کو تھوڑا سا اس کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے پہلے جو عرض کیا ہے اگر آپ اس کا ریکارڈ نکال کر دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ پہلے انہوں نے کیا کہا ہے اور اب یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بالکل اپنی بات کو own کر رہا ہوں۔ آپ بالکل ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے انہوں نے کہا ہے کہ ہم پبلک سروس کمیشن کے through recruitment کر رہے ہیں اور اب یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے تو کمیشن کا نام ہی نہیں لیا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Recruitment کی ایک پالیسی ہوتی ہے اور سارے ہسپتالوں کے لئے یہ recruitment policy ایک جیسی ہی ہوتی ہے تو ان سے کہیں کہ ذرا وضاحت فرمائیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! سارے صوبے میں ایک ہی recruitment policy ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے طاہر سندھو صاحب سے یہ درخواست ہے کہ پہلے ڈاکٹرز کی recruitment پر ban تھا، جو BHU,s اور RHC,s پر ban جناب چیف منسٹر نے relax کر دیا تھا اس کا process شروع ہو چکا ہے اور completion ہونے والا ہے۔ اس کے بعد جو اگلا step ہے جو کہ ڈاکٹرز کی non availability کا issue ہے اس کی سمری بھی ہم نے چیف منسٹر سے منظور کروالی ہے اور اس کو ہم process میں لانے لگے ہیں لیکن جب تک ہم اس معاملے کی اصل تہہ تک نہیں پہنچیں گے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک ہمارے دوستوں کو شاید اندازہ نہیں ہوگا۔ میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہے کہ پینسٹھ برس کا backlog تھا جس کو ہم ٹھیک کرنے جا رہے ہیں۔ ڈاکٹرز کی پروموشن گزشتہ بیس بیس، پچیس پچیس سال سے نہیں ہوئی تھی، ہم نے آج الحمدللہ ایسا road map set کر دیا ہے کہ اگلے پندرہ برس تک ڈاکٹرز کی automatically promotions ان کی باری آنے پر ہو جایا کریں گی اور جو ڈاکٹرز کی non availability کا issue ہے اس میں ہم سب کہیں نہ کہیں ذمہ دار ہیں۔ ڈاکٹرز آپ کے سامنے ہیں اگر 100 فیصد کوٹا ہوتا ہے تو اس میں کتنے فیصد بچے اور کتنے فیصد بچیاں ہوتی ہیں اور یہ سپریم

کورٹ کا حکم ہے اس میں ہم gender discrimination نہیں کر سکتے تو جب بچیاں اور بچے تعلیم حاصل کر لیتے ہیں اور اس کے بعد وہاں پر جا کر join نہیں کرتے تو یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ حکومت نے ان تمام چیزوں کو دیکھنا ہے اور ہم ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے اپنی نئی پالیسی بنا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش اور خواہش بھی یہی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے ہم اس issue پر قابو پا لیں۔ ہم جتنی بہتری لا سکیں گے بالکل لائیں گے اور میں پھر یہ repeat کرتا ہوں کہ میں نے یہ بالکل نہیں کہا کہ اگلے دو سے تین ماہ میں پورے پنجاب میں ہر جگہ پر ڈاکٹرز موجود ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، correction ہو گئی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کا جواب satisfactory نہیں ہے۔ میں جو پوچھ رہا ہوں اس حوالے سے تو انہوں نے کوئی بات ہی نہیں کی اور سوال گندم جواب چنا والی بات ہے۔ اب یہ گھوم کر پیچھے آ گئے ہیں کہ ہم پالیسی بنا رہے ہیں۔ کیا سات سال سے ہم پالیسیاں ہی بنا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ approval ہو چکی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اور ہیلتھ سیکرٹری یہاں تشریف فرما ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اس ایوان میں categorical statement دیں کہ کب تک ساری vacancies fill ہو جائیں گی؟ یہ categorical statement کیوں نہیں دیتے، یہ تو beating about the bush ہے اور یہ ہمیں ایسی vague statements دے کر جانا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں enough is enough now. ان کو کچھ کرنا چاہئے لہٰذا یہ کچھ کام بھی کریں مگر simple یہ نہیں کہ صرف آئے، گپ شپ لگائی اور چلے گئے۔ ان سے کہیں کہ یہ تینوں آپس میں مشورہ کر کے ایوان کو بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑی practical بات کرنے کا عادی ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے ماضی کے بارے میں جن دوستوں کو پتا ہے کہ میں جو بات کرتا ہوں اس پر پہرہ دیتا ہوں۔ انہوں نے اختیارات کی بات کی ہے تو اللہ کے فضل و کرم سے جتنے اختیارات آئین اور قانون مجھے دیتا ہے الحمد للہ وہ تمام اختیارات میں پچھلے چھ برس سے استعمال بھی کر رہا ہوں اور چیف منسٹر صاحب نے دیئے بھی ہوئے ہیں۔ اگر کسی کو نہیں دیئے تو وہ kindly اپنی پالیسی اور اپنے روّیے پر نظر ثانی کریں۔

MR SPEAKER: Don’t be personal to each other.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ان کی جو suggestion ہے اس پر ہم بالکل عمل کریں گے۔ ان کو اگر کوئی confusion ہے جیسے میں نے پہلے میاں طارق محمود صاحب سے بھی عرض کی کہ بیٹھ کر ہم بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے نشاندہی کی ہے، آپ کو کوئی تجویز نہیں دی بلکہ انہوں نے آپ سے سوال کا جواب پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے ان کے سوال کا جواب انہیں دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

MR SPEAKER: Supplementary on this question but this is the last.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ڈاکٹر جو بھرتی کئے جا رہے ہیں BHUs میں ان کی اجازت دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کے متعلق پوچھیں جو چل رہا ہے۔ اسی سوال پر ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ڈاکٹرز کی بھرتی پر ہی بات کر رہا ہوں۔

MR SPEAKER: Order Please, Order Please.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن اضلاع میں PRSP کے پاس BHUs ہیں وہاں ڈاکٹرز کیسے بھرتی ہوں گے کیونکہ وہ تو ان کی domain میں ہی نہیں آتے۔ جو BHUs خالی پڑے ہوئے ہیں وہاں پر بھرتی کیسے ہو گی؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دوسرا سوال آپ نہیں کر سکتے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے ابھی عرض کر دیا تھا کہ چیف منسٹر پنجاب BHUs اور RHCs میں recruitment process کو complete کرنے کی already approval دے چکے ہیں۔ اس کو advertise بھی کر دیا گیا ہے اور انشاء اللہ دو یا تین ہفتے میں یہ process مکمل کر لیا جائے گا۔ اگر specific کسی جگہ کی نشاندہی میرے بھائی کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کریں اس پر بھی میں ان کو بتادوں گا کہ کتنی دیر لگے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سارے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جو منظوری دے رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ PRSP کی بات کر رہے ہیں کہ وہ آپ کی domain میں نہیں آتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جن اضلاع میں PRSP ہے وہاں محکمہ صحت ڈاکٹرز بھرتی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ انہوں نے بات سن لی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہمارا target یہ ہے کہ ہم تمام BHUs کو functional کر دیں کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ BHUs ماضی میں اس طرح سے functional نہیں رہے۔ ہم نے حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے اور حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے آگے چل رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو process شروع ہوا ہے جب اس کا completion ہو گا تو ہمیں اندازہ ہو جائے گا کہ ہم اس میں کتنے percent کامیاب ہوئے ہیں اور کتنے ناکام ہوئے ہیں۔ اس میں اگر مزید کوئی چیز رہ جائے گی تو definitely اس کے لئے دوبارہ کچھ نہ کچھ ضرور کر لیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ میاں صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: No, no supplementary you can't do. آپ تشریف رکھیں اور ہم اس سے آگے جا چکے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ہو کر بات کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر ان کو disqualify کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔ جی، اگلا سوال بھی میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر پکاریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1797 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: آر ایچ سی میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں ودیگر تفصیلات

*1797: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ ضلع گجرات میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز کی کل کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں ان میں سے کتنی اسامیاں خالی ہیں کیا حکومت ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سنٹر کے لئے فوری ایمبولینس خریدنے اور ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں کو قابل استعمال بنانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں لیڈی ڈاکٹر کی کل دو منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت ان خالی پوسٹوں پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ڈاکٹر کی تعیناتی کر رہی ہے جو کہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں ایمبولینس موجود ہے اور کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں کی مرمت کے لئے بلڈنگ ڈپارٹمنٹس سے rough cost estimate حاصل کئے گئے ہیں اور ان کی سکیم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو فنڈز کی فراہمی کے لئے بھیجی جا رہی ہیں فنڈز کی فراہمی کے ساتھ ہی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں ایمبولینس موجود ہے اور کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں کی مرمت کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے rough cost estimate حاصل کئے گئے ہیں اور ان کی سکیم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو فنڈز کی فراہمی کے لئے بھیجی جا رہی ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے ساتھ ہی مرمت کا کام شروع ہو جائے گا۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا کتنا estimate ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس وقت estimate دینا تو ممکن نہیں ہے البتہ میرے بھائی fresh question کر دیں تو میں ان کو پوری detail دے دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے ویسے ہی پتا کرنا ہے تو میں نے ان سے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ اجلاس کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو میں انہیں پوری تفصیل منگوا کر دے دیتا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ خود بتا دیں اور سارا ایوان یہاں موجود ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ estimate بھیجے ہوئے ہیں جس پر میں نے کہا ہے کہ کتنے estimate ہیں اگر یہ بھی ان کو معلوم نہیں ہے تو پھر ضمنی سوال کیا رہ گیا اور اس کا کیا مقصد رہ گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ چونکہ exact amount مانگ رہے ہیں تو ان کو چاہئے تھا کہ سوال کے اندر یہ بھی سوال کر لیتے تو ہم ان کو exact amount دے دیتے۔ میں کوئی دس سال بعد کا وعدہ نہیں کر رہا بلکہ دس منٹ بعد کا وعدہ کر رہا ہوں۔ یہ میرے ساتھ اس سیشن کے بعد بیٹھیں جیسے آپ کا حکم بھی ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا ہے تو میں ان کو انشاء اللہ detail provide کر دوں گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 22-اکتوبر 2014 کو موصول ہوا ہے۔ کیا ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بندہ وہاں گیا ہے جس نے اس کا visit کیا ہو کیونکہ وہاں ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں کی حالت بہتر نہیں ہے۔ میٹرنٹی ہسپتال کے بارے میں انہوں نے کہا کہ آٹھ کنال زمین ہے۔ اب وہاں پر تین ایکڑ زمین موجود ہے لیکن آپ یقین جانیں کہ اگر کوئی ان کی رہائش گاہوں کو جا کر دیکھے تو حشر وہی ہے جو میں نے بس سٹینڈ کے بارے کہا تھا کہ اتنی بُری حالت کسی جگہ پر نہیں ہے۔ اگر ہیلتھ کے ساتھ ہمارا ایسا سلوک ہے جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہماری بہت اچھی کارکردگی ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ

صرف وہاں جا کر دیکھ لیں تو انہیں پتا چل جائے گا کہ کیا صورتحال ہے اور آپ جز (ب) خود پڑھ لیں کہ جو بلڈنگ dangerous ہے کیا اس پر محکمے کا یہ جواب آنا چاہئے؟

MR SPEAKER: Parliamentary Secretary Sahib! Be careful.

معزز ممبران: ڈھلوں صاحب پارلیمانی سیکرٹری نہیں بلکہ چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں کسی کا نام نہیں لے رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے اپنی بات کے آغاز میں ہی یہ ذکر کیا تھا کہ ہم نے اپنی پالیسی کو تھوڑا change کیا ہے کہ اب جب کوئی ممبر سوال کرے گا تو ہم دیکھیں گے کہ جس سوال پر فوری respond کرنے کی ضرورت ہو گی اور serious نوعیت کا سوال ہو گا تو چاہے حکومتی یا اپوزیشن کا ممبر ہو گا، ہم اس سے متعلقہ ممبر کو ساتھ لیں گے اور on the spot ان کے سوال کا جواب تلاش کریں گے۔ طارق محمود صاحب والے issue پر ان کو assurance دیتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے پاس گجرات میں خود آئیں گے اور خود وہاں ان کے ساتھ بیٹھ کر تمام معاملات کو ٹھیک کریں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ آئین کی دفعہ جس کے تحت ہر شہری کو medical facilities provide کرنا ضروری ہیں، یہ پالیسی کی بات کرتے ہیں جبکہ میں آئین کی بات کرتا ہوں۔ میرے محترم بھائی سے پوچھیں کہ آئین کی کون سی وہ دفعات ہیں جو provide کرتی ہیں کہ mandatory medical treatment ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: کچھ باتیں common sense سے بھی چلتی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔

You're Honour! Speaker is not supposed to come for the rescue of the Parliamentary Secretary or for that matter, the Minister…

MR SPEAKER: What are you talking gentleman? Don't say like this.

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مجھے آئین کا آرٹیکل بتا دیں کہ کس کے تحت وہ اس پالیسی کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جب اس کی ضرورت ہو گی تو وہ بتا دیں گے۔ جی، آپ کا بہت شکریہ۔ ایسا نہ کیا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا بھی ضمنی سوال ہے لیکن جن کا سوال ہے ان کو تو کرنے دیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کا آگے سوال ہو۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: انہوں نے کہا ہے کہ آپ ضمنی سوال کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! معزز ممبر کو ladies سے بات کرنے کا پتا نہیں ہے۔ میں بات کرنا چاہ رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ "چپ کر کے بیٹھو" یہ کیا nonsense ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کی دل آزاری ہوئی ہے تو اس بات کو جانے دیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تو نہیں کہا۔

جناب سپیکر: آپ کو کچھ خیال کرنا چاہئے۔ آپ ایوان کے ممبر ہیں اور وہ بھی معزز ممبر ہیں۔ آپ سب ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور آپ direct کسی سے بات نہ کریں۔ مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محرک نے اجازت دی ہے کہ آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جز (الف) میں سوال کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ ضلع گجرات میں ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کی کل کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں؟ اس کا جواب جو انہوں نے دیا ہے اس میں ڈاکٹرز کو بالکل گول کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: سب ڈاکٹرز ہی ہوتے ہیں، لیڈی ڈاکٹر ہوں چاہے مرد ڈاکٹر ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمیں معلوم ہے کہ ڈاکٹرز بھی ہوتے ہیں اور لیڈی ڈاکٹرز بھی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: جیسے آپ ایم پی اے ہیں اور دوسرے بھی ایم پی اے صاحبان ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے مرد ڈاکٹرز کو omit کر دیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ سوال کو پہلے غور سے پڑھا جائے تب اس کے مطابق جواب آئے۔ دوسرا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ سوال کے موصول ہونے تک پورا ایک سال کا period ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان پوسٹوں کو پُر کر رہے ہیں یعنی پورا ایک سال ہو گیا ہے لیکن اس میں کوئی

پیش رفت نہیں ہے۔ میں توجہ یہ کرانا چاہتا ہوں کہ BHUs اور RHCs میں خواتین اور مرد ڈاکٹرز نہیں جاتے۔ پچھلی دفعہ جب وقفہ سوالات تھا تو اس وقت بھی میں نے اس حوالے سے نشاندہی کی تھی تو اس وقت انہوں نے کہا کہ ہم اپنی پالیسی کو review کریں گے۔ گزارش یہ ہے کہ بڑے شہر کے اندر جب ڈاکٹر appoint ہوتا ہے تو اس کی تنخواہ بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کے لئے بڑے شہر کی آسانیاں بھی موجود ہوتی ہیں لیکن جب اس کو BHU یا RHC میں بھیجتے ہیں تو اس کی تنخواہ بھی کم ہو جاتی ہے اور اس کے لئے آنے جانے اور بچوں کی ایجوکیشن جیسی مشکلات بھی بڑھ جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کی بات غور سے سنیں۔ شاہ صاحب کا ضمنی سوال تو نہیں بنتا بہر حال ان کی تجویز آ گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی تھی کہ BHUs اور RHCs میں جو ڈاکٹر بھیجتے ہیں ان کو hard area الاؤنس یا رورل سروس الاؤنس دیں کیونکہ اس سے ان کی presence وہاں بہتر ہو جائے گی۔ مجھے یاد ہے کہ خواجہ سلمان رفیق صاحب نے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ یہ بہت اچھی تجویز ہے اس پر ہم غور کر رہے ہیں۔ ایک سال بعد یہ جواب آیا ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر ان کی کیا پالیسی بنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسے میرے معزز بھائی نے دو باتیں کی ہیں۔ پہلے انہوں نے کہا کہ سوال کو دیکھ لینا چاہئے تو سوال کو میں دیکھ رہا ہوں کہ پوچھا گیا ہے کہ گورنمنٹ رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں لیڈی ڈاکٹرز کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں پوچھی گئی تھیں جو کہ بتا دی گئی ہیں کہ دو اسامیاں ہیں اور ان کی تعیناتی کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو میں اس معزز ایوان میں وضاحت کر دیتا ہوں کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تعیناتیوں کا عمل مکمل کیا گیا تھا لیکن آپ کو وہ issue یاد ہو گا کہ بہت سارے لوگوں نے join نہیں کیا تھا۔ ان میں سے بہت سارے لوگ ٹریننگ پر تھے تو انہیں E.O.L دینی پڑی۔ ابھی ہم نے اس کا متبادل حل یہ نکالا ہے کہ ایڈہاک appointment کے لئے ان کی ریکوزیشن بھیج کر ان کی appointments کر رہے ہیں۔ یہ process شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔ بہت جلد سے مراد ہے کہ ایک آدھ مہینے کے اندر ہی یہ مکمل ہو جائے گا within this month or may be جنوری کے دو ہفتوں کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا انشاء اللہ۔

جناب سپیکر!دوسری بات آپ نے جو کہی تو آپ کی تجویز اس دن بھی بہت بہترین تھی اور آج بھی بہت بہترین ہے جس پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور پہلے اس دن سلمان رفیق صاحب نے بھی شکریہ ادا کیا تھا اور میں آج دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اس پر کام شروع کر دیا گیا ہے مثال کے طور پر بہاولپور میں۔۔۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسامیوں کو بڑی جلدی fill up کرتے ہیں BHUs میں تو کوئی ڈاکٹر جاتا نہیں ہے کیونکہ 70 فیصد تو یہ لڑکیاں بھرتی کرتے ہیں جبکہ صرف 30 فیصد مرد ڈاکٹر ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: لڑکیاں بھی اسی پاکستان کی شہری ہیں اور آپ یہ بات نہ کریں۔ مہربانی کریں قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہے بلکہ لڑکیاں تو وہاں پر جانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔یہ ریکروٹمنٹ کر بھی لیں گے تو پھر بھی دیہی علاقوں میں اسامیاں fill up نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہاں پر لڑکیاں جانے کے لئے تیار نہیں ہوں گی۔

MR SPEAKER: Qureshi Sb! All citizens of Pakistan have equal rights under the Law, under the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ابھی چونکہ بات کر رہا تھا لیکن محترم انیس قریشی صاحب نے ضمنی سوال کر دیا۔ میں بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کے متعلق بات کر رہا تھا آپ نے جو بات کی وہ بالکل ٹھیک ہے۔وکٹوریہ ہسپتال اور جو peripheries ہیں ان میں فرق ہونا چاہئے۔اس کے ارد گرد کے علاقوں کی ہم valuation کروا رہے ہیں کہ کتنا فرق ہونا چاہئے اور یہ process ہم نے شروع کر دیا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کی valuations مکمل ہوں گی تو ہم اس میں difference رکھیں گے اور لازمی طور پر ہم کچھ نہ کچھ ضرور ہارڈشپ الاؤنس ایسی کسی مد میں دیں گے کہ انہیں difference feel ہو اور وہ لوگ وہاں جانے کے لئے بالکل آمادہ ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ میں وہاں جاؤں گا اور دیکھوں گا تو میری گزارش یہ ہے کہ ان کے ساتھ سیکرٹری صحت بھی جائیں گے تو تب ہی ان کے جانے کا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے اس لئے یہ مہربانی کر کے سیکرٹری صحت کو بھی ساتھ لے کر جائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بالکل، انشاء اللہ تعالیٰ سیکرٹری صحت بھی میرے ساتھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: وہ ان کے ساتھ coordinate کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1803 مہر محمد فیاض صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1817 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1844 میاں محمد اسلام اسلم صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1858 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلا سوال محترمہ عذرا صابر خان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1863-B ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عذرا صابر خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سول ہسپتال کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*1863-B: محترمہ عذرا صابر خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ شہر میں سول ہسپتال کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس میں مریضوں کے لئے کتنے وارڈز ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کی آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافہ کی مناسبت سے سول ہسپتال میں بیڈز کی تعداد بہت کم ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) مذکورہ ہسپتال کی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے حکومت کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں سول ہسپتال کا کل رقبہ تقریباً 160 کنال ہے، اس میں قائم وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈینگی وارڈ، دل وارڈ، سرجری وارڈ، میڈیسن وارڈ، چلڈرن وارڈ، آرتھوپیڈک وارڈ، نیوروسرجری وارڈ، ای این ٹی وارڈ، آئی وارڈ، آئی سی یو، گائنی وارڈ، چیسٹ وارڈ، ڈائیلسز وارڈ، ٹراما سنٹر، آپریشن تھیٹر، ڈرماٹالوجی اور ڈینٹل وارڈ۔

(ب) مذکورہ شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر حکومت پنجاب اس ہسپتال کو 450 بستروں سے بڑھا کر 775 بستروں تک لے جا رہی ہے۔اس کے علاوہ میڈیکل کالج کے ساتھ نیا تدریسی ہسپتال بنانے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔

(ج) جی ہاں! پرانی آئی وارڈ جو کہ 30 بیڈز پر مشتمل تھی کو گرا کر اس کی جگہ تین منزلہ عمارت جس میں 45 بیڈز آئی وارڈ، 100 بیڈز چلڈرن میڈیسن وارڈ۔اس میں ایک آئی سی یو وارڈ، ماڈرن ویل ایکوپڈ نیونٹل یونٹ (سرجری) جس میں تمام اسٹیٹ آف دی آرٹ سہولیات موجود ہوں گی۔اس کے علاوہ ماڈرن مارچری، ایک جدید آڈیٹوریم جس میں ویڈیو کے ساتھ 50 لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ ہو گی، اس کے علاوہ تمام سٹورز (جنرل سٹور، میڈیسن سٹور، آکسیجن سٹور وغیرہ) نئے تعمیر کئے جائیں گے۔

(د) جی ہاں! DHQ/Teaching Hospital گوجرانوالہ کو اپ گریڈ کیا جارہا ہے اور اس میں نئے ڈیپارٹمنٹ کا اضافہ کیا جارہا ہے جو کہ پہلے سے موجود نہ تھے۔ان سکیمز کا PC-I تیار کیا جارہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ گوندلانوالہ علی پور روڈ پر 600 بیڈز کا تدریسی ہسپتال جس میں انٹرنیشنل level کی سہولیات میسر ہوں گی، اس پر بھی کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! اس کے آخری حصہ کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ڈی ایچ کیو گوجرانوالہ کو اپ گریڈ کیا جارہا ہے اور اس میں نئے ڈیپارٹمنٹس کا اضافہ بھی کیا گیا۔ان سکیموں کا PC-I تیار کیا جارہا ہے لیکن اس حوالے سے یہاں پر کوئی time line mention نہیں ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس کے لئے کوئی time frame line کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری بہن نے جس جگہ کی نشاندہی کی ہے تو ابھی ہم نے وہاں پر میڈیکل کالج بھی بنایا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ missing facilities کے بارے میں انہوں نے سوال کیا ہے تو یہ issue پورے پنجاب میں موجود ہے اور اسے

ٹھیک کرنے کے لئے اپنے وسائل میں رہتے ہوئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ان کے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے لئے PC-I تیار کیا گیا ہے اور process میں ہے۔میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً 2014-8-28 کو یہ منظور بھی کر لیا گیا ہے اور اس میں 155 ملین روپے مختص کر دیئے گئے ہیں اور انشاء اللہ عنقریب یہ سارا process complete کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر D-1863 بھی محترمہ عذرا صابر خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1874 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ کیسے؟ وہ مجھے کہہ کر جاتے یا میرے پاس ان کی کوئی تحریر آتی اور میرے آفس کے ساتھ ان کی کوئی خط وکتابت ہوتی تو پھر میں یہ pending کر سکتا تھا۔اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پی ٹی آئی کے ممبران کے سوال آپ pending کر رہے ہیں تو کیا ان کے ساتھ آپ کی کوئی خط وکتابت چل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، میرے بھائی! میری ان کے ساتھ خط وکتابت چل رہی ہے۔وہ اس معزز ایوان میں نہیں آ رہے تو یہ ان کی مرضی ہے۔ایسی باتیں نہیں کیا کرتے اور ذرا سوچ سمجھ کر بات کیا کریں۔اگلا سوال جناب منان خان صاحب کا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1884 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: پی پی۔134 میں ڈسپنسریوں اور مراکز صحت کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1884: جناب منان خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔134 نارووال میں ڈسپنسریاں اور مرکز صحت کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) درج بالا مراکز صحت میں 12-2011 تا 13-2012 کتنی مالیت کی کون کون سی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ج) ان سنٹرز سے روزانہ کتنے مریض مستفید ہو رہے ہیں اور ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(د) ان مراکز صحت میں کس کس گریڈ کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پی پی۔134 نارووال میں ڈسپنسریاں اور مرکز صحت کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

آر ایچ سی کوٹ نیناں، جی آر ڈی مینگڑی، بی ایچ یو اخلاص پور، بی ایچ یو لالیاں، بی ایچ یو ملک پور، بی ایچ یو ولی پور، بی ایچ یو بارہ منگاہ، بی ایچ یو بوعہ، بی ایچ یو میر پور گجراں، بی ایچ یو فتح پور افغاناں، بی ایچ یو ڈیرہ افغاناں، بی ایچ یو گنگراں، بی ایچ یو ملہ، بی ایچ یو ببرال، بی ایچ یو کنجروڑ، بی ایچ یو منڈیالی۔

(ب) درجہ بالا مراکز صحت میں 2011-12 تا 2012-13 میں 4.64 ملین روپے مالیت کی مندرجہ ذیل ادویات فراہم کی گئی ہیں:

Eye drops 0.5 %, Tab. Diclofenac, Inj. Dexa, Inj. Diclofenac, Syp. Amoxil 250mg, OPS, Bandegaes, Tab. PCM, Tab. Cotri D/S, Tab. Amlodippcm, Tab. Ciproflox, Inj. MTZ 100ml, Syp. Acetamole 60ml, Syp. Ammoniumchlorid, Syp. Eoten 50ml, Syp. Salbitamole 60ml, B.B. lotion 60ml, D/syringe 5ml, Cap. Omepro 20ml, Cap. Amoxil 500mg, Syp. Metromide, Tab. Mtromidazole, Inj. Genimycine, Tab. C/Q, Inj. Qxitocin, Tab. Salbutamole, Inj. Cipro, Inj. Ringer 1000ml, Syp. Zine, Inj. Amoxil 250 mg, Inj, Amoxil 500mg, Cap. Amoxil 250mg, Tab. Asprin. Tab. Atenlol, Tab. Ramitidin, 2% clindamycin viginal cream

(ج) ان سنٹرز میں آؤٹ ڈور پر روزانہ تقریباً 778 مریض مستفید ہو رہے ہیں۔ ان کو مفت ادویات اور علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) ان مراکز صحت میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں:۔

آر ایچ سی شاہ غریب: سینئر میڈیکل آفیسر (گریڈ18)، میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، چارج نرس (گریڈ16)، ڈینٹل، لیب ٹیکنیشن (گریڈ9)، ڈریسر، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ، انستھزیا اسسٹنٹ، ڈسپنسر (گریڈ6)،

سینٹری پٹرول۔آر ایچ سی کوٹ نیناں، سینئر میڈیکل آفیسر (گریڈ18)، میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، چارج نرس (گریڈ16)، ڈینٹل ٹیکنیشن (گریڈ9)، انستھزیا اسسٹنٹ ڈسپنسر (گریڈ6)، مڈوائف (گریڈ4)، سینٹری پٹرول (گریڈ1)

بنیادی مرکز صحت منڈیالی: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)

بنیادی مرکز صحت اخلاص پور: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)۔

بنیادی مرکز صحت لالیاں: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹرشن سپروائزر، (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)

بنیادی مرکز صحت ملک پور: کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)۔

بنیادی مرکز صحت ولی پور بورا: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، لیڈی ہیلتھ وزیٹر (گریڈ12)۔

بنیادی مرکز صحت بارہ منگاہ: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، چوکیدار (گریڈ1)۔

بنیادی مرکز صحت بوعہ: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)۔

بنیادی مرکز صحت میر پور گجراں: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)

بنیادی مرکز صحت فتح پور افغاناں: کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، سینٹری انسپکٹر

بنیادی مرکز صحت ڈیرہ افغاناں: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)

بنیادی مرکز صحت کنگراں: سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹرشن سپروائزر، (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)۔

بنیادی مرکز صحت ملہ: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، سینٹری انسپکٹر۔

بنیادی مرکز صحت برال: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، لیڈی ہیلتھ وزیٹر (گریڈ12)۔

بنیادی مرکز صحت کنجروڑ: کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)۔

ان اسامیوں کو مشتہر کر دیا گیا ہے، اور نومبر 2014 تک پُر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں پی پی۔134 نارووال میں ڈسپنسریوں اور مراکز کی تفصیلات، حالانکہ وزیر اعلیٰ صاحب محکمہ صحت پر بڑی توجہ دیتے ہیں اور میری اطلاع کے مطابق دو RHC's میرے حلقہ کے اندر ہیں لیکن محکمہ نے ایک غائب کر دی ہے تو ان کی انفارمیشن میں ایک RHC ہے ہی نہیں تو یہ وہاں پر کیا ضروریات پوری کریں گے ؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جس جواب کے بارے میں نشاندہی کی ہے تو میری درخواست ہو گی کہ یہ بتائیں کہ کون سے RHC کی اس میں missing ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو جس متعلقہ افسر نے یہ غلط جواب بھیجا ہے تو میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس متعلقہ افسر کے خلاف پوری کارروائی کی جائے گی اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی غلط جواب بھیجنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ RHC شاہ غریب ہے جس کا انہوں نے ذکر ہی نہیں کیا۔ ان کی حالت یہی ہوتی ہے کہ وہ یہاں پر سوال کا جواب جو بھی بھیج دیں یہ پڑھ دیتے ہیں لیکن کوئی ایکشن نہیں ہوتا اور کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: جی، جس نے جواب غلط دیا ہو گا اس کے خلاف ایکشن ہو گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس سوال کے آخری جز میں کہا گیا ہے کہ ان مراکز صحت میں کس کس تاریخ سے کون کون سی اسامیاں خالی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سوال کا جز بولیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جز (د) میں ہے اور کب تک پُر کر دی جائیں گی۔۔۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! پہلے مجھے تو سوال کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کے بعد کر لیں۔ جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جز(ج) کے نیچے جز(د) میں صفحہ 31 پر دوسرے پیرے سے نیچے اس کی پوری تفصیل دی گئی ہے کہ کون سی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ تفصیل دیکھنے کے بعد ایک بڑا محتاط اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان خالی اسامیوں کے ساتھ بالکل non working capacity میں ہسپتال ہوگا اور یہ حالت صرف ایک مرکز یا اس ایک ضلع یا اس ایک ہسپتال کی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ڈی ایچ کیو قصور میں 112 اسامیوں میں سے 72 خالی ہیں یعنی صرف 40 لوگ کام کر رہے ہیں تو ضمنی سوال کی صورت میں آپ کی اجازت سے یہ جسارت کروں گا کہ تجویز ہم نے یہ دی تھی کہ جب تک کوئی جامع پالیسی نہیں بنے گی تب تک یہ معاملہ حل نہیں ہوگا۔ ابھی یہاں پر جتنے سوالات اٹھائے گئے ہیں تو ہر ایک کے جواب میں خالی اسامیوں کی تفصیل کی 70 فیصد ratio جو میں ایک محتاط اندازے سے کہہ رہا ہوں کہ 70 فیصد تک اسامیاں خالی پڑی ہیں اور وہاں پر لوگ کام نہیں کر رہے اگر یہی ratio جو قصور میں ہے اور نارووال کی ہے اسی کو benchmark بنا کر دیکھ لیں کہ 112 میں سے 70 اسامیاں خالی اور یہ جو تفصیل دی گئی ہے doctors available ہیں نہ medicine کے professors available ہیں تو کوئی حل تو نکالنا ہوگا ضمنی سوال میں گویا ہم تجویز نہیں دے سکتے لیکن اتنی جسارت ضرور کر رہا ہوں کہ final year کے میڈیکل کے students جب وہ مکمل کر لیں تو house jobs کے لئے ضلعوں میں باہر بھیجیں، کوئی stipends لے دیں اور ہسپتالوں کو تو working کریں، کچھ تو کریں؟

جناب سپیکر: جواب لیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بالکل جو نشاندہی میرے بھائی نے کی ہے یہ واقعی ایک حقیقت ہے یہی main مسئلہ ہے اور ابھی جس طرح سے عرض کی گئی کہ ان کو advertise کیا گیا اور ان کو fill کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن جہاں پر non availability ہو جاتی ہے وہاں پر problems آتا ہے اسی لئے ہم نے ان کو adhoc appointment کرنے تک کی approval دے دی ہے کہ adhoc پر appointment کر لی جائے گی اور جہاں تک میرے بھائی نے پالیسی کی بات کی ہے تو پالیسی بالکل موجود ہے لیکن professors کا جو issue ہے senior doctors کا جو issue ہے بہت ساری جو specialization ہیں ان کا جو issue ہے ان تمام problems کو لے کر ہم آگے چل رہے ہیں اور انشاء اللہ میں سمجھتا ہوں کہ BHU اور RHC کے لئے جس طرح سے recruitment پر پابندی ختم ہوئی ہے اور اس کو ہم recruit کرنے جا رہے ہیں،

جس طرح ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے یہاں بات کی ہے اس پالیسی کو لے کر آگے چل رہے ہیں۔ انشاء اللہ کوشش پوری ہے کہ آپ لوگوں کے تعاون سے جلد ان issues پر قابو پا لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے انہیں بات کر لینے دیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ سب ممبران کے ساتھ یہی ہے کہ اکثر جواب آتے ہیں کہ فلاں تاریخ تک یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی لیکن جز (د) میں ہمیں بھی بتایا جائے واقعی صحیح تاریخ بتائی جائے کہ یہ اسامیاں پُر کی جائیں گی یا ایسے ہی رکھا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اصل issue دیکھیں advertise کر دیا جاتا ہے اور doctors آتے ہیں لیکن کچھ شعبہ جات ایسے ہیں جہاں پر ہمیں doctors available نہیں ہو پا رہے، specializations کے لئے کچھ courses ہیں جنہیں ہم promote کر رہے ہیں اور ہم بہت ساری چیزیں اس میں کر رہے ہیں لیکن ان تمام چیزوں کو میں اپنے تمام معزز ممبران سے یہ عرض کرنا چاہوں گا یہ ایک یا دو سال کے مسائل نہیں ہیں یہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک کے ہیں جنہیں راتوں رات حل نہیں کیا جا سکتا مگر ان کے حل کے لئے ایک بہترین پالیسی تیار کر لی گئی ہے جس پر تیزی سے کام جاری ہے۔ جیسے ہم نے پچھلی دفعہ کوشش کی تھی کہ دو ہزار سے زائد MOs اور ایک ہزار کے قریب WMOs ہم نے recruit کئے تھے لیکن recruitment کرنا ایک الگ چیز ہے اور اُن کو وہاں تک پہنچانا ایک الگ چیز ہے اُن کے بھی کچھ genuine مسائل ہیں میں جیسے بار بار بات کر رہا ہوں اور جیسے ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بات کی ہے ہم ان کا ایک criteria بنا رہے ہیں کہ جو ڈاکٹر دور کے علاقوں میں کام کریں گے اُن کو ہم زیادہ benefit دیں گے اور جس طرح میرے بھائی نے کہا ہے کہ جو بچے اور بچیاں اپنی house job کریں گے، اپنا میڈیکل complete کریں گے اُن کے لئے ہم legislation کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اُن کو دو یا تین سال کے لئے bound کر دیں کہ وہ ان علاقوں میں کام کریں گے۔ عنقریب ہم اس پالیسی کو پنجاب اسمبلی میں لائیں گے اور آپ تمام کے تعاون اور مشاورت سے اس کو انشاء اللہ تعالیٰ in force کر دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن کے سوال ہیں وہ رہ جائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ایک core question کروں گا میں تو ویسے ہی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بات یہ ہے کہ بڑے سوالات ہو رہے ہیں SNEs کے اوپر میرا محترم پارلیمانی سیکرٹری سے بالکل straight core سوال ہے کہ اگر انہوں نے ہمارے میڈیکل کے students جو گریجویٹ ہو کر نکل رہے ہیں اُن کو حکومت اور محکمہ .Middle East میں کام کرنے کے لئے NOCs اسی طرح دیتا رہا تو پاکستان اور پنجاب کے عوام کے لئے چائنا سے کرغزستان سے ازبکستان سے doctors آتے رہے تو کبھی کمی پوری نہیں ہو گی جو یہ کئی بار بار کہتے ہیں۔ میرا بڑا state question ہے کہ انہوں نے NOCs دینے بند کرنے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر! دوسری ایک اہم بات میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں آپ آج میرا سوال تو pending فرما سکتے تھے۔ میری عرض سن لیں آپ کو معلوم ہے کہ میں بار بار اس ایوان میں عرض کر چکا ہوں کہ آپ اُس معزز ممبر کو ضرور بتا دیا کریں کہ جس کا سوال آ رہا ہے۔ میں آج آپ کو ایک حیران کن خبر بتانے لگا ہوں اور میں چاہوں گا کہ آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے اس بات کو پوچھیں۔

جناب سپیکر! فاطمہ جناح میڈیکل کالج بند ہونے والا ہے۔ میرا خیال ہے اگلے ہفتے یہ de-register ہو گا اور یہ بند ہو گا۔ اب وہ کیوں بند ہو گا یہاں معزز ممبر ڈاکٹر فرزانہ بیٹھی ہوئی ہیں، آپ ذرا ان سے پوچھیں یہ اس لئے بند ہو گا کہ اُن کے پاس faculty ہے ہی نہیں PMDC نے کہہ دیا ہے کہ اسے بند کریں۔ تین سو طالبات کا کیا بنے گا؟ PMDC نے کہا ہے کہ ہم اسے دوسرے کالجوں میں شفٹ کریں گے۔

جناب سپیکر! core question ہے کہ ایک طرف ہم .Middle East کے لئے اپنے ڈاکٹروں اور اپنی لیڈیز ڈاکٹروں کو NOCs دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں doctors پورے ہو جائیں گے خدا کی قسم میڈیکل کا کوئی ہسپتال ایسا نہیں جس کے حالات اچھے ہوں، کسی ڈسٹرکٹ ہسپتال کے اور نہ ہی کسی تحصیل ہسپتال کے۔ ہمارے ہاں حالات یہ ہیں کہ ہمارا جن ڈاکٹروں پر اس وقت سارے کا سارا انحصار ہے وہ mostly چائنا اور کرغزستان سے ہیں اور ہمارے جو doctors ہیں وہ Middle East جا رہے ہیں۔ آپ نے بھی فرمایا کہ ہاں لڑکیوں کا بھی حق ہے ہم کب کہتے ہیں کہ لڑکیوں کا حق نہیں ہے لیکن وہ کام تو کریں۔ بالکل ان کو پچاس فیصد کہا گیا ابھی PMDC نے ایک فیصلہ کیا High Court نے اس کو Supreme Court کے اُس حکم کے تحت 96 کے آرڈر کے تحت اُس کو پھر cancel کر دیا۔ سوال یہ ہے سلمان رفیق صاحب میرے بھائی بیٹھے ہیں کیا انہوں نے ایک سال پہلے

نہیں کہا تھا کہ ہم اس کی review petition دائر کریں گے کتنی بات ہے؟ مجھے آج آپ اجازت دے دیں میں آپ کے behalf پر review petition دائر کرتا ہوں اور انشاء اللہ کیس۔۔۔

جناب سپیکر: جتنی آپ کو اجازت دی ہے اُتنی کر لی۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ ہم core question کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ ہم review میں جاتے ہیں اور نہ ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ پانچ سال کے لئے خدا کے لئے اس غریب قوم کے لئے کام کرو جس نے آپ کے اوپر پیسا لگایا ہے نتیجہ یہ کہ ہماری کوئی ایسی پوچھ گچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں پوچھتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ پوچھیں ذرا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جلدی بتائیں ٹائم ذرا کم ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ شیخ علاؤالدین صاحب میرے بڑے بھائی ہیں میں ان کی بات کو بالکل سمجھتا ہوں میں رد نہیں کر سکتا ایک تو انہوں نے فاطمہ جناح کالج کے حوالے سے جو بات کی انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہ جناح میڈیکل کالج اگلے ہفتے بھی چل رہا ہو گا اُس سے اگلے ہفتے بھی چل رہا ہو گا اور اس سے اگلے سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ چل رہا ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ اس لئے نہیں چل رہا ہو گا وہ اس لئے چل رہا ہو گا کہ گورنمنٹ چلانے کے لئے یہ مانے کہ وہاں پر faculty نہیں ہے۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ وہاں پر 19 پروفیسر نہیں ہیں اور 14 ایسوسی ایٹ پروفیسر نہیں ہیں PMDC نے نوٹس دیا ہے یا نہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ اُن کو کہا ہے کہ آپ اس کالج کو بند کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ ایک routine کا حصہ ہے جو missing facilities ہوتی ہیں، PMDC اس کی یاد دہانی کے notices issue کرتا ہے اور یہ کوئی out of the way بات نہیں ہے جب وہ ہمارے پاس آتی ہے تو ہم اس کو take up کرتے ہیں اور ان چیزوں کو adjust کر لیتے ہیں۔ یہ بھی ہمارے پاس آ چکا ہے اور ہم نے اس کو بھی اللہ کے فضل سے adjust کر لیا ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب بالکل تسلی رکھیں اور جہاں تک gender discrimination کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ واقعی ایسا ہے

کہ ماشاءاللہ بچیاں آج کل زیادہ محنت کر رہی ہیں، میرٹ پر زیادہ ہوتی ہیں، وہ زیادہ سیٹیں لے جاتی ہیں اور بعد میں یہ problem آتا ہے کہ ان میں سے بہت ساری بچیاں join نہیں کرتیں۔ چونکہ یہ سپریم کورٹ کی bindings ہیں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم اس میں کیا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب پارلیمانی سیکرٹری! میرے خیال میں ضمنی سوالوں کی صورت میں جو اچھی اچھی باتیں ملی ہیں ان پر آپ کو بہت زیادہ توجہ دے کر اس مسئلے کو حل کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ آپ جو بات کریں گے اچھی کریں گے، اس ایوان اور اس صوبے کی عوام کی بہتری کے لئے کریں گے۔ میں آپ سے امید واثق رکھتا ہوں اور آپ کے محکمے سے بھی لیکن جو شکایات میں نے اب تک سنی ہیں وہ سب کی سب جائز ہیں اور ان کا ازالہ کرنا گورنمنٹ کا کام ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ یہ بھی پوچھیں کہ یہ NOC کیوں دیا؟

جناب سپیکر: وہ بھی ہم پوچھ لیتے ہیں، آپ کوئی چیز in writing دیں تاکہ میں ان سے پوچھنے والا بنوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں پانی کے لئے پائپ ڈالنے کی تفصیلات

*1260: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں پانی کے پائپ کب نصب کئے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پائپ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کے باعث ہسپتال میں ہر وقت پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ کو بارہا بتایا گیا لیکن تاحال ان کو تبدیل نہیں کیا گیا؟

(د) کیا حکومت ان خستہ حال پینے کے پانی کی پائپ لائن کو فوری بلاتاخیر تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی (اولڈ بلڈنگ) 1946 میں تعمیر کیا گیا اور واٹر سپلائی پائپ لائن بچھائی گئی اور ہولی فیملی ہسپتال (نئی بلڈنگ) میں 1995 میں واٹر سپلائی پائپ لائن بچھائی گئی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ پائپ لائن ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، لیکیج کی صورت میں فوری اور بروقت مرمت کر دی جاتی ہے اور پانی لیکیج کو کنٹرول کر لیا جاتا ہے۔

(ج) پانی کی پائپ لائن کو تبدیل کرنے کے لئے حکومت کوشاں ہے، اس ضمن میں ایک سکیم مالیتی 18.600 ملین روپے کی تیار کی گئی ہے۔ جس پر کام ہو رہا ہے۔ جوں ہی یہ سکیم منظور ہو گی اور فنڈز مہیا کئے جائیں گے، فوری طور پر بلاتاخیر پائپ لائن کی تبدیلی شروع کر دی جائے گی۔

(د) جی ہاں! اس سکیم کو حکومت پنجاب نے ADP-2013-14 کے لئے سیریل نمبر 453 پر شامل کر لیا ہے۔ جس کا تخمینہ لاگت 18.600 ملین روپے۔ تاہم بحوالہ انجینئر پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ راولپنڈی چٹھی نمبری DB/8876 مورخہ 13-07-3 مذکورہ سکیم کا سٹیٹس unapproved ہے۔

راولپنڈی: ڈینگی وائرس سے بچاؤ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1261: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی شہر میں محکمہ صحت نے ڈینگی وائرس سے بچاؤ کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) مذکورہ شہر میں محکمہ نے ڈینگی وائرس کا سپرے کب اور کن کن علاقوں میں کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

یکم مارچ سے باقاعدہ طور پر ڈینگی بچاؤ مہم کا آغاز کیا گیا جس میں شہر کے مختلف علاقوں میں ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حفاظتی تدابیر کے بینرز مین شاہراؤں پر آویزاں کئے گئے۔

2) ڈینگی سے بچاؤ کے لئے 40ہزار پمفلٹ مختلف سکولوں، گھروں، ورکشاپوں، ٹائر شاپس، کباڑ خانوں اور روڈز پر گاڑیوں میں تقسیم کئے گئے۔

3) شہر کی 46یونین کونسلوں میں روزانہ کی بنیاد پر آؤٹ ڈور سرویلنس کی جارہی ہے جو کہ تاحال جاری ہے۔ شہر میں پائے جانے والے ڈینگی لاروے کو میڈیکل طریقے سے ضائع کر دیا گیا۔

4) شہر کی یونین کونسلز نمبری 9,12,45,28,11,39,13,20اور 24 میں LHWs & LHVs کے ذریعے ان ڈور سرویلنس کروائی گئی، 19350 گھر چیک کئے گئے۔

(ب) مذکورہ شہر میں محکمہ نے ڈینگی وائرس کا سپرے راولپنڈی شہر کی تمام 46یونین کونسلز کے دفاتر، گورنمنٹ سکولز، پرائیویٹ سکولز، سرکاری دفاتر، کباڑ خانوں، ٹائر شاپس، ٹائر مارکیٹ اور پارکوں میں مئی اور جون میں IRS سپرے کیا گیا۔

1) یونین کونسلز 12اور 13 کے تمام علاقوں میں ماہ ستمبر میں IRS سپرے کیا گیا۔

2) یونین کونسل نمبر 9 کے تمام علاقوں میں بھی ماہ ستمبر میں IRS سپرے کیا گیا۔

3) تمام ٹرانسپورٹ / گڈز اڈوں میں ماہ اگست میں IRS سپرے کیا گیا۔

4) UCs45, 6, 39, 20 کے مختلف ایریاز میں ستمبر میں IRS سپرے کیا گیا۔

5) تمام یونین کونسلز کے 67 قبرستانوں کو ہر ماہ میں 15 دن بعد سپرے کیا گیا۔

6) شہر کے 383 کباڑ خانوں میں ہر 15 دن بعد IRS سپرے کیا گیا۔

7) شہر کی 363 ٹائر شاپس اور 214 پنکچر شاپس میں ہر 15 دن بعد IRS سپرے کیا گیا۔

8) شہر کے 500 پرائیویٹ سکولوں میں مئی اور جون میں سپرے کیا گیا۔

9) شہر کے 313 پرائیویٹ و سرکاری ہسپتالوں میں جون و جولائی میں سپرے کیا گیا۔

فوگنگ سپرے: راولپنڈی شہر کی 12 مختلف یونین کونسلز میں چیمبر آف کامرس کے تعاون سے فوگ سپرے ماہ ستمبر میں کیا گیا۔ ان علاقوں میں UP روڈ پر فیض آباد تک دونوں اطراف ماہ ستمبر میں فوگنگ کی گئی۔

اس کے علاوہ درج ذیل یونین کونسلز نمبر 2,9,10,12,13,19,21,33,37,38اور 45 کے مختلف علاقوں میں فوگ سپرے کی گئی۔

ضلع لاہور:ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1371: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں؟

(ب) ڈرگ انسپکٹر کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان ڈرگ انسپکٹرز نے یکم جنوری 2011 سے آج تک اس ضلع کی حدود میں کتنے میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے؟

(د) کتنے میڈیکل سٹورز کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

(ہ) کتنے میڈیکل سٹورز کو جرمانہ کیا گیا ہے اور کتنوں کو سیل کیا گیا؟

(و) کتنے میڈیکل سٹورز کے لائسنس منسوخ کئے گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں اس وقت 9 ٹاؤن اور ایک کینٹ ایریا کی اسامی ملا کر ڈرگ انسپکٹرز کی کل 10 اسامیاں ہیں۔

(ب) محکمہ صحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں اس وقت ڈرگ انسپکٹر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ج) ان ڈرگ انسپکٹرز نے یکم جنوری 2011 سے آج تک 22283 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے۔

(د) 1792 میڈیکل سٹورز کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کی مختلف دفعات کی خلاف ورزی یعنی بغیر ڈرگ لائسنس، بغیر بل وارنٹی، غیر رجسٹرڈ ادویات، ایکسپائر ادویات، مس برانڈز، بغیر سیل پرچیز ریکارڈ، لیگل وغیرہ وغیرہ کی بناء پر کارروائی کی گئی ہے۔

(ہ) 498 میڈیکل سٹورز کو جرمانہ کیا گیا اور 998 میڈیکل سٹورز سیل کئے گئے۔

(و) 190 میڈیکل سٹورز کے لائسنس منسوخ کئے گئے۔

لاہور: پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1527: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں کل کتنا سٹاف ہے ٹیکنیکل اور غیر ٹیکنیکل کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا پنجاب ڈینٹل ہسپتال کالج کے طور پر بھی کام کرتا ہے؟

(ج) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں سال 2013 میں کل کتنی اور کن کن پوسٹوں پر نئی بھرتی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں کل سٹاف کی تعداد 120 ہے، ٹیکنیکل اور غیر ٹیکنیکل کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ڈینٹل ہسپتال ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے اور ڈی ماؤنٹمورینسی کالج آف ڈینٹسٹری کے طلباء وطالبات کو درسی، تدریسی اور پریکٹیکل کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ڈینٹل کالج بھی اسی بلڈنگ میں قائم ہے۔

(ج) اس ہسپتال میں مذکورہ عرصہ کے دوران کسی بھی پوسٹ پر نئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

صوبہ کے ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں برن اور دل وارڈز بنانے کی تفصیلات

*1589: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں برن یونٹس موجود ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ب) پنجاب کے کتنے ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کے لئے وارڈز نہ ہیں، کیا حکومت ان ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کے وارڈ بنانے کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب کے ضلعی ہسپتالوں میں علیحدہ برن یونٹس موجود نہیں ہیں تاہم برن کے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں بطور ایمرجنسی مناسب دیکھ بھال کی تمام تر سہولیات دستیاب ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں دل کے وارڈز مریضوں کے لئے موجود ہیں، ماسوائے ڈسٹرکٹ ہسپتال منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، نارووال اور ننکانہ صاحب کے۔ ان ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کے لئے بستر مختص ہیں۔

ضلع قصور: ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1590: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں کل کتنے ہسپتال کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ضلع قصور کی آبادی کے لئے یہ ہسپتال کافی ہیں، اگر نہیں تو کیا حکومت مزید ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) ان ہسپتالوں میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کس کس ہسپتال میں کون کون سے نئے شعبہ جات قائم کئے گئے، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں مندرجہ ذیل ہسپتال ہیں:

ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور، ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں، ٹی ایچ کیو ہسپتال پتوکی، 12 آر ایچ سیز اور 32 بی ایچ یوز کام کر رہے ہیں۔ سنٹرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فی الحال ضلع قصور میں مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے اوپر بیان کردہ ہسپتال / ہیلتھ انسٹیٹیوشنز ضلع بھر کے مریضوں کی ضروریات پوری کر رہے ہیں تاہم حکومت پنجاب محکمہ صحت پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید ہسپتال بھی قائم کرے گی۔

حکومت پنجاب نے آر ایچ سی کوٹ رادھا کشن کو تحصیل لیول ہسپتال بنانے کے لئے منصوبہ منظور کر لیا ہے اسی طرح ضلعی ہسپتال کو بھی 200 سے 300 بستروں کا ہسپتال بنانے کی بھی منظوری دے دی ہے۔

(ج) ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور میں کارڈک وارڈ اور ڈائیلسز یونٹ قائم کئے ہیں اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل نئے ہسپتال گزشتہ سالوں میں قائم کئے ہیں۔

1۔ کارڈک سنٹر چونیاں

2۔ ٹراما سنٹر پھولنگر

3۔ عزیز بی بی ہسپتال روشن بھیلہ

ضلع قصور: غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1593: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں جن کے پاس نہ ضروری سامان ہے اور نہ ہی کوالیفائیڈ سٹاف ہے؟

(ب) ان غیر قانونی و غیر رجسٹرڈ ٹیسٹنگ لیباٹریوں کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) محکمہ نے گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنی غیر رجسٹرڈ اور غیر قانونی لیبارٹریوں کے خلاف آپریشن کیا اور کتنی ایسی لیبارٹریوں کو سیل کیا اور ان کو چلانے والوں کو کیا کیا سزائیں دیں، سال وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) ضلع قصور میں ان غیر قانونی لیبارٹریوں کی انسپکشن کرنے والے افسران واہلکاران کے نام و عہدوں مع گریڈ سے آگاہ کریں اور یہ کب سے یہاں پر تعینات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں بے شمار لیبارٹریاں زیر سرپرستی کوالیفائیڈ ڈاکٹرز صاحبان کے کام کر رہی ہیں۔

(ب) ضلع قصور میں لیبارٹریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سالوں میں کسی کی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) محکمہ صحت ضلع قصور کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسران شکایت موصول ہونے پر کارروائی کرتے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1	ڈاکٹر ناصر گوہر (DDOH)	BS=18	عرصہ تعیناتی 31.10.1998	تحصیل قصور
2	ڈاکٹر ناصر اسلام (DDOH)	BS=18	عرصہ تعیناتی 02.09.2014	تحصیل چونیاں
3	ڈاکٹر اے۔جی۔ساجد (DDOH)	BS=19	عرصہ تعیناتی 05.07.2010	تحصیل پتوکی
4	ڈاکٹر نذیر احمد (DDOH)	BS=18	عرصہ تعیناتی 05.09.2014	تحصیل کوٹ رادھا کشن

ضلع قصور: ڈسٹرکٹ ہسپتال میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1594: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس میں کل کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں قیام سے اب تک کتنے بیڈز اور شعبہ جات میں اضافہ کیا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت ضلع کی آبادی کے مطابق اس ہسپتال کی عمارت اور مزید شعبہ جات میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ہ) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات کی اشد ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور 245 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں 46 ڈاکٹرز کا کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس ہسپتال میں شعبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور 197 بیڈز پر قائم کیا گیا اور اس میں ایمر جنسی وارڈ 20 بیڈز، ڈائیلسز 8 بیڈز، کارڈیک وارڈ 20 بیڈز شعبہ جات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

(د) اس ہسپتال میں عمارت اور مزید شعبہ جات کی سکیم منظور ہو چکی ہے فنڈز ملتے ہی کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ہ) اس ہسپتال میں جن شعبہ جات کی مزید اشد ضرورت ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) شعبہ آرتھوپیڈک (۲) شعبہ برن یونٹ (۳) ٹراما سنٹر

ہیپاٹائٹس "سی" کے تدارک کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1650: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت ہیپاٹائٹس "سی" کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) 2008 سے اب تک اس معاملے میں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہیپاٹائٹس کا مرض لاعلمی کم صحت مند طرز زندگی اور کم آہنگی کی وجہ سے پھیل رہا ہے جن میں استراء، بلیڈ اور ڈینٹر کے آلات کان، ناک چھید وانے میں احتیاط نہ کرنا وغیرہ اس کے پھیلاؤ کا باعث ہیں۔ WHO کے مطابق ہیپاٹائٹس کے پھیلاؤ میں پاکستان درمیانے درجے میں شامل ہے خیال کیا جاتا ہے کہ 2 تا 7 فیصد لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں ہیپاٹائٹس کا علاج طویل مشکل اور مہنگا ہے اس سلسلہ میں سب سے اہم بات لوگوں کو بیماری کے پھیلاؤ اور اس کی وجوہات اور بچاؤ کے لئے عوام کو آگاہی دینا ہے تاکہ عوام اس بیماری سے بچ سکے۔

حکومت پنجاب آگاہی کے سلسلے میں مؤثر اقدامات کررہی ہے ریڈیو، پریس اور ٹی وی کے ذریعے آگاہی کے پیغامات پہنچائے جارہے ہیں۔ مختلف ٹی وی چینلز پر ہیلتھ ایجوکیشن کے پیغامات پرائم ٹائم میں نشر کئے جاتے ہیں ان ٹی وی کمرشلز میں ٹیکہ لگوانے کی صورت میں نئی سرنج کا استعمال سکرین شدہ انتقال خون، دانتوں کے آلات کا صاف ہونا، شیو کروانے کے لئے نئے بلیڈ کا استعمال، کان اور ناک کے چھیدوانے کے لئے صاف آلات کا استعمال عام بنانے کے لئے تلقین کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ضلعی سطح پر آگاہی کے لئے سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔ ہیپاٹائٹس کی تشخیص اور علاج بہت مہنگا ہے حکومت پنجاب نے ضلع کے تمام ہسپتالوں میں ضلعی ہیڈ کوارٹر، تدریسی ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے مرض کی تشخیص کے لئے لیبارٹریوں میں ضروری سازو سامان و کٹس وغیرہ مہیا کررکھی ہیں جہاں پر عوام کے لئے مفت تشخیص سہولیات میسر ہیں۔ حکومت پاکستان نے علاج کے لئے 2005 میں نیشنل ہیپاٹائٹس پروگرام کا آغاز کیا حکومت نے مالی سال 08-2007 سے پنجاب بھر میں تقریباً 5ہزار سے زیادہ مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی ہیں۔

حکومت پنجاب کی خواہش ہے کہ عوام الناس کو ان کی دہلیز پر علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کریں اس سلسلہ میں ہیپاٹائٹس کی موذی مرض کے علاج کا PC-I بنایا گیا ہے جس کے تحت پنجاب بھر میں HEPC پانچ ہزار سے زائد مریضوں کو علاج کی سہولت مفت فراہم کی جائیں گی۔ ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے ایک بنیادی شرط ہے کہ مریض کے خون کا PCR ٹیسٹ کیا جائے اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے انقلابی قدم اٹھایا ہے اور پنجاب میں مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں PCR مشینیں نصب کی جارہی ہیں۔ (1) فیصل آباد (2) راولپنڈی (3) ملتان۔

دریں اثناء بہاولپور اور لاہور کے جناح ہسپتال میں PCR مشینین پہلے ہی کام کررہی ہیں اس طرح پورے پنجاب میں PCR کی تشخیص اور علاج کی سہولیات فراہم ہو جائیں گی۔

(ب) ہیپاٹائٹس کے تدارک کے لئے اقدامات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13	2013-14
بجٹ	794.34ملین	744.13ملین	747.75ملین	383ملین	402ملین
مریضوں کا علاج	17500	13000	15000	20,000	40,000
ہیپاٹائٹس B کی ویکسین	16500		19000		160000
PCR	1024	172.52	16500	55000	5500

اس کے علاوہ 19 اضلاع میں ہسپتالوں میں خطرناک کوڑے کو ٹھکانے لگانے کے لئے Incineratorg لگائے گئے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے شعور آگاہی کی مہم کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

ضلع مظفر گڑھ: ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1744: ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں کتنے ڈاکٹرز / ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہسپتال میں ڈاکٹرز / ملازمین کی تعداد آبادی کے تناسب سے ناکافی ہے؟

(ج) کیا حکومت ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں مزید ڈاکٹرز / ملازمین تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز و ملازمین کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال 1979 میں موجودہ بلڈنگ میں منتقل ہوا، اس وقت آبادی 3 تا 4 لاکھ تھی لیکن اب آبادی ساڑھے گیارہ لاکھ ہو چکی ہے، تاہم ڈاکٹرز و دیگر ملازمین مریضوں کو صحت کی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب اور محکمہ صحت ڈاکٹرز و دیگر ملازمین کی خالی اسامیوں کو وقتاً فوقتاً پُر کرتی رہتی ہے۔ اب بھی خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کر دیا جائے گا۔

ضلع مظفر گڑھ: ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1747: ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کتنے بستروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا مذکورہ بالا ہسپتال کی ایمرجنسی فنکشنل ہے اور اس میں روزانہ کی بنیاد پر کتنے مریضوں کو attend کیا جاتا ہے؟

(ج) کیااس ہسپتال میں آؤٹ ڈور کی سہولت موجود ہے اگر ہے تو روزانہ کتنے مریضوں کو چیک کیاجاتاہے؟

(د) کیامذکورہ ہسپتال میں بچوں کے چیک اپ کے لئے چائلڈ سپیشلسٹ موجود ہے اگر نہیں تواس کو کب تک تعینات کر دیا جائے گا؟

(ہ) مذکورہ بالا ہسپتال میں گائنی کے حوالے سے کتنی لیڈی ڈاکٹر اور ایل ایچ وی تعینات ہیں؟

(و) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں ENT اور Eye سپیشلسٹ کے حوالے سے کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں اگر نہیں تو کب تک ڈاکٹرز ان شعبہ جات میں تعینات کر دیئے جائیں گے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال 60 بستروں پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال کی ایمرجنسی فنکشنل ہے اور روزانہ تقریباً 50تا60 مریض آجاتے ہیں۔

(ج) آؤٹ ڈور کی مکمل سہولت موجود ہے اور روزانہ تقریباً 900تا1000 مریض آتے ہیں۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں بچوں کے چیک اپ کے لئے چائلڈ سپیشلسٹ ڈاکٹر امجد وسیم قاضی موجود ہیں۔

(ہ) مذکورہ ہسپتال میں 2 گائناکالوجسٹ، 3 لیڈی ڈاکٹرز اور ایک LHV موجود ہے۔

(و) Eye Specialist ڈاکٹر شفیق احمد تعینات ہیں جبکہ ENT کی اسامی منظور نہ ہے لہذا SNE کی منظوری پر یہ اسامی fill up کر دی جائے گی۔

لاہور: ادارہ انتقال خون پنجاب میں گاڑیوں کی تعداد واستعمال کی تفصیلات

*1788: مہر خالد محمود سرگانہ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ کن کن افسران کے کب سے زیر استعمال ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب اور کتنی لاگت سے خرید کی گئیں اور ان کی خرید کی منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) ان گاڑیوں پر پچھلے پانچ سالوں کے دوران پٹرول/مرمت کی مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے مع لاگ بک ریکارڈ کے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) اس ادارہ میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے ٹرانسپورٹ آفیسرز تعینات رہے ہیں اور اب ٹرانسپورٹ آفیسر کون ہے؟

(ہ) ان ٹرانسپورٹ آفیسرز نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران گاڑیوں کی مرمت وپٹرول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی اور کتنا کتنا ٹی اے/ڈی اے وصول کیا سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ان گاڑیوں کی مرمت/پٹرول ودیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کے بارے میں پچھلے پانچ سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو اس کی رپورٹ پیش کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ادارہ انتقال خون لاہور میں کل 8 گاڑیاں ہیں۔ یہ گاڑیاں سرکاری امور کے سلسلے میں زیر استعمال ہیں اور کسی بھی آفیسر کے لئے مختص نہ ہے۔

(ب) یہ گاڑیاں محکمہ صحت اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی منظوری سے خریدی گئیں:

نمبر شمار	گاڑی نمبر	لاگت	ماڈل	کمپنی
1	LOM-9968	2,55,000/-Rs	1987	Nissan Urvan
2	LHN-9780	2,41,400/-Rs	1988	Nissan Pick up (loader)
3	LHV-9451	2,70,000/-Rs	1988	Suzuki Khyber (Car)
4	LXH-325	1,55,000/-Rs	1989	Suzuki Potohar (jeep)
5	LHZ-6880	10,20,000/-Rs	1989	Mitstubishi Van
6	LOG-3091	10,31,000/-Rs	1991	Mitstubishi Van
7	LXC-1628	5,10,000/-Rs	1993	Mazda—E2200van
8	LEG-1097	19,14,000/-Rs	2006	Toyota Hiace

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران پٹرول/مرمت کی مد میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	رقم مرمت	رقم پٹرول
1	2008-2009	95,148	501,080
2	2009-2010	62,965	360,701
3	2010-2011	156,473	368,040
4	2011-2012	170,541	497,666
5	2012-2013	179,616	442,927

(د) مذکورہ عرصہ میں ڈاکٹر عبدالماجد اور ڈاکٹر عارف تبسم تعینات رہے ہیں، اب ڈاکٹر عارف تبسم ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات ہیں۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران پٹرول/مرمت کی مد میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	رقم مرمت	رقم پٹرول
1	2008-2009	95,148	501,080
2	2009-2010	62,965	360,701
3	2010-2011	156,473	368,040
4	2011-2012	170,541	497,666
5	2012-2013	179,616	442,927

ان سالوں کے دوران کسی بھی قسم کا ٹی اے/ڈی اے بطور ٹرانسپورٹ آفیسر نہیں لیا گیا۔

(و) ان پانچ سالوں کا آڈٹ ہو چکا ہے، تاہم مذکورہ بالا گاڑیوں کی مرمت/پٹرول کی مد میں کسی قسم کا آڈٹ پیرا نہیں ہے۔

ضلع جہلم: دینہ میں ٹی ایچ کیو ہسپتال بنانے کی تفصیلات

*1803: مہر محمد فیاض: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ابھی تک تحصیل دینہ ضلع جہلم میں ٹی ایچ کیو ہسپتال نہیں بنا جو کہ تحصیل کے عوام کی بنیادی ضرورت ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مالی سال 2013-14 میں ٹی ایچ کیو ہسپتال دینہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں!

(ب) تحصیل ہسپتال دینہ ضلع جہلم کو قائم کرنے کے لئے صوبائی سطح کے ترقیاتی پروگرام برائے محکمہ صحت مالی سال 2013-14 اور 2014-15 میں کوئی منصوبہ شامل نہیں کیا گیا۔ تاہم وسائل کی دستیابی پر حکومت اس تحصیل میں ٹی ایچ کیو ہسپتال کی سہولت مہیا کرے گی۔

رحیم یار خان: ہسپتالوں وڈاکٹروں کی تعداد

*1844: میاں محمد اسلام اسلم: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان میں کل کتنے ہسپتال اور کتنے ڈاکٹرز موجود ہیں؟

(ب) تحصیل لیاقت پور کے ٹی ایچ کیو میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنے ڈاکٹرز موجود ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) رحیم یار خان میں ایک تدریسی ہسپتال شیخ زید ہسپتال سمیت 03 تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال، 19 آر ایچ سیز، 104 بی ایچ یوز، 02 گورنمنٹ ٹی بی کلینکس، ایک گورنمنٹ آئی ہسپتال خان پور اور 2 بلڈ بنک شامل ہیں۔ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان 841 بیڈز پر مشتمل ہے اور یہ تمام جدید طبی سہولیات سے لیس ہے اس میں 354 ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ تین ٹی ایچ کیو ہسپتالوں اور 19 بی ایچ یوز پر 114 ڈاکٹرز مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔ اسی طرح 104 بی ایچ یوز جو کہ پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں، میں 90 ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) تحصیل لیاقت پور کے ٹی ایچ کیو ہسپتال میں 33 ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر 20 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

گوجرانوالہ شہر میں ہسپتالوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1863D: محترمہ عذرا صابر خان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں کن کن علاقوں میں واقع ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں بچوں کے علاج کے لئے وارڈز نہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت گوجرانوالہ شہر میں مزید ہسپتال تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں ایک DHQ/Teaching ہسپتال کام کر رہا ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ DHQ/Teaching ہسپتال گوجرانوالہ میں بچوں کے علاج معالجہ کے لئے پیڈز وارڈز موجود ہیں جس میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی، چیف کنسلٹنٹ ڈاکٹر فرخ بشیر ناگی، سینئر ڈاکٹرز عارف شیخ اور سردار احمد بچوں کے علاج معالجہ کے لئے موجود ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب گوجرانوالہ شہر میں مزید دو نئے جنرل ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ایک 30 بیڈز کا جنرل ہسپتال اعظم آباد(میر مظفر روڈ گوجرانوالہ) کا PC-I جس کا تخمینہ 87.023 ملین روپے ہے۔کمشنر گوجرانوالہ کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے اور دوسرا 40 بیڈز کا جنرل ہسپتال پیپلز کالونی گوجرانوالہ CM Directive کے تحت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، جس کا تخمینہ لاگت 145.150 ملین روپے ہے PC-I تیار کیا گیا ہے جو کہ under process ہے۔اس کے علاوہ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کو اپ گریڈ کیا جارہا ہے۔جس میں نئے ڈیپارٹمنٹ کا اضافہ کیا جارہا ہے اس سکیم کا PC-I تیار کیا جارہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ گوندلانوالہ علی پور روڈ گوجرانوالہ میں 600 بیڈز کا ٹیچنگ ہسپتال پر بھی کام جاری ہے جس میں جدید سہولیات میسر ہوں گی۔

ضلع فیصل آباد: ماموں کانجن کے طبی مرکز میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1874: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں محکمہ صحت کا کوئی طبی مرکز کام کر رہا ہے، اگر ہاں تو یہ کہاں پر واقع ہے اور یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ج) ان میں ان سالوں کے دوران کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا؟

(د) اس میں اس وقت کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان میں سے کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں اور کب سے خالی پڑی ہیں؟

(و) اس سنٹر میں کون کون سی مشینری فراہم کی گئی ہے اور ان میں کون کون سی چالو حالت میں ہے اور کون کون سی بند ہے؟

(ز) حکومت اس سنٹرز کی جو missing facilities ہیں ان کو کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آر ایچ سی چک نمبر 509 گ ب ماموں کانجن میں واقع ہے اور یہ 20 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) 12-2011 کو 37,32,084 روپے کے فنڈ فراہم کئے گئے جس میں سے 20,91,918 روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔ 13-2012 کو 54,01,426 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے جس میں سے 25,89,748 روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔

(ج) 12-2011 میں 34,218 مریضوں کا علاج ہوا۔

13-2012 میں 47,485 مریضوں کا علاج ہوا۔

(د) اس وقت رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں 50 لوگ کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں 12 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) 12-2011 میں کوئی مشینری فراہم نہیں کی گئی۔ 13-2012 میں CBC Analyzir فراہم کیا گیا ہے جو چالو حالت میں ہے باقی پہلے کی مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) 2010 میں آر ایچ سی ماموں کانجن میں این ایل سی نے مکمل مرمت کی جس پر تقریباً 85 ملین روپے لاگت آئی اس کے علاوہ دیگر آلات جو کہ آر ایچ سی لیول پر موجود ہونے چاہئے، وہ موجود ہیں۔

ضلع بہاولپور: ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1907: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کل کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) مالی سال 14-2013 کے لئے ٹی ایچ کیو احمد پور شرقیہ میں غریب مریضوں کے لئے مفت دوا کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(ج) ٹی ایچ کیو احمد پور شرقیہ میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈکس کی کل منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی رہائش گاہیں ہیں اور ان میں سے کتنی ناقابل رہائش ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 92 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے 66 لاکھ روپے فراہم کئے گئے۔

(ج) کل اسامیاں 216 ہیں جن میں سے 79 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کل 16 رہائش گاہیں ہیں، جو کہ قابل مرمت ہیں۔ فنڈز کی فراہمی پر ان کی مرمت کر دی جائے گی۔

ضلع لیہ محکمہ صحت میں کمپیوٹر آپریٹرز کی بحالی کی تفصیلات

*1926: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2007 کو ضلع لیہ میں بی ایچ یوز، ٹی ایچ کیوز، آر ایچ سیز میں کمپیوٹر آپریٹرز بھرتی کئے گئے جن کو بعد میں نوکری سے نکال دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کمپیوٹر آپریٹرز کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے بحال کرنے کا حکم دیا ہے اگر ہاں تو محکمہ ان کو کب تک بحالی کے احکامات دے گا ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کمپیوٹر آپریٹر کو 2007 میں بھرتی کیا گیا تھا جن کو بعد میں عدالت عظمیٰ ہائی کورٹ لاہور ملتان بنچ کے فیصلے کے تحت بحال کر کے ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(ب) کمپیوٹر آپریٹر کو عدالت عظمیٰ لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ کے فیصلے کے تحت بحال اور ریگولر کر دیا گیا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ٹی ایچ کیو تاندلیانوالہ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1939: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس وقت ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) کیا اس ہسپتال میں چائلڈ سپیشلسٹ تعینات ہے اگر نہیں تو کیوں، اگر چائلڈ سپیشلسٹ اور ڈینگی بخار کے علاج کے فزیشن ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال میں ڈاکٹر کی تمام خالی اسامیوں پر تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال تاندلیانوالہ 40 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز و پیرا میڈیکل سٹاف کی 66 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 24 خالی ہیں، جبکہ 42 اسامیوں پر عملہ تعینات ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہسپتال میں چائلڈ سپیشلسٹ اور فزیشن کی سیٹ خالی ہے، کیونکہ مطلوبہ اہلیت کے امیدوار دستیاب نہ ہیں۔ مطلوبہ اہلیت کے امیدوار کی دستیابی پر مذکورہ سیٹیں پُر کر دی جائیں گی۔

(ہ) سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے متعدد بار اخبار اشتہار دیا گیا تھا تاہم مطلوبہ قابلیت کے امیدوار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے سیٹیں خالی ہیں جبکہ دیگر ڈاکٹرز کی اسامیوں کو حکومت پنجاب نے fill کر دیا ہے، جن میں سے ڈاکٹروں نے تاحال ڈیوٹی join نہیں کی۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی نئی بھرتی پر حکومت پنجاب کی جانب سے عائد پابندی ختم کر دی گئی جس کے بعد اب خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

صوبہ کے ٹی ایچ کیوز اور ڈی ایچ کیوز میں برن یونٹ بنانے کی تفصیلات

*1943: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت صوبہ کے تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں مرحلہ وار برن یونٹ کے قیام کے لئے ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

صوبہ پنجاب کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی ایمرجنسی وارڈز میں برن کے مریضوں کے علاج معالجے کے لئے تمام تر سہولیات دستیاب ہیں اور برن کے مریضوں کے لئے بیڈز مختص ہیں۔ تاہم پنجاب میں تحصیل اور ضلعی سطح کے ہسپتالوں میں علیحدہ برن یونٹ کا قیام عمل میں نہیں لایا جاتا۔ علیحدہ سے برن یونٹ کا قیام ابھی تدریسی ہسپتالوں میں لایا جا رہا ہے۔ اس وقت تین برن سنٹرز جناح ہسپتال لاہور، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر تکمیل ہیں۔ ان کی تکمیل کے بعد محکمہ صحت وسائل کی دستیابی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ضلعی سطح کے ہسپتالوں میں برن یونٹ کے قیام کی منصوبہ بندی کرے گا۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر!

تحاریک استحقاق نمبر 11 بابت سال 2013'6,8,9,11,12,14,16,17,19 اور 22 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ میاں نوید علی!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مجھے ایک اہم بات کرنے کی اجازت دے دیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے جو بات کی ہے وہ بالکل ایسے ہی ہے اور یہی پوزیشن ہے کہ واقعی وہاں فیکلٹی نہیں ہے۔ ہمارا شاہدرہ ہسپتال بنا دیا گیا وہاں پر نئی jobs create کریں، یہیں سے پروفیسر وہاں جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ مہربانی کریں، میں نے اُدھر floor دیا ہوا ہے۔

ڈی سی او پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف سازش کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا

میاں نوید علی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ محرم الحرام میں ہر سال پاکپتن شریف میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کا عرس مبارک ہوتا ہے جس میں زائرین کا بہت رش ہوتا ہے اور زائرین کو پریشانی سے بچانے کے لئے کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ حسب روایت کینال ریسٹ ہاؤس میں، میں نے اپنے خرچ سے کیمپ لگایا۔ جب یہ بات DCO پاکپتن جاوید اختر محمود تک پہنچی تو اس نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ کینال ریسٹ ہاؤس میں آنے والے زائرین میں سے مہمانوں کو پولیس کی طرف سے روکا گیا اور سازش کے تحت میرے لگائے گئے کیمپ آفس میں بہت زیادہ زائرین کو اچانک بھیج کر حالات خراب کرنے کی کوشش کی اور جب میں نے باہر نکل کر دیکھا تو میں نے زائرین کو واپس بھجوا دیا جس کے بعد DCO پاکپتن جاوید اختر محمود وہاں پر تشریف لے آئے اور ڈیوٹی پر موجود ASI کو ہراساں کر کے میرے خلاف وائرلیس چلانے کا حکم دیا کہ میں نے انتظامیہ کو تشدد کا نشانہ بنایا ہے اور بدتمیزی کی ہے۔ DCO نے مجھ سے تصدیق کئے بغیر اور DPO کو مطلع کئے بغیر کمشنر صاحب کو میرے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لئے فون کر دیا اور کمشنر نے RPO کو فون کیا اور RPO نے DPO شاہنواز سندھیلہ سے معاملے کی انکوائری کرنے کا کہا جس میں ڈیوٹی پر موجود ASI نے تمام اصل حقائق DPO کو بتا دیئے کہ ہم پر کوئی بھی تشدد ایم پی اے کی طرف سے نہیں کیا گیا اور یہ سارا کچھ DCO نے مجھے ہراساں کر کے وائرلیس کروائی ہے۔ جب میں نے DPO کو اس بارے میں DCO کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لئے درخواست کی

تو اس نے درگزر کیا۔ DCO پاکپتن نے مجھ سے کسی ذاتی عناد کی وجہ سے میرے ساتھ غلط رویّہ اختیار کیا اور میرے خلاف سازش کر کے میری سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی حالانکہ DPO کی انکوائری میں DCO کی طرف سے تیار کی گئی متذکرہ بے بنیاد گھناؤنی سازش بے نقاب ہو گئی ہے۔ اس کے باوجود DCO کے خلاف قانونی کارروائی نہیں کی جارہی ہے جس سے بطور عوامی نمائندہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور اس تحریک استحقاق کا جواب بھی موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے pending کرلیں انشاء اللہ اس کا جواب آجائے گا۔

جناب سپیکر: کل اس کا جواب منگوائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تمام ممبران کھڑے ہو گئے ہیں کیا آپ ان پانچوں کو بولنے دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ سردار مؤکل صاحب کو تو بٹھائیں یہ بلاوجہ کھڑے ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے میں کسی کو اس طرح نہیں کہہ سکتا۔ یہ پانچوں کے پانچ ماشاء اللہ بڑے عقلمند ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

فیصل آباد میں پی ٹی آئی کے ورکروں پر پولیس کی اندھا دھند فائرنگ

(---جاری)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کل آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ وزیر قانون آئیں گے اور فیصل آباد کی ساری صورتحال سے ایوان کو آگاہ فرمائیں گے---

جناب سپیکر: جی، جی۔ وہ ابھی آئے ہیں جب وہ یہاں آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، ابھی پوچھتے ہیں۔ مجھے پتا چلا ہے وہ ابھی یہاں آئیں گے اگر لاء منسٹر صاحب میری بات سن رہے ہیں تو وہ ایوان میں تشریف لے آئیں اور کل کے واقعہ کے بارے میں apprise کریں۔ اب آپ تشریف رکھیں، مجھے پتا ہے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں لیکن میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ وہ تشریف لا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بات یہ ہے کہ آج 3:00 بجے۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! کل فیصل آباد میں جو دو اموات ہوئی ہیں ان کے لئے یہاں دعائے مغفرت کرادی جائے ہم ان کے لئے سوگ منا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوگ تو جن کے ورکر تھے وہ منا رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آج 3:00 بجے تک آپ wait کر لیں تاکہ دوسری طرف کے حقائق بھی سامنے آجائیں پھر بات کریں گے۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب حالات مسلسل خرابی کی طرف جا رہے ہیں اور اس کو کنٹرول کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ہم سب اس بات کو کہتے ہیں کہ حکومت ڈائیلاگ کرے لیکن حکومت اس وقت ڈائیلاگ کرنا نہیں چاہ رہی ہے اور معاملے کو مزید خرابی کی طرف لے جا رہی ہے۔ یہ آگ پھیلے گی اور اس کے نتیجے میں اگر یہ ساری بساط لپٹتی ہے تو سب سے زیادہ نقصان حکومت اور جمہوریت کا ہی ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب تشریف لا چکے ہیں وہ اس پر بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ فیصل آباد میں کل پی ٹی آئی نے جو کال دی تھی اس حوالے سے معزز ممبران بات کر رہے ہیں۔ کل وہاں صبح دس ساڑھے دس بجے تک تمام مارکیٹیں کھل رہی تھیں اور ٹریفک رواں دواں تھی۔ وہاں پر سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سٹوڈنٹس اپنی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جب پی ٹی آئی کی کال کو فیصل آباد کی عوام نے مسترد کیا، traders نے مسترد کیا اور ناکام بنایا۔ عمران خان صاحب اور شیخ رشید صاحب جو کافی عرصے سے جلاؤ گھیراؤ اور مار دھاڑ کی باتیں کنٹینر پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں اور ہمارے نوجوانوں کو جو درس دے رہے ہیں اس کے مطابق انہوں نے وہاں پر پلان یہ کیا تھا کہ 9 جگہوں سے شہر کو بلاک کریں گے جس میں

یہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ بہت سے کارکن لاہور اور دیگر علاقوں سے وہاں گئے ہوئے تھے اور پھر انہوں نے فیصل آباد میں تین جگہوں پر ٹریفک کو روکنے کی کوشش کی، مارکیٹیں بند کرائیں، سکولوں اور کالجوں میں ان کے ڈنڈا بردار لوگ گئے۔ وہاں کے لوکل لوگ اس پر مشتعل بھی ہوئے جیسا کہ آپ نے میڈیا پر دیکھا کہ آمنے سامنے تھوڑا بہت آپس میں لڑائی جھگڑے ہوتے رہے۔ حکومت کی طرف سے بالکل فری ہینڈ دیا گیا، آپ نے دیکھا کہ وہاں پر کوئی tear gas استعمال نہیں کی گئی، کوئی لاٹھی چارج نہیں کیا گیا بلکہ جب وہاں پر آگ لگائی گئی اور جلاؤ گھیراؤ کیا گیا تو اس آگ کو بجھانے اور لوگوں کو تھوڑا پیچھے ہٹانے کے لئے واٹر کینن کا استعمال کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد ڈویژن میں پی ٹی آئی کے پاس صرف ایک سیٹ ایم پی اے کی ہے۔ فیصل آباد میں مسلم لیگ (ن) کا ایک بہت بڑا strong hold ہے اس وجہ سے وہاں پر ہمارے شاید کچھ کارکن بھی عام پبلک کے ساتھ مشتعل ہو کر نکل آئے ہوں گے۔ اس incident میں ایک شخص ہلاک ہوا اور اس میں ملوث شخص کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں اور پولیس کی ٹیمیں چھاپے مار رہی ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے پورے incident پر ایک high power کمیٹی بنائی ہے وہ آج وہاں پر چلی گئی ہے اور یہ تین لوگوں پر مشتمل کمیٹی ہے جس میں ہمارے سیکرٹری تحفظ ماحول ہیں، ڈی پی او ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ایڈیشنل کمشنر ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت نے پچاس لاکھ روپے کے انعام کا اعلان بھی کیا ہے کہ جن لوگوں نے فائرنگ کی ہے اگر ان کے بارے میں کوئی بھی شہری اطلاع کرتا ہے تو پچاس لاکھ روپے تک کا انعام اس کے لئے رکھا گیا ہے، بالکل اس کی گرفتاری کی جائے گی اور وہاں پر جو بھی شخص ہلاک ہوا ہے اور جس شخص نے بھی فائر کر کے اس کو ہلاک کیا ہے اس کو بالکل قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ہم نے کل سب کچھ دیکھا ہے اور وہ ٹی وی پر دو سے اڑھائی گھنٹے تک چلتا رہا ہے۔ اس اسمبلی یا ایوان میں کھڑے ہونے کا مطلب ہے کہ حقائق، ایک انسان سادہ کپڑوں میں pistol لے کر وہاں پر پہنچ کیسے گیا؟ ہمیں اس سوال کا جواب دیا جائے اور ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ وہاں پر کیا ہو رہا تھا اور کیا نہیں ہو رہا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! دیکھیں، وہ تو لاء منسٹر صاحب نے بتادیا ہے کہ کمیٹی چیف منسٹر صاحب نے بنادی ہے اور تین دن کے اندر اس کی رپورٹ آجائے گی۔ آج ویسے بھی ہمارے سابق لاء منسٹر رانا ثناء اللہ خان نے تین بجے پریس کانفرنس کا کہا ہے اس میں تمام حقائق آپ کے سامنے آجائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کی بات کاٹتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ تین بندوں کی high power Committee ہے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اس کی رپورٹ کب تک آئے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ تین دن کے اندر اندر کمیٹی رپورٹ پیش کرے گی۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑے طریقے سے بات کر دی ہے لیکن کیا حکومت کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ بھی صبر و تحمل سے کام لے اور کیا یہ دو تین دن پہلے بیٹھ کر مذاکرات نہیں کر سکتے تھے؟ منسٹر صاحب خود بتا رہے ہیں کہ کل بڑا امن تھا اور دکانیں کھل گئی تھیں تو پھر حکومت والوں نے خود ہر چیز بند کروائی ہے اور کیا حکومت نے خود اس کال کو کامیاب کروایا؟ نظر تو یہی آتا ہے کہ حکومت نے خود ہی کال کو کامیاب کروا کر آج پورے ملک میں آگ لگادی ہے۔ ہمیں انتہائی افسوس ہے ہم کل کے حکومتی روّیے اور آج منسٹر صاحب کی یہاں پر غلط بیانی پر علامتی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران علامتی واک آؤٹ کرتے ہوئے
ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس میں، میں یہ بتانا چاہوں گا کہ مذاکرات کے لئے حکومت پوری طرح سے تیار ہے۔ حکومت مذاکرات کے لئے آج بھی اسی میز پر بیٹھی ہے اور پی ٹی آئی والے خود وہاں سے اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ ہم نے مذاکرات سے بالکل انکار نہیں کیا۔ کل کے incident کے جو بھی حقائق تھے وہ ان کے سامنے بیان کر دیئے گئے ہیں اور میں حکومت کی طرف سے پھر دوبارہ ان کو بتا رہا ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی سختی نہیں کی گئی ہے ان کو فری ہینڈ دیا گیا تھا اور دکانیں ہم نے بند نہیں کرائیں۔ چیمہ صاحب فرما رہے تھے کہ حکومت نے خود دکانیں بند کرائیں لیکن مارکیٹیں اور روڈز تو پی ٹی آئی کے لوگوں نے بند کرائیں۔ وہاں پر جو تھوڑا بہت لڑائی جھگڑا اور مار کٹائی ہوئی ہے وہ بھی پی ٹی آئی کی طرف سے کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب آپ بھی مہربانی کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قادری صاحب! اگر وہ آ جائیں تو پھر بات کر لینا۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! وہ یقیناً نہیں آئیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ اپنی بات کریں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! کیونکہ کل جو کال دی گئی تھی اس میں (ق) لیگ جو کہ مشرف کی لیگ ہے جنہوں نے دس سال یہاں پر قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا اور لال مسجد سے لے کر کراچی کے 12۔ مئی کے واقعات کی ذمہ داری واضح طور پر پوری دنیا نے ان پر ڈالی۔ انہوں نے باقاعدہ فیصل آباد کی اس کال میں پی ٹی آئی کا ساتھ دینے کی بات کی تھی اور ان کے لوگ اس جلاؤ گھیراؤ اور توڑ پھوڑ میں شامل تھے۔ ان کی باقاعدہ طور پر تصویریں موجود ہیں اور ان کی لیڈر شپ وہاں کنٹینر پر بھی موجود تھی اور جو سکول خالی کروانے کے لئے ڈنڈا بردار فورس گئی وہ بھی انہی کے لوگ تھے اسی لئے آج یہ اس پر پردہ پوشی کرنے کے لئے اس طرح کی گفتگو کر رہے ہیں کہ پتا نہیں کہ کوئی ظلم ہوا ہے۔

جناب سپیکر! تاجروں کو ایک رات پہلے ڈرایا گیا جب انہوں نے دکانیں کھول دیں تو پھر ان کا راستہ روکا گیا۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ کون سا قانون ہے کہ راہ پر چلتے راہ گیر کو اس کے بنیادی حقوق سے روک دیا جائے اور سڑک پر نہ چلنے دیا جائے، کیا بنیادی حقوق صرف (ق) لیگ اور پی ٹی آئی کے ہیں؟ وہ احتجاج کی آڑ میں لوگوں کے بنیادی حقوق کو پامال اور غصب کرتے چلے جائیں؟ نہیں یہ ممکن نہیں ہے یہ ان لوگوں اور تاجروں نے جس کفل کی بات کر رہے ہیں انہوں نے اپنا راستہ دیکھا اور اس بات پر retaliate کیا۔ عرض صرف یہ ہے کہ یہ ڈرامہ بازی اور فراڈ بند ہونا چاہئے۔ ان کی جو چھپ کر وار کرنے کی عادت ہے، ویسے تو عوام نے ان کو دھول چٹا دی ہے اور ان کو بتا دیا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کا ساتھ دینے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اب یہ لوگوں کی support شامل کر کے واجا جماعت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ انہوں نے کل آئین، قانون، بنیادی حقوق اور فیصل آباد میں رہنے والے لوگوں کے حقوق پر چھپ کر وار کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس وقت پارلیمنٹیرین ہونے کی حیثیت سے بات نہیں کر رہی بلکہ میں تحریک پاکستان گولڈ میڈلسٹ نذیر احمد غازی کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے بات کر رہی ہوں جنہوں نے اس وطن کو بنانے میں کتنی جیلیں کاٹیں۔ اب پی ٹی آئی سے یہ سوال ہے کہ وہ جان بوجھ کر ایسی صورتحال پیدا کر رہے ہیں اور خواتین کو ڈھال کے طور پر لایا جا رہا ہے۔ ہمارا اسلام اس طرح کے میوزک پروگرام کی اجازت نہیں دیتا۔ دوسرا شیخ رشید جو کہہ رہا ہے کہ جلاؤ گھیراؤ کریں گے تو وہ کس حساب سے یہ بات کرتے ہیں؟ یہ وطن صرف ان کا نہیں ہے، یہ وطن ہم سب کا ہے۔ آپ اس بات کا نوٹس لیں کہ وہ table talk کیوں نہیں کرتے؟ ان کا مقصد صرف اس حکومت کو کمزور کرنا ہے۔ اس ملک کی تقدیر بدلنے کے لئے میاں محمد نواز شریف کبھی چائنا جا رہے ہیں۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 908/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب! فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں بہت اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں اور اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ذرا دو منٹ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 908/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے آئی تھی اس کو ہم نے pending کیا تھا کیونکہ وہ اس کے جواب سے مطمئن نہیں تھے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا مفصّل جواب موصول نہیں ہوا، محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا تھا وہ واضح نہیں تھا، اب محکمہ کو بلا کر واضح جواب دینے کی ہدایت کی ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 920/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وزیر موصوف محمد آصف ملک صاحب! اپوزیشن کے ممبران چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب ایوان سے باہر تشریف لے گئے ہیں آپ ان کو منا کر لے آئیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جی، ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار نمبر 920 کے بارے میں بھی میری یہی گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 922/14 میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے، یہ پڑھی جا چکی ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس تحریک التوائے کار کا بھی تفصیلی جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میری گزارش ہوگی کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 942/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی

طرف سے پیش کی گئی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ضلع لاہور میں ٹائروں سے تیل نکالنے والے چالیس کارخانے موجود تھے یہ تمام کارخانے غیر قانونی طور پر کام کر رہے تھے کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے کسی کو بھی اجازت نامہ یا این او سی جاری نہیں کیا تھا، ان کارخانوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کے پیش نظر محکمہ تحفظ ماحول نے ان کے خلاف کارروائی کی 17 یونٹس کو seal کیا اور باقی کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔ ان 17 یونٹس میں سے 9 یونٹس سول کورٹ، ہائیکورٹ میں اپنی petition دائر کرنے کے بعد stay حاصل کئے ہوئے ہیں، محکمہ ان مقدمات کی باضابطہ طور پر عدالتوں میں پیروی کر رہا ہے۔ اس وقت ضلع لاہور میں تیل نکالنے والے چالیس کارخانوں میں سے چوبیس بند ہیں اور ان چوبیس کارخانوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، باقی کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی گئی ہے اور عدالتوں میں مقدمات کی پیروی کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک کو سپیکر صاحب نے شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 908/14 کے ساتھ attach کیا ہوا تھا۔ اس تحریک التوائے کار کا جب جواب آئے گا تو اس کو بھی اکٹھے take up کر لیں گے، فی الحال اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 982/14 میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے، اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کے بارے میں بھی گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار کرپشن کے بارے میں ہے جو کہ 7۔جولائی 2014 سے چل رہی ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے تک لازمی آ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلے ہفتے اس تحریک التوائے کار کا جواب ضرور آنا چاہئے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 983/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے بارے میں بھی میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میکڈونلڈ کے اندر 71 ٹن خراب گوشت آیا، جو اس قوم کے بچوں نے کھایا، اس معاملے پر یہ ایک انتہائی اہم تحریک التوائے کار ہے۔ میری اس سلسلے میں صرف ایک گزارش ہے کہ وزیر خوراک سے کہیں کہ وہ خود ایوان میں آ کر اس کا جواب دیں کیونکہ اس قوم کو 71 ٹن expired گوشت کھلایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ پہلے میری عرض سن لیں۔ Just a one sentence. یعنی اس غریب قوم کا 236 ملین ڈالر ان تین مہینوں میں میکڈونلڈ اور کے ایف سی کے through باہر چلا گیا ہے اور میں یہ بات ذمہ داری سے کر رہا ہوں۔ خدا کے لئے اس قوم کو educate کریں کہ یہ کیا کھا رہے ہیں اور وزیر خوراک سے کہیں کہ اس کا جواب خود ایوان میں آ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آنے دیں پھر اس کے بعد۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہماری گورنمنٹ 100 ملین ڈالر کے لئے بھاگتی پھرتی ہے، یہ تو پھر 236 ملین ڈالر کا معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 995/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرنے کی استدعا کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1003/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ دیں۔

ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس کا انستھیزیا کے غیر معیاری ہونے کے باوجود کمپنی کو رقم ادا کرنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!این آئی ایچ اسلام آباد نے اپنی حتمی رپورٹ میں اس کو تجزیاتی معائنہ کے بعد معیاری قرار دیا ہے،یہ دوائی ابھی تک کسی ہسپتال میں بھی اس طور پر تقسیم نہیں کی گئی جس کا ذکر کیا گیا ہے۔جی ایم میڈیکل سٹور ڈپو نے یہ دوائی ٹیسٹ کرنے کے لئے این آئی ایچ بھجوائی ہے،جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اور یہ بات رپورٹ میں بھی لکھی ہوئی ہے۔مذکورہ دوائی کی 3730 بوتلیں 1675 روپے فی بوتل کے حساب سے ضلع و تحصیل ہسپتالوں کے لئے PEPRA Rules کے مطابق تمام ضابطوں کو پورا کرنے کے بعد شفاف کارروائی متعلقہ ماہرین کی سفارش اور میرٹ پر سپلائی کی جاتی ہے،یہ دوائی پاکستان سمیت پوری دنیا میں استعمال ہوتی ہے۔تحریک التوائے کار میں اصل حقائق سے ہٹ کر جو بات ان کے علم میں لائی گئی وہ محض ایک اخباری اشتہار کی بنیاد پر ہے۔اس میں کوئی صداقت نہیں ہے،متعلقہ دوائی حسب ضابطہ شفاف طریقے سے استعمال اور سپلائی کی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے،اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1084/14 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کی طرف سے

ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کرتے ہیں۔
اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1085 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

قانونی تحفظ نہ ملنے کی وجہ سے ہائر ایجوکیشن اداروں کی طالبات کے جنسی تشدد میں مسلسل اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تمام Higher Education Institutions بشمول Universities میں طالبات کے خلاف Sexual Harassment کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔ حیران کن امر یہ ہے کہ Protection against Harassment of Women at the Workplace Act 2010 ان طالبات کو کوئی تحفظ نہ دے سکا ہے جو کہ حقیقتاً ایک سنگین جرم سمجھا جانا چاہئے لیکن Higher Education Commission(HEC) اور وزارت تعلیم اس پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہیں اور مظلوم طالبات کو کہیں سے کوئی قانونی تحفظ حاصل نہ ہے۔ طالبات کے ساتھ ہونے والے ایسے واقعات کا بہت ہی کم علم ہوتا ہے جس کی وجہ طالبات کو بدنامی اور شکایت کی صورت میں مستقبل کی تباہی کا خطرہ ہوتا ہے اور اکثر بااثر ملزمان کا کچھ نہیں بگڑتا۔ ویسے تو HEC کے مراسلے کے مطابق تمام یونیورسٹیوں کو ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ وہ تین ممبران پر مشتمل ایک ایسی کمیٹی تشکیل دیں جو کسی بھی طالبہ کی شکایت پر فوری طور پر مجرم کے خلاف کارروائی کر سکے لیکن عملاً ایسا نہ ہو سکا ہے اور طالبات کو خوف زدہ ماحول میں تکمیل تعلیم کرنا پڑ رہا ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی کا حالیہ واقعہ جس میں ایک طالبہ نے Sexual Harassment کی شکایت کی لیکن اس کی شکایت ہنوز کمیٹی کے زیر ساعت ہے اور اس طرح دوسری بھی کئی شکایات بس زیر ساعت ہیں۔ کب تک رہیں گی کچھ پتا نہ ہے؟ محرک کے مطابق HEC اور وزارت تعلیم کو کسی بھی طالبہ کی شکایت پر کمیٹی کو 15 دن کے اندر فیصلہ کرنے کا پابند کرنا چاہئے۔ تمام یونیورسٹیوں میں کمیٹی کے ممبران اور اس کے دفتر کا واضح علم تمام طالبات کو ہونا چاہئے۔ یونیورسٹیوں اور اداروں میں نمایاں جگہ پر کمیٹی کے دفتر اور فون نمبرز کا لکھا ہونا بھی لازم ہونا چاہئے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم شیخ صاحب کی اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے تمام یونیورسٹیاں جو کہ ہائر ایجوکیشن، پنجاب سے متعلقہ ہیں، وومن یونیورسٹی ملتان، انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا، یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور، اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، یونیورسٹی آف سرگودھا، یونیورسٹی آف گجرات، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور، فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی راولپنڈی، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، ان تمام یونیورسٹیوں سے رپورٹ طلب کی گئی ہے۔ تمام کے مراسلہ جات کے مطابق دو باتیں جو اس میں انتہائی اہم تھیں کہ ایک Protection against Harassment of Women at the Workplace Act 2010 کے تحت ان کو بھی protection حاصل ہے یا نہیں؟ تمام اداروں نے یہ رپورٹ دی ہے کہ ہم نے بھی اپنے اداروں کے اندر یہ متعلقہ قانون لاگو کر رکھا ہے اور یہاں طالبات یا اساتذہ کرام کو ان provisions کے تحت تحفظ حاصل ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ تین ممبران پر مشتمل رولز کے مطابق کمیٹی تشکیل دی گئی ہے یا نہیں؟ تمام اداروں نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں کمیٹیاں constitute کر دی ہیں اور رولز کے مطابق وہ کام بھی کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ تمام اداروں نے یہ کہا ہے کہ harassment کی کسی قسم کی کوئی شکایت اس کمیٹی کو یا یونیورسٹی کی انتظامیہ کو موصول نہیں ہوئی۔ اگر کوئی خاص واقعہ شیخ صاحب کے علم میں ہو تو ہم بیٹھ جاتے ہیں، بات کر لیتے ہیں، جس یونیورسٹی کے متعلقہ ہو، انشاء اللہ ان کو بلا کر وضاحت کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ ان کی تسلی کروائی جائے گی بلکہ موقع پر عملدرآمد کرواتے ہوئے قانون کے مطابق مؤثر طور پر عمل کیا جائے گا۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اس میں قائداعظم یونیورسٹی کے واقعے کا ذکر کیا ہے۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہیں کہ وہ قائداعظم یونیورسٹی سے پوچھیں کہ اس پر فیصلہ کیوں نہیں ہوا؟ میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے حکومت کی توجہ law کی اس base کی طرف کرائی ہے جس میں at workplace کہا گیا ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ جب اس کے تحت کارروائی ہو گی تو یونیورسٹیز اور کالجز اس سے نکل جائیں گے۔ آپ ان سے کہیں کہ قائداعظم یونیورسٹی سے پوچھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میرے خیال میں قائداعظم یونیورسٹی صوبہ پنجاب کے نہیں بلکہ وفاق کے under ہے اس لئے یہ اس سے نہیں پوچھ سکتے باقی جو ان کے under ہیں اگر ان میں سے کسی یونیورسٹی میں کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے تو ان کو بتا دیں۔

شیخ علاؤالدین: انہوں نے جو law بنایا ہے اس کے اندر at workplace کہا گیا ہے اس میں education sector کو لے کر آئیں، اوّل تو پروفیسرز کو کوئی نہیں پوچھے گا اور اگر کبھی سزائیں ہوئیں بھی تو under this act یہ اپیل میں نکل جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1086/14 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

ضلعی ہسپتالوں کے لئے خریدے گئے بے ہوشی کے انجکشن
غیر معیاری ہونے کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلعی ہسپتالوں کے لئے بے ہوش کرنے کے جو انجکشنز ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ پنجاب نے خرید کئے تھے وہ تمام غیر معیاری ثابت ہو گئے ہیں۔ میڈیکل سٹور ڈپو نے یہ انجکشنز نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد کو جب تحقیق کے لئے روانہ کئے تو یہ خوفناک رپورٹ موصول ہوئی کہ یہ تمام انجکشنز تقریباً وہی ہیں جو دو سال پہلے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو دیئے گئے تھے اور ایک تاریخی المیہ کا باعث بنے تھے۔ اس مسئلے کو دبانے کے لئے متعلقہ افسران نے بھرپور کوشش کی لیکن یہ معاملہ چھپ نہ سکا۔ ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس نے isoflurane جو کہ General Inhalation میں کام آتا ہے کی خرید کا معاہدہ کیا اور مالی سال ختم ہونے سے پہلے پہلے بہت بڑی تعداد میں یہ غیر معیاری انجکشن سپلائی کر دیئے۔ حیران کن امر یہ بھی ہے کہ انسپکشن ٹیم نے بغیر Drug Testing Laboratory Certificate کے خریداری کی اجازت دے دی اور اس کی ادائیگی بھی کر دی۔ Drug Testing کا کسی بھی ڈسٹرکٹ ہسپتال میں پہنچ کر ٹیسٹ کرانا بذات خود ایک مشکوک عمل ہے۔ ادویات کی خریداری میں بہت بڑے پیمانے پر بددیانتی اور بدنظمی کوئی نئی بات نہ ہے۔ ہسپتالوں میں غیر معیاری ادویات من پسند سپلائرز سے عرصہ دراز سے

خریدی جارہی ہیں جس کا آج تک کوئی تدارک نہ ہو سکا ہے۔ اس اہم عوام کی صحت کے معاملے کو مد نظر رکھتے ہوئے میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ isoflurane انجکشن نہیں بلکہ solution ہے اور بے ہوشی کے لئے استعمال ہونے والی دوائی ہے۔ مزید برآں پی آئی سی لاہور میں اس دوائی سے کوئی واقعہ رونما ہوا اور نہ ہی یہ دوائی ابھی تک ضلعی ہسپتالوں کو مہیا کی گئی ہے۔ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد نے اپنی حتمی رپورٹ میں اس دوائی کو تجزیاتی معائنے کے بعد معیاری قرار دیا ہے جس کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ دوائی کی 3730 بوتل 1675 روپے فی کس بوتل کے حساب سے تحصیل و ضلع کے ہسپتالوں کے لئے Punjab Procurement Rule PEPRA کے مطابق تمام ضابطوں کو پورا کرنے کے بعد شفاف کارروائی اور متعلقہ ماہرین کی نگرانی اور سفارش کے مطابق کی جاتی ہے اور یہ دوائی Asian Queen Broad Limited United Kingdom کی research product کی ایک ملٹی نیشنل کمپنی Abbot لیبارٹریز لمیٹڈ سے خریدی گئی جو کہ پاکستان سمیت تمام دنیا میں استعمال ہو رہی ہے اور اپنی ساکھ کے حساب سے اپنی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ سیکرٹری صاحب! چھٹی کی درخواستیں پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کی تحریک استحقاق آ گئی ہے، چھٹی کی درخواستوں کے بعد اسے take up کرتے ہیں۔ جی، سیکرٹری صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن بائیکاٹ ختم کر کے
ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Welcome back.

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب محمد عمر جعفر

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پہلی درخواست جناب محمد عمر جعفر ایم پی اے، پی پی۔293 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Respected Sir,

This is in continuation of my earlier request on the subject. The domestic problems of the undersigned are pending. It is therefore requested that one week extension in leave with effect from 6th December 2013 may be granted.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نبیرہ عندلیب

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ نبیرہ عندلیب ایم پی اے، ڈبلیو۔350 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں بعض ناگزیر مصروفیات کے باعث مورخہ 19 اور 20۔ مئی 2014 کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکی میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ صرف معزز ممبران کے نام پڑھ دیں کہ ان کو رخصت دی جائے۔ آپ دیکھیں کہ کئی ذاتی معاملات ہوتے ہیں پچھلی دفعہ اسی طرح معزز ممبران کے بارے میں بتایا گیا اور چنیوٹی صاحب کے بارے میں کہہ دیا کہ وہ تھائی لینڈ گئے ہیں۔ وہ کسی کام سے گئے ہوں گے لیکن میرا مقصد ہے کہ بتانا کوئی ضروری نہیں ہوتا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں تبلیغ کے سلسلے میں گیا تھا۔

محترمہ کنیز اختر

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ کنیز اختر ایم پی اے، ڈبلیو۔335 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Respected sir

I won't be attending the Assembly Session on 28th may 2014 as I have to go to Faisalabad to receive Chief Minister Mian Shahbaz Sharif at Faisalabad.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء اعوان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ زیب النساء اعوان ایم پی اے، ڈبلیو۔300 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں منعقدہ اسمبلی اجلاس مورخہ 16۔ مئی 2014 کو حاضر نہیں ہو سکی لہذا اس یوم کی رخصت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عائشہ جاوید

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ عائشہ جاوید ایم پی اے، ڈبلیو۔317 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Honourable Sir,

Kindly grant/accept my leave from the 6th, 7th and 8th Session of the Assembly 2014 for personal reasons.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثوبیہ انور ستی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ ثوبیہ انور ستی ایم پی اے، ڈبلیو۔325 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Respected Sir,

Due to some family matter I won't be able to attend the Session on Monday 16th June 2014. So kindly grant me leave for one day.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب جعفر علی ہوچہ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب جعفر علی ہوچہ ایم پی اے، پی پی۔57 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ بندہ کو اپنے حلقے میں ضروری کام ہے جس کی وجہ سے 16 تا 19۔جون 2014 کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا لہذا چار یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب غزالی سلیم بٹ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب غزالی سلیم بٹ ایم پی اے، پی پی۔138 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

السلام علیکم!

"جناب گزارش ہے کہ میری زوجہ انتہائی علیل ہیں ان کے علاج معالجے کے لئے مجھے ان کے ساتھ پاکستان سے باہر جانا پڑ رہا ہے لہذا میں 13تا21۔ جون 2014تک اسمبلی اجلاس میں حاضر نہ ہو سکوں گا۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار محمد جمال خان لغاری

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست سردار محمد جمال خان لغاری ایم پی اے، پی پی۔245 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ :

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب تو بیٹھے ہوئے ہیں۔

سیکرٹری اسمبلی: انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Dear Sir,

This is to request leave from 18th to 20th June 2014 in lieu of my paternal grandmother's extremely serious health condition.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد اسلم اقبال

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست میاں محمد اسلم اقبال ایم پی اے، پی پی۔148 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں اپنی فیملی کے ساتھ 20۔جون 2014 سے لے کر تا اختتام اجلاس عمرہ کی سعادت کے لئے جا رہا ہوں، مہربانی فرما کر رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! چودھری سرفراز افضل صاحب کی طرف سے ایک تحریک استحقاق آئی ہوئی ہے وہ اس تحریک استحقاق کو out of turn لینا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جی، آپ اس تحریک استحقاق کو take up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے سے پہلے صرف ایک بات کرنا چاہوں گا کہ کل جو فیصل آباد میں سانحہ ہوا، نہیں ہونا چاہئے تھا سیاسی کشیدگی ہوئی، قانون نافذ کرنے والے ادارے

حرکت میں آئے، جس شخص نے بھی یہ حرکت کی ہے اس کے خلاف وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی کہا کہ اسے فی الفور گرفتار کیا جائے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order please, Order in the House, Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل): اس پر پچاس لاکھ روپے انعام بھی رکھا گیا ہے لیکن ظلم کی انتہا یہ ہوئی کہ ایک پرائیویٹ ویب سائٹ "siasat.pk" کے نام پر page ہے۔ آج سے سوا سال پہلے پنجاب ہاؤس راولپنڈی میں سانحہ راولپنڈی پر ایک پریس کانفرنس ہوئی تھی جس میں اس وقت کے لاء منسٹر رانا ثناء اللہ، راجہ اشفاق سرور، ہمارے موجودہ وزیر داخلہ بھی موجود تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ پہلے اپنی تحریک استحقاق پڑھ لیں اس کے بعد آپ کو اس کی اجازت ہے۔

فیصل آباد پی ٹی آئی کے احتجاج میں ورکروں پر فائرنگ کرنے والے شخص کی بجائے معزز ممبر اسمبلی کی تصاویر کو مختلف میڈیا چینلز پر دکھانا

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ کل مورخہ 8۔دسمبر 2014 کو فیصل آباد میں پاکستان تحریک انصاف کے ہونے والے احتجاج میں ایک شخص کو فائرنگ کرتے ہوئے دکھایا گیا اور اس کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا تھا۔ رات کو مختلف ٹیلیویژن چینلز پر اور سوشل میڈیا کی سائیٹ "siasat.pk" کے حوالے سے رانا ثناء اللہ خان سابق صوبائی وزیر قانون کے ساتھ میری تصویر دکھائی گئی اور کہا گیا کہ یہ شخص قاتل ہے اور سابق وزیر قانون کے ساتھ پریس کانفرنس میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! میری تصویر کو قاتل کی تصویر ظاہر کرنے سے میری سیاسی ساکھ کو میرے حلقے میں نقصان پہنچا ہے۔ بطور عوامی نمائندہ اور پاکستانی شہری ہونے کے ناتے "siasat.pk" نے میرا استحقاق مجروح کیا ہے۔ دیگر ٹیلیویژن چینلز نے بھی اس کی تصدیق کرنا گوارا نہیں کیا، میری تصویر کے

بارے میں غلط خبر چلا دی گئی اور مجھے قاتل ظاہر کر دیا گیا ہے حالانکہ قاتل کی تصویر اور میری تصویر میں واضح تضاد موجود ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ کیا ہو رہا ہے اور یہ کیسا سوشل میڈیا ہے؟ جس پریس کانفرنس کا حوالہ دیا گیا اس کی تصویر میرے موبائل میں محفوظ ہے۔(معزز ممبر نے موبائل اُٹھا کر تصویر دکھائی)

کل رات سے یہ میرے، میری فیملی، ساتھیوں، دوست احباب اور میرے حلقے کے لوگوں کے لئے ایک عذاب بنا ہوا ہے۔ وہ سب پوچھتے ہیں کہ یہ کیسے ہوا؟ رانا ثناء اللہ نے سانحہ راجہ بازار کے اُوپر جو پریس کانفرنس کی تھی اس کی اخبارات میں چھپنے والی تصویر میرے پاس اس وقت موجود ہے۔ میرے ساتھ سیماں جیلانی، ایم این اے بیٹھی ہوئی ہیں، راجہ اشفاق سرور صاحب اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں وہ بھی اس پریس کانفرنس میں موجود تھے اور راولپنڈی کا سارا میڈیا موجود تھا۔ ظاہر یہ کیا گیا کہ میں رانا ثناء اللہ کا گن مین ہوں اور ان کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں۔ کل فیصل آباد میں فائرنگ کرنے والے آدمی کی جو تصویر اخبارات میں چھپی وہ میں نے آپ کے پاس جمع کرائی ہے۔ اس کے علاوہ میں راولپنڈی پرنٹ میڈیا کے اخبارات بھی ساتھ لایا ہوں۔ فیصل آباد میں جس شخص نے فائرنگ کی اس کی روزنامہ "خبریں" نے فوٹو چھاپی ہے۔ کیا یہ میں ہوں؟ روزنامہ "اوصاف" نے دوسرے angle سے اس کی تصویر چھاپی ہے کیا یہ میں ہوں؟ روزنامہ "نوائے وقت" نے اس شخص کی تیسرے angle سے تصویر چھاپی ہے کیا یہ میں ہوں؟ اسی طرح روزنامہ "ایکسپریس" نے اس کی ایک اور angle سے تصویر چھاپی ہے کیا یہ میں ہوں؟ روزنامہ "پاکستان" اور روزنامہ "جناح" نے بھی اس شخص کی مختلف angles سے تصاویر چھاپی ہیں کیا یہ میں ہوں؟(معزز ممبر نے تمام اخبارات لہرا کر دکھائے)

فیصل آباد میں جو شخص فائرنگ کر رہا تھا رات کو دنیا نیوز نے بار بار اس کی تصویر دکھائی اور اس شخص کا نام ندیم مغل بتایا گیا۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کا منتخب نمائندہ ہوں۔ ہزاروں لوگوں سے ووٹ لے کر یہاں اس مقدس ایوان میں آیا ہوں۔ یہ کیا تماشا لگ گیا ہے؟ میں کل کے واقعہ کی کھلے الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ روزانہ پرویز مشرف کی "ڈمی" جیو اور اے آر وائی چینل پر آتی ہے کیا وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ پرویز مشرف کہہ رہا ہوتا ہے؟ اسی طرح سید یوسف رضا گیلانی کی "ڈمی" آ رہی ہے کیا وہ سب باتیں سید یوسف

رضا گیلانی کہہ رہے ہوتے ہیں؟ میں آپ کے سامنے یہ تصویر پیش کرتا ہوں جس کے اُوپر wanted لکھا گیا ہے۔ یہ تو تذلیل کی انتہا ہو گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر! میرے والدین، گھر والے اور حلقے کے لوگ سراپا احتجاج ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ سڑکوں پر نکل کر اس پر احتجاج کریں لیکن میں ایسا نہیں چاہتا کہ اس سانحہ کو کسی اور رنگ میں ڈھالا جائے۔ یہ زیادتی ہے کہ کسی بھی معزز ممبر اسمبلی کی اس طرح سے تذلیل کی جائے۔ ایک پرائیویٹ ویب سائٹ "siasat.pk" نے ایسا کیا ہے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں اور ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کیا اب اس ملک میں اس طرح سیاست ہو گی؟ کل وزیر اعلیٰ پنجاب نے فوری نوٹس لیتے ہوئے قاتل کی گرفتاری کا حکم دیا اور انہوں نے قاتل کی گرفتاری پر پچاس لاکھ روپے انعام بھی مقرر کیا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ فی الفور اس قاتل کو گرفتار کیا جائے۔ جب فیصل آباد میں یہ سانحہ ہوا تو اُس وقت میں راولپنڈی میں موجود تھا، اس وقت میں اپنے پبلک سیکرٹریٹ میں موجود تھا اور حلقہ کے لوگوں کے کام کر رہا تھا۔ میں اس وقت اپنے حلقے کے لوگوں سے ملاقات کر رہا تھا اور اس کے بعد اپنے خاندان کی ایک خوشی میں شریک ہوا ہوں۔ کل شام کو میں ایک جگہ کافی پینے گیا تو میرے سے دوسری ٹیبل پر پی ٹی آئی کے sitting ایم این اے غلام سرور خان بیٹھے ہوئے تھے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ میں راولپنڈی سے آکر فیصل آباد میں فائر کروں اور پھر فوراً راولپنڈی پہنچ جاؤں؟ میں صبح 11:00 بجے سے لے کر 2:00 بجے تک اپنے حلقے کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرتا رہا۔ 2:00 بجے کے بعد میں نے اپنے خاندان کی ایک خوشی میں شرکت کی اور اس کے بعد میں اسلام آباد کافی پینے گیا جہاں میرے سے دوسری ٹیبل پر پی ٹی آئی کے ایم این اے غلام سرور خان بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ایک مرتبہ پھر گزارش کرتا ہوں کہ میری اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ اس "siasat.pk" کو فوری طور پر بند کیا جائے اور اس کے خلاف Cyber Crimes Act کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ خُدا کا خوف کریں، میرا موبائل نمبر موجود ہے، ہر شخص کو پتا ہے کہ میں sitting ایم پی اے ہوں اور میں پچھلے پانچ سال بھی ایم پی اے رہا ہوں۔ یہ کم از کم مجھے ایک فون کال تو کر لیتے کہ کیا آپ وہاں فیصل آباد میں موجود تھے؟

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! ہم عوامی نمائندے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے عزت دار ہیں۔ ہم شیشے کے گھر میں کھڑے ہیں، سارے ہمیں دیکھ رہے ہیں، ہمارے خیالات پر تبصرے اور

گمان کئے جا رہے ہیں۔ میڈیا بھی شیشے کے گھر میں ہے۔ ان کو انتہائی احتیاط کا روّیہ روا رکھنا چاہئے۔ جس طرح میڈیا والے عزت دار ہیں اسی طرح ہم بھی عزت دار ہیں۔ میڈیا کو catharsis کرنا چاہئے، اس طرح کے لغو اور بے بنیاد الزامات نہیں لگانے چاہئیں جس طرح کہ میرے فاضل ممبر کے اُوپر لگائے گئے ہیں۔ یہ الزامات آپ اور مجھ پر بھی لگائے جا سکتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پر تو آئے دن ایسے لغو الزامات لگائے جاتے ہیں اور وہ ان کو حوصلے سے برداشت کرتے ہیں لیکن

This is not tolerable. Please take notice of this and direct all the Media Houses to be careful.

ان کے بڑوں کو آپ اپنے پیڈ کے اُوپر لکھ کر بھیجیں۔ This is not tolerable at all.

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت اچھا ہوا کہ ایم پی اے صاحب یہاں ایوان میں موجود ہیں۔ میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ کل سوشل میڈیا پر سب سے پہلے یہ بات ڈاکٹر عواب علوی جو کہ عارف علوی کے صاحبزادے ہیں نے شروع کی۔ اس میں ایم پی اے صاحب کے ساتھ شہباز نامی اسمبلی سیکرٹریٹ کے ایک ملازم کی تصویر بھی ہے۔ دونوں علیحدہ لوگوں کی تصویر سرکل کر کے دکھائی گئی۔ ان دونوں یعنی شہباز اور ایم پی اے صاحب کو قاتل کہا گیا۔ پی ٹی آئی کا ونگ جو سوشل میڈیا پر ایسی حرکتیں کرتا ہے وہ کسی کو بھی چھوڑنے یا بخشنے کے لئے تیار نہیں۔ جب ہم ٹیلیویژن پروگرام سے نکلتے ہیں تو اس کے بعد ہمیں harassment اور گھٹیا گفتگو کے messages آتے ہیں اور ہم انہیں ہر روز face کرتے ہیں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں کہ آپ سوشل میڈیا کے اُوپر ایسی چیز plant کریں جو کہ unauthentic ہو اور پھر میڈیا اس کو pick کرے۔ ایم پی اے صاحب کے تمام کوائف موجود ہیں ان کو پوچھے بغیر اور ان سے بات کئے بغیر یہ خبر چلا دی گئی ہے۔ فیصل آباد میں فائرنگ کرنے والے آدمی کی شکل اور ایم پی اے صاحب کی شکل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پی ٹی آئی نے تو لاشوں کی سیاست کرنی ہے۔ ان کے لئے تو کل جشن کا دن تھا کیونکہ ان کو لاش چاہئے تھی جو مل گئی۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے اور اس کی اجازت ہم انہیں نہیں دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک استحقاق کواستحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی پندرہ دن کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ پانچ دن کے اندر کمیٹی اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بات یہ ہے کہ اجلاس کے دوران اس پر میٹنگ نہیں ہو سکتی اور اجلاس کے بعد انشاء اللہ فوراً اس کی میٹنگ بلالی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل انتہائی افسوسناک سانحہ ہوا ہے لیکن یہ نئی بات نہیں ہے۔ روزانہ کنٹینر پر جامعہ حفصہ کی بچیوں اور بچوں کا قاتل راولپنڈی کا ایک شیخ رشید نامی شخص جو کہتا تھا مار دو، جلا دو اور گھیراؤ کر لو۔ میرے ضلع ننکانہ میں 12۔نومبر کو اس شخص نے تقریر کی۔ اپوزیشن ہمارے لئے قابل احترام ہے، عمران خان صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور ہم ان کا احترام کرتے ہیں لیکن اسلام کے نام پر بننے والا پاکستان، لا الہ الا اللہ کے نام پر بننے والا پاکستان، ڈاکٹر علامہ اقبال کا پاکستان، قائداعظم کا پاکستان، مادر ملت کا پاکستان اور 19 کروڑ عوام کے ایٹمی طاقت پاکستان کو ہم واشنگٹن اور لندن plan کا حصہ نہیں بننے دیں گے۔ عمران خان کو بتانا چاہتے ہیں کہ 16۔دسمبر 1971 کا واقعہ ہم نہیں ہونے دیں گے۔ تم نے کل مریضوں کو ہسپتال میں نہ جانے دیا، تم نے خواتین کے ڈلیوری کیسز نہ ہونے دیئے، ایمبولینسوں کو ہسپتال نہ جانے دیا، غریب مریض ٹھٹھر ٹھٹھر کر مر رہے تھے، معصوم بچوں اور بچیوں کو سکولوں میں نہ جانے دیا گیا اور پُرامن شہریوں کی دکانوں کو ڈنڈوں سے بند کروایا گیا۔ ایک مزدور جس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ گاؤں سے شہر مزدوری کے لئے گیا تو ڈنڈوں سے اس کی شہر میں entry ban کی گئی اور گاڑیوں کو توڑا گیا۔ مجھے بتائیں کہ یہ ایچی سن کالج اور آکسفورڈ کا پڑھنے والا جس کا والد اکرام اللہ خان نیازی PWD میں SDO تھا مگر آج وہ اپنے باپ کا نام بھی اپنے ساتھ نہیں لگواتا اور نیازی نہیں لکھواتا لیکن یہ وہی نیازی ہے جو چار سو کنال جگہ اسلام آباد میں لے کر یہودی لابی کے ایجنڈے پر عمل کر رہا ہے۔ ہم اس کو قبضہ نہیں کرنے دیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 21۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں۔یہ قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔Order in the House and no cross talk

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: کیا ہمارا بات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ میرے لئے بالکل قابل احترام ہیں۔آپ ان کو قرارداد پیش کرنے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! قرارداد کی بات نہیں ہے۔آپ نے ان کو بولنے کا موقع دیا ہے لیکن مجھے کیوں نہیں موقع دے رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے لئے سب برابر ہیں۔اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 21۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈے پر یہ قرارداد آئی تھی لیکن میں نے چھٹی لی ہوئی تھی جس کی وجہ سے التواء میں آ گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

مجید نظامی (مرحوم) کی نظریاتی صحافت اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"مجید نظامی (مرحوم) نظریات صحافت کا ایک تابناک اور زریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ یہ ایوان اس تابناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آمین"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"مجید نظامی (مرحوم) نظریات صحافت کا ایک تابناک اور زریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ یہ ایوان اس تابناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آمین"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"مجید نظامی (مرحوم) نظریات صحافت کا ایک تابناک اور زریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ یہ ایوان اس تابناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آمین"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجود قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری قرار دینا

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری (State Child)قرار دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری (State Child)قرار دیا جائے۔"

جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!اس قرارداد کو منظور کیا جائے لیکن میں شیخ صاحب سے اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ قانون کے مطابق اس میں تھوڑا ساadd کر لیں کیونکہ already ہمارے Punjab Destitute and Neglected Children Act 2004 کے تحت حکومت نے چائلڈ پروٹیکشن بیورو قائم کئے ہیں جو اس وقت لاہور، فیصل آباد، ملتان اور سیالکوٹ میں بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔اس قرارداد کو منظور کیا جائے مگر قانون کے مطابق اس کو add کر لیا جائے تو بہتر ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میں آپ کی اجازت سے لاء منسٹر صاحب اور اس ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ اپنی جگہ لیکن یتیم بچے اور بچیوں کا بہت برا حال ہے۔اس کے علاوہ ان کا بھی برا حال ہے جن کے والدین اچھے کھاتے پیتے تھے مگر یتیم ہو گئے۔خدا نہ کرے کہ کوئی یتیم ہو۔میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس ambit سے بہت باہر ہو کر بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں ان تمام یتیم بچے اور بچیوں کی باقاعدہ فارم "ب"میں entry کرانا چاہتا ہوں جس کی بنیاد میری یہ آج کی قرارداد ہے جس کے تحت ہر یتیم بچی یا بچہ چاہے وہ جتنا مرضی مالدار ہو لیکن وہ state child ہو۔آپ کے علم میں بھی ہے کہ کس طرح properties لوٹی جاتی ہیں۔میں عالم تو نہیں ہوں لیکن اللہ فرماتا ہے کہ "یتیم کے مال کے قریب نہ پھٹکنا"لیکن ہم پھر بھی باز نہیں آ رہے۔بے شمار اندوہناک واقعات ہیں جن میں deprive کیا جاتا ہے۔میں چاہتا ہوں کہ خدانہ کرے جب کوئی یتیم بچہ یا بچی ہو تو اس کی باقاعدہ اطلاع ہو اور وہ state child ہو۔اس کے لئے صحت،

تعلیم، سروس، روزگار، اس کے لئے بزنس اور اس کو ایک special corridor دیا جائے کہ یہ تمہارے لئے ایک علیحدہ ہے کیونکہ اس کا کوئی نہیں ہوتا۔ آپ کے علم میں اور ایوان میں بیٹھے دوسرے لوگوں کے علم میں بھی ہے کہ کس طریقے سے یتیموں کو تباہ کیا جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت اس طریقے سے ان کا حق ادا کرے جس طرح حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ "اگر ایک کتا بھی دریائے نیل پر پیاسا مر گیا تو عمر سے جواب پوچھا جائے گا" میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے اسلام کے نام پر یہ ملک لیا تھا اور اگر ہم اس کو واقعی welfare state بنانا چاہتے ہیں تو اس ایوان میں بیٹھا ہر ممبر چاہتا ہے کہ welfare state بنے میری آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے استدعا ہے کہ خدارا یتیم بچوں اور بچیوں کے لئے اس قرارداد کو اسی طرح ہی پاس کریں اور اس کے ambit کو 180 ڈگری پر پوری طرح گھمایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری (State Child) قرار دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب کے پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس کرنے والوں کے لئے مناسب سہولیات فراہم کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے قانون سازی کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز ایک طالب علم سے 60 لاکھ روپے سے لے کر 90 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں لیکن اکثر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں ایم بی بی ایس کی پروفیشنل تعلیم دینے کے لئے لیبارٹریز، proper hospital اور qualified staff کی سہولیات میسر نہ ہیں جس کی وجہ سے انہیں معیاری تعلیم نہیں مل پاتی اور انہیں سرکاری ہسپتالوں میں house job بھی نہیں ملتی اور وہ میڈیکل کی job حاصل کرنے کے لئے compete کرنے کی قابلیت نہیں

رکھتے۔ اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulateاور monitorکرنے کے لئے قانون سازی کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز ایک طالب علم سے 60لاکھ روپے سے لے کر 90لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں لیکن اکثر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں ایم بی بی ایس کی پروفیشنل تعلیم دینے کے لئے لیبارٹریز، proper hospital اور qualified staffکی سہولیات میسر نہ ہیں جس کی وجہ سے انہیں معیاری تعلیم نہیں مل پاتی اور انہیں سرکاری ہسپتالوں میں house jobبھی نہیں ملتی اور وہ میڈیکل کی jobحاصل کرنے کے لئے competeکرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulateاور monitorکرنے کے لئے قانون سازی کی جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ قرارداد منظور کی جائے مگر میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ میڈیکل کالجز کے تمام معاملات پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے مطابق ہوتے ہیں اور یہ ادارہ وفاقی حکومت کے underہے۔ اس قرارداد کے آخر میں جہاں لکھا ہوا ہے کہ "پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulateاور monitorکرنے کے لئے قانون سازی کی جائے" تو قانون سازی سے پہلے "وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے" لکھ دیا جائے تو پھر اس قرارداد کو approveکر دیا جائے۔ اس میں یہ words addکر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد میں یہ words addکر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز والے لاکھوں روپے ہر سال ریگولر فیس لیتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ داخلے کے وقت دس، پندرہ، بیس اور پچیس لاکھ روپے underhandبھی مانگتے ہیں جس کی کوئی رسید بھی نہیں دیتے۔ یہ ساری

باتیں گورنمنٹ کے علم میں ہیں اور یہ گھناؤنا کاروبار حکومت کی ناک کے نیچے جاری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا notice لیا جانا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پھر عرض کرنا چاہوں گا کہ PMDC فیڈرل گورنمنٹ کے ماتحت ادارہ ہے اور یہ تمام معاملات اس کے under ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز ایک طالب علم سے 60 لاکھ روپے سے لے کر 90 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں لیکن اکثر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں ایم بی بی ایس کی پروفیشنل تعلیم دینے کے لئے لیبارٹریز، proper hospital اور qualified staff کی سہولیات میسر نہ ہیں جس کی وجہ سے انہیں معیاری تعلیم نہیں مل پاتی اور انہیں سرکاری ہسپتالوں میں house job بھی نہیں ملتی اور وہ میڈیکل کی job حاصل کرنے کے لئے compete کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulate اور monitor کرنے کے لئے وفاقی حکومت قانون سازی کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اسے پیش کریں۔

زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہری حدود مقرر کرنے اور نئے شہر بسانے کے اہتمام کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہروں کی حدود مقرر کی جائیں اور پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا اہتمام کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہروں کی حدود مقرر کی جائیں اور پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا اہتمام کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ قرارداد منظور کی جائے۔ میں اس میں صرف یہ بتانا چاہوں گا کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں اس کو شامل کیا گیا ہے۔ اگر یہاں اس میں تھوڑی سی ترمیم کر لی جائے کہ نئے شہر بسانے کا قانون کے مطابق اہتمام کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو بات کہی ہے اور لاء منسٹر صاحب جس قانون کا ذکر کر رہے ہیں تو اس کے تحت ہی لاہور کی urban limit اوکاڑہ تک پہنچا دی اور دوسری طرف گوجرانوالہ تک پہنچا دی ہے۔ اسی قانون کی وجہ سے ہی تو ایل ڈی اے کی limits کہیں کی کہیں چلی گئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب urban limits کی بات کر رہے ہیں۔ ان سے پہلے اس پر پوچھ لیا جائے اور اگر واقعی urban limits کی بات کر رہے ہیں تو پھر لاء منسٹر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ جو قانون 2013 میں یہیں سے پاس ہوا ہے جس کے تحت ہماری limit اوکاڑہ تک چلی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وزیر صاحب قانون کے مطابق کئے جانے کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو اعتراض نہیں تو کیا اس کو شامل کر لیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے قانون پاس کیا ہے ظاہر ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر حکومت نے پاس کیا ہے۔ اب لاہور شہر کی حدود کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہیں۔ اس کے نتیجے میں جو زمین vicinity کے اندر ہوتی تھی اس میں سبزیاں، پھل اور ڈیری فارم بنتے تھے اور یہ چیزیں شہر میں میسر ہوتی تھیں جو سستی بھی ہوتی تھیں۔ اس کے نتیجہ میں شہر کا ماحول بھی درست رہتا تھا۔ اس کے علاوہ اگر آپ چھوٹا یونٹ بنائیں گے تو پانی کی سپلائی اور سیوریج کا سسٹم بھی آسانی سے میسر کر سکتے ہیں اور اچھی پلاننگ کر سکتے ہیں۔ آپ جتنا شہر کو بڑا کرتے جائیں گے جس طرح کراچی ہے جس کی آبادی ڈیڑھ دو کروڑ ہو گئی ہے اور وہ ستر اسی کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ جہاں مافیا بن جاتے ہیں اور کوئی قابو میں نہیں آتا وہاں روز لاشیں گرتی ہیں۔ آپ شہروں کو جتنا بڑا کر دیں گے تو اس

کے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بھی مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ میں نے اس sense میں یہ قرارداد دی ہے اور ہاؤس بھی جانتا ہے جس کا میں حوالہ دیتا ہوں کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ جب اٹلی کے دورہ پر گئے تو وہ Mussolini کو ملنے گئے جو وہاں کا آمر تھا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دوران گفتگو یہ بات بتائی کہ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے یہ بات کہی تھی کہ اپنے شہروں کو محدود اور چھوٹا رکھیں تو وہ اس بات پر پھڑک اٹھا اور اس نے حیرت سے کہا کہ یہ بات آپ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے کی تھی تو وہ تو اس حوالے سے بہت بڑے statesman تھے۔ منسٹر صاحب اس میں اضافہ کرانا چاہتے ہیں تو کرالیں ظاہر ہے کہ متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس ہو جائے گی لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ اس کی sense کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس کی کوئی چیکنگ نہیں ہوتی اور شہروں کے ساتھ بے محابہ ہاؤسنگ کالونیاں بن جاتی ہیں اور ٹی ایم اے وہاں پر سیوریج، پانی اور نہ ہی کوئی سہولت دیتے اور صرف اپنے پیسے کھڑے کر لیتے ہیں۔ یہ سارا ایک mess ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے اس حوالے سے صحیح ترجمانی کی ہے۔ میں جو sense چاہتا ہوں اس کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہئے۔ یہ قرارداد صرف فائل کے اندر دب نہیں جانی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں محرک سے قرارداد کی وضاحت طلب کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا اہتمام کیا جائے۔ یہاں ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ ہمارے دیہاتی زرعی علاقہ کو محفوظ کیا جائے اور بچایا جائے۔ ہم جب نئے شہر بنائیں گے تو وہ کس جگہ بنائیں گے۔ اس کے لئے بھی کوئی زرعی رقبہ حاصل کرنا پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہروں کی حدود مقرر کی جائیں اور پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا قانون کے مطابق اہتمام کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کی ہے۔ محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کا مطالبہ

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ایک ہفتہ کے اندر تمام process کو مکمل کیا جاسکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ایک ہفتہ کے اندر تمام process کو مکمل کیا جاسکے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ایک ہفتہ کے اندر تمام process کو مکمل کیا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچویں قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ چودھری صاحب! اسے پیش کریں۔

ملک میں ضرورت سے زائد گندم کی پیداوار کے باوجود 16 کروڑ ڈالر سے زائد مالیت کی گندم درآمد کرنے کے معاملہ کی فوری انکوائری کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں موجودہ سال گندم کی ضرورت سے زائد پیداوار ہونے کے باوجود 16 کروڑ 74 لاکھ ڈالر مالیت کی 6 لاکھ 46 ہزار ٹن گندم

کی درآمد کے معاملہ کی فوری تحقیقات کروائی جائے اور گندم درآمد کروانے والے عناصر کو بے نقاب کر کے ذمہ داروں کو کڑی سزا دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں موجودہ سال گندم کی ضرورت سے زائد پیداوار ہونے کے باوجود 16 کروڑ 74 لاکھ ڈالر مالیت کی 6 لاکھ 46 ہزار ٹن گندم کی درآمد کے معاملہ کی فوری تحقیقات کروائی جائے اور گندم درآمد کروانے والے عناصر کو بے نقاب کر کے ذمہ داروں کو کڑی سزا دی جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! درآمد اور برآمد فیڈرل گورنمنٹ سے related ہے اور ان کی اجازت کے بغیر یہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں صرف یہ تبدیلی کر دیں کہ شروع میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کر لیا جائے اور اس کے بعد اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ نے درآمد پر پابندی لگائی ہے جو حکومت کا اس پر بہت بہترین قدم ہے۔ اس پر فیڈرل گورنمنٹ نے 20 فیصد ڈیوٹی لگا کر اس طرح کی درآمد کو discourage کیا ہے اور روکا ہے۔ جناب چیمہ صاحب کے علم میں یہ بات ہو گی۔ یہ اس کا بھی ذکر کریں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے اس پر already action لیا ہے اور 20 فیصد ڈیوٹی لگائی ہے جس کی وجہ سے اب import نہیں ہو رہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے تو فیڈرل گورنمنٹ نے حکومت پنجاب کی کوششوں کی وجہ سے ECC میں یہ منظوری 14-11-07 کو Ministry of Finance and Revenue حکومت پاکستان نے کی ہے کہ گندم کی درآمد پر 20 فیصد regulatory duty عائد کی ہے جو شیخ صاحب بتا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وہ صرف حکومت پاکستان سے مطالبہ کی ترمیم چاہتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا مطالبہ تو یہ ہے کہ تحقیقات کی جائے اور ان عناصر کو بے نقاب کیا جائے۔ میرے علم میں 20 فیصد ڈیوٹی والی بات ہے جو بہتر ہے لیکن کم از کم ان عناصر کو بے نقاب تو کیا جائے جنہوں نے یہ سارا کچھ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں حکومت پاکستان شامل کر لیتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں موجودہ سال گندم کی ضرورت سے زائد پیداوار ہونے کے باوجود 16 کروڑ 74 لاکھ ڈالر مالیت کی 6 لاکھ 46 ہزار ٹن گندم کی درآمد کے معاملہ کی فوری تحقیقات کروائی جائے اور گندم درآمد کروانے والے عناصر کو بے نقاب کر کے ذمہ داروں کو کڑی سزا دی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید صاحب آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں کمرشل کالجز اور کامرس کالجز کے اساتذہ پچھلے دو تین ماہ سے احتجاج پر ہیں کیونکہ کامرس کالجز اور کمرشل انسٹیٹیوٹ کا انتظام پہلے ٹیوٹا (TEVTA) کے پاس تھا اور اب وہ جنرل ایجوکیشن محکمہ تعلیم کے پاس آ گیا ہے اور انہیں گزشتہ کئی ماہ سے تنخواہیں نہیں مل رہیں جس کی وجہ سے وہ احتجاج کر رہے ہیں، یہ پرائم ٹائم ہے کیونکہ امتحانات قریب ہیں اور بچوں کی کلاسز نہیں ہو رہیں، جب اساتذہ کے چولہے بجھیں گے تو وہ کس طرح بچوں کو تعلیم دے سکتے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ اس مسئلے کے حل کی طرف فوری توجہ دلائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وزیر تعلیم یہاں پر موجود نہیں ہیں وہ صبح آتے ہیں تو ان سے اس کا جواب لے لیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! مختصر بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے بہت لمبی لمبی تقریریں کی گئی ہیں اور انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے تو ہمیں بھی مہربانی کر کے اتنا ہی وقت دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کو بھی سپیکر صاحب نے وقت دیا تھا اور اس کے بعد آپ نے واک آؤٹ بھی کیا تھا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے تو بات ہی نہیں کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا احتجاج بھی ریکارڈ ہو گیا تھا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہر کوئی اپنی رائے رکھتا ہے اور اپنے خیالات کے مطابق اس کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو میرا خیال ہے کہ سب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی علیحدہ سے بھی بات کرنا چاہتا ہے تو اسے کرنے دینی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ صبح بات کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پہلے ہی صبح سے مجھے وقت نہیں دیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! صبح اگر آپ بات کر لیں تو میں آپ کو وقت دوں گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ ابھی دو منٹ بس میری بات سن لیں۔ جو ہمارا شہری بھائی شہید ہو گیا ہے اگر آج ہم ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس کے لئے یہاں فاتحہ خوانی کروا لیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ہم سب کو اس کی وفات کا افسوس ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری ایک بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 10-دسمبر 2014 صبح 10:00 تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

230

ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1159. Dated: 10th December, 2014. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Sher Ali Gorchani**, *Deputy Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Rana Muhammad Iqbal Khan**, *Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

232

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ10۔دسمبر2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

234

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

بدھ، 10۔دسمبر 2014

(یوم الاربعاء، 17۔صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 48 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

أَوَلَمْ يَسِيرُوا
فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ
فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ
يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ
وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾

سُوۡرَۃُ فَاطِر آیات 44 تا 45

کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تا کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے اُن کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے۔ وہ علم والا (اور) قدرت والا ہے (44) اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے سو جب ان کا وقت آ جائے گا تو (ان کے اعمال کا بدلہ دے گا) اللہ تو اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے (45)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

درِ نبی پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا
خلافِ معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہوگا
خدا بھی ہوگا اُدھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہوگا
جو دِل سے ہے مائل پیغمبر یہ اُس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اُس بے نواء کے لب پر درُود ہوگا سلام ہوگا
کئے ہی جاؤں گا عرضِ مطلب ملے گا جب تک نہ دِل کا مطلب
نہ شامِ مطلب کی صبح ہوگی، نہ یہ فسانہ تمام ہوگا

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

اغواء ہونے والے معزز ممبر رانا جمیل حسن خان کی بازیابی

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس ایوان میں ایک بڑی importantچیز لانا چاہتا ہوں۔ پچھلے رمضان شریف میں ہمارے معزز ممبر رانا جمیل حسن خان صاحب اغواء ہوئے اور خدشات یہ تھے کہ طالبان نے اُنہیں اُٹھالیا ہے اور انہیں افغانستان کے بارڈر سے اُدھر لے جایا گیا ہے۔ حکومت تقریباً دو تین مہینے تو اپنی پوری کوشش کرتی رہی اُس کے بعد چیف منسٹر پنجاب نے یہ ذمہ داری مجھ پر سونپی اور مجھے کہا گیا کہ جس طرح سے بھی ہو میں رانا صاحب کو retrieve کروں۔ اس ایوان میں بات ہوئی تھی اور اسی platform پر کھڑے ہو کر میں نے جناب سپیکر اور پورے معزز ایوان کو یقین دہانی کرائی تھی کہ اللہ کی مدد ہو تو میں اپنے معزز ممبر کو بازیاب کراؤں گا اور یہاں پر اس ایوان میں لے آؤں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے خود کل رات تقریباً ایک بجے رانا جمیل حسن خان صاحب کو اُن کے گھر اور حلقہ کے اندر بخیریت handover کر دیا ہے جہاں اُن کے حلقہ کی عوام اور اُن کی family اُن کا انتظار کر رہی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں بڑے فریقین تھے جنہوں نے ہماری مدد کی۔ کچھ لوگ across the border افغانستان میں اور کچھ لوگ پاکستان میں ہیں۔ ان میں سے میں مولانا سمیع الحق صاحب، یوسف شاہ صاحب اور جماعت اسلامی کے پروفیسر ابراہیم صاحب کا خاص طور پر ذکر کروں گا جنہوں نے ہماری دن رات مدد کی ہے۔ احسان اللہ احسان گروپ اور قاری شکیل گروپ کے پاس رانا جمیل حسن خان صاحب تھے۔ جس علاقہ میں رانا صاحب تھے وہاں ایک sustain drone attack ہوا تھا اس کے بعد رانا جمیل صاحب کی کوئی خبر نہیں تھی۔ ہم نے افغانستان میں across the border بھی رابطے کئے لیکن ان کی کوئی خبر نہیں مل رہی

تھی۔ میں نے وزیر اعلیٰ کو بھی بتادیا تھا کہ ہم وہاں رابطہ میں تھے لیکن آج کل ان کی کوئی خبر نہیں مل رہی۔ وہ بات بالکل درست نکلی کہ جب کل میری رانا جمیل صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ جہاں مجھے قید میں رکھا گیا تھا وہاں پر بالکل ڈرون حملہ ہوا ہے اور وہاں بڑی تباہی ہوئی تھی کافی لوگ مر گئے تھے۔ ان پر بھی چھتیں گری ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی کو بچاتا ہے اور نیتیں صاف ہوتی ہیں تو انہیں خراش بھی نہیں آئی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ اپنے گھر پہنچ گئے ہیں۔ ان کی وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی بات ہو گئی ہے۔ گورنر خیبر پختونخوا نے ان کے لئے کل ناشتے کا انتظام کیا تھا وہاں انہوں نے ناشتا کیا۔ میری کل جب ان سے بات ہوئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ انشاء اللہ ایک دو دن میں، میں ایوان میں بھی حاضری دوں گا۔ میں نے یہ ضروری سمجھا کہ میں یہ بات اپنے تمام معزز ممبران اور آپ کو بتادوں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! میں آپ کو اور رانا جمیل صاحب کو بھی ایوان کی طرف سے اور اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 90 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے ایوان میں آنے تک اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ سوال پہلے بھی ایوان میں آ چکا ہے۔ اس پر بات چیت بھی ہوئی تھی ان کی طرف سے objections and observations بھی تھیں۔ ان میں سے کچھ ٹھیک تھیں اور کچھ یہاں پر لاگو نہیں ہونی تھیں۔ اس کا جواب تیار ہے۔ معزز ممبر جب اسمبلی میں آئیں گے تو ان کو جواب دے دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ وہ جب آئیں گے تو اسے لے لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 7-مارچ2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال)

ضلع لاہور: ڈکیتی کے مقدمات و دیگر تفصیلات

*171: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری سے مئی2013 تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں کس کس تھانہ کی حدود میں درج ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان وارداتوں میں کتنے بے گناہ افراد قتل ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان وارداتوں میں کتنی رقم اور دیگر کون کون سا سامان لوٹا گیا ہے؟

(د) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) بروئے رپورٹ جملہ SDPO صاحبان عرصہ ہذا کے دوران ڈکیتی / رابری مع قتل کی چار وارداتیں ہوئیں۔ یہ وارداتیں تھانہ سول لائن، ریس کورس اور پرانی انار کلی کی حدود میں سرزد ہوئیں۔

(ب) ان وارداتوں میں دو افراد دوران واردات قتل ہوئے۔

(ج) ان چار وارداتوں میں-/7930000 روپے کی رقم لوٹی گئی۔

(د) ان وارداتوں میں تین کس ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جا کر مورخہ 30-04-13 کو چالان عدالت کیا گیا۔ ان مقدمات میں 15 کس نامعلوم ملزمان تاحال مفرور ہیں جن کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے۔

ایسی وارداتوں کے انسداد، تدارک کے سلسلہ میں گشت، ناکہ بندی کو بہتر بنایا گیا ہے نیز علاقہ کی مجاہد سکواڈ، ٹائیگرز اور محافظ سکواڈز سے بھی استفادہ کیا جا رہا ہے تاکہ عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 10۔جون 2013 کو کیا تھا اور اس کا جواب 31۔جولائی 2013 کو آگیا تھا۔ آج 10۔دسمبر 2014 ہے تو کیا مجھے معزز وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ان وارداتوں میں قتل کرنے والے ملزمان 15 عدد ہیں اور صرف دو پکڑے گئے باقی کیا ابھی تک مفرور ہیں یا ان میں سے بھی کچھ ملزمان پکڑے گئے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے متفق ہوں کہ ان کو سوال کئے ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ میں نے کل اپنے پولیس افسران سے اس معاملہ پر کافی تشویش ظاہر کی ہے۔ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ جہاں تک ہوم ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے تو اس کے سوالات کے جوابات وقت پر آئیں گے۔ اس کی باقی تفصیل یہ ہے کہ جو لوگ اس میں پکڑے گئے ہیں، ان سے جو نقدی برآمد ہوئی ہے اس کا annexure میرے پاس ہے۔ اگر یہ چاہیں تو میں انہیں یہ فراہم کر سکتا ہوں کہ کتنے لوگ پکڑے گئے ہیں لیکن ایک بات میں اور ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جتنے مفرور پکڑنے تھے وہ ہم نے نہیں پکڑے۔ اس میں سے چند ہی لوگ ہیں جو پکڑے گئے ہیں باقی لوگ ابھی تک abscond کر رہے ہیں۔ میں نے یہ case کل ہی دیکھا ہے جب میں اس کو پڑھ رہا تھا تو میں نے پولیس ڈیپارٹمنٹ اور خاص طور پر لاہور پولیس کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ مجھے دس دن کے اندر اندر ان لوگوں کی تفصیلات معلوم ہونی چاہئیں کہ آیا یہ لوگ لاہور میں ہیں یا نہیں ہیں اور اگر ہیں تو پکڑے کیوں نہیں گئے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا تفصیلی جواب دوں گا جو اُس وقت کے حقائق ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو پھر pending کر لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کرنے سے پہلے میں ایک بات کہنا چاہوں گی کہ دو سال ہونے کو ہیں اور وہ پندرہ مفرور ملزمان معلوم نہیں کہ وہ اور کتنی وارداتیں کر گئے ہوں گے۔ میرا معزز وزیر صاحب سے اسی سے متعلق ضمنی سوال ہے کہ یہ صرف اتنا بتا دیں کہ یہ اس کو چھوٹی سی واردات اور چھوٹا سا case ہی سمجھ لیں تو کیا لاہور پولیس کی کارکردگی پر یہ سوالیہ نشان نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔ کرنل صاحب! آپ اس سوال کا مکمل تفصیلی جواب آئندہ محکمہ داخلہ کے وقفہ سوالات میں دیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 564 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 7-مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال)

جھنگ: غریب لوگوں کی جائیدادوں کو قبضہ گروپوں سے واگزار کروانے کی تفصیلات

***564: سردار وقاص حسن موکل:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نگران دور حکومت میں 7-مئی سے 15-مئی 2013 تک کتنے ڈی او لیٹر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب سے ڈی پی او جھنگ کو غریب لوگوں کی جائیدادوں پر قبضہ گروپوں سے قبضہ واگزار کروانے کے سلسلہ میں موصول ہوئے؟

(ب) ان میں سے جن قبضہ گروپوں سے ڈی پی او جھنگ نے قبضہ واگزار کروایا، ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب کی جانب سے No. DS(Monitoring) CMS/13/CT-47-B/0001043 مورخہ 13-05-08 کے تحت ڈی پی او جھنگ نے تاحال کوئی احکامات جاری نہیں کئے کیا ڈی پی او اس پر عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) دوران عرصہ متذکرہ ایک درخواست از اں خرم شیراز ولد اشفاق احمد خان موصول ہوئی ہے جس کی انکوائری ڈی ایس پی سٹی سرکل سے کروائی گئی ہے جو دوران انکوائری درخواست جھوٹی اور بے بنیاد پائی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں ایسا کوئی گروہ فعال نہ ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں ایسا کوئی ڈائریکٹو وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے موصول نہ ہوا ہے۔ دفتر ہذا میں جب بھی وزیراعلیٰ یا کسی دیگر اتھارٹی کی طرف سے کوئی احکامات موصول ہوں تو ان کی تعمیل یقینی بنائی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں ایک حوالہ دیا ہے کہ ایک لیٹر جو وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ یا وزیراعلیٰ ہاؤس سے جاری ہوا ہے اور اس کے جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ایسا ڈائریکٹو وصول نہ ہوا ہے اور دفتر ہذا میں جب بھی جناب وزیراعلیٰ یا کسی دیگر اتھارٹی کی طرف سے کوئی احکامات موصول ہوں تو ان کی تعمیل یقینی بنائی جاتی ہے۔ کیا وزیر صاحب اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں گے کہ اگر ایک لیٹر reference کے ساتھ یعنی تاریخ اور سیریل نمبر کے ساتھ جاری ہوا ہے تو کیا اس لیٹر کو زمین کھا گئی ہے یا آسمان کھا گیا ہے، یہ کدھر گیا ہے، وہ لیٹر چیف منسٹر ہاؤس سے نکل گیا ہے اور ڈی پی او تک نہیں پہنچا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ سوال انہوں نے پہلے بھی کیا تھا اور یہ دوبارہ ایوان میں آیا ہے۔ ہم نے اس کی کافی جانچ پڑتال کی ہے۔ یہ جز (ج) میں جس چیز کو mention کر رہے ہیں یہ reference letter کہیں بھی نہیں مل رہا۔ ہم نے چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے بھی چیک کیا ہے یہ وہاں پر بھی نہیں ہے، ہم نے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں بھی چیک کیا ہے یہ وہاں پر بھی نہیں ہے، ہم نے پولیس ہیڈکوارٹر سے بھی چیک کیا ہے تو یہ وہاں پر بھی نہیں ہے۔ There is some misunderstanding اور کوئی gap ہے جس کی ہمیں تفصیل پتا نہیں چل رہی۔ اگر ہمیں پتا چل جائے تو definitely I will be passing out to you لیکن ہمیں ابھی تک کوئی چیز پتا نہیں چلی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 74 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے تھانوں میں رشوت کو ختم کرنے کا معاملہ

*74: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں تھانہ کی سطح پر کرپشن / رشوت ستانی انصاف کے حصول میں بہت بڑی رکاوٹ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے محکمہ پولیس میں ملازمین کی تنخواہوں میں ماضی میں خاطر خواہ اضافہ کیا تاکہ اہلکار رشوت سے باز آ جائیں لیکن حالات درست نہ ہو سکے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے کوئی منصوبہ بندی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ ہر سطح پر انصاف کے حصول میں کرپشن / رشوت ستانی بہت بڑی رکاوٹ ہوتی ہے اور جہاں بھی کرپشن ہوگی وہاں خرابی ضرور ہوگی اس ناسور کو ختم کرنے کے لئے ہر سطح پر کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی عوامی سطح پر اور سرکاری سطح پر تھانہ کی سطح پر کرپشن ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے اور شکایت موصول ہونے پر کڑا احتساب کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے محکمہ پولیس میں کی گئی اصلاحات کے باوجود حالات میں بہتری نہ آ سکی درج ذیل اعداد و شمار اس بات کا واضح ثبوت ہیں۔ سال 2013 میں پولیس افسران کے خلاف رشوت ستانی کے کل 72 مقدمات درج ہوئے جبکہ سال 2012 کے دوران 83 مقدمات درج ہوئے پولیس تشدد کے سال 2013 میں چار مقدمات درج ہوئے جبکہ سال 2012 میں 10 مقدمات درج ہوئے سال 2013 پولیس آرڈر 2002 کی دفعہ 155-C کے تحت پولیس ملازمین کے خلاف 411 مقدمات درج ہوئے جبکہ 2012 میں ان مقدمات کی تعداد 729 تھی۔ جرائم کی روک تھام کے لئے وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے انسپکٹر جنرل آف پولیس، پنجاب نے اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے ایک مہم شروع کر رکھی ہے جس کی وجہ سے سنگین مقدمات کی تعداد میں واضح کمی دیکھنے میں آ رہی ہے جیسا کہ اغواء برائے تاوان جیسے سنگین جرم میں پچھلے سال کی نسبت مقدمات کی تعداد میں سال 2013 میں 8 فیصد کمی واقع ہوئی

ہے دوران سال اغواء برائے تاوان کے 155 مقدمات درج ہوئے جن میں 161 افراد کو تاوان کی غرض سے اغواء کیا گیا۔پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 149 افراد کو بازیاب کروایا جبکہ 9 افراد کو ملزمان نے ہلاک کیا اور تین معنوی تاحال بازیاب نہ ہوسکے۔ملزمان نے معنویان کے ورثاء سے 6 کروڑ 39 لاکھ روپے تاوان کی مد میں وصول کئے جبکہ پولیس نے ملزمان کی گرفتاری کے بعد ان سے 2 کروڑ 39 لاکھ روپے کی رقم برآمد کی۔اس طرح ڈکیتی کے مقدمات میں 11 فیصد گاڑیاں چھیننے کے مقدمات میں 4 فیصد کمی واقع ہوئی جرائم برخلاف پراپرٹی کے کیسز میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے تقریباً ایک لاکھ ملزمان کو گرفتار کیا جن میں سنگین جرائم کے گروہ کے 7633 ملزمان بھی شامل ہیں جن سے تقریباً 125۔ارب روپے کی لوٹی گئی اشیاء یا رقم برآمد کی گئی۔

(ج) رشوت ایک ناسور ہے اور رشوت کی شکایت موصول ہونے پر سخت محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے محکمہ پولیس میں سخت احتساب کا نظام موجود ہے جونہی کسی بھی افسر یا ملازم کے خلاف کسی بھی قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو انکوائری کر کے قصوروار کو سخت سزا دی جاتی ہے اور یہ نظام ضلع کی سطح پر، ریجن کی سطح پر اور پنجاب کی سطح پر رائج ہے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں انسپکٹر جنرل آف پولیس، پنجاب، ریجنل پولیس آفیسرز اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسرز صاحبان اپنی اپنی سطح پر اس نظام کی کڑی نگرانی کرتے ہیں اور جونہی کسی افسر یا ملازم کے خلاف رشوت کی شکایت ملتی ہے مناسب کارروائی کر کے اسے سخت سزا دی جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ سال 2011 تا 2014۔05۔31 درج ذیل افسران و ملازمین کو قانون کے مطابق صرف رشوت کی شکایت پر سزائیں دی گئی ہیں۔

عہدہ	تعداد سزائیں
ڈی ایس پی	07
انسپکٹر	92
سب انسپکٹر	558
اے ایس آئی	507
ہیڈ کانسٹیبل	206
کانسٹیبل	828
کل	2198

جیسا کہ مندرجہ بالا اعداد و شمار سے عیاں ہے کہ محکمہ پولیس سے رشوت ستانی ختم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کی جارہی ہے جبکہ عوامی سطح پر لوگوں میں شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم پارٹی پارٹی نہ کھیلیں، محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے وہ حقائق کے بالکل خلاف ہے۔ Generally ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میں اور حکومتی بنچوں کے معزز ممبران بھی جاکر دیکھیں۔ میں اللہ کو حاضر و ناظر گواہ بنا کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ تھانے میں کوئی شخص enter ہوتا ہے تو پولیس کے نزدیک وہ ایک اسامی ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس سوال کے against کوئی ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے آپ کو تفصیل سے جواب دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کی وجوہات تلاش کرنی چاہئیں اور یہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے۔ ہم بار بار تھانہ کلچر کی بات کرتے ہیں اس دفعہ جب میں ایم پی اے منتخب ہو کر اس ایوان میں آیا تھا تو جب میری پہلی ملاقات وزیر اعلیٰ صاحب سے ہوئی تب بھی یہی موضوع زیر بحث تھا۔ میں نے کہا آپ نے پولیس کی تنخواہ بڑھائی، فلاں کیا اور آپ نے بڑی محنت کی ہے لیکن پھر بھی نظام ٹھیک نہیں ہے، ہر وہ شخص جو تھانے میں داخل ہوتا ہے اس کی جیب سے پیسے نکلوائے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نشاندہی کریں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نشاندہی ہی کر رہا ہوں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں اس حوالے سے سارا نظام up set ہے۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں ان کی بات سے agree ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پہلے ڈاکٹر صاحب کو بات کرنے دیں اس کے بعد آپ بات کریں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی گزارش سن لیں، میں ڈاکٹر صاحب سے معذرت کے ساتھ تھوڑا سا وقت لیتا ہوں۔ لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کے تھانہ پکالاڑا میں ایک سم پر میرے ووٹر سپورٹر arrest ہوئے اور میں نے ایس ایچ او سے کہا کہ آپ ان کو چھوڑ دیں اگر ان سے کوئی موبائل فون یا واردات والی کوئی چیز برآمد ہوئی تو میں آپ کو دے دوں گا۔ چار دن وہ تھانے میں رہے ان پر ایف آئی آر بھی درج نہیں ہوئی اور چار دن کے بعد میرے کہنے پر نہیں چھوڑا بلکہ 50 ہزار ایک پارٹی سے لیا اور 20 ہزار ایک پارٹی سے لیا اور 70 ہزار روپے دے کر وہ بندے واپس آ گئے۔ اب بتائیں وہ کل کو ہمارے ساتھ stand کریں گے کہ نہیں کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ منسٹر صاحب! سیشن کے بعد ان کے معاملے کو دیکھیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو ایک اپنی تحریر بھی پیش کروں گا۔

(اس موقع پر معزز ممبر میاں محمد اسلام اسلم نے منسٹر صاحب کو ایک تحریری نوٹ بھی پیش کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کرنل صاحب میرے محترم اور بھائی ہیں میں ان کو blame نہیں کر رہا اور ان سے بار بار discussion بھی ہوتی رہتی ہے اور یہ بھی دل گرفتہ ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھی چاہتے ہیں کہ نظام ٹھیک ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ نظام انہوں نے بنایا ہے یہ تو inherit ہوا ہے اور اس حوالے سے عرصہ دراز سے خرابیاں چلی آ رہی ہیں۔ اس میں دُوررس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے ان کی تنخواہیں، duty hours بہتر کریں اور ان کی جو مشکلات ہیں، اُن کو دُور کریں۔ پولیس کا check کرنے کا internal system fail ہو چکا ہے۔ براہ مہربانی کوئی سسٹم وضع کرنے کی ضرورت ہے اور جو ہماری انٹی کرپشن ہے وہ "آنٹی کرپشن" ہے وہ ان سے بھی بڑی کرپشن کرتی ہے۔ میں یہاں کوئی چیز اس طرح نہیں کہنا چاہتا کہ وہ ایسے ہی بات ہو جائے گی۔ میں کرنل صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس ایوان میں سے بھی دو چار لوگوں کی ایک کمیٹی بنائیں، میں کوئی point scoring کی بات نہیں کر رہا، اس سارے نظام کے حوالے سے ہم بیٹھ کر درد دل سے بات کریں اور اس کی اصلاح کے لئے ہم دُوررس اقدامات کریں۔ چیف منسٹر صاحب بھی چاہتے ہیں اور ہم بھی چاہتے ہیں، یہ بھی چاہتے ہیں، ابھی دیکھیں گورنمنٹ بنچوں سے بھی second ہوا ہے۔ کرنل صاحب تو بہت دل گرفتہ رہتے ہیں وہ اس نظام

کو ٹھیک کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن یہ محکمے نے جو جواب دیا ہے وہ ہمارے سامنے ہے، میں نے اس لئے کہا ہے کہ پڑھ کر سنائیں کہ یہ نظام ہے، وہ نظام ہے اور بڑا احتساب ہے، کوئی احتساب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کرنل صاحب اس بات کے لئے تیار ہیں کہ ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں تاکہ افسران مل کر اس کی اصلاح کے لئے اقدامات تجویز کریں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے جو floor پر بات کی ہے جتنے بھی یہاں پر معزز ممبر بیٹھے ہیں یہ ہر ایک کی آواز ہے۔ اس وقت جو ہمارا weakest point ہے وہ تھانہ کلچر ہے کیونکہ ہمارے تھانے میں friendly ماحول نہیں ہے۔ جو بھی تھانے جاتا ہے چاہے اپنے genuine case کے لئے جائے وہ بھی جاتے ہوئے hesitate کرتا ہے کہ میں تھانے میں جاؤں یا نہ جاؤں۔ مطلب یہ ہے کہ تھانے کا ماحول public friendly نہیں ہے جس طرح کہ باہر کے ممالک میں ہے۔ We are conscious of that, believe me خادم اعلیٰ پنجاب کے ساتھ ہماری جو meetings لاء اینڈ آرڈر پر ہوتی ہیں ان میں بھی ہمارا focus تھانہ کلچر ہی ہوتا ہے۔ ایک دو سال ہم نے اس پر بہت thinking and brainstorming کی ہے۔ پہلے patchwork ہوتا تھا کہ آج تنخواہیں زیادہ کر لو، آج ان کا ٹی اے / ڈی اے زیادہ کر لو، ان کی administration ٹھیک کر دو لیکن حقیقت یہ ہے کہ پورا سسٹم decay ہو چکا ہے اور پورے سسٹم کو زنگ لگ چکا ہے۔ The entire system has to be rejuvenated جب تک ہم پورے سسٹم کو ٹھیک نہیں کریں گے یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ اس پر میں ڈاکٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں اور اپنے معزز ممبر کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یا تو مجھے ابھی بتا دیں کہ میں ابھی بات کرنا شروع کر دوں کہ ہمارے reforms کیا ہو رہے ہیں یا پھر مجھے کوئی time دے دیں جس وقت میں بھی آ سکوں اور اس پورے ایوان کو in confidence لے سکوں کہ کیا کچھ ہونے جا رہا ہے اور کیا کچھ ہم کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! کیونکہ آج باقی سوالات بھی ان کے بارے میں ہیں لہذا جس دن لاء اینڈ آرڈر کی میٹنگ ہو گی اس دن آپ اس کا detail جواب دے دیں اور اسی سیشن میں اس حوالے سے ایک دن بحث کے لئے مختص کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ ضمنی سوال مجھ سے نہیں منسٹر صاحب سے کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ سے request یہ کروں گا کہ اس حوالے سے کوئی دن مقرر کر دیں تاکہ کرنل صاحب بھی اپنی statement دے دیں اور ہم بھی اپنا درد دل آپ کے سامنے رکھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: :ڈاکٹر صاحب! ہم اسی سیشن کے دوران لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ایک دن مختص کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پولیس کی جو مشکلات ہیں وہ ہمیں بھی معلوم ہیں اور ہم پولیس کے behalf پر وہ بھی بیان کریں گے کہ ان کی یہ مشکلات ہیں۔ اس وقت ہمارے کپتان آئی جی پولیس جو کہ بہاولپور میں ایڈیشنل ایس پی بھی رہے ہیں۔ وہ ایک دم straight officer ہیں لیکن سارا سسٹم ایک دم ٹھیک کرنا اس کے بس میں بھی نہیں ہے۔ یہ سسٹم ہم سب کو مل کر ٹھیک کرنا ہو گا۔

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میری ایک suggestion ہے جہاں تک ہماری Cabinet Committee ہے ہم تو reforms پر کام کر رہے ہیں اور کافی حد تک ہم اس میں آگے چلے گئے ہیں۔ کوئی لاء اینڈ آرڈر کے لئے وقت رکھیں جس میں ہم یہاں بیٹھ کر اس کو discuss کر سکیں۔ میں یہاں پر پورے reforms پیش کروں گا اس کے بعد آپ ایک کمیٹی بنا لیں وہ کمیٹی، کمیٹی روم میں بیٹھ کر in detail اس کو thrash out کر لے گی پھر جو اس کمیٹی کی recommendations آئیں گی وہ Cabinet Committee کے سامنے بھی پیش کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھ کر اسی سیشن میں ایک دن اس کے لئے مختص کر لیتے ہیں اور اس میں جو بھی آپ کی طرف سے suggestions آئیں گی اس کو کرنل صاحب take up کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے کرنل صاحب سے ایک بات کی ہے کہ ایوان کی ایک کمیٹی بنا لیں ہم اس کو میڈیا میں نہیں دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے ایک دن اس حوالے سے بحث کے لئے رکھ لیتے ہیں جو بھی آپ کی suggestions ہیں اور پھر اس کے بعد کمیٹی بنانے پر بھی غور کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اب اس پر بہت تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ سب سے پہلے میں کرنل صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے بھائی کو بازیاب کروایا اور اس کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان ہے، اللہ ہے اور constitution ہے۔ سب سے پہلے تو زندگی اور موت اللہ کے قبضہ میں ہے اس کی جان اللہ تعالیٰ نے رکھنی تھی اور وہاں پر ڈرون حملہ ہوا اور تب بھی اللہ تعالیٰ نے اسے بچایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ وہ اپنے گھر آکر کھانا کھائے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ کیا اس ملک میں قانون نہیں ہے، اس طرح ایم پی اے ایک law maker کو اٹھا کر لے جائیں گے اور ہم ان حضرات کا شکریہ ادا کریں گے کہ آپ نے چھوڑ دیا؟ اس پر جو وضاحت انہوں نے کی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! جس دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی آپ اس دن بات کر لیجئے گا۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 135 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: تھانوں کو دیا گیا بجٹ و اخراجات کی تفصیلات

*135: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں مالی سال 12-2011 میں فی تھانہ روزمرہ کے معمولات کی ادائیگی مثلاً سٹیشنری، اور زیر حراست ملزمان کی خوراک و دیگر ضروریات، تھانہ میں فرائض کی ادائیگی کے لئے موجود سرکاری گاڑیوں و موٹر سائیکلوں کے لئے ڈیزل، پٹرول و مرمت وغیرہ کے لئے کتنے کتنے اخراجات دیئے گئے نیز یہ بھی بتائیں کہ فی تھانہ بجلی، ٹیلیفون، سوئی گیس کا ماہوار کتنا کتنا بل ادا کیا گیا؟

(ب) تھانوں میں دیئے گئے اخراجات سے خرچہ جب زائد ہو جاتا ہے تو کیسے پورا کیا جاتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع بہاولپور میں مالی سال 12-2011 میں فی تھانہ روزمرہ کے معمولات کی ادائیگی مثلاً سٹیشنری اور تھانہ میں فرائض کی ادائیگی کے لئے موجود سرکاری گاڑیوں و موٹر سائیکلوں کے لئے، پٹرول، وڈیزل ومرمت وغیرہ کے لئے تھانہ وار ماہانہ گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ زیر حراست ملزمان کی خوراک ودیگر ضروریات ملزمان کے وارثان یا زیر حراست ملزمان اپنی مدد آپ کے تحت یا مہتمم تھانہ زیر حراست پولیس کی خوراک ودیگر ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔ زیر حراست جوڈیشل ملزمان کی خوراک کا بندوبست بحوالہ پولیس رولز باب نمبر 26 فقرہ نمبر 27 (الف) جناب ڈی سی او صاحب کی ذمہ داری ہے۔ تفصیل تھانہ وار ماہانہ گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں روزمرہ کے معمولات کی ادائیگی کے لئے تھانہ کے اخراجات کے لئے بجٹ کی ایک حد مقرر کی گئی ہے اس سے زائد رقم خرچ نہیں کی جاتی تاہم بوقت ایمرجنسی کی صورت میں جن فرم کے ساتھ لین دین کیا جاتا ہے ان سے آئندہ مالی سال سے ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمے نے خود ہی admit بھی کیا ہے کہ تھانے کے اندر ملزمان کی خوراک کا بندوبست پولیس رولز باب نمبر 26 فقرہ نمبر 27 (الف) کے تحت گورنمنٹ ہی کی ذمہ داری ہے لیکن ساتھ ہی add کر دیا ہے کہ ظاہر ہے کہ ملزمان کے لواحقین کے ذریعے سے بھی یہ سارا معاملہ root out کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے بھی بہت سی باتیں ہیں یعنی پٹرول اور گاڑیوں کے پہیے تبدیل کرنے ہیں، ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں، پنسل کاغذ نہیں ہیں جبکہ یہ چیزیں وہ ملزمان یا مدعی سے منگواتے ہیں۔ اب اس کے اوپر میں کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا کیونکہ کرنل صاحب نے بات کر دی ہے۔ اگر اس پر ایوان میں بحث رکھیں گے اور کوئی کمیٹی وغیرہ بنائیں گے تو اس وقت بیٹھ کر ہم بات کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اس جواب پر شاہ صاحب مطمئن ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 281 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو

pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 282 بھی جاوید اختر صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 352 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی میں جواریوں، بکیوں کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*352: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور اور اس سے ملحقہ پوش علاقوں میں جواریوں اور بکیوں نے بکنگ ہاؤس بنا رکھے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقامی تھانوں کے اہلکاران و افسران اس مکروہ کاروبار میں اپنا کمیشن لے کر جواریوں اور بکیوں کا ساتھ دیتے ہیں اور کسی بھی چھاپے سے پہلے انہیں اطلاع بہم پہنچاتے ہیں، اگر ہاں تو ایسے اہلکاران و افسران کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے جنوری 2012 سے اب تک اس معاملہ میں کن کن کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی اور اس سے ملحقہ پوش علاقوں میں 2011 کے بعد اب تک کتنے جوئے کے بکنگ ہاؤسز پر چھاپے مارے گئے ہیں، کتنے جواری اور بکئے گرفتار ہوئے، کتنے پرچے درج کئے گئے، کتنے جواریوں کو سزائیں ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بکنگ ہاؤسز کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) علاقہ ہذا میں کوئی بھی بکیوں کا بکنگ ہاؤس نہ ہے۔

(ب) ڈویژن ہذا میں کوئی بھی افسر یا ملازم اس مکروہ کاروبار میں ملوث ہے اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔

(ج) کینٹ ڈویژن لاہور میں پڑتال ریکارڈ کرنے پر 2011 سے آج تک جوئے کے خلاف اٹھائیس مقدمات درج ہوئے جس کے سلسلے میں 153 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل کیا گیا جن کے مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(د) تاہم کڑی نگرانی جاری ہے اگر کوئی ایسا کرتا ہوا پایا گیا تو مطابق حکم افسران بالا تعمیل حکم کرتے ہوئے کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں نے بکنگ ہاؤسز کے بارے میں سوال کیا تھا لیکن میں اس کی detail میں نہیں جانا چاہوں گی۔ جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے تو کیا واقعی اس میں کوئی بھی ملوث نہیں ہے اور کیا آج تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہو سکی کیونکہ انہوں نے جو figures دیئے ہیں وہ بہت کم ہیں جبکہ محکموں کی support کے بغیر ایسی چیزوں کا کام کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے agree کرتا ہوں کہ کرکٹ اور دوسری کھیلوں کے اوپر یہ بکنگ وغیرہ already ہو رہی ہیں لیکن جہاں تک ہماری انوسٹی گیشن رہی ہے ہمیں ان کا کوئی infrastructure نہیں ملا، ان کے کوئی دفاتر نہیں ملے اور ان کا کوئی communication link نہیں ملا۔ میں نے جب اسے مزید detail میں چیک کیا تو مجھے یہ پتا چلا کہ ان کی ساری باتیں ٹیلیفون پر ہوتی ہیں اس لئے اس کی کوئی evidence نہیں ہوتی۔ یہ صرف اِدھر نہیں بلکہ پوری دنیا میں یہ جرم ہو رہا ہے، انڈیا میں ہو رہا ہے بلکہ آج کل یورپ سمیت جتنے بھی ملکوں میں کرکٹ کھیلی جا رہی ہے وہاں بھی یہ جرم گھس گیا ہے لیکن یہ سب ٹیلیفون پر ہو رہا ہے۔ جب بھی ہمیں کوئی سراغ ملے گا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 353 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے پوش علاقوں میں غیر قانونی کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*353: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے پوش علاقوں میں با اثر شخصیات نے کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کھول رکھے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کیفے کلبز اور نائٹ کلبز قواعد و ضوابط اور کسی قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں اگر ہاں تو کون سے قواعد و ضوابط اور قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے پوش علاقوں میں موجود کیفے کلبز اور نائٹ کلبز میں سامان عیاشی فراہم کیا جاتا ہے اور وہاں مرد و خواتین کی ڈانس پارٹیاں بھی چلتی ہیں، اگر ہاں تو اس کی قانونی حیثیت سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر درج بالا کاروبار کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے تو کیا حکومت ایسے کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) مہتمم پولیس صاحبان ڈویژن ہائے لاہور کی رپورٹ کے مطابق ڈویژن ہائے میں کوئی بھی کیفے کلب اور نائٹ کلب نہ ہے اور نہ ہی کوئی با اثر شخصیت سربراہی کر رہی ہے۔

(ب) ڈویژن ہائے لاہور میں کیفے کلب اور نائٹ کلب قواعد و ضوابط اور کسی قانون کے تحت رجسٹرڈ نہ ہیں۔

(ج) ڈویژن ہائے لاہور میں ایسا کوئی کلب نہ ہے اور نہ ہی سامان عیاشی فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) متعلقہ صوبائی حکومت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جواب کے جز (د) میں انہوں نے لکھا ہے کہ "متعلقہ صوبائی حکومت ہے" تو اس کا کیا مطلب ہوا؟ اگر آپ اجازت دیں تو سوال بھی پڑھ لوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال بھی پڑھیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال کا جز (د) یہ ہے کہ "اگر درج بالا کاروبار کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے تو کیا حکومت ایسے کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک" جس کا جواب دیا گیا ہے کہ "متعلقہ صوبائی حکومت ہے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب! یہ کیا جواب ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! صوبائی حکومت اس کو tackle کر رہی ہے اور اس سے پہلے شیشہ کیفے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی گئی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ کے پاس سوال کے جز (د) کی detail ہے کیونکہ جواب میں "متعلقہ صوبائی حکومت ہے" لکھا ہوا ہے یا کیا misprint ہوا ہے کیونکہ ہمارے پاس تو یہی لکھا ہوا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ we agree to this کہ اگر اس قسم کے کوئی کلبز وغیرہ موجود ہوں تو صوبائی حکومت ان کے خلاف کارروائی کرے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ جواب اس میں تو نہیں لکھا ہوا۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس کا basically جواب یہی ہے کہ:

Responsibility of the Province of Punjab Government and we will take action accordingly.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ سوال کیسا ہے اور اس کا جواب کیسا ہے؟ میں کرنل صاحب سے گزارش کروں گا کہ محکمے کو direct کریں کہ سوال صحیح طریقے سے پڑھ کر اس کا جواب دیا جانا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو ٹھیک کرائیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور دیکھیں کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اگلا سوال نمبر 400 ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 486 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: چوری کی گئی گاڑیوں کی برآمدگی و دیگر تفصیلات

*486: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 2011 سے 2013 تک کتنی گاڑیاں، موٹر سائیکل چوری ہوئیں، کتنی گاڑیاں، موٹر سائیکل برآمد کر لی گئیں اور کتنی ابھی تک لاپتا ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) محکمہ پولیس کی طرف سے گاڑی / موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، ان کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) انٹی کار لفٹنگ کے عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بتائیں اور عرصہ تعیناتی سے بھی آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 2011 سے 2013 تک جتنی گاڑیاں و موٹر سائیکل چوری ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	گاڑیاں چوری	گاڑیاں برآمد	موٹر سائیکل چوری	موٹر سائیکل برآمد
1	2013	54	08	268	47
2	2012	165	22	457	106
3	2011	256	38	469	80
4	ٹوٹل	475	68	1194	233

(ب) محکمہ پولیس کی طرف سے گاڑی / موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں کی روک تھام کے لئے انٹی کار لفٹنگ سکواڈ تشکیل دیا گیا ہے گاڑی / موٹر سائیکل چور گینگ کی خصوصی نگرانی کی جا رہی ہے۔ پبلک آگاہی مہم کا آغاز کیا گیا ہے اور ٹریکر سسٹم لگوانے کے لئے بھی پبلک کو آمادہ کیا جا رہا ہے کیونکہ ٹریکر سسٹم گاڑیوں کی چوری کی وارداتوں کو روکنے کا بہترین جدید الیکٹرانک آلہ ہے مزید برآں public places ریلوے سٹیشن، ہسپتال، بس، سٹینڈ وغیرہ پر محافظ سکواڈ کی خصوصی ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں ہر شفٹ میں 36 محافظ سکواڈ کی 18 موٹر سائیکلوں پر ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جو کہ ان جگہوں کے ساتھ ساتھ مارکیٹوں، شاپنگ سنٹرز اور دیگر اہم جگہوں پر ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور مشکوک افراد کی کڑی نگرانی کرتے ہیں اس

کے علاوہ سادہ کپڑوں میں ملبوس ملازمین کی بھی واردات والی جگہوں پر ڈیوٹی لگائی جاتی ہے تاکہ ایسے عناصر کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔ اہم جگہوں پر CCTV کیمرے بھی لگوائے گئے ہیں مزید برآں سابقہ ریکارڈ یافتگان / سزایاب مجرمان پر کڑی نگرانی کرنے کے علاوہ ان کو شامل تفتیش کرکے ایسی وارداتوں کو ٹریس کرنے میں مدد حاصل کی جاتی ہے۔

(ج) اینٹی کار لفٹنگ کے عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	نوید سکندر SA/442	SI	BS-14
2	شرافت علی 630/SA	SI	BS-14
3	عبدالغفار	ASI	BS-9
4	شرافت علی 127/C	کانسٹیبل	BS-5
5	الطاف 534/C	کانسٹیبل	BS-5
6	امجد علی 988/C	کانسٹیبل	BS-5
7	محمد اکبر 214/C	کانسٹیبل	BS-5

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے ان سے 12-2011 اور 2013 کا پوچھا تھا کہ ان سالوں کے دوران گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں کتنی چوری ہوئی ہیں ان کی تعداد بتائی جائے لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ گاڑیاں تقریباً 475 چوری ہوئیں جن میں سے صرف 68 برآمد ہوئی ہیں اور وہ بھی شاید ویسے ہی آ گئی ہوں گی۔ موٹر سائیکلیں 1194 چوری ہوئیں جن میں سے 233 پتا نہیں حادثاتی طور پر کیسے واپس آ گئیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا قانون بھی کوئی چیز ہے کیونکہ مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ قانون کہاں پر ہے؟ مجھے تو نظر ہی نہیں آتا کہ ہمارے غریب آدمی کو کہاں پر انصاف ملتا ہے اور تھانوں کے اندر جانے کے لئے کوئی راستہ ملتا ہے؟ چند روز قبل نہیں بلکہ ایک ماہ سے زیادہ ٹائم ہو گیا ہے کہ میرے اپنے ڈرائیور کی موٹر سائیکل چوری ہوئی لیکن ابھی تک اس حوالے سے پولیس کی کارکردگی زیرو ہے۔ اس چوری کے بارے کوئی آدمی نہیں پکڑا گیا، تھوڑا بہت idea ملا تو detail بھی ایس ایچ او کو دی اور ڈی پی او کو بتایا لیکن ابھی تک اس کی بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ میں نے اسی لئے یہ question put کیا تھا کہ شاید کسی کو کوئی انصاف مل جائے۔ اگر ہمیں انصاف نہیں ملتا تو کسی اور کو ہی سہی۔

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ سٹریٹ کرائم میں کار لفٹنگ اور موٹر سائیکل لفٹنگ کا بہت بڑا irritant issue ہے and we are conscious for that. یہ وارداتیں daily رپورٹ ہو رہی ہیں اور ہماری سی آئی اے یا اینٹی کار لفٹنگ سکواڈ اتنی efficient نہیں ہے کہ ہم جو recovery چاہتے ہیں وہ کر سکے۔ میں پھر اسی بات پر آؤں گا کہ اس کے لئے ہم reforms کر رہے ہیں۔ سٹریٹ کرائم دنیا نے کم کیا ہے ان میں Mexico City کا دنیا میں سب سے highest کرائم ریٹ تھا۔ اس وقت انہوں نے ہمیں جو figures دیئے ہیں ان کا تقریباً 48 فیصد سٹریٹ کرائم due to I.T intervention گرا ہے۔ We are shy of I.T intervention جب تک ہم انفارمیشن ٹیکنالوجی کو in each department induct نہیں کریں گے تب تک ہماری successes بڑی کم ہوں گی۔ جب یہاں پر debate ہو گی تو ہم پولیس میں جو interventions کرنا چاہتے ہیں اس میں انشاء اللہ تعالیٰ میں یہ بھی cover کروں گا کہ کار لفٹنگ اور موٹر سائیکل لفٹنگ کو کس طرح کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ جلد ہی ٹائم دیں گے تو لاء اینڈ آرڈر پر میٹنگ ہو جائے جس کے بعد میں ساری detail اس ایوان کو سمجھا دوں گا۔ ان کی بات بالکل درست ہے اور یہ صرف ان کے ضلع کے مسائل نہیں بلکہ باقی اضلاع کے بھی یہی مسائل ہیں کہ گاڑیاں چوری ہو جائیں تو اس کے بعد گاڑیوں کا پتا ہی نہیں چلتا۔ ہماری جو reforms آ رہی ہیں اس میں یہ ساری چیزیں ہم انشاء اللہ adjust کر رہے ہیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے صرف اتنا پوچھنا چاہوں گا کہ منسٹر صاحب ڈی پی او سے کم از کم اتنا تو پوچھیں کہ ایم پی اے کے ڈرائیور کی جو موٹر سائیکل چوری ہوئی ہے اس پر کچھ بتائیں اور کیا کوئی کارروائی بھی کی جاتی ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھ سے مل لیں تو جو بھی میں کر سکتا ہوں ضرور کروں گا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! یہ ملنے پر ضرور agree ہوں گے لیکن کارروائی بھی ہونی چاہئے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ بیٹھ کر بات کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کے بعد آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا ہے کہ جو گاڑیاں چوری ہوتی ہیں وہ صوبے سے باہر چلی جاتی ہیں۔ صوبے سے باہر جانے والے جتنے بھی outlets ہیں وہاں پر گاڑیوں کی چیکنگ کا اس وقت کیا نظام ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! شہروں کے جتنے بھی exit points ہوتے ہیں وہاں پر اینٹی کار لفٹنگ کا سکواڈ ہوتا ہے جن کے پاس ایک کمپیوٹر ہوتا ہے جس میں ایکسائز کا پورا data ہوتا ہے یعنی نمبر پلیٹ، کس کے نام پر گاڑی ہے اور گاڑی کا کون سا ماڈل ہے یعنی وہ سارے یہ چیک کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم نے inter provincial بھی یہ points لگائے ہیں اور بڑے بڑے شہروں میں بھی لگائے ہیں لیکن پھر بھی گاڑیاں نکل جاتی ہیں اور کافی گاڑیاں لاہور میں چوری ہوتی ہیں تو یہاں پر ہی disassemble کر کے سپیئر پارٹس کے طور پر مارکیٹ میں آ جاتی ہیں جن کا پتا چلنا بڑا مشکل ہے۔ اینٹی کار لفٹنگ سیل کام کر رہا ہے لیکن ان کی بھی اپنی limitations ہیں۔ جتنے بھی اینٹی کار لفٹنگ سیل ہیں وہاں maximum جگہوں پر ہم نے کیمرے لگا دیئے ہیں جو کہ ہر گاڑی کو monitor کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش جاری ہے اور امید ہے کہ جب ہماری یہ reforms انشاء اللہ تعالیٰ implement ہوں گی تو اس سے کچھ نہ کچھ بہتری ہو جائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اتنی تفصیل سے بات ہو گئی ہے ابھی کوئی گنجائش ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے مسائل، جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ضلع میں نہیں بلکہ تمام اضلاع میں یہ problem آ رہی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اسی

tenure میں اس کا کوئی حل نکل آئے گا۔ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے بہتر بنانے کے لئے ہم سوچ رہے ہیں اور ساتواں سال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!انہوں نے کہا ہے کہ وہ نئی ریفارمز لا رہے ہیں تو اس حوالے سے لاء اینڈ آرڈر پر ایک دن اسی سیشن میں بحث رکھنی ہے جس کی detail میں یہ ساری باتیں cover ہو جائیں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!میں وہی کہہ رہی ہوں کہ ساتواں آٹھواں سال جا رہا ہے تو میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا اسی tenure میں possible ہے کہ یہ ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جس دن بحث ہو گی تو اسی دن۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!لاء اینڈ آرڈر کی بحث کے بعد ہی اس کا کوئی حل نکلے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!اس سے پہلے آپ بھی کوئی تجویز دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!کیا اس سے پہلے ان کے پاس کوئی competent لوگ نہیں ہیں جو اس کا solution نکال سکیں؟

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب جاوید اختر: شکریہ۔جناب سپیکر!میں اسی سلسلے میں آپ کی اجازت سے منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں روزانہ شام کو باغ جناح میں واک کرنے جاتا ہوں۔چند دن پہلے وہاں پر گاڑی پارک کرنے کے بعد میں نے ڈرائیور سے کہا کہ میری ادویات لے آؤ۔وہ پیدل ادویات لے کر آ رہا تھا تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ دو تھانے اوپر نیچے جن میں تھانہ شادمان اور دوسرا تھانہ ریس کورس ہے جو کہ باغ جناح کے گیٹ کے بالکل سامنے ہے۔وہاں دو ڈاکو موٹر سائیکل پر آئے اور فٹ پاتھ پر ڈرائیور کے اوپر پسٹل رکھا اور اس کا موبائل اور نقدی چھین کر فرار ہو گئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی medicine بچ گئیں؟(قہقہہ)

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر!دو پولیس موبائل وین وہاں تھانے میں موقع پر موجود تھیں جب میں تھانہ کے اندر گیا تو کچھ اہلکار بھی موجود تھے۔پہلے تو انہوں نے کوئی بات نہ سنی اور جب میں نے اپنا تعارف کرایا تو تھوڑا بہت انہیں احساس ہوا لیکن پھر بھی انہوں نے کہا کہ اس تھانے کی حدود ہے اور موقع

دیکھتے ہیں جبکہ دوسرے تھانہ والوں نے کہا کہ اس تھانے کی حدود ہے۔ آدھ/پون گھنٹہ تو تھانے کے گیٹ کے سامنے یہ فیصلہ ہوتا رہا کہ حدود کس تھانے کی ہے۔ آج تک اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس واقعہ کا نوٹس لیں۔ یہ مصروف ترین سڑک ہے اور تھانے کا گیٹ بھی سامنے ہے اور دو تھانے اوپر نیچے ہیں۔ اگر لاہور میں یہ حالات ہیں تو باقی جگہوں پر کیا ہوگا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! وقفہ سوالات کے بعد یہ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں تو اس issue کو حل کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔ جی، ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 487 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: تھانہ جات کے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائیاں و دیگر تفصیلات

*487: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ کے تھانہ جات میں اس وقت کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے ملازمین کے خلاف انٹی کرپشن کے کیسز ہیں، جن حاضر سروس ملازمین کے خلاف کرپشن کے کیسز ثابت ہو چکے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، ان کے نام، عہدہ اور کارروائی سے آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع شیخوپورہ کے تھانہ جات میں اس وقت جن ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

انسپکٹر	گریڈ BS-16	01
سب انسپکٹر	گریڈ BS-14	04
ASI	گریڈ BS-09	04
ہیڈ کانسٹیبل	گریڈ BS-07	01
کانسٹیبل	گریڈ BS-05	13
نائب قاصد	گریڈ BS-04	01

تفصیل فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن ملازمین کے خلاف انٹی کرپشن کے کیسز ثابت ہو چکے ہیں وہ ذیل ہیں۔

انسپکٹر	گریڈ BS-16	02
سب انسپکٹر	گریڈ BS-14	05
اے ایس آئی	گریڈ BS-09	05
ہیڈ کانسٹیبل	گریڈ BS-07	06
کانسٹیبل	گریڈ BS-05	10

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں جز (الف) کے حوالے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک انسپکٹر ریاض الدین کے متعلق لکھا ہے کہ تھانہ شرقپور میں ان کے خلاف 302 کے مقدمہ کے حوالے سے کوئی کارروائی چل رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ جہاں تک میرے علم میں ہے تو تھانہ کے اندر شاید ایک ملزم کی موت واقع ہوئی تھی اور یہ کافی عرصہ سے انکوائری چل رہی ہے۔ اپنی محکمانہ انکوائریاں مکمل کرنے میں کیا انہیں کوئی hurdle ہے کہ اتنی لٹکا دیتے ہیں اور اتنا لمبا کر دیتے ہیں تو غریب آدمی کو تو شاید انصاف ملنا مشکل ہے مگر ان کی اپنی محکمانہ انکوائریوں میں کیا hurdle ہے اور کیوں لیٹ کرتے ہیں اس کی وجہ تو بتائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ہماری کئی انکوائریاں تو بڑی جلدی ہو جاتی ہیں اس وقت میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں تو کوئی پانچ ہزار پولیس ملازمین کو ہم نے dismiss کر دیا ہے یا ہم نے انہیں سزا دی ہیں۔ کوئی ایک انکوائری ایسی ہوتی ہے کہ جس کی evidence نہیں ملتی اور اس کے گواہ سامنے نہیں آتے تو جس سے تاخیر ہو جاتی ہے وگرنہ پولیس انکوائری بڑی فٹافٹ اور جلدی ہو جاتی ہے۔ اس کے نتائج کے بارے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ تقریباً پانچ ہزار لوگوں کو suspend یا dismiss کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس انکوائری کی بھی تفصیل لے کر انہیں بتا دیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں دیکھ لیتا ہوں کہ وہ کہاں پر پڑی ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں اسی انکوائری سے آگے ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ کرنل صاحب کے علم میں ہے کہ پچھلے اجلاس میں مجھے ڈرائیور چھوڑ کر واپس جا رہا تھا تو تھانہ فیکٹری ایریا کی حدود میں ایک اے ایس آئی نے گاڑی کو روک کر ڈرائیور کے خلاف جھوٹا پرچہ دے کر اسے بند کر دیا کہ گاڑی کی سبز نمبر پلیٹ ہے حالانکہ سبز نمبر پلیٹ تو تھی ہی نہیں بلکہ اس پر ایم پی اے کی پلیٹ ضرور لگی تھی۔ اس کی انکوائری ڈی پی او شیخوپورہ نے شروع کر لی اور انوسٹی گیشن کرنے کے بعد اگلی صبح مجھے سپرداری پر گاڑی دے دی۔ میرے ملازم پر اس طرح جھوٹا پرچہ ہو سکتا ہے تو باقی عام لوگوں کے کیا حالات ہوں گے؟ ابھی تک اس کی انکوائری نہیں ہوئی اور میرا خیال ہے کہ کافی عرصہ بعد اسمبلی کا session دوبارہ آیا ہے کیونکہ پچھلے last session کی بات ہے۔ ڈی پی او شیخوپورہ کے نوٹس میں بھی ہے کہ تھانہ فیکٹری ایریا میں یہ واقعہ ہوا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے مجھے یہ رپورٹ بھی کیا تھا جس پر میں نے ڈی پی او شیخوپورہ سے بات بھی کی اور انہوں نے انکوائری کے آرڈر کئے تھے تو میں یہ چیک کر لوں گا کہ اس میں تاخیر کیوں ہوئی۔ وقفہ سوالات کے بعد یہ مجھے چیمبر میں مل لیں تو اس issue کو حل کروا دوں گا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (ب) میں انٹی کرپشن cases کے حوالے سے میں نے پوچھا تھا کہ کن ملازمین کو کرپشن میں سزا ملی یا ان پر کرپشن ثابت ہو چکی تو ان میں صرف کانسٹیبل ہی بے چارے زیادہ برخاست ہیں تو کیا اوپر والے رینک کے لوگوں کو کوئی معافی وغیرہ ہو جاتی ہے، یہ کیا چکر ہے اس حوالے سے بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کا میرے پاس ریکارڈ موجود ہے جو کہ ٹیبل پر بھی پڑا ہے جس میں سینئر افسران ہیں جن میں ڈی ایس پیز بھی ہم نے penalize کئے ہیں، ڈی ایس پیز بھی معطل اور dismiss ہوئے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ نچلے طبقہ کے ملازمین کو ہی کرتے رہتے ہیں۔ جہاں witness آ جاتے ہیں اور کوئی رپورٹ ان کے خلاف آ جاتی ہے، چاہے وہ افسر ہوں یا کانسٹیبل تو ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! ایک بہت اہم سوال ہے کہ یہ جو پولیس کے ناکے لگے ہوتے ہیں یہ برائے نام ہیں کیونکہ لارنس گارڈن کے سامنے میرا پرس چھینا گیا۔ پولیس والے دوسری طرف چہرہ کر کے موبائل فون پر مصروف تھے۔ ان کے اوپر کوئی چیک اینڈ بیلنس ہونا چاہئے۔ قریب ہی موٹر سائیکلیں بھی اٹھائی جا رہی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ fresh question بنتا ہے لیکن منسٹر صاحب نے note کر لیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرے ڈرائیور کی بیٹی کو اغواء ہوئے پورے دو ماہ ہو گئے ہیں لیکن پولیس کوئی تعاون نہیں کر رہی اور تفتیشی افسر خان محمد دوسرے لوگوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ مہربانی کر کے اس حوالے سے بھی انہیں سختی سے ہدایت کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب بیٹھے ہیں آپ ان کے ساتھ بات کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پولیس ناکوں کے لئے میری خاص request ہے کہ وہاں ایسے پولیس والے لگائے جائیں جنہیں کوئی عقل و فہم بھی ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے موبائل فون پر ہی messaging کریں اور منہ ادھر کر کے اندھیرے میں بیٹھے رہیں جبکہ ڈاکو قریب سے گزرتے رہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ موبائل فون کی جو بات کر رہی ہیں تو یہ موبائل ہمارا communication کا ذریعہ ہے اور پولیس افسران اور اہلکاروں کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ دوران ڈیوٹی عام گپ شپ موبائل فون پر نہیں لگے گی بلکہ صرف سرکاری نمبر سے آنے والی call یا order ہو یا کوئی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں، یہ صرف اس کے لئے استعمال کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال احمد شاہ کھگہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: شکریہ، جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 563 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گاڑیاں چوری کے مقدمات کے اندراج و برآمدگی کی تفصیلات

*563: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ ٹبی لاہور میں یکم جنوری 2013 سے اب تک گاڑی چوری کی کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں، ہر گاڑی کا نمبر اور دیگر تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) متذکرہ بالا عرصہ میں تھانہ ٹبی کی پولیس کتنی گاڑیاں برآمد کر چکی ہے اور کتنی بقایا ہیں؟

(ج) جو گاڑیاں برآمد نہیں ہوئیں ان کی برآمدگی کے لئے پولیس نے اب تک کیا کارروائی کی اور کب تک برآمد کرلے گی؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) تھانہ ٹبی سٹی میں یکم جنوری 2013 سے مورخہ 13-09-02 تک سات کار چوری کے مقدمات درج ہوئے ہیں اور تین مقدمات کیری ڈبہ چوری ہونے کے متعلق درج ہوئے ہیں۔ گاڑیوں کے نمبرز اور دیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ بالا عرصہ میں تین کاریں برآمد ہو چکی ہیں اور چار بقایا ہیں جبکہ کوئی کیری ڈبہ برآمد نہ ہوا ہے۔

(ج) وہیکل چوری کے انسداد کے لئے مؤثر اقدامات کئے گئے ہیں سابقہ ریکارڈ یافتگان اور ہمچوں قسم کی واردات کرنے والوں کی کڑی نگرانی جاری ہے مجرمان اشتہاری کی زیادہ سے زیادہ گرفتاری عمل میں لائی جا رہی ہے انشاء اللہ بہت جلد جن مقدمات کی گاڑیاں برآمد نہ ہوئی ہیں ان کو جلد trace کر لیا جائے گا اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ہے کہ جن مقدمات کی گاڑیاں برآمد نہیں ہوئیں انہیں جلد trace کر لیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کو جمع ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال گزر چکا ہے جب میں نے سوال جمع کروایا تھا تو بتایا جائے کہ اس عرصہ میں مزید کوئی گاڑیاں برآمد ہوئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی مزید گاڑیاں برآمد ہوئیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر!ان کا سوال ڈیڑھ سال پرانا ہے تواس کے بعد ہم نے کافی گاڑیاں برآمد کر لی ہیں لیکن اس وقت میرے پاس ان کی لسٹ نہیں ہے اور اگر یہ چاہتے ہیں تو میں وہ منگوا دیتا ہوں لیکن گاڑیاں کافی برآمد ہوئیں ہیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! مجھے تفصیل بتائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کھگہ صاحب کو تفصیل دے دیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اجلاس کے بعد انہیں گاڑیوں کی لسٹ دے دوں گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 813 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ماڈل تھانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***813: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ماڈل تھانے کہاں کہاں بنائے گئے ہیں؟

(ب) ان ماڈل تھانوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) کیا حلقہ پی پی۔87 میں ماڈل تھانہ موجود ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس حلقہ میں بھی ماڈل تھانہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو ماڈل پولیس سٹیشن بنائے گئے ہیں جن میں سے تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ مکمل ہو چکا ہے۔ جو کہ مکمل طور پر کام کر رہا ہے جبکہ دوسرے مرحلہ میں تھانہ صدر

گوجرہ کو ماڈل پولیس سٹیشن کے لئے منتخب کیا گیا ہے جو کہ ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے اور تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ب) ماڈل تھانوں میں فراہم کردہ سہولیات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-87 میں تاحال کوئی ماڈل پولیس سٹیشن نہ بنایا گیا ہے جبکہ دوسرے مرحلہ میں تھانہ صدر گوجرہ ماڈل پولیس سٹیشن کے درجہ کی حیثیت سے تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ماڈل تھانے بنانے کا مقصد تھانہ کلچر میں ناانصافی اور غیر شفافیت کو ختم کرنا تھا تو کیا ماڈل تھانے بنانے کی وجہ سے پولیس نے ناانصافی اور غیر شفافیت کو ختم کر دیا ہے یا اسی طریقے سے سب کچھ ہو رہا ہے یا صرف تھانہ کی پولیس کو سہولیات مل گئی ہیں اور عوام اسی طرح پس رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول/ داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ماڈل تھانوں پر کافی debate ہوئی تھی اور یہ فیصلہ کیا گیا تھا، اس سے پہلے ہمارے جتنے بھی تھانے ہیں، اس پر تقریباً 40 فیصد تھانوں میں ایک intervention کی تھی جسے ہم promise کہتے تھے۔ اس کا abbreviation کہ police officers record management information system ہم نے لگایا تھا جو کہ ہمیں سابق وفاقی حکومت سے aid میں ملا تھا اور ہم نے تقریباً 200 تھانوں میں انٹرویو کئے تھے لیکن وہ چیز نہیں چلی کیونکہ ہمارے پاس اس کی key نہیں تھی، اس کے فنڈز نہیں آ رہے تھے۔ اس کے بعد ہم نے ایک exercise شروع کی جس میں کہا کہ 100 تھانوں کو ماڈل تھانہ بنانا ہے۔ اس کی جو detail ہے کہ ماڈل تھانہ کیا ہو گا وہ میرے پاس موجود ہے اور ایوان کی میز پر بھی پڑی ہے۔ اس کی facility کیا ہو گی، اس کی funding کیا ہو گی، ان کے پاس گاڑیاں کون سی ہوں گی، اس کی manpower کا کیا معیار ہو گا اور اس کا standard ہم کس طرح maintain کریں گے؟ میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں جو رپورٹ ملی ہے 100 ماڈل تھانوں کی کارکردگی normal تھانوں سے thousand time better ہے، ان کی کارکردگی بہت بہتر ہے۔ ابھی ہم یہ بنا رہے ہیں اور ان ماڈل تھانوں کو ہم expand کر رہے

ہیں اور انشاء اللہ اگلے مالی سال میں ہم اسے expand کریں گے۔جب ہماری I.T intervention آئے گی اور جب ہمارا safe city concept شروع ہوگا تو یہ تمام ماڈل تھانے اس کے ساتھ duff tape کئے جائیں گے اور میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جس طرح ان کی کارکردگی ہے باقی تھانوں کی بھی ہم ٹھیک کر دیں تو ان کی کارکردگی بھی بہتر ہو جائے گی۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راؤ صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! کرنل صاحب نے فرمایا کہ ان کی performance دوسرے تھانوں سے بہتر ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں آج ہم پوری اسمبلی کے معزز ممبران لاہور کے کسی ایک ماڈل تھانے میں چلتے ہیں اگر ان کی یہ بات ٹھیک ہو تو میں ان سے معذرت کروں گا کہ واقعی دوسرے تھانوں میں اور ماڈل تھانوں میں فرق نظر آیا ہے لیکن performance wise میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پورے پنجاب میں کب ماڈل تھانے بنائے جائیں گے میں صرف ایک تھانے کی بات نہیں کر رہا بلکہ پورے پنجاب کے تھانوں کو کب ماڈل بنایا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب next financial year میں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! next financial year میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم اور بھی چیزیں we are jumping the gun میں جب یہاں police reforms کی debate پر بات کروں گا اُس میں یہ ساری چیزیں آجاتی ہیں تو معزز ممبر راؤ صاحب سے میں کہوں گا کہ یہ ذرا انتظار کریں جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوگی تو اُس وقت یہ details میں آپ کو اور پورے ایوان کو بتاؤں گا کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں، کس طرح سے یہ سارا سلسلہ ہوگا۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ملک کو بنے ہوئے 67 سال ہو گئے ہیں اور بڑے افسوس کے ساتھ کہ ابھی یہ کہتے ہیں پالیسی بنے گی اور پھر ہوگا۔کرنل صاحب میرے بھائیوں کی طرح ہیں یہ کوئی واضح statement دیں، ہمیں پالیسی کے چکر میں نہ رکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: راؤ صاحب! جس دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوگی وہ آپ کو اس کا detail میں جواب دیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ہر حکومت اپنی پالیسی بناتی ہے انشاء اللہ ہم اس کو اپنی پالیسی پر implement کر رہے ہیں آپ دیکھیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل۔ اگلا سوال نمبر 876 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: میرے سوال کا جواب آیا ہی نہیں ہے اور سوال چھاپ دیا گیا ہے یہ 5۔ جولائی 2013 کا سوال ہے اس کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! اس کا جواب نہیں آیا؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! یہ اس لئے چھاپا گیا ہے تاکہ آئندہ اس کا جواب آئے تو اس کو چھاپنا ہی نہ پڑے۔ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو دیکھ لیں کہ ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اس کا جواب ہی نہیں لے سکا اس کے بعد کوئی reminder اُن کو نہیں دیا کہ کیا وجہ ہے۔ جواب کیوں نہیں آیا؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میرے پاس تو اس کا جواب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب آپ کا جواب ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہ کوئی بات نہیں ہے 5۔ جولائی 2013 کو یہ سوال بھیجا گیا تھا یہ چیز ناقابل برداشت ہے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ یہ بالکل کوتاہی ہے جو یہاں پر جواب نہیں آیا لیکن اس کا جواب میرے پاس detail میں لکھا ہوا ہے اگر آپ کہیں تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب نہیں، ہمارے پاس اس کا جواب نہیں ہے اس کی انکوائری کر کے ایوان کو بتائیں کہ یہ ایسے کیوں ہوا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں یہ چیک کر کے بتاؤں گا اس لئے کہ یہ ہمارے پاس جواب ہے یہ ہم نے already بھجوا دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کی انکوائری کریں انکوائری کر کے بتائیں کہ ایوان میں کیوں نہیں ہے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! اس سوال کو pending کرتے ہیں اور میں کرنل صاحب سے اس پر detail میں جواب لوں گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جب بھی جواب آئے اس کو دوبارہ چھاپا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ سوال اس میں شامل ہو گا اور کرنل صاحب اس کی باقاعدہ انکوائری کر کے بتائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اچھا نوٹس لیا ورنہ یہ دیکھیں اس طرح کی جو لغزش ہے یہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح کرنے والی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب! اس کی انکوائری کر کے ایوان کو رپورٹ دیں گے۔ جی، اگلا سوال نمبر 1122 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1207 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1366 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کمالیہ: منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرنے کی تفصیلات

*1366: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کمالیہ شہر کے ارد گرد گاؤں میں چرس، شراب اور ہیروئن کا دھندا سر عام ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے عرصے سے اس گھناؤنے دھندے کو متعلقہ ادارے روکنے میں بُری طرح سے ناکام رہے ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقوں میں منشیات فروشوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ کمالیہ پولیس نے سال رواں میں منشیات کا دھندہ کرنے والوں کے خلاف 67 مقدمات درج کئے ہیں اور ان کے قبضہ سے 155.665 کلو گرام چرس، 40.050 کلو گرام افیون، 1.284 کلو گرام ہیروئن اور 716 بوتل شراب پولیس نے قبضہ میں لی ہے۔

(ج) مزید یہ کہ SDPO اور SHO صاحبان کو ہدایات بھی جاری کر دی گئی ہیں کہ اپنے علاقہ تھانہ کے اندر منشیات فروشی کا دھندہ کرنے والوں پر کڑی نظر رکھیں اور ان کے خلاف کارروائی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ منشیات کی اور شراب کی اتنی تعداد پکڑی ہے کیا یہ اسی سال کی ہے یا پچھلے سال کی بھی اس میں شامل کر دی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب! جز (ب) میں جو detail بتائی ہے اس سال کی بھی اس میں شامل ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال کیا ہے یہ اس سوال کے دائرہ میں اُس وقت تک ہے جہاں تک ان کا سوال تھا کہ یہ جتنی بھی برآمدات ہوئی ہیں یہ اُس سال کی ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ میرا اپنا شہر ہے اور میری یہاں پر رہائش ہے تو میں کرنل صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہاں پر انہوں نے drugs کی بڑی quantities بتائی ہیں جو انہوں نے پکڑی ہیں تو اب کیا اس کے بعد یہ چیز اوپر لکھنا کہ یہ درست نہ ہے کہ یہاں پر منشیات فروخت ہو رہی ہیں یہ صحیح ہوگا؟ دیکھیں یہاں پر drugs کا بہت بڑا مسئلہ ہے یہ آپ کا علاقہ راوی کی side پر ہے تین

ڈویژنوں کے ساتھ اس کا بارڈر لگتا ہے اور یہاں پر drugs کا issue آج کا نہیں بڑا پرانا ہے یہ بات بارہا وہاں پر افسران کے نوٹس میں لائی گئی ہے لیکن شاید کوئی لوگ درمیان میں involved ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ کمالیہ شہر کے ارد گرد گاؤں میں چرس شراب اور ہیروئن کا دھندا سر عام ہو رہا ہے اس کا جواب ہے کہ یہ درست نہ ہے اور جز(ب) میں وہ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ آپ نے کہا ہے کہ اتنی منشیات قبضہ میں لی ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ اہم arms نہیں ہے جس طرح سوال کیا گیا ہے کہ Is it very common practice? No, it is not a very common practice there وہاں پر کوئی drugs barons ہیں low level والے high level والے یہ وہ کر رہے ہیں یہ جتنے بھی ہم نے confiscate کئے یہ اُن لوگوں سے ہم نے کئے۔ پولیس نے ان لوگوں پر raids کئے اور وہاں سے ساری confiscation ہوئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ 155 کلو کی بات کر رہے ہیں، 155 گرام کی بات نہیں کر رہے۔ یہاں پر آپ quantities دیکھیں کیونکہ ابھی کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر کھلے عام فروخت نہیں ہو رہی اور اتنی زیادہ quantities پولیس نے پکڑ کر ریکارڈ میں show کر دی ہے اور جو ریکارڈ میں show نہیں ہوئی وہ کتنی ہوگی؟ دیکھیں میں یہ نہیں کہتا دراصل ایسے ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن اگر past ریکارڈ کو دیکھا جائے اس وقت جو ہماری current practices ہیں پولیس کی کہ جتنی چیز پکڑی جاتی ہے ضروری نہیں ہے کہ اتنی ہی ریکارڈ میں show بھی کی جائے، اگر اتنی زیادہ quantities میں آپ show کر رہے ہیں جو کہ تقریباً 200 kg plus بنتا ہے یہ افیون، چرس اور ہیروئن وغیرہ انہوں نے لکھی ہوئی ہے 200 کلو quantity یہ کہنے کی بات ہے جو drugs ہیں اور اس کے بعد پولیس اس چیز کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ وہاں پر drugs فروخت ہو رہی ہیں یہ اندھیر نگری نہیں ہے تو کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم پولیس کو کریڈٹ دیں کہ اتنی large quantity میں انہوں نے یہ drugs پکڑی ہیں اس کے اوپر بڑی سختی سے قانون ہے ہمارے ساتھ ANF بھی مدد کر رہی ہے، پولیس کا محکمہ بھی اس میں involve رہتا

ہے اور میں پھر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس علاقہ میں کوئی سر عام نہیں ہے چند drugs barons ہیں، چند لوکل ورکرز ہیں جو ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں جو کہ یہ drugs لاتے ہیں اور یہاں سے یہ باقی علاقوں میں بھی جاتی ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ یہ اسی علاقے میں ہے اور یہاں پر ہی consume ہوتی ہے یہ باقی علاقوں میں transit ہوتی رہتی ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! respectfully میں یہ چیز کہنا چاہوں گا کہ یہ کوئی آپ کی daily use کی consumer products نہیں ہے کہ openly shops کے اندر display کر کے بیچی جائیں گی، یہ drugs ہیں، یہ illegal content کو conceal کر کے sale کریں گے تو میرے خیال میں اس کا سدباب ہو سکتا ہے لہذا kindly اب اس پر تھوڑی سی زیادہ checking کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب! آپ اس پر مزید ایکشن لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال ہوگا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ احسن ریاض فتیانہ صاحب نے کہا ہے، میرا حلقہ کمالیہ اور تاندلیانوالہ کے ساتھ adjacent ہے تو جیسے کرنل صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ quantity وہ لکھی گئی ہے یہ بالکل ایسا نہیں ہے، بہت زیادہ تعداد میں جو ہمارا rural belt ہے، جو راوی کے ساتھ ساتھ ہے یہاں پر بہت زیادہ تعداد میں یہ کچی شراب اور یہ سارا دھندہ ہوتا ہے اور یہ بہت کم quantity ہے جو نوٹس میں آئی ہے اس سے کہیں زیادہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ پچھلے سال کی detail ہے جب یہ سوال پوچھا گیا تھا اس سال کی detail نہیں ہے کرنل صاحب کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اس پر مزید ایکشن لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! quantity کو چھوڑ کر ہم نے اس کے تدارک کے لئے کیا کرنا ہے اس کے لئے کیا measures adopt کر رہے ہیں، ان شراب فروشوں اور ڈرگ مافیا سے ہماری جان کیسے چھڑائی جائے گی کیونکہ علاقے والے بہت پریشان ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جس دن اس پر بحث ہوگی اس دن آپ detail سے بات کیجئے گا اور کرنل صاحب نے commit کر لیا ہے وہ کریں گے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1421 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: ٹریفک سیکٹر کی مد میں آمدن واخراجات کی تفصیلات

***1421: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں سال 2012-13 کے دوران ٹریفک سیکٹرز کی مد میں حکومت کو کل کتنی آمدن ہوئی نیز سرکاری خزانے میں کل کتنی رقم جمع کروائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ٹریفک پولیس لاہور کے سال 2011-12 کے اخراجات سے آگاہ کریں؟

(ج) ضلع لاہور میں ٹریفک پولیس کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں نیز یہ گاڑیاں کن کے استعمال میں ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے سال 2012-13 میں ٹریفک سیکٹرز سے چالان کی مد میں کل 46,29,46,386/- روپے سرکاری خزانے میں جمع کروائے گئے۔

(ب) سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے سال 2011-12 کے کل اخراجات 1,52,46,66,137/- روپے تھے۔

(ج) سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے پاس کل 115 گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قسم گاڑی	تعداد	زیر استعمال
کار XLI	1	CTO لاہور
جیپ	6	CTO(1)، STO City(1)، STO Sadar(1) PM(1) پائلٹ، CM Squad(1)، SP/HQrs(1)
Vigo ڈبل کیبن	14	12 تمام DSSP ٹریفک لاہور، 2 سپیشل پائلٹ ڈیوٹی
Vigo سنگل کیبن	10	3 سپیشل سکواڈ، 3 پائلٹ (ذوالفقار کھوسہ، CM, Governor 4 کلوز LOS (2 نائٹ، 2 متفرق ڈیوٹی LOS لائنز)
پک اپ	12	4 ٹریفک سیکٹرز، 1 سرکل انارکلی، 2 سپیڈ گن، 1 DSP سٹی، 1 وردی گودام، 3 LOS line
فورک لفٹر	16	سرکل ڈیوٹیز
ایجوکیشن وین	1	ایجوکیشن ٹیم
ایمبولینس وین	1	LOS لائنز
بس	8	LOS لائنز متفرق ڈیوٹی

موبائل کنٹین	3	LOSلائنز متفرق ڈیوٹی
لرنروین	1	موبائل لرنروین
ٹرک	4	2بیریئر ڈیوٹی، LOS2 متفرق ڈیوٹی
بریک ڈاؤن	5	1 سٹی ڈویژن، 1 صدر ڈویژن، VVIP1ڈیوٹی 1 نواں کوٹ، 1 حاجی ٹرمینل
کارکلٹس	32	30 سیکٹرز ڈیوٹی، 1 LOSلائنز، 1 لائسنس ٹیسٹنگ
موبائل ورکشاپ	1	LOSلائنز متفرق ڈیوٹی

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: اس سوال کے جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ جو سی ٹی او، لاہور ہے اس کے پاس دو عدد گاڑیاں ہیں تو کیا محترم وزیر یہ نہیں سمجھتے کہ یہ سی ٹی او کے پاس دو گاڑیاں نہیں ہونی چاہئیں کیونکہ وہ لاہور شہر کے سی ٹی او ہیں، ان کے پاس دو گاڑیاں ہیں ایک ایکس ایل آئی کار اور دوسری وہ جیپ استعمال کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کیا چاہتی ہیں کہ ان کے پاس زیادہ گاڑیاں ہوں یا یہ کم کی جائیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ میں اگلا ضمنی سوال پوچھوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ ابھی کی نہیں ہیں بلکہ پہلے سے ہی استعمال شدہ گاڑیاں ہیں اور یہ دو ہی ہوتی ہیں۔ جیپ جو ہے وہ normally across country کے لئے ہوتی ہے اگر اس نے across country جانا ہو تو پھر جیپ استعمال ہوتی ہے۔ یہ دو گاڑیاں ان کو authorized ہوتی ہیں اور وہ within the authorize limit اپنا کام کر رہا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سی ٹی او، لاہور کو جیپ دینا عجیب سا لگتا ہے، یہ ایسے ضلعوں کو کیوں نہیں دی جاتی جہاں پر جیپ کی ضرورت ہو، لاہور شہر کے اندر سی ٹی او کو جیپ کی کیا ضرورت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! پہلے پولیس میں رواج ہی جیپوں کا تھا لیکن آج کل ہم نے جیپ discord کر دی ہے کیونکہ ان کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ یہ پرانی جیپیں ہیں جو استعمال ہو رہی ہیں جتنے بھی ڈی پی اوز ہیں ان کے پاس یہی جیپیں ہوتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1477 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-58 کے تھانہ جات کی گاڑیوں کی تعداد و اخراجات کی تفصیلات

*1477: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-58 فیصل آباد کے تھانہ جات و چوکیوں کے پاس سرکاری گاڑیوں کی تعداد و نمبر علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی گاڑیاں ناکارہ ہیں یہ کن کن کے پاس ہیں؟

(ج) ان گاڑیوں کے لئے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم برائے مرمت، ڈیزل/پٹرول فراہم کی گئی؟

(د) کیا ان گاڑیوں کے لئے فراہم کردہ رقم کافی تھی، اگر ناکافی تھی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان تھانہ جات و چوکیوں کے پاس جو ناکارہ گاڑیاں ہیں ان کو replace کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) حلقہ پی پی-58 کا علاقہ تھانہ گڑھ اور تھانہ ماموں کانجن پر مشتمل ہے۔ تھانہ گڑھ میں دو سرکاری گاڑیاں نمبری FSP/6051، اور FSD/3908 موجود ہیں۔ تھانہ ماموں کانجن میں دو سرکاری گاڑیاں نمبری FSD/1106 اور FSD/4325 موجود ہیں۔

(ب) پی پی-58 فیصل آباد کی حدود میں آنے والے ڈسٹرکٹ فیصل آباد کے دونوں تھانہ جات (تھانہ ماموں کانجن اور تھانہ گڑھ) کی سرکاری گاڑیاں درست حالت میں کار سرکار انجام دے رہی ہیں اور ان میں سے کوئی گاڑی ناکارہ نہ ہے۔

(ج) پی پی-58 میں ضلع فیصل آباد سے دو تھانہ جات (تھانہ ماموں کانجن اور تھانہ گڑھ) کے علاقہ جات شامل ہیں ان تھانہ جات میں کار سرکار انجام دینے والی سرکاری گاڑیوں پر مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران فیول اور مرمت کی مد میں آنے والے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فراہم کردہ رقم کافی ہے۔

(ہ) سرکاری گاڑیاں درست حالت میں کار سرکار انجام دے رہی ہیں ان کو replace کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس سوال سے مطمئن ہوں اور یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میرے اگلے سوال کی باری نہ آئی تو kindly اس سوال کو pending کر دیا جائے وہ بہت important ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ میں دیکھتا ہوں۔ جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1478 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وزارت داخلہ کسی بھی صوبائی یا وفاقی حکومت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ صبح سے Question Hour ہو رہا ہے اور جس طرح سے غیر تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، محترمہ! یہ بات نہ کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ڈیڑھ سال گزر گیا ہے اور میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ جس طرح محکمے کی طرف سے غیر تسلی بخش جوابات آ رہے ہیں اور ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر گیا ابھی تک اس سوال کا جواب نہیں آیا جبکہ یہ سوال انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں پر دہشت گردی کے واقعات ہو چکے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! یہ کیا مذاق ہے، اس ایوان کو مذاق بنایا ہوا ہے، یہ دوسرا سوال ہے جس کا جواب ہمارے پاس یہاں نہیں ہے اور اس کو ڈیڑھ سال ہو چکا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ ایک ہفتے کے اندر اندر اس ایوان میں اس کی رپورٹ دیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس کی انکوائری کر کے ایوان کو بتادوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کی انکوائری آپ کے چیمبر میں ہونی چاہئے جس میں اس معزز ایوان کے ممبران بھی موجود ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ایک ہفتے کے اندر انکوائری کر کے اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1479 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: تھانہ جات کی عمارات کی صورتحال کی تفصیلات

*1479: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں واقع تھانہ جات و چوکیوں کے نام بتائیں؟

(ب) ان تھانہ جات و چوکیوں کی اپنی عمارات کتنے کمروں پر مشتمل ہیں کس کس کی عمارت خستہ اور مخدوش حالت میں ہے؟

(ج) کس کس کی اپنی عمارت نہ ہے بلکہ کرایہ کی عمارت میں کام کر رہے ہیں؟

(د) ان کے دیگر کون کون سے مسائل ہیں کیا حکومت ان کی عمارات تعمیر کرنے اور ان کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) پی پی۔58 میں دو تھانہ جات (i) گڑھ (ii) ماموں کانجن ہیں اور تھانہ گڑھ کی ایک عارضی چوکی کنجوانی ہے۔

(ب) ان تھانہ جات میں 1۔ تھانہ گڑھ 4 کمروں، ایک برآمدہ اور ایک مال خانہ پر مشتمل ہے جس کی حالت خستہ ہے۔2۔ تھانہ ماموں کانجن 7 کمروں اور 2 برآمدوں اور ایک مال خانہ پر مشتمل ہے جس کی حالت تسلی بخش ہے لیکن مرمت درکار ہے۔

(ج) تھانہ گڑھ اور ماموں کانجن دونوں دیگر سرکاری محکموں کی عمارات میں ہیں جبکہ عارضی چوکی کنجوانی پرائیویٹ جگہ پر ہے لیکن کرایہ پر نہ ہے کیونکہ اہل علاقہ نے جگہ دے رکھی ہے۔

(د) ان دونوں تھانہ جات کی عمارت تعمیر کرنے کے لئے محکمہ پولیس کے پاس زمین موجود نہ ہے جونہی زمین محکمہ پولیس کے نام ٹرانسفر ہوگی، بلڈنگز کی تعمیرات کے لئے فنڈز مہیا کئے جانے کا تحرک کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ accept کیا ہے کہ اس کی بلڈنگ بڑی خستہ ہے۔ اگر ان کو پتا ہے کہ یہ خستہ ہے تو پھر یہ prepare کیوں نہیں کی جا رہی ہے؟ دوسرا اس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی بلڈنگ ہے جو انہوں نے acquire کی ہوئی ہے۔ یہ بتایا جائے کہ یہ کس ڈیپارٹمنٹ کی بلدنگ ہے اور کب سے انہوں نے acquire کی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! جہاں پر ہمارے پکے تھانے نہیں ہیں یا زمین نہ ہونے کی وجہ سے ہم اسے حاصل نہیں کر سکے وہاں پر ہم نے مختلف تھانے مختلف کرایوں پر لئے ہوئے ہیں اور اس کا ہم کرایہ ادا کرتے ہیں۔ یہ rental buildings ہوتی ہیں باقی وہ محکمے جن کی جگہوں پر ہم نے تھانے بنائے ہیں وہ مواصلات و تعمیرات، اریگیشن اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی old buildings ہیں۔ ان عمارات میں ہم temporary طور پر تھانوں کو چلاتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے ان دو تھانوں کا پوچھا ہے کہ یہ دو تھانے کس کے under ہیں کیونکہ انہوں نے بتایا ہوا ہے کہ وہ different departments میں ہیں؟ میں پوچھ ہی ان دو تھانوں کا رہا ہوں، میں پالیسی کے بارے میں نہیں پوچھ رہا ہوں۔ دوسرا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب سے دوسرے محکموں کی بلڈنگ میں بنے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ کے پاس detail ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس یہ information نہیں ہے لیکن میں بتادوں گا کہ یہ تھانے کن بلڈنگ میں ہیں اور کب سے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا ایک سوال یہ ہے کہ چلیں یہ تھانے کسی دوسرے محکمے کی بلڈنگ میں بھی ہیں لیکن زیر استعمال تو پولیس ہی ہیں اور ان میں انسان ہی بند ہوتے ہیں۔ اگر اللہ معاف کرے خستہ حالت کی وجہ سے بلڈنگ کو کوئی نقصان ہو جائے یا جس طرح سے ہمارے ہاں مون سون آتا ہے تو پھر ان کی جانوں کی ذمہ دار پولیس ہو گی یا کوئی اور ہو گا؟

جناب سپیکر! تیسری بات میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا پولیس ڈیپارٹمنٹ نے کبھی ان دو تھانوں کے لئے ضلع فیصل آباد سے زمین مانگی ہے کیونکہ کہا گیا ہے کہ اگر ہمیں زمین ملے گی تو ہم کریں گے تو کیا انہوں نے زمین مانگی ہے اگر مانگی ہے تو کب مانگی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! جہاں تک نئے تھانوں کا سوال ہے اس پر already ایک پالیسی formulate ہو گئی ہے ہمارا جو اگلا بجٹ آ رہا ہے اس میں تقریباً 80 فیصد وہ تھانے جو اس وقت کسی دوسرے محکموں کی بلڈنگوں میں ہیں یا کرائے پر ہیں ان کے لئے ہم نے زمین کی نشاندہی کر لی ہے اور انشاء اللہ اگلے سال ان پر کام شروع ہو جائے گا۔ جہاں تک لاہور کے تھانے ہیں جو سرکاری بلڈنگوں میں ہیں یا کرائے پر ہیں ان کے لئے چیف منسٹر صاحب نے تین دن پہلے فنڈز مہیا کر دیئے ہیں انشاء اللہ نئے تھانے بنیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! یہ جو دو تھانوں کی نشاندہی کر رہے ہیں اس کو بھی اس پالیسی میں شامل کریں اور ان کی detail check کر لیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس میں کافی تھانے ہیں جو اس پالیسی میں آ گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ ان دو تھانوں کی حالت بھی دیکھ لیں جس طرح وہ نشاندہی کر رہے ہیں تو یہ دو تھانے بھی اس پالیسی میں شامل کرا دیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں محترم منسٹر صاحب کے یہ نوٹس میں نہیں ہے کہ 1988 کے flood سے پہلے تھانہ گڑھ کی اپنی عمارت ہوتی تھی flood آنے کے بعد وہ عمارت destroy ہو گئی تھی اور اُس کے بعد سے وہ تھانہ محکمہ آبپاشی کے بنگلے میں بنا ہوا ہے۔ جہاں پہلے تھانہ ہوتا تھا وہ جگہ غائب ہو چکی ہے۔ اس طرح زمین پر قبضہ ہو جاتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب اس کو چیک کر لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس پورے سوال میں جو جو چیز میں نے specifically پوچھی تھی اس کا مجھے کچھ نہیں بتایا گیا۔ سوال گندم تھا اور جواب چنا ملا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا مسئلہ ان دو تھانوں کے متعلق تھا ان کے بارے میں کرنل صاحب نے commit کر لیا ہے اور انشاء اللہ اس کو پالیسی میں شامل کریں گے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں نے تو بتا دیا تھا کہ اریگیشن اور مواصلات و تعمیرات کی جگہ پر تھانے شفٹ ہوئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تحصیل بھیرہ میں ایس ڈی پی او آفس کا قیام اور تعیناتی کا مسئلہ

*400: ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ابھی تک تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں نہ تو SDPO کا آفس قائم کیا گیا ہے اور نہ ہی SDPO وہاں تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک SDPO آفس قائم کرنا چاہتی ہے اور کب تک وہاں SDPO تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں نہ توSDPOآفس قائم کیا گیا ہے اور نہ ہیSDPOتعینات کیا گیا ہے۔

(ب) متعلقہ ریجن / ضلع کی جانب سے تجویز برائے قائم کرنے Sub Police Division موصول ہونے پر ہوم ڈیپارٹمنٹ سے منظوری حاصل کرکے ہی Sub Police Divisionکا دفتر قائم کرکےSDPOتعینات کیا جاتا ہے بمطابق ریکارڈ دفتر ہذا RPO/DPO Sargodhaکی جانب سےPolice Sub Division بھیرہ ضلع سرگودھا کی ابھی تک کوئی ایسی تجویز موصول نہ ہوئی ہے لہذا تجویز موصول ہونے پر دفتر متذکرہ قائم کرنے کا تحرک کیا جائے گا۔

لاہور: تھانہ غالب مارکیٹ میں ڈکیتی کی وارداتوں میں ملوث ملزمان کے چالان عدالتوں میں داخل کرنے کی تفصیلات

*1122: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ لاہور میں یکم جنوری 2013 سے 30-6-2013 تک ڈکیتیوں میں ملوث ملزمان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کتنے ڈکیتی کے واقعات میں لوٹا ہوا مال برآمد ہوا اور مالکان کو لوٹایا گیا؟

(ج) مذکورہ بالا واقعات میں ملوث کتنے ملزمان کے حتمی / عبوری چالان متعلقہ عدالتوں میں داخل کئے گئے، ایف آئی آرز کے نمبرز کے ساتھ تفصیل بتائی جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ میں ڈکیتی کا ایک مقدمہ عرصہ متذکرہ کے دوران درج ہوا جس میں پانچ ملزمان ملوث ہیں۔

(ب) Nil

(ج) مقدمہ ہذا میں تین ملزمان گرفتار ہوکر چالان مورخہ 27-08-13 ہوئے۔

عدالت میں لائے جانے والے قیدیوں کی گاڑیوں
میں ائیر کنڈیشنز لگانے کی تفصیلات

*1514: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) قیدیوں کو جیل سے عدالت میں جن گاڑیوں میں لایا جاتا ہے ان میں کتنے قیدیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں میں قیدیوں کی گنجائش سے زیادہ تعداد میں ٹھونسا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گاڑیوں میں ventilation کی جگہ بھی بہت کم اور تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے قیدیوں کو سانس لینے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قیدیوں کی سہولت کے لئے مذکورہ گاڑیوں کو ائیر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) قیدیوں کی آمدورفت کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی نہیں بٹھائے جاتے۔ زیادہ قیدی ہونے کی صورت میں بڑی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں اور قیدیوں کی تعداد کم ہو تو چھوٹی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ بڑی گاڑیوں میں چالیس افراد جبکہ چھوٹی گاڑیوں میں پچیس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ اگر قیدی ایک گاڑی میں گنجائش سے زیادہ ہوں تو دوسری گاڑی استعمال کی جاتی ہے پنجاب کے تمام اضلاع سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے کسی بھی ضلع میں گنجائش سے زیادہ قیدی ان گاڑیوں میں نہیں بٹھائے جاتے۔

(ج) چونکہ گاڑیوں میں عام گاڑیوں کی طرح کھڑکیاں اور شیشے نہیں لگے ہوتے اس لئے یہ تاثر ملتا ہے کہ گاڑیاں ہوادار نہیں ہیں دراصل ان گاڑیوں میں جالیاں لگی ہوتی ہیں جن سے ہوا کی آمدورفت آسانی سے ہوتی ہے اور سانس لینے میں دشواری نہیں ہوتی البتہ چونکہ ان گاڑیوں میں ائیر کنڈیشنز نہیں لگے ہوتے اس لئے سخت گرم موسم میں گرمی کی شکایت ہو سکتی ہے۔

(د) چونکہ ان گاڑیوں کی باڈی خاص ضرورت کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے اس لئے ان کو ائیر کنڈیشنڈ نہیں کیا جا سکتا لہذا گاڑی کی باڈی کی ساخت ایسی ہے کہ محکمہ پولیس ان گاڑیوں کو

ائیر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے چونکہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ہاں اگر نئی گاڑیاں نئے ڈیزائن کے مطابق خریدی جائیں تو ان میں ائیر کنڈیشنز کی سہولت مہیا ہو سکتی ہے۔

لاہور: تھانہ مزنگ میں ملازمین کی تعداد و جرائم کی صورتحال کی تفصیلات

*1558: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ مزنگ لاہور میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا اس تھانہ میں ملازمین کی تعداد منظور شدہ strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) اس تھانہ میں سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے متعلقہ حکام مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تھانہ میں سٹاف کی کمی کے باعث علاقے میں جرائم کو کنٹرول کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں؟

(ہ) مذکورہ تھانہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جرائم کی بتدریج کیا صورتحال رہی، اس کی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) تھانہ مزنگ میں گریڈ 14 کے 5، گریڈ 9 کے 3، گریڈ 7 کے 6 اور گریڈ 5 کے 52 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) تھانہ مزنگ میں اس وقت SI-5, ASI-3, HC,6 FC,52 کی نفری تعینات ہے منظور شدہ strength FC-28,IP-1,ASI-5,HC-4 سے کم ہے۔

(ج) تھانہ مزنگ میں کمی نفری کو پورا کرنے کے لئے افسران مجاز کو request (درخواست) بھجوائی گئی ہے جلد کم نفری پورا ہونے کی توقع ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ سٹاف کی کمی علاقے میں جرائم کو کنٹرول کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے تاہم مناسب حالات کے باوجود علاقہ میں جرائم کی کمی کے سلسلہ میں تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔

(ہ) تھانہ ہذا میں گزشتہ پانچ سال کے دوران مقدمات کے اندراج کی شرح ذیل ہے۔

سال2008	=	724
سال2009	=	757

سال2010	=	944
سال2011	=	949
سال2012	=	778

لاہور: تھانہ مزنگ میں گاڑی چوری مقدمات کی تعداد و برآمدگی کی تفصیلات

*1559: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ مزنگ لاہور میں 12۔12۔01تا2013۔03۔30 کے دوران کتنے گاڑی چوری کے مقدمات کا اندراج ہوا، ان کی ایف آئی آرز، گاڑی نمبرز کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان گاڑیوں کی برآمدگی کے لئے کون کون سے پولیس اہلکاران وافسران تفتیش کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) ان میں سے کتنی گاڑیوں کی برآمدگی ہوئی اور کیا یہ گاڑیاں ان کے مالکان کے حوالے کر دی گئی ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کتنی گاڑیاں ایسی ہیں جو ابھی تک برآمد نہیں ہوئی ہیں اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) ان گاڑیوں کی برآمدگی کروانے کے لئے متعلقہ تفتیشی پولیس اہلکاران نے کون کون سے مثبت اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) مذکورہ تھانہ کے متعلقہ ایس پی نے ان گاڑیوں کی برآمدگی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، کیا مذکورہ ایس پی ان گاڑیوں کی برآمدگی کے لئے کوئی سپیشل ٹاسک فورس بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) مورخہ 12۔12۔01تا13۔13۔30 کے عرصہ کے دوران تھانہ مزنگ میں سرقہ شدہ گاڑیوں کے پندرہ مقدمات درج ہونا پائے گئے ہیں ایف آئی آرز اور گاڑیوں کے نمبرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مقدمات کی تفتیش اختر محمودSI/inv، عبدالحمیدSI/inv، اصغر علیASI/inv مع دیگر عملہ عمل میں لا رہے ہیں اور مسروقہ گاڑیوں کی برآمدگی کی کوشش جاری ہے۔

(ج) سرقہ شدہ گاڑیوں میں سے کار ہنڈا سٹی LWQ5201 برآمد ہوئی تھی جو حوالے اصل مالک کی جا چکی ہے۔

(د) چوری شدہ پندرہ گاڑیوں میں سے چودہ کی برآمدگی نہ ہوئی ہے جن کو ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

(ہ) سرقہ شدہ گاڑیوں کی برآمدگی اور مقدمات کی سرسبزگی کے لئے دفتر ایس پی صاحب CRO سے سارقان وہیکلز کی فہرستیں حاصل کرنے کے علاوہ سابقہ ریکارڈ یافتگان کو شامل تفتیش کر کے مقدمات کی سرسبزگی کی کوشش جاری ہے نیز انٹی کار لفٹنگ سٹاف سے بھی استفادہ کیا جا رہا ہے۔

(و) ان گاڑیوں کی برآمدگی کے سلسلہ میں SDPO پرانی انارکلی کی نگرانی میں شعبہ آپریشنز اور انوسٹی گیشن کے افسران اور جوانوں پر مشتمل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جنہیں سارقان وہیکلز کی فہرستیں اور سابقہ ریکارڈ یافتگان کی فہرستیں دی گئی ہیں اور ذاتی طور پر مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔

لاہور: چائلڈ پروٹیکشن بیورو شالامار کی تفصیلات

*1605: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن بیورو شالامار لاہور کی بلڈنگ کتنے رقبہ پر ہے؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن بیورو شالامار میں اس وقت لاوارث بچوں کی تعداد کتنی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) بجٹ 14-2013 میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو شالامار لاہور کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو شالامار لاہور کی بلڈنگ کا رقبہ 50 کنال 17 مرلے ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو شالامار میں اس وقت لاوارث 210 بچے اور 78 بچیاں موجود ہیں۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں ان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک پرائمری سطح تک کارجسٹرڈ سکول ہے جس میں 229 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سات ٹیچرز خدمات سرانجام دے رہے ہیں پرائمری کی تعلیم کے بعد بچوں کو گورنمنٹ کے دوسرے تعلیمی اداروں میں داخل کروایا جاتا ہے۔ اس وقت بارہ بچے اور سات بچیاں مختلف کلاسوں میں مختلف تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(د) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کو بجٹ 14-2013 کے لئے چھتیس کروڑ چھتر لاکھ پندرہ ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

سرگودھا: تھانہ جھال چکیاں میں قتل کے مقدمات کا اندراج و دیگر تفصیلات

*1750: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ جھال چکیاں سرگودھا میں یکم جون 2013 سے 30- جون 2013 کے دوران قتل کے کتنے مقدمات کا اندراج ہوا۔ ان کے نمبرز مقدمہ و تاریخ وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان قتل کے مقدمات کی کون کون سے پولیس اہلکاران و افسران تفتیش کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) ان قتل کے مقدمات میں کون کون سے مقدمہ کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے ایسے مقدمات ہیں جن کے ابھی تک ملزمان گرفتار نہیں ہوئے اور کیوں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ قتل کے جن مقدمات کے ملزمان گرفتار نہیں ہوئے وہ پولیس اہلکاران کی ملی بھگت کے باعث تاخیر کا شکار ہیں اگر ایسا نہیں تو ان ملزمان کی گرفتاری کب تک عمل میں آجائے گی، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا ڈی پی او سرگودھا مذکورہ قتل کے ملزمان کی گرفتاری کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) مذکورہ عرصہ کے دوران قتل کے چار مقدمات ہوئے جن کی تفصیل ذیل ہے۔

1- مقدمہ نمبر 290/13 بجرم 302/34

2- مقدمہ نمبر 292-13 بجرم 302/324

3- مقدمہ نمبر 294-13 بجرم 302/324/109

4- مقدمہ نمبر 296/13 بجرم 302 ت پ

(ب) مقدمہ نمبر 13/290 (ناصر حسین SI) 2- مقدمہ نمبر B/292 عزیز احمد SI
3- مقدمہ نمبر 13/294 (عزیز احمد SI 4- مقدمہ نمبر 13-/296 (محمد اکرم SI)

(ج) مقدمہ نمبر 13/294 اور 13/296 میں تمام ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جبکہ مقدمہ نمبر 13/292 میں ایک ملزم گرفتار جبکہ دو مجرم اشتہاری ہیں۔ مقدمہ نمبر 13/290 میں تین ملزمان شامل تفتیش ہیں جن کی گنہگاری یا بے گناہی بقایا ہے۔

(د) مقدمہ نمبر 13/292 میں 2 ملزمان مجرمان اشتہاری ہیں جن کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے انشاء اللہ ان کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا گرفتاری کی تاخیر میں کسی بھی پولیس اہلکار کی ملی بھگت نہ ہے۔

(ہ) دوکس مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے SDPO صدر اور SHO تھانہ جھال چکیاں کو سختی سے ہدایات کی گئی ہیں کہ ان مجرمان اشتہاری کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔

ریسکیو 1122 کی جانب سے ساؤتھ پنجاب میں پبلک ریلیشن ونگ کا قیام و دیگر تفصیلات

*2056: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 نے ساؤتھ پنجاب میں پبلک ریلیشن ونگ قائم کر دیا ہے، جس کا مقصد لوگوں میں ایمرجنسی کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنا ہے؟

(ب) ساؤتھ پنجاب کے کن کن علاقوں میں پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو نے پبلک ریلیشن ونگ قائم کیا ہے، ان علاقوں کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ساؤتھ پنجاب میں پبلک ریلیشن ونگ کے انچارج کون ہیں نیز ان کو حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں اور ساؤتھ پنجاب کے کس شہر میں اس کا ہیڈ کوارٹر قائم کیا گیا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ریسکیو 1122 کا مقصد حادثات میں فوری ریسکیو کی فراہمی اور حادثات سے روک تھام کا مؤثر نظام وضع کرنا ہے تاکہ محفوظ معاشرے کی تعمیر ممکن ہو سکے۔ اس سلسلے میں عوامی آگاہی مہم اور حادثات کی روک تھام کا شعور اجاگر کرنے کے لئے جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع میں

پبلک ریلیشنز کی سرگرمیوں کو ڈسٹرکٹ ایمرجنسی افسران کی نگرانی میں آڈیو، ویڈیو کیمرہ مین اور ریسکیو سیفٹی افسران سرانجام دے رہے ہیں جو کمیونٹی کی سطح پر حادثات کی روک تھام کے لئے عوامی شعور بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے مؤثر رابطہ رکھتے ہیں تاکہ عوام الناس اس سروس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ سکیں اور لوگوں میں ایمرجنسی کے حوالے سے آگاہی اور حادثات سے بچاؤ کے لئے احساس تحفظ بیدار کیا جاسکے۔

(ب) ساؤتھ پنجاب میں ضلعی ڈویژن جن میں ملتان، ڈی جی خان، رحیم یار خان اور بہاولپور شامل ہیں، میں آڈیو، ویڈیو کیمرہ مین ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسرز کے زیر نگرانی جبکہ باقی اضلاع جن میں راجن پور، مظفر گڑھ، خانیوال، وہاڑی، بہاولنگر، لودھراں، لیہ، بھکر شامل ہیں، میں ریسکیو سیفٹی آفیسرز، ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسرز کی زیر نگرانی پبلک ریلیشنز کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہیں۔

(ج) ساؤتھ پنجاب کے تمام اضلاع میں ڈسٹرکٹ ایمرجنسی افسران پبلک ریلیشنز کے بھی انچارج ہیں۔ ملتان میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے چینل کے ریجنل دفاتر کی موجودگی کے سبب پبلک ریلیشنز کی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر ڈاکٹر فرحان خالد ان سرگرمیوں کے انچارج ہیں ان کی مدد کے لئے ریسکیو 1122 ہیڈکوارٹر کی طرف سے انہیں تمام وسائل و مراعات بھی فراہم کی گئی ہیں جن میں آفس کمپیوٹر، ٹیلیفون، انٹرنیٹ کنکشن اور آفس ڈیوٹی کی گاڑیاں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ضلعی انچارج ڈاکٹر فرحان خالد کو وقتاً فوقتاً ضروری پالیسی گائیڈ لائنز بھی فراہم کی جاتی ہیں تاکہ وہ جنوبی پنجاب میں ریسکیو 1122 کی عوامی آگاہی سرگرمیاں احسن طریقے سرانجام دے سکیں اور حادثات کی روک تھام اور بہتر مینجمنٹ کے لئے عوامی شعور و آگہی کے لئے زیادہ بہتر اقدامات کئے جاسکیں۔

ضلع فیصل آباد: تھانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2103: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل کتنے تھانہ جات ہیں؟

(ب) مذکورہ تھانہ جات میں سے کتنے سرکاری اور کتنے پرائیویٹ عمارات میں ہیں؟

(ج) مالکان پرائیویٹ عمارات کو کل کتنا کرایہ ادا کیا جارہا ہے؟

(د) سال 10۔2009 تا 13۔2012 کے دوران کس کس تھانہ کی عمارت کی مرمت کی گئی، اس پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ہ) حکومت 14-2013 کے دوران مذکورہ ضلع کے کسی تھانہ کی نئی عمارت کی تعمیر کا کوئی ارادہ ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل تھانہ جات کی تعداد 40 ہے۔

(ب) تین تھانہ جات (تھانہ مدینہ ٹاؤن، منصورہ آباد اور نشاط آباد) کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں جبکہ باقی سرکاری عمارات میں ہیں۔

(ج) مالکان پرائیویٹ عمارات کو کل 57088 روپے کرایہ ادا کیا جاتا ہے۔

(د) سال 10۔2009 تا 13۔2012 کے دوران مندرجہ ذیل تھانہ جات کی مرمت کروائی گئی ہے اور اس پر 3868125 روپے خرچ کئے گئے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پولیس ڈیپارٹمنٹ ضلع فیصل آباد نے سال 14۔2013 میں جناب آئی جی پی پنجاب لاہور کو مندرجہ ذیل نئی عمارات بنوانے کے لئے کیس بھجوائے ہیں۔

1۔ تھانہ کھرڑیانوالہ　2۔ تھانہ جھنگ بازار،
3۔ تھانہ سٹی جڑانوالہ　4۔ تھانہ سمن آباد
5۔ تھانہ نشاط آباد　6۔ تھانہ ساندل بار
7۔ تھانہ روڈالہ روڈ　8۔ تھانہ مدینہ ٹاؤن۔

راولپنڈی ڈویژن: پٹرولنگ پولیس میں کانسٹیبلز کے امتحانات و ترقیوں کی تفصیلات

*2222: میاں طارق محمود: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی ڈویژن میں پنجاب پٹرولنگ پولیس میں تعینات کانسٹیبل سے ہیڈ کانسٹیبل ترقی کے لئے محکمانہ امتحانات لیا گیا تھا اگر ہاں تو یہ امتحان کب ہوا اور کتنے کانسٹیبلز نے یہ امتحان پاس کیا تھا؟

(ب) کیا جن ملازمین نے بطور ہیڈ کانسٹیبل ترقی کے لئے امتحان پاس کیا تھا ان کو پروموٹ کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت ان کو پروموٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) راولپنڈی ریجن میں مورخہ 11-09-10 کو SP/PHP راولپنڈی ریجن افضال احمد کوثر صاحب کی زیر نگرانی امتحان لسٹ B-1 برائے ترقی کانسٹیبل سے ہیڈ کانسٹیبل لیا گیا جس میں 57 کانسٹیبلان نے کامیابی حاصل کی جبکہ بعدازاں مورخہ 12-11-19 کو دوبارہ امتحان لسٹ B-1 برائے ترقی کانسٹیبل سے ہیڈ کانسٹیبل زیر نگرانی SP/PHP، لاہور ریجن حشمت کمال صاحب لیا گیا جس میں 19 کانسٹیبلان نے کامیابی حاصل کی۔

(ب) راولپنڈی ریجن اور دیگر تمام ریجن ہائے پنجاب میں پہلے سے ہیڈ کانسٹیبل کے عہدہ پر ترقی پانے والے ملازمان کو بحوالہ آرڈر نمبر T&T/27-14019 مورخہ 13-12-20 کو ASI کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی ہے اور ان کی جگہ ہیڈ کانسٹیبل کی سیٹیں خالی ہوئی ہیں جو تمام ریجنل SP کو بحوالہ لیٹر نمبر T&T/99-14192 مورخہ 13-12-20 کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ تمام ریجن ہائے پنجاب میں ہیڈ کانسٹیبل کی ترقی کے لئے منتظر اہل کانسٹیبلان کو مورخہ 2014-01-10 تک حسب ضابطہ پروموٹ کیا جائے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن: ہیڈ کانسٹیبلز کی ترقی کی تفصیلات

*2238: میاں طارق محمود: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں ہیڈ کانسٹیبل سے اے ایس آئی ترقی کے لئے جو کورس اور امتحان ہے وہ تقریباً 1500 سے زائد کانسٹیبل نے چار سال پہلے کا پاس کر لیا ہوا ہے مگر ان کو ترقی نہیں دی جا رہی ہے؟

(ب) ان ملازمین کو ترقی نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں نیز کب تک ان کو ترقی دے دی جائے گی؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) بمطابق ریکارڈ گوجرانوالہ ریجن کے کل 1379 ہیڈ کانسٹیبلان نے انٹر میڈیٹ HC کلاس کورس پاس کیا ہوا ہے جو پروموشن بطور اے ایس آئی کے لئے ضروری ہے۔ گوجرانوالہ ریجن میں اے ایس آئی کی ویکنسیز / سیٹیں خالی نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ترقی نہ دی جا رہی ہے۔ بمطابق پنجاب پولیس آرڈیننس 2013 اے ایس آئی کی خالی سیٹوں میں سے 25 فیصد

اے ایس آئی ہیڈ کانسٹیبلز جو کہ بی اے پاس ہوں میں سے نئے بھرتی کئے جاتے ہیں۔ بقیہ 75 فیصد پر ہیڈ کانسٹیبلان جو کہ انٹرمیڈیٹ کلاس کورس پاس ہوں میں سے ترقیاب کئے جاتے ہیں گوجرانوالہ ریجن میں دوسری ریجنوں کے اے ایس آئی / ایس آئی بھی تبادلہ کروا کر آجاتے ہیں جس وجہ سے اے ایس آئی کی ایس آئی عہدہ پر ترقی کم ہو جاتی ہے اور HCs کی اے ایس آئی کے عہدہ پر بھی ترقی کم ہوتی ہے۔

(ب) بمطابق پولیس رولز 1934 باب نمبر 13.9 جز 1 ہر ضلع میں پرموشن لسٹ "D" ان ہیڈ کانسٹیبلان کی تیار کی جاتی ہے جو انٹرمیڈیٹ کلاس کورس پاس ہوں اور ڈی آئی جی صاحب نے ترقی بعہدہ اے ایس آئی کے لئے موزوں قرار دیا ہو۔ بمطابق پولیس رولز 1934 باب نمبر 13.1 جز 1 ایک عہدہ سے دوسرے عہدہ میں ترقی کے لئے سنیارٹی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے منتخب کیا جاتا ہے مزید برآں قابلیت، ایمانداری، کارکردگی اور ٹریننگ کورسز کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ ریجن میں اے ایس آئی کی ویکنسیز / سیٹیں خالی نہ ہونے کی وجہ سے کورس پاس ہیڈ کانسٹیبلان کو ترقی نہ دی جارہی ہے جیسے ہی ویکنسیز / سیٹیں خالی ہوں گی ان کو آرڈر آف میرٹ کے مطابق ترقی دے دی جائے گی۔

HCs جو اے ایس آئی کے لئے کورس کر چکے ہوتے ہیں ان کو اے ایس آئی ترقی دینے کا پولیس رولز میں کوئی وقت مقرر نہ ہے۔

لاہور: تھانہ گڑھی شاہو میں گاڑی چوری کے مقدمات کا اندراج و برآمدگی کی تفصیلات

*2255: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ گڑھی شاہو لاہور میں مورخہ 12۔04۔01 سے 12۔04۔20 کے دوران گاڑی چوری کے کتنے مقدمات کا اندراج ہوا، مقدمہ وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی گاڑیاں برآمد ہو چکی ہیں اور کتنی گاڑیاں مالکان کے حوالے کی گئیں، آگاہ فرمائیں؟

(ج) کتنی گاڑیاں ایسی ہیں جو ابھی تک برآمد نہ ہو سکیں، ان کی برآمدگی کے لئے اب تک متعلقہ پولیس نے کیا کارروائی کی، گاڑی وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) جو گاڑیاں اب تک برآمد نہ ہو سکیں ان کی برآمدگی کے لئے متعلقہ ایس پی کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) مطابق رپورٹ SDPO درج شدہ عرصہ کے دوران دو مقدمات کا اندراج ہوا۔

1۔ مقدمہ نمبر 85/12 مورخہ 12-4-12 جرم 381/A تھانہ گڑھی شاہو لاہور میں رپورٹ عدم پتا مورخہ 10-7-12 کو مرتب ہوئی۔

2۔ مقدمہ نمبر 86/12 مورخہ 13-4-12 جرم 381/A گڑھی شاہو لاہور میں ملزمان بعدم برآمدگی حوالات جوڈیشل ہوئے۔

(ب) دونوں مقدمات میں کوئی گاڑی برآمد نہ ہوئی ہے۔

(ج) دونوں مقدمات میں کوئی گاڑی برآمد نہ ہوئی ہے سابقاریکارڈ یافتگان کو شامل تفتیش کیا جا رہا ہے۔

(د) متعلقہ ڈی ایس پی وانچارج انوسٹی گیشن کو خصوصی طور پر بریف کیا گیا ہے۔

ضلع جہلم: تحصیل دینہ میں ڈی ایس پی کی تعیناتی و دفتر بنانے کی تفصیلات

*2347: مہر محمد فیاض: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم کی تحصیل دینہ میں قیام سے اب تک ڈی ایس پی پولیس کی تعیناتی اور نہ ہی ڈی ایس پی کے آفس کے لئے کوئی عمارت تعمیر کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل دینہ آج بھی تھانہ صدر جہلم کے زیر انتظام ہے؟

(ج) مندرجہ بالا صورتحال کے پیش نظر کیا حکومت تحصیل دینہ میں ڈی ایس پی کی تعیناتی کرنے کے علاوہ ڈی ایس پی آفس کی عمارت بھی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) حکومت پنجاب نے تحصیل دینہ کو پولیس سب ڈویژن قرار دینے کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کیا ہے اور نہ ہی سب ڈویژنل پولیس افسر کے دفتر کے لئے کوئی عمارت مختص تعمیر کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ تحصیل دینہ پولیس صدر سرکل کے زیر انتظام ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

لاہور: 279 ٹریفک وارڈنز کو ملازمت سے برخاست کرنے کی تفصیلات

*2580: میاں محمود الرشید: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹریفک پولیس آفیسر کے حکم سے 279 ٹریفک وارڈنز کو ملازمت سے نکال دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ٹریفک وارڈنز کے خلاف کوئی باقاعدہ محکمانہ انکوائری نہیں کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا وارڈنز کو شوکاز نوٹس ان کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے بعد جاری کیے گئے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا وارڈنز کو ملازمت پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) سٹی ٹریفک پولیس لاہور سے 279 نہیں بلکہ 252 ٹریفک وارڈنز / لیڈی ٹریفک وارڈنز نے SRC برانچ کے عملہ کے ساتھ مل کر بددیانتی سے ریکارڈ میں ردوبدل کر کے خود کو غلط طور پر کنفرم کروایا جو کہ جرم ثابت ہونے پر ان کو برطرف کر دیا گیا تھا۔

(ب) گزارش ہے کہ اپریل 2012 میں سٹی ٹریفک پولیس، لاہور کے ٹریفک وارڈنز کی کنفرمیشن عمل میں لائی گئی جس میں اس ضمن میں شکایات سامنے آنے پر 2013-06-01 کو ایک سکروٹنی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ کنفرمیشن لسٹ میں کنفرمیشن معیار پر پورا نہ اترنے والے ٹریفک وارڈنز و لیڈی ٹریفک وارڈنز کو point out کرنا تھا جنہوں نے اپنی سکروٹنی رپورٹ پیش کی جس کے مطابق 334 ٹریفک وارڈنز کے اعمال نامہ میں محکمانہ سزاؤں سمیت مختلف قسم کے ردوبدل اور اندراج کے نہ ہونے کا انکشاف ہوا جس پر قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے فوراً تھانہ چوہنگ میں مقدمہ نمبر 909/13 مورخہ 2013-08-21 بجرم 471/468/420 ت پ اور (C)155 پولیس آرڈر 2002 درج رجسٹر کروایا گیا مزید یہ کہ مذکورہ 334 ٹریفک وارڈنز کو متعلقہ SPs صاحبان کی طرف سے

حسب ضابطہ شوکاز نوٹس جاری کئے گئے اور فرداً فرداً سماعت کیا گیا جس میں سے 252 ٹریفک وارڈنز / لیڈی ٹریفک وارڈنز کا جرم ثابت ہونے پر تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے محکمہ سے برطرف کر دیا گیا لہذا مذکورہ ٹریفک وارڈنز کو جعلی اسناد کی وجہ سے نہیں بلکہ ریکارڈ میں ردوبدل کرنے کی بناء پر برطرف کیا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

(د) اس ضمن میں گزارش ہے کہ جناب CCPO لاہور نے ان تمام برطرف شدہ ٹریفک وارڈنز کو نوکری پر بحال کر دیا ہے۔

صوبہ میں جنسی زیادتی کے واقعات میں اضافہ کی تفصیلات

*2636: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں خواتین اور بچیوں سے جنسی زیادتی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) سال 2010 سے سال 2013 تک جنسی زیادتی کے واقعات کی کل تعداد کتنی ہے سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) حکومت اس جرم پر قابو پانے کے لئے کیا خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) خواتین اور بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے مقدمات کی تعداد درج ذیل ہے۔

(ب)

	2010	2011	2012	2013
ریپ	2621	2278	2688	2728
گینگ ریپ	262	243	228	208

(ج) مذکورہ بالا کیسوں میں پولیس کے اعلیٰ افسران از خود تفتیش کرتے ہیں تاکہ ملزمان قرار واقعی سزا سے بچ نہ سکیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔جناب سپیکر! 8۔دسمبر بروز سوموار چونکہ فیصل آباد میرا شہر ہے جو انتہائی پرامن شہر ہے۔ وہاں پر تاجر، صنعتکار، مزدور ہیں اور وہ میاں نواز شریف کے چاہنے والوں کا شہر ہے۔ وہاں 8۔دسمبر کو "سی پلان" کے ذریعے ملک کے اندر فسطائیت، فتنہ، فساد، غیر اخلاقی، غیر قانونی سرگرمیوں اور بدمعاشی کی جس سیاست کا آغاز پی ٹی آئی نے کیا اس کے تحت عمران خان نے call دی۔ آپ نے، اس معزز ایوان کے تمام معزز ممبران، میڈیا کی آنکھ اور پاکستان کے طول و عرض میں رہنے والے تمام شہریوں نے یہ دیکھا کہ اس نے کہا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! Speech نہیں، مختصر سی بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس پر بات طے ہو گئی تھی۔اگر یہ پھر شروع کریں گے تو بحث شروع ہو جائے گی۔۔۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کو آپ taken as granted لیں کیونکہ انہوں نے یہاں کوئی ایسی بات لازمی فرمانی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ شیخ صاحب! آپ کسی کی ذات پر بات نہ کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پُرامن شہریوں اور تاجروں کو للکار کر کہا گیا کہ میں تمھیں ایک دن کی تکلیف دینے آرہا ہوں۔ تم نے اپنے کاروبار بند رکھنے ہیں اور میں دکانیں خود بند کرادوں گا۔ وہاں پر زبردستی دکانیں بند کرانے کی کوشش کی گئی اور violence کیا گیا۔ پورا شہر کھلا تھا، پورے شہر کی سڑکیں کھلی تھیں۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہاں پر یہ decide ہوا تھا کہ جب تک کمیٹی کی رپورٹ نہیں آتی اس وقت تک یہاں کوئی discussion نہیں ہو گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! یہ decide ہوا تھا اور لاء منسٹر صاحب نے یہ commit کیا تھا کہ جب تک اس پر کمیٹی کی رپورٹ نہیں آئے گی اس پر بات نہیں ہو گی، کل اس پر بہت زیادہ بات ہوئی ہے جس دن اس پر کمیٹی کی انکوائری رپورٹ آئے گی اس دن میں آپ کو پورا موقع دوں گا کہ آپ اس پر بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو حق نواز وہاں پر ہلاک ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ سب نے دیکھا، آپ اس وقت تشریف رکھیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! وہ معصوم بچہ وہاں پر گیا بلکہ اس کو ورغلا کر وہاں لے گئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہم آپ کی پوری بات سنیں گے جب رپورٹ آ جائے گی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! وہاں اس کی ہلاکت ہوئی، وہ ہمارا بیٹا ہے اور قوم کا بیٹا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہمیں بھی اس کی ہلاکت کا دکھ اور افسوس ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں اس کے خاندان کے دکھ میں برابر کا شریک ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہ جو ہلاک شدہ بچہ ہے، اس کے والدین سے پوچھیں، ان ہنگاموں کی وجہ سے اس کی جان گئی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر مختار احمد بھرتھ صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 10-2009 اور 12-2011 کے بارے میں پی اے سی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مختار احمد بھرتھ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 10-2009 اور 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13- دسمبر 2014 سے ایک سال تک کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 10-2009اور 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2014 سے ایک سال تک کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 10-2009اور 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2014 سے ایک سال تک کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی عدنان فرید صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 03-2002، 04-2003، 05-2004، 09-2008، 11-2010اور 13-2012کے بارے میں پی اے سی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 03-2002، 04-2003، 05-2004، 09-2008، 11-2010 اور 13-2012 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2014 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 03-2002، 04-2003، 05-2004، 09-2008، 11-2010 اور 13-2012 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ دسمبر 2014 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 03-2002، 04-2003، 05-2004، 09-2008، 11-2010 اور 13-2012 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ دسمبر 2014 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت اہم مسئلہ ہے کل فیصل آباد میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پھر آپ بات کر رہی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں وہ بات نہیں کر رہی، آپ کے منع کرنے کے باوجود وہ بات کرنے سے نہیں رُکے لیکن میں ایک پولیو کے patient کی بات کر رہی ہوں کہ جیسے کل وہاں مار دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے لاہور میں واقعہ ہوا ہے اور ایک طرف تو ہم پولیو کی مہم چلا رہے ہیں اور ایک طرف تو وزیرستان میں دہشت گردی کی لہر کم ہو گئی ہے لیکن لاہور اور فیصل آباد میں ایسے واقعات کیوں ہو رہے ہیں کہ ایک بے چارے پولیو کے patient کو کل مار دیا گیا ہے۔ معذور لوگوں پر کیوں اس طریقے سے ظلم ڈھائے جا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس وقت ہیلتھ منسٹر موجود نہیں، اگر وہ ہوتے تو آپ کو اس پر detail جواب دے دیتے۔ جب وہ آ جائیں گے تو کل ان سے جواب لے لیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں لاء اینڈ آرڈر کا بھی مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جس دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی تو آپ بات کر لینا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بات ٹھیک ہے لیکن آپ دیکھیں کہ اس ملک میں انسانی جانوں کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے تو ہم اس ایوان کے اندر کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟ یہاں ہر روز اموات ہو رہی ہیں، حکومت کے ادارے اس کا تحفظ نہیں کر رہے ہیں اور خود ہی مار رہے ہیں۔ یہ کوئی طریق کار ہے؟ ہم یہاں پر کیا کرنے آتے ہیں، کیا صرف تنخواہیں لینے آتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے آپ کی بات note کر لی ہے۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر محمود الرشید صاحب نے اپنا استعفیٰ جمع کروایا ہوا ہے اور وہ نہیں آ رہے ہیں جس کی وجہ سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی میٹنگز نہیں ہو رہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس میں کوئی راستہ بنائیں اور ہم میٹنگ میں بیٹھ کر نیا چیئرمین بنا لیں گے۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سپیکر صاحب اس معاملے کو دیکھ رہے ہیں، میں بھی اس میٹنگ میں آؤں گا انشاء اللہ اسے دیکھتے ہیں۔ میاں محمد اسلم اقبال صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 21 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 27 میاں نوید علی صاحب کی ہے۔ جناب نذر حسین صاحب آپ نے کل تحریک کو pending کے لئے کہا تھا اس کا جواب آیا ہے؟

ڈی سی او پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف سازش کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب تو موصول نہیں ہوا لیکن میری استدعا ہے کہ بادی النظر میں یہ ثابت ہوا ہے تو اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور ایک مہینے کے اندر اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 30 محترمہ کنول نعمان صاحبہ کی طرف سے ہے۔

ایس ایس پی ٹریفک لاہور، وارڈن اور دیگر عملہ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

محترمہ کنول نعمان: شکریہ۔جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 5۔دسمبر 2014 کو بوقت ساڑھے پانچ بجے اپنی گاڑی نمبری LEA-8281 جس کے فرنٹ پر پنجاب اسمبلی کی طرف سے جاری کردہ نمبر پلیٹ بھی لگی ہوئی تھی پر ماڈل ٹاؤن لنک روڈ راجہ صاحب سٹور کے سامنے کھڑی کر کے راجہ صاحب سٹور میں گئی اور میرا ڈرائیور گاڑی کے اندر ہی بیٹھا تھا۔ میں پانچ منٹ کے بعد جب راجہ صاحب سٹور سے باہر آئی تو میری گاڑی وہاں موجود نہیں تھی۔ میں نے وہاں پر موجود لفٹر میں بیٹھے وارڈن سے پوچھا کہ یہاں پر میری گاڑی کھڑی تھی وہ کدھر ہے جس پر وارڈن موصوف نے بتایا کہ میں نے وہ گاڑی یہاں سے پیس مارکیٹ کے قریب بھجوا دی ہے۔ میں نے کہا کہ باقی ساری گاڑیاں تو یہاں کھڑی ہیں لیکن آپ نے صرف میری گاڑی یہاں سے بھجوا دی ہے۔ میں ایم پی اے ہوں، گاڑی پر اسمبلی کی طرف سے جاری کردہ نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی اور میں پانچ منٹ کے اندر ہی واپس آ گئی ہوں۔ جس پر لفٹر میں موجود وارڈن نے کہا کہ آپ کو یہیں سے سمجھ جانا چاہئے کہ میرے نزدیک ممبران اسمبلی کی کتنی وقعت ہے۔ اگر آپ نے حکام بالا سے یا کسی بھی فورم پر میری شکایت کرنی ہے تو ضرور کریں اور یہ بھی دیکھ لیں کہ سوائے آپ کی گاڑی کے باقی سب گاڑیاں یہاں موجود ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ نے یہ اچھا نہیں کیا جس پر اس نے مجھ سے انتہائی بدتمیزی کی۔ میں اگلے دن ان کے انچارج ایس ایس پی (طیب صاحب) کے آفس گئی تاکہ میں اس وارڈن کے بارے میں شکایت درج کرا سکوں تو مجھے بتایا گیا کہ طیب صاحب آفس میں موجود نہیں ہیں تو میں ان کے سٹاف کو اپنا فون نمبر دے کر وہاں سے چلی گئی کہ جب بھی وہ آئیں مجھ سے بات کرا دینا۔ بعد میں مجھے ندا نامی خاتون کا فون آیا کہ طیب صاحب پوچھ رہے ہیں کہ آپ کا کیا مسئلہ ہے تو میں نے اسے پانچ تاریخ والے سارے واقعہ کے بارے میں بتایا تو ندا نے کہا کہ ہم اسے دیکھیں گے لیکن اس دن سے لے کر آج تک ان کا فون آیا اور نہ ہی انہوں نے میرا فون attend کیا۔ ایک طرف تو وارڈن نے مجھ سے بطور ممبر صوبائی اسمبلی انتہائی بدتمیزی کی پھر جب میں اس کی شکایت کرنے کے لئے ایس ایس پی (طیب صاحب) کے پاس گئی تو وہ مجھ سے ملے اور نہ ہی ٹیلیفون کیا بلکہ جس ندا نامی خاتون نے فون کیا بعد میں اس نے بھی کوئی response نہیں دیا۔ یہ روّیہ ممبران اسمبلی کے ساتھ انتہائی نامناسب

ہے۔ جملہ ملازمین اور افسران کے انتہائی ہتک آمیز روّیہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گی کہ میں بطور ممبر اسمبلی اپنی شکایت یہاں درج کرا رہی ہوں لیکن باقی عوام کے ساتھ کیا ہوتا ہوگا اور مخصوص ایک بندے کو ٹارگٹ کر کے نشانہ کیوں بنایا جاتا ہے؟ میں rules کے against نہیں چلتی، آج تک یہ میرا ریکارڈ ہے اور باقی آپ میرا پتا کر لیجئے۔ میں نے کبھی Law break نہیں کیا جبکہ میرا ڈرائیور بھی موجود تھا تو میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا گیا؟ صرف میری گاڑی کو لے جایا گیا باقی تمام لوگوں کی گاڑیاں وہاں موجود تھیں اور ان میں ڈرائیور بھی موجود نہیں تھے انہیں کچھ نہیں کہا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ تحریک بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور ایک ماہ کے اندر اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق نمبر 18 ہے اور یہ 30 نمبر پڑھی جا رہی ہے تو میری تحریک استحقاق کیوں نہیں take up کی جا رہی، کیا میرے استحقاق اور دوسرے ممبران کے استحقاق میں فرق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ آپ کا استحقاق بالکل تمام ممبران کے برابر ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! تو پھر میری تحریک استحقاق نمبر 18 کدھر ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سپیکر صاحب کے پاس ان کے دفتر میں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور یہ سپیکر صاحب کے پاس پڑی ہے اگر تحریک استحقاق نمبر 30 آج یہاں پر read ہو سکتی ہے تو وہ کیوں نہیں ہو سکتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سپیکر صاحب جس دن آتے ہیں میں ان کے پاس آپ کے ساتھ چلوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے پھر بتا دیں کہ کدھر ہے یا پھر مجھے تحریک استحقاق پڑھنے کی اجازت دی جائے یا نہیں تو پھر reject کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس یہاں پر نہیں ہے، سپیکر صاحب جس دن آ گئے میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ اس پر ruling دیں یا مجھے بتائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے علم میں نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یا پھر گم ہو گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، گم نہیں ہوئی۔ سپیکر صاحب کے پاس ہے وہ اس پر جو decision کریں گے۔ فتیانہ صاحب! اس کو دیکھتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1096/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے انہوں نے ابھی یہ تحریک پڑھنی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1098/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محکمانہ غفلت کی بناء پر گاڑیوں کے سلنڈر پھٹنے کے واقعات

محترمہ حنا پرویز بٹ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 31-اکتوبر 2014 کی اشاعت میں ہے کہ "چنیوٹ، سلنڈر پھٹنے سے وین میں آگ لگ گئی، تین مسافر زندہ جل گئے، سولہ زخمی"۔ تفصیل یوں ہے کہ فیصل آباد سے چنیوٹ آنے والی مسافر وین جب بائی پاس پر سیم نالہ کے قریب پہنچی تو اس میں گیس لیک ہونے کی وجہ سے اچانک آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجے میں مسافر وین میں سوار تین مسافر زندہ جل گئے جبکہ سولہ جھلس کر شدید زخمی ہو

گئے۔ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں پنجاب بھر کے چھوٹے سے لے کر بڑے شہروں تک ہر شہر میں یہ حادثات رونما ہو چکے ہیں جن میں بے شمار جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ کچھ حادثات میں تو پوری کی پوری فیملیز لقمہ اجل بن چکی ہیں لیکن آج تک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی تاکہ ایسے ہولناک حادثات کی روک تھام ہو سکے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب تک متعلقہ ڈیپارٹمنٹ چیک کر کے سرٹیفکیٹ جاری نہ کرے اس وقت تک کوئی گاڑی روڈ پر بھی نہ آئے لیکن متعلقہ محکموں کی ملی بھگت اور جیبیں گرم کر لینے کی وجہ سے ان گاڑیوں کو بغیر چیک کئے سرٹیفکیٹ بھی جاری کر دیئے جاتے ہیں اور یہ روڈز پر بھی دوڑ رہی ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ان گاڑیوں کو متعلقہ محکمے قتل کا لائسنس دے دیتے ہیں جس وجہ سے یہ بلا خوف و خطر لوگوں کی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ یہ واقعہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے پنجاب بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ ویگن نمبر LOT 135/7 مورخہ 30-10-14 کو بوقت ساڑھے چھ بجے شام فیصل آباد سے چنیوٹ آ رہی تھی۔ جب مذکورہ ویگن بائی پاس فیصل آباد روڈ نزد اقبال رائس ملز پہنچی تو ویگن کے اندر اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ حادثہ کے فوری بعد امدادی ٹیمیں بشمول ٹریفک پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اسی وقت موٹر وہیکل ایگزامینر چنیوٹ نے گاڑی کا معائنہ کیا۔ جس کی رپورٹ کے مطابق گاڑی کے اندر آگ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی، جبکہ گاڑی کے دو عدد سی این جی سلنڈر محفوظ حالت میں پائے گئے۔ گاڑی کے اندر کوئی ایل پی جی سلنڈر نصب نہ تھا۔ گاڑی میں سوار مسافر خرم ولد محمد نواز کے بیان کے مطابق وہ گاڑی کی آخری سیٹ پر بیٹھا تھا جب گاڑی جائے حادثہ کے نزدیک پہنچی تو ڈرائیور کی سیٹ کے پاس ڈیش بورڈ پر موجود سرکٹ میں آگ لگ گئی۔ گاڑی کے حادثہ کے نتیجہ میں دو مسافر جو کہ بروقت نکلنے میں کامیاب نہ ہو سکے موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے جبکہ تیسرا مسافر الائیڈ ہسپتال جا کر جاں بحق ہوا اور گیارہ مسافروں کو مختلف نوعیت کے زخم آئے۔ مزید یہ کہ ٹریفک پولیس ریجن فیصل آباد کی طرف سے رواں سال میں دوران چیکنگ ناقص سلنڈر والی گاڑیاں غیر قانونی، غیر معیاری سلنڈر، ناقص فٹنگ، مقرر کی ہوئی تعداد سے زیادہ سلنڈر اور مقرر شدہ جگہ پر سلنڈر کی فٹنگ نہ ہونے والی 842 گاڑیاں unfit vehicles جن کی تعداد 2320 تھی، غیر معیاری اور غیر قانونی

ایل پی جی اور سی این جی سلنڈر والی 694 گاڑیوں کے لائسنس معطل کئے گئے، اس کے علاوہ 430 روٹ پرمٹ منسوخ کئے گئے۔ اس کے علاوہ 106 مقدمات 279 ت پ کے تحت درج کر کے کارروائی کی گئی ہے۔ کمرشل گاڑیوں میں سی این جی سلنڈر پھٹنے کے واقعات کے سلسلہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی ایک کیس نمبر 20107-G/2013 جو کہ گجرات کی سکول وین میں گیس کا سلنڈر پھٹنے اور آگ لگنے کی وجہ سے رونما ہوا تھا، اس سلسلے میں واضح ہدایات اور احکامات جاری کئے گئے۔ علاوہ ازیں ایک دوسری Writ Petition میں بھی جناب چیف جسٹس آف پاکستان کے احکامات کی ہدایات کی روشنی میں سی این جی سلنڈر پھٹنے کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی نے مورخہ 26-09-13 کو گاڑیوں میں سی این جی سلنڈر لگانے کے لئے ایک SOB جاری کیا ہے، جس پر عملدرآمد کے لئے پنجاب حکومت کی طرف سے Provincial Authority Lahore نے بحوالہ چٹھی نمبر 2013 مورخہ 30-09-13 ہدایات جاری کی ہیں جس پر عملدرآمد کروایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ تمام ٹریفک پولیس کے افسران ان احکامات پر عملدرآمد کروانے کے لئے مستعدی سے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار سردار شہاب الدین خان، قاضی احمد سعید صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1102/14 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پنجاب کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بھاری فیسیں وصول کرنے کے باوجود معیاری تعلیم اور مناسب سہولتوں کا فقدان

محترمہ حنا پرویز بٹ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں بے شمار پرائیویٹ ایجوکیشنل ادارے پرائمری سے لے کر ایم بی بی ایس تک تعلیم دے رہے ہیں لیکن ان کو کوئی regulate کرنے والا نہیں ہے تاکہ ان کی ایجوکیشن کا معیار، ان کی فکلٹیز چیک کرنے کے علاوہ جو یہ فیسیں وصول کرتے ہیں انہیں monitor کیا جا سکے۔ آج کل یہ سب سے زیادہ منافع بخش کاروبار بن چکا ہے لیکن سوائے چند ایک اداروں کے باقی سب کے سب بالکل نام نہاد اور sub

standard ہیں لیکن ان کی فیسوں کا ریٹ آسمانوں کو چھو رہا ہے اور یہ دونوں ہاتھوں سے عوام کو لوٹ کر اپنی تجوریاں بھرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان اداروں کے پاس proper بلڈنگز ہیں، qualified staff ہے اور نہ ہی دیگر سہولتیں بچوں کو مہیا کی جاتی ہیں۔ ان میں سے بیشتر ایسے ادارے ہیں جن میں لوگ اپنے بچوں کو داخل کراتے ہیں اور اپنا پیٹ کاٹ کر فیسیں ادا کرتے ہیں لیکن یہ ادارے بچوں کو جو تعلیم دیتے ہیں وہ اس قابل نہیں ہو پاتے کہ کسی بھی job کے لئے compete کر کے اپنے والدین کے ارمان پورے کر سکیں بلکہ آخر پر یہ پتا لگتا ہے کہ ایک پڑھا لکھا معاشرہ پیدا کرنے کی بجائے یہ ادارے ایک بے کار ہجوم پیدا کر رہے ہیں جس سے ایک طرف تو لاکھوں بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے اور دوسری طرف ان کے غریب والدین کا سارا پیسا برباد ہو رہا ہے۔ پنجاب میں جو پرائیویٹ میڈیکل کالج بنے ہوئے ہیں وہ 60 لاکھ روپے سے لے کر 90 لاکھ روپے تک ایک طالب علم سے وصول کر رہے ہیں لیکن حال یہ ہے کہ تمام پرائیویٹ کالجوں میں ڈاکٹری کی تعلیم دینے کے لئے کوئی proper سہولت میسر نہ ہے حتیٰ کہ جب وہ ان اداروں سے فارغ ہوتے ہیں تو انہیں کہیں House Job بھی نہیں مل سکتی اور وہ بے چارے اس قابل بھی نہیں ہوتے کہ میڈیکل کی job حاصل کرنے کے لئے compete بھی کر سکیں اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے۔ ویسے بھی جتنے پیسے پرائیویٹ میڈیکل کالجز لے رہے ہیں اگر قسمت کی دیوی مہربان ہو اور یہاں سے فارغ التحصیل کسی ڈاکٹر کو job مل بھی جائے تو وہ ساری زندگی اتنے پیسے نہیں کما سکتا۔ یہ سلسلہ ہم سب کے سامنے ایک عرصے سے چل رہا ہے اور آئے دن اس میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن آج تک کسی بھی متعلقہ ادارے نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی تاکہ ان بے چاروں کو ایک معیاری تعلیم مناسب فیس پر میسر آ سکے۔ اس سے پنجاب بھر میں بچوں اور ان کے والدین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک دو حصوں پر مشتمل ہے ایک میں پرائیویٹ نجی سکولوں کا ذکر ہے، دوسرا حصہ پرائیویٹ میڈیکل کالجوں سے متعلق ہے۔ جہاں تک سکولوں کا تعلق ہے حکومت پنجاب نجی سکولوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے اور اس بات کے لئے کوشاں ہے کہ نجی سکولوں کو ایک باقاعدہ اور مربوط پالیسی کے دائرہ اختیار میں لایا جائے تاکہ نجی سکول فیسوں میں من مانے انداز میں اضافہ نہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ ان سکولوں کو

کوالیفائیڈ سٹاف رکھنے کا پابند کیا جائے تاکہ مناسب فیسوں میں والدین اپنے بچوں کو نجی سکولوں سے معیاری تعلیم دلوا سکیں۔اس وقت پنجاب میں تعلیم کے فروغ کے لئے دی پنجاب فری اینڈ کمپلسری ایجوکیشن ایکٹ 2014 نافذ العمل ہے اور پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن قائم کرنے کے لئے قانون سازی کا عمل جاری ہے۔اس کمیشن کے باقاعدہ قیام سے نجی سکولوں کے تمام معاملات بشمول معقول فیس اور معیاری تعلیم جیسے معاملات منظم انداز میں چل پائیں گے۔

جناب سپیکر!جہاں تک میڈیکل کالجوں کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت نے فنی تعلیم کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھتے ہوئے پنجاب بھر میں میڈیکل کالجوں کا اجراء کیا ہے جن میں انتہائی تربیت یافتہ اساتذہ طلباء کو میڈیکل کی تعلیم دے رہے ہیں۔پنجاب کے سرکاری میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء دنیا بھر میں اپنی پیشہ ورانہ قابلیت کے جوہر دکھا رہے ہیں۔مزید برآں حکومت پنجاب ان میڈیکل کالجوں میں بہت مناسب فیس وصول کرتی ہے جو کہ صرف 1800 روپے ہے لیکن تعلیمی معیار بہت بہتر اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ہے۔جہاں تک پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کے قیام اور ان کے معیار کا تعلق ہے پنجاب حکومت ہمیشہ سے ایسا گھٹیا معیار رکھنے والے میڈیکل کالجوں کے قیام کی مخالف رہی ہے اور بارہا وفاقی حکومت سے ایسے میڈیکل کالجوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتی رہتی ہے چونکہ یہ پرائیویٹ میڈیکل کالج وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہیں ان میں پڑھنے والے طلباء کی فیس کا تعین بھی وفاقی حکومت ہی کرتی ہے لہذا اس ضمن میں پنجاب حکومت کی طرف سے سر دست کوئی رائے دینا مناسب نہیں ہے۔جہاں تک پرائیویٹ میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء کو House Job دینے کا معاملہ ہے پنجاب حکومت نے پہلے ہی ان طلباء کو ایک سالہ House Job کے لئے اپنی پالیسی نرم کرتے ہوئے مشروط طور پر اس کی اجازت دے رکھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو جواب آیا ہے ٹھیک ہے اس میں کچھ شکایات ہیں اور کچھ ایسی باتیں ہیں جنہیں seriously take up کرنے کی ضرورت ہے۔میں یہ عرض کروں گا کہ جب بچے باہر چلے جاتے ہیں چائنا اور دوسرے ممالک سے میڈیکل کی تعلیم حاصل کر کے آتے ہیں تو انہیں یہاں امتحان دینا ہوتا ہے اور PMDC میں بھی

کرپشن کا پورا سمندر رہے وہ لاکھوں روپے لے کر امتحان میں پاس کرنے کے بعد اسے House Job allow کرتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب بچہ یہاں سے جاتا ہے تو گورنمنٹ کی کوئی پالیسی ہونی چاہئے لیکن جب وہ وہاں سے آ گیا تو ہر ایک کو House Job کی اجازت ہونی چاہئے تاکہ وہ اس میں ٹریننگ حاصل کر لیں۔

جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ کل محکمہ ہیلتھ پر سوالات تھے اور پارلیمانی سیکرٹری موصوف نے admit کیا کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور جو کہ میڈیکل کالجز کے اندر prime institution ہے اس کو PMDC کا notice آیا ہوا ہے کہ فیکلٹی پوری نہیں ہے اور پارلیمانی سیکرٹری موصوف فرما رہے ہیں کہ ٹرینڈ سٹاف موجود ہے اور ڈاکٹران کی بہت بھرپور طریقے سے ٹریننگ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تیسری بات یہ ہے کہ آپ کو بھی آپ کے دوست احباب ملے ہوں گے اور تجربہ ہو گا کہ جب بچہ پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں فرسٹ ائر کے داخلے کے لئے جاتا ہے تو وہ لاکھوں روپے داخلہ فیس لیتے ہیں اور پندرہ سے پچیس لاکھ روپے underhand اس کی donation لیتے ہیں۔ اس کا سب کو تجربہ ہے یہ جو اندھیر نگری ہے اس بارے میں بات ہونی چاہئے آپ کا حکم سر آنکھوں پر، آپ اتھارٹی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث ہونی چاہئے، یہ ایوان کی property ہے عوام ان مسائل کو face کر رہے ہیں۔ ان مسائل کو کس نے redress کرنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری گزارش ہے کہ سپیکر صاحب نے ہیلتھ پر بحث کے لئے date fix کر دی تھی آپ اس دن یہ point لازمی raise کیجئے گا اس دن وزیر صحت یہاں پر موجود ہوں گے اور وہ اس کا جواب دیں گے۔ اب آپ کی ہی تحریک التوائے کار نمبر 1103/14 ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا طلباء سے سرٹیفکیٹ کے نام سے کروڑوں روپے بٹورنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے چار پانچ سال قبل طلباء کو بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری سکول ایجوکیشن لاہور سے امتحانی فیس سے استثنیٰ دے دیا تھا۔ اب طلباء سے فیس تو نہیں لی جاتی لیکن بورڈ

انتظامیہ امتحان میں کامیاب ہونے والے بچوں سے سرٹیفکیٹ فیس کے نام پر یعنی انہوں نے کاغذ کا ایک پُرزہ دینا ہوتا ہے اس پر وہ -/550 روپے وصول کرتی ہے۔ حقیقتاً اس طرح سے بورڈ انتظامیہ نے صوبائی حکومت کے اس فیصلے کو بے اثر کر دیا ہے جس کے ذریعے طلباء کو فیس سے استثنیٰ دیا گیا۔ بورڈ انتظامیہ کے لئے یہ مناسب نہیں۔ حکومت کو سرٹیفکیٹ فیس کے نام پر وصول کی جانے والی اس فیس کا نوٹس لینا چاہئے اور اس کو ختم کرنا چاہئے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1105/14 بھی آپ کی ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ کی فیس میں بے جا اضافہ کرنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری سکول ایجوکیشن لاہور نے چند ماہ قبل امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ فیس -/700 روپے سے بڑھا کر -/1000 روپے کر دی ہے جبکہ درخواست فارم کی قیمت الگ سے وصول کی جاتی ہے۔ پیپر مارکنگ کے دوران ہونے والی اس بے ضابطگی کا ازالہ تو خود بورڈ کو کرنا چاہئے اور اس کا بوجھ طلباء پر نہیں ڈالنا چاہئے۔ یہ فیس امتحانی کاپیوں کی ری چیکنگ کرانے والے طلباء پر اضافی بوجھ ہے جو بورڈ کی طرف سے ڈالا گیا ہے بورڈ کو اسے واپس لینا چاہئے یا کم از کم اتنا کم ہونا چاہئے کہ آسانی سے ادا کیا جا سکے اور اس کا طریق کار بھی آسان کر دینا چاہئے تاکہ طلباء اور ان کے والدین کو اس ضمن میں پریشانی نہ اٹھانا پڑے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ وزیر اعلیٰ نے تو امتحانی فیس معاف کر دی لیکن بورڈ نے یہ چور دروازے نکال لئے۔ ان کی کمیٹی اتنی بااختیار ہے کہ وہ جو مرضی فیصلے کرتی ہے، بورڈ کے چیئرمین اپنی مرضی سے فیصلے کرتے ہیں وہاں ایک سرٹیفکیٹ دینے کے -/550روپے اب یہ -/700روپے سے بڑھا کر -/1000روپے کر دیئے ہیں۔ میں نے جا کر ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے یہ کہہ کر سیاسی edge حاصل کر لیا ہے کہ امتحانی فیسیں معاف ہیں لیکن ہم نے خرچے کہاں سے پورے کرنے ہیں۔ وہ اپنی من مانی کر رہے ہیں انہیں چیک کرنے والا کون ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان دونوں تحاریک التوائے کار کا next week میں in detail جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، انشاء اللہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے، تیسری تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1114/14 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1115/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پنجاب میں ہیپاٹائٹس کو کنٹرول کرنے کے انجکشن کی کمی

محترمہ خدیجہ عمر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہاں" پاکستان فورم کے مورخہ 6۔ نومبر 2014 کی خبر کے مطابق رواں سال ہیپاٹائٹس کے انٹرفیرون ٹیکے نہ ہونے کے باعث ہزاروں مریض موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام

پنجاب نے رواں سال ایسے مریضوں کے لئے پیگ انٹرفیرون خریدنے کا ارادہ کیا تھا جس کی انٹرفیرون یعنی چھوٹے ٹیکوں سے ہیپاٹائٹس کی شکایت دور نہیں ہوتی تھی۔ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام نے ساڑھے نو کروڑ روپے کے پیگ انٹرفیرون خریدنے کے لئے ٹینڈرز کے ذریعے فرموں کو رجسٹرڈ کیا تو سابق سیکرٹری پرچیز اظہر علی خان نے شک کا اظہار کرتے ہوئے فرموں کی prequalification کرانے کا مشورہ دیا تاکہ نئی فرموں کو بھی موقع دیا جائے جس کے بعد پہلے سے طے شدہ فرموں کو منسوخ کر دیا گیا۔اب پیگ انٹرفیرون کی خریداری خطرے میں ہے جس سے 21 کروڑ کے علاوہ پنجاب بھر میں بڑے ٹیکوں کے منتظر پچاس ہزار کے قریب مریض بیماری میں شدت آنے کے باعث موت کے دہانے تک پہنچ چکے ہیں۔اگر رواں سال ٹیکے جاری نہ کئے گئے تو یہ مریض یکے بعد دیگرے موت کے منہ میں جانا شروع ہو جائیں گے۔اس سے قبل پیگ انٹرفیرون خریدنے کی ذمہ داری ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام ڈی جی ہیلتھ آفس کی تھی مگر ٹیکوں کی خریداری پر دسترس نہ ہونے کی وجہ سے سیکرٹریٹ نے یہ ذمہ داری خود لے لی تھی مگر ابھی تک سیکرٹری صحت پنجاب بھی پیگ انٹرفیرون خریدنے میں ناکام رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ، جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ ہیپاٹائٹس ایک chronic بیماری ہے۔۔۔(شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: Order in the House ان کی بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جس کے جگر پر اثرات ہوتے ہوئے پندرہ سے بیس سال لگتے ہیں، ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام پنجاب کے بجٹ کے مطابق پنجاب بھر میں تمام ٹیچنگ اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے انٹرفیرون کے 72 ٹیکوں اور resistant کے حامل مریضوں کے لئے پیگ انٹرفیرون کے 48 ٹیکوں کا مکمل کورس اضافی طور پر فراہم کرتا ہے چونکہ ہر ہسپتال کو بنیادی طور پر ہیپاٹائٹس کے ٹیکے اپنے بجٹ میں سے خریدنے ہوتے ہیں، 14-2013 میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت 20 ہزار مریضوں کے لئے مکمل کورس کے ٹیکے خرید کر تمام ہسپتالوں میں فراہم کئے گئے۔ پروگرام کے پاس ابھی بھی مریضوں کو فراہم کرنے کے لئے ٹیکوں کا کورس موجود ہے اور ان میں سے ضرورت کی بنیاد پر ہسپتالوں کو ٹیکوں کی

فراہمی کی جا رہی ہے۔ مالی سال15-2014 میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام نے محکمہ صحت میں 30 مریضوں کو انٹرفیرون جبکہ952 مریضوں کے لئے پیگ انٹرفیرون کے ٹیکوں کے مکمل کورس کی خریداری کے لئے indent جمع کرایا ہے۔اس کے بعد محکمہ صحت نے Punjab Procurement Rule,2014 کے عین مطابق ان ٹیکوں کے مکمل کورس کی خریداری کی غرض سے contractor and supplier فرموں کی prequalification کے لئے 5-اکتوبر2014 کو قومی اخبارات میں اشتہارات دیئے تھے اور 7-نومبر2014 کو دلچسپی رکھنے والی فرموں سے prequalification کی درخواستیں وصول کر لی ہیں۔ان موصول شدہ درخواستوں پر Prequalification Committee انتہائی تیزی سے کام جاری رکھے ہوئے ہے جیسے ہی یہ عمل مکمل ہو گا تو تمام prequalified فرموں کو ٹینڈر میں حصہ لینے کی دعوت دی جائے گی۔Interferon and Peginterferon کے ٹیکوں کی خریداری کا عمل انتہائی تیزی کے ساتھ جنگی بنیادوں پر مکمل کر لیا جائے گا۔قوی امید ہے کہ خریداری کا یہ عمل جنوری2015 میں مکمل کر لیا جائے گا اور تمام ہسپتالوں میں Interferon and Peginterferon کے ٹیکوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب تفصیل کے ساتھ آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میں اسی حوالے سے ایک انتہائی اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!آپ کو علم ہے کہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میں بحث نہیں کرنا چاہتی۔یہ انسانی صحت سے related issue ہے اور میں اسی حوالے سے ایک اہم بات عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ "ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ جنوری2015 میں Interferon injection ہسپتالوں میں فراہم کر دیئے جائیں" میں یہ عرض کرتی ہوں کہ مریض تو انتظار نہیں کریں گے۔یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ پہلے سے ہسپتالوں میں یہ انجکشن مہیا کئے جائیں۔میرا ذاتی تجربہ ہے کیونکہ میں ایک مریض کو ہسپتال لے کر گئی

اور بروقت انجکشن نہ ملنے کی وجہ سے وہexpireہو گیا۔ہماری حکومت انسانی جانوں کی قدر اور اہمیت کو سمجھے اور ایسی چیزوں کوpriorityدے۔

جناب قائم مقام سپیکر:وزیر قانون کی طرف سے یہ اطلاع آئی ہے کہ اگلے ہفتے گنّا،زراعت اور محکمہ صحت پر اسمبلی میں بحث ہو گی جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہیں وہ لے سکتے ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔کورم پورا نہیں ہے،پہلے کورم پورا کیا جائے اور اس کے بعد سرکاری کارروائی شروع کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:کورمpoint outہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر:دوبارہ گنتی کی جائے۔(دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون(ترمیم)دھماکا خیز مواد پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

کیا کوئی معزز ممبر موجود ہے۔۔۔؟ کوئی نہیں تو اس کو withdraw تصور کیا جاتا ہے۔

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم)آرمز پنجاب2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th January 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15 January 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی amendment, time barred ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ننھی مُنی سی اپوزیشن رہ گئی ہے جو آگے پیچھے ہو جاتی ہے تو مجھے اس amendment پر بولنے کا موقع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! اپوزیشن ننھی مُنی نہیں ہوتی۔

The amendment is deemed to be taken as withdrawn and ruled out of order.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-Ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 11۔دسمبر 2014 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

322

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل،امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون تعلیم قرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014(مسودہ قانون نمبر 29 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تعلیم قرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور واوقاف نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تعلیم قرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

324

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

جمعرات، 11-دسمبر 2014

(یوم الخمیس، 18-صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَقُولُ يَٰلَيۡتَنِي قَدَّمۡتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾
فَيَوۡمَئِذٖ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُۥٓ أَحَدٞ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُۥٓ أَحَدٞ ﴿٢٦﴾
يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةٗ
مَّرۡضِيَّةٗ ﴿٢٨﴾ فَٱدۡخُلِي فِي عِبَٰدِي ﴿٢٩﴾ وَٱدۡخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

سورۃ الفجر آیات 24 تا 30

کہے گا کاش میں نے اپنی زندگی (جاودانی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا (24) تو اس دن نہ کوئی اللہ کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دے گا (25) اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا (26) اے اطمینان پانے والی روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل (27) تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا (29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (30)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے مؤذن جیسا
پھر اذانوں میں کبھی سوز بلالیؓ نہ ہوا
میں نے ہر دور کی تاریخ میں جھانکا فخری
ایک بھی شخص محمد سا مثالی نہ ہوا

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل، امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات محنت وانسانی وسائل، امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 121 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز بدھ 12-مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال)

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور میں سٹیڈیم کے قیام کی تفصیلات

*121: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کوئی سٹیڈیم وگراؤنڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شہر میں سابقہ حکومتوں نے سٹیڈیم بنانے کے وعدے کئے جو آج تک پورے نہ ہوئے؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بصیر پور تحصیل دیپالپور میں سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) ماضی میں صوبائی اور ضلعی حکومت کی طرف سے تجویز نہ ملنے کی صورت میں تعمیر نہ ہو سکی۔

(ج) سر دست ایسی کوئی تجویز حکومت پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔ تحصیل یا ضلعی حکومت سے کوئی تجویز آنے پر قانون کے مطابق مناسب کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ یہاں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ بصیر پور میں کوئی سٹیڈیم نہیں ہے اور یہ مان رہے ہیں۔ یہ آگے جواب میں بھی کہہ رہے ہیں کہ سٹیڈیم کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ یہاں بصیر پور کو تحصیل کا درجہ دینے کے لئے قرارداد بھی پاس ہوئی تھی اور اسے تحصیل کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ کیا حکومت کے سٹیڈیم بنانے کے حوالے سے کوئی تجویز زیر غور ہے کیونکہ یہ ڈیڑھ پونے دو لاکھ کی آبادی کا علاقہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! کیا اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو پہلے یہ بتاتا ہوں کہ جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کوئی سٹیڈیم و گراؤنڈ نہ ہے؟ آپ کو علم ہے اور یہ ایوان بھی بخوبی آگاہ ہے کہ already حکومت پنجاب نے یوتھ اینڈ سپورٹس فیسٹیول کا انعقاد شروع کیا ہے۔ اس میں محکمہ سپورٹس کے under کوئی ایسی گراؤنڈ اس تحصیل میں موجود نہیں ہے لیکن گورنمنٹ ڈگری کالج بصیر پور کی گراؤنڈ میں کھیلوں کے مقابلہ جات کرائے جا رہے ہیں اور اسے utilize کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک سپورٹس سٹیڈیم بنانے کے لئے تجویز زیر غور تھی لیکن اس میں جس زمین کو identify کیا گیا تھا وہ سٹیڈیم اس لئے شروع نہیں ہو سکا کہ وہ زمین ریلوے کی ملکیت ہے اور ریلوے کی جانب سے ہمارے سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کو این او سی جاری نہیں کیا گیا۔ اب جیسے ہی کوئی متبادل زمین وہاں پر نکلتی ہے یا ریلوے سے ہمیں این او سی مل جاتا ہے یا کوئی ایسی زمین جو حکومت پنجاب کی معزز ممبر کے علم میں ہو وہ ہمیں تجویز بھیجیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر عملدرآمد کرائیں گے اور ضرور وہاں سٹیڈیم بنائیں گے کیونکہ حکومت پنجاب ہر تحصیل میں جمنیزیم بھی بنا رہی ہے۔ انشاء اللہ ہم ان کی تجویز کو ضرور زیر غور لائیں گے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 345 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز بدھ 12۔مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال)

پنجاب ٹورازم بس سروس شروع کرنے کی تفصیلات

*345: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کی بس سروس لاہور ملتان، ملتان لاہور اور لاہور راولپنڈی، راولپنڈی لاہور چلتی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سروس کو بند کیا جا چکا ہے اگر ہاں تو اس بس سروس کو بند کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز کیا حکومت اس اہم اور منافع بخش بس سروس کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ بس سروس مذکورہ روٹس پر چلتی تھی۔

(ب) جی ہاں! اس بس سروس کو بند کیا جا چکا ہے اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ TDCP کا بس ٹرمینل شہر کے اندر واقع تھا اور حکومتی پالیسی کے تحت تمام بس ٹرمینلز کو شہر سے باہر منتقل کر دیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ پرائیویٹ سیکٹر میں اب تمام روٹس پر معیاری بس سروس چلائی جا رہی ہے اس لئے گورنمنٹ کو یہ سروس دوبارہ شروع کرنے کی ضرورت نہ ہے اس لئے مذکورہ بس سروس کو بند کر دیا گیا مزید یہ کہ محکمہ کا مستقبل میں بس سروس شروع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ کسی زمانے میں لاہور سے ٹورازم بس سروس چلا کرتی تھی جو بند کر دی گئی تھی۔ جہاں تک میری سمجھ میں بات آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے ٹورازم کو

encourage کرنا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس بس سروس کو ختم کرنے کی وجہ کیا تھی اور کیا ہم نقصان میں جا رہے تھے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! یہ سروس کیوں بند کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! یہ بات بالکل درست ہے کہ اس بس سروس کو بند کر دیا گیا تھا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ TDCP کا بس ٹرمینل شہر کے اندر واقع تھا اور حکومتی پالیسی کے تحت تمام بس ٹرمینلز کو شہر سے باہر منتقل کر دیا گیا۔ مزید یہ کہ پرائیویٹ سیکٹر میں اب تمام روٹس پر معیاری بس سروسز چلائی جا رہی ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں جب معیاری بس سروس آ گئی، competition بڑھ گیا تو ٹرمینل کو شہر سے باہر منتقل کرنا تھا، ڈیپارٹمنٹ کے پاس جگہ available نہیں تھی اور حکومت کے لئے یہ feasible نہیں رہا تھا کہ اس سروس کو اس competition میں carry on کیا جا سکے۔ بہر حال حکومت کی یہ تجویز ضرور ہے اور ہم نے لاہور شہر کے اندر ایک ٹورسٹ بس سروس چلانے کا ارادہ کیا ہے۔ یہ بس سروس ابتدائی طور پر تین ٹورسٹ بسوں پر مشتمل ہو گی جو لاہور شہر کے اندر جلد شروع کر دی جائے گی۔ شکریہ

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی فرما رہے ہیں کہ شہر کے اندر بس ٹرمینلز کی اجازت نہیں ہے لیکن اب بھی ہماری چند ایک ایسی بس سروسز ہیں اور کافی لوگوں کے علم میں ہے میں یہاں نام نہیں لوں گی کہ جن کو بالکل heart of Lahore اجازت دی گئی ہے اور وہ یہاں سے operate بھی کر رہے ہیں اور passenger services چل رہی ہیں۔ یہ ایک حکومت کا initiative تھا اور اس سے حکومت کو فائدہ پہنچ رہا تھا۔ اگر آپ comparative rates بھی دیکھیں اور ہم پرائیویٹ کمپنیوں کو encourage کرتے ہیں۔ اگر صرف یہ وجہ بتائی جا رہی ہے کہ یہاں اجازت نہیں ہے تو یہ وجہ مناسب نہیں ہے محکمہ اس پر غلط جواب دے رہا ہے۔ میں already نشاندہی کر چکی ہوں کہ ایک بہت مشہور اور بہت بڑی کمپنی کا بس اڈا اس وقت بھی موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! TDCP کی بس سروس 1994 اور 1997 کے درمیان ختم کی گئی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ اب 2014 ہے اور شہر بہت پھیل گیا ہے۔ اس وقت کے مطابق اندرون شہر جو علاقہ آتا تھا اس میں سے

بس ٹرمینلز کو باہر منتقل کیا گیا۔ 1994 اور 1997 کے دوران TDCP بس سروس ختم کر دی گئی تھی، بسیں نیلام کر دی گئی تھیں اور وہ پیسا Golden shake hand scheme کے تحت ریٹائرمنٹ لینے والے ملازمین میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ اب اگر معزز ممبر کے علم میں ایسی کوئی چیز ہے تو یہ دوبارہ اپنی طرف سے ڈیپارٹمنٹ کو لکھ دیں ہم اس کی verification کرا لیتے ہیں کہ جس بس سروس کو یہ mark کر رہی ہیں کیا 1997 میں بھی وہ جگہ اندرون شہر میں تھی؟ اس بس سروس کو ختم ہوئے سولہ سترہ سال کا عرصہ گزر گیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان سالوں میں تو لاہور شہر واہگہ بارڈر تک چلا گیا ہے۔ معزز ممبر اس کو point out کر دیں تو ہم پھر اسے دیکھ لیں گے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اب سوال یہ بن رہا ہے کہ کیا جس قانون اور قاعدے کے تحت یہاں بس اڈے ختم کئے گئے تھے کیا وہ قانون اور قاعدہ اب بھی موجود ہے اگر ہے تو جو بس سروس اس وقت operate کر رہی ہے اس کو اجازت کیسے دی گئی ہے؟ میں مانتی ہوں کہ یہ سروس بند ہوئے سترہ سال ہو گئے ہیں اس بس سروس کو کس قانون کے تحت اجازت دی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب اس کی detail لے کر آپ کو ایوان میں بتا دیں گے کہ اس کو کس طرح permission دی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! Detail منگوا لیں گے کہ کس قانون کے تحت اس کو ختم کیا گیا اور وہ ہم معزز ممبر کو بھی بتا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سوال ٹرانسپورٹ سے متعلق ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! معزز ممبر کوئی نیا سوال لے آئیں۔ یہ چیز ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے under نہیں آتی پھر بھی ہم ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے اس law کو منگوا لیں گے اور اس کا جواب معزز ممبر کو بھی بتا دیں گے اور اگر ضرورت ہوئی تو یہ نیا سوال لے آئیں ہم ایوان میں اس کے مطابق جواب دے دیں گے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 765 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1200 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب فیضان خالد ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: مزدوروں کی ویلفیئر کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1200: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شیخوپورہ میں مزدوروں کی ویلفیئر کے لئے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ادارے صنعتی مزدوروں کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

(ج) شیخوپورہ میں محکمہ کے زیر کنٹرول کتنی فیکٹریاں و کارخانے رجسٹرڈ ہیں۔ان میں کتنے کتنے مزدور اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ان مزدوروں کو محکمہ کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) شیخوپورہ میں درج ذیل ادارے مزدوروں کی ویلفیئر کے لئے کام کر رہے ہیں:

(i) دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر شیخوپورہ، محکمہ محنت وانسانی وسائل حکومت پنجاب۔

(ii) پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن (PESSI)

سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت شیخوپورہ میں قائم رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں کے تحفظ یافتہ کارکنان کو صحت کی مفت سہولیات ونقد مالی مراعات مہیا کرنے کے لئے ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام ایک دفتر ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی شیخوپورہ پچاس بستروں پر مشتمل ایک بڑا سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ اور پانچ طبی مراکز قائم کئے گئے ہیں۔

(iii) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ / فنڈ

(ب)

(i) دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر شیخوپورہ میں تعینات فیلڈ آفیسرز مزدوروں کی ادائیگی اجرت، شرائط ملازمت، حالات کار وغیرہ کے علاوہ بھرتی و دیگر مراعات کی بابت فیکٹریز مالکان کو چیک کرتے رہتے ہیں تاکہ مزدوروں کو صوبے میں رائج مروجہ قوانین کے تحت مراعات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔خلاف ورزی کی صورت میں محکمانہ پالیسی کے مطابق چالان مرتب کر کے جوڈیشل مجسٹریٹ کے پاس بھیج دیئے جاتے ہیں۔

(ii) سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن، حکومت پنجاب

سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن حکومت پنجاب کے طبی مراکز و ہسپتال شیخوپورہ کے تحفظ یافتہ کارکنان، ان کے لواحقین بشمول والدین کو علاج معالجہ اور نقد مالی معاوضہ جات کی مد میں جو سہولیات مہیا کرتے ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ

پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ صنعتی مزدوروں کو مندرجہ ذیل سہولتیں مہیا کرتا ہے۔

میرج گرانٹ: مزدور کی بچیوں اور خواتین ورکرز کو ان کی اپنی شادی پر مبلغ پانچ لاکھ روپے گرانٹ دی جاتی ہے۔

ڈیتھ گرانٹ: مزدور کی وفات کی صورت میں مبلغ پانچ لاکھ روپیہ بیوہ / ورثا کو ادا کیا جاتا ہے۔

ٹیلنٹ سکالرشپ: مزدور کا جو بچہ میٹرک کے بعد تعلیم حاصل کرتا ہے اس کو سکالرشپ ادا کیا جاتا ہے۔

ورکر ویلفیئر سکول: ضلع بھر میں ورکرز کے بچوں کے چھ سکول کام کر رہے ہیں جس میں مزدوروں کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

رہائشی سہولتیں: ضلع بھر میں ورکرز کی رہائش کے لئے چار لیبر کالونیاں بنائی گئی ہیں۔

(ج)

(i) دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر شیخوپورہ میں 446 رجسٹرڈ فیکٹریز اور 205 رجسٹرڈ بھٹہ خشت ہیں جن میں تقریباً 87,593 ورکرز کام کر رہے ہیں۔ محکمہ ان مزدوروں کی اُجرت کی ادائیگی کو یقینی بناتا ہے۔ ان کی شرائط ملازمت اور اوقاتِ کار وغیرہ پر قانون کے مطابق عملدرآمد کو یقینی بناتا ہے۔ مزدوروں کی ادائیگی اجرت میں خلاف ورزی کی صورت میں دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر شیخوپورہ میں عدالت اتھارٹی انڈر دی پیمنٹ آف ویجز ایکٹ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے اور ورکرز کی وفات اور حادثات کی صورت میں کمشنر معاوضہ جات کی عدالت ورکرز کے معاوضہ کی ادائیگی کو یقینی بناتی ہے۔

(ii) سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن، حکومت پنجاب

ادارہ سماجی تحفظ کے ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی شیخوپورہ کے علاقے میں قائم رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں اور ان میں ملازمت کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد درج ذیل ہے۔

رجسٹرڈ صنعتی اداروں کی تعداد	تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد
1,027	37,446

محکمہ محنت وانسانی وسائل کی جانب سے مزدوروں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کی تفصیل جز(ب) میں اور ضمیمہ (الف) میں دی جاچکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ مزدوروں کی ادائیگی اجرت میں خلاف ورزی کی صورت میں دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر شیخوپورہ میں عدالت اتھارٹی under the Payment of Wages Act کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کے اس کے بعد آگے بھی دو سوال ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال بہت اہم ہے اور اس حوالے سے جو بات میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے مزدور کی کم از کم اجرت 12 ہزار روپے مقرر کی ہے کہ مزدور کو کم از کم اجرت 12 ہزار روپے دی جائے گی۔ پنجاب میں اس حوالے سے ایک practice یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے مختلف ہسپتالوں میں جیسا کہ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور ہے اس طرح کے اور بھی جو ڈیپارٹمنٹس ہیں ان میں ورک چارج ملازمین مثال کے طور پر مالی، مستری، اے سی ہیلپر اور اٹینڈنٹ ہیلپر وغیرہ رکھتے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کہیں بھی 12 ہزار روپے ماہوار اُجرت نہیں دی جاتی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب وفاقی حکومت نے ماہانہ اجرت 12 ہزار روپے مقرر کر دی اور پنجاب گورنمنٹ نے بھی بجٹ میں اعلان کر دیا ہے اب دسمبر ختم ہونے والا ہے اور چھ ماہ گزر چکے ہیں لیکن گورنمنٹ کے اس فیصلے پر نیچے تک عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان ورک چارج ملازمین کو 12 ہزار روپے ماہانہ اجرت دینے کے حوالے سے محکمہ کب تک ensure کرے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! انہوں نے صحیح فرمایا ہے کہ اس کو کافی عرصہ ہو گیا ہے کہ minimum wages کا 12 ہزار روپے دینے کا باقاعدہ نوٹیفکیشن تقریباً ایک ماہ پہلے ہوا ہے۔ ہمارے ایڈیشنل ڈائریکٹر کو اپیل کی جا سکتی ہے اگر کوئی شخص وہاں جا کر اپنی complaint دائر کرے تو اس کو fully comply کیا جاتا ہے۔ میں اپنے فاضل ممبر سے یہ کہوں گا کہ میں اس میں یہ نہیں کہتا کہ across the board سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے لیکن ہم اس کو ٹھیک کرنے جا رہے ہیں،

اس کے لئے ہم شب و روز کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اس کو implement کروائیں گے۔ ورکرز کا رجسٹرڈ ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس پر ہمارے پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ اس میں funds available ہیں جس میں ہم make sure کر رہے ہیں کہ ہمارے سب ورکرز رجسٹرڈ ہوں کیونکہ ورکرز کا رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ جب ورکرز رجسٹرڈ ہوں گے تو ان کی complaint پر محکمہ یا جو اتھارٹی ہے وہ زیادہ effectively کام کر سکتی ہے۔ میری آپ کے توسط سے گزارش ہو گی کہ ہم انشاء اللہ اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے ڈائریکٹرز active ہیں اور انشاء اللہ اس کو پورا implement بھی کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اچھی بات کی ہے اور اس حوالے سے معاملے کو آگے پیچھے کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے specific یہ جواب دے دیں کہ کیا یکم جنوری سے مزدوروں، ورک چارج ملازمین، مستریوں اور مالیوں کو across the board in the Punjab بارہ ہزار روپے ماہوار تنخواہ دی جاسکے گی بس مجھے یہ ensure کروادیں کیونکہ نوٹیفکیشن ہو چکا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! جو پبلک سیکٹر کے ملازمین ہیں ان کی wages محکمہ محنت مقرر نہیں کرتا مگر جو ملازمین ہمارے محکمہ کے purview اور محکمہ کے اختیارات میں آتے ہیں ان کے بارے میں فاضل ممبر کا جو حکم اور suggestion ہے اس کو ہم ensure بھی کریں گے اور انشاء اللہ implement بھی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1185 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2425 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: ورکرز کو بیماری کی صورت میں ادا کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2425: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2012 میں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوٹ نے ضلع لاہور میں کتنے ورکرز کو بیماری کی صورت میں ایک سال میں 121دن کی اجرت کا75 فیصد معاوضہ ادا کیا، کتنے رجسٹرڈ کارکنوں کی درخواستیں وصول ہوئیں، کتنوں کو ادائیگی کی گئی؟

(ب) ضلع لاہور کے رجسٹرڈ ورکرز کو دوران کار زخمی / انتقال کر جانے کی صورت میں پنشن کی مد میں اجرت کے مساوی کتنی رقم سال2012 میں ادا کی گئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنے رجسٹرڈ ورکرز کا ناگزیر حالات میں دوسرے ہسپتالوں میں علاج کروایا گیا اور ان کے علاج کے لئے کتنے اخراجات ادا کئے گئے، کیا ایسے رجسٹرڈ ورکرز بھی تھے جن کا علاج / طبی سہولیات ملک میں مہیا نہ ہونے کی وجہ سے بیرون ملک کروایا گیا، اگر جواب ہاں میں ہے تو کتنے ورکرز پر کتنا خرچ ہوا؟

(د) پنجاب سوشل سکیورٹی نے ضلع لاہور میں2012 میں کتنے ہسپتالوں میں داخل یا ٹی بی اور کینسر کے مریض رجسٹرڈ کارکنوں کو خوراک کے لئے یومیہ خرچہ ادا کیا، اس عرصہ میں کتنے ورکرز کو کتنا خرچہ دیا گیا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ میں سال 01.01.2012تا31.12.2012 کے دوران ضلع لاہور میں رجسٹرڈ صنعتی وتجارتی اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی جانب سے 3310 درخواستیں وصول ہوئیں اور تمام درخواست گزاروں کو۔/1,25,69,420روپے بطور معاوضہ برائے بیماری ادا کئے گئے۔

(ب) ضلع لاہور کے تحفظ یافتہ کارکنان کو دوران کار زخمی ہونے، اس بناء پر معذوری یا انتقال کر جانے کی صورت میں کارکن کی اجرت اور معذوری کی شرح کے مطابق بالترتیب انجری بینیفٹ، معذوری پنشن یا رقم برائے تجہیز وتکفین دی جاتی ہے سال 01.01.12تا 31.12.12 کے دوران ضلع لاہور میں کل41 کارکنان کو پنشن کی مد میں-/10,45,317 روپے دیئے گئے۔

(ج) سال 2012کے دوران ضلع لاہور میں کل1168 مریض کارکنان کو ناگزیر حالات میں دوسرے ہسپتالوں میں علاج معالجہ کے لئے بھیجا گیا کارکنان کے علاج معالجہ پر اُٹھنے والے اخراجات کی مد میں۔/28,26,873روپے ادا کئے گئے جبکہ صرف ایک مریض کو پاکستان

میں سہولت نہ ہونے کی بناء پر بیرون ملک بھیجا گیا جس پر -/934,936 روپے خرچ ہوئے۔

(د) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی نے ضلع لاہور میں قائم تین ہسپتالوں میں سال 2012 میں داخل، ٹی بی اور کینسر کے مریضوں کو یومیہ خرچہ خوراک ادا کیا ہسپتالوں کے نام اور خرچہ خوراک کی مد میں اُٹھنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع لاہور میں قائم ہسپتال و خرچہ خوراک کی تفصیل

(برائے سال 01.01.2012 تا 31.12.2012)

نام ہسپتال	داخل مریضوں کی تعداد	ٹی بی مریضوں کی تعداد	کینسر مریضوں کی تعداد	ٹوٹل خرچہ خوراک
نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور	21191	496	1110	86,44,725/-
سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ	5789	51	---	16,75,000/-
سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت لاہور	528	--	---	3,51,100/-
میزان	27508	547	1110	1,06,70,825/-

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس محکمہ کے تحت جو ملازمین اور مزدور آتے ہیں ان کے علاج معالجے کے لئے محکمے کے پاس کون سا سسٹم ہے اس کی ذرا تفصیل بتا دیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یقیناً ہمارے ہسپتال ہیں but I don't know what he means by the Honourable Member اور ان کا کیا مقصد ہے مگر جو ہمارے سوشل سکیورٹی کے ہسپتال، ڈسپنسریاں اور facilities ہیں ان میں رجسٹرڈ ورکرز کو یہ سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ اب اگر فاضل ممبر کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کن specialties میں اور کس طریقے سے ہے تو وہ اگر specifically مجھ سے پوچھنا چاہیں تو میں حاضر ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جیسے بہاولپور میں ان کی establishment ہے مگر وہاں آپریشن کی سہولیات موجود نہیں ہیں۔ ایسے علاقے جہاں پر آپریشن کی سہولیات میسر نہیں ہیں تو وہاں پر مزدور کو اپنا یا اس کی فیملی میں سے کسی کو آپریشن کی ضرورت ہو تو محکمے کے پاس اس کے علاج معالجے کے لئے کیا mechanism ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ہمارے تقریباً آٹھ بڑے ہسپتال ہیں ان میں majority of the specialties ہیں مگر جس طرح ہمارے فاضل ممبر نے فرمایا ہے کہ بہاولپور میں اگر کوئی major operation کی ضرورت پڑ جائے تو وہاں وہ specialty موجود نہ ہو

تو اس صورت میں مریض کو ہم اپنے بڑے ہسپتال refer کر دیتے ہیں خواہ وہ لاہور یا ملتان میں ہو۔ اس کے علاوہ ان کے علاج معالجے کے لئے باہر کے ممالک بھیجنے کی ضرورت پڑے تو وہ سہولت ہم ان کو دیتے ہیں اور اس کے لئے ہم فنڈز بھی مہیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے حتیٰ کہ ہم نے ایک مزدور کو kidney transplant کے لئے انڈیا بھی بھیجا اور اس کو follow up کے لئے بھی انڈیا بھیجا گیا۔ میں یہ بھی گزارش کرتا جاؤں کہ ہماری کوشش ہے کہ بہاولپور جیسے اہم اور بڑے ضلع میں اور جو بھی بڑے اضلاع ہیں جیسے ملتان اور ڈی جی خان ہیں ان سب اضلاع میں ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ساری specialties اپنے بڑے ہسپتالوں میں دی جائیں مگر ہمیں مسئلہ consultants and specialists کا ہوتا ہے۔ ہماری vacancies کہیں بھی اس طرح نہیں ہیں لیکن اگر vacant post ہے تو وہ اس وجہ سے ہے کہ .We don't have the specialist available ہماری کوشش ہر وقت ہو گی کہ وہ specialties خواہ بہاولپور، ملتان یا لاہور ہوں وہاں پر دی جائیں اور تمام سہولیات مہیا کی جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب میرا خیال ہے کہ کافی تفصیلی بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا ایک ضمنی سوال ہے۔ راولپنڈی میں ان کے سوشل سکیورٹی ہسپتال میں ایک مریض کا آپریشن ہوا اور during recovery نرس نے غلط انجکشن اس کو لگا دیا جس کے نتیجے میں اس کی brain death ہو گئی وہ ڈیڑھ دو سال زندہ تو رہا لیکن وہ دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی اس کا دیگر کسی اعضاء پر کنٹرول تھا اس نے بے ہوشی کی حالت میں ہی وقت گزارا۔ محکمے نے بھی خرچہ کیا لیکن اس مریض کے لواحقین نے بھی خرچہ کیا۔ Ultimately اللہ کو منظور نہیں تھا لہذا وہ فوت ہو گیا۔ میں سوشل سکیورٹی کے کمشنر صاحب سے ملا اور ان سے کہا کہ اس شخص کو special compensation دے دیں کیونکہ negligence کی وجہ سے بچہ فوت ہو گیا ہے۔ کمشنر صاحب نے مجھے کہا کہ اس طرح کا کوئی نظام ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ میں جناب وزیر محنت سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ چیف منسٹر گرانٹ سے یا اپنے محکمے سے اس کو compensation دلوانے کا کوئی اختیار رکھتے ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یہ ایک specific case ہے and I wish کہ ہمارے فاضل ممبر جب کمشنر صاحب سے ملے تھے تب مجھے بھی حکم فرماتے تو میں اس کو دیکھ لیتا مگر ہم اس میں میڈیکل بورڈ بٹھا سکتے ہیں بلکہ اس میں کافی options ہیں۔ میڈیکل بورڈ

کی findings کے بعد اس کی فیملی کو بھی disable ہونے کے حوالے سے کافی compensation مل سکتی ہے۔ میں اپنے فاضل ممبر کو آپ کے توسط سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں اس چیز کو دیکھوں گا اور ان کو اپنے طور پر اس بارے میں انشاءاللہ inform بھی کرتا رہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1365 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب احمد شاہ کھگہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ سیاحت کے گیسٹ ہاؤسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1365: **جناب احمد شاہ کھگہ:** کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مری شہر سمیت دیگر کتنے شہروں میں محکمہ کے زیر انتظام گیسٹ ہاؤسز ہیں؟

(ب) سال 10-2009 تا 13-2012 محکمہ سیاحت کے کتنے اخراجات ہوئے اور کتنی آمدنی ہوئی، اگر آمدنی کم ہوئی ہے تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) حکومت سیاحت کو فروغ دینے اور اس کو پنجاب میں مزید پھیلانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو بتایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب (TDCP) کا مری میں رہائش کے لئے کوئی بھی Tourist Resort نہیں ہے۔ TDCP نے پنجاب کے کئی اضلاع میں سیاحوں کی تفریح / سہولت کے لئے Tourist Resort تعمیر کر رکھے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	مقام	سہولت
1	لاہور	جلو پارک	16 کمرے مع باتھ
2	قصور	چھانگا مانگا	5 بیڈز مع باتھ
3	چکوال	کلر کہار	12 کمرے مع باتھ
4	بہاولپور	لال سوہانرا نیشنل پارک	10 کمرے
5	ڈیرہ غازی خان	فورٹ منرو	5 بیڈز

(ب)

سال	آمدن	اخراجات	نفع	نقصان	ریمارکس	کمنٹس
2009-10	221,330,153	225,157,283	-	3,827,130	آڈٹ شدہ اکاونٹس سے	مختلف اخراجات بشمول فزی بیلٹی سٹڈی میں زیادتی کی وجہ سے اخراجات آمدن سے 3.827 ملین روپے زیادہ ہوئے۔
2010-11	245,722,586	240,227,397	5,495,189	_	آڈٹ شدہ اکاؤنٹس سے	_
2011-12	227,103,807	243,884,540	-	16,780,670	آڈٹ شدہ اکاؤنٹس سے	پے سکیلز میں اضافہ کی وجہ سے لاگو قوانین اور ادارہ کے رولز کے مطابق سال 12-2011 میں 34.235 ملین روپے گریجویٹی کی مد میں مستقبل کی ادائیگی کے لئے رکھے گئے تھے۔ جبکہ حقیقی ادائیگی 2.896 ملین روپے تھی۔ اگر مستقبل میں گریجویٹی کی ادائیگی کے لئے رکھی گئی 34.234 ملین روپے کی رقم نکال دی جائے تو ادارہ کا منافع 17.454 ملین روپے بنتا ہے۔
2012-13	221,225,037	224,507,177	-	3,282,140	پروویژنل اکاؤنٹس سے	سال 13-2012 کی مکمل پوزیشن، اس سال کا آڈٹ مکمل ہونے پر واضح ہو سکے گا۔

(ج)

- ❖ پتریاٹہ پر لگائی گئی چیئر لفٹ کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اور سیاحوں کا اذیت ناک انتظار ختم کرنے کے لئے محکمہ ہذا الیکٹرانک سسٹم متعارف کروا رہا ہے تاکہ سیاحوں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ اس کے علاوہ سیاحوں کی حفاظت کے لئے چیئر لفٹ اور کیبل کار کو مزید محفوظ بنانے کے لئے عملدرآمد ہو رہا ہے۔
- ❖ مری میں سیاحوں کی تفریح کے لئے سفاری ٹرین چلائی گئی ہے اور یہ پاکستان میں پہلی دفعہ متعارف کروائی گئی ہے جو کہ سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ اس کے پلیٹ فارم کو مزید خوبصورت اور سہولیات سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔
- ❖ ضلع بہاولپور میں لال سوہانرا نیشنل پارک کے مقام پر محکمہ ہذا کا resort upgradation کے آخری مراحل میں ہے اور عنقریب سیاحوں کے لئے کھول دیا جائے گا۔
- ❖ ضلع چکوال میں کلر کہار کے مقام پر TDCP نے ایک ائر کنڈیشنڈ resort تعمیر کر رکھا ہے resort پر موجود قدرتی جھیل کو مزید سہولیات سے آراستہ کیا جا رہا ہے اور اسے آلودگی اور ناجائز تجاوزات سے بچانے کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ مل کر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ علاقے کے سیاحتی مراکز کا نقشہ تیار کیا گیا ہے اور سیاحوں کی سہولیات کے پیش نظر tours کا بھی انعقاد کیا جا رہا ہے۔
- ❖ جنوبی پنجاب کی ترقی اور سیاحت کو فروغ دینے کے لئے محکمہ ہذا فورٹ منرو ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر چیئر لفٹ لگانے اور کوٹ مٹھن ضلع راجن پور میں resort بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز (ب) میں 2009 سے لے کر 13-2012 تک کا ریکارڈ دیا گیا ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کو تھوڑا سا elaborate کریں گے کیونکہ 10-2009 کے دوران جتنا نقصان ہوا ہے وہ feasibility study کی زیادتی میں exact اس کو fit کر کے breakeven کر دیا ہوا ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سارے کا سارا چارٹ غلط ہے۔ اگر اس کو وہ explain کر سکیں تو شاید سمجھ میں آ جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ غلط کس طرح کہہ رہے ہیں؟ آپ ہی کوئی نشاندہی کر دیں کیونکہ انہوں نے اس کی پوری detail دی ہوئی ہے مگر اس طرح کہنا یہ غلط ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ 10-2009 کے اندر 22 کروڑ 13 لاکھ روپے کی آمدن میں سے اخراجات کر کے نقصان 3.827 ملین لکھا ہوا ہے جس کے حوالے سے انہوں نے کہا ہے کہ یہ feasibility study کی زیادتی کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ 38 لاکھ کی کون سی feasibility study ہے، یہ بتا دیں کہ وہ کون سی تھی جو اتنی زیادہ مہنگی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: چوہدری صاحب! 38 لاکھ روپے کا جو نقصان ہے اس حوالے سے بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چوہدری سرفراز افضل): شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز ممبر نے point بالکل ٹھیک take up کیا ہے لیکن میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ سال 10-2009 میں آمدن 22 کروڑ 13 لاکھ 30 ہزار 153 روپے تھی، اخراجات 22 کروڑ 51 لاکھ 57 ہزار 283 روپے تھے۔ نقصان آپ اس طرح show کر سکتے ہیں کہ باقاعدہ یہ آڈٹ شدہ اکاؤنٹس ہیں۔ ان اکاؤنٹس کا آڈٹ ہو گیا ہوا ہے اور اصل میں محکمے کا یہ نقصان اس طرح نہیں ہے کیونکہ

Feasibility study for installation of ropeway system with supporting facilities for Jhika gali to Murree and from Dhobi ghat to Murree.

مری میں ropeway system کے لئے جھیکا گلی سے مری اور پھر دھوبی گھاٹ سے مری کے لئے ایک feasibility تیار کروائی تھی جس کے لئے محکمے/ادارے کو 10.169 ملین روپے کی رقم ادا کرنی

پڑی۔ اگر یہ رقم ادا نہ کرنی پڑتی تو ادارے کو نقصان نہیں بلکہ نفع کی مد میں یہ پیسا ادارے کے پاس موجود ہوتا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کو کیا کہہ سکتا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو ضرور کہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہاں پر 3.287 کا نقصان لکھا ہوا ہے کہ آڈٹ شدہ اکاؤنٹ سے ہوا ہے۔ آڈٹ اس وقت ہوتا ہے جب آپ لگا چکے ہوں گے۔ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ نقصان ویسے نہیں ہے بلکہ ایسے ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے feasibility report تیار کروائی تھی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے 10.169 ملین روپے کی بات کی ہے جبکہ یہ 3.827 ملین روپے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چوہدری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں نے سردار صاحب کی خدمت میں گزارش کی ہے کہ 10.169 ملین روپے feasibility report پر خرچ ہوئے تھے جو ادارے کے پاس پیسے پڑے تھے اور ان میں سے جب ادارے نے ادا کئے تو پھر 3.827 ملین روپے نقصان میں گئے۔ ادارے کے پاس already surplus account میں پیسا موجود تھا جو استعمال ہوا اور وہاں سے پھر 3.827 ملین روپے کا نقصان ادارے کو آڈٹ رپورٹ کے بعد submit ہوا۔ اگر یہ مزید detail چاہیں تو میں ان کو اپنے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ والوں کے ساتھ بٹھا کر میٹنگ کروا دوں گا تب یہ مزید اس کو tally کر لیں۔ ہو سکتا ہے کہ اکاؤنٹ کے بارے میں یہ زیادہ بہتر طریقے سے سمجھتے ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں بہت معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنی تھوڑی سی تصحیح کر لیں کہ 10.169 ملین روپے بڑی رقم ہے اور یہاں 3.827 ملین روپے کا نقصان لکھا ہوا ہے۔ اگر یہ 10 ملین کی بات کر رہے ہیں تو پھر 7 ملین روپے کدھر سے آ گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس ،آثار قدیمہ اور سیاحت(چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر!میں یہی کہہ رہاہوں کہ جب feasibility report تیار ہوئی تو feasibility کے لئے surplus اکاؤنٹ میں موجود 10.169 ملین روپے ادارے نے جب pay کیاتب ادارے کو نقصان اٹھاناپڑا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!پیسے اکاؤنٹ میں موجود تھے تو 3.827 ملین روپے بھی اسی میں شامل ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!اگراجازت ہوتومیں اگلاضمنی سوال کرتاہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!چارٹ کے end میں یہ لکھا ہوا ہے کہ 2012-13 میں پروویژنل اکاؤنٹس سے انہوں نے around 3.2 ملین روپے کا profit رکھا ہے اور کہا ہے کہ سال 2012-13 کی مکمل پوزیشن اس سال کے آڈٹ مکمل ہونے پر واضح ہو سکے گی۔ As per law within six months آڈٹ ہو جانا چاہئے۔2012-13 مکمل ہو کر 2014-15 بھی almost ختم ہونے والا ہے توکب یہ آڈٹ ہوگااور کب رپورٹ ہو گی؟اگر delay ہے تو بھی clear کر دیں اور اگر آ گیاہوا ہے پھر بھی بتادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!یہ سوال 17۔جولائی 2013 کو دیا گیا تھااور اس کا جواب 28۔ستمبر 2013 کا ہے تو 2012-13 کی اس حوالے سے کوئی detail آپ کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت(چودھری سرفرازافضل): جناب سپیکر!2012-13 کے حوالے سے معزز ممبر نے بات کی ہے وہ اس طرح ہے کہ 10.9 ملین روپے کا ادارے کو pretax کی مد میں profit ہے لیکن اس حوالے سے اگر مزید فاضل ممبر نے کوئی انکوائری کروانی ہے تو وہ ہمیں بتادیں ہم اس پر مزید انکوائری کروالیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میری ایک گزارش ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!اگلاسوال آپ کاہی آرہاہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں فورٹ منرو کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتاہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بات یہ ہے کہ آپ دو سوال already کر چکے ہیں اور اگلا سوال بھی آپ کا ہے اور دو سے زیادہ سوال آپ نہیں کر سکیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ فورٹ منرو جنوبی پنجاب کا ایک ہی سیاحتی مقام ہے اور پنجاب میں مری کا مقام ہے تو دونوں پر جو اخراجات ہوتے ہیں ان میں disparity زمین و آسمان کی ہے یعنی ہم زمین پر ہیں تو مری آسمان پر ہے۔ مجھے ضمنی سوال صرف یہ پوچھنا ہے کہ فورٹ منرو الحمدللہ جنوبی پنجاب کا ایک صحت افزاء مقام ہے۔ محکمہ فورٹ منرو کے مقام کو uplift کرنے کے لئے اس مالی سال میں کیا اخراجات کر رہا ہے اور کیا منصوبے ان کے زیر غور ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! چیف منسٹر صاحب نے باقاعدہ فورٹ منرو پیکج دیا ہے جس میں دانش سکول اور چیئر لفٹ لگانے کے لئے وہاں پر میرے خیال میں feasibility بن چکی ہے۔ شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! جس طرح آپ نے خود ہی بتا دیا ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے جنوبی پنجاب کے اوپر صرف سیاحت کے حوالے سے نہیں بلکہ ایجوکیشن سمیت دیگر چیزوں پر بھی خصوصی توجہ دی ہے۔ فورٹ منرو میں چیئر لفٹ لگانے کا منصوبہ رواں سال کے ADP میں 849 ملین روپے کی تعمیری لاگت کے ساتھ منظور کیا گیا ہے۔ سکیم تعمیر میں چیئر لفٹ کی installation، بنیادی سیاحتی سہولیات، پارکنگ وغیرہ شامل ہیں اور یہ سکیم 2015 میں شروع ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ جنوبی پنجاب میں Tourism Resorts پر کام جاری ہے جس کا ابتدائی تخمینہ لاگت 79.513 ملین روپے ہے۔ اس کے اہم نکات میں رہائشی کمرے، شاپنگ ایریا، میوزیم، ریسٹورنٹ ہیں اور اس پر اب تک 56 ملین روپے خرچہ ہو گیا ہے جبکہ 71 فیصد civil work مکمل ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! فورٹ منرو کے اوپر کام بھی speed up کروائیں اور راجن پور میں ماڑی کے علاقہ میں جو hill station ہے اس پر بھی توجہ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے لیکن rules کے مطابق آپ دو سوال کر چکے ہیں اور میں آپ کو کہہ بھی رہا تھا لہذا اب آپ سوال نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کے سوال پر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 2426 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے پٹرول پمپس پر کم از کم دس فیصد پٹرولیم مصنوعات پیمائش سے کم فراہم کرنے کی تفصیلات

*2426: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں پٹرول پمپس کے پیمانہ چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لیبر پر عائد ہوتی ہے؟ کن محکمہ کی کوتاہی، نااہلی اور منتھلیاں وصول کرنے کے نتیجہ میں زیادہ تر پٹرول پمپ کم از کم دس فیصد پٹرولیم مصنوعات پیمائش سے کم مہیا کرتے ہیں؟

(ب) 2012-13 میں کیٹیگری (اے) اور (بی) میں کتنے چالان کم پیمائش کرنے پر صوبہ پنجاب میں کئے گئے، کتنا جرمانہ وصول پایا گیا اور کیا کسی پٹرول پمپ کو سیل بھی کیا گیا، اس طرح کیٹیگری (سی) کے اضلاع میں کم پیمائش کرنے پر کتنے چالان ہوئے، کتنا جرمانہ وصول ہوا اور کتنے پٹرول پمپ سیل کئے گئے؟

(ج) پٹرول پمپس پر صحیح معیار کے مطابق پیمانہ رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے، مزید آئندہ کیا مؤثر منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں پٹرول پمپس کے پیمانہ جات چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لیبر پر عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب گورنمنٹ کی ہدایت پر ناپ تول کی چیکنگ کے سلسلے میں خصوصی مہم شروع ہے۔ محکمہ محنت اس سلسلے میں کم پٹرول ناپنے پر پٹرول پمپس کو بند کر دیتا ہے اور اس کے چالان عدالت میں بھیج دیئے جاتے ہیں اور پھر عدالت ان پر جرمانہ عائد کرتی ہے۔ محکمہ محنت کے افسران بڑی تندہی اور دیانتداری سے یہ فریضہ

سرانجام دے رہے ہیں تاکہ عوام کو فائدہ پہنچ سکے۔ وہ پٹرول پمپس جن کا پیمانہ کم پایا جاتا ہے ان کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جاتا ہے ان کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جاتی۔

(ب) 13-2012 میں کیٹیگری (اے) اور (بی) اضلاع میں 10174 پٹرول پمپس چیک کئے گئے جن میں کم ناپنے پر 1252 چالان کئے گئے اور 30 پمپس سیل کئے گئے۔ مجاز عدالت نے چالان کا فیصلہ کرتے ہوئے ان کو مبلغ -/2406345 روپے جرمانہ کیا۔ کیٹیگری "سی" کے اضلاع میں 3285 پٹرول پمپس چیک کئے گئے۔ کم پیمائش کرنے پر 390 چالان کئے گئے اور 31 پمپس سیل کئے گئے۔ مجاز عدالت نے مبلغ -/3,50,100 روپے جرمانہ عائد کیا۔

(ج) محکمہ محنت نے وزیراعلیٰ صاحب کی ہدایت پر پٹرول پمپس کی چیکنگ مزید سخت کر دی ہے اور پنجاب کے تمام اضلاع کے افسران روزانہ کی بنیاد پر کارکردگی رپورٹ ارسال کر رہے ہیں۔ چیکنگ کے نظام کو مزید فعال بنانے کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ نے محکمہ محنت کے تعاون سے ایک ویب سائٹ تیار کی ہے۔ اب تمام اضلاع کا انسپیکٹنگ سٹاف ڈائریکٹ روزانہ کی بنیاد پر اس پر اپنا ڈیٹا فیڈ کرے گا اور ساتھ چیکنگ کی تصاویر بھی لوڈ کرے گا۔ مزید یہ کہ چیک کرنے والا آفیسر چیکنگ کے بعد اپنی انسپکشن رپورٹ پٹرول پمپس پر چسپاں کر رہا ہے کہ عوام بھی دیکھ سکے اور موقع پر پیمانہ چیک کر سکے۔ اس سلسلے میں ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر کے دفتر سے پانچ ٹیمیں بھی تشکیل دی گئی ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر اوزان و پیمائش چیک کرتی ہیں۔ پیمانہ کم ہونے پر پیمائش پٹرول پمپس سیل کر دیتی ہیں اور رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر پنجاب گورنمنٹ کو ارسال کی جاتی ہے۔ عوام الناس کی آسانی کے لئے ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر کے دفتر میں ٹال فری نمبر 080055444 بھی موجود ہے اگر کسی بھی ناپ تول کے سلسلے میں کوئی شکایت ہو تو وہ اس نمبر پر دفتری اوقات میں اپنی شکایت درج کروا سکتا ہے۔ جس کا فوری طور پر ازالہ کیا جاتا ہے اور شکایت کنندگان کو اس سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال یہ ہے کہ یہاں پر overall صفائی کا انتظام ہے جو انہوں نے یہاں categories کے حساب سے لکھا ہوا ہے، کیا انہوں نے وہاں پر لوگ رکھے ہوئے ہیں جو وہاں پر کمروں، واش رومز اور گراؤنڈز کی صفائی کرتے ہیں، یہ کس طرح سے ہو رہا ہے اور اس پر ان کے چیک کرنے کا طریق کار کیا ہے کہ ہو رہی ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب! آپ کا سوال ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! دراصل میرے فاضل ممبر disturb تھے کیونکہ وہ اس سوال کے لئے prepared نہیں تھے۔ میں اس میں تھوڑی سی clarification دے دیتا ہوں یا اس کو آپ pending کر دیں تاکہ اگلی دفعہ ڈاکٹر صاحب خود ہی یہ سوال take up کر لیں یا پھر ان کو سوال کرنے کی آپ سپیشل اجازت دے دیں۔ میری آپ سے گزارش ہوگی کہ آپ انہیں سپیشل اجازت دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تو یہ take up ہو گیا ہے اور ڈاکٹر صاحب بھی ایوان میں موجود ہیں اس لئے اب pending نہیں ہو سکتا۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ایک گزارش کر دوں جو میرے فاضل ممبر نے بات کی ہے کہ محکمہ محنت صرف پٹرول پمپ کے پیمانے چیک کرتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہاں پر واش رومز وغیرہ انتہائی گندے ہوتے ہیں جنہیں استعمال نہیں کیا جا سکتا تو اس کے نظام کو بھی صحیح کیا جائے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یہ کام محکمہ محنت کے under نہیں ہے dose not come under that Labour Department یہ ہمارے متعلقہ نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر وہ اچھی سروس دیں گے تو پھر آپ بھی رکیں گے اور میں بھی رکوں گا اور اگر نہیں دیں گے تو پھر ہم اگلے پٹرول پمپ پر چلے جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2670 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3833 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ محنت وانسانی وسائل کے اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

*3833: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنے بوائز اور گرلز سکول ہیں جو پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت کام کر رہے ہیں اور یہ سکولز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان تمام سکولوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کب سے خالی ہیں، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سکولوں کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں کل کتنے فنڈز دیئے گئے اور یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں چھ سکول کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام و پتا جات
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) پیپلز کالونی گوجرانوالہ
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) پیپلز کالونی گوجرانوالہ
3	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء وطالبات)(سیکنڈ شفٹ) پیپلز کالونی گوجرانوالہ
4	ورکرز ویلفیئر ہائی سکول (طلباء) گلشن کالونی گوجرانوالہ
5	ورکرز ویلفیئر ہائی سکول (طالبات) گلشن کالونی گوجرانوالہ
6	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول (طلباء وطالبات)(سیکنڈ شفٹ) گلشن کالونی گوجرانوالہ

(ب) ان تمام سکولوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی 296 منظور شدہ اسامیاں اور 65 خالی اسامیاں ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سکولوں کو سال 12-2011 میں 14 کروڑ 9 لاکھ 53 ہزار روپے اور 13-2012 میں 12 کروڑ 12 لاکھ 78 ہزار 5 سو 61 روپے فنڈز دیئے گئے۔ سکول وار فنڈز اور اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ "ضلع گوجرانوالہ میں کتنے بوائز اور گرلز سکول پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت کام کر رہے ہیں"۔ جواب میں ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں کل چھ سکول ہیں لیکن اصل میں تو چار ہی سکول ہیں اور دو سکولوں میں سیکنڈ شفٹ کے طور پر بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ ضلع گوجرانوالہ چونکہ ایک صنعتی شہر ہے جس کی آبادی ایک محتاط اندازے کے مطابق 44 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اتنا بڑا ضلع جو صنعتی بھی ہو اور وہاں پر ورکرز کی تعداد بھی بہت زیادہ ہو تو وہاں پر صرف یہ چھ سکول کام کر رہے ہیں اور ان سکولوں میں زیر

تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد صرف 5439 ہے۔ یہ ساری تعداد صنعتی ورکرز کے بچوں کی نہیں ہے بلکہ دوسرے لوگوں کے بچے بھی وہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری ایک گزارش تو یہ ہے کہ چونکہ یہ سکول ورکرز کے بچوں کے لئے ہیں تو ورکرز کے بچوں کو ہی وہاں پر داخلہ دیا جائے اور دوسری بات یہ چونکہ اتنا بڑا ضلع ہے اور وہاں پر ورکرز کی تعداد۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کی تجویز ہے جسے وہ نوٹ کر رہے ہیں۔ آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! ان سکولوں کی تعداد میں کب تک اضافہ کر دیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! معزز ممبر نے چار سکولوں کی جو بات کی ہے تو اس کی clarification اس لئے ضروری ہے کہ دو سکول ایسے ہیں جو ایف اے تک تعلیم دیتے ہیں جن میں شام کی کلاسیں بھی ہیں so he is right at that کہ چار buildings ہیں مگر جو دو evening schools ہیں ان کو ہم add کرتے ہیں as to additional schools in the evening بالکل صحیح ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ ایک فارمولے کے تحت سکول establish کیا جاتا ہے اور اس فارمولے میں تین ہزار یا اس سے زائد رجسٹرڈ ورکرز ہوں تو وہاں سکول establish کیا جاتا ہے۔ میں فاضل ممبر کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور جہاں یہ سمجھتے ہیں کہ اضافی سکول ہونا چاہئے یا وہاں ورکرز کی تعداد، وہ سہولت وہاں موجود نہیں ہے تو میں ensure کروں گا کہ موجود ہوں، recommendations لائیں تو ہمارا محکمہ انہیں ساری تفصیلات بتا دے گا کہ وہاں پر اتنی فیکٹریاں exist کرتی ہیں اور اتنے مزدور رجسٹرڈ ہیں تو ان سارے مزدوروں کی اولاد کو cater کرنے کے لئے ہم نے یہ سکول establish کئے ہیں۔ باقی بچوں کے سکول میں داخلہ کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے تو اگر ان سکولوں میں سیٹیں خالی ہوں تو غریب لوگوں کے بچوں کو داخلہ دیا جاتا ہے لیکن اگر ورکرز کے بچے آ جائیں تو priority ورکرز کے بچوں کو ہی دی جاتی ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل طے کر لیتے ہیں کہ اگر سکولوں کی ضرورت ہے تو بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جیسا کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اگر اڑھائی سے تین ہزار ورکرز کہیں پر موجود ہیں اور وہاں پر سکول نہیں ہے تو آپ نشاندہی کر دیں اور آج ہی منسٹر صاحب کے ساتھ سیشن کے بعد بیٹھ جائیں اور وہ جگہ بتا دیں۔ منسٹر صاحب آپ کی میٹنگ سیکرٹری صاحب کے ساتھ کروا دیتے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں اسامیوں کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو وہاں پر 65 اسامیاں خالی ہیں جس کی وجہ سے تعلیم کا حرج ہو رہا ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے اور خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! 2012 کے بعد ban کی وجہ سے کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔ اس سوال کے جواب میں ہیڈ ماسٹروں یا پرنسپلوں کی خالی اسامیوں کو ہم نے پروموشن کے ذریعے پُر کر دیا ہے اب پرنسپل کی کوئی ایسی post نہیں ہے جو خالی ہو مگر ہم already دیکھ رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب سے خصوصی اجازت لے کر سمری کے ذریعے بات کی ہے کہ پورے پنجاب کے ان سکولوں میں 65 اسامیاں خالی ہیں۔ اب وزیر اعلیٰ صاحب سے ہمیں اجازت مل گئی ہے تو ان اسامیوں کو بھی پُر کر دیا جائے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پرنسپل کی کوئی اسامی خالی نہیں ہے لیکن جواب میں لکھا گیا ہے کہ پرنسپل کی پانچ سیٹیں خالی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ اب پُر کر دی گئی ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس سوال کے بعد وہ اسامیاں پُر کر دی ہیں اور میں اس کا کریڈٹ فاضل ممبر کو دیتا ہوں کہ ان کی نشاندہی پر میں نے یہ چیز take up کرتے ہوئے ان اسامیوں کو fill up کر دیا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ج) میں پوچھا گیا تھا کہ مذکورہ سکولوں کو 12-2011 اور 13-2012 میں کل کتنے فنڈز دیئے گئے اور یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی تو جواب میں بالکل lump sum جواب دیا گیا ہے اور اس میں کوئی تفصیل نہیں دی گئی کہ یہ رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ آخر میں انہوں نے لکھ دیا ہے کہ یہ رقم صنعتی کارکنان کے بچوں کو نرسری کلاس سے لے کر بارہویں تک مفت تعلیم، یونیفارم، کتابیں، کاپیاں اور سٹیشنری کے علاوہ

سکول آنے اور جانے کے لئے مفت ٹرانسپورٹ مہیا کرنے پر خرچ کی گئی ہے۔ میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ مفت تعلیم پر کتنی رقم خرچ ہوئی، یونیفارم پر کتنی خرچ ہوئی، کتابوں، کاپیوں، سٹیشنری اور transportation پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی اس کی وضاحت کر دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! آپ کے پاس اس کی تفصیل ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس حوالے سے معزز ممبر fresh question جمع کروا دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا مگر ہم نے overall سارے۔۔۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ جز(ج) پڑھ لیں جس میں سارا کچھ لکھا گیا ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ہم نے سکولوں کا break down دے دیا ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ کس preview میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ اگر یہ اس کی further detail چاہتے ہیں تو وہ بھی انہیں دے دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! اجلاس کے بعد آپ ان کے ساتھ بیٹھیں گے تو وہ آپ کو further detail بھی دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال میں لکھا گیا ہے کہ یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی ہے لیکن اس کا جواب اس میں نہیں ہے اور اگر ہے تو مجھے بتا دیں کہ کہاں پر لکھا ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کی کل رقم انہوں نے بتا دی ہے۔ اس کے بعد آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں تو وہ آپ کو بتا دیں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ یہ کہاں کہاں خرچ کی گئی ہے اور انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ خرچ کر دی گئی ہے لیکن یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ کس جگہ پر خرچ کی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! اس کی تفصیل آپ کے پاس available ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اگر یہ further detail چاہتے ہیں تو ہم انشاء اللہ دے دیں گے۔ انہوں نے کہا تھا کہ کہاں کہاں خرچ کی گئی ہے تو ہم نے جواب میں بتایا ہے کہ کہاں کہاں خرچ کی گئی ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جواب میں ہے کہ یونیفارم پر، کتابوں کاپیوں پر سٹیشنری اور transportation پر تو مجھے بتائیں کہ کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! آپ ان کے ساتھ سیشن کے بعد بیٹھ جائیں تو وہ آپ کو اس کی تمام تفصیل دے دیں گے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2906 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: ٹورنامنٹس کا انعقاد واخراجات کی تفصیلات

*2906: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں محکمہ سپورٹس کے تحت کتنے گراونڈز ہیں؟

(ب) یہ کب تعمیر کئے گئے اور ان گراونڈز کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟

(ج) ان گراونڈز میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کن کن کھیلوں کے کتنے ٹورنامنٹس کروائے گئے؟

(د) ان ٹورنامنٹس پر کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) بہاولپور شہر میں محکمہ سپورٹس کے پاس ڈرنگ سٹیڈیم ہے جہاں تمام کھیلوں کی سہولیات میسر ہیں۔ آسٹرو ٹرف کی سہولت میسر ہے۔ انڈور گیمز کے لئے ایک جمنیزیم اور ایک سپورٹس ہال زیر تعمیر ہے۔

(ب) ڈرنگ سٹیڈیم بہاولپور قیام پاکستان سے پہلے کا ہے۔
آسٹروٹرف ہاکی سٹیڈیم سال 2006 میں مکمل ہوا تھا۔
تمام گراؤنڈ قابل استعمال ہیں۔

(ج)

سال	نام گیم بوائز	تعداد ٹورنامنٹ
2008-09	والی بال، ہاکی، ایتھلیٹکس، سکوائش، ٹیبل ٹینس، باسکٹ بال	06
2009-10	کرکٹ بلائنڈ/ڈیف، فٹبال، سکوائش، ہینڈ بال، ریسلنگ CM کپ تمام کھیل میل/فی میل گیمز	45
2010-11	ہاکی، ووشو، بلائنڈ کرکٹ، فٹبال، باسکٹ بال، ہاکی گرلز، کراٹے، CM کپ، 13 گیمز سکولز/کالج/یونیورسٹی لیول	45
2011-12	ریسلنگ، ہاکی، ٹیبل ٹینس، شوٹنگ بال، بلائنڈ کرکٹ، کرکٹ میلہ، سکوائش، ٹی ٹوونٹی کرکٹ، پنجاب سپورٹس فیسٹیول آل گیمز	23
2012-13	ہاکی، فٹبال، ریسلنگ، کرکٹ ٹی ٹوونٹی، کرکٹ بلائنڈ، بیڈمنٹن، تیکوانڈو، گرلز ہاکی، باڈی بلڈنگ، سکولز بوائز 18، گیمز/گرلز 20، گیمز، پنجاب یوتھ فیسٹیول 18 گیمز	57

(د)

سال	اخراجات
2008-09	0.161 (M)
2009-10	2.023 (M)
2010-11	5.644 (M)
2011-12	1.436 (M)
2012-13	6.322 (M)

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ تمام گراؤنڈ قابل استعمال ہیں تو میں اپنے بھائی سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ گراؤنڈز قابل استعمال تو ہیں، میرا وہاں جانا ہوتا ہے تو ان گراؤنڈز کی حالت اتنی بہتر نہیں ہے۔ ان گراؤنڈز کی بہتری کے لئے کچھ ارادہ رکھتے ہیں تو بتائیں کہ کب تک؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! سوال تھا کہ بہاولپور شہر میں سپورٹس کے تحت کتنے گراؤنڈز ہیں اور جواب دیا ہے کہ بہاولپور شہر میں محکمہ سپورٹس کے پاس ڈرنگ سٹیڈیم ہے جہاں پر تمام کھیلوں کی سہولیات میسر ہیں، آسٹروٹرف کی سہولت میسر ہے، indoor games کے لئے جمنیزیم اور ایک سپورٹس ہال زیر تعمیر ہے۔ اب جس طریقے سے معزز ممبر نے کہا ہے تو تمام گراؤنڈز زیر استعمال ہیں wear and tear لگی

رہتی ہے، حالت بہتر ہوتی ہے اور تھوڑی سی خراب ہوتی ہے لیکن معزز ممبر جیسے کہہ رہی ہیں she is very rightly وہاں پر جاتی ہوں گی اور سوال بھی انہی کا ہے تو یہ ہمیں بتادیں کہ کس حوالے سے یہ چاہتی ہیں کہ وہاں پر کیا بہتری لائی جائے؟ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس معاملے کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ take up کر لیتے ہیں۔ تمام اضلاع کے پاس جو فنڈز جاتے ہیں اس میں سے دو فیصد سپورٹس کی سرگرمیوں کے لئے رکھا گیا ہے تو ہم متعلقہ ڈی سی او کو کہہ دیں گے کہ وہ فنڈ وہاں پر استعمال کیا جائے اس لئے یہ جو بہتری چاہتے ہیں تو جو رولز اینڈ ریگولیشنز ہمیں اجازت دیں گے ان کی منشا کے مطابق renovation کرا دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ انہیں بتا دیجئے گا۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سپورٹس کسی بھی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ پنجاب یونیورسٹی میں سپورٹس کا کتنا فنڈ ہے اور آج تک ڈائریکٹر کیوں نہیں لگائے گئے؟۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کا یہ fresh question بنتا ہے۔ آپ اس کے لئے نیا سوال دے دیں اس پر ضمنی سوال نہیں بنتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! یہ اس پر نیا سوال لے آئیں میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! یہ ضمنی سوال نہیں بنتا کیونکہ یہ بہاولپور کے حوالے سے پوچھا گیا تھا جس کی تفصیل ان کے پاس ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر عالیہ آفتاب صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! سوال نمبر 3889 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گھریلو ملازمین بچوں سے متعلقہ قانون سازی کے بارے میں تفصیلات

*3889: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دسمبر 2010 سے جنوری 2014 تک گھروں میں کام کرنے والے 20 سال سے زائد بچوں کی اپنے مالکان کے ہاتھوں تشدد سے ہونے والی اموات کے باوجود گھریلو بچہ مزدوری کو بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991 کے تحت ممنوعہ شعبہ جات کی فہرست میں کیوں شامل نہیں کیا جارہا؟

(ب) کیا حکومت نے مستقبل میں گھریلو بچہ مزدوروں کو ذہنی، جسمانی اور جنسی تشدد سے بچانے کے لئے کوئی لائحہ عمل یا ایکشن پلان تیار کیا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991 کے سیکشن 5 کے تحت کیا پنجاب کمیٹی برائے حقوق اطفال کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اگر یہ کمیٹی قائم ہے تو اس کے سرکاری وغیر سرکاری ممبران کون ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991 کے تحت اس قانون کا اطلاق establishments پر ہوتا ہے جس کی تعریف سیکشن (v)2 میں یہ دی گئی ہے کہ اس میں دکان، کمرشل establishments، ورکشاپ، کارخانہ جات، فارم، رہائشی ہوٹل اور restaurants شامل ہیں اور مالک یعنی owner وہ ہے جو مذکورہ establishment میں مکمل کنٹرول رکھتا ہو۔ اس وضاحت کے بعد اس بات کا بخوبی ادراک کیا جا سکتا ہے کہ گھریلو بچہ مزدوری قانون مذکورہ کے تحت establishment کی تعریف میں آتی ہے اور نہ ہی گھریلو مالکان occupier قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اندریں حالات گھریلو بچہ مزدوری کو ممنوعہ شعبہ جات کی فہرست میں قانونی طور پر شامل نہیں کیا جا سکتا۔ مزید عرض ہے کہ اس کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے کہ گھروں میں بچوں کی ملازمت کو چیک کرنے کے لئے لازمی طور پر ایک علیحدہ قوت نافذہ یعنی separate enforcement mechanism کی ضرورت ہو گی چونکہ چادر اور چار دیواری کے مسائل پیدا ہونے اور اس کے تقدس کے پامال ہونے کا احتمال شدت کے ساتھ موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ لیبر انسپکٹرز کے ذریعے گھروں میں معائنہ جات بے شمار لاینحل مسائل یعنی multiple problems کو جنم دے سکتے ہیں۔ ان

تمام گھمبیر مسائل کو حل کرنے کے لئے علیحدہ قانون سازی کی ضرورت ہے جس کا بنیادی مقصد گھریلو بچہ مزدوری کے مسئلے کو بطریق احسن حل کرنا ہو۔

(ب) بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991 کے تحت صنعتی و تجارتی اداروں میں لیبر قوانین کے منافی بچوں کی ملازمت ایک قابل سزا جرم ہے لیکن یہ قانون گھریلو بچہ مزدوروں کو ذہنی، جسمانی اور جنسی تشدد سے بچانے کے لئے نہیں بنایا گیا بلکہ اس کا بنیادی مقصد Employment of Children Act, 1991 کے تحت ممنوعہ شعبہ جات میں بچوں کی عدم شرکت کو یقینی بنانا ہے اور دیگر شعبہ جات میں کام کرنے کے حالات کار کو سہل اور آسان بنانا ہے۔ تاہم گھریلو بچہ مزدوروں کو ذہنی، جسمانی اور جنسی تشدد سے بچانے کے لئے دیگر ادارے کام کر رہے ہیں جن میں Child Protection Bureau اور سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت کام کرنے والے کچھ ادارے سر فہرست ہیں۔ جہاں تک Employment of Children Act, 1991 کے تحت لیبر ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کا تعلق ہے اس کا ایک اجمالی جائزہ درج ذیل ہے:

صوبہ پنجاب میں جنوری 2010 سے لے کر اپریل 2014 تک Child Labour کے حوالے سے محکمہ محنت نے 598565 معائنہ جات کئے ہیں جن کے نتیجے میں قوانین بابت Child Labour کی مختلف دفعات کے تحت 6339 خلاف ورزیاں متعلقہ فیلڈ افسران نے رپورٹ کیں اور انجام کار درج بالا قانون کی خلاف ورزی پر آجران کے خلاف 6339 چالان درج کروائے گئے۔ مجاز عدالتوں نے تادم تحریر -/1202000 روپے جرمانہ عائد کیا ہے اور یہ ایک لگاتار عمل ہے جو ہمہ وقت جاری رہتا ہے۔ حکومت پاکستان نے کنونشن نمبر 138 برائے کم عمری اور کنونشن نمبر 182 برائے Worst Forms of Child کو ratify کیا ہوا ہے جو کہ حکومت کی غیر متزلزل کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آئین پاکستان کے تحت بھی بچوں کا تحفظ تسلیم شدہ ہے۔ درج بالا آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کی تکمیل کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ Factories Act کے سیکشن 50 کے تحت اور Shops Ordinance سیکشن 20 کے تحت چائلڈ لیبر قوانین کو مزید موثر اور ILO متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2013 ڈرافٹ کیا گیا ہے جو کہ ابھی سہ فریقی

مشاورت کے مرحلے میں ہے البتہ اس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ ان قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ محکمہ محنت نے Child Labour کے خاتمے کے ضمن میں بعض اضلاع میں کچھ ADP Schemes کا اجراء بھی کیا ہے۔ جن کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ ایسے تمام اقدامات کا مختصر جائزہ ذیل میں درج ہے:

چائلڈ لیبر یعنی بچوں کی مشقت کا خاتمہ حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ صوبہ پنجاب میں چائلڈ اور بانڈڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے ترقیاتی منصوبہ جات پر خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ حال ہی میں ایک جامع منصوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کے لئے 5.50۔ارب سے زائد لاگت کا منظور ہو چکا ہے۔ اس سے قبل 500 ملین کے تین ترقیاتی منصوبے درج ذیل مخصوص اضلاع میں جاری ہیں:

چکوال، جہلم، جھنگ، لیہ، لاہور، قصور، فیصل آباد، گجرات، بہاولپور اور سرگودھا:

درج بالا منصوبہ جات کے تحت بچوں کے لئے غیر رسمی سکول، بڑوں کے لئے تعلیم بالغاں سنٹرز، چھوٹے قرضہ جات، پیشہ وارانہ تربیت اور Model Work Places جیسے اہداف شامل ہیں۔ ان ADP Schemes کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید عرض ہے کہ پنجاب لیبر پالیسی 2014 میں بھی چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے مربوط اور جامع حکمت عملی شامل ہے۔ حالیہ منعقدہ ساؤتھ ایشیاء لیبر کانفرنس جو کہ اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس ہے میں بھی چائلڈ لیبر کے متعلق حکومت کے اقدامات اور اس کے خاتمے کے لئے بین الاقوامی ماہرین کی موجودگی میں معاملات زیر بحث رہے۔

(ج) بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991 کے سیکشن 5 کے تحت پنجاب کمیٹی برائے حقوق اطفال کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی بطور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت نے مستقبل میں گھریلو بچہ مزدوروں کو ذہنی جسمانی اور جنسی تشدد سے بچانے کے لئے کوئی لائحہ عمل یا ایکشن پلان تیار کیا ہے اگر نہیں تو کیوں، اس کا جواب دیا گیا ہے کہ "انہوں نے ایک ڈرافٹ تیار کیا ہے جو وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس موجود ہے جلد ہی اسمبلی میں قانون سازی کے لئے پیش کیا جائے گا" تو اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ کب تک پیش کیا جائے گا چھ ماہ میں یا اگلے اجلاس تک، کب تک؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کوئی ٹائم فریم دے سکتے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس کا تفصیلاً جواب جس طرح ہماری بہن نے کہا ہے ہم نے دے دیا ہے، یہ ڈرافٹ وزیر اعلیٰ پنجاب سے approve ہو کر لاء ڈیپارٹمنٹ میں vetting کے لئے گیا ہوا ہے انشاء اللہ بہت جلد approve ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت جلد ہو جائے گا۔ شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3196 میاں خرم جہانگیر وٹو صاحب کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3904 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: محکمہ محنت کے سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*3904: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں کل کتنے بوائز اور گرلز سکول ہیں جو پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت کام کر رہے ہیں اور یہ سکولز کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان تمام سکولوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ کتنی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں۔ علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سکولوں کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں کل کتنے فنڈز دیئے گئے اور یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع سرگودھا میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت درج ذیل دو سکول کام کر رہے ہیں:

نمبر شمار	سکول کا نام اور ایڈریس
1	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا
2	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا

(ب) ان سکولوں میں ٹیچنگ کی 34 اور نان ٹیچنگ سٹاف کی 34 منظور شدہ اسامیاں ہیں اور یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) میں ملاحظہ فرمائیں جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سکولوں کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں دیئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ب) اور (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

نمبر شمار	سکول کا نام	سال 12-2011		سال 13-2012	
		فنڈز	اخراجات	فنڈز	اخراجات
1	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا	12,194,000	10,970,445	12,077,256	12,077,256
2	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا	11,866,000	9,490,706	11,910,626	11,532,829

یہ فنڈز ورکرز ویلفیئر سکولوں میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہوں اور زیرِ تعلیم صنعتی مزدوروں کے بچوں کو درج ذیل سہولیات مفت فراہم کرنے پر خرچ کئے جاتے ہیں۔

(الف) یونیفارم (موسم سرما اور گرما کے لئے)
(ب) ٹرانسپورٹ (گھر سے سکول اور سکول سے گھر پہنچانے کے لئے)
(ج) درسی کتب
(د) کاپیاں
(ہ) سٹیشنری

نوٹ: اس وقت بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا کے ورکرز ویلفیئر سکولوں میں کل 638 صنعتی کارکنان کے بچوں کو مفت تعلیم دی جا رہی ہے۔

نمبر شمار	سکول کا نام	بچوں کی تعداد
1	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا	334
2	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا	304
	ٹوٹل	638

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) کے مطابق Worker Welfare School for Boys کے لئے ایک کروڑ 21 لاکھ 94 ہزار روپے کے funds رکھے گئے تھے جس میں 21 لاکھ 23 ہزار روپے کے فنڈز کا استعمال نہیں کیا گیا اسی طرح Worker Welfare School for Girls کے لئے دیئے گئے فنڈز میں سے 23 لاکھ 65 ہزار روپے کا استعمال نہیں کیا گیا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ رقم جو سکول میں استعمال نہیں ہوئی اس رقم کو کہاں استعمال کیا گیا ہے اور کیا اس رقم کو ضائع کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یہ رقم ضائع نہیں ہوتی یہ Workers Welfare Board کی رقم ہے یہ واپس Workers Welfare Board میں جاتی ہے اور یہ workers کے بچوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے ہمارا کوئی ADP نہیں ہے اگر اس کا استعمال نہ ہو تو lapse ہو جاتی ہے یہ ہماری ایسی رقم ہے جو واپس ورکر کے لئے ہی استعمال کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) کے مطابق خالی اسامیوں کو کب پُر کیا جائے گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں نے ابھی گزارش کی ہے کہ ہم نے وزیراعلیٰ سے ایک special summary کے ذریعے اجازت لے لی ہے اور ان کو جلد انشاء اللہ پُر کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ شاہ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3824 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: چک نمبر30/ای بی میں گراونڈ کی فراہمی کا مسئلہ

*3824: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع پاکپتن کے چک ای بی/30 کدپورہ میں کھیلنے کی کوئی گراونڈ نہ ہے؟

(ب) کیا مذکورہ چک میں گورنمنٹ کھیلوں کے فروغ کے لئے کوئی گراونڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے کہ چک ای بی30 کدپورہ میں کھیلنے کی کوئی گراونڈ نہ ہے۔

(ب) چک ای بی30 میں گورنمنٹ کھیلوں کے فروغ کے لئے بہت جلد گراونڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ چک ای بی/30 کدپورہ میں گورنمنٹ کھیلوں کے فروغ کے لئے بہت جلد گراونڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا 2013-14 میں اس کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں اس کا جواب دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! 2013-14 میں کوئی سکیم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! as such تو اس گراونڈ کے لئے 2013-14 میں کوئی amount نہیں رکھی گئی لیکن جس طرح میں نے پہلے بھی ایوان میں گزارش کی ہے کہ حکومت پنجاب کھیلوں کے فروغ کے لئے کوشش کر رہی ہے کہ جہاں جہاں پر کھیلوں کی facilities available نہیں ہیں یا گراونڈ available نہیں ہیں ضلعی سطح پر ہم international standard کے Gymnasium لے کر آرہے ہیں تو اسی طریقے سے ہم جگہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی جگہ مل جائے کیونکہ already ہم کدپورہ میں جو sports activities کروا رہے ہیں وہ Government Boys Middle School کا گراونڈ ہے جہاں کھیلوں کے مقابلہ جات فی الحال ہم کروا رہے ہیں کوئی سرکاری

جگہ جیسے ہیidentifyہوتی ہے یا معزز ممبر کے علم میں کوئی ایسی سرکاری جگہ ہے جہاں پر یہ سمجھتے ہیں کہ گراونڈ بن سکتا ہے تو یہ ہمیں لکھ کر بھیج دیں محکمہ ضرور اس کو take upکرے گا اور جلد ہم اس کو اگلے مالی سال میں شامل کروانے کی کوشش ضرور کریں گے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! یہ 14-2013 میں بھی انہوں نے کہا ہے کہ نہیں رکھے گئے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا15-2014 میں بھی رکھے گئے ہیں یا نہیں رکھے گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ جگہ availableنہیں ہے اگر آپ کسی حکومت کی landکو identifyکر دیں تو وہ اگلے مالی سال میں commitmentکر رہے ہیں کہ اُس کو شامل کر لیں گے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر: انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ حکومت گراونڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس کا مطلب ہے14-2013 بھی گیا اور15-2014 بھی گیا۔ اگر یہ یقین دلا دیں کہ اس سال میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ ان کی تھوڑی سی helpکریں کوئی گراونڈ ان کو بتائیں یا identifyکریں اگر محکمہ نہیں ڈھونڈ رہا تو۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! ان کا حلقہ انتخاب ہے ہم بھی ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں یہ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور ہمیں بتا دیں ہم نے ویسے ڈی سی او سے رپورٹ مانگی ہوئی ہے کیونکہ جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ہم کھیلوں کے فروغ کے لئے کام کر رہے ہیں International Standard Gymnasiumبنانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں تو یہ کوئی land identifyکر دیں۔ ہم وہاں پر alreadyجو گورنمنٹ سکول کا گراونڈ ہے اُس کو utilizeکر رہے ہیں وہاں پر مقابلہ جات ہو رہے ہیں کوئی ایسی جگہ یہ identifyکروا دیں ڈی سی او سے ہم نے رپورٹ مانگی ہے اگر کوئی اچھی جگہ identifyہو جاتی ہے یا کوئی ایسی سرکاری جگہ جس پر ہم گراونڈ بنا سکتے ہیں تو ہم ضرور بنا دیں گے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! جس گورنمنٹ سکول کی یہ بات کر رہے ہیں وہاں کدپورہ میں گراونڈ بالکل چھوٹا ہے یہ جگہ والا تو ان کا کام ہے کہ یہ بنا کر دیں شہروں میں توجہ دے رہے ہیں اور دیہاتوں کو یہ پوچھ ہی نہیں رہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! ہمارا ارادہ ہے، جیسے ہی جگہ identify ہوتی ہے ہم بنا دیں گے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ہمارے بچے بھی کھیلنا چاہتے ہیں۔آسان سی بات ہے، محکمہ حرکت میں آئے، وہاں جائے اور دیکھے جگہ خالی ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو خرید کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ نوٹ کر لیا ہے وہ اس کو take up کریں گے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! یہ کدپورہ میں کبھی جائیں تو وہاں اتنے کرکٹ کے talented کھلاڑی ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ پاکستان کے لئے نامور بن سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! بالکل ٹھیک ہے۔ پالیمانی سیکرٹری صاحب! یہ نوٹ کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! احمد شاہ کھگہ صاحب کا اور میرا حلقہ adjacent ہے تو میرے حلقے میں بھی سپورٹس کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے بڑی مہربانی فرمائی انہوں نے ADP میں میرے تین stadium رکھے جن کے لئے land کا بھی کوئی mater نہیں ہے وہ land بھی میں نے provide کر دی ہے جس میں کمیر stadium ہے ایک 956R اور 966R تو یہ kindly بتا دیں کہ وہ کب تک مکمل کر دیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! یہ دوسرے حلقے کا سوال ہے، میرے پاس اس کی detail نہیں لیکن جس طرح معزز ممبر نے کہا کہ جس طرح وزیراعلیٰ پنجاب نے ان سے commitment کی ہوئی ہے تو یہ مجھے لکھ کر دے دیں تو انشاء اللہ اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ تحریری طور پر معزز ممبر کو ارسال کر دے گا کیونکہ یہ ہماری commitment ہے کہ جو commitment وزیراعلیٰ پنجاب نے کی ہے انشاء اللہ محکمہ اس کو fulfil کرے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسی سوال نامہ کی کتاب میں ڈیپارٹمنٹ نے commitment کی ہے اسی ایک سوال میں میرے تینوں گراونڈ کی ڈیپارٹمنٹ نے commitment کی ہے کہ وہ ہم بنا رہے ہیں ہماری تو land بھی available ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ارشد ملک صاحب! بات یہ ہے کہ اس وقت تو ان کے پاس اس کا جواب نہیں ہے یا تو آپ fresh question کرتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میرے پاس جواب آگیا ہے ADP scheme has been approved in DDSE on 05-12-14 انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو جلد مکمل کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو مبارک ہو، آپ کی سکیم منظور ہو گئی ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ کنول نعمان صاحبہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4190 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*4190: **محترمہ کنول نعمان:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال میں ڈاکٹرز کی کل کتنی اسامیاں ہیں، شعبہ وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ ڈاکٹرز کی کمی ہے جس سے خواتین مریضوں کو مشکلات پیش آرہی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ، لاہور میں ڈاکٹرز حضرات کی کل منظور شدہ اسامیاں 176 ہیں جن میں سے 168 ڈاکٹر کام کر رہے ہیں جبکہ آٹھ اسامیاں خالی ہیں۔

ہسپتال ہذا کے مختلف شعبہ جات میں ادارہ سماجی تحفظ کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، نہیں، یہ درست نہیں جیسا کہ اُوپر دی گئی تفصیل میں بیان کیا گیا ہے کہ گائنی ڈیپارٹمنٹ میں ادارہ سماجی تحفظ کے تحت کام کرنے والے گائناکالوجسٹ کی تعداد تین ہے جو کہ ہسپتال میں گائنی کے حوالے سے آنے والے مریضوں کے لئے کافی ہے لہذا ہسپتال ہذا میں گائناکالوجسٹ ڈاکٹرز کی کوئی کمی نہیں ہے۔

(ج) کیونکہ ہسپتال ہذا کے گائنی ڈیپارٹمنٹ میں ڈاکٹروں کی کوئی کمی نہیں لہذا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں ڈاکٹروں کی بھرتی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ ڈاکٹروں کی جو منظور شدہ اسامیاں 176 ہیں جن میں سے 168 ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اور آٹھ اسامیاں خالی ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ آٹھ اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! پہلے بھی وہ اس کا جواب دے چکے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! مزید دوبارہ پھر بتا دیں محترمہ شاید موجود نہیں تھیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ہم ہر وقت advertise کرتے ہیں آپ یہاں دیکھیں کہ جو specialties ہیں وہ vacant ہیں اب specialists کے لئے ہم advertise بھی کرتے ہیں مگر specialist کو بہتر opportunity ہو گی تو ہم اُن کو match کرنے کی کوشش کریں گے، ان کی salaries کو match کرنے کی کوشش کر رہے ہیں سوائے ایک میڈیکل آفیسر کے باقی سب specialties ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان کو advertise کر رہے ہیں، اس چیز کو encourage کر رہے ہیں اور ان کو زیادہ facilitate کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ وہ کسی طرح سوشل سکیورٹی ہسپتال میں آکر services کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3871 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4304 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3955 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول کے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3955: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول 2014 کے تحت ضلع وہاڑی کو کتنے فنڈز دیئے گئے؟

(ب) یہ فنڈز کس کس مد میں خرچ کئے گئے، کتنی رقوم کھلاڑیوں میں تقسیم ہوئی اور دیگر اخراجات کہاں کہاں کئے گئے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول کو منعقد کروانے کے لئے ضلعی اور تحصیل level پر جو کمیٹیاں بنائی گئیں، ان کی تعداد اور تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے کیا ان میں خواتین ممبرز کو بھی نمائندگی دی گئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ضلعوں کو جو فنڈز دیئے گئے وہ صرف ضلعی حکومت کے انڈر چلنے والے محکموں پر خرچ کئے گئے جبکہ پنجاب حکومت کے تحت چلنے والے اداروں کو اس میں سے کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی، اگر جواب اثبات میں ہے تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی فنڈز نہ دیئے ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے حکومت پنجاب کی پالیسی کے تحت سپورٹس بورڈ پنجاب کی گائیڈ لائن کے مطابق پنجاب یوتھ فیسٹیول 2014 کے سلسلے میں -/4088500 روپے دیئے گئے۔

(ب) یہ فنڈز ضلع سطح پر ہونے والے مقابلہ جات، افتتاحی و اختتامی تقریبات، سامان سپورٹس، یونیفارم، انعامات، اعزازیہ ریفری و ججز وغیرہ کے سلسلے میں خرچ کئے گئے شامل ہیں۔ انٹر ڈسٹرکٹ ملتان ڈویژن مقابلہ جات کے لئے کھلاڑی سکولز (بوائز اینڈ گرلز) کالجز (بوائز اینڈ گرلز) اور جنرل پبلک کے ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئے اور ضلعی و ڈویژن سطح پر اوّل، دوئم آنے والے کھلاڑی کو مبلغ -/419600 روپے کیش پرائز دیئے گئے۔

(ج) پنجاب یوتھ فیسٹیول کے انعقاد کے سلسلے میں ضلع وہاڑی میں گاؤں اور محلہ سطح پر 914 سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل تشکیل دی گئیں۔ یونین کونسل کی سطح پر 89 سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل اور 89 ہی ایگزیکٹو کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور ضلع کی تین تحصیلوں میں تین تحصیل سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل اور تین ایگزیکٹو کمیٹی تحصیل سپورٹس کونسل جبکہ ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل اور ایگزیکٹو کمیٹی ڈسٹرکٹ سپورٹس کونسل تشکیل دی گئی۔ ہر سطح پر ہر کونسل میں سپورٹس بورڈ پنجاب کی ہدایت کے مطابق خواتین کو نمائندگی دی گئی۔

(د) ضلعی حکومت کو حکومت پنجاب کی جانب سے سالانہ فنڈز جاری ہوتے ہیں۔ ضلعی حکومت وہاڑی کے کل سالانہ بجٹ میں سے 2 فیصد سپورٹس فنڈ اور 2 فیصد یوتھ آفیئر فنڈ مختص کیا جاتا ہے، جس میں سے ضلعی حکومت ڈسٹرکٹ سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل وہاڑی کو سپورٹس بورڈ پنجاب کی گائیڈ لائن کے مطابق ڈی سی او صاحب کی منظوری سے پنجاب یوتھ فیسٹیول اور دیگر سپورٹس مقابلوں کے لئے گرانٹ ریلیز کرتی ہے اور دیگر صوبائی محکموں کو بھی حکومت کی ہدایت کے مطابق فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول کے فنڈز کس مد میں خرچ کئے گئے، کتنی رقم کھلاڑیوں میں تقسیم کی گئی اور باقی اخراجات کہاں کہاں کئے گئے مگر اس کا تفصیلاً جواب نہیں دیا گیا صرف یہی بتایا گیا کہ اختتامی، افتتاحی تقریبات میں پیسے خرچ ہوئے، سپورٹس کا سامان خریدا گیا، یونیفارم خریدے گئے اور اعزازیہ دیا گیا۔ میں نے تو ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ detail مانگی تھی وہ مجھے نہیں دی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ کے پاس کوئی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! جو پہلے جواب اس ایوان اور معزز ممبر کے سامنے رکھا گیا تھا اس کے حوالے سے میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ جو رقم خرچ کی گئی ہے وہ ٹی اے / ڈی اے اور کھلاڑیوں کو refreshment فراہم کرنے پر کی گئی ہے کیونکہ یہ ایک set pattern ہے کہ جب سپورٹس فیسٹیول ہوتے ہیں تو جو وہاں پر کھلاڑی آتے ہیں ان کے لئے کوئی جوس یا کھانے پینے کا چھوٹا موٹا بندوبست کرنا پڑتا ہے لہذا یہ رقم

ٹی اے / ڈی اے اور کھلاڑیوں کی refreshment کے لئے فراہم کی گئی۔ بوائز اینڈ گرلز کالج اور جو general public وہاں پر آئی تھی اس کے لئے 400 2,45 روپے بسلسلہ یوتھ فیسٹیول 2014 ادا کئے گئے ہیں۔ وہاڑی اور ملتان کے جو participants تھے اس میں 635 ممبران تھے اور ملتان سے لاہور جن کو travelling کروائی گئی وہ 160 لوگ تھے ان کو جو ٹی اے / ڈی اے دیا گیا یہ بھی اسی رقم سے دیا گیا۔ District level پر مقابلہ جات کے لئے جو کھیلوں کا سامان فراہم کیا گیا اس میں مندرجہ ذیل کھیلوں کا سامان خریدا گیا۔ یہ سامان 17 لاکھ 44 ہزار روپے کا تھا جس میں کرکٹ، فٹبال، باسکٹ بال، بیڈ منٹن، Tag of War، ٹیبل ٹینس، والی بال، ایتھلیٹکس، Chess کے لئے مختلف کٹیں اور کبڈی کے لئے سامان خریدا گیا۔ یہ جو سامان خریدا گیا اس کی تمام detail میرے پاس موجود ہے جو شاید جواب کے ساتھ نہیں ہے اگر معزز ممبر میری بہن جاننا چاہتی ہیں تو اس حوالے سے یہ ساری detail ہے اگر یہ کہیں گی تو میں ان کو provide کر دوں گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! انہوں نے جو انعامات کی تفصیل بیان کی ہے میں نہیں سمجھتی کہ وہ انعامات ان players تک پہنچ پائے ہیں اگر مجھے اس کی written form میں detail دے دی جائے تو میرے خیال میں وہ زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس کی detail محترمہ کو فراہم کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول کو منعقد کروانے کے لئے ضلعی اور تحصیل level پر جو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ان میں خواتین ممبران کو کیا نمائندگی دی گئی ہے؟ انہوں نے صرف یہی کہا ہے کہ جو بھی سپورٹس بورڈ پنجاب ہے اس کی ہدایت کے مطابق نمائندگی دی گئی ہے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ یہ نمائندگی کتنے percent ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! اس میں بالکل خواتین کو نمائندگی دی گئی ہے اگر چیئر اجازت دے تو میں پوری کمیٹی کا نام پڑھ دوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کیا یہ اتنی لمبی detail پڑھ دیں؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! پڑھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، پڑھ دیں۔

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM (Ch. Sarfraz Afzal): Mr Speaker! As per direction of Sports Board Punjab the Tehsil Sports and Youth Development Council is constituted as under

1۔	جناب محمد ثاقب خورشید	ایم پی اے
2۔	میاں عرفان دولتانہ	ایم پی اے
3۔	محترمہ فرح منظور	ایم پی اے
4۔	چودھری جاوید اقبال	Nominated by Staring Committee
5۔	حاجی معراج خورشید	
6۔	حاجی فقیر یوسف	اسسٹنٹ کمشنر وہاڑی
7۔	ایس ڈی او	Provincial Building
8۔	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، وہاڑی	
9۔	تحصیل میونسپل آفیسر، وہاڑی	
10۔	تحصیل سپورٹس آفیسر، وہاڑی	
11۔	جناب شاہد سلطان	
12۔	محترمہ رضیہ سلطان	
13۔	جناب طاہر شریف گجر	
14۔	ظفر بلوچ	
15۔	شاہد عالم	
16۔	سعید اختر	
17۔	رانا ظہیر سلطان	
18۔	محترمہ شازیہ نسیم	
19۔	پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج، وہاڑی	

جناب سپیکر! اس کمیٹی میں تین خواتین ممبر already موجود ہیں جن میں سے ایک ممبر صوبائی اسمبلی بھی ہیں۔ جس جس ضلع یا تحصیل میں سپورٹس کے حوالے سے جس طریقے سے خواتین

کی participation ہوتی ہے اس حوالے سے ان کو add کر لیا جاتا ہے۔اگر میری بہن معزز ممبر یہ خواہش رکھتی ہیں یا سمجھتی ہیں کہ یہ اس میں بہتر کردار ادا کر سکتی ہیں تو جو آئندہ سپورٹس فیسٹیول ہونا ہے اور اس کی کمیٹی بنے گی تو ہم ڈی سی او کو کہہ دیتے ہیں کہ اس کمیٹی میں معزز ممبر کا نام بھی شامل کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! مجھے ان کمیٹیوں کی detail چاہئے کیونکہ میں written form میں لینا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ تو میں نے پہلے کہہ دیا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بس، enough۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ جز(د) میں انہوں نے کہا ہے کہ ضلعوں کو جو فنڈز دیئے گئے وہ صرف ضلعی حکومت کے under چلنے والے محکموں پر خرچ نہیں کئے گئے بلکہ صوبائی محکموں کو بھی اس میں سے رقم فراہم کی گئی جبکہ میں سمجھتی ہوں اور میری اطلاع کے مطابق محکمہ بہبود آبادی کو اس میں سے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا۔ براہ مہربانی اس کو چیک کیا جائے ان لوگوں نے اپنے وسائل سے رقم جمع کی اور یہ مقابلہ جات خود کرواتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے پورے صوبے کے لئے ایک پالیسی بنائی ہے کہ جو ڈسٹرکٹ کا فنڈ ہو گا اس میں سے دو فیصد Sports activities کے لئے اور دو فیصد Youth Affairs کی activities کے لئے ہو گا۔اس کے علاوہ دیگر صوبائی محکموں کو بھی حکومت کی ہدایت کے مطابق فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔جو on ground situation ہوتی ہے اس کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے لیکن یہ ایک set standard ہے کہ پنجاب حکومت کی طرف سے جو فنڈ ضلعی حکومت کو جاتا ہے اس میں سے چار فیصد یعنی دو فیصد Youth Affairs کے لئے اور دو فیصد Sports activities کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

یہ صرف ایک وہاڑی میں ہی نہیں بلکہ پنجاب کے جتنے اضلاع ہیں ان سب میں یہی standard set ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4446 محترمہ ناہید نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4205 میاں طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4447 محترمہ ناہید نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4247 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: شاہین سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

*4247: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شاہین سٹیڈیم کے نام سے ضلع کا واحد فٹبال سٹیڈیم جھنگ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ پر واقع تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سٹیڈیم میں موجود باسکٹ بال گراؤنڈ کو مکمل ختم کر کے اور فٹبال گراؤنڈ کے داخلی راستے شائقین کے بیٹھنے کے لئے بنائی گئی، سیڑھیوں اور گراؤنڈ کے ایک حصے پر قبضہ کر کے ماڈل بازار قائم کر دیا گیا ہے کیا گراؤنڈ کی یہ تباہی محکمہ کی آشیر باد سے ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ کھیل کے گراؤنڈ اور گرین بیلٹ کی حیثیت تبدیل نہ کرنے کے اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

(د) کیا محکمہ نے ضلع کا واحد فٹبال گراؤنڈ اور باسکٹ بال گراؤنڈ ختم کئے جانے کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے یا متبادل گراؤنڈ بنانے کے لئے کوئی اقدامات کئے ہیں، اگر کئے ہیں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) یہ درست ہے کہ شاہین فٹبال گراؤنڈ اپنی جگہ پر موجود ہے اور فٹبال کھیلنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع بھر میں کئی دوسرے نجی فٹبال گراؤنڈ موجود ہیں۔

(ب) فٹبال گراؤنڈ موجود ہے تاہم گراؤنڈ کے ایک حصہ میں حکومت پنجاب کی ہدایت پر ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ماڈل بازار قائم کیا ہے تاہم شاہین گراؤنڈ میں باسکٹ بال گراؤنڈ نہ ہے البتہ فٹبال گراؤنڈ میں علیحدہ جگہ پر باسکٹ بال گراؤنڈ بنایا جا سکتا ہے۔

(ج) گراؤنڈ کی حیثیت تبدیل نہ کی گئی ہے فٹبال گراؤنڈ اپنی جگہ پر موجود ہے۔

(د) فٹبال گراؤنڈ موقع پر موجود ہے اور وہاں روزانہ گیم ہو رہی ہے اور باسکٹ بال گراؤنڈ کے لئے جگہ موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شاہین سٹیڈیم کے نام سے ضلع کا واحد فٹبال سٹیڈیم جھنگ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ پر واقع تھا؟ انہوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ درست ہے کہ شاہین فٹبال گراؤنڈ اپنی جگہ پر موجود ہے اور فٹبال کھیلنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ ضلع بھر میں کئی دوسرے نجی فٹبال گراؤنڈ موجود ہیں۔ اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ درست نہیں ہے۔ شاہین سٹیڈیم جو تھا وہ تقریباً ختم کر دیا گیا ہے۔ جز (ب) میں تسلیم کیا گیا ہے کہ اس کے ایک حصہ پر پنجاب حکومت کی ہدایات کے مطابق ماڈل بازار قائم کر دیا گیا ہے۔ دوسری وجہ اس میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے اس کا جواب تو لے لیں۔ آپ کیا کہتے ہیں کہ یہ وہاں پر موجود نہیں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سٹیڈیم ختم ہو گیا ہے صرف partially تھوڑا سا حصہ تبدیل ہو کر گراؤنڈ کے طور پر رہ گیا ہے۔ وہ بطور سٹیڈیم ختم ہو گیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں آپ چاہتے کیا ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ جو ختم کیا گیا ہے اس کی revival ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! شاہین فٹبال گراؤنڈ کیوں ختم کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چوہدری سرفراز افضل): جناب سپیکر! وہ ختم نہیں کیا گیا یہ شاہین فٹبال سٹیڈیم اپنی جگہ پر exist کرتا ہے وہاں پر گراؤنڈ بھی موجود ہے۔ عوام کی بہتری کے لئے حکومت پنجاب نے تمام اضلاع میں سستے ماڈل بازار کے قیام کا سلسلہ شروع کیا تھا تو اس گراؤنڈ یا سٹیڈیم کے کچھ حصے پر جس میں گراؤنڈ کی ضرورت نہیں تھی اس پر عوام کی فلاح اور سہولت کے لئے ایک ماڈل بازار قائم کیا گیا لیکن اس سے گراؤنڈ کو disturb نہیں کیا گیا۔ وہ سٹیڈیم حکومت کے ذیلی ادارے ٹی ایم اے کی پراپرٹی ہے اور direct sport department کے اندر fall نہیں کرتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چوہدری صاحب! آپ آخری ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میں نے اس میں یہ سوال پوچھا تھا کہ کیا یہ کھیل کے گراؤنڈ اور گرین بیلٹ کی حیثیت تبدیل نہ کرنے کے اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا اور اس سلسلے میں سپریم کورٹ کی بڑی واضح direction ہے کہ گرین بیلٹ اور گراؤنڈ کی حیثیت آپ تبدیل نہیں کر سکتے تو کیا ضلعی انتظامیہ کو یہ حق حاصل ہے کہ اسے گرین بیلٹ اور گراؤنڈ تبدیل کرنے کی باقاعدہ اجازت دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چوہدری سرفراز افضل): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے اس حوالے سے ہم نے جواب دے دیا ہے کہ گراؤنڈ کی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا گیا ہے، فٹبال گراؤنڈ اپنی جگہ پر موجود ہے اور اس کا ایریا بھی اپنی جگہ پر موجود ہے لیکن چونکہ انہوں نے اعلیٰ عدلیہ کا ریفرنس دیا ہے تو میں نے محکمے کو ہدایت کر دی ہے کہ جس ریفرنس کی معزز ممبر بات کر رہے ہیں اس کو چیک کیا جائے کہ کون سی عدالت کے کیا احکامات ہیں۔ وہ جو اعلیٰ عدلیہ کے احکامات ہوں گے اور as per directions of court ہوں گی ان پر عمل کیا جائے گا اور اگر کہیں پر بھی کوئی چیز سامنے آئے گی کہ وہاں پر خدانخواستہ عدالت کے کسی فیصلے کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو دور کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چوہدری صاحب! جس دن آپ کے محکمے کے next questions ہوں گے اس دن آپ اس کا detail جواب دیں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی برائے سیکرٹری امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع اوکاڑہ: تفریحی مقامات کی تفصیلات

*3196: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں بالخصوص ہیڈ سلیمانکی میں ٹورسٹ کے لئے کتنے تفریح مقامات ہیں؟

(ب) کیا حکومت ضلع اوکاڑہ میں موجود تفریح مقامات کو جدید تقاضوں کے مطابق اپ ڈیٹ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں مزید کوئی ٹورسٹ ریزاٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ہیڈ سلیمانکی جو کہ اوکاڑہ شہر سے تقریباً 40 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے بنیادی طور پر دریائے ستلج پر آبپاشی کا ایک منصوبہ ہے۔ جس نے وقت گزرنے کے ساتھ ایک تفریحی مقام کی حیثیت حاصل کر لی ہے اس کے علاوہ اس مقام پر محکمہ جنگلات و ماہی پروری نے وائلڈ لائف پارک بھی بنایا ہوا ہے۔

جہاں تک ضلع اوکاڑہ میں دیگر تفریحی مقامات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں محکمہ YASAT کے زیر انتظام چاکر خان رند کا مقبرہ قابل ذکر ہے۔ یہ مقبرہ ست گرہ کے مقام پر واقع ہے اس مقبرہ پر مقامی طور پر بھی سالانہ عرس منعقد کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بارڈر پر Flag Lowering کی تقریب بھی ایک تفریحی تقریب ہے۔

(ب) جہاں تک تفریحی مقامات کو جدید تقاضوں کے مطابق اپ ڈیٹ کرنے کا تعلق ہے تو محکمہ YASAT نے چاکر خان رند کے مقبرہ کو توسیع دینے کا منصوبہ بنایا ہے۔

(ج) ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب ضلع اوکاڑہ میں ابھی کوئی ریزاٹ بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے تاہم اگر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کسی مناسب جگہ کا تعین کرے گی تو اس پر ضرور عملدرآمد کیا جائے گا۔

فیصل آباد: سپورٹس سٹیڈیم کے لئے مختص شدہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4205: میاں طاہر: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سپورٹس سٹیڈیم کی دیکھ بھال کرنے کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان سٹیڈیم کے سال 14-2012 میں کتنا فنڈز مختص کیا گیا ہے؟

(د) مختص شدہ فنڈ سے سٹیڈیم میں کون کون سی کھیلیں منعقد کروائی گئی ہیں اور بقایا فنڈ کتنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں آبادی کے تناسب سے ہاکی، فٹبال، والی بال، کرکٹ، کبڈی و دیگر کھیلوں کے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) فیصل آباد شہر میں مندرجہ ذیل سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ ہیں۔

سٹیڈیمز

1- اقبال سٹیڈیم، فیصل آباد

2- ہاکی سٹیڈیم، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد

گراؤنڈز

1- بوہڑانوالی کرکٹ گراؤنڈ، نزد باغ جناح، کلب روڈ، فیصل آباد

2- دھوبی گھاٹ گراؤنڈ، نزد والا چوک، فیصل آباد

3- الفتح فٹبال گراؤنڈ، ستیانہ روڈ، پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد

4- پولو گراؤنڈ، نزد عبداللہ پور، فیصل آباد

5- مدینہ فٹبال گراؤنڈ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد

(ب)

1۔ اقبال ٹاؤن فیصل آباد کی دیکھ بھال کرنے کے لئے کل 35 ملازم کام کر رہے ہیں۔

2۔ ہاکی سٹیڈیم، فیصل آباد کی دیکھ بھال کے لئے 11 ملازم کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان سٹیڈیم کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔

(د) پنجاب یوتھ فیسٹیول کے دوران تحصیل سطح، ضلعی سطح اور ڈویژن کی سطح کے کرکٹ اور ہاکی کے تمام مقابلہ جات ان سٹیڈیمز میں ہی منعقد ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف کلب بھی ان سٹیڈیمز میں کھیلتے ہیں۔

(ہ) جی ہاں! سالانہ ترقیاتی پروگرام ADP کے تحت آبادی کے تناسب سے کھیلوں کے گراؤنڈز کی تعمیر کی جارہی ہیں۔

ضلع لاہور میں محکمہ محنت کے سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*4744: ڈاکٹر مراد راس : کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ محنت کے کتنے سکول کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار بتائیں اور ان بچوں کو کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کل کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

(د) ان سکولوں میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) ان اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع لاہور میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے درج ذیل چھ سکول کام کر رہے ہیں:۔

نمبر شمار	سکول کا نام
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) نشتر کالونی، لاہور
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) نشتر کالونی، لاہور
3	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول نشتر کالونی، لاہور (مارننگ شفٹ)
4	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول نشتر کالونی، لاہور (ایوننگ شفٹ)
5	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) ڈیفنس روڈ، لاہور
6	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) ڈیفنس روڈ، لاہور

(ب) ان سکولوں میں بچوں کی تعداد 7234 ہے جن کی سکول وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان بچوں کو درج ذیل سہولیات مفت فراہم کی جا رہی ہیں:

(الف) یونیفارم (موسم سرما اور گرما کے لئے)

(ب) ٹرانسپورٹ (گھر سے سکول اور سکول سے گھر پہنچانے کے لئے)

(ج) درسی کتب

(د) کاپیاں

(ہ) سٹیشنری

(ج) ان سکولوں میں کل 7234 بچے زیر تعلیم ہیں جن کی تفصیل سکول وار ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سکولوں میں اساتذہ کی 119 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے وزیراعلیٰ کی سمری پر منظوری موصول ہو گئی ہے اور ان اسامیوں کو میرٹ پر پُر کرنے کی کارروائی زیر عمل ہے۔

بہاولنگر: سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

*4613: جناب **محمد نعیم انور**: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس میں کوئی ایک بھی سٹیڈیم موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے فورٹ عباس نے سٹیڈیم کے لئے رقبہ مختص کیا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز سے تحصیل سپورٹس آفیسر کی سیٹ خالی ہے جس کی وجہ سے کھیل اور کھلاڑی دونوں متاثر ہو رہے ہیں؟

(د) کیا محکمہ تحصیل سپورٹس آفیسر تعینات کرنے اور سٹیڈیم کی تعمیر کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیرامور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پی پی-284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس میں کوئی ایک بھی سٹیڈیم موجود نہ ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ ٹی ایم اے فورٹ عباس کے ریکارڈ کے مطابق سٹیڈیم کے لئے کوئی رقبہ مختص نہ ہے۔

(ج) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ جون 2010 سے تحصیل سپورٹس آفیسر کی پوسٹ خالی ہے۔

(د) ڈائریکٹوریٹ میں کل 129 تحصیل سپورٹس آفیسر کی اسامیاں موجود ہیں لیکن اس وقت محکمہ کے پاس 87 تحصیل سپورٹس آفیسرز تعینات ہیں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیجی جارہی ہے جیسے ہی آفیسرز محکمہ میں تعینات ہوں گے فورٹ عباس سمیت ساری خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔
سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے تحصیل فورٹ عباس میں ابھی کوئی جگہ مختص نہ ہے۔ جونہی سٹیڈیم کے لئے جگہ دستیاب ہو گی سٹیڈیم کے لئے سکیم تجویز کر دی جائے گی اور حکومت پنجاب سپورٹس کی ترقی کے لئے سٹیڈیم بنانے میں بڑی دلچسپی رکھتی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکرز ویلفیئر بورڈ سے متعلقہ تفصیلات

*4921: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کسی بھی ضلع میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت سکول قائم کرنے کے لئے طریق کار اور پیمانہ کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مزدوروں کے بچوں کے لئے محکمہ لیبر کی طرف سے کوئی تعلیمی سہولیات فراہم نہیں کی گئی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت مزدوروں کے بچوں کے لئے سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) کسی بھی ضلع میں ورکرز ویلفیئر سکول کے قیام کا پیمانہ درج ذیل امور پر منحصر ہے:

- ❖ متعلقہ ضلع میں 1934 فیکٹری ایکٹ کے تحت قائم شدہ انڈسٹریل یونٹس موزوں تعداد میں موجود ہونے چاہئیں۔

❖ رجسٹرڈ ورکرز کی درج بالا انڈسٹریل یونٹس میں تعیناتی۔

ورکرز ویلفیئر بورڈ جائزہ کار پر مبنی رپورٹ متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر اور دیگر متعلقہ اداروں سے طلب کرتا ہے۔ اس رپورٹ کے تناظر میں ورکرز ویلفیئر بورڈ مطلوبہ سکول کے قیام کی منظوری کی سفارشات گورننگ باڈی یعنی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد کو بھجوا دیتا ہے۔

گورننگ باڈی کی منظوری کے بعد میسر وسائل کی موجودگی میں کرایہ پر دستیاب عمارت یا نئی عمارت کی تعمیر پر ورکرز ویلفیئر سکول کا متعلقہ ضلع میں قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مزدوروں کے بچوں کے لئے محکمہ لیبر کی طرف سے ابھی تک کوئی سکول قائم نہیں کیا گیا۔ تاہم پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے دوران سال 14-2013 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ورکرز کے 165 بچوں کو سکالرشپ کی مد میں۔/5,457,251 روپے کی رقم ادا کی۔

(ج) فی الحال ایسا کوئی مطالبہ ورکرز یونینز/ ورکروں یا دیگر ملحقہ اداروں کی جانب سے ورکرز ویلفیئر بورڈ کو موصول نہیں ہوا ہے۔ مطلوبہ اعداد و شمار پر مبنی رپورٹ / ڈیمانڈ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکرز ویلفیئر سکول کے قیام کی جانب پیشرفت ہو سکتی ہے۔ فی الوقت ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع وہاڑی: محکمہ محنت و انسانی وسائل کے سکولز سے متعلقہ تفصیلات

1: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ محنت کے کتنے سکول کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی سکولز وار تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان سکولوں میں کون سی شرائط اور طریق کار پر داخل کیا جاتا ہے، بچوں کو انتظامیہ کون کون سی سہولیات فراہم کرتی ہے؟

(د) ہر سکول میں اساتذہ اور دیگر سٹاف کی کتنی اسامیاں کون کون سی ہیں نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب سے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ محنت کے تحت کوئی سکول نہیں ہے۔

(ب) جز(الف)ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) جز(الف)ملاحظہ فرمائیں۔

(د) جز(الف)ملاحظہ فرمائیں۔

ضلع سیالکوٹ، محکمہ سپورٹس میں تعینات عملہ سے متعلقہ تفصیلات

16: رانا محمد افضل: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل پسرور اور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں محکمہ سپورٹس کا عہدہ وار کتنا عملہ تعینات ہے؟

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں سپورٹس کی ترقی کے لئے سال 11-2010 تا 14-2013 کتنے فنڈز جاری ہوئے؟

(ج) اگر فنڈز نہیں دیئے تو مستقبل میں فنڈز جاری کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل پسرور میں ایک تحصیل سپورٹس آفیسر اور ایک کلرک موجود ہے جبکہ تحصیل ڈسکہ میں تحصیل سپورٹس آفیسر کی پوسٹ خالی ہے صرف ایک کلرک موجود ہے۔

(ب) تحصیل پسرور

i. 2010–11 میں اقبال سٹیڈیم چاروہ کے لئے 12.100 ملین کے فنڈز جاری کئے۔

ii. ٹی ایم اے پسرور نے پنجاب سپورٹس فیسٹیول 2011–12 میں -/2,36,000 روپے کے فنڈز جاری کئے۔

iii. پنجاب یوتھ فیسٹیول 2012–13 میں -/2,39,000 روپے کے فنڈز جاری کئے۔

iv. پنجاب یوتھ فیسٹیول 2013–14 میں -/8,04,730 روپے کے فنڈز جاری کئے۔

تحصیل ڈسکہ

i. ٹی ایم اے ڈسکہ پنجاب سپورٹس فیسٹیول 2011–12 میں -/2,36,000 روپے کے فنڈز جاری کئے۔

ii. پنجاب یوتھ فیسٹیول13-2012میں -/2,39,000روپے کے فنڈز جاری کئے۔

iii. پنجاب یوتھ فیسٹیول14-2013میں -/8,18,410روپے کے فنڈز جاری کئے۔

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مستقبل میں فنڈز جاری کرنے کاارادہ رکھتی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں کھیلوں کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

17: **رانا محمد افضل**: کیاوزیرامور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ڈسکہ اور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں کھیلوں کی کتنی گراؤنڈاور سٹیڈیم ہیں؟

(ب) کیاحکومت دیہی علاقوں میں اراضی کی دستیابی پر دیہی سٹیڈیم بنانے کاارادہ رکھتی ہے کیاایسی کوئی پالیسی ہے؟

وزیرامور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانامشہود احمد خان):

(الف) تحصیل ڈسکہ میں ایک کرکٹ سٹیڈیم اور سات سکول وکالج کی گراؤنڈز ہیں جبکہ تحصیل پسرور میں ایک فٹبال سٹیڈیم GHS Charwa اور پانچ سکول وکالج کی گراؤنڈز ہیں۔

(ب) جی، ہاں! 2014 سے 2018 کی سکیموں میں ان کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان کو بنانے کی تجویز بھی دی گئی ہے۔

لاہور: میاں میر دربار میں واقع بارہ دری سے متعلقہ تفصیلات

131: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیاوزیرامور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ میاں میر دربار لاہور حلقہ پی پی-147 میں واقع بارہ دری کی حالت انتہائی خراب ہے اور یہاں پر سیاحوں کو کوئی سہولت میسر نہ ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس بارہ دری میں صفائی نہ ہونے کے برابر ہے یہاں پر ٹائلٹ اور پینے کے لئے پانی نہ ہے؟

(ج) کیاحکومت اس بارہ دری کی حالت بہتر بنانے اور سہولیات فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں توکیاوجوہات ہیں؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال 2011 میں اٹھارویں ترمیم کے تحت وفاقی محکمہ آثار قدیمہ سے 149 تاریخی مقامات محکمہ آثار قدیمہ حکومت پنجاب کو منتقل کئے گئے تھے اور ان میں مذکورہ بارہ دری بھی شامل ہے ان تاریخی مقامات میں سے زیادہ تر عمارتوں کی حالت خراب تھی۔ محکمہ ہذا ان کی باری باری مرمت کروا رہا ہے۔ یہ بارہ دری در حقیقت نادرہ بیگم کا مقبرہ ہے جو حلقہ پی پی۔147 میں واقع ہے چونکہ یہ بارہ دری / مقبرہ دربار حضرت میاں میر سے متصل ہے اس لئے سیاحوں کو بنیادی سہولتیں (پینے کا پانی و بیت الخلاء) دربار سے میسر ہو جاتی ہیں اس لئے یہاں علیحدہ سے سہولت مہیا نہیں کی گئی ہے علاوہ ازیں مذکورہ عمارت کے ساتھ کوئی قطعہ زمین مہیا نہ ہے جہاں ان سہولیات کی فراہمی کے لئے ضروری تعمیرات کی جائیں۔

(ب) محکمہ ہذا کا سٹاف عمارت مذکورہ کی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کرتا ہے اور اس کے چاروں اطراف کے lawns کی دیکھ بھال محکمہ PHA کا سٹاف کرتا ہے۔ سائرین کو ٹائلٹ اور پینے کے پانی کی سہولت نزدیکی دربار حضرت میاں میر سے میسر ہے۔

(ج) محکمہ نے اس تاریخی عمارت کی مرمت کے لئے تقریباً 5 لاکھ روپے کا تخمینہ تیار کیا ہے اور رواں مالی سال 15-2014 میں اس کی ضروری مرمت کروا دی جائے گی۔

لاہور: ضلعی سپورٹس آفس میں تعینات سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

269: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلعی سپورٹس آفس لاہور میں کوئی سٹاف کام کر رہا ہے اگر ہاں تو کتنا ان کے نام، گریڈ، پوسٹ اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ سٹاف کو کوئی کام دیا گیا ہے اگر ہاں تو کہاں کہاں ٹریننگ / کام کرنے کی جگہ ہے؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں! تحصیل سپورٹس آفس لاہور میں سٹاف کام کر رہا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آفیسر / آفیشل	گریڈ	پوسٹ	تاریخ تعیناتی
01	عامر شہزاد بٹ	بی ایس 17	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر لاہور	20-09-1999
02	آصف نعیم ورک	بی ایس 16	تحصیل سپورٹس آفیسر، ماڈل ٹاؤن لاہور	12-10-2007
03	تنویر عباس	بی ایس 16	تحصیل سپورٹس آفیسر، لاہور سٹی لاہور	12-07-2013
04	اسد عباس	بی ایس 07	جونیئر کلرک	13-11-2007

(ب) جی ہاں! مذکورہ سٹاف کو کام دیا گیا ہے اور کام کرنے کی جگہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام آفیسر/آفیشل	پوسٹ	کام کرنے کی جگہ
01	عامر شہزاد بٹ	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر لاہور	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس اقبال پارک سپورٹس کمپلیکس، لاہور
02	آصف نعیم ورک	تحصیل سپورٹس آفیسر، ماڈل ٹاؤن لاہور	تحصیل ماڈل ٹاؤن، از دفتر اسسٹنٹ کمشنر ماڈل ٹاؤن لاہور
03	تنویر عباس	تحصیل سپورٹس آفیسر، لاہور سٹی لاہور	تحصیل سٹی از دفتر اسسٹنٹ کمشنر لاہور سٹی لاہور
04	اسد عباس	جونیئر کلرک	تحصیل سپورٹس آفس ماڈل ٹاؤن، لاہور

ضلعی سپورٹس آفس فیصل آباد میں سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

301: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلعی سپورٹس آفس فیصل آباد میں کوئی سٹاف کام کر رہا ہے، اگر ہاں تو کتنا، ان کے نام، مع عہدہ اور تعیناتی کی تاریخ کی مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا محکمہ سپورٹس کی کوئی آمدن بھی ہوتی ہے۔ اگر ہاں تو کس کس ضلع آفس سے اور سال 12-2011 سے آج تک ان آفس سے کتنی آمدنی ہوئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلعی سپورٹس آفس میں مندرجہ ذیل سٹاف کام کر رہا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مستقل گورنمنٹ ملازمین

نمبر شمار	نام	عہدہ	سکیل	تاریخ تعیناتی
1	اللہ دتہ طاہر	ڈسٹرکٹ کوچ	BS-16	24-04-1995
2	منزہ مبارک	ڈسٹرکٹ لیڈی کوچ	BS-16	26-09-2006
3	راشد بلال	جونیئر کلرک	BS-07	18-10-2002
4	محمد رفیع	نائب قاصد	BS-02	01-09-1983

ان کے علاوہ عارضی طور پر مندرجہ ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں:

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ تعیناتی
1	محمد کاشف	کمپیوٹر آپریٹر	2009
2	محمد شریف	گراؤنڈ مین	1989
3	محمد لطیف	بیلدار	2009
4	اختر علی	بیلدار	2013
5	اشفاق تبسم	بیلدار	2013
6	محمد عامر	ڈرائیور	2012
7	رخسانہ بی بی	لیڈی کوچ	2012

(ب) محکمہ سپورٹس کی اپنی کوئی آمدن نہیں ہوتی۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! فرمائیں۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں وائس چانسلر کی تعیناتی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم معاملہ آپ کے توسط سے اس ایوان اور حکومت کے زیر غور لانا چاہتا ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہاولپور میں ایک اسلامیہ یونیورسٹی ہے اور یہ پانچ چھ مہینے کی مدت سے بغیر regular Vice Chancellor کے کام کر رہی ہے۔ ایک وائس چانسلر صاحب ریٹائرڈ ہوئے تو اس کے بعد انہوں نے دوسرا وائس چانسلر لگا دیا وہ ریٹائرڈ ہوئے تو اب تیسرا وائس چانسلر اس وقت acting کام کر رہا ہے۔ میں Search Committee کی composition پر بھی بہت سارے تحفظات رکھتا ہوں۔ (شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، order in the House جس نے باہر جانا ہے وہ چلا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مختلف نام جس کی افواہیں پھیلتی ہیں، وہ سارے کے سارے نام سنٹرل پنجاب یا اپر پنجاب سے آرہے ہیں۔ میں حکومت وقت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں اسلامیہ یونیورسٹی کے اندر بہت سارے ڈیپارٹمنٹ ہیں، وہاں بہت سارے لوگ باہر پی ایچ ڈی کر کے serve کر رہے ہیں، وہاں کے بھی پی ایچ ڈی ہیں انہوں نے ملک کے اندر سے بھی پی ایچ ڈی کی ہوئی ہیں اور بہت اہل اور قابل اساتذہ اور ایڈمنسٹریٹر بھی ہیں اس لئے میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت وہاں جلد از جلد وائس چانسلر تعینات کرے جس اس کا تعلق وہیں سے ہونا چاہئے یعنی بہاولپور سے ہی ہونا چاہئے جو معاملات کو سمجھ کر بہتر چلا سکتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایجوکیشن منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ آپ کی بات note کر لی گئی ہے جس دن وہ آتے ہیں میں ان سے بات کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتاتا ہوں کہ پنجاب میں اس وقت پانچ یونیورسٹیاں ہیں جو پچھلے کئی سالوں سے وائس چانسلر کے بغیر چل رہی ہیں۔ خدا کے لئے ٹائم پر فیصلے

کریں اور علاقے کی ضروریات کے مطابق فیصلے کریں۔ بہاولپور کی عوام باہر سے کسی وائس چانسلر کو قبول نہیں کرے گی۔

توجہ دلاؤ نوٹسز

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 641 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

اردو بازار لاہور میں دوران ڈکیتی نوجوان تاجر کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

641: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 25-اکتوبر 2014 نیوز چینل "ڈان" کی خبر کے مطابق اردو بازار لاہور میں ڈاکوؤں نے مزاحمت کرنے پر تاجر کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ بالکل درست ہے۔ یہ 25-اکتوبر 2014 کا واقعہ ہے۔ رات کے 8:00 بجے حامد رضا جو کہ اپنی دکان پر تھا ایک نامعلوم شخص نے موٹر سائیکل پر آ کر 30 بور کے پسٹل کے ساتھ ایک فائر کیا، وہ فائر اس کو گلے میں لگا اور اسی سے اس کی موت ہو گئی۔ 14/395 ایف آئی آر اور 302/34 درج ہو گئی ہے یہ ابھی تک ہماری سی آئی اے اور پولیس اس کو investigate کر رہی ہے۔ یہ basically target killing تھی۔ یہ بندہ جو شہید ہوا ہے اس کا شیعہ برادری سے تعلق تھا۔ ہمیں اس کی CDR مل گئی ہیں، مجھے ایس پی صاحب نے بتایا ہے کہ ہمیں ملزم مل گئے ہیں جس نے قتل کیا ہے اسے بہت جلد گرفتار کرنے والے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 653 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 665 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ضلع شیخوپورہ: فائرنگ سے چار افراد کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

665: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے تھانہ بھکھی کے علاقہ میں دن دہاڑے دو سگے بھائیوں اور ان میں سے ایک کے دونوں بیٹوں کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ بھکھی میں اس کی ایف آئی آر درج ہو گئی ہے جس کا نمبر 950/14 ہے، اب تک کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں، مقدمہ کی پیشرفت سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر داخلہ (کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ):

(الف و ب) یہ درست ہے۔ اس فائرنگ میں موقع پر چار لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ اس میں عدیل نامی شخص، اس کا باپ، اس کا چچا اور اس کا بھائی ظہیر قتل ہو گئے تھے۔ اس ایف آئی آر میں گیارہ افراد نامزد ہوئے ہیں جن میں تین خواتین بھی ہیں۔ ان کی آپس میں رشتہ پر کوئی بات چیت چل رہی تھی اور یہ اندرونی طور پر سارا فیملی واقعہ ہے۔ اس پر definitely ایف آئی آر درج ہو گئی ہے اس میں ایک شخص گرفتار ہوا ہے باقی لوگ مفرور ہیں۔ یہ واقعہ یکم دسمبر کو پیش آیا ہے، ہم نے دو ٹیمیں بنائی ہیں اور مجھے ڈی پی او صاحب نے یقین دلایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ باقی لوگ بھی بہت جلد پکڑے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا اس میں اب تک کوئی ایک گرفتاری بھی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے بتایا ہے کہ اس میں ایک آدمی گرفتار کر لیا ہے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ایک ملزم گرفتار کر لیا ہے، already وہ پولیس سٹیشن میں ہے۔ باقی ملزمان کے پیچھے دو ٹیمیں لگی ہوئی ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد ان کی بھی گرفتاری ہو جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ماضی میں یہ practice تھی کہ جب اس طرح کے توجہ دلاؤ نوٹسز آتے تھے تو متعلقہ ضلع کا ڈی پی او اور ایس ایچ او یا جو بھی آئی او تھا اس کو بھی بلایا جاتا تھا۔ یہ ایک اچھی practice تھی اور ان پر دباؤ بڑھتا تھا کہ ہمیں اس پر محنت کرنی ہے۔ اب یہ practice ختم ہوتی نظر آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایسی practice کو جاری رہنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں۔

وزیر داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہاں ڈی پی او وغیرہ موجود ہیں۔ گیلری میں نہیں ہیں لیکن میرے دفتر میں بیٹھے ٹی وی سکرین پر یہ ساری کارروائی دیکھ رہے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں۔ میں ممبران کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83-E کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحاریک التوائے کار جن میں اٹھائے گئے معاملہ پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جاچکی ہو اسمبلی میں پیش نہیں ہو سکتیں چونکہ مورخہ 15۔ دسمبر کو گنے کے کاشتکاروں کی شکایت، مورخہ 17۔ دسمبر کو زراعت سے متعلق مسائل اور مورخہ 18۔ دسمبر 2014 کو صحت سے متعلق مسائل پر بحث ہو گی لہذا مندرجہ ذیل تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی۔ 898/14 محترمہ ناہید نعیم صاحبہ۔ 1106/14 شیخ علاؤالدین صاحب۔ 1114/14 شیخ علاؤالدین صاحب۔ 1116/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ۔ 1146/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ۔ 1149/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب۔ 1157/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب۔ 1158/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ۔ 1160/14 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ۔ 1162/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب۔ 1164/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ 1166/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ۔ 1168/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب۔ 1173/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ۔ 1176/14 شیخ علاؤالدین صاحب۔ 1180/14 میاں خرم جہانگیر وٹو صاحب، خواجہ محمد نظام المحمود صاحب، محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ۔ 1190/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ! اب شیخ علاؤالدین صاحب اپنی تحریک التوائے کار نمبر 1096/14 پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنی تحریک التوائے کار پڑھنے سے پہلے آپ سے ایک گزارش کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! فرمائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کی کارروائی جو کہ مختلف چینلز پر دکھائی جاتی ہے، کیا آپ اس کارروائی کو خود دیکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نظر سے گزرتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کل میں کراچی میں تھا، جس طرح سے سندھ اسمبلی کی کارروائی مختلف چینلز پر دکھائی جاتی ہے یا اس کی رپورٹنگ ہوتی ہے، اس کے مقابلے میں ہماری اسمبلی کی جو کارروائی چینلز پر دکھائی جاتی ہے، آپ خود غور فرمالیں کہ یہ جو کیمرہ ہے یہ دنیا کا پہلا ٹی وی کیمرہ ہوگا جس سے یہاں پر رپورٹنگ ہو رہی ہے۔ میں یہ چیز کئی سالوں سے point out کر رہا ہوں کہ یہاں پر کوئی بھی معزز ممبر جو بات کرے وہ عوام تک پہنچنی چاہئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر لوگ کام کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں، اپنے حلقہ کی بات بھی کرتے ہیں لیکن وہ بات عوام تک نہیں پہنچتی۔ مختلف چینلز پر ہماری اسمبلی کی جو رپورٹنگ یا فلم دکھائی جاتی ہے believe کریں کہ یا تو وہ "تان سین" یا پھر تحریک پاکستان کی کوئی فلم لگتی ہے۔ کچھ پتا نہیں چلتا کہ کوئی معزز ممبر بول رہا ہے یا کسی نے بکری سر پر اٹھائی ہوئی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فرض کریں حکومت اس معاملے پر investment نہیں کرنا چاہتی تو پھر ایوان سے پیسے لے لئے جائیں۔ اس کے لئے میں funding کرنے کو تیار ہوں لیکن اس معزز ایوان کی کارروائی عوام تک ضرور پہنچنی چاہئے۔ آپ کل کی سندھ اسمبلی کی کارروائی دیکھ لیں، پرسوں کی دیکھ لیں پھر اس کے بعد اپنی اسمبلی کی کارروائی دیکھ لیں تو آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا حالانکہ ہمارا ایوان ان سے چار گنا بڑا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس مسئلے پر feasibility report بن چکی ہے بس ایک فائنل میٹنگ ہونی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ میٹنگ 2010 میں بھی ہوئی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس مسئلے پر فائنل میٹنگ انشاء اللہ بہت جلد ہوگی، آپ بھی اس میں موجود ہوں گے، میں آپ کو بھی اس میٹنگ میں بلاؤں گا اور انشاء اللہ جلد یہ مسئلہ حل کر لیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

والڈ سٹی آف لاہور کی بہتری کے لئے قرضے میں خُورد بُرد کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Walled City of Lahore کے سرکاری اکاؤنٹ سے کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے کا انکشاف۔ تفصیل یوں ہے کہ والڈ سٹی آف لاہور نے ورلڈ بنک سے 70 کروڑ روپے کا ادارے کی بہتری کے لئے قرضہ حاصل کیا۔ لیکن محکمہ کے چند افسران نے Financial Year ختم ہونے سے قبل مذکورہ قرضہ میں سے مختلف مدات کے فرضی بل بنا کر مورخہ 28۔ جون کو 9 کروڑ 30 لاکھ روپے نکلوانے کی کوشش کی۔ جب محکمہ کے بد دیانت افسران نے فرضی بلوں کو پاس کروانے کے لئے تگ و دو کی تو ان بلوں کی جعل سازی کی حقیقت اکاؤنٹ افسران کے سامنے عیاں ہو گئی تو انہوں نے اس جعلسازی کے بارے میں کیس وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم (CMIT) بھجوا دیا۔ تاحال مذکورہ کیس کے بارے میں کوئی پیشرفت نہ ہوئی ہے جس کی وجہ سے والڈ سٹی آف لاہور کے وہ بد دیانت افسران اپنی سیٹوں پر براجمان ہیں۔ یہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسمبلی فوری طور پر دخل اندازی کر کے متعلقہ کیس کی انکوائری کروائے تاکہ اصل حقائق سامنے آئیں اور ذمہ داران کے خلاف ضابطہ کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاسکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا، اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے لیکن اگلے ہفتے آپ اس کا تفصیلی جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا آپ کا جناب نذر حسین صاحب کی اس قسم کی باتوں سے دل نہیں بھرتا؟

جناب قائم مقام سپیکر: اگلے ہفتے میں انشاء اللہ اس کا جواب دے دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایسے لگتا ہے دو مہینے پہلے بھی گوندل صاحب نے شاید یہی کچھ کہا ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تھوڑے الفاظ ہی بدل لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں، بالکل نہیں۔

شیخ علاؤالدین: چلیں! ٹھیک ہے۔ مجھے بھی پتا ہے کہ گوندل صاحب اچھے بندے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1097 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

والڈ سٹی لاہور اتھارٹی اندرون شہر لاہور کی تاریخی اور پرانی عمارات کی مرمت و بحالی میں ناکام

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اندرون شہر لاہور جو یقیناً ایک انتہائی اہم تاریخی مقام رکھتا ہے کی تقریباً سبھی عمارات سیوریج سسٹم اور مکمل انفراسٹرکچر اب تباہی کا وہ منظر پیش کر رہا ہے کہ خدانخواستہ کسی حادثے کی صورت میں اندرون شہر کے تنگ اور گنجان آباد گلی محلے اور بازاروں میں ریسکیو کے لئے ایک سائیکل بھی نہ پہنچ سکے گی۔ Walled City Lahore Authority(WCLA) ایک ناکام ادارہ ثابت ہوا ہے جس کا اہم فریضہ تاریخی عمارات کی دیکھ بھال اور ان کی خرید وفروخت اور مرمت وغیرہ کی ذمہ داری تھی لیکن گردش زمانہ اور مسلسل موسمی تغیرات اور حالیہ بارشوں نے اندرون لاہور شہر کے رہائشیوں کو انتہائی خطرناک حالات میں شب و روز گزارنے پر مجبور کر دیا ہے اور اس پر طرہ تماشا یہ ہے کہ اگر کوئی مالک جائیداد اپنی عمارت یا مکان کو مرمت کرنا چاہے تو وہ WCLA کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔ اندرون شہر بسنے والوں کی بہت بڑی تعداد حالات کے رحم وکرم پر ہے اور ان میں سے بیشتر کے مالی حالات دگرگوں ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ پورے اندرون شہر کی تمام عمارات کی جنگی بنیادوں پر بھرپور complete renovation کی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ پانی اور سیوریج اور پرانے نالوں کے زمین دوز جال کو سمجھنا جو حقیقتاً ایک مشکل کام ہو گا اور عمارات کو نقصان سے بچانے کے لئے بھرپور کام کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت اس سلسلہ میں زکوٰۃ فنڈ اور بیت المال کے اداروں سے اخراجات اندرون شہر کے مستحق رہائشیوں کے لئے فوری طور پر بروئے کار لائے۔ اس کے ساتھ WCLA جس مقصد کے لئے بنائی گئی تھی اس کو حاصل

کرے جس کو Audit Performance Monthly کے ذریعہ مسلسل Monitor کیا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہذا استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1084 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

چنیوٹ جھنگ روڈ پر واقع سرکل نمبر 2 میں تعمیر شدہ رہائشیں، شوروم اور ورکشاپس بغیر پیشگی اطلاع و نوٹس مسمار کرنا

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک عمارت واقع جھنگ روڈ چنیوٹ، خسرہ نمبر 9956 اور 9958 کھیوٹ نمبر 1021 پٹوار سرکل نمبر 2 جن میں شوروم، رہائشیں، ورکشاپس وغیرہ تعمیر شدہ تھیں۔ مالکان کو بغیر کوئی اطلاع اور نوٹس دیئے گرا دی گئیں جس سے مالکان کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ متاثرین نے ضلعی انتظامیہ سے احتجاج کیا لیکن ان کی کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ جس کے بعد متاثرین نے دوران اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب کے باہر احتجاج کیا جس پر جناب سپیکر نے معزز ممبران اسمبلی پر مشتمل کمیٹی کو متاثرین سے مذاکرات کے لئے بھیجا اور پھر ڈی سی او چنیوٹ کو بلا کر اس معاملہ کے بارے میں پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی نے اس ایکشن کو غیر قانونی قرار دیا تھا لیکن آج تک متاثرین کو انصاف مہیا نہیں کیا جا سکا۔ اس حوالے سے اہل چنیوٹ میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ ان کی حکومت پنجاب سے اپیل ہے کہ ان کو دوبارہ عمارات کی تعمیر کرنے اور اُن کے نقصانات کا ازالہ کرنے کے لئے احکامات جاری کرے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1107/14 شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے تحریک التوائے کار نمبر 1106 کو decline کر دیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم پست ہونے کی وجہ سے سکولوں سے طلباء وطالبات کے اخراج کی تعداد میں مسلسل اضافہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے سرکاری سکولوں میں 30 لاکھ طلباء وطالبات جاری سال میں drop out ہو چکے ہیں۔ محکمہ تعلیم کی تمام تر کوشش کے باوجود طلباء وطالبات کی سکولوں سے اخراج کی تعداد بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ حکومت کی طرف سے ملکی اور غیر ملکی کانفرنسیں جو کہ تعلیم عام کرنے کے لئے ہیں تسلسل سے کی جا رہی ہیں، یہ تمام تر کوششیں ایک طرف لیکن زمینی حقائق بالکل مختلف ہیں۔ نتیجتاً تمام پرائیویٹ تعلیمی ادارے جو حقیقتاً کاروباری ادارے ہیں، والدین کو لوٹنے میں مصروف ہیں اور سرکاری تعلیمی اداروں کے اساتذہ من پسند جگہوں پر تعیناتیوں کے حصول کے لئے شب و روز ایک کرتے ہیں اور بیشتر سرکاری سکول ایسے ہیں جہاں طلباء وطالبات بغیر اساتذہ کے بظاہر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کئی کئی سو بچے بچیوں کے لئے ایک ایک استاد ہے باقی سب استاد ملی بھگت سے غائب ہیں۔ حقیقتاً سرکاری تعلیمی اداروں کا معیار تعلیم ختم ہو چکا ہے اور مستقبل قریب میں کوئی بہتری کی صورت بھی نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! دوسری طرف پرائیویٹ تعلیمی ادارے اس صورتحال سے نہ صرف بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں بلکہ سرکاری اداروں کے اساتذہ ہی اکیڈمیوں اور ان تعلیمی اداروں میں تعلیم دے رہے ہیں۔ تنخواہ اور سہولیات سب سرکار سے لی جا رہی ہیں، یہ عجب طرفہ تماشا ہے کہ محرک معزز ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہے کہ ایچی سن جیسے کالج میں ایسے اساتذہ کو جنہوں نے سال بھر ایک لفظ بھی

نہیں پڑھایا میں یہ بات ذمہ داری سے کر رہا ہوں کہ جنہوں نے سال بھر ایک لفظ نہیں پڑھایا کالج کے اندر ہی رہتے ہیں وہیں رہائش رکھتے ہیں دوسرے پرائیویٹ اداروں میں پڑھاتے بھی ہیں کو تنخواہ کی مد میں 17 کروڑ روپیہ ادا کیا گیا۔ آخر کیوں؟ اگر ایچی سن جیسے ادارے میں یہ ہو رہا ہے تو عام سرکاری سکولوں میں کیا ہو رہا ہو گا اس کا اندازہ لگانا مشکل نہ ہے۔ دو سال قبل سرکاری سکولوں کی انرولمنٹ جو ایک کروڑ 10 لاکھ بتائی گئی تھی اب خود انہوں نے بتایا کہ یہ کم ہو کر 80 لاکھ رہ گئی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں محکمہ تعلیم کی طرف سے معزز ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ سال 2012-13 میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! جواب آ گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ایک کروڑ، 8 لاکھ، 50 ہزار تھی جو کہ سال 2013-14 میں بڑھ کر ایک کروڑ، 10 لاکھ، 4 ہزار ہو گئی۔ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ موجودہ تعداد میں ایک کروڑ، 54 لاکھ اضافہ ہوا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک کروڑ 54 لاکھ کا اضافہ ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ایک لاکھ 54 ہزار اضافہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک لاکھ 54 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ایک لاکھ 54 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ مزید برآں محکمہ تعلیم نے پورے صوبہ میں طلباء کی تعداد کے تناسب سے اساتذہ کی reallocation کی ہے اس طرح ایسے سکول جن میں اساتذہ کی تعداد طلباء کے تناسب سے زیادہ تھی ان کو وہاں سے تبدیل کر کے ایسے سکولوں میں تعینات کر دیا گیا ہے جہاں اساتذہ کی کمی تھی۔ اس طرح

سے سکولوں میں اساتذہ کی کمی کا مسئلہ ممکنہ حد تک حل ہو گیا ہے۔ طلباء اور اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے ایک مربوط مانیٹرنگ کا نظام قائم ہے جس میں مختلف مانیٹرنگ ایجنسیاں تعینات ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر on line and rear time حاضری چیک کرتے ہیں۔ ان کاوشوں کے نتیجہ میں محکمہ تعلیم اساتذہ کی حاضری کو 90 فیصد تک لانے میں کامیاب ہوا ہے۔ محکمہ تعلیم سکولز نہایت احترام سے اس معزز ایوان کو مطلع کرنا چاہتا ہے کہ یہ بات درست نہ ہے کہ سرکاری سکولوں کی انرولمنٹ اب کم ہو کر 80 لاکھ رہ گئی ہے بلکہ اس وقت سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ایک کروڑ 10 لاکھ 4 ہزار ہے۔ 100 فیصد بچوں کو سکولوں میں لانے کے لئے محکمہ تعلیم نے اس سال 39 لاکھ 98 ہزار بچوں کو سکولوں میں لانے کا ہدف مقرر کیا تھا۔ مسلسل کوششوں سے نہ صرف یہ ہدف حاصل کر لیا گیا ہے بلکہ 4 لاکھ، 40 ہزار طلباء ہدف سے زائد داخل کئے گئے ہیں۔ مزید برآں سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے رواں سال میں 32 ہزار کے لگ بھگ اساتذہ کی بھرتی نہایت شفاف طریق کار کے تحت کی جا رہی ہے جو بھی اساتذہ جس ادارے میں تعینات ہیں وہاں ان کو بہتر طور پر بہتر طریقے سے تعلیم دینے کے لئے پابند کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب آ گیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: نہیں، جناب سپیکر! ابھی اسے dispose نہ کیجئے، میری بات سن لیجئے۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ اس کا مکمل جواب نہیں آیا، میں نے تحریک التوائے کار میں ایچی سن کالج کا ذکر کیا تھا لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔ میں آج آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ آپ خود سوچ لیجئے کہ پرائیویٹ سکول طلباء اور والدین کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ میں صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ آپ ایوان کے سامنے یہ question put کریں کہ اس پر بحث کی اجازت دی جائے یا نہیں۔ اگر ایوان یہ کہتا ہے کہ پرائیویٹ سکولوں پر یہاں بحث ہونی چاہئے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے dispose of کر دیں آپ کو اختیار ہے۔ میرے بھائی گوندل صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ بھی نامکمل ہے میں مانتا ہوں کہ چلو انہوں نے جواب دیا تو سبھی ایوان کو بھی مبارک ہو اور آپ کو بھی کہ انہوں نے جواب دیا۔ آپ اس پر صرف یہ question put کریں کہ جو پرائیویٹ سکول ظلم کر رہے ہیں کیا اس پر بحث کی اجازت ہونی چاہئے؟ اگر ایوان کہہ دے کہ نہیں تو میرا کام پورا ہو جائے گا، میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ میں نے اپنا فرض ادا کیا تھا۔ آپ ایوان کو question put کر دیں ایوان "ناں" کر دے کوئی بات نہیں لیکن آپ اسے ایوان کو put کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ابتدائی طور پر متعلقہ سوال یہ تھا کہ سرکاری سکولوں میں بہتر انداز میں تعلیم نہیں دی جا رہی اس وجہ سے طلباء کی تعداد وہاں سے کم ہو رہی ہے، پبلک اور بچوں کا رجحان پرائیویٹ سکولوں کی طرف جا رہا ہے اور تیسرا حصہ ایچی سن کے متعلق تھا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ایک example تھی، ایک reference تھا اس کا بھی ذکر نہیں کیا۔ چلو نہیں کیا تو کوئی بات نہیں، اب آپ اس کا سوال ایوان میں put کریں اور اگر ایوان یہ چاہتا ہے کہ ہم پرائیویٹ سکولز اور پرائیویٹ اکیڈمیز کو discuss کریں تو یہ ایوان دس کروڑ عوام کا نمائندہ ہے فرض کریں اگر ایوان decline کرتا ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر انہوں نے جواب تو دے دیا ہے لیکن اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم---

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اسے ایوان میں put کر دیں اگر ایوان decline کرے گا تو میں ایوان کا حصہ ہوں---

جناب قائم مقام سپیکر: ہم اسی اجلاس میں ایجوکیشن پر ایک دن بحث رکھوا لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، آپ میری عرض سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ rules دیکھ لیں اور میری گزارش ہو گی کہ ایوان کا ہر ممبر اس تحریک التوائے کار پر اظہار خیال فرمائے چونکہ ہر معزز ممبر کے حلقے میں اس وقت پرائیویٹ سکولز ظلم کر رہے ہیں۔ یہ بہت بڑا بزنس ہے، یہ ایک ہزار فیصد منافع لے رہے ہیں۔ اس وقت چرس اور افیون سے بڑا کاروبار پرائیویٹ سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز بنانا ہے۔ اس پر بحث کیوں نہیں ہوتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ ہم اس کے لئے باقاعدہ ایک دن ایجوکیشن پر بحث رکھ لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: نہیں۔ جناب سپیکر! اس کے لئے کر دیں۔ آپ ایک تاریخ رقم کر رہے ہیں، آپ کا نام تاریخ میں لکھا جائے گا۔ اگر ایوان نہیں سمجھتا کہ یہ ایک اہم بات ہے اور decline کرتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اسے تھوڑی دیر کے لئے pending کرتے ہیں، لاء منسٹر صاحب آ جائیں پھر میں اسے ایوان میں put کر دیتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1111/14 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور میں نصب ٹیوب ویل کے ٹرانسفارمر کی خرابی

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کالونی مکینوں کے بے حد اصرار کے بعد کالونی مکینوں کو بلاتعطل واٹر سپلائی کی فراہمی کے لئے کالونی کی بڑی گراؤنڈ کے ساتھ ٹیوب ویل نصب کیا تھا۔ اس ٹیوب ویل کا ٹرانسفارمر خراب ہونے کی وجہ سے اتار لیا گیا ہے اور ٹیوب ویل آٹھ ماہ سے بند پڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے کالونی مکینوں کو پانی کی فراہمی میں تعطل آ گیا ہے۔ کالونی مکینوں نے ایس ڈی او چوبرجی کوارٹرز اور دیگر متعلقہ افسران کو اس ٹرانسفارمر کو دوبارہ لگانے کے لئے گزارشات کیں اس کے باوجود آج تک ٹرانسفارمر نہیں لگایا گیا۔ اس ٹیوب ویل سے چوبرجی کوارٹرز کے مکینوں کو بلا تعطل پانی کی فراہمی کی جاتی ہے تاکہ مکینوں کو موسم سرما میں گرم اور تازہ پانی میسر ہو سکے لیکن محکمہ کے افسران کی غفلت کی بناء پر مکینوں کو پانی کی فراہمی معطل ہو گئی ہے۔ اس بارے میں مکینوں نے اپنی شکایات اعلیٰ افسران کے علم میں لائیں جنہوں نے مختلف بہانے بنا کر ٹرانسفارمر لگوانے میں تاخیری حربے استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ بڑی گراؤنڈ والے ٹیوب ویل سے پانی کی فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے کالونی مکینوں میں ایس ڈی او چوبرجی کوارٹرز سمیت تمام متعلقہ افسران کے خلاف سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے اور انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مزید تاخیر کے بغیر ٹرانسفارمر لگوایا جائے تاکہ مکینوں کو پانی کی فراہمی بلاتعطل جاری رہے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا لہذا میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

مہر خالد محمود سرگانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں مقید شخص کی عملہ کے تشدد سے ہلاکت

مہر خالد محمود سرگانہ: جناب سپیکر! میں ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو point out کرنا چاہتا ہوں۔ کل میرے حلقے میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ محمد نواز باٹی نامی شخص ایک چھوٹے موٹے جھگڑے کی وجہ سے جیل چلا گیا جو کہ وہاں پر حوالاتی تھا۔وہ بے چارہ تقریباً بیس دن جیل کے اندر رہا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل نے وہاں پر ایک اُدھم مچا رکھی ہے۔وہاں جیل میں جو جاتا ہے وہ اس سے پیسے لیتا ہے۔وہاں پر یہ بے چارے تین باپ بیٹے اور دو مزید آدمی ان کے ساتھ تھے۔اگر جیل سپرنٹنڈنٹ کو کوئی آدمی منتھلی نہ دے تو وہ اس کو پھینٹی ضرور لگواتا ہے۔اس آدمی محمد نواز پر اتنا تشدد کیا گیا کہ وہ بے چارہ کل رات دم توڑ گیا۔اسے کسی قسم کی کوئی treatment دی گئی اور نہ ہی ہسپتال میں داخل کیا گیا۔جب وہ expire ہو گیا تو پھر اسے ڈی ایچ کیو میں لے جایا گیا۔متعلقہ تفتیشی آفیسر نے بھی اس کو بے گناہ قرار دے دیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ بیس دن تک جیل میں پڑا رہا اور اب اس کی میت ورثاء کے حوالے کی گئی ہے۔وزیر جیل خانہ جات اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں تو میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس چیز کا فوری نوٹس لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران تشریف فرما ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ وزیر جیل خانہ جات سے رابطہ کریں اور اس وقوعہ کی inquiry کر کے رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وزیر جیل خانہ جات عمرے پر گئے ہوئے ہیں۔ بہر حال آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اور next week تک اس وقوعہ کی تفصیلی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔ میری گزارش ہے کہ معزز ممبر مہر خالد محمود سرگانہ مجھے اس کے پورے کوائف دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مہر خالد محمود سرگانہ صاحب! اس واقعہ کی پوری تفصیل ملک ندیم کامران کو دے دیں۔ وہ اس واقعہ کی inquiry کر کے پوری تفصیل next week تک ایوان میں پیش کریں گے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈسکہ پی پی-130 سے گزرنے والی نہر ایم آر لنک کی بھل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے اراضی سیم زدہ ہونے کا خدشہ

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم معاملہ آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ڈسکہ پی پی-130 سے ایک نہر ایم آر لنک گزرتی ہے۔ قبل ازیں ہر سال اس کی بھل صفائی ہوتی تھی اور نہر سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ دیا جاتا تھا۔ اس کی وجہ سے بھل صفائی ہو جاتی تھی، حکومت کو ریونیو ملتا تھا اور عوام کو ریت مل جاتی تھی۔ گزشتہ پانچ چھ سالوں سے اس نہر سے ریت نہیں نکالی جا رہی جس کی وجہ سے ارد گرد کی زمینوں میں سیم بننا شروع ہو گئی ہے، لوگوں کی زمینیں اور فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! آپ کس نہر کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ ڈسکہ میں ایک نہر ایم آر لنک ہے جس کے دونوں اطراف زرعی اراضی ہے۔ آج سے پانچ سال پہلے تک ہر سال وہاں سے بھل صفائی ہوتی تھی اور نہر سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ دیا جاتا تھا۔ اس سے حکومت کو ریونیو ملتا تھا، بھل صفائی ہو جاتی تھی اور عوام کو سستے داموں ریت مل جاتی تھی۔ اب گزشتہ پانچ سالوں سے وہاں سے ریت نہیں نکالی جا رہی۔ ایک تو حکومت کو ریونیو نہیں مل رہا دوسرا نہر کا bed level اُونچا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اطراف کی زمینیں سیم زدہ اور فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے وزیر آبپاشی سے گزارش ہے کہ اس نہر کی بھل صفائی فوراً کروائی جائے۔ 20-دسمبر سے لے کر 5-جنوری تک یہ نہر بند ہوتی ہے لہذا مہربانی کرتے ہوئے اس دوران اس نہر کی بھل صفائی کا انتظام کر دیا جائے تاکہ شدید نقصان سے بچا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! گزارش یہ ہے کہ آج وزیر آبپاشی موجود نہیں ہیں۔ان کے آنے پر اس بات کا جواب لے لیں گے اور انہیں آپ کا مسئلہ حل کرنے کے لئے بھی کہہ دیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ معزز ممبر مجھے اس کی تھوڑی سی تفصیل دے دیں۔ میں اس مسئلہ کے حوالے سے محکمہ آبپاشی سے رپورٹ لے لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! آپ وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران کو اپنے مسئلہ کے حوالے سے تفصیل دے دیں وہ اس کی رپورٹ منگوالیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ ہوا یوں کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی نے سروسز پر sales tax کے لئے notices issue کئے۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی نے discriminatory attitude اختیار کرتے ہوئے شادی ہالوں اور کیٹرنگ کمپنیوں کو پانچ فیصد sales tax پر رجسٹر کر لیا۔ اگر وزیر خزانہ بیٹھے ہوتے تو بہتر تھا لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کی وساطت سے ان تک یہ بات پہنچائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ آ گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت اچھا ہو گیا ہے لیکن میں نے night watchman کا کام کیا ہے۔ آپ بھی یاد رکھئے گا۔ میں وزیر خزانہ کی اب توجہ چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! ذرا شیخ علاؤالدین صاحب کی بات سُنیں۔

پنجاب ریونیو اتھارٹی کا سروسز پر سترہ فیصد سیلز ٹیکس لگانے کی وجہ سے دوسرے صوبے کی پراڈکٹ کی فروخت میں اضافہ سے پنجاب کے ریونیو میں کمی کا خدشہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں پنجاب ریونیو اتھارٹی کے بارے میں گزارش کر رہا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر خزانہ اس پر فوری ایکشن لیں۔ ہوا یہ کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی نے Sales tax on Services کے تحت پنجاب میں notices دیئے۔ یہ دو طرح کے notices دیئے گئے۔ اب جو لوگ پنجاب میں بزنس کرتے ہیں ان کو انہوں نے سترہ فیصد کے notices دیئے۔

جناب! یہ سیکرٹری صاحب کی رقیبانہ کارروائیاں بند کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔اس طرح تو نماز بھی نہیں ہو سکتی تو باقی کیا کام ہو گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی بات وزیر خزانہ سُن رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہوا یہ کہ جو سترہ فیصد کے notices دیئے گئے ان کے اُوپر میں نے بھی مختلف اوقات میں meetings کیں اور چیئرمین کو یہ کہا کہ آپ جس rates سے sales tax کے notices دے رہے ہیں صوبہ سندھ اس rate سے نہیں دے رہا۔چنانچہ انہوں نے شادی ہالوں اور کیٹرنگ پر sales tax پانچ فیصد کر دیا اور باقی ابھی سترہ فیصد ہے۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو لوگ کراچی میں رجسٹر ہیں وہ اپنی product پنجاب میں فروخت کر رہے ہیں۔میں اس کو مزید simplify کر دوں کہ جو مال کراچی کی فرم کے نام سے نکل کر پنجاب میں فروخت ہو رہا ہے اس میں پنجاب کا ریونیو باقاعدہ ایک طریق کار سے ضائع کیا جا رہا ہے۔فرض کریں کہ میری کمپنی کا رجسٹر آفس لاہور اور کراچی میں بھی ہے تو میں نے اس tax سے بچنے کے لئے کراچی سے اس کی invoicing شروع کروا دی۔جب وہ کراچی سے invoicing آ رہی ہے تو پھر پنجاب ریونیو اتھارٹی مجھے کچھ نہیں کہہ سکتی۔میں یہ چاہتا ہوں کہ وزیر خزانہ ان کو بُلائیں اور مجھے بھی ساتھ بٹھائیں تاکہ میں بتا سکوں کہ کس طریقے سے پنجاب کا ریونیو ضائع کیا جا رہا ہے۔

1. ان چیزوں کو جو کراچی سے invoice ہو کر پنجاب میں آ رہی ہیں ان کو sale نہیں ہونا چاہئے۔
2. اگر مال وہاں سے یہاں آ رہا ہے تو پھر ان کو بھی deregistered کریں تاکہ یہ دونوں even footing پر آئیں۔ان دونوں کے لئے discriminatory attitude ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ ثابت کروں گا کہ اس میں پنجاب کو کتنا بڑا loss ہو رہا ہے۔میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ وزیر خزانہ صاحب کو کہیں کہ اس پر وہ فوری طور پر ان کو بلائیں تاکہ اس معاملہ کا حل نکل سکے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اجلاس کے بعد شیخ صاحب سے بیٹھ کر اس معاملہ کو discuss کریں اور جو بھی مسئلہ ہے اس کو ختم کریں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔

مسودہ قانون تعلیم قرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Religious Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Religious Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hassan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad

Nizam ul Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Religious Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That in Clause 5, after sub-clause (4), the following sub-clause (5), be inserted:

"(5) The Government shall nominate for a term of two years an expert from private sector in the field of education and Shariah who shall be the member and second Vice Chairperson of the Board."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 5, after sub-clause (4), the following sub-clause (5), be inserted:

"(5) The Government shall nominate for a term of two years an expert from private sector in the field of education and Shariah who shall be the member and second Vice Chairperson of the Board."

Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 5, after sub-clause (4), the following sub-clause (5), be inserted:

"(5) The Government shall nominate for a term of two years an expert from private sector in the field of education and Shariah who shall be the member and second Vice Chairperson of the Board."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014, as amended, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended is passed.)

Applause!

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 12۔دسمبر 2014 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.

questions REGARDING- 75

-Details about elections of Zakat Committees in Sargodha *(Question No. 80)* 100

-Details about power projects of Punjab Government during 2008 to 2014 *(Question No.3902*)* 280

-DETAILS ABOUT SUBMISSION OF CHALLANS OF ACCUSED PERSONS OF ROBBERIES IN THE JURISDICTION OF POLICE STATION GHALIB MARKET LAHORE *(QUESTION NO. 1122*)* 225

Resolution REGARDING-

-Demand for holding inquiry for import of wheat despite of excessive production of wheat in the country

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Continuously increase in number of students leaving schools due to deteriorating standard of education in government educational institutions 391

-Continuously increase in sexual harassment amongst female students due to non-protection by law 203

-Demolishment of residences, show rooms and workshops at circle No. 2 Jhang Road Chiniot without advance notice 390

-Disclosure of embezzlement in loan granted for betterment of walled city of Lahore 388

-Disclosure of purchase of spurious injections for anesthesia for District Hospitals 205

-Disclosure of scandal of using prohibited energizing medicines by female players of Punjab University 133

-Failure of transformer of tube well installed in Government Chauburji Gardens Estate Lahore 395

-Failure of Walled City Lahore Authority in repair and rehabilitation of old buildings 389

-Fraudulently transfer of land of Bhartari Trust in Layyah 131

-Incidents of burst of gas cylinder of vehicles due to departmental carelessness 301

-Non-availability of proper facilities and standard education in private educational institutions despite of heavy fee 303

PAGE NO.

-Payment to company by Dy. Director Health despite of supply of substandard medicines for anesthesia 202
-Plunder and tax shirking by marriage halls in the province 132
-Receiving millions of rupees by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore in the name of issuance of certificates to students 306
-Shortage of injections for control over Hepatitis in Punjab 308
-Unjustified increase in fee for rechecking of answer sheets by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore 307
-Victimization of citizens by Cancer due to permitting the factories to extract oil by burning tyres 200

ADNAN FAREED, QAZI

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Accounts of Government of the Punjab and reports of Auditor General of Pakistan thereupon for the years 2002-03, 2003-04, 2004-05, 2008-09, 2010-11 and 2012-13 296

question REGARDING-

-Number of beds in THQ Hospital Ahmedpur Sharqia, Bahawalpur and other details *(Question No. 1907*)* 188

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-5th December, 2014 3
-8th December, 2014 92
-9th December, 2014 137
-10th December, 2014 232
-11th December, 2014 322

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

questions REGARDING-

-Details about action taken against intoxicant sellers in Kamalia *(Question No. 1366*)* 268
-Details about regularization of employees of Zakat & Ushr Department *(Question No. 2825*)* 47
263
-DETAILS ABOUT THEFT OF VEHICLES IN LAHORE AND REGISTRATION OF CASES THEREOF *(QUESTION NO. 563*)* 338
360
-Number of guest houses of Tourism Department and other details *(Question No. 1365*)*
-Provision of play ground in Chak No. 30/E.B Pakpattan *(Question No. 3824*)*

AHMED KHAN BHACHER, MR.

questions REGARDING- 76

-Details about Zakat Committees in Mianwali *(Question No. 120)*
285

PAGE NO.

-Registration of murder cases in Police Station Jhal Chakian, Sargodha and other details *(Question No. 1750*)*

AHMED YAR HUNJRA, MALIK

questions REGARDING-

-Number of beds in THQ Hospital Kot Addu and other details *(Question No. 1747*)* 182

-Number of doctors in THQ Hospital Kot Addu district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1744*)* 182

AKHTAR ALI, BAO

questions REGARDING-

-Number of Zakat Committees in Lahore and other details *(Question No. 2184*)* 36

-Number of Zakat Committees in PP-144, Lahore and other details *(Question No. 2186*)* 40

ALIA AFTAB, DR.

question REGARDING-

-Details about legislation regarding juvenile domestic servants *(Question No. 3889*)* 354

ALLAUDDIN, SHEIKH

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Continuously increase in number of students leaving schools due to deteriorating standard of education in government educational institutions 391

-Continuously increase in sexual harassment amongst female students due to non-protection by law 203

-Disclosure of embezzlement in loan granted for betterment of walled city of Lahore 388

-Disclosure of purchase of spurious injections for anesthesia for District Hospitals 205

-Failure of transformer of tube well installed in Government Chauburji Gardens Estate Lahore 395

-Failure of Walled City Lahore Authority in repair and rehabilitation of old buildings 389

point of order REGARDING-

-SUPERVISION OF DECREASE IN REVENUE OF THE PUNJAB IN RESULT OF INCREASE 398

IN SALE OF PRODUCTS OF OTHER PROVINCES DUE TO IMPOSING 17% SALES TAX 179

PAGE NO.

ON SERVICES IN THE PUNJAB 283

questions REGARDING- 179

-Number of beds in District Hospital Kasur and other details *(Question No. 1594*)* 219

-Number of cases of car theft in jurisdiction of Police Station Mozang Lahore and details of recovery thereof *(Question No. 1559*)*

-Number of illegal and unregistered medical laboratories in district Kasur and other details *(Question No. 1593*)*

Resolution REGARDING-

-Declaration of all orphans as "State Child"

AMJAD ALI JAVAID, MR.

questionS REGARDING-

-Details about funds allocated for scholarships of students in district Toba Tek Singh *(Question No. 3981*)* 73

-Details about reconstitution of Zakat Committees *(Question No. 3715*)* 71

-Details about Shaheen Stadium Toba Tek Singh *(Question No. 4247*)* 370

-Details about Workers Welfare Board district Toba Tek Singh *(Question No. 4921*)* 377

ARCHEOLOGY DEPARTMENT-

question REGARDING-

-Details about Bara Dari adjacent to Mian Meer Darbar Lahore *(Question No. 131)* 380

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about legislation regarding juvenile domestic servants *(Question No. 3889*)* 354

-Details about Nawaz Sharif Social Security Hospital Lahore *(Question No. 4190*)* 363

-Details about powers of Labour and Human Resources Department Gujranwala *(Question No. 3833*)* 347

-Details about schools of Labour and Human Resources Department in district Vehari *(Question No. 1)* 379

-Details about schools of Labour Department in district Lahore *(Question No. 4744*)* 375

-Details about schools of Labour Department in Sargodha *(Question No. 3904*)* 358

-Details about short measuring at petrol pumps in the province *(Question No. 2426*)* 344

377

PAGE NO.

-Details about Workers Welfare Board district Toba Tek Singh *(Question No. 4921*)* 335
-Funds paid to workers for medical treatment in district Lahore and other details *(Question No. 2425*)* 331
-Number of Labour Welfare Institutions in Sheikhupura and other details *(Question No. 1200*)*

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING-

-Details about powers of Labour and Human Resources Department Gujranwala *(Question No. 3833*)* 346
-Number of Zakat Committees in PP-93, Gujranwala and other details *(Question No. 2094*)* 31
-Zakat Fund for district Gujranwala and other details *(Question No. 2038*)* 26

AUTHORITIES-

-Of the House 5

AWAIS QASIM KHAN, MR.

questions REGARDING-

-Details about provision of Zakat Fund to hospitals of district Narowal *(Question No. 2790*)* 60
-Provision of Zakat Fund to district Narowal for educational scholarships and other details *(Question No. 2789*)* 59

AYESHA JAVED, MRS.

-Leave of absence 209

questions REGARDING-

-ACTION TAKEN AGAINST GAMBLERS AND BOOKIES IN DHA LAHORE AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 352*)* 250
-DETAILS ABOUT ACTION TAKEN AGAINST ILLEGAL CAFE AND NIGHT CLUBS IN POSH AREAS OF LAHORE *(QUESTION NO. 353*)* 252
-Details about establishment of sports stadium in Basirpur district Okara *(Question No. 121*)* 326
-Details about starting bus service of Punjab Tourism *(Question No. 345*)* 328

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

Privilege motion REGARDING-

-Telecasting pictures of MPA on media channels instead of person 215

PAGE NO.

who was firing at workers of PTI at agitation

AZRA SABIR KHAN, MRS.

questions REGARDING- 163

-Area of Civil Hospital Gujranwal and other details *(Question No. 1863-B*)*

-Number of hospitals in Gujranwala city and other details *(Question No. 1863-D*)* 186

B

BILLS-

-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill, 2014 *(Introduced in the House)* 134

-The Punjab Arms (Amendment) Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 315-320

-The Punjab Explosives (Amendment) Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 311-315

-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 400-406

C

CABINET-

-Of the Punjab 5

Call attention Notices REGARDING 384

-Details about murder of four persons in result of firing in district Sheikhupura 384

-Details about murder of young trader in Urdu Bazar during robbery

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***

-On the sad demises of Mr. Khurram Gulfam MPA, Mr. Najeeb Ullah Khan MPA, and sister of Mian Mujtuba Shuja-ur-Rehman Minister for Finance/Excise & Taxation 19

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-

-Details about condition of police stations of Faisalabad *(Question No. 1479*)* 276

-Details about Zakat Fund distributed in PP-58, Faisalabad *(Question No. 2592*)* 41

-Number of beds in Health Centre Mamon Kanjon district Faisalabad 187

PAGE NO.

and other details *(Question No. 1874*)*
-Number of vehicles of police stations of PP-58 Faisalabad and details of expenditures thereof *(Question No. 1477*)* 274

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON- 90
-5th December, 2014 311
-10th December, 2014

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Accounts of Government of the Punjab and reports of Auditor General of Pakistan thereupon for the years 2002-03, 2003-04, 2004-05, 2008-09, 2010-11 and 2012-13 296
-Accounts of Government of the Punjab and reports of Auditor General of Pakistan thereupon for the years 2009-10 and 2011-12 295

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

Call attention Notice REGARDING 384
-Details about murder of young trader in Urdu Bazar during robbery

questions REGARDING- 380
-Details about Bara Dari adjacent to Mian Meer Darbar Lahore *(Question No. 131)* 176
-Number of Drug Inspectors in district Lahore and other details *(Question No. 1371*)* 62
-Number of district level offices of Zakat & Ushr Department in Lahore and other details *(Question No. 3179*)* 50
-Number of offices of Provincial Zakat Council in Lahore and other details *(Question No. 3178*)*

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

questions REGARDING- 259

-DEPARTMENTAL PROCEEDINGS AGAINST EMPLOYEES OF POLICE STATIONS 331

OF DISTRICT SHEIKHUPURA *(QUESTION NO. 487*)* 53
-Number of Labour Welfare Institutions in Sheikhupura and other details *(Question No. 1200*)* 254
-Receipt of Zakat Fund in district Sheikhupura and other details *(Question No. 597*)*
-Recovery of stolen cars in district Sheikhupura and other details

PAGE NO.

(Question No. 486*)

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

questions REGARDING-

-Holding of sports tournaments in district Bahawalpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 2906*)* 351
-Increase in Dowery Fund for district Bahawalpur and other details *(Question No. 2020*)* 23
-Provision of Zakat Fund to PP-271 Bahawalpur and other details *(Question No. 2019*)* 21

G

GHAZALI SALEEM BUTT, MR.
-Leave of absence 210

h

HEALTH DEPARTMENT-

questionS REGARDING-

-Area of Civil Hospital Gujranwal and other details *(Question No. 1863-B*)* 163
-Details about establishment of Burn Units and Heart wards in hospitals of the province *(Question No. 1589*)* 177
-Details about establishment of Burn Units in THQ and DHQ Hospitals of the province *(Question No. 1943*)* 190
-Details about establishment of THQ Hospital Dina district Jhelum *(Question No. 1803*)* 185
-Details about laying water pipes in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1260*)* 173
-Details about number of vehicles in Institute of Blood Transfer Lahore and utilization thereof *(Question No. 1788*)* 183
-Details about steps taken for eradication of Dengue virus in Rawalpindi *(Question No. 1261*)* 174
-Details about steps taken for eradication of Hepatitis 'C' *(Question No. 1650*)* 180
-Number of beds in District Hospital Kasur and other details *(Question No. 1594*)* 179
-Number of beds in Health Centre Mamon Kanjon district Faisalabad and other details *(Question No. 1874*)* 187
-Number of beds in THQ Hospital Ahmedpur Sharqia, Bahawalpur and other details *(Question No. 1907*)* 188
-Number of beds in THQ Hospital Kot Addu and other details *(Question No. 1747*)* 182
-Number of beds in THQ Tandlianwala district Faisalabad and other details *(Question No. 1939*)* 189

PAGE NO.

-Number of dispensaries and health centres in PP-134, Narowal and other details *(Question No. 1884*)* 165
-Number of doctors in THQ Hospital Kot Addu district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1744*)* 182
-Number of Drug Inspectors in district Lahore and other details 176
(Question No. 1371)* 186
-Number of hospitals and doctors in Rahim Yar Khan *(Question No. 1844*)* 178
-Number of hospitals in district Kasur and other details *(Question No. 1590*)*
-Number of hospitals in Gujranwala city and other details *(Question No. 1863-D*)* 186
-Number of illegal and unregistered medical laboratories in district Kasur and other details *(Question No. 1593*)* 179
-Number of sanctioned posts in Government Maternity Hospital Dinga, Gujrat and other details *(Question No. 1796*)* 145
-Number of sanctioned posts of doctors in RHC Dinga Gujrat and other details *(Question No. 1797*)* 157
-Number of staff in Punjab Dental Hospital Lahore and other details *(Question No. 1527*)* 176
-Reinstatement of Computer Operators in Health Department district Layyah *(Question No. 1926*)* 189
-Sanction of health projects in PP-231 Pakpattan and other details *(Question No. 731*)* 141

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Incidents of burst of gas cylinder of vehicles due to departmental carelessness 301
-Non-availability of proper facilities and standard education in private educational institutions despite of heavy fee 303

questionS REGARDING- 107

-Details about Mines & Minerals Department Sargodha *(Question No. 3585*)* 357
-Details about schools of Labour Department in Sargodha *(Question No. 3904*)* 180
-Details about steps taken for eradication of Hepatitis 'C' *(Question No. 1650*)*
-Receipt of Zakat Fund by district Lahore and other details 64
(Question No. 3268)* 117
-Salt mines in the province and other details *(Question No. 1660*)*

Resolution REGARDING- 220

-Demand for legislation from federal government to provide facilities to students of MBBS in private medical colleges

HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING-

250

PAGE NO.

-**ACTION TAKEN AGAINST GAMBLERS AND BOOKIES IN DHA LAHORE AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 352*)*** 248 238

259

-**ALLOCATED BUDGET OF POLICE STATIONS OF BAHAWALPUR AND EXPENDITURES THEREOF *(QUESTION NO. 135*)*** 252

268

-**CASES OF ROBBERY IN LAHORE AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 171*)*** 284

276

-**DEPARTMENTAL PROCEEDINGS AGAINST EMPLOYEES OF POLICE STATIONS** 288

OF DISTRICT SHEIKHUPURA *(QUESTION NO. 487*)* 272

-**DETAILS ABOUT ACTION TAKEN AGAINST ILLEGAL CAFE AND NIGHT CLUBS IN** 293

281

POSH AREAS OF LAHORE *(QUESTION NO. 353*)* 289

-Details about action taken against intoxicant sellers in Kamalia *(Question No. 1366*)*

-Details about Child Protection Bureau Shalamar Lahore *(Question No. 1605*)* 280

-Details about condition of police stations of Faisalabad *(Question No. 1479*)* 292

-**DETAILS ABOUT EXAMINATION AND PROMOTION OF CONSTABLES OF PETROLLING POLICE IN RAWALPINDI DIVISION *(QUESTION NO. 2222*)*** 263 240

279

-**DETAILS ABOUT INCOME AND EXPENDITURES OF TRAFFIC POLICE SECTOR** 286

LAHORE *(QUESTION NO. 1421*)* 242

-**DETAILS ABOUT INCREASE IN INCIDENTS OF SEXUAL HARASSMENT IN THE PROVINCE *(QUESTION NO. 2636*)*** 283 282

-**DETAILS ABOUT INSTALLATION OF AIR CONDITIONERS IN PRISONERS VAN *(QUESTION NO. 1514*)*** 264 287

PAGE NO.

-Details about promotion of Head Constables in Gujranwala Division *(Question No. 2238*)* 274

-DETAILS ABOUT SUBMISSION OF CHALLANS OF ACCUSED PERSONS OF ROBBERIES IN THE JURISDICTION OF POLICE STATION GHALIB MARKET LAHORE *(QUESTION NO. 1122*)* 291

-DETAILS ABOUT TERMINATION FROM SERVICE TO 279 TRAFFIC WARDENS IN LAHORE *(QUESTION NO. 2580*)* 254

-DETAILS ABOUT THEFT OF VEHICLES IN LAHORE AND REGISTRATION OF CASES THEREOF *(QUESTION NO. 563*)* 285

-DETAILS ABOUT VACATION OF PROPERTIES OF THE POOR FROM "QABZA GROUPS" IN JHANG *(QUESTION NO. 564*)* 290

-Establishment of office of SDPO in tehsil Bhera and appointment thereof *(Question No. 400*)*

-Establishment of Public Relation Wing in Southern Punjab by Rescue 1122 and other details *(Question No. 2056*)*

-Matter about eradication of bribery in police stations of the province *(Question No. 74*)*

-Number of cases of car theft in jurisdiction of Police Station Mozang Lahore and details of recovery thereof *(Question No. 1559*)*

-Number of employees in Police Station Mozang Lahore and position of crimes in jurisdiction thereof *(Question No. 1558*)*

-Number of Model Police Stations in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 813*)*

-Number of police stations in district Faisalabad and other details *(Question No. 2103*)*

-Number of vehicles of police stations of PP-58 Faisalabad and details of expenditures thereof *(Question No. 1477*)*

-Posting of DSP and construction of office building in tehsil Dina district Jhelum *(Question No. 2347*)*

-Recovery of stolen cars in district Sheikhupura and other details *(Question No. 486*)*

-Registration of murder cases in Police Station Jhal Chakian, Sargodha and other details *(Question No. 1750*)*

-Registration of vehicles theft cases in Police Station Garhi Shahu

PAGE NO.

Lahore and recovery thereof *(Question No. 2255*)*

I

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*

Answers to the questions REGARDING- 163

-Area of Civil Hospital Gujranwal and other details *(Question No. 1863-B*)*

-Number of dispensaries and health centres in PP-134, Narowal and other details *(Question No. 1884*)* 166

-Number of sanctioned posts in Government Maternity Hospital Dinga, Gujrat and other details *(Question No. 1796*)* 145

-Number of sanctioned posts of doctors in RHC Dinga Gujrat and other details *(Question No. 1797*)* 157

-Sanction of health projects in PP-231 Pakpattan and other details *(Question No. 731*)* 141

INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.

-Oath of office 13

-Speech in the House 14-18

IRFAN DAULTANA, MIAN

question REGARDING- 76

-Details about receipt of Zakat Fund in district Vehari *(Question No. 233)*

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 209

question REGARDING- 189

-Number of beds in THQ Tandlianwala district Faisalabad and other details *(Question No. 1939*)*

K

KANEEZ AKHTAR, MRS.

-Leave of absence 208

KANWAL NAUMAN, MRS.

Privilege motion REGARDING- 299

-Insulting behaviour of SSP Traffic Lahore and his staff with MPA

363

PAGE NO.

question REGARDING-

-Details about Nawaz Sharif Social Security Hospital Lahore *(Question No. 4190*)*

KASHIF ALI CHISHTY, PIR

question REGARDING- 141

-Sanction of health projects in PP-231 Pakpattan and other details *(Question No. 731*)*

KHADIJA UMAR, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Shortage of injections for control over Hepatitis in Punjab 308

point of order REGARDING- 125

-FIRING BY POLICE AT WORKERS OF PTI IN FAISALABAD

KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR

point of order REGARDING- 396

-DEMISE OF A PRISONER BY TORTURE OF STAFF OF DISTRICT JAIL JHANG 183

question REGARDING-

-Details about number of vehicles in Institute of Blood Transfer Lahore and utilization thereof *(Question No. 1788*)*

KHIZER HAYAT SHAH KHAGGA, PEER

Report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 80

-The Punjab Institute of Quran and Serat Studies Bill, 2014 (Bill No. 29 of 2014)

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

question REGARDING- 373

-Details about recreation places in district Okara *(Question No. 3196*)*

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 354

-Details about legislation regarding juvenile domestic servants *(Question No. 3889*)*

PAGE NO.

-Details about Nawaz Sharif Social Security Hospital Lahore *(Question No. 4190*)* 363
-Details about powers of Labour and Human Resources Department Gujranwala *(Question No. 3833*)* 346
-Details about schools of Labour and Human Resources Department in district Vehari *(Question No. 1)* 378
-Details about schools of Labour Department in district Lahore *(Question No. 4744*)* 375
-Details about schools of Labour Department in Sargodha *(Question No. 3904*)* 357
-Details about short measuring at petrol pumps in the province *(Question No. 2426*)* 344
-Details about Workers Welfare Board district Toba Tek Singh *(Question No. 4921*)* 377
-Funds paid to workers for medical treatment in district Lahore and other details *(Question No. 2425*)* 334
-Number of Labour Welfare Institutions in Sheikhupura and other details *(Question No. 1200*)* 331

LEADER OF THE OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Ayesha Javed, Mrs. 209
-Ghazali Saleem Butt, Mr. 210
-Jafar Ali Hocha, Mr. 209
-Kaneez Akhtar, Mrs. 208
-Muhammad Aslam Iqbal, Mian 211
-Muhammad Jamal Khan Laghari, Sardar 210
-Muhammad Umar Jaffar, Mr. 207
-Nabira Indleeb, Mrs. 207
-Sobia Anwar Satti, Mrs. 209
-Zeb-un-Nisa Awan, Mrs. 208

LUBNA FAISAL, MRS.

Resolution REGARDING-
-Demand for redressing the problems faced by Overseas Pakistanis in getting NIC and Passport 225

LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING-
-Details about laying water pipes in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1260*)* 173
-Details about minerals got from the province and income therefrom *(Question No. 1488*)* 114
-Details about steps taken for eradication of Dengue virus in Rawalpindi *(Question No. 1261*)* 174
-Discovery of minerals reservoirs from district Rawalpindi and 116

PAGE NO.

income therefrom *(Question No. 1489*)*

M

MADIHA RANA, MRS.

questions REGARDING-

-Details about staff posted in District Sports Office Faisalabad *(Question No. 301)* 382
-Number of police stations in district Faisalabad and other details *(Question No. 2103*)* 287
-Number of Zakat Committees in district Faisalabad and other details *(Question No. 2102*)* 34
-Provision of Zakat Fund to hospitals of district Faisalabad and other details *(Question No. 2784*)* 58

MANAN KHAN, MR.

question REGARDING-

-Number of dispensaries and health centres in PP-134, Narowal and other details *(Question No. 1884*)* 165

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about Bara Dari adjacent to Mian Meer Darbar Lahore *(Question No. 131)* 381
-Details about funds allocated for sports stadium in Faisalabad *(Question No. 4205*)* 374
-Details about play grounds in district Sialkot *(Question No. 17)* 380
-Details about recreation places in district Okara *(Question No. 3196*)* 373
-Details about stadium in Bahawalpur *(Question No. 4613*)* 377
-Details about staff of Sports Department in district Sialkot *(Question No. 16)* 379
-Details about staff posted in District Sports Office Faisalabad *(Question No. 301)* 382
-Details about staff posted in District Sports Office Lahore *(Question No. 269)* 381

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*

question REGARDING-

-DETAILS ABOUT TERMINATION FROM SERVICE TO 279 TRAFFIC WARDENS IN LAHORE *(QUESTION NO. 2580*)* 292

MINES & MINERALS DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING- 119
-Details about leasing of Khayorra Salt Mines for thirty years *(Question No. 2488*)* 114
-Details about minerals got from the province and income therefrom *(Question No. 1488*)* 107
-Details about Mines & Minerals Department Sargodha *(Question No. 3585*)* 116
-Discovery of minerals reservoirs from district Rawalpindi and income therefrom *(Question No. 1489*)* 120
-Income of Mines & Minerals Department from district Chakwal and other details *(Question No. 3283*)* 122
-Income of Mines & Minerals Department from district Khushab and other details *(Question No. 3284*)* 112
-Number of employees of Mines & Minerals Department in Gujrat and other details *(Question No. 4000*)* 117
-Salt mines in the province and other details *(Question No. 1660*)*

MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION ADDITIONAL CHARGE OF HOME DEPARTMENT
-See under Shuja Khanzada, Col (Retd)

MINISTER FOR FINANCE ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Ashfaq Sarwar,Raja

MINISTER FOR POWER, MINES & MINERALS
-See under Sher Ali Khan, Mr.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana

MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Nadeem Kamran, Malik

MOEEN NAWAZ WARRAICH, MAJOR (RETD)

Reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 79
-The Punjab Arms (Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 30 of 2014) 79
-The Punjab Explosives (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.24 of 2014)

MUHAMMAD AFZAL, RANA

questions REGARDING- 380
-Details about play grounds in district Sialkot *(Question No. 17)* 379
-Details about staff of Sports Department in district Sialkot *(Question No. 16)* 64
-Matter about constitution of new Zakat Committees according to

PAGE NO.

ratio of population *(Question No. 3373*)*

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questionS REGARDING-

-Details about provision of funds to Dy. Administrator Zakat & Ushr Sahiwal *(Question No. 278)* 77

-Details about provision of Zakat to hospitals of district Sahiwal *(Question No. 3544*)* 70

-Details about Zakat Committees in PP-222 Sahiwal *(Question No. 3543*)* 70

-Number of Zakat Committees in district Sahiwal and details about election of members and Chairman Zakat Committees *(Question No. 279)* 78

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

point of order REGARDING-

-APPREHENSION OF WATER LOGGING THE LAND DUE TO NOT DESILTING THE 397

MR Link Canal running through Daska PP-130

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR

question REGARDING-

-Details about establishment of Burn Units in THQ and DHQ Hospitals of the province *(Question No. 1943*)* 190

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

-Leave of absence 211

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

question REGARDING-

-Number of Model Police Stations in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 813*)* 264

MUHAMMAD FAYYAZ, MAHAR

questions REGARDING-

-Details about establishment of THQ Hospital Dina district Jhelum *(Question No. 1803*)* 185

-Posting of DSP and construction of office building in tehsil Dina district Jhelum *(Question No. 2347*)* 291

MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR.

-OATH OF OFFICE 13

-Speech in the House 19

PAGE NO.

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)***- 19

-On the sad demises of Mr. Khurram Gulfam MPA, Mr. Najeeb Ullah Khan MPA, and sister of Mian Mujtuba Shuja-ur-Rehman Minister for Finance/Excise & Taxation

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demolishment of residences, show rooms and workshops at circle No. 2 Jhang Road Chiniot without advance notice 390

questions REGARDING-

-Details about appointment of Chairman Zakat and Ushr in district Chiniot *(Question No. 2092*)* 54

-Provision of Zakat Fund to district Chiniot and other details *(Question No. 2093*)* 55

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

Report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Privilege Motions No.11 of 2013, No.6, 8, 9, 11, 12, 14, 16, 17, 19 and 22 of 2014 191

MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

questions REGARDING-

-Details about provision of Zakat & Ushr funds to district Rahim Yar Khan *(Question No. 3819*)* 72

-Number of hospitals and doctors in Rahim Yar Khan *(Question No. 1844*)* 186

MUHAMMAD JAMAL KHAN LAGHARI, SARDAR

-Leave of absence 210

Privilege motion REGARDING-

-Telecasting pictures of MPA on media channels instead of person who was firing at workers of PTI at agitation 214

MUHAMMAD MAHFOOZ MASHAHDI, SAYED

question REGARDING-

-Details about employees of Zakat & Ushr Department in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3378*)* 65

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

question REGARDING- 376

-Details about stadium in Bahawalpur *(Question No. 4613*)*

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of*

PAGE NO.

the Punjab)

Answers to the questions REGARDING-

-Details about establishment of Burn Units and Heart wards in hospitals of the province *(Question No. 1589*)* 177
-Details about establishment of Burn Units in THQ and DHQ Hospitals of the province *(Question No. 1943*)* 191
-Details about establishment of THQ Hospital Dina district Jhelum *(Question No. 1803*)* 185
-Details about laying water pipes in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1260*)* 174
-Details about number of vehicles in Institute of Blood Transfer Lahore and utilization thereof *(Question No. 1788*)* 184
-Details about steps taken for eradication of Dengue virus in Rawalpindi *(Question No. 1261*)* 175
-Details about steps taken for eradication of Hepatitis 'C' *(Question No. 1650*)* 180
-Number of beds in District Hospital Kasur and other details *(Question No. 1594*)* 180
-Number of beds in Health Centre Mamon Kanjon district Faisalabad and other details *(Question No. 1874*)* 188
-Number of beds in THQ Hospital Ahmedpur Sharqia, Bahawalpur and other details *(Question No. 1907*)* 189
-Number of beds in THQ Hospital Kot Addu and other details *(Question No. 1747*)* 183
-Number of beds in THQ Tandlianwala district Faisalabad and other details *(Question No. 1939*)* 190
-Number of doctors in THQ Hospital Kot Addu district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1744*)* 182
-Number of Drug Inspectors in district Lahore and other details *(Question No. 1371*)* 176
-Number of hospitals and doctors in Rahim Yar Khan *(Question No. 1844*)* 186
-Number of hospitals in district Kasur and other details *(Question No. 1590*)* 178
-Number of hospitals in Gujranwala city and other details *(Question No. 1863-D*)* 186
-Number of illegal and unregistered medical laboratories in district Kasur and other details *(Question No. 1593*)* 179
-Number of staff in Punjab Dental Hospital Lahore and other details *(Question No. 1527*)* 177
-Reinstatement of Computer Operators in Health Department district Layyah *(Question No. 1926*)* 189

MUHAMMAD UMAR JAFFAR, MR.
-Leave of absence 207

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Finance*

PAGE NO.

Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs)
BILLS *(Discussed)*-
-The Punjab Arms (Amendment) Bill, 2014 315
311
-THE PUNJAB EXPLOSIVES (AMENDMENT) BILL, 2014 400
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill, 2014 194

point of order (ANSWER) REGARDING- 221
-FIRING BY POLICE AT WORKERS OF PTI IN FAISALABAD

Resolution REGARDING-
-Demand for legislation from federal government to provide facilities to students of MBBS in private medical colleges

MUKHTAR AHMED BHARATH, MALIK, DR.
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Accounts of Government of the Punjab and reports of Auditor General of Pakistan thereupon for the years 2009-10 and 2011-12 295
QUESTION regarding-
-Establishment of office of SDPO in tehsil Bhera and appointment thereof *(Question No. 400*)* 279

MURAD RAAS, DR.
QUESTIONS regarding-
-Details about schools of Labour Department in district Lahore *(Question No. 4744*)* 375
-Registration of vehicles theft cases in Police Station Garhi Shahu Lahore and recovery thereof *(Question No. 2255*)* 290

PAGE NO.

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-

- -5th December, 2014 **12**
- -8th December, 2014 95
- -9th December, 2014 140
- -10th December, 2014 235
- -11th December, 2014 325

NABIRA INDLEEB, MRS.

- -Leave of absence **207**

NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Zakat &Ushr)*

Answers to the questions REGARDING-

- -Details about appointment of Chairman Zakat and Ushr in district Chiniot *(Question No. 2092*)* 55
- -Details about elections of Zakat Committees in Sargodha *(Question No. 80)* 75
- -Details about employees of Zakat & Ushr Department in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3378*)* 66
- -Details about funds allocated for scholarships of students in district Toba Tek Singh *(Question No. 3981*)* 74
- -Details about help of deserving students out of Zakat Fund in Mianwali *(Question No. 3440*)* 67
- -Details about Marriage Grant out of Zakat Fund in Mianwali *(Question No. 3441*)* 68
- -Details about non-distribution of Zakat Fund in time in Bahawalpur *(Question No. 3475*)* 69
- -Details about provision of funds to Dy. Administrator Zakat & Ushr Sahiwal *(Question No. 278)* 77
- -Details about provision of Zakat & Ushr funds to district Rahim Yar Khan *(Question No. 3819*)* 72
- -Details about provision of Zakat Fund to hospitals of district Narowal *(Question No. 2790*)* 61
- -Details about provision of Zakat to hospitals of district Sahiwal *(Question No. 3544*)* 71
- -Details about receipt of Zakat Fund in district Vehari *(Question No. 233)* 77
- -Details about reconstitution of Zakat Committees *(Question No. 3715*)* 72
- -Details about regularization of employees of Zakat & Ushr Department 47

	PAGE NO.
(Question No. 2825)*	
-Details about Vocational Training Centres of the province	75
(Question No. 71)	76
-Details about Zakat Committees in Mianwali *(Question No. 120)*	70
-Details about Zakat Committees in PP-222 Sahiwal *(Question No. 3543*)*	
-Details about Zakat Fund distributed in PP-58, Faisalabad *(Question No. 2592*)*	42
-Increase in Dowery Fund for district Bahawalpur and other details *(Question No. 2020*)*	24
-Institutions working under administrative control of Zakat & Ushr Department and other details *(Question No. 3102*)*	61
-Matter about constitution of new Zakat Committees according to ratio of population *(Question No. 3373*)*	65
-Number of district level offices of Zakat & Ushr Department in Lahore and other details *(Question No. 3179*)*	63
-Number of offices of Provincial Zakat Council in Lahore and other details *(Question No. 3178*)*	51
-Number of Zakat Committees in district Faisalabad and other details *(Question No. 2102*)*	34
-Number of Zakat Committees in district Sahiwal and details about election of members and Chairman Zakat Committees *(Question No. 279)*	78
-Number of Zakat Committees in Lahore and other details *(Question No. 2184*)*	36
-Number of Zakat Committees in PP-93, Gujranwala and other details *(Question No. 2094*)*	32
-Number of Zakat Committees in PP-144, Lahore and other details *(Question No. 2186*)*	40
-Provision of Zakat Fund to district Chiniot and other details *(Question No. 2093*)*	56
-Provision of Zakat Fund to district Faisalabad and other details *(Question No. 2129*)*	57
-Provision of Zakat Fund to district Narowal for educational scholarships and other details *(Question No. 2789*)*	59
-Provision of Zakat Fund to hospitals of district Faisalabad and other details *(Question No. 2784*)*	58
-Provision of Zakat Fund to PP-271 Bahawalpur and other details *(Question No. 2019*)*	21
-Receipt of Zakat Fund by district Lahore and other details *(Question No. 3268*)*	64
-Receipt of Zakat Fund in district Sheikhupura and other details	53
(Question No. 597)*	26
-Zakat Fund for district Gujranwala and other details *(Question No. 2038*)*	
BILL *(Discussed)*-	134
-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill, 2014	

PAGE NO.

ORDINANCE-
-The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Ordinance, 2014 *(Introduced in the House as a Bill)* 134

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING-
-Details about Child Protection Bureau Shalamar Lahore *(Question No. 1605*)* 284
-Details about staff posted in District Sports Office Lahore *(Question No. 269)* 381

NAVEED ALI, MIAN

Privilege motion REGARDING- 192
-Damaging the reputation of MPA by DCO Pakpattan

PAGE NO.

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-Continuously increase in number of students leaving schools due to deteriorating standard of education in government educational institutions

-Continuously increase in sexual harassment amongst female students due to non-protection by law 392

-Disclosure of purchase of spurious injections for anesthesia for District Hospitals 203

-Disclosure of scandal of using prohibited energizing medicines by female players of Punjab University 206

-Fraudulently transfer of land of Bhartari Trust in Layyah 133

-Incidents of burst of gas cylinder of vehicles due to departmental carelessness 131

-Non-availability of proper facilities and standard education in private educational institutions despite of heavy fee **302**

-Payment to company by Dy. Director Health despite of supply of substandard medicines for anesthesia

-PLUNDER AND TAX SHIRKING BY MARRIAGE HALLS IN THE PROVINCE **304**

-Shortage of injections for control over Hepatitis in Punjab

-Victimization of citizens by Cancer due to permitting the factories to extract oil by burning tyres **202**

132

309

200

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-DETAILS ABOUT INSTALLATION OF AIR CONDITIONERS IN PRISONERS VAN *(QUESTION NO. 1514*)* **281**

-Establishment of Public Relation Wing in Southern Punjab by Rescue 1122 and other details *(Question No. 2056*)*

-Income of Mines & Minerals Department from district Chakwal and other details *(Question No. 3283*)*

PAGE NO.

-Income of Mines & Minerals Department from district Khushab and other details *(Question No. 3284*)* 286
-Number of staff in Punjab Dental Hospital Lahore and other details *(Question No. 1527*)* 120

122

176

NOTIFICATION of-
-Acting Speaker 230
-Summoning of 11th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th December, 2014 1

O

OATH OF OFFICE by-
-Inam Ullah Khan Niazi, Mr. (PP-48) 13
-Muhammad Hassaan Riaz, Mr. (PP-162) 13

OFFICERS-
-Of the House 9

ORDINANCE-
-The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Ordinance, 2014 *(Introduced in the House as a Bill)* 134

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 11th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th December, 2014 13

Parliamentary Secretaries- 7

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH

-SEE UNDER IMRAN NAZIR, KHAWAJA

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-See under Nazar Hussain, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY & TOURISM

-SEE UNDER SARFRAZ AFZAL, CHAUDHARY

PAGE NO.

points of order REGARDING- 383

-APPOINTMENT OF VICE CHANCELLOR IN ISLAMIA UNIVERSITY BAHAWALPUR 397

396

128

-APPREHENSION OF WATER LOGGING THE LAND DUE TO NOT DESILTING THE 124, 193

236

MR LINK CANAL RUNNING THROUGH DASKA PP-130

398

-DEMISE OF A PRISONER BY TORTURE OF STAFF OF DISTRICT JAIL JHANG

80

-EXPLOITATION OF FARMERS BY ACCUSED PERSONS

-FIRING BY POLICE AT WORKERS OF PTI IN FAISALABAD

-RECOVERY OF KIDNAPPED MPA RANA JAMIL HASSAN KHAN

-SUPERVISION OF DECREASE IN REVENUE OF THE PUNJAB IN RESULT OF INCREASE IN SALE OF PRODUCTS OF OTHER PROVINCES DUE TO IMPOSING 17% SALES TAX ON SERVICES IN THE PUNAB

-TORTURE OF POLICE UPON BLINDS IN LAHORE AND EXPLOITATION OF FARMERS

BY ACCUSED PERSONS

Privilege motions REGARDING- 130

-Blaming MPA by TMA and TMO Kharian in Press Conference 192, 298

-Damaging the reputation of MPA by DCO Pakpattan 299

-Insulting behaviour of SSP Traffic Lahore and his staff with MPA

-Telecasting pictures of MPA on media channels instead of person who was firing at workers of PTI at agitation 212

POWER DEPARTMENT-

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Details about Power House at Head Rasool district Gujrat *(Question No. 2152*)* 96

-Details about power projects of Punjab Government during 2008 to 2014 *(Question No.3902*)* 100

-Details about steps taken for production of electricity by canals and barrages in the province *(Question No. 2511*)* 98

PAGE NO.

Q

questions REGARDING-

ARCHEOLOGY DEPARTMENT-

-Details about Bara Dari adjacent to Mian Meer Darbar Lahore *(Question No. 131)* 380

HEALTH DEPARTMENT-

-Area of Civil Hospital Gujranwal and other details *(Question No. 1863-B*)* 163

-Details about establishment of Burn Units and Heart wards in hospitals of the province *(Question No. 1589*)* 177

-Details about establishment of Burn Units in THQ and DHQ Hospitals of the province *(Question No. 1943*)* 190

-Details about establishment of THQ Hospital Dina district Jhelum *(Question No. 1803*)* 185

-Details about laying water pipes in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1260*)* 173

-Details about number of vehicles in Institute of Blood Transfer Lahore and utilization thereof *(Question No. 1788*)* 183

-Details about steps taken for eradication of Dengue virus in Rawalpindi *(Question No. 1261*)* 174

-Details about steps taken for eradication of Hepatitis 'C' *(Question No. 1650*)* 180

-Number of beds in District Hospital Kasur and other details *(Question No. 1594*)* 179

-Number of beds in Health Centre Mamon Kanjon district Faisalabad and other details *(Question No. 1874*)* 187

-Number of beds in THQ Hospital Ahmedpur Sharqia, Bahawalpur and other details *(Question No. 1907*)* 188

-Number of beds in THQ Hospital Kot Addu and other details *(Question No. 1747*)* 182

-Number of beds in THQ Tandlianwala district Faisalabad and other details *(Question No. 1939*)* 189

-Number of dispensaries and health centres in PP-134, Narowal and other details *(Question No. 1884*)* 165

-Number of doctors in THQ Hospital Kot Addu district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1744*)* 182

-Number of Drug Inspectors in district Lahore and other details *(Question No. 1371*)* 176

-Number of hospitals and doctors in Rahim Yar Khan *(Question No. 1844*)* 186

-Number of hospitals in district Kasur and other details *(Question No. 1590*)* 178

-Number of hospitals in Gujranwala city and other details *(Question No. 1863-D*)* 186

-Number of illegal and unregistered medical laboratories in district Kasur and other details *(Question No. 1593*)* 179

-Number of sanctioned posts in Government Maternity Hospital Dinga, Gujrat and other details *(Question No. 1796*)* 145

PAGE NO.

-Number of sanctioned posts of doctors in RHC Dinga Gujrat and other details *(Question No. 1797*)* 157
-Number of staff in Punjab Dental Hospital Lahore and other details *(Question No. 1527*)* 176
-Reinstatement of Computer Operators in Health Department district Layyah *(Question No. 1926*)* 189
-Sanction of health projects in PP-231 Pakpattan and other details *(Question No. 731*)* 141

HOME DEPARTMENT-

250

-ACTION TAKEN AGAINST GAMBLERS AND BOOKIES IN DHA LAHORE AND OTHER 248
DETAILS *(QUESTION NO. 352*)* 238

-ALLOCATED BUDGET OF POLICE STATIONS OF 259
BAHAWALPUR AND EXPENDITURES THEREOF *(QUESTION NO. 135*)* 252

-CASES OF ROBBERY IN LAHORE AND OTHER 268
DETAILS *(QUESTION NO. 171*)* 284

-DEPARTMENTAL PROCEEDINGS AGAINST 276
EMPLOYEES OF POLICE STATIONS
288
OF DISTRICT SHEIKHUPURA *(QUESTION NO. 487*)*
272
-DETAILS ABOUT ACTION TAKEN AGAINST ILLEGAL CAFE AND NIGHT CLUBS IN 293

POSH AREAS OF LAHORE *(QUESTION NO. 353*)* 281
-Details about action taken against intoxicant sellers in Kamalia *(Question No. 1366*)* 289
-Details about Child Protection Bureau Shalamar Lahore *(Question No. 1605*)*
-Details about condition of police stations of Faisalabad *(Question No. 1479*)* 280

292
-DETAILS ABOUT EXAMINATION AND PROMOTION OF CONSTABLES OF 263
PETROLLING POLICE IN RAWALPINDI DIVISION *(QUESTION NO. 2222*)* 240

-DETAILS ABOUT INCOME AND EXPENDITURES OF 279
TRAFFIC POLICE SECTOR

286

PAGE NO.

LAHORE *(QUESTION NO. 1421*)*

-DETAILS ABOUT INCREASE IN INCIDENTS OF SEXUAL HARASSMENT IN THE PROVINCE *(QUESTION NO. 2636*)*

-DETAILS ABOUT INSTALLATION OF AIR CONDITIONERS IN PRISONERS VAN *(QUESTION NO. 1514*)*

-Details about promotion of Head Constables in Gujranwala Division *(Question No. 2238*)*

-DETAILS ABOUT SUBMISSION OF CHALLANS OF ACCUSED PERSONS OF ROBBERIES IN THE JURISDICTION OF POLICE STATION GHALIB MARKET LAHORE *(QUESTION NO. 1122*)*

-DETAILS ABOUT TERMINATION FROM SERVICE TO 279 TRAFFIC WARDENS IN LAHORE *(QUESTION NO. 2580*)*

-DETAILS ABOUT THEFT OF VEHICLES IN LAHORE AND REGISTRATION OF CASES THEREOF *(QUESTION NO. 563*)*

-DETAILS ABOUT VACATION OF PROPERTIES OF THE POOR FROM "QABZA GROUPS"

IN JHANG *(QUESTION NO. 564*)*

-Establishment of office of SDPO in tehsil Bhera and appointment thereof *(Question No. 400*)*

-Establishment of Public Relation Wing in Southern Punjab by Rescue 1122 and other details *(Question No. 2056*)*

-Matter about eradication of bribery in police stations of the province *(Question No. 74*)*

-Number of cases of car theft in jurisdiction of Police Station Mozang Lahore and details of recovery thereof *(Question No. 1559*)*

-Number of employees in Police Station Mozang Lahore and position of crimes in jurisdiction thereof *(Question No. 1558*)*

-Number of Model Police Stations in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 813*)*

-Number of police stations in district Faisalabad and other details

242
283
282
264
287
274
291
254
285
290
354
363
346
378
375
357
344
377
334
331

PAGE NO.

(*Question No. 2103**)
-Number of vehicles of police stations of PP-58 Faisalabad and details of 119
expenditures thereof *(Question No. 1477*)*
-Posting of DSP and construction of office building in tehsil Dina 114
district Jhelum *(Question No. 2347*)* 107
-Recovery of stolen cars in district Sheikhupura and other details
(Question No. 486)* 116
-Registration of murder cases in Police Station Jhal Chakian, Sargodha
and other details *(Question No. 1750*)* 120
-Registration of vehicles theft cases in Police Station Garhi Shahu
Lahore and recovery thereof *(Question No. 2255*)* 122

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-
-Details about legislation regarding juvenile domestic servants 112
(Question No. 3889)* 117
-Details about Nawaz Sharif Social Security Hospital Lahore
(Question No. 4190)*
-Details about powers of Labour and Human Resources Department 96
Gujranwala *(Question No. 3833*)*
-Details about schools of Labour and Human Resources Department 100
in district Vehari *(Question No. 1)*
-Details about schools of Labour Department in district Lahore 98
(Question No. 4744)*
-Details about schools of Labour Department in Sargodha *(Question No. 3904*)*
-Details about short measuring at petrol pumps in the province 326
(Question No. 2426)*
-Details about Workers Welfare Board district Toba Tek Singh 374
(Question No. 4921)* 365
-Funds paid to workers for medical treatment in district Lahore 380
and other details *(Question No. 2425*)* 373
-Number of Labour Welfare Institutions in Sheikhupura and other 370
details *(Question No. 1200*)* 376
379
382
381

MINES & MINERALS DEPARTMENT- 351
-Details about leasing of Khayorra Salt Mines for thirty years 360
(Question No. 2488)*
-Details about minerals got from the province and income 328
therefrom *(Question No. 1488*)*
-Details about Mines & Minerals Department Sargodha *(Question No. 3585*)* 338
-Discovery of minerals reservoirs from district Rawalpindi and
income therefrom *(Question No. 1489*)*
-Income of Mines & Minerals Department from district Chakwal 54
and other details *(Question No. 3283*)* 75

PAGE NO.

-Income of Mines & Minerals Department from district Khushab and other details *(Question No. 3284*)* 65
-Number of employees of Mines & Minerals Department in Gujrat and other details *(Question No. 4000*)* 73
-Salt mines in the province and other details *(Question No. 1660*)*
POWER DEPARTMENT- 67
-Details about Power House at Head Rasool district Gujrat *(Question No. 2152*)* 68
-Details about power projects of Punjab Government during 2008 to 2014 *(Question No.3902*)* 69
-Details about steps taken for production of electricity by canals and barrages in the province *(Question No. 2511*)* 77
SPORTS DEPARTMENT-
-Details about establishment of sports stadium in Basirpur district Okara *(Question No. 121*)* 72
-Details about funds allocated for sports stadium in Faisalabad *(Question No. 4205*)* 60
-Details about funds of Punjab Youth Sports Festival *(Question No. 3955*)* 70
-Details about play grounds in district Sialkot *(Question No. 17)* 76
-Details about recreation places in district Okara *(Question No. 3196*)* 71
-Details about Shaheen Stadium Toba Tek Singh *(Question No. 4247*)*
-Details about stadium in Bahawalpur *(Question No. 4613*)* 47
-Details about staff of Sports Department in district Sialkot *(Question No. 16)* 74
-Details about staff posted in District Sports Office Faisalabad *(Question No. 301)* 76
-Details about staff posted in District Sports Office Lahore *(Question No. 269)* 70
-Holding of sports tournaments in district Bahawalpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 2906*)* 41
-Provision of play ground in Chak No. 30/E.B Pakpattan *(Question No. 3824*)* 23
TOURISM DEPARTMENT-
-Details about starting bus service of Punjab Tourism *(Question No. 345*)* 61
-Number of guest houses of Tourism Department and other details *(Question No. 1365*)* 64
ZAKAT & USHR DEPARTMENT-
-Details about appointment of Chairman Zakat and Ushr in district Chiniot *(Question No. 2092*)* 62
-Details about elections of Zakat Committees in Sargodha *(Question No. 80)* 50
-Details about employees of Zakat & Ushr Department in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3378*)* 34
-Details about funds allocated for scholarships of students in district Toba Tek Singh *(Question No. 3981*)* 78
-Details about help of deserving students out of Zakat Fund in Mianwali *(Question No. 3440*)* 36
-Details about Marriage Grant out of Zakat Fund in Mianwali *(Question No. 3441*)* 31
-Details about non-distribution of Zakat Fund in time in Bahawalpur

PAGE NO.

(Question No. 3475*) 40
-Details about provision of funds to Dy. Administrator Zakat & Ushr Sahiwal (Question No. 278) 55
-Details about provision of Zakat & Ushr funds to district Rahim Yar Khan (Question No. 3819*) 56
-Details about provision of Zakat Fund to hospitals of district Narowal (Question No. 2790*) 59
-Details about provision of Zakat to hospitals of district Sahiwal (Question No. 3544*) 58
-Details about receipt of Zakat Fund in district Vehari (Question No. 233)
-Details about reconstitution of Zakat Committees (Question No. 3715*) 21
-Details about regularization of employees of Zakat & Ushr Department (Question No. 2825*) 64
-Details about Vocational Training Centres of the province (Question No. 71)
-Details about Zakat Committees in Mianwali (Question No. 120) 53
-Details about Zakat Committees in PP-222 Sahiwal (Question No. 3543*) 26
-Details about Zakat Fund distributed in PP-58, Faisalabad (Question No. 2592*)
-Increase in Dowery Fund for district Bahawalpur and other details (Question No. 2020*)
-Institutions working under administrative control of Zakat & Ushr Department and other details (Question No. 3102*)
-Matter about constitution of new Zakat Committees according to ratio of population (Question No. 3373*)
-Number of district level offices of Zakat & Ushr Department in Lahore and other details (Question No. 3179*)
-Number of offices of Provincial Zakat Council in Lahore and other details (Question No. 3178*)
-Number of Zakat Committees in district Faisalabad and other details (Question No. 2102*)
-Number of Zakat Committees in district Sahiwal and details about election of members and Chairman Zakat Committees (Question No. 279)
-Number of Zakat Committees in Lahore and other details (Question No. 2184*)
-Number of Zakat Committees in PP-93, Gujranwala and other details (Question No. 2094*)
-Number of Zakat Committees in PP-144, Lahore and other details (Question No. 2186*)
-Provision of Zakat Fund to district Chiniot and other details (Question No. 2093*)
-Provision of Zakat Fund to district Faisalabad and other details (Question No. 2129*)
-Provision of Zakat Fund to district Narowal for educational scholarships and other details (Question No. 2789*)
-Provision of Zakat Fund to hospitals of district Faisalabad and other details (Question No. 2784*)

PAGE NO.

-Provision of Zakat Fund to PP-271 Bahawalpur and other details *(Question No. 2019*)*
-Receipt of Zakat Fund by district Lahore and other details *(Question No. 3268*)*
-Receipt of Zakat Fund in district Sheikhupura and other details *(Question No. 597*)*
-Zakat Fund for district Gujranwala and other details *(Question No. 2038*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON-

-5th December, 2014 90
-10th December, 2014 310

R

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

questions REGARDING- 238

-CASES OF ROBBERY IN LAHORE AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 171*)* 272

-DETAILS ABOUT INCOME AND EXPENDITURES OF TRAFFIC POLICE SECTOR

LAHORE *(QUESTION NO. 1421*)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

-5th December, 2014 11
-8th December, 2014 94
-9th December, 2014 139
-10th December, 2014 234
-11th December, 2014 324

Reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Privilege Motions No.11 of 2013, No.6, 8, 9, 11, 12, 14, 16, 17, 19 and 22 of 2014 191
-The Punjab Arms (Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 30 of 2014) 79
-The Punjab Explosives (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.24 of 2014) 79
-The Punjab Institute of Quran and Serat Studies Bill, 2014 (Bill No. 29 of 2014) 80

Resolutions REGARDING-

-Declaration of all orphans as "State Child" 219
-Demand for holding inquiry for import of wheat despite of excessive production of wheat in the country 225
-Demand for legislation from federal government to provide facilities to students of MBBS in private medical colleges 220
-Demand for making arrangements to fix the urban boundaries and to establish new cities for saving agricultural land 222
-Demand for redressing the problems faced by Overseas Pakistanis in getting NIC and Passport 225
-Payment of homage to late Majid Nazami for his ideal journalism 218

S

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

questions REGARDING-

-Details about help of deserving students out of Zakat Fund in Mianwali *(Question No. 3440*)* **67**
-Details about Marriage Grant out of Zakat Fund in Mianwali *(Question No. 3441*)* 68

SARFRAZ AFZAL, CHAUDHARY *(Parliamentary Secretary for Youth Affairs, Sports, Archeology & Tourism)*

Answers to the questions REGARDING- 326

PAGE NO.

-Details about establishment of sports stadium in Basirpur district Okara *(Question No. 121*)* 365
371
-Details about funds of Punjab Youth Sports Festival *(Question No. 3955*)* 328
-Details about Shaheen Stadium Toba Tek Singh *(Question No. 4247*)*
-Details about starting bus service of Punjab Tourism *(Question No. 345*)* 351
-Holding of sports tournaments in district Bahawalpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 2906*)* 338
-Number of guest houses of Tourism Department and other details *(Question No. 1365*)* 360
-Provision of play ground in Chak No. 30/E.B Pakpattan *(Question No. 3824*)*
212

Privilege motion (ANSWER) REGARDING-

-Telecasting pictures of MPA on media channels instead of person who was firing at workers of PTI at agitation

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

question REGARDING-

-Reinstatement of Computer Operators in Health Department district Layyah *(Question No. 1926*)* 189

SHAMEELA ASLAM, MRS.

questions REGARDING-

-Details about funds of Punjab Youth Sports Festival *(Question No. 3955*)* **365**
-Details about schools of Labour and Human Resources Department in district Vehari *(Question No. 1)*

378

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Power, Mines & Minerals)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about leasing of Khayorra Salt Mines for thirty years *(Question No. 2488*)* 120
-Details about minerals got from the province and income therefrom *(Question No. 1488*)* 114
-Details about Mines & Minerals Department Sargodha *(Question No. 3585*)* 108
-Details about Power House at Head Rasool district Gujrat *(Question No. 2152*)* 96
-Details about power projects of Punjab Government during 2008 to 2014 *(Question No.3902*)* 101
-Details about steps taken for production of electricity by canals and barrages in the province *(Question No. 2511*)* 99

PAGE NO.

-Discovery of minerals reservoirs from district Rawalpindi and income therefrom *(Question No. 1489*)* 116
-Income of Mines & Minerals Department from district Chakwal and other details *(Question No. 3283*)* 121
-Income of Mines & Minerals Department from district Khushab and other details *(Question No. 3284*)* 122
-Number of employees of Mines & Minerals Department in Gujrat and other details *(Question No. 4000*)* 112
-Salt mines in the province and other details *(Question No. 1660*)* 118

SHUJA KHANZADA, COL (RETD) *(Minister for Environment Protection Additional Charge of Home Department)*

Answers to the questions REGARDING-

-ACTION TAKEN AGAINST GAMBLERS AND BOOKIES IN DHA LAHORE AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 352*)* 250

248

238

-ALLOCATED BUDGET OF POLICE STATIONS OF BAHAWALPUR AND EXPENDITURES THEREOF *(QUESTION NO. 135*)* 259

252

-CASES OF ROBBERY IN LAHORE AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 171*)* 269

284

-DEPARTMENTAL PROCEEDINGS AGAINST EMPLOYEES OF POLICE STATIONS 276

OF DISTRICT SHEIKHUPURA *(QUESTION NO. 487*)* 289

-DETAILS ABOUT ACTION TAKEN AGAINST ILLEGAL CAFE AND NIGHT CLUBS IN 272

293

POSH AREAS OF LAHORE *(QUESTION NO. 353*)* 281

-Details about action taken against intoxicant sellers in Kamalia *(Question No. 1366*)* 289
-Details about Child Protection Bureau Shalamar Lahore *(Question No. 1605*)*
-Details about condition of police stations of Faisalabad *(Question No. 1479*)* 280

-DETAILS ABOUT EXAMINATION AND PROMOTION OF CONSTABLES OF PETROLLING POLICE IN RAWALPINDI DIVISION *(QUESTION NO. 2222*)* 292

PAGE NO.

263
240
280
286
242
283
282
264
288
274
291
254
285
291
385
384
236

-DETAILS ABOUT INCOME AND EXPENDITURES OF TRAFFIC POLICE SECTOR

LAHORE *(QUESTION NO. 1421*)*

-DETAILS ABOUT INCREASE IN INCIDENTS OF SEXUAL HARASSMENT IN THE PROVINCE *(QUESTION NO. 2636*)*

-DETAILS ABOUT INSTALLATION OF AIR CONDITIONERS IN PRISONERS VAN *(QUESTION NO. 1514*)*

-Details about promotion of Head Constables in Gujranwala Division *(Question No. 2238*)*

-DETAILS ABOUT SUBMISSION OF CHALLANS OF ACCUSED PERSONS OF ROBBERIES IN THE JURISDICTION OF POLICE STATION GHALIB MARKET LAHORE *(QUESTION NO. 1122*)*

-DETAILS ABOUT TERMINATION FROM SERVICE TO 279 TRAFFIC WARDENS IN LAHORE *(QUESTION NO. 2580*)*

-DETAILS ABOUT THEFT OF VEHICLES IN LAHORE AND REGISTRATION OF CASES THEREOF *(QUESTION NO. 563*)*

-DETAILS ABOUT VACATION OF PROPERTIES OF THE POOR FROM "QABZA GROUPS"

IN JHANG *(QUESTION NO. 564*)*

-Establishment of office of SDPO in tehsil Bhera and appointment thereof *(Question No. 400*)*

-Establishment of Public Relation Wing in Southern Punjab by Rescue 1122 and other details *(Question No. 2056*)*

-Matter about eradication of bribery in police stations of the province *(Question No. 74*)*

-Number of cases of car theft in jurisdiction of Police Station Mozang Lahore and details of recovery thereof *(Question No. 1559*)*

PAGE NO.

-Number of employees in Police Station Mozang Lahore and position of crimes in jurisdiction thereof *(Question No. 1558*)*
-Number of Model Police Stations in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 813*)*
-Number of police stations in district Faisalabad and other details *(Question No. 2103*)*
-Number of vehicles of police stations of PP-58 Faisalabad and details of expenditures thereof *(Question No. 1477*)*
-Posting of DSP and construction of office building in tehsil Dina district Jhelum *(Question No. 2347*)*
-Recovery of stolen cars in district Sheikhupura and other details *(Question No. 486*)*
-Registration of murder cases in Police Station Jhal Chakian, Sargodha and other details *(Question No. 1750*)*
-Registration of vehicles theft cases in Police Station Garhi Shahu Lahore and recovery thereof *(Question No. 2255*)*

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING
-Details about murder of four persons in result of firing in district Sheikhupura
-Details about murder of young trader in Urdu Bazar during robbery

point of order (ANSWER) REGARDING-

-RECOVERY OF KIDNAPPED MPA RANA JAMIL HASSAN KHAN

SHUNILA RUTH, MS.

question REGARDING-
-Details about Vocational Training Centres of the province *(Question No. 71)* 74

SOBIA ANWAR SATTI, MRS.
-Leave of absence 209

SPEECH IN THE HOUSE by-
-Inam Ullah Khan Niazi, Mr. 14-18
-Muhammad Hassaan Riaz, Mr. 19

SPORTS DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Details about establishment of sports stadium in Basirpur district Okara *(Question No. 121*)* 326

-Details about funds allocated for sports stadium in Faisalabad *(Question No. 4205*)* 374

-Details about funds of Punjab Youth Sports Festival *(Question No. 3955*)* 365

-Details about play grounds in district Sialkot *(Question No. 17)* 380

-Details about recreation places in district Okara *(Question No. 3196*)* 373

-Details about Shaheen Stadium Toba Tek Singh *(Question No. 4247*)* 370

-Details about stadium in Bahawalpur *(Question No. 4613*)* 376

-Details about staff of Sports Department in district Sialkot *(Question No. 16)* 379

-Details about staff posted in District Sports Office Faisalabad *(Question No. 301)* 382

-Details about staff posted in District Sports Office Lahore *(Question No. 269)* 381

-Holding of sports tournaments in district Bahawalpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 2906*)* 351

-Provision of play ground in Chak No. 30/E.B Pakpattan *(Question No. 3824*)* 360

SUMMONING-

-Notification of summoning of 11th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th December, 2014

1

T

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-

-Details about funds allocated for sports stadium in Faisalabad *(Question No. 4205*)*

-Institutions working under administrative control of Zakat & Ushr Department and other details *(Question No. 3102*)* 374

-Provision of Zakat Fund to district Faisalabad and other details *(Question No. 2129*)* 61

56

TARIQ MEHMOOD, MIAN

Privilege motion REGARDING-

PAGE NO.

-BLAMING MPA BY TMA AND TMO KHARIAN IN PRESS CONFERENCE **130**

questions REGARDING-

-DETAILS ABOUT EXAMINATION AND PROMOTION OF CONSTABLES OF PETROLLING POLICE IN RAWALPINDI DIVISION *(QUESTION NO. 2222*)* **288**

96

-Details about Power House at Head Rasool district Gujrat *(Question No. 2152*)*

-Details about promotion of Head Constables in Gujranwala Division *(Question No. 2238*)* 289

-Number of employees of Mines & Minerals Department in Gujrat and other details *(Question No. 4000*)* 112

-Number of sanctioned posts in Government Maternity Hospital Dinga, Gujrat and other details *(Question No. 1796*)* 145

-Number of sanctioned posts of doctors in RHC Dinga Gujrat and other details *(Question No. 1797*)* 157

TOURISM DEPARTMENT-

questions REGARDING- 328

-Details about starting bus service of Punjab Tourism *(Question No. 345*)* 338

-Number of guest houses of Tourism Department and other details *(Question No. 1365*)*

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

point of order REGARDING- 124

-FIRING BY POLICE AT WORKERS OF PTI IN FAISALABAD 177

QUESTIONS regarding- 293

-Details about establishment of Burn Units and Heart wards in hospitals of the province *(Question No. 1589*)*

240

-DETAILS ABOUT INCREASE IN INCIDENTS OF SEXUAL HARASSMENT IN THE PROVINCE *(QUESTION NO. 2636*)* 282

178

-DETAILS ABOUT VACATION OF PROPERTIES OF THE POOR FROM "QABZA GROUPS"

PAGE NO.

IN JHANG *(QUESTION NO. 564*)*

-Number of employees in Police Station Mozang Lahore and position of crimes in jurisdiction thereof *(Question No. 1558*)*

-Number of hospitals in district Kasur and other details *(Question No. 1590*)*

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Receiving millions of rupees by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore in the name of issuance of certificates to students 306

-Unjustified increase in fee for rechecking of answer sheets by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore 307

BILL *(Discussed)***-**

-The Punjab Arms (Amendment) Bill, 2014 315

Call attention Notice REGARDING

-Details about murder of four persons in result of firing in district Sheikhupura 384

383

points of order REGARDING- 128

124, 193

-APPOINTMENT OF VICE CHANCELLOR IN ISLAMIA UNIVERSITY BAHAWALPUR 80

-EXPLOITATION OF FARMERS BY ACCUSED PERSONS 248

-FIRING BY POLICE AT WORKERS OF PTI IN FAISALABAD 119

-TORTURE OF POLICE UPON BLINDS IN LAHORE AND EXPLOITATION OF FARMERS 69

344

BY ACCUSED PERSONS 98

questions REGARDING- 334

-ALLOCATED BUDGET OF POLICE STATIONS OF BAHAWALPUR AND EXPENDITURES THEREOF *(QUESTION NO. 135*)* 242

-Details about leasing of Khayorra Salt Mines for thirty years *(Question No. 2488*)* 222

218

PAGE NO.

-Details about non-distribution of Zakat Fund in time in Bahawalpur *(Question No. 3475*)*
-Details about short measuring at petrol pumps in the province *(Question No. 2426*)*
-Details about steps taken for production of electricity by canals and barrages in the province *(Question No. 2511*)*
-Funds paid to workers for medical treatment in district Lahore and other details *(Question No. 2425*)*
-Matter about eradication of bribery in police stations of the province *(Question No. 74*)*

Resolutions REGARDING-

-Demand for making arrangements to fix the urban boundaries and to establish new cities for saving agricultural land
-Payment of homage to late Majid Nazami for his ideal journalism

Z

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about appointment of Chairman Zakat and Ushr in district 54
Chiniot *(Question No. 2092*)* 75
-Details about elections of Zakat Committees in Sargodha *(Question No. 80)*
-Details about employees of Zakat & Ushr Department in district 65
Mandi Bahauddin *(Question No. 3378*)*
-Details about funds allocated for scholarships of students in district 73
Toba Tek Singh *(Question No. 3981*)*
-Details about help of deserving students out of Zakat Fund in 67
Mianwali *(Question No. 3440*)*
-Details about Marriage Grant out of Zakat Fund in Mianwali 68
(Question No. 3441)*
-Details about non-distribution of Zakat Fund in time in Bahawalpur 69
(Question No. 3475)*
-Details about provision of funds to Dy. Administrator Zakat & Ushr 77
Sahiwal *(Question No. 278)*
-Details about provision of Zakat & Ushr funds to district 72
Rahim Yar Khan *(Question No. 3819*)*
-Details about provision of Zakat Fund to hospitals of district Narowal 60
(Question No. 2790)*
-Details about provision of Zakat to hospitals of district Sahiwal 70
(Question No. 3544)* 76
-Details about receipt of Zakat Fund in district Vehari *(Question No. 233)* 71

PAGE NO.

-Details about reconstitution of Zakat Committees *(Question No. 3715*)* 47
-Details about regularization of employees of Zakat & Ushr Department 74
(Question No. 2825)* 76
-Details about Vocational Training Centres of the province *(Question No. 71)* 70
-Details about Zakat Committees in Mianwali *(Question No. 120)*
-Details about Zakat Committees in PP-222 Sahiwal *(Question No. 3543*)* 41
-Details about Zakat Fund distributed in PP-58, Faisalabad
(Question No. 2592)* 23
-Increase in Dowery Fund for district Bahawalpur and other details
(Question No. 2020)* 61
-Institutions working under administrative control of Zakat & Ushr
Department and other details *(Question No. 3102*)* 64
-Matter about constitution of new Zakat Committees according to
ratio of population *(Question No. 3373*)* 62
-Number of district level offices of Zakat & Ushr Department in
Lahore and other details *(Question No. 3179*)* 50
-Number of offices of Provincial Zakat Council in Lahore and other
details *(Question No. 3178*)* 34
-Number of Zakat Committees in district Faisalabad and other details
(Question No. 2102)* 78
-Number of Zakat Committees in district Sahiwal and details about election
of members and Chairman Zakat Committees *(Question No. 279)* 36
-Number of Zakat Committees in Lahore and other details *(Question
No. 2184*)* 31
-Number of Zakat Committees in PP-93, Gujranwala and other details
(Question No. 2094)* 40
-Number of Zakat Committees in PP-144, Lahore and other details
(Question No. 2186)* 55
-Provision of Zakat Fund to district Chiniot and other details
(Question No. 2093)* 56
-Provision of Zakat Fund to district Faisalabad and other details
(Question No. 2129)* 59
-Provision of Zakat Fund to district Narowal for educational scholarships
and other details *(Question No. 2789*)* 58
-Provision of Zakat Fund to hospitals of district Faisalabad and
other details *(Question No. 2784*)* 21
-Provision of Zakat Fund to PP-271 Bahawalpur and other details
(Question No. 2019)* 64
-Receipt of Zakat Fund by district Lahore and other details
(Question No. 3268)* 53
-Receipt of Zakat Fund in district Sheikhupura and other details
(Question No. 597)* **26**
-Zakat Fund for district Gujranwala and other details *(Question No. 2038*)*

PAGE

NO.

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.
-Leave of absence

208

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(جمعتہ المبارک 12، منگل 16، جمعتہ المبارک 19، سوموار 22، منگل 23۔ دسمبر 2014)

(یوم الجمع 19، یوم الثلاثہ 23، یوم الجمع 26، یوم الاثنین 29، یوم الثلاثہ 30۔ صفر المظفر 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11 (حصہ دوم): شمارہ جات : 6 تا 10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

گیارہواں اجلاس

جمعتہ المبارک،12۔دسمبر2014

جلد 11: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	------------	407
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	409
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	410
	سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز)		
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	411
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	443
6۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	469

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
7۔	بڑھتی ہوئی آبادی سے بے روزگاری اور مسائل میں اضافہ ------------	475
8۔	سزائے موت کے قیدیوں کی پھانسی پر پابندی کی وجہ سے جیلوں کے مسائل میں اضافہ ------------	478
9۔	انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور بورڈ کی جانب سے خریدے گئے کاغذ میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف ------------	478
10۔	ایل ٹی سی کے سپیشل سکواڈ اوور چارجنگ کو روکنے میں ناکام ------------	480
11۔	جھنگ میں تعمیر ہونے والی سڑک میں ناقص مٹیریل کا استعمال ------------	481
12۔	گجرات کے شہر ڈنگہ میں ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن ملتوی کرنا ------------	482
13۔	پرائیویٹ یونیورسٹیز کے میڈیکل کالجوں میں فیسوں کی زیادتی ------------	483
14۔	سرکاری اراضی کو لیز پر نہ دے کر قومی خزانے کو نقصان پہنچانا ------------	484
15۔	پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دس فیصد مستحق اور غریب بچوں کو مفت تعلیم کی حکومتی شرط کو پی پی ایس ایم اے کے صدر کا یکسر مسترد کرنا ------------	485
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
16۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 پر عام بحث ------------	488
	سوموار، 15۔دسمبر 2014	
	پریس ریلیز	
17۔	ناگزیز حالات کی بناء پر اسمبلی اجلاس مورخہ 15۔دسمبر 2014 کی بجائے 16۔دسمبر 2014 تک ملتوی کیا گیا ------------	509

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل،16۔دسمبر2014	
	جلد 11:شمارہ 7	
18۔	ایجنڈا -----------	513
19۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	515
20۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	516
	قرارداد	
21۔	سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے طلباء اور اساتذہ کے لئے رنج وغم کا اظہار -----------	517
	نوٹ: (بوجہ سانحہ پشاور وقفہ سوالات نہ ہو سکا اس لئے سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)	
22۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	518
	جمعتہ المبارک،19۔دسمبر2014	
	جلد 11:شمارہ 8	
23۔	جناب قائم سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ -----------	549
24۔	ایجنڈا -----------	551
25۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	553
26۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	554
	تعزیت	
27۔	سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے طلباء واساتذہ کے لئے دعائے مغفرت -----------	555
28۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	556
	بحث	
29۔	سانحہ پشاور پر عام بحث -----------	556

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 22-دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 9	
30-	ایجنڈا ------------	577
31-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	579
32-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	580
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
33-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	581
34-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	615
35-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	633
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
36-	مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا------------	648
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
37-	مسودہ قانون امتناع شیشہ سموکنگ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع------------	648
	توجہ دلاؤ نوٹس	
38-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	649
	تحاریک استحقاق	
39-	ریجنل منیجر سوئی گیس سرگودھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ------------	650
	تحاریک التوائے کار	
40-	پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف (---جاری) ------------	651

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
41۔	چنیوٹ جھنگ روڈ پر واقع سرکل نمبر 2 میں تعمیر شدہ رہائشیں، شوروم اور ورکشاپس بغیر پیشگی اطلاع و نوٹس مسمار کرنا(۔۔۔جاری) ------------	652
42۔	سزائے موت کے قیدیوں کی پھانسی پر پابندی کی وجہ سے جیلوں کے مسائل میں اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	654
43۔	سرکاری اراضی کو لیز پر نہ دے کر قومی خزانے کو نقصان پہنچانا(۔۔۔جاری) ------------	655
44۔	منرل واٹر کی اکیس فیکٹریوں کے پانی کو مضر صحت قرار دیا جانا ------------	656
45۔	خوشاب روڈ سرگودھا کی متعدد مارکیٹوں اور کالونیوں میں ایل پی جی کی جاری ری فلنگ سے بڑا حادثہ پیش آنے کا خدشہ ------------	657
46۔	لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کرایوں میں کمی کے اعلامیہ پر عملدرآمد کروانے میں ناکام ------------	658
47۔	مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہونے والے بچوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ------------	659
48۔	پنجاب ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے آٹھویں جماعت کے سالانہ امتحانات میں نصاب کے آٹھ مضامین کی بجائے پانچ مضامین شامل کرنے سے طالبعلموں اور والدین میں بے یقینی اور مایوسی کا پایا جانا ------------	660
	منگل،23۔دسمبر2014	
	جلد 11: شمارہ 10	
49۔	ایجنڈا ------------	665
50۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	667
51۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	668
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
52۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	669
53۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	689
54۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	702

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
55۔	مسودہ قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور، مسودہ قانون نصاب تعلیم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب اور مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	710
56۔	تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	712
57۔	ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	713
	تحاریک التوائے کار	
58۔	پنجاب میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانی پیپروں کی غیر معیاری مارکنگ سے طلباء وطالبات کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ ------------	715
59۔	مستحقین کو زکوٰۃ فنڈ کی رقم غیر ملکی ٹیلی نار کمپنی کے ذریعے پہنچانے سے کمپنی کو مالی فائدہ پہنچانے کی کوشش ------------	716
60۔	حکومتی ہدایات کے باوجود تعلیمی اداروں میں سکیورٹی کے ناکافی انتظامات ------------	718
	پوائنٹ آف آرڈر	
61۔	پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم ہونے کے باوجود پی آئی اے کا عمرہ کے کرایوں میں مزید اضافہ کرنے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا ------------	720
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
62۔	75 سالہ ریٹائرڈ ملازمین کی مکمل پنشن بحال کرنے کا مطالبہ ------------	721
63۔	کم عمری کی شادی کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کا مطالبہ ------------	724
64۔	اسلامی نظریاتی کونسل کے مراسلہ پر فوری عملدرآمد کا مطالبہ ------------	729

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
-65	صوبہ میں تمام تعلیمی اداروں میں ڈسپنسری کی سہولت کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ ------------	730
-66	میڈیکل کالج میں بوقت داخلہ طالبات سے پانچ سال لازمی سروس کا بیان حلفی لینے کا مطالبہ ------------	732
-67	انڈکس	

407

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12-دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 پر بحث

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 پر ایوان میں بحث کی جائے۔

409

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 12-دسمبر 2014

(یوم الجمع، 19-صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ١ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ٢ وَالَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَىٰ ٣ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ٤ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ٥
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ٦ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ
وَمَا يَخْفَىٰ ٧ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ٨ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ٩

سورة الأعلىٰ آيات 1 تا 9

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ اگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو اللہ چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (7) ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے (8) سو جہاں تک نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو (9)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی مثل مصطفیٰ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
انہیں خلق کر کے نازاں ہوا خود ہی دستِ قدرت
کوئی شاہکار ایسا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
کسی وہم نے صدا دی کوئی آپ کا مماثل
تو یقین پکار اُٹھا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
میرے دامن طلب کو ہے انہی کے دَر سے نسبت
کسی اور سے یہ رشتہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات مال و کالونیز سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1186 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1227 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1567 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعرات 20-مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال)

فیصل آباد: تحصیلدار و نائب تحصیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1567: **میاں طاہر:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فیصل آباد میں اس وقت کتنے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کام کر رہے ہیں اور کس کس ونگ / شعبہ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس تحصیل میں اس کیٹیگری کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس وقت ان اسامیوں پر کون کون سے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، پتا جات، ڈومیسائل اور عرصہ تعیناتی متعلقہ تحصیل کا بتائیں؟

(د) ان میں سے کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر کہاں کہاں انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس تحصیل میں تین سال یا اس سے زائد عرصہ سے تعینات ان ملازمین کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چوہدری زاہد اکرم):

(الف) تحصیل فیصل آباد میں اس وقت صرف ایک تحصیلدار بطور تحصیلدار سٹی فیصل آباد کام کر رہا ہے جبکہ تحصیل فیصل آباد صدر کی سیٹ خالی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق چھ نائب تحصیلدار کام کر رہے ہیں اور محکمہ ریونیو میں ہی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) اس وقت تحصیل فیصل آباد میں اس کیٹیگری کی دو اسامیاں ہیں ان میں سے ایک اسامی پر تحصیلدار بطور تحصیلدار سٹی کام کر رہا ہے جبکہ ایک اسامی تحصیل فیصل آباد صدر خالی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق نائب تحصیلداران کی آٹھ اسامیاں ہیں اس وقت تحصیل فیصل آباد سٹی میں نائب تحصیلدار کی ایک اسامی اور تحصیل فیصل آباد صدر میں ایک اسامی خالی ہے۔

(ج) اس وقت مجاہد ضیاء تحصیلدار بطور تحصیلدار فیصل آباد سٹی مورخہ 12-09-2013 سے کام کر رہا ہے جس کا ڈومیسائل لاہور کا ہے اور پتا مندرجہ ذیل ہے:

بالمقابل پولیس سٹیشن گوالمنڈی لاہور

جبکہ ایک اسامی تحصیل فیصل آباد صدر خالی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق نائب تحصیلدار تحصیل سٹی و صدر میں چھ ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت کسی تحصیلدار کے خلاف کسی بناء پر کہیں بھی کوئی انکوائری نہ چل رہی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق جملہ نائب تحصیلداران کے خلاف بھی کوئی انکوائری نہ ہے۔

(ہ) تحصیلدار فیصل آباد سٹی کی تعیناتی 12-09-2013 کو ہوئی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق جملہ نائب تحصیلدار صاحبان کی تعیناتی 2013 میں کی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کا جواب دیا گیا ہے کہ "تحصیل فیصل آباد میں اس وقت صرف ایک تحصیلدار بطور تحصیلدار سٹی کام کر رہا ہے جبکہ تحصیل فیصل آباد صدر کی سیٹ خالی ہے تو میری آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ تحصیلدار سٹی اور صدر کا چارج ایک ہی آدمی کے پاس کیوں ہے؟ فیصل آباد 80 لاکھ آبادی کا شہر ہے۔ لوگ اپنے کام کے حوالے سے در بدر کی

ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں لیکن پٹواری حضرات بات سننے کو تیار نہیں تو کیا پنجاب میں کوئی قابل تحصیلدار نہیں جو فیصل آباد میں تعینات کیا جاسکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس وقت تحصیل فیصل آباد سٹی میں محمد یحییٰ تحصیلدار اور صدر میں شیر محمد خان تحصیلدار کام کر رہے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ بڑی غلط بیانی کی جا رہی ہے۔ جواب میں لکھا گیا ہے کہ "تحصیل فیصل آباد میں اس وقت صرف ایک تحصیلدار بطور تحصیلدار سٹی کام کر رہا ہے جبکہ تحصیل فیصل آباد صدر کی سیٹ خالی پڑی ہے" پارلیمانی سیکرٹری ایوان میں بتا رہے ہیں کہ شیر محمد خان صدر میں بطور تحصیلدار کام کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بات یہ ہے کہ آپ نے یہ سوال 25- جولائی 2013 میں دیا تھا اور اب 2014 بھی ختم ہونے والا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری latest and update position بتا رہے ہیں۔ اب یہ اسامی fill کر لی گئی ہوگی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اب بھی وہاں پر نائب تحصیلدار کو تعینات کیا گیا ہے جبکہ فیصل آباد کی تحصیل تاندلیانوالہ میں کوئی تحصیلدار نہیں لگایا گیا۔ اسی طرح جڑانوالہ تحصیل نہ صرف فیصل آباد بلکہ صوبہ پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے وہاں پر بھی کوئی تحصیلدار تعینات نہیں کیا گیا۔ چک جھمرہ میں بھی کوئی تحصیلدار تعینات نہیں ہے۔ جب اسامیاں create کی گئی ہیں تو پھر وہاں پر بندے کیوں تعینات نہیں کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ سوال پچھلے اجلاس میں pending کیا گیا تھا۔ اس میں latest صورتحال یہ ہے کہ محمد یحییٰ تحصیلدار سٹی فیصل آباد میں کام کر رہے ہیں اور شیر محمد خان صدر فیصل آباد میں بطور تحصیلدار دار تعینات ہے۔ نائب تحصیلداروں کے حوالے سے میں معزز ممبر کو پوری فہرست دے دیتا ہوں۔ رائے سرفراز خان، ارشاد علی خان، طارق محمود گل، میاں نعیم، جان نثار اور محمد ارشد بطور نائب تحصیلدار فیصل آباد میں تعینات ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ہمارے پاس یہ جواب نہیں ہے۔ آپ نے یہ latest and up-to-date جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع نہیں کروایا۔ آپ کو یہ جواب اسمبلی سیکرٹریٹ

میں بھی لازماً بھیجنا چاہئے تھا۔ یہ تفصیل آپ کے پاس تو موجود ہے لیکن مجھے اور نہ ہی معزز ممبر کو یہ تفصیل مہیا کی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!آپ اس سوال کو pendingفرمادیں میں یہ تفصیل آپ، معزز ممبر اور اسمبلی سیکرٹریٹ کو فراہم کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:کیوں pendingکر دیں؟اس سوال کو ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ پہلے بھی یہ سوال pendingکیا گیا ہے۔ کیا ہر دفعہ اس کو pendingکرتے جائیں؟ یہ کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!پرسوں جب محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات تھے تو دو سوالوں کے جوابات غائب تھے اور اب بھی یہی صورتحال ہے۔ آپ ایوان کے Custodianہیں اور میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہوں گا کہ اس وقت ایوان میں ایک بھی وزیر موجود نہیں۔ باقی حاضری کو تو میں چھوڑتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:دیکھیں، وہ دوسری بات ہے۔ جس محکمہ سے متعلق آج کے سوالات ہیں اس کے پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں اور وہ جواب دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب تک یہ بات پہنچائی جائے کہ وزراء صاحبان کی ایوان میں حاضری نہ ہونے کے برابر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:ایسا نہیں ہے۔ وزراء صاحبان روز یہاں موجود ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!یہاں پر کوئی نہیں ہوتا۔ دو چار وزیر آجاتے ہیں باقی کسی کو اس ایوان کی پروا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس سوال کی جو تفصیل آپ کے پاس موجود ہے وہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھی بھجوائی جانی چاہئے تھی۔ ہمارے پاس تو اس کا جواب نہیں ہے۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر inquiryکر کے ہمیں بتائیں کہ اس کا جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں کیوں جمع نہیں کروایا گیا؟ جن متعلقہ افسران نے یہ کوتاہی کی ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔ اس سوال کو pendingکیا جاتا ہے۔ اس کی inquiry reportآنے دیں پھر ہم اس پر بات کریں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیصل آباد 80 لاکھ آبادی کا شہر ہے۔ وہاں پر تحصیلدار کی اسامیاں خالی پڑی ہیں اور کچھ لوگوں کو اضافی چارج دیا گیا ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ وہاں پر تحصیلدار تعینات کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طاہر صاحب! میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے کہہ دیا ہے کہ وہ اس سوال کا تفصیلی جواب دیں اور ایک ہفتے کے اندر اندر inquiry کر کے رپورٹ پیش کریں۔

میاں طاہر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3254 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعرات 20-مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال)

ضلع اوکاڑہ: مالکانہ حقوق دینے کی تفصیلات

*3254: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں جناح آبادی سکیم کے تحت گاؤں ہذا کے تمام لوگوں کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کے تمام لوگوں کو فرد ملکیت بھی جاری کی گئیں، جن لوگوں کو حقوق ملکیت اور اسناد جاری کی گئیں ان کے نام، ولدیت بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق جاری کردہ فرد ملکیت، اسناد دینے کے باوجود ان لوگوں کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں چک فیض آباد کے تمام لوگوں کو جاری کردہ اسناد حقوق ملکیت پر متعلقہ پٹواری، تحصیلدار اور اے سی کے ذریعے عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع فیض آباد داخلی کھولے مریدے کے تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں جناح آبادی سکیم کے تحت 60 مستحق افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئی تھیں۔ آبادی چک فیض آباد کھولے مریدے کے کی اضافی آبادی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ تمام لوگوں کو اسناد ملکیت جاری کی گئیں تھیں بلکہ صرف 60 مستحق افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئی تھیں۔ان کے نام،ولدیت و دیگر کوائف کی فہرست علیحدہ مرتب کردہ شامل ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مستحق افراد کو اسناد جاری کی گئی تھیں کیونکہ چک کھولے مریدے کے پاکستان ہندوستان کے بارڈر بیلٹ کے پانچ میل کے اندر واقع ہے اس لئے بموجب ہدایت بورڈ آف ریونیو پنجاب مراسلہ نمبری (1)H-936/88-1982 مورخہ 1988-09-14 بارڈر ایریا کمیٹی کی منظوری (بوساطت ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع) حاصل کرنا ضروری ہے۔ منظوری حاصل کرنے کے بعد ملکیت کا اندراج رجسٹر حقداران زمین میں ہو سکے گا۔

(د) جزہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے بغیر منظوری بارڈر ایریا کمیٹی متعلقہ ریونیو عملہ رجسٹر حقداران زمین میں اندراج کرنے کا مجاز نہ ہے۔ بارڈر ایریا کمیٹی کی منظوری حاصل کرنے کے لئے حکام بالا کو تحریر کر دیا ہے۔ منظوری آنے پر رجسٹر حقداران زمین میں اندراج اور متعلقہ افراد مالکان قرار پائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرے سوال کا جز(د) یہ تھا کہ "اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں چک فیض آباد کے تمام لوگوں کو جاری کردہ اسناد حقوق ملکیت پر متعلقہ پٹواری، تحصیلدار اور اے سی کے ذریعے عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں"؟ محکمہ نے میرے اس سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ "جزہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے بغیر منظوری بارڈر ایریا کمیٹی متعلقہ ریونیو عملہ رجسٹر حقداران زمین میں اندراج کرنے کا مجاز نہ ہے"۔اس جواب میں معزز ایوان اور میرے ساتھ بھی غلط بیانی کی گئی ہے۔ میرے پاس ایک letter موجود ہے جس میں Border Area Committee نے لکھا ہے کہ:

> It is intimated that as per Border Area Committee record Mouza Khulay Muriday kay, Faizabad, Tehsil Depalpur does not fall in the Border Area Committee.

جناب سپیکر! اسی طرح کا ایک similar Question No. 3422 ہے اُس سوال میں اس کا جواب بالکل اُلٹ دیا گیا ہے۔ میں اس پر explanation چاہوں گا۔ میرا مؤقف یہ ہے کہ اس

معزز ایوان اور میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے کیونکہ میرے سوال اور محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کے سوال نمبر3422کا جواب ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ہم اس معاملہ کی inquiry کر کے رپورٹ آپ کو پیش کریں گے اور ان کے خلاف action لیا جائے گا۔ یہی سوال last session میں pending ہوا تھا اور same question دوبارہ put ہوا ہے۔ زیر غور سوال کے جواب میں جز (الف) میں جو 60 مستحق افراد لکھا ہوا ہے یہ clerical mistake ہے کیونکہ یہ 59 لوگ ہیں ان کو حقوق ملکیت جاری کر دیئے گئے ہیں جن کی computerized list میرے پاس موجود ہے جو میں معزز ایوان کو پیش کر دیتا ہوں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا اور محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا same question ہے لیکن دونوں کے جواب مختلف دے کر اس ایوان کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چھچھر صاحب! آپ کے پاس جو لیٹر ہے وہ مجھے بھجوا دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر (چودھری افتخار حسین چھچھر) نے جناب قائم مقام سپیکر کو Border Area Committee کے letter کی کاپی بھجوائی)

جی، یہ Chairman Border Area Committee (Hamid Mehmood Dar) کا دستخط شدہ letter ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ:

> Faizabad (Tehsil Depalpur) does not fall in the Border Belt Area.

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ letter میرے سوال کے حوالے سے لکھا گیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ Border Area Committee میں fall نہیں کرتا۔ یہ question, last time بھی pending کروایا گیا تھا اس کے باوجود یہ آج کے دن تک بالکل غلط بیانی کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس سوال کے حوالے سے میری request ہے کہ میں اس کی inquiry کرا لیتا ہوں اور اُس کے بعد چودھری افتخار حسین چھچھر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس کا حل نکال لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں سوال نمبر 3422 اور 3254 کو Standing Committee on Revenue کو refer کرتا ہوں وہ اس کی انکوائری کر کے next Session میں معزز ایوان کو بتائیں گے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! دو سوالات جو گزشتہ چھ ماہ سے pending چلے آ رہے تھے اُن کا جواب آپ کے سامنے ہے جس طرح اس معزز ایوان کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ ہمارے سپیکر ہیں، آپ نے ہمیں تحفظ دینا ہے، آپ نے قانون کی بالادستی کے لئے آواز اُٹھانی ہے تو آپ مہربانی کر کے ذمہ داران کے خلاف ایکشن لینے کا announce کریں تاکہ دوبارہ کسی کی بھی جرأت نہ ہو سکے کہ وہ اس معزز ایوان میں کوئی جھوٹ کا پلندہ لا کر رکھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ایسا ہی ہوگا۔ یہ مقدس ایوان ہے اور اس کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ میں نے دونوں سوالات Standing Committee کو refer کر دیئے ہیں تو انکوائری کے بعد جو ذمہ داران ہوں گے اُن کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

اگلا سوال نمبر 1292 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1293 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1377 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1378 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1818 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2105 محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2366 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2412 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان: عارضی کاشت سکیم کا رقبہ اور نیلامی و دیگر تفصیلات

*2412: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کے چند کالونی چکوک میں پانچ سال کے لئے عارضی کاشت سکیم کا رقبہ جناب اے سی، کلکٹر صاحب نے کب کتنا رقبہ نیلام کیا تھا اور زر ضمانت مستاجری کی کتنی رقم کتنے کاشتکاروں سے وصول کی تھی؟

(ب) رقبہ کی نیلامی کب منسوخ کی گئی، وصول شدہ رقم کیا واپس کر دی گئی ہے، اگر جواب ناں میں ہے تو اس کی وجوہات، بیان فرمائیں؟

(ج) اس نیلام کردہ رقبہ میں کتنے رقبہ پر نیلام گر ہندگان قابض ہیں اور کتنا رقبہ حکومت کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) بروئے نوٹیفکیشن نمبری 2311/86-7402 مورخہ 1993-01-20 کے تحت سال 1995 میں تحصیل صادق آباد کے آٹھ کالونی چکوک میں رقبہ سرکار کی نیلامی ہوئی تھی جس میں 42 کاشتکاران نے رقبہ تعدادی 3805 کنال 19 مرلے کے محاذ نیلامی میں بولی دی تھی جن سے رقم مبلغ -/5,69,214 روپے بطور زر چہارم وصول کی گئی تھی۔

(ب) مندرجہ بالا رقبہ کی نیلامی کی کارروائی ہوئی تھی لیکن اس وقت کے کلکٹر ضلع نے اس نیلامی کی کارروائی کنفرم نہ کی تھی جس کے بعد سکیم ہذا پر عملدرآمد وقتی طور پر رک گیا تھا۔ 42 بولی دہندگان میں سے صرف ایک نے بذریعہ ووچر اپنا جمع شدہ زر چہارم واپس حاصل کر لیا۔ بقایا میں سے کسی بولی دہندہ نے زر چہارم کی واپسی کے لئے درخواست نہ گزاری ہے۔

(ج) کسی بھی بولی دہندہ کو دخل جاری نہ کیا گیا تھا۔ نیلام شدہ رقبہ میں سے تعدادی 1153 کنال 13 مرلہ پر بولی دہندگان ناجائز قابض ہیں جبکہ بقیہ رقبہ تعدادی 2652 کنال چھ مرلہ موقع پر خالی ہے۔ بورڈ آف ریونیو کی پالیسی کے مطابق رقبہ نیلام کرنے کی ہدایات جاری ہو چکی ہیں۔ مقامی انتظامیہ قانون کے مطابق نیلامی کرے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ نے میرے سوال کے جواب کے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ گورنمنٹ نے بروئے نوٹیفکیشن نمبری 2311/86-7402 مورخہ 1993-01-20 کے تحت سال 1995 میں تحصیل صادق آباد کے آٹھ کالونی چکوک میں رقبہ سرکار کی نیلامی ہوئی تھی جس میں 42 کاشتکاران نے رقبہ تعدادی 3805 کنال 19 مرلے کے محاذ نیلامی میں بولی دی تھی جن سے رقم مبلغ -/5,69,214 روپے بطور زرچہارم وصول کی گئی تھی۔ محکمہ نے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ کلکٹر ضلع نے اس نیلامی کی کارروائی confirm نہ کی تھی۔ میں یہ جاننا چاہوں گا کہ گورنمنٹ نے ایک notification کیا، کلکٹر نے اُس notification کے تحت ہونے والی نیلامی کی کارروائی کو confirm کیوں نہیں کیا اور اُس کے بعد اُس کا کیا fate ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس میں گورنمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن کیا جس میں نیلامی کا حکم جاری کیا گیا۔ اُس نیلامی میں 42 لوگوں نے حصہ لیا جس کے طریق کار کے حوالے سے کچھ شکایات ہوئیں جس پر Board of Revenue نے اپنی ایک کمیٹی بھیجی اُس کمیٹی نے نیلامی کے طریق کار کو پاس نہ کیا جس کی وجہ سے وہ نیلامی cancel ہو گئی۔ اُس کی دوبارہ نیلامی اس لئے نہیں کی گئی کہ اُن 42 لوگوں میں سے ایک شخص نے application دے کر اپنا جمع شدہ زرچہارم واپس لے لیا تھا اور باقی 41 لوگ 1153 کنال زمین پر ناجائز قابض ہیں اور وہ court میں چلے گئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ اس سوال کے جواب کے اندر لکھا ہوا ہے جس کو میں نے بھی پڑھ لیا ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ نیلامی confirm کیوں نہیں کی گئی؟ وہ لوگ court میں اس لئے گئے ہیں کہ انہوں نے نیلامی میں حصہ لیا اور پیسے جمع کرا دیئے اس میں بورڈ آف ریونیو کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ لکھا ہے کہ کلکٹر ضلع نے اس کو کنفرم نہیں کیا۔ اگر اس کی نیلامی کنفرم نہیں کی گئی تو وہ کس آرڈر کے تحت نہیں کی گئی؟ یہ جو نیلامی ہوئی ہے اس کا باقاعدہ

آرڈر نمبر اور تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ کیا بورڈ آف ریونیو کی ٹیم آئی تھی یا یہ ساری کارروائی زبانی کلامی چلتی ہے؟ مجھے اس نوٹیفکیشن کا حوالہ دیں کہ جس کے تحت یہ نیلامی کنفرم نہیں کی گئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس میں اسسٹنٹ کمشنر نیلامی کرتے ہیں اور اس کے بعد process ہے کہ اس کو کنفرم کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ کلکٹر کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ اس کے آگے اس کی صوابدید ہے کہ وہ اس کو کنفرم کرے یا نہ کرے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ کیا یہ کوئی شہنشاہیت ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر کی صوابدید ہے کہ جو مرضی کرتا رہے۔ یہ وجوہات بتائیں کہ یہ نیلامی کیوں کنفرم نہیں کی گئی؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ وجوہات بتائیں کہ کن وجوہات کی بناء پر نیلامی confirm نہیں کی گئی، کیا آپ کے پاس detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ابھی نہیں ہے۔ میں ان کو پیش کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس نیلامی کو کس آرڈر یا کن شکایات کے تحت confirm نہیں کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ابھی میرے پاس انکوائری کمیٹی کی رپورٹ نہیں ہے۔ میں وہ بعد میں ان کو پیش کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس چیز پر انکوائری والی تو کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں کوئی انکوائری نہیں مانگتا۔ آپ نے بہت سی انکوائریوں کے لئے آرڈر کیا ہے۔ میں اس پر آپ سے بہت دردمندی سے بات کروں گا کہ اس ایوان کے اجلاس پر کروڑوں روپیہ خرچ ہوتا ہے اور غریب آدمی کے ٹیکس کی رقم اس پر خرچ ہوتی ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ کتنا non-serious سارا معاملہ ہوتا ہے۔ یہاں بیوروکریسی کی طرف سے کوئی lift نہیں ہے یہاں اُلٹے سیدھے جوابات بھی آ رہے ہیں۔ میں اپنے بھائی کے بارے میں کچھ نہیں کہتا انہوں نے تیاری کی ہو گی لیکن یہ اچھا رویّہ نہیں ہے۔ یہاں منسٹر بھی کوئی نہیں ہے اور ایوان خالی ہے میں میڈیا سے گزارش کروں گا کہ اس کو میڈیا کے اندر دیں اور یہ بات چیف منسٹر تک پہنچنی چاہئے کہ اتنی فوج ظفر موج وزراء کی ہے وہ کیا کرتی ہے اور کیوں نہیں آتی یہ مقدس ایوان ہے؟ میں آپ کی تحسین کرتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے

سختی سے notice لیتے ہیں کہ جوابات نہیں آ رہے لیکن یہ اچھا روّیہ نہیں ہے۔ میں صرف آپ سے درخواست کروں گا کہ اس سوال کو pending کیا جائے تاکہ اگلی دفعہ یہ مزید اچھا جواب لے کر آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میرے خیال میں آپ کا محکمہ ان سوالوں کو serious نہیں لے رہا۔ میں warn کر رہا ہوں کہ یہ روّیہ ناقابل برداشت ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اس سوال کو pending کرتے ہیں اور اس کا detail میں جواب لیں گے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر صاحب آپ ہی کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2413 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مویشی پال سکیم کے تحت الاٹ کئے گئے رقبہ کی الاٹمنٹ منسوخی و دیگر تفصیلات

*2413: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا حکومت مویشی پال سکیم کے تحت 1960 میں الاٹ کئے گئے تمام رقبہ جات کی الاٹمنٹ منسوخ کر کے ان رقبہ جات کو ڈیری فارم کے قیام کے لئے معقول شرائط کے ساتھ نیلام عام کرنے کو تیار ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مویشی پال سکیم کے رقبہ جات جو 1960 میں بیس سال کے لئے الاٹ کئے گئے ان کی مزید توسیع پر 2000 میں پابندی لگا دی گئی؟

(ج) اگر مذکورہ بات درست ہے تو ان فارمز کا قبضہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود کیوں واپس نہیں لیا گیا اور اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود نئی پالیسی کیوں طے نہیں کی گئی، اس بارے میں پالیسی کب تک طے کر لی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) مویشی پال سکیم کے تحت 1960 میں الاٹ کئے گئے رقبہ جات کو ڈیری فارم کے قیام کے لئے نیلام عام کرنے کی کوئی پالیسی موجود نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مویشی پال سکیم کے رقبہ جات جو 1960 میں 20 سال کے لئے الاٹ کئے گئے تھے ان کی توسیع سال 2000-06-30 تک کی گئی تھی۔ مزید توسیع نہ کی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی نئی پالیسی مورخہ 2010-11-08 کے مطابق ان رقبہ جات کو مزید توسیع نہ کرنے کے بعد بذریعہ پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ نیلام عام کے ذریعے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور رقبہ جات جن میں کسی عدالت کا حکم امتناعی نہ ہو کو resume کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ڈی سی او صاحبان کو ہدایات جاری کی ہیں کہ رقبہ جات resume کرنے کے بعد نیلامی بذریعہ پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ کرنے کے لئے ارسال کریں۔ مزید عرض ہے کہ کل 32 الاٹ تھیں جن کا کل رقبہ 8297A-07K-18M تھا جن میں سے 22 الاٹ بحق سرکار ضبط ہو چکی ہیں جن کا رقبہ 5966A-05K-04M اور 10 الاٹ ہائے کے مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں جن کا رقبہ 2331A-02K-14M ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 1960 میں حکومت نے مویشی پال سکیم کے تحت الاٹمنٹ کی تھی۔ آپ بھی جانتے ہیں کیونکہ آپ بھی کاشتکاری کے پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ 1960 میں جو زمینیں الاٹ کی گئی تھیں وہ بالکل بنجر اور ناقابل کاشت تھیں وہاں ٹبے تھے۔ ان پر کسان اپنا خون پسینا گراتا ہے اور اسے قابل کاشت بناتا ہے۔ اس کے بعد زمین کو بناتے ہوئے ان کی ایک نسل ختم ہو گئی اور پھر دوسری نسل آ گئی۔ ان کی روزی روٹی وہی ہے۔ حکومت کو pick and choose نہیں کرنا چاہئے۔ یہاں بہت ساری سکیموں کو regular کر کے ان کو الاٹمنٹ کر دی اور کچھ کو روک لیا۔ میرے ہاتھ میں پوری فہرست ہے اس میں کوئی بیس کے قریب سکیمیں ہیں جو بورڈ آف ریونیو نے بہت مدت پرانی سکیموں کی الاٹمنٹ کی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ اس کی تفصیل پڑھ کر سناؤں لیکن اس پر وقت لگے گا۔ اس میں اوکاڑہ، ساہیوال، خانیوال، جھنگ، سرگودھا، ملتان، لاہور اور راجن پور میں بھی ایک سکیم ہے جو دھندی اسٹیٹ راجن پور ہے اور اس طرح کی بہت ساری سکیموں میں مدتوں پہلے رقبے الاٹ کئے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن کاشتکاروں کی دوسری نسل اب اس پر محنت کر رہی ہے کیا گورنمنٹ ان کو باقاعدہ رقبہ الاٹ کرنے کی کوئی پالیسی رکھتی ہے یا نہیں رکھتی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! حکومت کا فیصلہ ہے کہ یہ زمینیں لیز پر دی گئی تھیں ان کی توسیع بھی ہوتی رہی ہے لیکن 2010-11-08 کے بعد اس کی مزید توسیع نہ کی ہے بذریعہ پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ نیلام عام کے ذریعے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کل 32 الاٹیں تھیں جن میں سے 22 ضبط ہو چکی ہیں اور 10 الاٹوں کے مقدمات عدالتوں میں چل رہے

ہیں۔ گورنمنٹ نے کہہ دیا ہے کہ ان کے فیصلے جیسے ہی ہو جائیں گے اس کے بعد وہ پرائیویٹائزیشن بورڈ نیلام عام کے ذریعے فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے بڑی دردمندی سے یہ التماس کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کم از کم یقین دہانی کرائیں کہ یہ جو مختلف اضلاع میں سکیمیں ہیں اور جو مزارعین ہیں ان کو الاٹمنٹ ہوئی ہوئی تھیں، انہوں نے زمینوں کو بنایا ہے تو ان کا حق بنتا ہے کہ ان کو باقاعدہ regularize کر دیا جائے۔ انہیں شاید معلوم ہو گا یا نہیں ایک کمیٹی بھی اس حوالے سے کام کر رہی ہے۔ میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت ان مزارعین کو باقاعدہ regularize کر کے انہی کو زمینیں دے دے اس کے لئے ہماری طرف سے کوئی request forward ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس طرح کی کوئی سکیم زیر غور ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! حکومت نے خود یہ فیصلہ کیا ہے کہ جیسے ہی یہ زمینیں free ہوں گی، عدالتوں سے کیس نکلیں گے تو ہم اس کو پرائیویٹائزیشن بورڈ کے ذریعہ نیلام عام کریں گے۔ میرے خیال میں پہلا حق انہی لوگوں کا ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ جو مزارعین وہاں پر 1960 سے لے کر اب 2014 تک بیٹھے ہوئے ہیں ان کا حق بنتا ہے۔ کیا حکومت ان کو یہ زمینیں الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ان کو ہی پہلے حق دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اچھا جی۔ کیا آپ اس کا timeframe دے سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! 10 لاٹوں کا عدالتوں میں کیس چل رہا ہے جیسے ہی وہ free ہوں گی اور عدالتیں فیصلہ کریں گی تو یہ نیلام کر دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تو ان کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا جو مزارعین بیٹھے ہوئے ہیں اور جنہوں نے ان زمینوں پر محنت کی ہے ان کے نام پر الاٹمنٹ ہو سکتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! پہلے ان کو فروخت کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا ان کو الاٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! نہیں۔ ان کو الاٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ظلم ہے۔ 1960 سے جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے محنت کر کے اس کو بنایا ہے۔ اب وہ بنی بنائی زمین ہے ظاہر ہے کہ اس کی قیمت زیادہ ہو گی۔ میں یہ عرض کروں گا کہ با وسائل لوگ آکر اس زمین کو لے لیں گے اور جس نے محنت کی ہو گی وہ رہ جائے گا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ امیر آدمی لاٹ نہیں لیتا یہ غریب آدمی کو ملتی ہے جو کسان تھے اور جنہوں نے محنت کی ہے اب وہ زمینیں بن گئی ہیں اور ان کی محنت سے کوئی اور فائدہ اٹھائے گا۔ وہاں پر پولیس کے ذریعے سے قبضے لئے جائیں گے اور جھگڑے ہوں گے۔ اس طرح کے جھگڑے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات جی ٹی روڈ بھی بند ہوتی ہے، کسان احتجاج کر رہے ہوتے ہیں، پرچے ہوئے ہیں اور لوگ قتل ہوئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ظلم نہ کیا جائے اور اس طرح کی جو بیس پچیس سکیمیں ہیں ان کو باقاعدہ الاٹ کر دیا جائے۔ ان کو نیلام کرنے سے ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا اور یہ اس حوالے سے ٹھیک بھی نہیں ہو گا۔ میں یہی التماس کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ڈاکٹر صاحب کی تجویز note کریں اور اس پر کوئی مثبت جواب دیں۔ اگلا سوال نمبر 3116 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3160 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: محکمہ مال کی اراضی پر قابضین کی تفصیلات

*3160: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ مال کی اراضی کس کس شہر اور گاؤں، قصبہ میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) اس اراضی میں سے کتنی اراضی پر کس کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) یہ قبضہ کب سے کیا ہوا ہے اور ان سے واگزار کیوں نہیں کروایا جا رہا ہے؟

(د) ان سے کب تک سرکاری اراضی واگزار کروالی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال وکالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع گجرات میں سرکاری اراضی کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں سرکاری اراضی جن ناجائز قابضین کے پاس ہے اس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں سرکاری اراضی جن ناجائز قابضین کے پاس ہے ان لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے جتنا عرصہ سے سرکاری اراضی ان ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے اس کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو اراضی کابل الاٹمنٹ ہے وہ نیلام عام میں مدت سابقہ قبضہ کا تاوان وصول کر کے نیلام کی جائے گی اور جو مفاد عامہ کے لئے درکار ہے وہ واگزار کروا کر تاوان وصول کیا جائے گا۔ ڈی سی او کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

(د) ڈی سی او / کلکٹر ضلع کے مطابق جملہ کارروائی واگزاری والاٹمنٹ کے لئے تین ماہ کی مدت درکار ہے جن میں جملہ قانونی کارروائی مکمل کر لی جائے گی۔ ڈی سی او گجرات کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ جن اہلکاران نے سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ کی بابت کوئی رپورٹ یا کارروائی کرنے کا عرصہ دراز تک تحرک نہیں کیا ان کے خلاف کارروائی کر کے رپورٹ کرے اور فائنل نتیجہ سے ایک ماہ کے اندر آگاہ کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں لکھا ہے کہ ضلع گجرات میں سرکاری اراضی جن ناجائز قابضین کے پاس ہے ان لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے جتنا عرصہ سے سرکاری اراضی ان ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو اراضی قابل الاٹمنٹ ہے وہ نیلام عام میں مدت سابقہ قبضہ کا تاوان وصول کر کے نیلام کی جائے گی اور جو مفاد عامہ کے لئے درکار ہے وہ واگزار کروا کر تاوان وصول کیا جائے گا۔ ڈی سی او کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو تفصیل دی ہے میرا حلقہ انتخاب میں چک پنڈی گاؤں ہے اس میں بھی سرکاری اراضی تھی جو کچھ لوگوں کو جناح کالونی کے لئے دی گئی اور اس میں سے کچھ زمین باقی پڑی ہوئی تھی۔ وہ زمین مین روڈ کے اوپر واقع ہے جب میں وہاں سے گزرا تو

وہاں پر ایک کوٹھی بن رہی ہے تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ جناح کالونی کی زمین ہے اور کچھ لوگوں کے نام پر الاٹ کی گئی اور پھر بعد میں ان سے واپس لے کر اس پر کوٹھی بنائی جا رہی ہے۔ میں نے ڈی سی او صاحب سے بھی اس بارے میں بات کی لیکن progress نہیں ہوئی۔ آج جب میں نے سرکاری اراضی کی یہ لسٹ دیکھی ہے تو وہ زمین اس لسٹ میں بھی شامل نہیں ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ جو سرکاری زمین چک پنڈی میں ہے اس کو بالکل ہی فارغ کر دیا گیا ہے اس کی تفصیل ذرا بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک علیحدہ سوال بنتا ہے۔ جو سوال انہوں نے پوچھا ہے اس کے جواب میں ہم نے ٹوٹل زمین بھی بتائی ہے جو ناجائز قابضین ہیں ان کے بارے میں بھی بتایا ہے وہ کیس عدالت میں ہیں اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ عدالت ان کا فیصلہ کرے گی پھر اس کو نیلام کیا جائے گا۔ یہ ایک جگہ کا ذکر کر رہے ہیں جو کہ ان کے گاؤں میں ہے وہ علیحدہ سے سوال بنتا ہے کیونکہ اس وقت تو میرے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے جو تفصیل تھی وہ ہم نے پیش کر دی ہے۔ اس کو point out کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس کی تفصیل پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو فراہم کر دیتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے وہ گاؤں ہی لسٹ میں سے نکال دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اجلاس کے بعد میاں صاحب کو detail check کروائیں اور وہ تفصیل بتائیں کہ کیوں وہ زمین اس میں شامل نہیں کی گئی ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! خیر ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3308 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: کمپیوٹرائزڈ کیا گیا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3308: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2013 کے دوران ضلع لاہور میں محکمہ ریونیو نے کل کتنا رقبہ کمپیوٹرائزڈ کر لیا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں کل کتنے پٹواری ہیں اور ان کی تعیناتی کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع لاہور میں کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور تصدیق انتقالات کی خدمات کا آغاز ضلع لاہور کی جملہ پانچ تحصیلوں میں سال 2012 سے شروع کیا جا چکا ہے۔ ضلع لاہور کے 363 مواضعات میں سے 162 مواضعات کی کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ مکمل کی جا چکی ہے جبکہ مزید 104 مواضعات تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں جن کو جون / جولائی 2014 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ مزید برآں ضلع لاہور کے بقایا 97 مواضعات میں سے، 60 کا بندوبست کیا جا رہا ہے، 30 مواضعات کے رجسٹر حقداران زمین ضلع ریونیو انتظامیہ، لاہور مکمل کر رہی ہے اور سات مواضعات زیر اشتمال ہیں ان 97 مواضعات میں تکمیل کام بندوبست، اشتمال اور تیاری رجسٹر حقداران زمین کے بعد کمپیوٹرائزیشن کا کام فی الفور شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) ضلع لاہور میں کل 274 پٹواری تعینات ہیں جن کی تعیناتی کے لئے میرٹ اور اس کی سابقہ کارکردگی ملحوظ خاطر رکھی جاتی ہے۔

- مزید برآں حکومت پنجاب برسوں پرانے پٹوار نظام کے مکمل خاتمے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق زمینی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے کوشاں ہے۔
- زمینی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے ساتھ ہی ریونیو ڈیپارٹمنٹ سروس ڈیلیوری کے ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گا۔ کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت برق رفتار اور درست معلومات بابت ملکیت زمین (فردات وغیرہ) سروس سنٹرز پر دستیاب ہوتی ہیں۔
- اس ضمن میں صوبہ پنجاب میں 143 سروس سنٹرز ہر تحصیل کی سطح پر وقوع پذیر ہوں گے جن میں سے اب تک 108 سروس سنٹرز سے بعد از تکمیل خدمات کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔
- 35 سنٹرز اس وقت تکمیل کے مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں۔

❖ حکومت عوام کی فلاح کے اس منصوبے کو دسمبر 2014 تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور متعلقہ ادارے دن رات اس کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں سوال پوچھا گیا تھا کہ 2013 میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے کتنا رقبہ کمپیوٹرائزڈ کر لیا ہے اور کتنا ابھی بقایا ہے۔ اگر ہم 2014 کی بجٹ بک نکال کر دیکھیں تو اس میں وزیر خزانہ نے بڑے یقین کے ساتھ پورے ایوان کی موجودگی میں یہ کہا تھا کہ جون 2014 تک پورے پنجاب کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر لیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے پنجاب کی میں بات نہیں کرتا کیونکہ سوال لاہور کا ہے تو کیا لاہور کا یہ ریکارڈ جو کسی زمانے میں 2009 میں پورا کرنا تھا اس کے بعد 2012 میں کرنا تھا اور پھر آخری written budget book میں لکھ دیا گیا تھا اور تقریر میں بھی کہا گیا تھا کہ جون 2014 میں مکمل کر لیا جائے گا کیا وہ ریکارڈ مکمل کر لیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! بالکل ایسا ہی کہا گیا تھا لیکن کافی ساری problems تھیں جب یہ سوال شائع ہوا اس وقت لاہور میں ٹوٹل 363 موضع جات تھے لیکن ابھی latest جو ریکارڈ ہے اس کے مطابق 174 موضع جات کا کمپیوٹرائزیشن کا لینڈ ریکارڈ مکمل کیا جا چکا ہے جبکہ مزید 113 موضع جات تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں جو کہ انشاء اللہ جون 2015 تک مکمل کر لیا جائے گا اور باقی جو 76 موضع جات ہیں ان میں سے 50 کا بندوبست کیا جا رہا ہے اور باقی 24 موضع جات میں۔۔۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ان کی detail تو سن لیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں وقت بچانے کے لئے بات کر رہا ہوں کہ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوا ہے یا نہیں بس اتنا بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! وہ بتا رہے ہیں کہ 174 موضع جات کا ریکارڈ مکمل ہو چکا ہے اور باقی ابھی کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس ایوان میں گزشتہ چھ سالوں میں ہر سال اسمبلی میں یہ سوال آتا ہے کہ یہ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوا ہے یا نہیں؟ اس صوبے میں سرکاری افسروں نے

پراجیکٹس کو late کرنے کا ایک مشغلہ بنا لیا ہے۔ ہر سال ہمیں اس ایوان میں بتا دیا جاتا ہے کہ اتنے موضع جات مکمل کر لئے گئے ہیں اور اتنے رہ گئے ہیں مجھے بتائیں کہ اس معزز ایوان میں ہر سال کے بعد اور ہر دو سال کے بعد کبھی چیف منسٹر، کبھی وزیر خزانہ اور کبھی ریونیو منسٹر برملا یہاں اظہار کرتے ہیں اور بالکل ڈنکے کی چوٹ پر یہ اعلان بھی کرتے ہیں کہ فلاں وقت تک جس طرح کہ یہ پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ اس کو 2015 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ہر سال اس کی نامکمل کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مکمل نہیں ہو سکا تو کتنے آدمیوں کو سزا دی جاتی ہے اور کتنے سرکاری افسروں کو ریکارڈ مکمل نہ ہونے کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے کہ ان کی وجہ سے یہ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہو سکا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کب تک یہ ریکارڈ مکمل کر لیا جائے گا، کوئی timeframe تو دیں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! آج پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر کہہ دیا ہے کہ یہ ریکارڈ 2015 میں مکمل کر لیا جائے گا، کیوں یہ 2015 میں مکمل کر لیا جائے گا اگر وزیر خزانہ پنجاب اس ایوان میں یہ اعلان کرتے ہیں تو پھر یہ کیوں مکمل نہیں ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کے delay ہونے کی کیا وجوہات تھیں وہ ذرا بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! لاہور میں صرف 76 موضع جات رہتے ہیں اس میں بندوبست اور اشتمال کا کام ابھی دو موضع جات میں جاری ہے باقی 113 موضع جات تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں اور 174 مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ بات کرنا تو آسان ہے لیکن۔۔۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس ایوان میں وزیر خزانہ کہتے ہیں کہ جون 2014 میں یہ ریکاڈر مکمل کر لیا جائے گا اگر آپ 2009 کا ریکارڈ نکالیں تو اس میں کہا گیا تھا کہ 2010 میں مکمل کر لیا جائے گا اگر 2010 کا ریکارڈ نکالیں تو اس میں کہا گیا تھا کہ 2012 میں مکمل کر لیا جائے گا اور آج آپ نے 2015 کہہ دیا ہے اور کہہ رہے ہیں کہ یہ آسان بات نہیں ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ ساری سرکاری مشینری کو اس کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے اس کے لئے ہر سال ہم billion of rupees allocate کرتے ہیں۔ وہ آکر یہاں بیٹھ جاتے ہیں اور اس کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! جی، بالکل بات یہ ہے کہ وہ جواب دے رہے ہیں کہ 2015 تک یہ ریکارڈ مکمل کر لیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن ڈسٹرکٹ میں یہ بندوبست کا کام مکمل ہو گیا ہے اور لوگ وہیں بیٹھ کر ابھی تک تنخواہیں لے رہے ہیں کیا حکومت ان کو واپس بلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): میاں صاحب! اس کا جواب نہیں ہے، یہ fresh question بنتا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر یہ delay ہوا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مشکل کام ہے اگر وہ سرکاری لوگ یا وہ سرکاری افسر جو اس کا ذمہ نہیں اٹھاتے انہوں نے کیوں نہیں ان افسران کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا، یہ کیوں نہیں اس ایوان میں بتاتے کہ delay کرنے کی بجائے ہم ان افسران سے پوچھیں اور ان کی انکوائری لگائیں؟ کسی کی انکوائری لگتی ہے اور نہ ہی کسی سے پوچھا جاتا ہے ہر سال بجٹ بڑھا دیا جاتا ہے اگر یہ ریکارڈ 2009 میں مکمل ہو جاتا تو 3.5-ارب روپے کی بچت ہو سکتی تھی اور دوسری بات یہ ہے کہ آج بھی پنجاب میں لاکھوں کروڑوں لوگ اس ریونیو ریکارڈ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جون 2015 تک یہ ریکارڈ مکمل کر لیا جائے گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ مجھے کوئی ایک وجہ بتا دیں کہ اس وجہ سے یا کسی سرکاری افسر کی وجہ سے delay ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے بتایا ہے کہ 113 موضع جات مکمل ہونے والے ہیں اور 76 میں اشتمال کا مسئلہ چل رہا ہے اور وہ بھی جلد مکمل کر لئے جائیں گے۔ اگلا سوال محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! مہربانی کرکے بیٹھ جائیں میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 3320 محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3384 مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3385 بھی مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3422 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3491 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: چک نمبر 20/ای بی میں سرکاری اراضی اور قبرستان سے متعلقہ تفصیلات

*3491: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا چک نمبر 20/ای بی ضلع پاکپتن میں سرکاری اراضی موجود ہے اگر ہاں تو کتنے ایکڑ رقبہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس چک میں قبرستان نہ ہے؟

(ج) اگر سرکاری رقبہ موجود ہے تو کیا حکومت چک 20/ای بی میں قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) چک نمبر 20/EB تحصیل عارفوالا میں کل سرکاری رقبہ 82 کنال چار مرلہ ہے۔

(ب) بمطابق ریکارڈ 14 کنال 13 مرلہ غیر ممکن قبرستان اہل اسلام موجود ہے جس میں سے رقبہ تقریباً چار کنال موقع پر خالی ہے۔

(ج) چونکہ پہلے ہی چک ہذا میں قبرستان موجود ہے اور موقع پر قبرستان کا چار کنال رقبہ خالی پڑا ہے لہذا مزید قبرستان بنانے کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمے نے رپورٹ بھیجی ہے کہ 22ای بی گاؤں میں کل رقبہ 82 کنال 4مرلے ہے اور جو قبرستان کو دیا گیا ہے وہ 14 کنال 13مرلے ہے اور انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ تقریباً 4 کنال رقبہ ابھی اس قبرستان میں پڑا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریکارڈ انہوں نے موقع دیکھنے کے بجائے دفتر میں بیٹھ کر ہی بنا لیا ہے۔ موقع پر تمام قبرستان پُر ہو چکا ہے اور اب وہاں پر جنازہ پڑھانے کی بھی جگہ نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کا رقبہ پڑا ہوا ہے اس میں سے 2ایکڑ رقبہ قبرستان کے لئے مختص کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! یہ آپ کی تجویز ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بات کی یقین دہانی کرائیں اور اس کی چار دیواری کروائیں کیونکہ وہاں پر نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! شاہ صاحب کی یہ تجویز نوٹ کر لیں اور موقع پر check کروائیں کہ رقبہ available ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے ساتھ موقع پر چلیں تاکہ ان کو پتا ہو کہ ان کا عملہ جواب موقع پر جا کر دیتا ہے یا ویسے ہی دیتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! وقفہ سوالات کے بعد آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے ساتھ بیٹھیں اور discuss کر لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں طاہر صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہاں قبرستان کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ پورے پنجاب میں سروے کر کے قبرستانوں کے لئے کوئی جگہ مختص کر دی جائے کیونکہ ہمارے پاس دفتروں میں روزانہ کی بنیاد پر لوگ آتے ہیں کہ انہیں اپنے پیاروں کو دفنانے کے لئے جگہ میسّر نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس کے لئے آپ تحریک التوائے کار یا قرارداد لے کر آئیں تب اس پر ایوان میں بات کریں گے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3506 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زرعی زمینوں کی نئی assessment کا مسئلہ

*3506: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں زرعی زمینوں کے مالیہ، آبیانہ اور ٹیکسز کی وصولی کے لئے آخری assessment کب کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ زمینی حالات تبدیل ہو چکے ہیں، ناکارہ اور بنجر زمینیں آباد ہو چکی ہیں اور زرخیز زمینیں اکثر جگہوں پر سیم اور تھور کی وجہ سے ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی assessment سے produce index unit میں تبدیلی آئے گی جو زرعی سیکٹر میں انقلابی تبدیلی کا پیش خیمہ ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) پنجاب میں زرعی زمینوں کے مالیہ، آبیانہ اور زرعی ٹیکس کی وصولی کی آخری assessment مندرجہ ذیل ہے:

1۔مالیہ: مالیہ کی آخری assessment ربیع 97-1996 میں کی گئی مگر اس کی وصولی نہ ہو سکی تاہم مالیہ بمطابق پنجاب گزٹ نوٹیفکیشن نمبر Legis:3(XXV/97 مورخہ 1997-07-21 سے ختم کر دیا گیا تھا تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔آبیانہ: آبیانہ کی assessment محکمہ اریگیشن کرتا ہے اور اس کی وصولی بورڈ آف ریونیو کرتا ہے آبیانہ کی assessment گرداوری کی تکمیل پر ہوتی تھی اس وقت محکمہ اریگیشن مختلف ریٹس نہر ڈویژن کے مطابق assessment کرتا تھا محکمہ اریگیشن نے 2003 میں بحوالہ نوٹیفکیشن SO(REV)I&PA-98/2003 مورخہ 2003-10-25 سے اس کو فلیٹ ریٹ میں تبدیل کر دیا جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وقت آبیانہ کے ریٹس مندرجہ ذیل ہیں۔

فصل خریف	85 روپے فی ایکڑ
فصل ربیع	50 روپے فی ایکڑ

3۔ زرعی انکم ٹیکس زرعی انکم ٹیکس مالیہ کو ختم کرنے کے بعد حکومت پنجاب نے اس کی جگہ زرعی انکم ٹیکس کو لاگو کیا جس کا assessment شیڈول (سی) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا۔

(ب) اس جز کا تعلق محکمہ زراعت سے ہے محکمہ مال موقع پر ہونے والی تبدیلی اپنے ریکارڈ میں اندراج کرتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے Produce Index Unit کی تشخیص کا فارمولا بنیادی طور پر 1949-50 میں مہاجرین کی زمینوں پر آبادکاری کے لئے وضع کیا گیا تھا۔ تشخیص شدہ Produce Index Unit کی بنیاد پر زرعی اصلاحات کے تحت حد ملکیت مقرر کی گئی۔ زرعی پاس بک سسٹم کے تحت مالکوں کی زمین کی قیمت کی تشخیص کا ایک طریقہ قیمت فی پیداواری یونٹ رکھا گیا۔ اگرچہ 1949-50 کے بعد زمینوں کی حیثیت میں فی ایکڑ پیداوار میں بہت تبدیلیاں آچکی ہیں لیکن Produce Index Unit یونٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جس وجہ سے Produce Index Unit کا نظام فرسودہ ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ پہلے وہ بتائیں کہ کیا انہیں پتا بھی ہے کہ assessment circle کیا چیز ہوتی ہے؟ جز (ج) میں آپ نے Produce Assessment Unit کا بتایا ہے تو یہ بتائیں کہ یہ Produce Assessment Unit کیا ہوتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: قریشی صاحب! آپ مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کے جز (ج) کا جواب غلط دیا ہے کیونکہ زمین کی جو assessment کی گئی تھی یہ 1949-50 میں ہرگز نہیں ہوئی بلکہ اس کی assessment گوروں نے کی ہے اور اس کے بعد آج تک assessment نہیں کی گئی۔ جس زمین کو چار Produce Index Unit سے لے کر دس Produce Index Unit تک assess کیا گیا تھا آج وہ زمین چالیس ہزار روپے ٹھیکے پر جا رہی ہے اور جس کو اسّی Produce Index Unit کے ساتھ assess کیا گیا تھا وہ بیس پچیس ہزار روپے ٹھیکے پر جا رہی ہے۔ اس میں بڑا فرق پڑ چکا ہے اور اس سے قرضہ دینے میں، زمین کے مالیہ میں، آبیانہ میں اور دوسرے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کیا اس کی وضاحت کریں گے کہ انہوں نے آج تک اس کی assessment کیوں نہیں کی اور یہاں 1949-50 کا لفظ کیوں لکھا ہے کیونکہ یہ assessment صرف

گورے کر کے گئے ہیں؟ زمین کی زرخیزی کو صرف گورے determine کر کے گئے ہیں جس کے بعد آج تک determine نہیں ہوئی اور اس کو ساٹھ ستّر سال ہو چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس پر assessment کیوں نہیں کی گئی، کیا آپ کا ایسا کوئی ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ Produce Index Unit کی تشخیص کا فارمولا بنیادی طور پر 1949-50 میں مہاجرین کی زمینوں پر آبادکاری کے لئے وضع کیا گیا تھا۔ تشخیص شدہ Produce Index Unit کی بنیاد پر زرعی اصلاحات کے تحت حد ملکیت مقرر کی گئی۔ زرعی پاس بک سسٹم کے تحت مالکوں کی زمین کی قیمت کی تشخیص کا ایک طریقہ قیمت فی پیداوار یونٹ رکھا گیا تھا۔ اگرچہ 1949-50 کے بعد زمینوں کی حیثیت میں فی ایکڑ پیداوار میں بہت تبدیلیاں آ چکی ہیں لیکن Produce Index Unit میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جس وجہ سے Produce Index Unit کا نظام فرسودہ ہو چکا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! ان کا یہ جواب غلط ہے کیونکہ قرضے دینے کے لئے بنیادی یونٹ ہی یہی ہے اور آج تک بھی وہ زمین جس کو چار Produce Index Unit سے دس Produce Index Unit پر assess کیا گیا ہے اس کی مالیت وہی ہے۔ اگر مارکیٹ میں بیچیں تو وہ کم قیمت پر بکتی ہے اور گورنمنٹ کو آبیانہ اور مالیہ بھی کم مقدار میں دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ Produce Index Unit پرانا نظام ہے تو اس کے علاوہ کوئی نیا نظام آپ لانے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں کیونکہ یہ تو 1950 میں تھا اور اب 2014 ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس میں اب زرعی انکم ٹیکس لاگو کیا گیا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: یہ بتائیں کہ کس بنیاد پر لاگو کیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کی کوئی تجویز ہے کہ اس کی assessment نئے طریقے سے کی جائے گی؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ زبانی کلامی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے بھائی انیس قریشی صاحب ایک سینئر ریونیو افسر بھی رہے ہیں۔ میرا سوال کے درمیان دخل دینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ 50-1949 کے اندر settlement record کے لئے مہاجروں کے claim کے لئے ان کو بہاولپور، لاہور، اوکاڑہ اور فیصل آباد میں علیحدہ علیحدہ الاٹمنٹ کے یونٹ مقرر کئے گئے۔ فرض کیجئے ایک آدمی کے اگر ایک ہزار یونٹ تھے اور اس نے بہاولپور میں زمین لی تو اسے دس ایکڑ ملی، لاہور میں لی تو اسے ایک ایکڑ زمین ملی یعنی چار کنال کے اوپر لاہور میں جو پراپرٹی ٹرانسفر ہوئی ہے وہ صرف 100 اربن یونٹوں پر ہوئی ہے۔ انیس قریشی صاحب یقیناً صحیح فرما رہے ہیں کہ یہ اس کی بنیاد پر assessment کی گئی تھی جس کے بعد آج تک اس کی amendment اس لئے نہیں ہوئی کہ 1975 میں ایکٹ repeal ہو گیا تھا۔ شکریہ

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! شیخ صاحب نے جو explanation دی ہے میں ان سے differ کرتا ہوں کیونکہ Produce Index Unit زرخیزی کی آبی بنیاد ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ کوئی زمین کتنی بنجر ہے، ریگستان ہے، کتنی زرخیز ہے اور اس کے کتنے units ہیں، اسی بنیاد پر قرضہ دیا جاتا ہے اور اسی بنیاد پر لینڈ ریونیو وغیرہ assess کیا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ Produce Index Unit ختم ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا assessment کا نیا نظام لانے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ مہاجرین کی طرف بات لے گئے ہیں۔ مہاجرین کے ساتھ ان کا link ضرور تھا لیکن یہ نظام اب بھی رائج ہے اس لئے یہ revise ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! قریشی صاحب کی تجویز ہے کہ یہ revise ہونا چاہئے۔ آپ قریشی صاحب کو ساتھ بٹھائیں اور ان سے تجاویز لیں کیونکہ وہ سینئر آدمی ہیں اور ان کی بات بالکل جائز ہے۔ 1950 میں ایک نظام وضع ہوا تھا جو ابھی تک چل رہا ہے لہذا assessment کے نئے نظام کے حوالے سے ان سے تجاویز لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ زرعی انکم ٹیکس مالیہ کو ختم کرنے کے بعد حکومت پنجاب نے اس کی جگہ زرعی انکم ٹیکس کو لاگو کر دیا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ زرعی انکم ٹیکس لاگو تو کر دیا ہے جیسے آپ دیکھیں کہ ملک کے اندر انکم ٹیکس کا بھی نظام ہے جس میں ہر سال فیڈرل بورڈ آف ریونیو مہنگائی کے پیش نظر re-assess کرتا ہے اور minimum income کی limit بڑھاتا رہتا ہے کہ جب کسی کی پانچ لاکھ روپے آمدن ہو جائے گی اور اس سے اوپر جو آمدن ہو گی اس پر انکم ٹیکس لاگو ہو گا۔ اسی طرح آپ خود بھی کاشتکار ہیں تو آپ کو پتا ہو گا کہ زرعی inputs یعنی کھاد، بیج، ادویات اور زرعی آلات پر مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے مگر اب شکر ہے کہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمت کم ہوئی ہے جس کے نتیجے میں یہاں پر بھی قیمت کم ہوئی ہے جو ایک اچھا کام حکومت نے کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ یہ credit تو دے دیں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: آدھا credit دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، پورا credit دیں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جتنی قیمتیں انٹرنیشنل مارکیٹ میں کم ہوئی ہیں اس سے 50 فیصد relief ملا ہے اس لئے میں 50 فیصد شاباش دیتا ہوں اور 50 فیصد اپنے پاس رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، 80 فیصد دے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کے کہنے پر 80 فیصد credit دے دیتا ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ زرعی انکم ٹیکس کاشتکاروں پر لاگو کر رہے ہیں لیکن جب زرعی inputs بڑھتی ہیں تو اس کے نتیجے میں زرعی کاشتکاروں کی محنت کا پورا معاوضہ نہیں ملتا۔ کیا اس کو بھی بڑھانے کے لئے کوئی فارمولا طے کیا ہوا ہے کہ زرعی انکم ٹیکس جب اتنا ہو گا تو اس پر ہم اتنا لاگو کریں گے یا پھر ایک دفعہ ہی فیصلہ کر کے سب کو رگڑا لگا رہے ہیں، کیا اس طرح کا ان کے پاس کوئی فارمولا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! زرعی انکم ٹیکس کا assessment schedule ساتھ لگایا ہوا ہے کہ اگر اس کی کل آمدن ایک لاکھ روپے سے زائد نہ ہو تو اس کو پانچ فیصد ٹیکس لگایا جائے گا اور جس کی آمدن ایک لاکھ روپے سے زائد ہو گی اس کو پانچ ہزار روپے سے دس ہزار روپے تک ٹیکس لگایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جب ایک لاکھ آمدن ہو گی تو پانچ ہزار جبکہ ایک لاکھ پانچ ہزار ہو جائے گی تو پھر دس ہزار روپے ان کو دینا پڑے گا یعنی جب ایک لاکھ روپے سے اوپر آمدن ہو جائے گی تو اس کا ریٹ بڑھ کر دس ہزار روپے ہو جائے گا۔ میں یہ پوچھوں گا کہ اس کے لئے محکمہ کوئی فارمولا devise کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! شاہ صاحب کہتے ہیں کہ جب ڈیزل کی قیمتیں بڑھ جانے سے کھاد اور بیج وغیرہ کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں تو اس کا بھی کسان کو ہی نقصان ہے لہذا آپ اس قسم کا کوئی فارمولا بنائیں کہ اگر قیمتیں بڑھتی ہیں تو اس حساب سے ٹیکس بھی آپ کو کم کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ان کی تجویز کو زیر غور لا کر کوئی فارمولا بنائیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ایسے جوابات دیں گے تو پھر کیا بنے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: طاہر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! زرعی انکم ٹیکس ان کی net income پر لگایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہر حال آپ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب کی تجویز note کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے جو direction دی ہے وہ بالکل درست ہے۔ آپ ان سے یہ کہہ دیں کہ کوئی فارمولا devise کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ڈاکٹر صاحب کی تجویز یہ ہے کہ جب پٹرول، کھاد، بیج اور دیگر چیزوں کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو اس کا نقصان بھی کسان کو ہی ہوتا ہے جبکہ آپ نے ٹیکس کی ایک ہی limit مقرر کر دی ہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کوئی ایسا فارمولا بنائیں کہ جب یہ قیمتیں بڑھتی ہیں تو اس حساب سے ٹیکس کا بھی کوئی فارمولا ہونا چاہئے یعنی اس کی ratio کم یا زیادہ ہونی چاہئے لہذا اس قسم کا کوئی فارمولا آپ بنائیں۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3529 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری اراضی کے بارے میں تفصیلات

*3529: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک نمبر 323 ج ب، 324 ج ب، 325 ج ب، 326 ج ب، 327 ج ب، 330 ج ب اور 331 ج ب میں کتنے ایکڑ سرکاری راضی موجود ہے؟
(ب) مذکورہ سرکاری اراضی پر کس کس شخص نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ناجائز قبضہ واگزار کروانے کے لئے انتظامیہ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، کب تک ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروالی جائے گی؟
(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ پانچ سال کے دوران واگزار کروائی جانے والی اراضی کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی جائیں؟
(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی اراضی لیز، ٹھیکہ یا پٹا پر کس کس شخص کو سالانہ کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے، تفصیلات ایوان کو فراہم کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم):
(الف)

چک نمبر 323 ج ب	801 کنال 19 مرلے
چک نمبر 324 ج ب	316 کنال 09 مرلے
چک نمبر 325 ج ب	2079 کنال 09 مرلے
چک نمبر 326 ج ب	5760 کنال 14 مرلے
چک نمبر 327 ج ب	229 کنال 07 مرلے
چک نمبر 330 ج ب	728 کنال 12 مرلے
چک نمبر 331 ج ب	1456 کنال 07 مرلے

(ب) تفصیل ناجائز قابضین جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ناجائز قبضہ کے متعلق مختلف عدالت ہائے کیس زیر سماعت ہیں فیصلہ آنے پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔
(ج) گزشتہ پانچ سال کے دوران 911 ایکڑ پانچ کنال اور 13 مرلہ واگزار کروایا جا چکا ہے۔

(د) تفصیل فہرست الاٹیاں پٹا عارضی کاشت مع زر لگان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رقبہ 1600 ایکڑ 18 مرلے لیز پر دیا گیا ہے جس سے مبلغ -/59,62,708 روپے بطور لیز سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ تفصیل جھنڈی (ب) اور (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ مذکورہ سرکاری اراضی پر کس کس شخص نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ناجائز قبضہ واگزار کروانے کے لئے انتظامیہ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، کب تک ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروالی جائے گی جبکہ جز (الف) کے جواب میں انہوں نے جو سرکاری اراضی کی تفصیل دی ہے اس کے مطابق یہ 11 ہزار 369 کنال اراضی بنتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ قبضہ کی جو فہرست انہوں نے دی ہے، کیا یہ فہرست فائنل ہے یا صرف دفتر میں بیٹھ کر بنائی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ناجائز قابضین کی لسٹ فائنل ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ بات ریکارڈ کر لی جائے اور دی گئی فہرست کے مطابق یہ اراضی 100 مرلہ بنتی ہے جو قبضہ گروپوں کی۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): وہ دس کنال 15 مرلے ہے۔

جناب امجد علی جاوید: چلیں 200 بن گئی۔ میں ایوان میں یہ بات کرتا ہوں کہ 11 ہزار کنال اراضی میں سے تقریباً کم از کم 60 فیصد اراضی یعنی 7/6 ہزار کنال اراضی ناجائز قبضہ گروپوں کے قبضہ میں ہے۔ یہ افسران اس طرح کے جوابات دے کر بے وقوف بناتے ہیں۔ یہ تفصیل صرف ایک گاؤں کی ہے اور ایک گاؤں کا بھی میرا خیال ہے کہ 50 واں portion ہے جو انہوں نے قبضہ کیا ہے۔ اسی گاؤں کے اندر جو انہوں نے 200 مرلہ دیا ہے اس میں ہی کم از کم 2 ہزار یا اس گاؤں کی تفصیل انہوں نے دی ہے۔ یہ ریکارڈ پر آنا چاہئے جو محکمہ کی طرف سے غلط بیانی کی گئی ہے اور پارلیمانی سیکرٹری موصوف نے اس کو validate کیا ہے کہ یہ بالکل مکمل ہے اور میں نے اسی لئے یہ جواب مانگا تھا۔ یہ چک نمبر 325 ہے جس کی تفصیل دی گئی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں کہ یہ تفصیل ٹھیک نہیں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ بوگس ترین جواب ہے اور ایوان کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔ میرے حلقہ میں قبضہ گروپوں کی طرف سے لوٹ مار مچی ہوئی ہے اور پچھلے تین سالوں میں وہاں پر اتنی اراضی پر قبضہ کیا ہے کہ شاید 60 سالوں میں اتنا قبضہ نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں ہوا ہے۔ یہ اربوں روپے کی اراضی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہتے ہیں کہ تفصیل صحیح نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس میں 911 ایکڑ اراضی واگزار کروا لی گئی ہے اگر اس کے علاوہ معزز ممبر کوئی نشاندہی کریں تو اس پر پورا ایکشن لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ نشاندہی کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اسی گاؤں کی نشان دہی کر رہا ہوں جس کی انہوں نے تفصیل دی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ باقی کو چھوڑ دیں صرف اسی گاؤں کے اندر چار مربع زمین پر مختلف لوگوں نے ایک وکلاء کالونی کے نام سے کالونی بنانی شروع کر دی ہے حالانکہ کوئی الاٹمنٹ نہیں ہے، کوئی آرڈر نہیں ہے لیکن وہاں پر سڑکیں بنا دی گئی ہیں۔ نیچے سے اوپر تک تمام انتظامیہ کے علم میں ہے اور وہ بھی ایک گاؤں کے اندر ہی موجود نہیں ہے باقی گاؤں کو تو چھوڑ دیں۔ وہاں پر اتنی لوٹ سیل لگی ہوئی ہے اور جو پٹواری جتنے زیادہ قبضے کرواتا ہے اسے اتنا ہی زیادہ نوازا جاتا ہے اور اسے تین تین حلقوں کا چارج دے دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آج محکمہ کی کارکردگی سے میں بالکل ہی مطمئن نہیں ہوں اور یہ سوال بھی ہم متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجتے ہیں۔ آپ کا سوال بھی اسی کے پاس جائے گا۔ اس سیشن کے بعد اس کی انکوائری کر کے کمیٹی ایوان میں جواب دے گی۔ اس سوال کی مکمل انکوائری کر کے اس کی تفصیل بتائی جائے گی۔ اس سوال کو بھی متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوایا جائے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3555 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: ضلع بھر میں محکمہ مال میں تعینات سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*3555: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کل کتنے تحصیلدار، گرداور، قانونگو اور پٹواری کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ ملازمین میرٹ پالیسی کے برعکس تعینات ہوئے ہیں؟

(ج) اس وقت کون کون سے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں کب سے چل رہی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ ملازمین کے خلاف انکوائریاں ثابت ہو چکی ہیں اور ان کو سزا نہیں دی گئی اور وہ تاحال اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں کارروائی نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال وکالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع ساہیوال میں کام کرنے والے تحصیلدار، گرداور، قانونگو اور پٹواریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل منظور شدہ اسامیاں تحصیلدار	2	حال تعینات	2
کل منظور شدہ اسامیاں، نائب تحصیلدار	11	حال تعینات	11
کل منظور شدہ اسامیاں گرداور / قانونگو	18	حال تعینات	11
کل منظور شدہ اسامیاں پٹواریاں	209	حال تعینات	153

ان کے نام، عہدہ، سکیل اور عرصہ تعیناتی سے متعلق تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں تمام ملازمین حکومت کی پالیسی اور رولز کے مطابق تعینات کئے گئے ہیں۔ کوئی بھی ملازم میرٹ پالیسی کے برعکس تعینات نہ ہوا ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں جن ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے جن ملازمین کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے کسی بھی ملازم کے خلاف ابھی تک کوئی انکوائری ثابت نہ ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کی تفصیل میں ان کی تعیناتی سے متعلق آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جتنا عرصہ انہوں نے بتایا ہے اور جب سے انہوں نے آرڈر بتائے ہیں تو ان میں سے ایک ایک کو چیک کر لیں کہ ان کا عرصہ تعیناتی اور کب سے یہ ساہیوال میں موجود ہیں۔ یہ ایسے کرتے ہیں کہ ایک tenure break کرنے کے لئے ایک دو ماہ کے لئے آرڈر کروا کر عارف والا چلے جاتے ہیں یا کسی دوسرے علاقے میں جا کر پھر واپس آ جاتے ہیں۔ ایک تو اسے دیکھیں اور اسی طرح جز (ب) میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ کس کی بات کر رہے ہیں؟ بتائیں کہ کوئی پٹواری ہے، نائب تحصیلدار یا تحصیلدار کا نام بتائیں جو عرصہ دراز سے وہاں پر موجود ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک تو تحصیلدار سے لے کر جتنے نائب تحصیلدار اور ان سارے پٹواریوں کی ایک لسٹ ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں انہیں فراہم کر دیتا ہوں۔ اس سے اگلا سوال بھی اسی سے متعلقہ ہے تو میں چاہتا ہوں کہ ساری بات اکٹھی ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ نے جواب دیا ہے کہ محکمانہ پالیسی کے مطابق یہ سارے تعینات کئے گئے ہیں اور کوئی ملازم میرٹ پالیسی کے برعکس تعینات نہ ہوا ہے۔ یہ کہاں کی پالیسی ہے جیسے میرے بھائی امجد علی جاوید صاحب نے بھی کہا ہے کہ جو منظور نظر پٹواری ہو اسے تین تین حلقے دیئے جاتے ہیں، یہ کس پالیسی میں لکھا ہے وہ کون سی پالیسی ہے؟ آپ ان کی طرف سے فراہم کی گئی لسٹ دیکھیں جو تفصیل پٹواریاں کا صفحہ ایک سیریل نمبر ایک فاروق احمد کو L-9/109 کا مستقل حلقہ ہے اور اس کے پاس اضافی چارج L-9/130 کا ہے جس کی کوئی حد نہیں ملتی۔ یہ دونوں گاؤں چونکہ میرے حلقہ سے related ہیں اور اس کا اتنا فاصلہ ہے کہ اگر ایک کو ٹھوکر نیاز بیگ سمجھ لیں اور دوسرا کالا شاہ کاکو ہے۔ اتنا زیادہ فاصلہ ان کے درمیان ہے اور اس لسٹ میں آپ چیک کر لیں کہ ہر پٹواری کو دو حلقے اور تین حلقوں کے اضافی چارج سے نوازا گیا ہے۔ اسی طرح ایک میرا حلقہ L-9/120 ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے پٹواریوں کی کل اسامیاں جو بتائی ہیں وہ 209 ہیں لیکن 153 وہاں پر تعینات ہیں تو باقی اسامیاں خالی ہیں یا نہیں آپ نے کھڈے لائن لگایا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! کچھ پٹواری ریٹائر ہو گئے ہیں اور نئی ریکروٹمنٹ پر حکومت نے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ کچھ کی انکوائریاں لگی ہوئی ہیں اس لئے جو خالی ہیں انہیں اضافی چارج دے کر ان حلقوں کا کام سونپا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایسا ہرگز نہیں ہے اور بات وہی ہے کہ جو منظورِ نظر ہے اسے نوازا گیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک پٹواری ٹھوکر پر تعینات ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تجویز دیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 120/9-L کمیر کا علاقہ ہے اور یہ صفحہ نمبر ایک اور سیریل نمبر 15 پر منظور احمد نام کا پٹواری وہاں پر تعینات ہے۔ کمیر والے ساہیوال سے 40 کلو میٹر کے فاصلے پر بیٹھے ہیں اور وہ پٹواری ساہیوال سٹی میں کام کر رہا ہے۔ کیا یہ اندھیر نگری نہیں ہے کہ جو علاقہ جس میں پٹواری تعینات کیا گیا ہے وہاں پر وہ جا کر کام ہی نہیں کرتا اور اگر دو دو حلقے ہیں تو وہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی شکایت پارلیمانی سیکرٹری کو کریں اور متعلقہ ڈی سی او کو کریں۔ ان کے پاس کل اسامیاں 209 ہیں اور پٹواری 153 ہیں تو ظاہر ہے کہ کام چلانے کے لئے کسی کو تو چارج دینا ہے۔ جب نئی ریکروٹمنٹ ہو گی تو یہ اسامیاں بھی fill کر دی جائیں گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کام چلانا ہے تو ہمسایہ حلقہ کا چارج دے دیں تو adjacent اور adjoining حلقہ دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ کی یہ تجویز اچھی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کوشش کریں کہ قریب قریب کے حلقے انہیں دیں۔ ایک بندے کو اگر آپ 40 کلو میٹر دور بھجوائیں گے تو اس نے کام کہاں کرنا ہے، شہر میں بیٹھ کر کرنا ہے۔ لوگوں کو مسائل تو درپیش ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ایک اور یہ ڈائریکشن دے دیں کہ جس حلقے میں پٹواری تعینات ہے وہاں پر وہ کام کرے کیونکہ لوگوں کو ایک فرد لینے کے لئے 40 کلو میٹر روز سفر کرنا پڑتا ہے اور وہ فرد۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! یہ آپ کا کام ہے کیونکہ آپ منتخب عوامی نمائندے ہیں اور ان کی کارکردگی آپ نے چیک کرنی ہے۔ اگر وہ وہاں پر ڈیوٹی نہیں دیتے تو آپ وہاں پر بیٹھے ہوئے ڈسٹرکٹ

ایڈمنسٹریشن کے متعلقہ افسران کے نوٹس میں لے کر آئیں اور یہاں پر بیٹھے پارلیمانی سیکرٹری کے نوٹس میں لائیں وہ اس پر ایکشن لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اللہ کے فضل سے پچھلے ڈیڑھ سال سے ایم پی اے ہوں اور میں ڈیڑھ سال سے کوشش کرنے کے بعد آج اس معزز ایوان میں آپ کو اپنی تکلیف بتا رہا ہوں اور آپ کا اگر یہ اشارہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ملک صاحب کے ساتھ وقفہ سوالات کے بعد بیٹھیں اور ان کی تکلیف کو دُور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3557 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی سی او ساہیوال کے زیر التواء انکوائریوں سے متعلقہ تفصیلات

*3557: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی سی او ساہیوال کے پاس پچھلے تین سال سے کن کن اہلکاران و افسران کی انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان میں سے کیا کیا سزائیں کن کن ملازمین کو دی گئیں ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا ملازمین میں سے جن کی انکوائریاں ابھی تک زیر التواء ہیں ان کو کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ڈی سی او ساہیوال کے پاس جن اہلکاران و افسران کی انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 33 انکوائریاں مکمل ہوئیں جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زیر التواء انکوائری ہائے میں سے بعض تا فیصلہ عدالت انسداد رشوت ستانی زیر التواء ہیں۔ ان کا فیصلہ عدالت انسداد رشوت ستانی کی judgement کی روشنی میں کیا جائے گا۔ جبکہ کچھ انکوائری ہائے کے فیصلے کی مدت PEEDA Act, 2006 کے تحت 60 یوم ہے بقایا انکوائری افسران کو ہدایت جاری کی جا رہی ہے کہ زیر ہائے انکوائری کا جلد از جلد فیصلہ کریں۔ تفصیل انکوائری جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جتنی بھی انکوائریاں ہیں ان میں یہ جواب آیا ہے کہ کوئی یکم جنوری 2014 سے pending ہے اور کوئی 30-اپریل سے pending ہے اور اس کے آگے لکھا ہوا ہے کہ یہ 15 دنوں میں مکمل ہونی تھی یا 60 دنوں میں مکمل ہونی تھی۔ اب تو 2014 ختم ہونے والا ہے۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش کر رہا ہوں کہ اگر یہ اسے dispose of کریں، یہ ملازمین کے متعلق میں بات کر رہا ہوں کہ اگر ان کی انکوائریوں کو dispose of کریں تاکہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں کام کریں کیونکہ اس میں زیادہ تر پٹواری اور کلرکس ہیں، اگر یہ انکوائریاں مکمل ہوں گی تو وہ ملازمین آئیں گے اور کام کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! اس سوال کو dispose of کریں بلکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس پر decisions دیں اور جلدی کریں کیونکہ ملک صاحب کہہ رہے ہیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ایک سوال نمبر 3690 جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے جس کا جواب ایوان میں نہیں دیا گیا تو اس سوال کو بھی میں متعلقہ کمیٹی کو بھجوا رہا ہوں تاکہ قائمہ کمیٹی اس کی انکوائری کر کے اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ یہاں پر محکمہ نے written land record Computerized دسمبر 2014 میں مکمل کرنے کا وعدہ کیا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے مجھے 2015 کہا ہے۔ یہ سوال اسی تاریخ کے حوالے سے کمیٹی کو جا چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوا دیا ہے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع فیصل آباد: محکمہ مال کی اراضی و دیگر تفصیلات

*2105: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کی کل کتنی اراضی کس کس جگہ پر ہے؟

(ب) مذکورہ اراضی میں سے کتنی لیز/پٹا/ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے سالانہ کتنی آمدن حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے ان لوگوں کے نام، ولدیت مع پتا جات اور موضع سرکاری اراضی کی تفصیل کیا ہے؟

(د) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور ان افراد کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مال کی کل اراضی 179794 ایکڑ چھ کنال چار مرلے ہے جو کہ تحصیل سٹی، صدر فیصل آباد، جڑانوالہ، سمندری، تاندلیانوالہ اور چک جھمرہ میں واقع ہے۔

(ب) اراضی بقدر 14396 ایکڑ چار کنال چھ مرلے پٹا پر دی گئی ہے جس سے کل آمدن سالانہ -/49433632 روپے وصول ہوتے ہیں۔

(ج) رقبہ بقدر 25 ایکڑ دو مرلہ پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے جس کی تحصیل وار لسٹ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکم امتناعی عدالت عالیہ و عدالت دیوانی کی وجہ سے رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار نہ ہو سکتا ہے جونہی عدالت عالیہ و عدالت دیوانی سے فیصلہ ہو گا اس کے مطابق رقبہ واگزار کرنے کی کارروائی فوراً عمل میں لائی جائے گی۔

(د) صرف 25 ایکڑ 2 مرلے رقبہ واگزار کروانا باقی ہے جبکہ اس رقبہ میں سے 9 ایکڑ 6 کنال 2 مرلے تحصیل سٹی فیصل آباد اور 15 ایکڑ 02 کنال تحصیل سمندری کا ہے۔ حکم امتناعی عدالت عالیہ لاہور موجود ہے جونہی عدالت عالیہ سے فیصلہ ہوگا اس کے مطابق فوراً کارروائی کی جائے گی۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں کام کرنے والے پٹواریوں کے تبادلہ جات ودیگر تفصیلات

*2366: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد سے یکم مئی 2013 سے آج تک کتنے پٹواریوں کے تبادلہ جات کئے گئے ہیں، ان کے نام، ولدیت جس جگہ سے تبادلہ کیا اس کی تفصیل فراہم کریں، ان کے تبادلہ جات کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ب) کتنے ملازمین کے تبادلہ جات دوبارہ ان کی سابقا جگھوں پر کتنے عرصہ کے بعد کئے گئے ان کے تبادلہ جات سابقا جگہ پُر کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس حلقہ میں ہونے والے تمام پٹواریوں کے تبادلہ جات کی تحقیقات محکمہ انٹی کرپشن سے کروانے اور بلاوجہ تبادلہ جات کرنے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع فیصل آباد کے مہیا کئے گئے جواب کے مطابق پی پی۔58 میں واقع 17 پٹوار سرکل ہائے میں تعینات پٹواریاں کے تبادلہ جات کئے گئے ہیں فہرست (بابت نام، ولدیت اور جس جگہ سے تبادلہ کیا گیا ہے۔ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تمام تبادلہ جات انتظامی ومفاد عامہ میں کئے گئے ہیں۔

(ب) دو پٹواریاں کے تبادلہ جات سابقا جگھوں پُر کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام پٹوار سرکل	نام پٹواری معہ ولدیت	تاریخ موجودہ تعیناتی	کتنے عرصہ کے بعد سابقا پٹوار سرکل میں تعیناتی کی گئی
1	کلیانوالہ	امان اللہ ولد سید	27۔09۔2013	6Y-10M-7D
2	498گ ب	امین اللہ ولد سید	26۔08۔2013	5Y-10M-4D

ان کے تبادلہ جات انتظامی ومفاد عامہ میں کئے گئے ہیں۔

(ج) پٹواری کی اسامی تحصیل لیول کی اسامی ہے اور اسسٹنٹ کمشنر کسی بھی پٹواری کا تبادلہ تحصیل کے کسی بھی حلقہ میں انتظامی طور پر کرنے کا مجاز ہے چونکہ ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد کے مہیا کردہ جواب کے مطابق تمام تبادلہ جات انتظامی و مفاد عامہ میں کئے گئے ہیں اس لئے ان کی تحقیقات محکمہ انٹی کرپشن سے کروانے کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع فیصل آباد و ٹوبہ ٹیک سنگھ: سیلاب کے متاثرین کی تفصیلات

*3116: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں دریائے راوی کے سیلاب سے سال 2012 اور 2013 میں کتنا رقبہ متاثر ہوا، تفصیل چک، گاؤں اور قصبہ وار بتائیں؟

(ب) ان تحصیلوں میں حکومت کے کن کن نمائندوں نے متاثرین سیلاب کا سروے کیا؟

(ج) ان تحصیلوں میں متاثرین سیلاب کی مالی یا دیگر کس طرح حکومت نے مدد کی اور کتنی رقم متاثرین میں تحصیل وار تقسیم کی گئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان تحصیلوں میں کسانوں/زمینداروں کو کوئی ریلیف حکومت نے نہ دیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان تحصیلوں میں غریب کسانوں/زمینداروں کو مالیہ/آبیانہ معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2012 کے دوران کسی قسم کا کوئی سیلاب نہ آیا تھا تاہم سال 2013 کے سیلاب کی وجہ سے حسب ذیل نقصان ہوا۔

تحصیل کا نام	نام متاثرہ گاؤں	نقصانات فصلات (ایکڑ)	نقصان مکانات
کمالیہ	36	6040	71
پیر محل	19	6869	69
کل	55	12909	140

ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چٹھی مورخہ 2014-05-08 کے مطابق تحصیل کمالیہ اور پیر محل کے درج ذیل چکوک میں رقبہ متاثر ہوا چک نمبر 772/GB، جنگل جارولا، رام پور، بیلا سیماں ہراج، بیلا سرور ہراج، کچلیا، جنگل مائی صفوراں، حیات شاہ، چک نمبر 765/GB،

صلاحون شاہ، پنڈی، مونین، شاہ پور، نکراری، جنگل امام شاہ، ڈھڈی، درگاہی پل، چراغ شاہ، موضع جوسہ، GB/731، GB/732، GB/742، GB/734، شیر سنگھ 3/57ٹکڑا4/57 ٹکڑا، کلیر اکلاں، حیات کے کاٹھیا، بگار، 2/58ٹکڑا، 3/58ٹکڑا جھنگی پاہوران، کچھی مراد خان، جھلار سانگلہ، حویلی تارا، موجو کاٹھیا، موضع محرم کاٹھیا، شاہ ابال شاہ، کوٹ پٹھاناں، موضع باب، موضع، ککری شیر شاہ، موضع رجب کاٹھیا، موضع دھرنا، بکھو سنپال، کنڈ بکھو سنپال، موضع سلطان کے، بیگالی، موضع موھلاں والی موضع کنڈ کرم کاٹھیا، موضع خوشحال کے بیگالی، موضع کھوکھر، موضع جلوکا، جلمانوالی، موضع کنڈ بیلا، ٹنڈیاں، موضع محمد شاہ، موضع مائی فتیانہ، موضع غلام حسین ویروآنہ، اور 3163افراد متاثر ہوئے۔

(ii) صوبہ پنجاب میں تمام ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز / کمشنرز کو بذریعہ چٹھی جات مورخہ 13-09-05، 13-09-09، 13-09-04اور 13-09-11عرض داشت کی کہ فلڈ 2013 کے متاثرہ علاقہ جات کی سروے رپورٹس مورخہ 13-09-13تک بھیجنے کا کہا گیا لیکن ضلعی انتظامیہ فیصل آباد کی طرف سے ایسی کوئی رپورٹ وصول نہ ہوئی جس کی وجہ سے ضلع فیصل آباد کا کوئی علاقہ آفت زدہ قرار نہیں دیا گیا۔

تاہم مذکورہ ڈی سی او فیصل آباد نے بذریعہ چٹھی مورخہ 14-02-03اور 14-08-09کو رپورٹ کی کہ تحصیل تاندلیانوالہ میں سال 2013 کے سیلاب کی وجہ سے درج ذیل چکوک میں 5836ایکڑ رقبہ متاثر ہوا اور 9214افراد متاثر ہوئے۔

موضع شیرازہ، موضع جلی فتیانہ، موضع جلی ترہانہ، موضع عالم شاہ تاجہ، موضع دیوالی، موضع حکیم کے کاٹھیے، موضع ابووہنیوال، موضع جھگے حیات کے، موضع پنڈی شیخ موسیٰ، اراضی دھن سنگھ، عالم شاہ کھگہ، موضع سعی کے، موضع ملنگ، 610گ ب موضع ٹھٹھہ بیگ، مہر شمانہ، کنڈ نکاوصلی، ٹھٹھہ اسماعیل حاجی وٹو، چیچن سعی کے، مکھن وٹو، کلاں نکاوصلی، بھلار رجوکہ، ٹبہ ڈھک صلاح، ٹالی کھیپیاں، جھالرہ، مینگل سرکار خاص، سرور کے، جوڑی، ڈھوڈھیرہ، جسوکے سموے، سیال، خورد نکاوصلی، بولے شاہ، کچھی امیر کلیانوالہ بورڈلو 3/53ٹکڑا، 7/53ٹکڑا۔

(iii) ضلعی انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ لینڈ ایڈمنسٹریشن مینول کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمیٹیز (پریونشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت سروے کرائے اور آفت زدہ قرار دینے کے لئے رپورٹ ریلیف کمشنر بورڈ آف ریونیو کو بھجوائے۔ اس سلسلہ میں محکمہ مال وانہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔

آفت زدہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل حکومتی محصولیات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1۔ زرعی انکم ٹیکس

2۔ آبیانہ

3۔ ترقیاتی محاصل

4۔ لوکل ریٹ

مزید برآں بنکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

(ب)

(i) سال 2013 میں تحصیل کمالیہ میں دوران سیلاب کمشنر فیصل آباد اور ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ نے متاثرہ علاقہ جات کا دورہ کیا جبکہ پٹواری / قانونگو / اسسٹنٹ کمشنر اور فیلڈ ریونیو عملہ نے سروے کیا۔

(ii) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں اسسٹنٹ کمشنر بمعہ عملہ فیلڈ نے متاثرہ علاقہ جات کا سروے کیا۔

(ج) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ و تحصیل کمالیہ میں حکومت کی طرف سے متاثرین سیلاب سال 2013 کے لئے 590 ٹینٹ اور 6992 فوڈ ہیمپرز تقسیم کئے گئے مزید برآں مبلغ -/4,080,000 روپے کی رقم بذریعہ چیک (132 افراد جن کے مکانات مکمل طور پر متاثرہ ہوئے تھے) فی کس مبلغ -/30,000 روپے اور آٹھ افراد (جن کے مکانات جزوی متاثر ہوئے کو فی کس -/15000 روپے مورخہ 2013-11-19 کو عوامی نمائندہ گان کی موجودگی میں ٹی ایم اے ہال میں تقسیم کئے گئے۔

(د) متاثرین سیلاب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ حکومت کی طرف سے جو ریلیف دیا گیا اس کی تفصیل جز (ج) میں درج ہے۔

(ہ)

(i) پنجاب گورنمنٹ نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر CR.II/280/2013-210 مورخہ 5۔اکتوبر 2013، 12 چکوک (جنگل جرولہ، رام پور، بیلہ سیماں ہراج، بیلہ سرور ہراج، ڈھڈی، درگاہی پور، چراغ شاہ امب، حویلی تارا، موضع محرم کاٹھیا، موضع درسانہ، بکھو سنپال،

کنڈ بکھو سنپال) کو آفت زدہ قرار دیا اور ان مواضعات میں آبیانہ، زرعی انکم ٹیکس و لوکل ریٹ فصل خریف 2013 کے لئے معاف کر دیئے۔

(ii) کیونکہ پہلی مرتبہ ڈی سی او فیصل آباد نے مورخہ 14-02-03 کو سیلاب سے نقصان کی رپورٹ دی لہذا ڈی سی او فیصل آباد کو بذریعہ چٹھی جات مورخہ 14-02-12، 14-02-17 اور چٹھی مورخہ 14-02-24 اور 14-03-03 عرض داشت کی کہ محکمہ مال و انہار کے افسران کے ذریعے متاثرہ علاقہ جات کا مشترکہ سروے کرائے۔

محکمہ مال میں جاری احکامات پر عملدرآمد کی صورتحال

*3384: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیٹر نمبر 797/1092 مورخہ 2۔فروری 2001 منجانب D.L.R پنجاب لاہور نے پنجاب کے تمام آفیسرز کو خانہ کاشت کے مالکان کو خانہ ملکیت میں منتقل کرنے کا حکم دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے پہلے اور اس لیٹر کے بعد کافی لیٹرز/حکم نامے مذکورہ بالا عنوان کے تحت ضلعی آفیسرز کو بھیجے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کی کسی بھی تحصیل نے اس پر عمل نہیں کیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کی کچھ تحصیلوں نے خانہ کاشت کے مالکان کی رجسٹریاں و انتقال پر پابندی لگا رکھی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پابندی کی وجہ سے پنجاب کی آمدن میں (فی انتقال و اشٹام رجسٹری) کروڑوں کا نقصان ہو رہا ہے؟

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب اس سلسلہ میں کیا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ نظامت کاغذات زمین پنجاب نے سرکلر نمبر 76 بذریعہ مراسلہ نمبری TR/9120-8840 مورخہ 11۔نومبر 1999 جاری کیا۔ یہ کہ سرکلر نمبر 77 بذریعہ مراسلہ نمبری TR/1092/797 مورخہ 2۔فروری 2001 بابت خانہ کاشت میں حصہ داری منتقلی عملدرآمد رجسٹر حقداران زمین جاری ہوئے اور ازاں بعد بذریعہ مراسلہ

نمبری TR/2590-2294 مورخہ اپریل 2000 و مراسلہ نمبری TR/3805/4113 مورخہ 29-نومبر 2007 بالترتیب واپس لے لئے گئے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ درج بالا مراسلہ جات و دیگر مزید توضیحی مراسلہ جات عملہ فیلڈ کو در صوبہ پنجاب جاری ہوئے۔

(ج) ہر دو سرکلر ہائے پر عملدرآمد بوقت تیاری رجسٹر حقداران زمین ہونا تھا۔ سرکلر نمبر 76 مورخہ 11-نومبر 1999 بذریعہ مراسلہ نمبری مورخہ 29-اپریل 2009 واپس لے لیا گیا تھا اور اسی طرح سرکلر نمبر 77 مورخہ 2-فروری 2001 بھی بذریعہ مراسلہ مورخہ 29-نومبر 2007 بھی واپس لے لیا گیا جس کی وجہ سے ہر دو سرکلر ہائے پر عمل نہیں ہو سکا۔

(د) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے بورڈ آف ریونیو پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر LRIV/206/2012-177 مورخہ 2-مارچ 2012 دخلیکاران / موروثی مزارعین کو بلا معاوضہ حقوق ملکیت عطا کرتے ہوئے خانہ کاشت سے خانہ ملکیت میں منتقل کرنے کا حکم صادر کیا اور اس پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے خانہ کاشت کے مالکان کی زمین مروجہ قانون کے مطابق بعد از اجازت بذریعہ رجسٹریاں و انتقالات منتقل ہو رہی ہیں۔

(ہ) یہ درست نہ ہے جب حکومت پنجاب نے ایسی کوئی پابندی لگائی ہی نہیں تو نقصان کیسے ہوگا۔

(و) مندرجہ بالا جزہائے بمطابق حقائق نہ ہیں۔

ضلع جھنگ: پی ٹی ڈی وغیرہ کی تصدیق سے متعلقہ عوامی مسائل کی تفصیل

*3385: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ٹی ڈی وغیرہ کی تصدیق اب ریونیو بورڈ کی بجائے ڈویژنل و ضلعی سطح پر کرنے کی اجازت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صرف ضلع جھنگ میں پی ٹی ڈی وغیرہ کی تصدیق کے لئے سائیلان کی درخواستیں کافی تعداد میں جمع ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تک جتنے پی ٹی ڈی وغیرہ جھنگ کے تصدیق ہوئے وہ اپنی مرضی سے بغیر کسی تربیت کے کئے گئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی سائیلان کافی عرصہ سے درخواستیں جمع کروا کے دفاتر کے چکر لگا رہے ہیں ان کی تصدیق بغیر کسی وجہ سے نہیں کی جا رہی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی تصدیق نہ کرنے سے عوام کی تکلیف کے علاوہ کئی رجسٹریاں، بیعہ، ہبہ، وراثت وغیرہ بھی نہیں ہو رہے جس سے حکومت پنجاب کا بھی نقصان ہو رہا ہے؟

(و) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو، پنجاب، لاہور نے دستاویزات ملکیت جائیداد ہائے متروکہ کی تصدیق کے لئے ڈویژنل سطح پر کمیٹی تشکیل دی ہے۔ ضلعی سطح پر دستاویزات کی جانچ پڑتال کے بعد ریکارڈ متعلقہ ڈویژنل کمیٹی متذکرہ بالا میں پیش ہوتا ہے۔

(ب) ضلع جھنگ میں ٹوٹل 193 درخواست برائے تصدیق پی ٹی ڈی یا ٹی ڈی وغیرہ وصول ہوئیں جن میں سے 135 کیسز کی تصدیق ہو چکی ہے صرف 58 کیسز بوجہ سیلاب / سائیلان کا میٹنگ میں نہ آنا، التواء میں ہیں جو کہ جلد ہی نمٹا دیئے جائیں گے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مکمل چھان بین کے بعد ڈویژنل کمیٹی کی سفارش کے بعد پی ٹی ڈی یا ٹی ڈی کی تصدیق عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) مفصل جواب جز (ب) میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ہ) تصدیق دستاویزات سے مستقبل میں خریدار متروکہ جائیداد ہائے کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور مذکورہ تصدیق سے انتقال / رجسٹریاں، بیع نامہ جات یا ہبہ وراثت وغیرہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہوتی ہے۔

(و) چونکہ بہت سارے لوگوں نے جعلی ٹائٹل ڈاکومنٹس تیار کر لئے تھے اور قیمتی شہری جائیداد کو ہڑپ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لہذا ان ڈاکومنٹس کی تصدیق کے لئے تصدیقی کمیٹیاں ہر ڈویژن میں بنادی گئی ہیں جن کی تصدیق کے بعد مزید کارروائی / رجسٹری / انتقال وغیرہ عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ اس وجہ سے موجودہ فیصلہ میں تبدیلی سر دست مناسب نہ ہے۔

لاہور: ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3609: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے منصوبے کے لئے مالی سال 14-2013 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ رقم کب جاری کی گئی؟

(ب) 14-2013 کے دوران لاہور کے کتنے مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا؟

(ج) اس ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ان کے کتنے ماہانہ اخراجات ہیں؟

(د) اس وقت لاہور میں کتنے فیصد کام کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنے فیصد بقایا ہے؟

(ہ) کیا ضلع لاہور کا تمام کام 14-2013 کے دوران کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا منصوبہ ورلڈ بنک سے معاہدے کے تحت شروع کیا گیا ہے اس سلسلے میں ورلڈ بنک سہ ماہی بنیادوں پر کی گئی منصوبہ بندی کے تحت فنڈز کا اجراء کرتا ہے۔

مالی سال 14-2013 میں 200 ملین روپے ضلع لاہور کے لئے مختص کئے گئے تھے اور یہ تمام رقم 19-نومبر 2013 کو ورلڈ بنک نے جاری کر دی تھی۔

(ب) کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور تصدیق انتقالات کی خدمات کا آغاز ضلع لاہور کی جملہ پانچ تحصیلوں میں سال 2012 سے شروع کیا جا چکا ہے۔ ضلع لاہور کے 363 مواضعات میں سے 162 مواضعات کی کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ مکمل کی جا چکی ہے جبکہ مزید 104 مواضعات تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں جن کو جون / جولائی 2014 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ضلع لاہور کے بقایا 97 مواضعات میں سے، 60 کا بندوبست کیا جا رہا ہے، 30 مواضعات کے رجسٹر حقداران زمین ضلعی ریونیو انتظامیہ، لاہور مکمل کر رہی ہے اور سات مواضعات زیر اشتمال ہیں۔ ان 97 مواضعات میں تکمیل کام بندوبست، اشتمال اور تیاری رجسٹر حقداران زمین کے بعد کمپیوٹرائزیشن کا کام فی الفور شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈز ایک مرحلہ وار پروگرام ہے جو لینڈ ریکارڈ کی سکیننگ، ڈیٹا انٹری، انتقالات اور فرد بدرات کے عملدر آمد کے مراحل پر مشتمل ہے۔ ضلع لاہور کے لئے یہ تمام خدمات انٹرنیشنل معیار کی فرم Accountancy Outsourcing Services (AOS) open competition اور شفاف طریقے سے منتخب کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں فنڈز کی فراہمی سرانجام دیئے گئے کام کی بنیاد پر مروجہ قوانین کی روشنی میں کی جاتی ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ ضلع لاہور کے بقایا97 مواضعات میں سے،60 کا بندوبست کیا جا رہا ہے،30 مواضعات کے رجسٹر حقداران زمین ضلعی ریونیو انتظامیہ، لاہور مکمل کر رہی ہے اور سات مواضعات زیر اشتمال ہیں۔ ان 97 مواضعات میں تکمیل کام بندوبست، اشتمال اور تیاری رجسٹر حقداران زمین کے بعد کمپیوٹرائزیشن کا کام فی الفور شروع کر دیا جائے گا۔

(ہ) یہ امید کی جاتی ہے کہ 104 مواضعات جو کہ تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں کو جون / جولائی2014 تک مکمل کر لیا جائے گا جبکہ باقی ماندہ97 مواضعات میں تکمیل کام بندوبست، اشتمال اور تیاری رجسٹر حقداران زمین کے بعد کمپیوٹرائزیشن کا کام فی الفور شروع کر دیا جائے گا۔

- مزید برآں حکومت پنجاب برسوں پرانے پٹوار نظام کے مکمل خاتمے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق زمینی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے کوشاں ہے۔
- زمینی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے ساتھ ہی ریونیو ڈیپارٹمنٹ سروس ڈلیوری کے ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گا۔ کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت برق رفتار اور درست معلومات بابت ملکیت زمین (فردات وغیرہ) سروس سنٹرز پر دستیاب ہوتی ہیں۔
- اس ضمن میں صوبہ پنجاب میں143 سروس سنٹرز ہر تحصیل کی سطح پر وقوع پذیر ہوں گے جن میں سے اب تک108 سروس سنٹرز سے بعداز تکمیل خدمات کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔
- 35 سنٹرز اس وقت تکمیل کے مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں۔
- حکومت عوام کی فلاح کے اس منصوبے کو دسمبر2014 تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور متعلقہ ادارے دن رات اس کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3624: لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حکومت پنجاب کا کل کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) لمبرداری سکیم کے تحت کن کن اشخاص کو کتنا کتنا رقبہ کہاں کہاں الاٹ کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ آمدہ منجانب ڈسٹرکٹ کلکٹر، ٹوبہ ٹیک سنگھ مندرجہ ذیل تحصیلوں میں حکومت پنجاب کا بقایا سرکار رقبہ واقع ہے:

1. تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بقایا سرکار رقبہ 517 ایکڑ دو کنال اور سولہ مرلے موجود ہے جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. تحصیل گوجرہ میں بقایا سرکار رقبہ 317 ایکڑ چھ کنال اور آٹھ مرلے موجود ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. تحصیل کمالیہ میں بقایا سرکار رقبہ 242 ایکڑ دو کنال اور بارہ مرلے موجود ہے جس کی تفصیل جھنڈی (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4. تحصیل پیر محل میں بقایا سرکار رقبہ 271 ایکڑ پانچ کنال اور بارہ مرلے موجود ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لہٰذا اس طرح بمطابق رپورٹ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل رقبہ تعدادی 1349 ایکڑ اور ایک کنال بقایا سرکار کی صورت میں موجود ہے۔

(ب) بمطابق رپورٹ آمدہ منجانب ڈسٹرکٹ کلکٹر، ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تحصیلوں میں رقبہ سرکار لمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت جن لمبرداروں کو رقبہ الاٹ شدہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مواضعات میں 197 لمبرداران کو رقبہ تعدادی 2468 ایکڑ اور تین مرلے لمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ٹ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. تحصیل گوجرہ کے مواضعات میں 82 لمبرداران کو رقبہ تعدادی 978 ایکڑ اور سولہ مرلے لمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. تحصیل کمالیہ کے مواضعات میں 71 لمبرداران کو رقبہ تعدادی 859 ایکڑ چھ کنال اور چودہ مرلے لمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے جس کی تفصیل جھنڈی (چ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4. تحصیل پیر محل کے مواضعات میں 134 لمبرداران کو رقبہ تعدادی 1645 ایکڑ اور پانچ کنال لمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لہذااس طرح ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل484لمبرداران کو رقبہ تعدادی 5951ایکڑ پانچ کنال اور10مرلے لمبرداری سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا ہے۔

چولستان کے علاقہ میں رقبہ کی تفصیلات

*3645:ڈاکٹر مراد راس:کیاوزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چولستان کا علاقہ کتنے رقبہ پر محیط ہے،اس وقت کتنے رقبہ پر کاشت ہو رہی ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس میں سے کتنے رقبہ کو قابل کاشت بنایا گیا؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چولستان کا رقبہ 66،55،360ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور ایم ڈی چولستان کی رپورٹ کے مطابق فصل ربیع 2014 1,59,485ایکڑ رقبہ پر کاشت ہو رہی ہے۔

(ب) ایم ڈی چولستان کی رپورٹ کے مطابق پچھلے پانچ سالوں کے دوران64,592ایکڑ رقبہ کو قابل کاشت بنایا گیا۔

رحیم یار خان:کلیم کی آبادیوں میں رجسٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*3708:سردار شہاب الدین خان:کیاوزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2007تک ضلع رحیم یار خان میں کلیم کی آبادی میں ایکسائز کے ریکارڈ کے مطابق رجسٹریاں ہوتی رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2008میں حکومت پنجاب کی طرف سے کلیم کی آبادیوں کی رجسٹریاں بند کر دیں جس سے ایک طرف تو عوام کی حق رسی نہیں ہو رہی جبکہ دوسری طرف ریونیو محکمہ کو سالانہ کروڑوں کا نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت اپنے اس فیصلہ کو دوبارہ زیر غور لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک،نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2007 میں تحصیل رحیم یار خان اور تحصیل خان پور میں کلیم کی آبادی(جس میںPTD/TO/TDجاری ہوئے تھے)کی رجسٹریاں ہوتی رہی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے ایسی پراپرٹی جن میں PTD/TO/TD جاری ہوئے ان کی مزید رجسٹری سے پہلے ٹائٹل ڈاکومنٹ یعنی PTD/TO/TD کی ڈویژنل ویریفکیشن کمیٹی جو کہ کمشنر بہاولپور کی سربراہی میں ہوتی ہے تصدیق ضروری قرار دی گئی ہے۔

(ج) چونکہ بہت سارے لوگوں نے جعلی ٹائٹل ڈاکومنٹس تیار کر لئے تھے اور قیمتی شہری جائیداد کو ہڑپ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لہذا ان ڈاکومنٹس کی تصدیق کے لئے تصدیقی کمیٹیاں ہر ڈویژن میں بنادی گئی ہیں جن کی تصدیق کے بعد مزید کارروائی/رجسٹری/انتقال وغیرہ عمل میں لائی جاسکتی ہے اس وجہ سے موجودہ فیصلہ میں تبدیلی سردست مناسب نہ ہے۔

تحصیل کھاریاں میں پٹوار سرکل سے متعلقہ معلومات

*3758: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان تحصیل کھاریاں میں settlement کے جو پٹواری کام کر رہے ہیں ان کے نام و پتاجات بیان فرمائیں؟

(ب) یکم دسمبر 2013 سے آج تک اس پٹوار سرکل میں تعینات کس کس settlement کے پٹواری کا تبادلہ یہاں سے ہوا اور کتنی دفعہ ان کا تبادلہ منسوخ ہوا، بار بار تبادلہ کرنے اور منسوخ کرنے کی وجوہات بتائیں؟

(ج) اس پٹوار سرکل میں تعینات کس کس settlement کے پٹواری کے پاس اضافی چارج ہے اور ان کو اضافی چارج دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا اس پٹوار سرکل یا تحصیل کھاریاں میں settlement کے پٹواریوں کی کمی ہے جو اس پٹوار سرکل میں تعینات پٹواریوں کے پاس اضافی چارج ہیں؟

(ہ) تحصیل کھاریاں میں settlement کے کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں کس کس کے پاس اضافی چارج ہے اور کس پٹواری کے پاس کسی بھی پٹوار سرکل کا چارج نہ ہے؟

(و) کیا حکومت اس تحصیل میں settlement میں تعینات پٹواریوں سے اضافی چارج واپس لینے اور جن کے پاس کسی بھی سرکل کا چارج نہ ہے ان کو اس حلقہ کا چارج دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان میں اس وقت ملک افتخار احمد پٹواری کام کر رہا ہے۔

(ب) 6۔دسمبر 2013 سے لے کر آج تک پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان سے صرف محمد آصف پٹواری کا تبادلہ ہوا اور ایک بار اس کا تبادلہ held in abeyance کیا گیا۔ مکمل تفصیل کچھ یوں ہے کہ محمد آصف پٹواری مورخہ 11-09-24 سے پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان تعینات تھا۔ تاہم عدم دلچسپی کے باعث محمد آصف پٹواری نے اس حلقہ کا بندوبست کا کام بروقت مکمل نہ کیا۔ اس کی poor performance کی وجہ سے بذریعہ آرڈر نمبری 701/PK مورخہ 13-11-27 محمد آصف پٹواری کو اس پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان سے ٹرانسفر کر کے بطور پٹواری حلقہ چک محمود لگایا گیا۔ مورخہ 13۔11۔28 کو حسب رپورٹ ریونیو افسر حلقہ پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان کا اضافی چارج ملحقہ پٹوار سرکل چکوڑی شیر غازی نمبر 1 کے پٹواری ملک افتخار احمد کو دیا گیا۔ بعد ازاں محمد آصف پٹواری نے EASO کھاریاں کے پاس پیش ہو کر پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان کا بندوبست کا کام جلد مکمل کرنے کی assurance دی لہذا بذریعہ آرڈر نمبری 731/PK مورخہ 13-12-03 محمد آصف پٹواری کے اس پٹوار سرکل سے تبادلہ کا آرڈر مورخہ 13۔11۔27 تا حکم ثانی held in abeyance کیا گیا اور 13۔11۔27 کو ہی ملک افتخار احمد پٹواری سے پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان کا اضافی چارج واپس لے کر محمد آصف پٹواری کو سونپا گیا۔ بعد ازاں بندوبست کے کام کی رفتار (progress) کا جائزہ لینے کے لئے مورخہ 13۔12۔27 کو ایک میٹنگ دفتر EASO کھاریاں منعقد ہوئی۔ دوران میٹنگ یہ بات عیاں ہوئی کہ محمد آصف پٹواری نے assurance دینے کے باوجود بھی بندوبست کا کوئی کام نہ کیا ہے جبکہ حکومت پنجاب کی طرف سے بندوبست کا کام جلد مکمل کرنے کے لئے واضح ہدایات جاری کی گئیں تھیں۔ محمد آصف پٹواری کے پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان سے ٹرانسفر کے حکم کو عارضی التواء یعنی held in abeyance کرنے کی بابت جاری شدہ حکم بذریعہ آرڈر نمبر 804/PK مورخہ 13-12-27 واپس لے لیا گیا اور پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان کا اضافی چارج دوبارہ ملک افتخار احمد پٹواری کو سونپا گیا جو کہ تاحال تسلی بخش طور پر اس حلقہ میں کام کر رہا ہے۔

(ج) پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان کا اضافی چارج ملحقہ پٹوار سرکل چکوڑی شیر غازی نمبر1 کے پٹواری ملک افتخار احمد کے پاس ہے۔اس کو اس خالی حلقہ کا چارج بوجہ کمی پٹواریاں ملحقہ حلقہ کا پٹواری ہونے کی وجہ سے ریونیو افسر حلقہ کی تحریری گزارش recommendation پر دیا گیا۔

(د) تحصیل کھاریاں میں عرصہ دراز سے پٹواریوں کی بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے 20اسامیاں خالی ہیں۔پٹواریوں کی کمی کے باعث بندوبست کے کام کی تکمیل اور دیگر سرکاری فرائض کی ادائیگی کے لئے خالی پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان کا اضافی چارج ملحقہ پٹوار سرکل چکوڑی شیر غازی نمبر1کے پٹواری ملک افتخار علی کو ریونیو افسر حلقہ کی تحریری گزارش /recommendation پر دیا گیا۔

(ہ) تحصیل کھاریاں میں settlement کے پٹواریاں کی کل منظور شدہ اسامیاں 102 ہیں۔جن میں 82پٹواری on role ہیں جبکہ اس وقت 20اسامیاں خالی ہیں۔مندرجہ ذیل پٹواریاں کے پاس اپنی تعیناتی والے حلقہ کے علاوہ دیگر پٹوار سرکلز کا اضافی چارج ہے۔چونکہ ضلع ہذا و تحصیل کھاریاں میں کام بندوبست جاری ہے جبکہ پٹواریاں کی کمی ہے لہذا کام بندوبست کی بروقت مطابق شیڈول تکمیل کے لئے درج ذیل پٹواریاں کو اضافی پٹور سرکل ہائے کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں:

1. سلیم سورج سبحانی پٹواری،پٹوار سرکل بدر مرجان،اضافی پٹوار سرکل موہری
2. عابد حسین پٹواری،پٹوار سرکل ڈوگہ،اضافی پٹوار سرکل کول
3. ملک افتخار علی پٹواری،پٹوار سرکل چکوڑی شیر غازی نمبر1،اضافی پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان
4. محمد زبیر پٹواری،پٹوار سرکل پنجن شہانہ،اضافی پٹوار سرکل پٹیالہ
5. ریاست علی پٹواری،پٹوار سرکل خوجہ،اضافی پٹوار سرکل چک محمود
6. شفقت محمود پٹواری،پٹوار سرکل کراڑیوالہ نمبر11،اضافی پٹوار سرکل فتہ بھنڈ
7. محمد اجمل پٹواری،پٹوار سرکل مرزا طاہر،اضافی پٹوار سرکل ملوانہ
8. میاں محمد ارشد پٹواری،پٹوار سرکل بھاؤ گھسیٹ پرو،اضافی پٹوار سرکل لونگو
9. عظمت اللہ پٹواری،پٹوار سرکل ڈھو،اضافی پٹوار سرکل بدو
10. محمد احسان پٹواری،پٹوار سرکل راٹھوڑی،اضافی پٹوار سرکل بھنڈ گراں
11. جاوید خان پٹواری،پٹوار سرکل سونمبڑی،اضافی پٹوار سرکل بھورچھII
12. عابد حسین پٹواری،پٹوار سرکل کوٹلہ ارب علیخان،اضافی پٹوار سرکل مراڑیاںI

13. ظفر احمد پٹواری، پٹوار سرکل لنگڑیال، اضافی پٹوار سرکل مراڑیاں II
14. افتخار احمد پٹواری، پٹوار سرکل ٹھوٹھہ رائے بہادر، اضافی پٹوار سرکل منگلیہ
15. مسعود احمد پٹواری، پٹوار سرکل لکرالی، اضافی پٹوار سرکل سینتھل
16. نصیر احمد پٹواری، پٹوار سرکل کھرانہ، اضافی پٹوار سرکل آچھ
17. موید الحسن پٹواری، پٹوار سرکل باغانوالہ، اضافی پٹوار سرکل سرسال
18. ملک محمد جمشید پٹواری، پٹوار سرکل چڑیاوالہ، اضافی پٹوار سرکل پنڈی اعوان، جاچووال، دلاورپور
19. محمد آصف پٹواری، پٹوار سرکل نور جمال، اضافی پٹوار سرکل چک محمود

جبکہ حسب ذیل پٹواریاں جن کی سابقہ حلقہ جات میں تعیناتی کے دوران کارکردگی کار سرکار غیر تسلی بخش رہی یا ان کے خلاف انکوائری ہائے زیر سماعت ہیں لہذا ان کی اپنے سرکاری فرائض کی ادائیگی میں عدم دلچسپی اور سابقہ ناقص کارکردگی کی بناء پر تاحال انہیں کسی بھی پٹوار سرکل میں تعینات نہ کیا گیا ہے:

1۔ عبدالقیوم پٹواری	2۔ محمد اشرف پٹواری
3۔ خضر حیات پٹواری (معطل شدہ)	4۔ ظفر اقبال پٹواری
5۔ راجہ فرید پٹواری	

(و) تحصیل کھاریاں میں وقتاً فوقتاً public interest اور administrative grounds کے تحت پٹواریاں کی تقرری و تبادلے ہوتے رہتے ہیں۔ کوٹلہ قاسم خان سمیت تمام خالی پٹوار سرکل ہائے کا اضافی چارج موزوں اور ملحقہ حلقہ جات کے پٹواریوں کو دیا گیا ہے تاکہ بندوبست کا کام بروقت تکمیل کو پہنچ سکے۔ تمام پٹواریاں جن کے پاس اضافی چارج ہے ان کی کارکردگی تسلی بخش ہے جبکہ جو پٹواریاں اس وقت فارغ ہیں ان کی ماضی قریب میں کارکردگی غیر تسلی بخش رہی ہے لہذا بندوبست کے کام کی تکمیل تک اور کسی معقول وجہ کے بغیر فی الوقت وہ پٹواریاں جو کہ سرکاری امور کی انجام دہی نہایت ذمہ داری محنت اور تسلی بخش طریقے سے کر رہے ہیں ان سے اضافی چارج واپس لے کر دوسرے فارغ پٹواریاں کو دینے سے بندوبست کا کام متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ تاہم حسب ضرورت مناسب وقت پر وہ پٹواریاں جن کے پاس کسی بھی حلقہ کا چارج نہ ہے ان کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

جھنگ: شورکوٹ میں محکمہ مال کی سرکاری زمین سے متعلقہ تفصیلات

*3779: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ میں محکمہ مال کی سرکاری زمین کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے۔یکم جنوری 2010 تا دسمبر 2013 کتنی اراضی کتنے افراد کو لیز، پٹا، ٹھیکہ فروخت کے ذریعے دی گئی، ان افراد کے نام مع اراضی کی تفصیل بیان کی جائے اور اس سے سالانہ کتنی رقم حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ب) اس وقت کتنی بنجر اراضی کس کس جگہ ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور موضع مع سرکاری اراضی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، کیا حکومت تحصیل شور کوٹ میں خالی سرکاری زمین غریبوں اور بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل شور کوٹ، ضلع جھنگ کے 57 چکوک میں سرکاری اراضی 1760 ایکڑ چار کنال ایک مرلہ ہے اور یہ رقبہ جات 249 افراد کو 2010 تا 2013 کے دوران دو تا پانچ سالہ پٹا/لیز پر دیا گیا ہے اور اس سے حکومت کو -/1,02,42,832 روپے سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل شور کوٹ کے چک نمبر 499/ج ب، میں رقبہ تعدادی 160 ایکڑ سات کنال آٹھ مرلہ بنجر قدیم ہے۔ان رقبہ جات کے مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر التواء ہیں۔ تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل شور کوٹ کے 17 چکوک میں 286 ایکڑ سات کنال چار مرلہ رقبہ پر 308 افراد نے قبضہ کر رکھا ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 286 ایکڑ سات کنال چار مرلہ رقبہ میں سے 94 ایکڑ تین کنال ایک مرلہ رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروالیا گیا ہے اور باقی رقبہ کے بارے رٹ پٹیشن نمبری 2010/4261، لاہور ہائی کورٹ لاہور میں زیر سماعت ہے اور کچھ رقبہ کے بارے میں کمشنر، فیصل آباد کی عدالت میں کیس زیر التواء ہے جیسے ہی عدالت عالیہ کا فیصلہ آئے گا یہ رقبہ بھی گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت الاٹ کر دیا جائے گا۔

ضلع میانوالی: حلقہ پی پی-45 میں تعینات پٹواریوں اور قانونگو سے متعلقہ تفصیلات

*3849: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی پی پی-45 میں کن کن علاقوں میں کون کون سے پٹواری، قانونگو کب سے ڈیوٹی کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے پٹواری، قانونگو ایسے ہیں جو ضلع میانوالی کے رہائشی ہیں ان کے نام و پتا جات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق کوئی پٹواری، قانونگو اپنے ہوم ڈسٹرکٹ میں کام نہیں کر سکتا، اگر ایسا ہے تو ان اہلکاران کو حکومت فوری یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع میانوالی کے مہیا کئے گئے جواب کے مطابق ضلع میانوالی پی پی-45 میں تین قانونگوئی سرکل آتے ہیں جن میں میانوالی سرکل، واں بھچراں سرکل اور موسیٰ خیل سرکل شامل ہیں۔ فہرست پٹواریاں، گرداور جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی-45 میں تعینات پٹواریاں و گرداور ضلع میانوالی کے رہائشی ہیں۔ ان کے نام و پتا جات کی فہرست جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قواعد و ضوابط کے مطابق حکومت پنجاب کا کوئی بھی پٹواری، قانونگو اپنے ہوم ڈسٹرکٹ میں کام کر سکتا ہے۔

فیصل آباد: چک جھمرہ کو تحصیل کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3861: جناب آزاد علی تبسم: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کو کب تحصیل کا درجہ دیا گیا ہے؟

(ب) چک جھمرہ کے تحصیل بننے کے بعد اب تک کون کون سے نئے دفاتر قائم کئے گئے ہیں، کیا تحصیل چک جھمرہ میں تحصیل آفس کے لئے بلڈنگ بنوائی گئی ہے اگر نہیں تو گورنمنٹ کب تک تحصیل بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ تحصیل میں قانون وضوابط کے تحت ابھی تک بنیادی سہولیات کے دفاترز کا قیام عمل میں نہیں لایا گیاتو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چک جھمرہ کو مورخہ 1990-07-01 سے تحصیل کا درجہ دیا گیا۔

(ب) تحصیل چک جھمرہ قائم ہونے سے اب تک تحصیل کے دفتر کی نئی بلڈنگ نہ بنی ہے۔ ٹی ایم اے کی نئی عمارت بنی ہے۔اب 48K-18M رقبہ تحصیل کمپلیکس کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔فنڈ فراہم ہونے پر تحصیل کمپلیکس تعمیر ہوگا۔

(ج) اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدار کے دفاتر کی تعمیر کے متعلق جواب اوپر سوال کے جز(ب) میں بیان کر دیا گیاہے۔ان دفاتر کے علاوہ دیگر دفاتر کی تعمیر محکمہ مال سے متعلقہ نہ ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ مال کے دفاتر میں فیس چارٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4016: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے دفاتر میں فیس چارٹ آویزاں کرنا لازمی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال ضلع گوجرانوالہ کے دفاتر میں فیس چارٹ آویزاں نہیں ہیں جس کی وجہ سے کئی گنا زیادہ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) پٹواری حضرات کو کرایہ دفتر، یوٹیلٹی بلز و دیگر اخراجات کی مد میں کتنے پیسے محکمہ کی طرف سے ماہانہ یا سالانہ کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ریکارڈ کو maintain کرنے کے لئے پٹواری حضرات پرائیویٹ لوگوں کو ہائر کرتے ہیں اور ان کو اجرت تنخواہ وغیرہ اپنے پاس سے ادا کرتے ہیں اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے دفاتر میں فیس چارٹ آویزاں کرنا لازمی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کلکٹر، گوجرانوالہ کے دفاتر میں فیس چارٹ آویزاں ہیں اور رجسٹرڈ ہونے والی تمام دستاویزات پر فیس شیڈول کے مطابق ہی وصول کی جاتی ہے۔

(ج) لینڈ ریکارڈ مینول کے باب (3.57)19 کے مطابق ایک پٹواری کو اپنے متعلقہ حلقہ میں ہی اپنا پٹوار خانہ قائم کرنا ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں اسے تحصیلدار اور متعلقہ یونین کونسل کی مدد بھی حاصل ہوتی ہے۔ پٹواری کو اپنے حلقہ میں واقع کسی بھی ایک گاؤں میں اپنی رہائش رکھنا ہوتی ہے اور رہائش گاہ کے سکونتی کمروں میں سے ہی مناسب جگہ مہیا کرنا ہوتی ہے جس میں ریکارڈ وغیرہ رکھا جاسکے۔ ایسی رہائش گاہ کے حصول کے لئے پٹواری کو اس کی تنخواہ کے ساتھ ہاؤس رینٹ الاؤنس بھی ادا کیا جاتا ہے مزید برآں ریونیو ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا مرحلہ تکمیل پذیر ہے اور مقامی سطح پر ریکارڈ رومز کی تعمیر کی تجویز بھی حکومت کے زیر غور ہے۔

(د) ہر پٹواری اپنا کام خود کرنے کا ذمہ دار ہے اس لئے پٹواری حضرات کو پرائیویٹ لوگوں کو ہائر کرنے کی اجازت نہ ہے۔

ضلع راجن پور میں محکمہ مال کی گاڑیوں، پٹرول اور دیگر اخراجات کی تفصیلات

*4469: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ مال کی کل کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 14-2013 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ مال کی ملکیتی دو گاڑیاں ہیں۔ ایک گاڑی اسسٹنٹ کمشنر جام پور کے زیر استعمال ہے۔ یہ گاڑی بہت پرانی اور خستہ حالت میں ہے لیکن قابل استعمال ہے۔ دوسری گاڑی تحصیلدار راجن پور کو الاٹ ہے۔ یہ گاڑی 2001 میں اثاثوں کی تقسیم کے وقت کمشنر ڈیرہ غازی خان ڈویژن سے ملی تھی۔ یہ گاڑی بالکل ناکارہ ہے اور قابل استعمال نہ ہے۔

(ب) مالی سال 14-2013 میں گاڑیوں کی M&R اور POL کی مد میں صرف شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہیں:

عہدہ	قسم گاڑی	نمبر گاڑی	بجٹ M&R	خرچہ M&R	بجٹ POL	خرچہ POL
اسسٹنٹ کمشنر راجن پور	کلٹس	LEG-885	80,000/-	79,592/-	3,64,000/-	3,63,711/-

گھوڑی پال سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*4909: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنا زرعی رقبہ ہے جو گھوڑی پال سکیم یا گائے پال سکیم کے تحت ہے اور کن کن افراد کو الاٹ ہے؟

(ب) جو زرعی رقبہ گھوڑی پال سکیم یا گائے پال سکیم کے تحت لوگوں کو الاٹ ہے کیا وہ زرعی رقبہ ان کی ملکیت کیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس حلقہ میں کن کن افراد کو حقوق ملکیت مل چکے ہیں؟

(ج) گھوڑی پال سکیم یا گائے پال سکیم کے تحت جو لوگ یہ زرعی رقبہ عرصہ دراز سے کاشت کر رہے ہیں اور ان کے نام نہ ہے کیا محکمہ ان لوگوں کے نام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گھوڑی پال سکیم کے تحت 111 ایکڑ چار کنال تین مرلہ رقبہ الاٹ شدہ ہے اور رقبہ تعدادی 614 ایکڑ چار کنال تیرا مرلہ گائے پال سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے۔ جن افراد کو یہ رقبہ لیز پر دیا گیا ہے ان کی تفصیل چک وار جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی-87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گھوڑی پال اور گائے پال سکیم کے تحت کسی بھی الاٹی کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے ہیں کیونکہ گھوڑی پال سکیم کے تحت مالکانہ حقوق دینے کی کوئی پالیسی ہے اور نہ ہی گائے پال سکیم جو کہ لمبرداری گرانٹ میں تبدیل ہو گئی ہے۔ ان دونوں سکیموں میں مالکانہ حقوق دینے کی کوئی شرط موجود نہ ہے۔

(ج) رقبہ زیر بحث کی ملکیت کے لئے دونوں سکیموں میں کوئی شرط موجود نہ ہے اور نہ ہی قانونی طور پر کوئی پالیسی بنائی جاسکتی ہے کیونکہ گائے پال سکیم کے تحت رقبہ جات لمبرداری گرانٹ میں تبدیل ہو گئے ہیں اور یہ رقبہ جات سروس گرانٹ کے تحت دیئے گئے ہیں۔ اگر یہ رقبہ جات ملکیت کر دیئے جائیں تو آنے والے لمبرداروں کو رقبہ لمبرداری گرانٹ میں نہ دیا جاسکتا ہے۔ اس وجہ سے حکومت حقوق ملکیت دینے کا کوئی ادارہ نہ رکھتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پٹواری کی مدت تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

47: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایک پٹواری کی قواعد کے مطابق ایک پٹوار سرکل میں مدت تعیناتی کتنی ہے کیا ایک پٹواری کی ایک ہی پٹوار سرکل میں بار بار تعیناتی روکنے کے لئے کوئی قانون ہے؟

(ب) اگر پٹواری دوران تحریر انتقالات نام / جائیداد میں کوئی غلط اندراج کر دیتا ہے تو اس کی درستی کے لئے کوئی مدت مقرر ہے، فرد بدر بنانے کے لئے جو افسران چھ، چھ ماہ معاملے کو لٹکا دیتے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لئے کتنی مدت انتظار کرنا ضروری ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پٹواری کی اسامی تحصیل سطح کی ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر اپنی تحصیل میں پٹواریاں کو کسی بھی حلقہ میں انتظامی طور پر تعینات، تبدیل کرنے میں بااختیار ہے پٹواری کی ایک حلقہ میں تعیناتی کا عرصہ دیگر سرکاری ملازمین کی طرح تین سال ہی ہے قانون کے مطابق ایک پٹواری کی ایک حلقہ میں دوبارہ تعیناتی پر کوئی پابندی نہ ہے۔ عرصہ دراز سے نئی تعیناتیاں نہ ہونے کی وجہ سے اضافی چارج دینے میں کوئی امر مانع نہ ہے تاکہ کار سرکار متاثر نہ ہونے پائے۔

(ب) اگر انتقالات میں نام یا حصص کی کمی بیشی ہو تو ریونیو افسر خود بذریعہ فٹ نوٹ درستی کرنے کا مجاز ہے۔ اگر معاملہ پیچیدہ ہے تو اس کے لئے فرد بدر کا فیصلہ بھی تین ماہ کے اندر اندر کرنا ضروری ہے۔ تاخیر کی صورت میں ریونیو افسر مجاز کی وجہ تاخیر کی تفصیل / جواز کلکٹر ضلع کی خدمت میں پیش کرنا ہوتا ہے جو کہ مطابق حقائق درست لائحہ عمل تجویز کرنے میں بااختیار ہے۔

راجن پور: محکمہ مال و کالونیز کے زیر استعمال گاڑیاں اور ان کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

61: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ مال و کالونیز کی کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) مالی سال 14-2013 میں P.O.L کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) مالی سال 14-2013 میں گاڑیوں کی M&R کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع راجن پور میں کالونیز کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر راجن پور کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کالونیز کے محکمہ کے لئے کسی بھی افسر کی اسامی منظور شدہ نہ ہے لہذا اس دفتر کے لئے کوئی بھی گاڑی مہیانہ کی گئی ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ کالونیز کے دفاتر کے لئے کوئی گاڑی مہیانہ کی گئی ہے اس لئے پٹرول کی مد میں نہ کوئی رقم مختص کی گئی اور نہ کوئی خرچہ کیا گیا۔

(ج) چونکہ محکمہ کالونیز کے دفاتر کے لئے کوئی گاڑی مہیانہ کی گئی ہے اس لئے M&R کی مد میں نہ کوئی رقم مختص کی گئی اور نہ کوئی خرچہ کیا گیا۔

موضع روشن پور ضلع سرگودھا: جامع مسجد سے ملحقہ زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

74: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع روشن پور پٹوار سرکل گوندپور تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں جامع مسجد کے نزد مربع نمبر 10 کلہ نمبر 11/6 میں شرقاً غرباً تقریباً چار پانچ کرم چوڑی شارع عام تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شارع عام آبادی دیہہ کی جگہ پر مشتمل تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ناجائز قابضین نے مذکورہ شارع عام پر قبضہ کر کے مکان تعمیر کر لئے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا شارع عام کی حد براری (demarcation) کر کے نقشہ اور ریکارڈ کے مطابق ناجائز قابضین سے واگزار کروا کر چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، سرگودھا ریکارڈ کے مطابق موقع پر ایک کرم گلی ہے جو کہ موقع پر قائم ہے چار پانچ کرم چوڑی نہ ہے۔

(ب) گلی مفاد عامہ کی ملکیت ہے آبادی دیہہ کی جگہ پر مشتمل نہ ہے۔

(ج) گلی موقع پر قائم ہے کوئی ناجائز تجاوز نہ ہوا ہے۔

(د) جملہ جزہائے کا جواب منفی میں ہے۔

شارع عام گلی موقع پر موجود ہے کوئی ناجائز تجاوز نہ ہوا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ موضع روشن پور پٹوار میں دیہہ اور شاملات سے متعلقہ تفصیلات

75: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع روشن پور پٹوار سرکل گوند پور تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں کتنی زمین آبادی دیہہ کی اور کتنی شاملات کی ہے؟

(ب) مذکورہ گاؤں میں آبادی اور شاملات کی اراضی کون کون سے مربع نمبر اور کس کس کلہ نمبر میں ہے اور ان پر کون کون قابضین ہیں، تفصیلات سے ہاؤس کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، سرگودھا کے مطابق موضع روشن پور میں آبادی دیہہ کی کل اراضی 20 کنال 10 مرلے اور شاملات دیہہ مفاد عامہ 68 کنال آٹھ مرلے پر مشتمل ہے۔

(ب) موضع روشن پور میں آبادی دیہہ مربع نمبر 10 کلہ نمبر 9 من -10 من - 11 من - 2 من -19 من ہے اور اس پر آبادی دیہہ کے مالکان رہائش پذیر ہیں اور مفاد عامہ شاملات دیہہ مربع نمبر 5 کلہ نمبر 2/10 رقبہ بقدر 2 کنال پر غلام حسین ولد تاجہ قوم لک و مربع نمبر 11 کلہ نمبر 1/5 رقبہ بقدر 3 کنال 3 مرلے و مربع نمبر 14 کلہ نمبر 1 رقبہ بقدر 6 کنال احمد ولد خانو قوم ٹاڑی مالکان قابض ہیں رقبہ بقدر 19 کنال 15 مرلے پر راستہ اور گلیاں ہیں اور رقبہ بقدر 37 کنال 10 مرلے پر قبرستان ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہر حال آپ کے محکمہ کی انتہائی poor performance ہے آئندہ اس قسم کا مذاق اس ایوان میں نہیں چلے گا پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ آپ بھی نوٹ کر لیں اور آپ کا محکمہ بھی نوٹ کر لے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسا کہ آپ بہت جانتے ہیں کہ یہ معزز ایوان جو ہے یہ legislative council کا successor ہے تو جب وہ Legislative Council بنی تھی تو اس کا قیام سیکرٹریٹ میں ہوا تھا اور وہاں اُس کے اجلاس ہوتے تھے جہاں تمام Secretaries موجود ہوتے تھے۔ آج میں آپ کی توجہ یہ چاہتا ہوں کہ عرصہ چار سال پہلے پچھلی اسمبلی میں جب میں نے یہ معاملہ اُٹھایا تو محترم رانا ثناء اللہ خان نے یہ بات on the floor of the House کہی کہ یہ بات درست ہے کہ اجلاس کے دوران اگر فرض کریں تیس محکمے ہیں تو پانچ Secretaries ضرور ہوں گے جو ممبران کے حلقے کے معاملات کو دیکھا کریں گے لیکن اس پر ایک دن بھی عمل نہیں ہوا۔ نتیجہ یہ ہے کہ جو ہمارے ممبران ہیں وہ جب ہم یہاں لاہور میں صبح اُٹھتے ہیں تو ووٹر سپورٹر لوگ آئے ہوئے ہوتے ہیں اب اُن کو انکار نہیں کیا جا سکتا اُن کے کاموں کے لئے سیکرٹریٹ یا جہاں جہاں بھی کوئی سیکرٹری صاحب ہیں جانا پڑتا ہے۔ جب ہم وہاں جاتے ہیں تو 90 فیصد Secretaries مختلف meetings میں گئے ہوئے ہوتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے کام نہیں ہوتے اور ہم ایوان سے بھی لیٹ ہو جاتے ہیں تو میری آپ سے استدعا ہے کہ جو بات اُس وقت کہی گئی تھی اگر فرض کریں آپ جس طرح شیڈول دیتے ہیں، معاف کیجئے گا شیڈول تو اب آتا ہی نہیں ہے کسی کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ کل کس کے سوال ہیں لیکن اگر کم از کم پانچ Secretaries کو پابند کر دیا جائے اور ایوان کو بتا دیا جائے کہ آج ایجوکیشن، ہیلتھ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میری گزارش ہے کہ میں کسی قانون کے تحت اُن کو پابند نہیں کر سکتا یہ آپ کی اور جو ہمارے سابق لاء منسٹر صاحب ہیں اُن کے درمیان ایک بات ہوئی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں یہ ایوان میں بات ہوئی ہے بات یہ ہے کہ ہمارے جو معزز ممبران ہیں وہ سیکرٹریٹ میں ایسے پھر رہے ہوتے ہیں جیسے کوئی چندہ مانگنے والے آئے ہوئے ہیں اور پیچھے کوئی پانچ آدمی آگر پھر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، شیخ صاحب! بات یہ ہے کہ لاء منسٹر صاحب آجاتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں کہ آپ ان لوگوں کو یہاں بلوا کر بٹھائیں آپ تیس میں سے پانچ Secretaries کو بٹھائیں۔ آپ کے حلقے کے کام تو شاید ہو جاتے ہیں ہمارے جو معاملات ہیں ہمیں Secretaries اگر یہاں پر مل لیں، آپ اس ایوان کے Custodian ہیں اس ایوان کی عزت ہو گی تو سارے معاملات درست ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب ! میں آپ کی بات سے بالکل متفق ہوں لیکن بات یہ ہے کہ ایوان اُن کو پابند نہیں کر سکتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایوان پابند نہیں کر سکتا کیوں نہیں کر سکتا؟ آپ کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! دیکھیں بات یہ ہے آپ میری بات سنیں لاء منسٹر نے پچھلی دفعہ آپ کے ساتھ commitment کی تھی، لاء منسٹر ابھی آ جاتے ہیں۔ آپ، میں اور لاء منسٹر میرے چیمبر میں بیٹھ کر اس پر بات کر لیتے ہیں اور اس کا کوئی حل نکال لیتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے شیخ علاؤالدین صاحب بات کر رہے تھے۔ میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کیونکہ تمام دوستوں کا سیکرٹریٹ کے حوالے سے یہ بڑا تلخ تجربہ چل رہا ہے اور Secretaries کے وہاں پر نہ بیٹھنے کے حوالے سے اگر آپ یہ شفقت فرما دیں ایوان اس پر consensus کر لے ہمارے اپوزیشن کے ساتھی بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری اس میں تجویز یہ ہے اگر ہم ایوان کا ٹائم مثال کے طور پر 10:00 بجے کا ٹائم ہے تو 11:00 بجے سے پہلے ایوان شروع نہیں ہوتا اگر ہم ایوان کا ٹائم 1:00 یا 2:00 بجے کر دیں اور شام تک چلے اور صبح کو جو ہمیں 1:00 بجے تک کا ٹائم ملے وہ اگر کوئی دوست سیکرٹریٹ جانا چاہتا ہے وہ وہاں پر جا کر پھر اس دوران آپ اس بات کو ensure کروائیں۔ چیئر اس بات کو ensure کروائے کہ جب اجلاس شروع ہو گا تو اس سے پہلے صبح آٹھ بجے سے لے کر ایک بجے تک تمام Secretaries صاحبان اپنے offices میں ہوں گے ان کی جو routine کی meetings ہیں وہ تو انہوں نے کرنی ہی ہیں اگر ہم اس طرح اپنی timing کو set کر لیں کہ صبح کے ٹائم ہمیں اپنے حلقوں کے کام کروانے کا موقع مل جائے اس پر ایوان کا consensus لے لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میرے چیمبر میں آئیں، اس پر بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 897/14 محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! پہلے سندھو صاحب کی بات سن لیتے ہیں۔ جی، سندھو صاحب! محترمہ آپ تشریف رکھیں میں آپ کی بات بھی سنتا ہوں۔

CH. TAHIR AHMED SINDHU (Advocate): Mr Speaker! Thanks, your honour. Thank you very much. I am grateful.

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرے محترم بھائی شیخ علاؤالدین بات کر رہے تھے، وہ بہت اچھی بات کر رہے تھے تو میں اس بات کو تھوڑا سا آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ جو ہمارا کام ہے وہ تو ہم کرتے نہیں ہیں سیکرٹریٹ میں بیوروکریسی کے پاس جا کے سارا دن گداگری کرتے ہیں۔ بیوروکریسی اس ایوان کو answerable ہے، ہم جو بھی enactment کرتے ہیں یہاں جو میں دیکھ رہا ہوں، پچھلے سات سال سے ہمارا کام ہے کہ لاء منسٹر کو دیکھ کر ہاتھ اوپر کر دینا اور لاء منسٹر کو دیکھ کر ہاتھ نیچے کر دینا۔ بات یہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ بدقسمتی سے ہم rule of law کو adhere نہیں کرتے اور ہم اپنا اپنا کام نہیں کر رہے اگر ہم ادھر ایمانداری سے اپنا کام کریں legislation میں interest لیں تو ہمیں کسی کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہی بات ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ جس وجہ سے [**********] اور میں نے ایک دن Secretary to CM کو بھی کہا تھا، میری بات سنیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے بھائی سے پہلے بھی یہ کہتا ہوں کہ legislation بیوروکریسی کرتی ہے، posting transfer کے پیچھے ہم ہیں کیونکہ میں نے دیکھا بطور چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی بھی اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر ہم comma بھی تبدیل کریں تو بیوروکریسی کو مسئلہ ہو جاتا ہے اور اوپر سے message بھی آجاتا ہے کہ آپ یہ نہ کریں میں آپ کو for God sake یہ کہوں گا کہ اپنے آپ کو پہچانیں اور اپنے legislation کے کام میں interest لیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ان کے بعد پھر مجھے ٹائم مل جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں اس تحریک التوائے کار کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ان کے بعد پھر مجھے ٹائم مل جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں اس کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔ تحریک التوائے کار نمبر 1113/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

بڑھتی ہوئی آبادی سے بے روزگاری اور مسائل میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ملک بھر اور خاص طور پر پنجاب میں آبادی جس رفتار سے بڑھ رہی ہے آئندہ چند برسوں میں دُگنی ہو جائے گی۔ پنجاب جو کہ پہلے ہی بڑا صوبہ ہے لہذا آئندہ بھی بڑھتے ہوئے مسائل کا سب سے زیادہ دباؤ کا پنجاب کو ہی سامنا کرنا پڑے گا۔ United Nations Population Fund (UNPF) جو کہ اقوام متحدہ کا ایک ادارہ ہے۔ آبادی کی شرح کم کرنے کے لئے مسلسل کام کر رہا ہے لیکن آج تک کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ ملی ہے کیونکہ سول سوسائٹی اور علماء کرام قطعاً ساتھ دینے کو تیار نہ ہیں اور آبادی کی رفتار بڑھتی ہی جارہی ہے۔ اگر یہی حالات مزید رہے تو ترقی تو کیا ہم سابقہ اور موجودہ معیار کو بھی برقرار نہ رکھ سکیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ 2050 تک ملک کی آبادی 35 کروڑ ہو جائے گی اور جس کا 63 فیصد حصہ 25 سال اور اس سے کم عمر نوجوان ہوں گے۔ دنیا بھر میں آبادی کی سالانہ شرح کم ہو گئی ہے۔ بہت سے

ممالک مثالی مقام رکھتے ہیں۔ جاپان کی آبادی آج بھی 12 کروڑ پر کھڑی ہے۔ محکمہ بہبود آبادی جو کچھ بھی کر رہا ہو لیکن آج بھی آبادی 3 فیصد سالانہ کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ چھوٹی عمر کی شادیاں عجیب مسائل پیدا کر رہی ہیں۔ بے روزگار نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی اندھا دھند شادیاں وسائل پر ستم ڈھا رہی ہیں اور معاشرتی طور پر ہم خوف کے مارے اس پر بات کرنے کو بھی تیار نہ ہیں لیکن یہاں علماء کرام، اساتذہ کرام، NGO's، خاص طور پر بیگمات کی NGO's سے بھی سوال ہے کہ کبھی انہوں نے اس طرف غور کیا یا کوئی مثبت قدم اٹھایا؟ ویسے بھی صحت کے دُگر گوں معاملات درست نہیں ہو رہے اور ہسپتال خاص طور پر بڑے شہروں کے ہسپتالوں پر دباؤ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ بہبود آبادی کے سنٹر فروغ آبادی کا کام کر رہے ہیں۔ محرک یہ سوال کرنے کا بھی حق بجانب ہے کہ کیا محکمہ بہبود آبادی کے ملازمین خود اس پر عمل کر رہے ہیں؟ اس اہم قومی مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے فوری کوشش کی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! کیا گوندل صاحب کے پاس اس کا جواب ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! کیا آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میرے پاس جواب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کی کل آبادی 1951 میں 20.541 ملین تھی جو کہ 1972 میں بڑھ کر 37.607 ہو گئی۔ 1972 میں صوبہ پنجاب کی سالانہ شرح افزائش 3.61 تھی۔ محکمہ بہبود آبادی 1965 سے کام کر رہا ہے اور شب و روز تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی رفتار کو کم کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف عمل ہے۔ یہ محکمہ بہبود آبادی پنجاب کی ہی کوششوں کا ثمر ہے کہ آج پنجاب کی آبادی کی شرح افزائش 1.79 سالانہ ہے۔ اگر محکمہ ذمہ داری کے ساتھ کام نہ کر رہا ہوتا تو پنجاب کی کل آبادی اس وقت 102.01 ملین کی بجائے 166.676 ہوتی جو کہ موجودہ تناسب کے لحاظ سے 2050 پر بڑھ کر کہیں زیادہ ہو جاتی۔ جاپان اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں بلند شرح خواندگی اور مذہبی و معاشرتی قبولیت کے باعث آبادی کی شرح افزائش میں خاطر خواہ کمی پائی جاتی ہے جبکہ پاکستان بالخصوص پنجاب میں محکمہ بہبود آبادی ان دونوں امور کی عدم موجودگی میں آبادی کی شرح افزائش کی روک تھام میں سرگرم عمل ہے۔ جہاں تک کم عمری کی

شادیوں کا تعلق ہے تو یہ معاملہ موجودہ عمل پذیر Child Marriage Restriction Act 1962 میں ترمیم اور اسلامی نظریاتی کونسل کی مشاورت کے ذریعے حل کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ بہبود آبادی ایک ریفرنس بوساطت وزیر بہبود آبادی متعلقہ اتھارٹی کو بھجوایا جا چکا ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ محکمے کا پیغام بلاتفریق ہر خاص و عام بشمول ملازمین محکمہ بہبود کے لئے ہے اور انسان اپنی ضرورت اور وسائل کے مطابق اس کی افادیت کو سمجھتا ہے اور محکمہ کی سہولیات سے استفادہ کرتا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے حکومتی اور مذہبی سطح پر کوششوں میں اضافہ کیا بھی گیا ہے اور انشاءاللہ آئندہ بھی کیا جائے گا تاکہ صوبے میں موجودہ وسائل کو بہتر طریقے سے عوام کی بہبود کے لئے بروئے کار لایا جا سکے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب آ گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر ان کا جواب درست ہے تو پھر آپ مجھے ان سے صرف یہ پوچھ دیں کہ یہ جو سکولوں میں، یہ کل خود ہی کہہ رہے تھے کہ سکولوں میں بچوں کی تعداد تین گنا ہو گئی ہے اور چار گنا ہو گئی ہے۔ کیا وہ بچے اوپر سے اتر رہے ہیں؟ اگر یہ شرح افزائش 1.1 پر لے گئے ہیں تو وہ بچے اوپر سے تو نہیں اتر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ enrollment کا ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ جواب بالکل غلط ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! نہیں، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے۔

شیخ علاؤالدین: ان کا جواب غلط ہے۔ ان کو توجہ دینی چاہئے۔ آبادی بڑھ رہی ہے جس دن مردم شماری ہو گی تو اس دن پتا لگے گا کہ پنجاب کا حال کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے اس کا نمبر 1124/14 ہے۔ جی، محترمہ!

سزائے موت کے قیدیوں کی پھانسی پر پابندی کی وجہ سے جیلوں کے مسائل میں اضافہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 12- نومبر 2014 کی خبر کے مطابق حکومت کی طرف سے پھانسی پر پابندی کے نتیجے میں پنجاب کی 32 جیلوں میں 44 خواتین سمیت 5815 سزائے موت کے قیدیوں کی موجودگی کے باعث سرکاری خزانے کو سالانہ 16 کروڑ روپے کے خسارے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جیل قوانین کے مطابق سزائے موت کے فی قیدی کے لئے یومیہ تقریباً 80 روپے مختص ہیں۔ اس طرح 5815 قیدیوں کا ایک دن کا خرچہ چار لاکھ 62 ہزار 2 سو 28 روپے بنتا ہے۔ ماہانہ ایک کروڑ 39 لاکھ اور سالانہ 16 کروڑ 90 لاکھ روپے خرچ بنتا ہے جو سرکاری خزانے سے ادا کیا جاتا ہے۔ تقریباً چار سال سے سزائے موت پر پابندی کے بعد 67 کروڑ 93 لاکھ روپے جیل انتظامیہ ان قیدیوں پر خرچ کر چکی ہے جس کی وجہ سے پھانسی پر پابندی سے سرکاری خزانے کو سالانہ 16 کروڑ روپے کا خسارہ ہو رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار آج ہی پڑھی گئی ہے اس کا جواب ابھی آنا ہے اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1128/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور بورڈ کی جانب سے خریدے گئے کاغذ میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "نئی بات" مورخہ 6۔نومبر 2014 کی خبر کے مطابق بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں کاغذ کی خریداری میں 5 کروڑ روپے کی خُورد برد کا انکشاف ہوا ہے۔ کاغذ کی خریداری آئندہ تعلیمی سال کے امتحانات کی جوابی کاپیوں کی تیاری کے لئے کی جانی تھی جس کے آرڈر اپنی من پسند کمپنی کو دے دیئے گئے۔ ذرائع کے مطابق لاہور بورڈ انتظامیہ کی طرف سے 27۔ستمبر 2014 کو 440 ٹن کاغذ خریدنے کے لئے ٹینڈر میں صرف دو کمپنیوں نے حصہ لیا۔ ٹینڈر کی بولی کے وقت بورڈ انتظامیہ کی طرف سے کاغذ کے جس معیار کے نمونے دکھائے گئے اس پر ایک کمپنی پورا اتری جبکہ دوسری نے کسی بھی قسم کے مطلوبہ نمونے فراہم نہ کئے۔ ذرائع نے بتایا کہ بورڈ انتظامیہ نے پیپرا رولز 2009 کے سیکشن 29 کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے بولی کے لئے مقرر کردہ معیار پر پورا نہ اترنے والی من پسند کمپنی کو پانچ کروڑ روپے کی غیر قانونی خریداری کا آرڈر دے دیا۔ ذرائع کے مطابق بولی میں حصہ لینے والی دونوں کمپنیوں میں سے معیار پر پورا اترنے والی کمپنی کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا اور دوسری کمپنی کو آرڈر جاری کر دیا۔ ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ لاہور تعلیمی بورڈ نے جس کمپنی کو کاغذ کی خریداری کا ٹھیکہ دیا تھا اس کمپنی نے مارکیٹ سے -/22 روپے فی کلوگرام مہنگا ریٹ دیتے ہوئے -/110 روپے فی کلوگرام کا ریٹ دیا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ امتحانات کی مد میں خریدی جانے والی جوابی کاپیوں کے لئے لاہور بورڈ نے آئندہ تعلیمی سال کے لئے ایک کروڑ کا 400 ٹن مہنگا کاغذ خریدتے ہوئے 4 کروڑ 50 لاکھ روپے کا ٹھیکہ من پسند کمپنی کو دے دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق جس کمپنی کو کاغذ کی خریداری کے احکامات جاری کئے گئے وہ بورڈ انتظامیہ کے ایک قریبی رشتہ دار کی ہے اور مبینہ طور پر خریداری کے بدلے کی جانے والی ادائیگی میں بندر بانٹ کی جائے گی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! اس کا جواب آ چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار آج ہی پڑھی گئی ہے اس کا جواب ابھی آنا ہے اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے سیکرٹریٹ کا ایک procedure ہوتا ہے جس کے تحت تحریک التوائے کار کی منظوری ہوتی ہے اس کے بعد پھر یہ متعلقہ

محکمہ کو جواب کے حصول کے لئے چلی جاتی ہے۔ جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ آج پڑھی گئی ہے لہذا اس تحریک کو pending کر دیں۔ان کی یہ دلیل کوئی اس حوالے سے بنتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ 19۔نومبر کو ان کے پاس گئی ہے، next week میں اس کا جواب دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: دیکھیں! مہینہ ہو گیا ہے یہ دلیل نہیں بنتی۔ میں نے ایوان کی اتنی کسمپرسی پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ میں دو دفعہ پہلے بھی ممبر رہا ہوں، جوابات آیا کرتے تھے اور منسٹر صاحب موجود ہوتے تھے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1129/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1130/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

ایل ٹی سی کے سپیشل سکواڈ اوور چارجنگ کو روکنے میں ناکام

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 14۔نومبر 2014 کی خبر کے مطابق محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب اور لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی طرف سے کرایوں میں کمی کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کے باوجود پبلک ٹرانسپورٹ میں زائد کرائے وصول کئے جا رہے ہیں۔ لاہور میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ میں کرائے نامے ہی آویزاں نہیں کئے گئے جس کی وجہ سے نجی ٹرانسپورٹرز من مرضی کے کرائے وصول کر رہے ہیں جبکہ ایل ٹی سی کے سپیشل سکواڈ بھی اس اوور چارجنگ کو روکنے میں بری طرح ناکام ہیں۔ روزنامہ "نئی بات" کے سروے کے مطابق نجی ٹرانسپورٹرز کی جانب سے انٹر سٹی ٹرانسپورٹ میں سٹاپ سے سٹاپ کرایہ -/17 روپے سے -/20 روپے تک وصول کیا جا رہا ہے جبکہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق سٹاپ سے سٹاپ کرایہ -/15 روپے ہے۔ متعلقہ اداروں کی غفلت کے باعث شہری پبلک ٹرانسپورٹ میں زائد کرایہ دینے پر مجبور ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ عوام الناس کو لاہور شہر اور گردونواح میں سستی، معیاری محفوظ اور آرام دہ پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے جس کے لئے عملی طور پر اقدامات کئے گئے ہیں اور پبلک ٹرانسپورٹ میں مزید بہتری لانے کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔ مورخہ یکم دسمبر 2014 کو حکومت کی جانب سے ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں کمی کے اعلان کے ساتھ ہی لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے شہر بھر میں ڈیزل اور پٹرول پر چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جس کے مطابق سٹاپ سے سٹاپ کا کم سے کم کرایہ 13 روپے کر دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ نوٹیفکیشن جاری ہونے کے ساتھ ہی ڈیزل اور پٹرول پر چلنے والی تمام ٹرانسپورٹ کے روٹس پر نئے کرائے نامے جاری کر دیئے گئے ہیں جس پر فی الفور اطلاق کروانے کے لئے لاہور ٹرانسپورٹ کے enforcement wing کی جانب سے special escort تشکیل دیئے گئے ہیں جنہوں نے فوری طور پر متعلقہ تمام روٹس پر چیکنگ شروع کر دی ہے تاکہ زائد کرایہ وصول کرنے والی گاڑیوں کے مالکان / عملہ کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔ اس کے علاوہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے شکایتی مرکز پر زائد کرایہ وصول کرنے پر مسافر حضرات کی جانب سے ٹیلیفون پر درج کی گئی شکایت پر متعلقہ گاڑیوں کے مالکان اور عملہ کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہاں یہ عمل قابل ذکر ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے عوام الناس میں کرایوں میں کمی کی آگاہی مہم کا آغاز بھی کیا ہوا ہے جس میں تمام مصروف اڈوں پر بینرز آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1131/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

جھنگ میں تعمیر ہونے والی سڑک میں ناقص مٹیریل کا استعمال

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 14۔نومبر 2014 کی خبر کے مطابق ایگزیکٹو انجینئر پراونشل ہائی وے ڈویژن جھنگ کی جانب سے جھنگ میں سڑک کی تعمیر کے لئے ناقص مٹیریل کے استعمال کے باعث محکمہ

مواصلات و تعمیرات کو ایک کروڑ 32 لاکھ سے زائد کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ ذرائع کے مطابق جھنگ ڈویژن میں 10 لاکھ 94 ہزار 416 مربع فٹ سڑک کی تعمیر کے لئے ٹھیکہ دیا گیا جس میں ہدایات جاری کی گئیں کہ دو انچ موٹی کارپٹ سڑک کی تعمیر کے لئے 4.5 شرح کے حساب سے سڑک پر تارکول ڈالی جائے لیکن مبینہ طور پر ایگزیکٹو انجینئر کی ملی بھگت سے ٹھیکیدار نے مختص کردہ خصوصیات کے برعکس سڑک کی تعمیر میں ناقص مٹیریل استعمال کیا اور 4.5 شرح کے بجائے 4.1 کے حساب سے سڑک کی تعمیر کی جس کے باعث سڑک جلد ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی۔ ذرائع کے مطابق محکمہ نے اس حوالے سے روڈ ریسرچ اینڈ مٹیریل ٹیسٹنگ لیبارٹری سے واقع کی رپورٹ طلب کی اور اس میں نشاندہی کی گئی کہ سڑک کی تعمیر میں مختص کردہ شرح کے مطابق مٹیریل استعمال نہیں کیا گیا جبکہ محکمہ کی جانب سے قائم کمیٹی نے اس بے ضابطگی پر متعلقہ افسر کے مؤقف کو مسترد کر دیا اور ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کی سفارش کی جس کے بعد معاملہ پر تاحال پیشرفت نہیں ہو سکی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا، میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1136/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

گجرات کے شہر ڈنگہ میں ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن ملتوی کرنا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جذبہ" گجرات مورخہ 9-نومبر 2014 کی خبر کے مطابق ڈنگہ شہر میں ہونے والا ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن رک گیا۔ خبر کے مطابق دو ایام میں ڈنگہ شہر میں ناجائز تجاوزات کے خلاف نوٹس بھی جاری کئے گئے اور سپیکر پر پورے شہر میں اعلانات کرائے گئے کہ کل آپریشن ضرور ہو گا جبکہ عملہ بھی ناجائز تجاوزات ہٹانے کے لئے ڈنگہ آیا مگر اے سی کھاریاں افشاں رباب کا انتظار ہوتا رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ اے سی کھاریاں نے انجمن تاجران کے نمائندگان سے میٹنگ بھی کی لیکن

سہ پہر کے وقت یہ آپریشن ملتوی کر دیا گیا اور شہر میں یہ خبر زبان زد عام کر دی گئی کہ یہ آپریشن سیاسی طور پر ختم کر دیا گیا ہے اور اس وقت ڈنگہ شہر ناجائز تجاوزات کے نرغے میں تھا لیکن اس بار بھی یہ آپریشن سیاست کی نذر ہو گیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت پنجاب اس خبر پر ایکشن لیتی اور جن خفیہ ہاتھوں کی وجہ سے یہ ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن روکا گیا ہے ان کو منظر عام پر لایا جاتا لیکن ایسا نہ کر کے عوامی نمائندوں کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوامی نمائندوں بلکہ عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔ میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1138/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک چھوٹی سی بات اس کے علاوہ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، پہلے اسی پر بات کریں۔

پرائیویٹ یونیورسٹیز کے میڈیکل کالجوں میں فیسوں کی زیادتی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ دور میں تعلیم کا حصول عام آدمی کے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے۔ تعلیم کی فراہمی کو سستا اور آسان بنانا حکومت کی دستوری ذمہ داری ہے۔ پرائیویٹ یونیورسٹیز کے قائم کردہ میڈیکل کالجوں میں تعلیم کا حصول عام آدمی کی پہنچ سے دور اور مشکل کر دیا گیا ہے جس کی بنیادی وجہ ان اداروں کی فیس ہے جو لاکھوں روپے ہے۔ اس فیس کا ادا کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ پھر اس پر المیہ یہ ہے کہ یہ میڈیکل کالج داخلہ دیتے وقت 10 سے 20 لاکھ روپے تک آف دی ریکارڈ ہر داخل ہونے والے سے فنڈز وصول کرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ حکومت ان پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی ان بے محابا اور

بڑھتی ہوئی فیسوں کا جائزہ لے اور ان کو پابند کرے کہ وہ جائز اور اتنی فیس وصول کریں جتنے اخراجات آتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 1152/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

سرکاری اراضی کو لیز پر نہ دے کر قومی خزانے کو نقصان پہنچانا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 20۔ نومبر 2014 کی خبر کے مطابق پنجاب بھر میں پانچ لاکھ ایکڑ سے زائد سرکاری اراضی سرمایہ کاروں کی منتظر ہے۔ ذرائع کے مطابق پنجاب کے نو ڈویژنوں میں اس وقت ایسی لاکھوں ایکڑ سرکاری اراضی موجود ہے جو عرصہ دراز سے سرمایہ کاری کی منتظر ہے۔ پانچ لاکھ 73 ہزار 700 ایکڑ اراضی کو لیز پر دے کر اربوں روپے کی آمدن حاصل کی جا سکتی ہے۔ ذرائع کے مطابق راولپنڈی ڈویژن میں دو لاکھ 80 ہزار 246 ایکڑ، ڈی جی خان میں ایک لاکھ 43 ہزار 374 جبکہ بہاولپور ڈویژن میں 62 ہزار 285 ایکڑ سرکاری اراضی موجود ہے جسے لیز پر دیا جا سکتا ہے۔ لاہور سمیت لاہور ڈویژن میں 12 ہزار 188، سرگودھا میں 21 ہزار 572، فیصل آباد میں 38 ہزار 35، ساہیوال ڈویژن میں 3 ہزار 818 اور ملتان ڈویژن میں 7 ہزار 764 جبکہ گوجرانوالہ ڈویژن میں 4 ہزار 425 ایکڑ اراضی موجود ہے جو لیز پر دی جا سکتی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ محکمہ مال کی جانب سے عرصہ دراز سے سرمایہ کاروں کی منتظر سرکاری اراضی کو لیز پر دینے کے لئے کوئی مؤثر حکمت عملی بھی نہیں بنائی گئی جبکہ حکومت کی جانب سے

مذکورہ زمین سے آمدن حاصل کرنے کے لئے پالیسی مرتب نہیں کی جارہی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1157/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1175/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ویسے آپ بھی جنتی ہیں جو ایک ہی فقرہ سنتے رہتے ہیں، یہ ایک ہی فقرہ سن، سن کر آپ کا دل نہیں بھرتا کہ جواب موصول نہیں ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اگلے ہفتے تک جواب آ جائے گا۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دس فیصد مستحق اور غریب بچوں کو مفت تعلیم کی حکومتی شرط کو پی پی ایس ایم اے کے صدر کا یکسر مسترد کرنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آل پاکستان پرائیویٹ سکولز مینجمنٹ ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر ادیب جاودانی صاحب نے ایک پریس کانفرنس کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ نجی سکولز کسی صورت 10 فیصد مستحق غریب بچوں کو مفت تعلیم نہیں دیں گے۔ انہوں نے نہ صرف حکومتی رٹ کو للکارتے ہوئے بلاجواز و ثبوت اٹھارہ ٹیکسوں کا ان سکولز پر نفاذ کا ذکر کیا ہے۔ ان کے بقول پرائیویٹ سکولز کے بڑے اخراجات ہیں اور ان کے خیال میں ان اخراجات کے بعد سکولز مالکان کو کچھ نہیں بچ رہا۔ انہوں نے ان سکولز کی فیسوں کا ذکر نہیں فرمایا جو کہ اوسطاً 20 ہزار روپے نرسری اور K-I سے K-V تک کے بچوں سے لے رہے ہیں۔ محرک حیران ہے کہ انہوں نے بھارتی پرائیویٹ سکولوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہی سہولیات حکومت پنجاب

پرائیویٹ سکولوں کو اگر دے تو وہ بھی 10 فیصد بچوں کو فری پڑھائیں گے لیکن موصوف یہ بتانا بھول گئے کہ پورے بھارت میں کہیں پر بھی سکولوں کی اتنی فیسیں لینے کی جرأت کوئی سکول نہیں کر سکتا۔ سخت قوانین اور (Regulatory Laws) پر عمل ہوتا ہے۔ یہاں حقیقتاً والدین پر بچوں کی بے پناہ فیسیں ایک ظلم عظیم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ چندے، مینا بازار، (Home Made Food) کے چکر میں یہ پرائیویٹ ادارے بغیر کسی ٹیکس کے بغیر کسی حساب کتاب کے صرف انگریزی بولنے والے کچھ خواتین و حضرات کے بل بوتے پر اربوں روپے کا بزنس کر رہے ہیں۔ پنجاب کے بجٹ 2012 میں تمام پرائیویٹ سکولوں کو 10 فیصد غریب اور نادار بچوں کی مفت تعلیم کے اعلان کے باوجود آج تک کسی پرائیویٹ سکول نے حکومتی رٹ کو مانتے ہوئے 10 فیصد تو کیا 1 فیصد بھی بچے داخل نہ کئے ہیں جس سے ان اداروں کے مالکان کے اثر ورسوخ کا اندازہ ہونا مشکل نہ ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آج موصول ہوا ہے لیکن یہ تسلی بخش نہیں ہے انشاء اللہ اگلے ہفتے شیخ صاحب کو تسلی بخش جواب دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب اگلے ہفتے اس تحریک التوائے کار کا تسلی بخش اور تفصیل کے ساتھ جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، انشاء اللہ detail میں جواب دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا تسلی بخش کا criteria مختلف ہوگا لیکن گوندل صاحب کا criteria تسلی بخش والا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انشاء اللہ تسلی بخش جواب دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! گوندل صاحب میرے بھائی ہیں لیکن مجھے ان پر رحم آتا ہے کیونکہ اگر آپ دوسری جنگ عظیم کے حالات دیکھیں تو اس وقت ایک گاؤں میں، ایک آدمی ایسا ہوتا تھا جو سب کے بارے میں بتاتا تھا کہ تمہارا مر گیا، تمہارا جی گیا۔ یہ بھی ہر محکمے کا جواب دیتے ہیں، اس سے بنے گا کیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں تمام خواتین ممبران کی جانب سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو زبردست خراج تحسین پیش کرتی ہوں کیونکہ کل 15۔ارب روپے کی لاگت سے انسٹیٹیوٹ آف لیور ٹرانسپلانٹ اینڈ کڈنی ٹرانسپلانٹ کی منظوری دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ نرسنگ ٹریننگ انسٹیٹیوشن کی بھی منظوری دی گئی ہے، علاوہ ازیں ایک بہت بڑا ریسرچ سنٹر بھی وہاں پر establish کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس سے نہ صرف پنجاب حکومت کی دلچسپی ظاہر ہوتی ہے بلکہ یہ preference ظاہر کرتی ہے کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ بہترین طبی سہولیات فراہم کی جائیں، یہ ان کا ایک احسن قدم ہے اس کی وجہ سے اب لوگوں کو کڈنی ٹرانسپلانٹ اور لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے بیرون ملک نہیں جانا پڑے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! واقعی یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سرکاری ملازمین 60 سال کی عمر تک اپنے ملک کی خدمت کرتے ہیں جس کے بعد وہ ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں، اس کے بعد ان کو پنشن ملتی ہے جو کہ ظاہر ہے تنخواہ کے برابر نہیں ہوتی لیکن انہوں نے ان پیسوں سے پوری فیملی چلانا ہوتی ہے۔ گورنمنٹ نے ایک rule بنایا ہوا ہے کہ جب ریٹائرڈ سرکاری ملازم 75 سال کا ہو جائے تو اس کی commutation کی رقم ختم ہو جاتی ہے جس کے بعد اس کو پوری پنشن ملنا شروع ہو جاتی ہے، کیونکہ اس کی رقم میں سے پہلے ہی پچاس فیصد cut ہو چکی ہوتی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ حکومت میں جب کوئی پنشنر 75 سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی full pension بحال کر دی جاتی ہے۔ ہمارے صوبہ پنجاب میں نہ جانے کن وجوہات کی بنیاد پر پنشنرز کو اس حق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ اس مسئلے کو احسن طریقے سے حل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس مسئلے پر قرارداد لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ

بابت سال 13-2012 پر عام بحث

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 پر عام بحث ہے۔ اس پر بحث کا آغاز متعلقہ وزیر/پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بحث کا آغاز کریں۔ جن معزز ممبران نے بحث میں حصہ لیناہے وہ اپنانام مجھے یا سیکرٹری صاحب کو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! پی ایچ اے نے اپنے بنیادی کام یعنی سبز حصوں کی دیکھ بھال، آرائش کے ساتھ ساتھ۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

خواتین ممبران سے میں گزارش کروں گا کہ خاموشی اختیار کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! پی ایچ اے نے لاہور کی روایتی خوبصورتی کو زندہ رکھنے میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ادارہ ہمیشہ عوام کو معیاری اور سستی تفریح فراہم کرنے کے لئے کوشاں رہا ہے، ان کوششوں میں پارکوں کی آرائش وزیبائش سال کے مختلف حصوں میں نمائشیں اور میلے منعقد کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ صحت مند تفریح کے لئے مروجہ کھیلوں کے لئے سہولیات فراہم کرنا حکومت کی اہم ذمہ داری ہے۔ اس ضمن میں پی ایچ اے نے شہر کے مختلف مقامات پر کھیل کے میدان اور جم بنائے ہیں۔ بہار کے موسم میں پی ایچ اے عوام کے لئے جشن بہاراں منعقد کرتا ہے جس میں لاہور کے مختلف مقامات یعنی پارکوں، سڑکوں کو پھولوں اور برقی قمقموں سے سجایا جاتا ہے۔ مختلف پارکوں میں میلے، میوزک شو اور ثقافتی شو کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ شہر کے درمیان سے گزرنے والی نہر کو خاص طور پر رنگ وروشنیوں سے مزین کیا جاتا ہے۔ ادارہ کے ذرائع آمدن میں سب سے اہم out door advertisement ہے،

پی ایچ اے لاہور کے مندرجہ ذیل پانچ بڑے پارکوں کی دیکھ بھال پر بھی مامور ہے جہاں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ سیر و تفریح کرتے ہیں۔ جیلانی پارک، مینار پاکستان، باغ جناح، گلشن اقبال پارک اور نیشنل بنک پارک گلبرگ کے علاوہ پی ایچ اے لاہور مندرجہ ذیل مختلف پارکوں، گرین بیلٹس کی دیکھ بھال پر بھی مامور ہے۔

1۔ پارکس گرین بیلٹ	812
2۔ گول چکر، ٹرائی اینگلز	38
3۔ فوارے	116
4۔ نرسریز	18عدد
5۔ گرین بیلٹ	1575کلو میٹرز
6۔ کھیلوں کے میدان	11عدد

پی ایچ اے کے مختلف شعبہ جات

ادارہ کو مندرجہ ذیل حصوں میں، اس کے شعبہ جات کو تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ ہارٹیکلچر	2۔ فنانس
3۔ شعبہ ایڈمنسٹریشن	4۔ شعبہ مارکیٹنگ
5۔ شعبہ کوآرڈینیشن	6۔ شعبہ انجینئرنگ
7۔ شعبہ مینٹیننس اینڈ آپریشن	8۔ شعبہ منصوبہ بندی و ترقیات

یہ اس ادارہ کا ایک مختصر سا introduction ہے، سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ معزز ممبران سے بھی یہ گزارش ہے کہ وہ اس پر بحث کا آغاز کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہمارے پاس رپورٹ کی کاپی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے کاپی دے دی گئی تھی۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کو ابھی رپورٹ کی کاپی دے دی جائے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے ہمارے بھائی نے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ 13-2012 پیش کی ہے، ظاہر ہے انہوں نے رپورٹ کے اقتباس کو ہی من و عن یہاں

پڑھ کر سنا دیا ہے، اس حوالے سے پوری تفصیل موجود ہے محکمہ نے اس رپورٹ کے اندر اپنی مشکلات کا بھی ذکر کیا ہے۔ میں مجموعی طور پر لاہور کی پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی کارکردگی کی تحسین کرتا ہوں، الحمد للہ لاہور کے اندر یہ جو ساری خوبصورتی آئی ہے بلاشبہ اس میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا بڑا دخل ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے علاقے سے، میرے علاقے سے اور پنجاب کے باقی دور دراز علاقوں سے لوگ جب لاہور آتے ہیں تو وہ یہاں کی سڑکوں کو دیکھتے ہیں، یہاں پر پھول پھلواڑی بھی دیکھتے ہیں پھر وہ واپس جا کر اس بات کا اظہار حسرت سے کرتے ہیں کہ ہم بھی تو پنجاب کے رہنے والے ہیں۔

جناب سپیکر! پلڈیٹ (PILDAT) کا ادارہ پارلیمنٹیرین کی capacity building کے حوالے سے کام کرتا ہے۔ پلڈیٹ نے 2010 میں لاہور کے ہوٹل کے اندر پنجاب کی ترقی کے حوالے سے ایک کانفرنس رکھی تھی۔ میں اس وقت پنجاب اسمبلی کا ممبر نہیں تھا انہوں نے ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کی طرف سے ایک پورا چارٹ، رقوم، منصوبہ جات اور ایک graphical representation دی تھی کہ پورے پنجاب میں جو ڈویلپمنٹ کی رقم خرچ ہوتی ہے وہ کہاں کہاں اور کتنی خرچ ہوتی ہے۔ جب انہوں نے display کی تو بہاولپور میں ڈویلپمنٹ کا معاملہ بمشکل کوئی ایک آدھا ملی میٹر baseline سے اوپر اٹھ سکا اسی طرح راجن پور کی صورتحال تھی، اسی طرح ڈی جی خان کی صورتحال تھی، اسی طرح بہاولنگر کی صورتحال تھی۔ جنوبی پنجاب کے علاقے اس حوالے سے محروم تھے یہ بات پورا ایوان بھی جانتا ہے اور آپ بھی جانتے ہیں اگر میں مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور جنوبی پنجاب میں ڈی جی خان کے صحت افزا مقام فورٹ منرو کی بات کروں تو اس میں اخراجات کی disparity ہے، اگر مری میں سو روپیہ خرچ ہوتا ہے تو فورٹ منرو پر ایک روپیہ بھی نہیں بلکہ ایک پیسا خرچ ہوتا ہے، یہ اس حوالے سے disparity ہے۔ میں اسی طرح بہاولپور کو دیکھتا ہوں، بہاولنگر، رحیم یار خان اور خصوصاً جنوبی پنجاب کے علاقوں کو دیکھتا ہوں، اپر پنجاب کے بھی بہت سارے شہروں کے اندر مجھے بحیثیت امیر جماعت اسلامی صوبہ پنجاب جانے کا موقع ملتا رہتا ہے میں حالات کو دیکھتا ہوں۔ میں جس کانفرنس کا حوالہ دے رہا ہوں جب انہوں نے اس میں graphical representation دکھائی تو میں نے بہاولپور، راجن پور، بہاولنگر کی صورتحال آپ کی خدمت میں رکھی ہے۔ جب انہوں نے اس میں لاہور کا گراف دکھایا تو پورے صفحہ پر لائنیں لگائی ہوئی تھیں ہمارا تو بمشکل ایک آدھ ملی میٹر گراف ہی اوپر اٹھا ہے لیکن انہوں نے لاہور کے گراف کے بارے میں کہا کہ اب یہ اس صفحے پر نہیں آ رہا ہے انہوں نے

overall یہ بات کہی کہ پنجاب کے اندر جتنی بھی development کی گرانٹ یا پیسے ہوتے ہیں یا ڈویلپمنٹ بجٹ ہوتا ہے اس کا 50 فیصد سے زائد لاہور شہر پر خرچ ہو جاتا ہے اور باقی 50 فیصد پنجاب کے باقی 35 اضلاع پر خرچ ہوتا ہے یعنی اگر 100 روپیہ ڈویلپمنٹ گرانٹ موجود ہے تو 50 روپیہ لاہور پر لگتا ہے اور باقی 50 روپے ان پینتیس ضلعوں کے اندر تقسیم ہونے ہیں اسی لئے یہ باتیں ہوتی ہیں، بالکل میں بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں اور میں تحریک بحالی صوبہ بہاولپور کا سیکرٹری جنرل بھی ہوں۔ بہاولپور کی عوام اس لئے بار بار اس مطالبے کو اٹھاتی ہے کہ بہاولپور صوبے کو بحال کر دیا جائے۔ بہاولپور ماضی میں صوبے کے طور پر کام کرتا رہا ہے، کاٹن وہاں سے ہے، شوگر وہاں سے ہے، گندم بھرپور ہوتی ہے، بہاولپور national exchequer کے اندر بہت بڑا revenue contribute کرتا ہے لیکن جب اس طرح کی بات آتی ہے تو یہاں پر اس کی negation بھی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب یہ سٹیٹ تھی اور نواب صادق خان عباسی اس کے آخری حکمران تھے تو وہ کروڑوں روپیہ سعودی عرب کو بھیجا کرتے تھے چونکہ اس وقت وہاں پٹرول نہیں نکلا ہوا تھا اس لئے وہ ان کی حکومت چلانے کے لئے contribute کرتے تھے۔ جب پاکستان بنا تو پہلی تنخواہ کے لئے نواب صادق خان عباسی صاحب نے نقد چار کروڑ روپے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بھجوائے، انہوں نے لاہور کے اندر بھی بہت سارے ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز کے اندر، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، پنجاب یونیورسٹی کے اندر ڈیپارٹمنٹ اور ہال تعمیر کروا کر دیئے۔ اس حوالے سے بہاولپور بڑی rich state تھی۔ ہمیں ضم ہونے پر کوئی اعتراض نہیں، ظاہر ہے ملک بن گیا اور مرحوم صادق خان عباسی کا یہ بہت ہی اچھا فیصلہ تھا۔ ابوالکلام آزاد صاحب اور نہرو بھی ان کے پاس آئے اور انہوں نے بڑی چکنی چوپڑی باتیں کر کے کہا کہ جس طرح حیدرآباد ہمارے ساتھ side کر رہا ہے آپ بھی ہمارے ساتھ آجائیں گے تو آپ کی شاہی برقرار رہے گی، آپ ہی حکمران رہیں گے اور سب کچھ آپ کا رہے گا ہم دفاع اور خارجہ رکھیں گے لیکن انہوں نے بڑے visionary طریقے سے کہا کہ نہیں، ہماری آبادی مسلمان ہے اور میرا فرنٹ دروازہ پاکستان میں کھلتا ہے اور کوئی بھی شریف آدمی پچھلے دروازے سے اپنے گھر میں نہیں آتا اس لئے مجھے پاکستان کے ساتھ رہنا ہے۔ انہوں نے اتنا اچھا فیصلہ کیا، اگر خدانخواستہ وہ اس کے علاوہ فیصلہ کر لیتے تو اس کے نتیجے میں یہ جی ٹی روڈ اور کئی سو کلومیٹر کا ریلوے ٹریک کٹ جاتا اور اس حوالے سے بڑی مشکل صورتحال پیدا ہو جاتی۔ جس نے اتنا contribute کیا اور کرتا رہا ہے اس کے ساتھ اس حوالے سے یہ سلوک ہوتا ہے تو اس پر تکلیف ہوتی

ہے۔اسمبلی کے پچھلے tenure میں 2007 سے 2013 میں جب یہ معاملہ زیر بحث آرہا تھا،اس وقت میں اسمبلی میں نہیں تھا لیکن میں بحیثیت سیکرٹری جنرل تحریک بحالی صوبہ اپنی پوری ٹیم کے ساتھ میاں محمد شہباز شریف کے گھر پر ان سے ملا، ہم صوبہ بہاولپور کی بحالی کی قرارداد کا جو ڈرافٹ تیار کر کے لائے تھے وہ انہیں سنایا تو انہوں نے اس سے agree کیا کہ ٹھیک ہے آپ کا مقدمہ بنتا ہے۔اس سے پہلے صرف ایک ہی قرارداد جنوبی پنجاب کی آرہی تھی انہوں نے agree کیا اور ہماری یہ request بھی مانی کہ جو قرارداد design ہو رہی ہے اس میں ہمارا بندہ بھی بیٹھے تو ہم نے تابش الوری صاحب جو دو تین دفعہ یہاں ایوان میں آئے ہیں وہ seasoned آدمی ہیں انہیں فوری طور پر بھیجا کہ آپ وہاں جا کر قرارداد کی ڈرافٹنگ میں شریک ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!پی ایچ اے کی رپورٹ کے حوالے سے بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں بات کر رہا ہوں کہ اس میں یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہو کر پارلیمنٹ کے پاس چلی گئی لیکن اب میں قرارداد پیش کرتا ہوں تو وہ اس ایوان کے اندر نہیں آتی۔ میں آج ایوان میں اپنے اس مطالبے کو دہراتا ہوں کہ اس قرارداد پر عملدرآمد کرایا جائے اور بہاولپور صوبہ بحال کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!پارکس اینڈ ہارٹیکلچر کے حوالے سے بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں عرض کر رہا ہوں کہ جو لاہور کے اندر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی بنائی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طرح کی اتھارٹیز باقی شہروں بالخصوص جو deprived ہیں جن میں بہاولپور، ڈی جی خان، راجن پور، بہاولنگر، رحیم یار خان میں بھی بنائی جائیں اور فنڈز کی diversion اس طرح بھی کی جائے تاکہ وہ لوگ بھی ترقی کے اس سارے عمل کے اندر اپنے آپ کو محسوس کریں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!یہ note کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!تخت لاہور کی نظریں صرف تخت لاہور تک ہی نہیں ہیں بلکہ باقی عوام کو بھی کچھ نہ کچھ حصہ دیتے ہیں۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پی ایچ اے کی رپورٹ کے حوالے سے سب سے پہلے تو اس ڈیپارٹمنٹ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی رپورٹ میں جو چیزیں پیش کی ہیں ان پر کافی حد تک عمل بھی کیا ہے اور کئے ہوئے کام کسی نہ کسی شکل میں لاہور کی ساری سڑکوں پر تو نہیں لیکن چند سڑکوں پر نظر ضرور آتے ہیں۔ اس میں تین چار چیزیں بڑی اہم ہیں جن پر انہیں کام کرنے کی اشد ضرورت بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اور رپورٹ میں بھی بتایا گیا ہے کہ لاہور شروع سے ہی باغوں کی سرزمین کے حوالے سے مشہور رہا ہے، لاہور کے میلے ٹھیلے بھی اپنا ایک مقام رکھتے تھے، سستی اور معیاری تفریح کے حوالے سے بھی یقیناً لاہور کا ایک نام رہا ہے۔ اس حوالے سے ایک عوامی نمائندہ کی حیثیت سے ان کے کام میں مجھے ایک سب سے بڑی کمی نظر آتی ہے۔ یقیناً پی ایچ اے نے بڑے اچھے کام کئے ہیں اور کر بھی رہے ہیں لیکن شاید اس کا مرکز و محور لاہور کی وہ چند اہم سڑکیں ہیں جن پر VIP movement زیادہ ہوتی ہے۔ اصل کام لاہور کے باقی علاقوں اور سڑکوں پر ہونے والا ہے۔ بڑی اشد ضرورت ہے کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا کام ان سڑکوں پر بھی نظر آئے۔ لاہور کی سڑکوں پر ہمارے روایتی اور بڑے خوبصورت درخت لگے ہوا کرتے تھے جو کہ آج بالکل ناپید ہو چکے ہیں تو اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہاں پر پانچ پارکوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں جیلانی پارک، مینار پاکستان، باغ جناح اور گلشن اقبال پارک شامل ہیں۔ یقیناً پھولوں کی نمائش کا انعقاد کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ موسمی تقریبات کے حوالے سے بھی سرگرمیاں رکھی جاتی ہیں لیکن پچھلے کئی سالوں سے یہ ساری سرگرمیاں جیلانی پارک تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ لاہور میں پھولوں کی نمائش، صنعتی نمائش یا کوئی دوسری موسمی تقریب جیلانی پارک میں ہی منعقد ہوتی ہے۔ لاہور ایک کروڑ آبادی کا شہر ہے۔ آج سے بیس، پچیس یا تیس سال پہلے جیلانی پارک میں لوگ تفریحی سرگرمیوں کے لئے آتے تھے لیکن اب بڑھتی ہوئی آبادی کے لحاظ سے جیلانی پارک ایسی سرگرمیوں کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ لاہور کی روایتی ثقافت کو اُجاگر کرنے کی بات کی جاتی ہے تو لاہور کی ثقافت صرف پھولوں کی نمائش یا صنعتی نمائش نہیں ہے۔ لاہور کے اندر کسی زمانے میں بہت بڑے میلے اور سرکس لگا کرتے تھے لیکن پچھلی کئی دہائیوں سے وہ میلے اس شہر کے اندر نظر نہیں آتے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے لوگ اگر لاہور کی ثقافت کو اُجاگر کرنا چاہتے ہیں تو پھر لاہور کے روایتی کھیلوں کو واپس لے کر آئیں۔ اس کے ساتھ

ساتھ تمام سرگرمیوں کا مرکز صرف جیلانی پارک نہیں ہونا چاہئے بلکہ لاہور کے مختلف علاقوں، شمال و جنوب میں بھی ایسی سرگرمیاں اور تقریبات منعقد ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر! ایک مزید اہم بات یہ ہے کہ کسی زمانے میں لاہور کے اندر ہمیں بڑے بڑے درخت نظر آیا کرتے تھے لیکن لاہور کی سڑکوں کو کشادہ کرنے کے لئے یہ درخت کاٹ دیئے گئے۔ پچھلی دفعہ عدالت کے ایک فیصلہ میں یہ کہا گیا تھا کہ ان درختوں کو shift کیا جائے گا۔ یقیناً کسی نہ کسی حد تک ان بڑے درختوں کی shifting ہوئی ہے لیکن ابھی تک لاہور کے اندر درختوں کی بہت بڑی کمی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی والے اس بات کو ذہن میں رکھیں گے۔ کچھ عرصہ پہلے آغاز ہوا تھا کہ لاہور کے اندر پچاس ہزار، ایک لاکھ یا دس لاکھ پودے لگائے جائیں گے یعنی ایک مخصوص تعداد بتائی جاتی تھی کہ اس سال لاہور کے اندر اتنے نئے پودے لگائے جائیں گے۔ اس رپورٹ میں کوئی targeted achievement نہیں بتائی گئی کہ اس شہر لاہور کے اندر کتنے لاکھ نئے پودے لگائے گئے، ان میں سے کتنے پودے پروان چڑھے اور ہم نے کتنی greenery میں اضافہ کیا ہے۔ اس رپورٹ کے اندر اس بات کا کہیں ذکر نہیں ہے جو کہ انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں یہ بھی کہوں گا کہ لاہور میں بننے والی ہر سرکاری و غیر سرکاری رہائشی سکیموں کے لئے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی سے بھی NOC لینا ضروری ہونا چاہئے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ ان ہاؤسنگ سکیموں کے اندر کتنا علاقہ سر سبز چھوڑا جا رہا ہے، کتنی grounds چھوڑی جا رہی ہیں، بچوں کے کھیلنے کے لئے کتنی سہولتیں دی جا رہی ہیں اور کتنی ایسی کھلی جگہیں چھوڑی جا رہی ہیں کہ جن کو لوگ اپنی زندگی کے روزمرہ معاملات کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں جتنی efforts کا ذکر کیا ہے یقیناً وہ قابل ستائش ہیں لیکن اصل چیز یہ ہے کہ اب ان کی کارکردگی کو لاہور کی مال روڈ، شاہراہ قائداعظم سے ہٹ کر دیگر حصوں میں بھی نظر آنا چاہئے اور لاہور کے باقی علاقوں کو بھی اس کا فائدہ ہونا چاہئے۔ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی نے جو کام کئے ہیں اس میں ہمیں ایک کمی نظر آ رہی ہے کہ لاہور کے روایتی درخت جو اس خطے کی پہچان تھے وہ کم نظر آتے ہیں۔ آج کل زیادہ تر ماڈرن درخت نظر آتے ہیں۔ ان درختوں کے سائے اور نہ ہی کوئی پہچان ہے۔ اسی طرح ان درختوں پر ہمارے لوکل خطے کے پرندے بھی آ کر نہیں بیٹھتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جدت کو ضرور اپنائیں لیکن اپنی روایات سے تعلق نہیں توڑنا چاہئے۔ ہماری روایات اور اس خطے کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر کی development ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس رپورٹ کے آخر میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے بجٹ کے حوالے سے تفصیل دی گئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کام کی نوعیت کے لحاظ سے اس اتھارٹی کے بجٹ کو بڑھانا چاہئے کیونکہ کہا جارہا ہے کہ ہماری یوتھ 65 فیصد ہے اور یوتھ کی سرگرمیاں براہ راست کھیل اور گراؤنڈ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ صرف اس شہر کے نوجوان نہیں بلکہ پوری ڈویژن کے نوجوان کھیلوں کے حوالے سے لاہور کا رُخ کرتے ہیں تو اس اتھارٹی کا بجٹ لازماً بڑھایا جائے۔ پچھلی رپورٹ اور اس موجودہ زیر بحث رپورٹ میں لاہور کے صرف پانچ پارکوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب اگلی دفعہ یہ اتھارٹی اپنی رپورٹ پیش کرے تو کم از کم دس پارکس ضرور سامنے لے کر آئے تاکہ بڑھتی ہوئی آبادی کے لحاظ سے ایک بڑھتی ہوئی سہولت اور development لوگوں کو میسر آئے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اب جناب محمد وحید گل بات کریں گے۔

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کے فیصلے کے نتیجے میں لاہور کے شہریوں کو ایک صحت افزاء سہولت میسر آئی ہے۔ صبح فجر کی نماز کے بعد ہماری بہنیں اور بھائی ان پارکوں کے اندر سیر کرتے ہیں اور وہاں پر پھولوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ پر بات کرنے سے پہلے ڈاکٹر سید وسیم اختر نے ضلع بہاولپور کے حوالے سے جو بات کی ہے میں اس کی کچھ وضاحت کرنا چاہوں گا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے صاف پانی پراجیکٹ شروع کیا ہے اور اس کے لئے ابتدائی طور پر 5۔ارب روپے جاری کئے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب اس پورے منصوبے پر 12۔ارب روپے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ صاف پانی کی فراہمی کے لئے جو پہلے پانچ اضلاع منتخب کئے گئے ہیں ان میں بہاولپور ضلع بھی شامل ہے جبکہ اس منصوبے میں ضلع لاہور شامل نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کے اندر اس طرح سے بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی رپورٹ پر بات کرتا ہوں۔ یہ بڑی قابل ستائش بات ہے کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر نے بہت بہتر کام کیا ہے۔ آج نہ صرف نئے خوبصورت پارکس تعمیر ہو رہے ہیں بلکہ خواتین کے پارکس بھی بنائے جا رہے ہیں تاکہ خواتین کو بھی وہ سہولتیں میسر آ سکیں جو کہ مردوں کو حاصل ہیں۔ اس اتھارٹی نے جلو پارک میں کرکٹ گراؤنڈ کو بڑے خوبصورت طریقے سے maintain کیا ہے بلکہ وہاں پر ہاکی گراؤنڈ بنائی اور اس کے ساتھ pavilion بھی بنوایا ہے۔ میں تجویز دوں گا کہ جب ہم کوئی پارک بناتے ہیں، پودوں کو بچانے کے لئے باڑ یا تار لگاتے ہیں تو اس بات کا

ضرور خیال رکھا جائے کہ ان سے پیچھے جو محلے یا آبادیاں آتی ہیں ان کی گزر گاہ میں رکاوٹ نہ آئے۔ اگر ہم پہلے سے استعمال ہونے والی گزر گاہوں کو بند کر دیں گے تو اس سے لوگوں کو مشکلات پیش آئیں گی۔ میرے حلقے میں نہر کے اُوپر اس اتھارٹی نے بڑا کام کیا ہے لیکن وہاں پر کچھ جگہوں پر گزر گاہوں کی ضرورت ہے تو یہ فراہم کی جائیں تاکہ لوگ ان سے استفادہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! نہر کے اُوپر جشن بہاراں کا بڑا خوبصورت میلہ لگتا ہے جس کو دیکھنے کے لئے لاہور کے شہری اور پورے پنجاب کے لوگ آتے ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے نہر پر جو خوبصورت float بنائے ہوتے ہیں لوگ رُک رُک کر انہیں دیکھتے ہیں جس سے ٹریفک میں رکاوٹ پیش آتی ہے۔ اب سننے میں آیا ہے کہ نہر کے ساتھ ساتھ ہم سڑکوں کو مزید کشادہ کرنے والے ہیں تو اس میں اس بات کا خیال ضرور رکھا جائے کہ اگر ایک طرف بگھی کا راستہ بنا دیا جائے تو نہر پر جو نمائش ہوتی ہے اس سے لوگ زیادہ بہتر طور پر نہ صرف مستفید ہو سکیں گے، ایک خوبصورت اضافہ ہو گا بلکہ اس سے ٹریفک بھی رواں دواں ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہارٹیکلچر کا کام تو بڑا اعلیٰ اور خوبصورت ہے لیکن علاقے کے منتخب نمائندے نے جو تجاویز ہارٹیکلچر اتھارٹی کو دی ہوتی ہیں یا ہارٹیکلچر والے اپنی طرف سے کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو علاقے کے منتخب نمائندے کو ضرور اعتماد میں لیا جائے۔ میرے حلقے میں ہربنس پورہ کے اندر ابھی جھولے نصب کئے گئے ہیں جو بڑا اچھا کام ہے اور لوگ بہت خوش ہیں لیکن وہ جھولے ایسی جگہ پر نصب ہوئے ہیں جو عید کے موقع پر نماز کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے۔ اگر ہم سے مشورہ کر لیا جاتا تو ہم ان کو بہتر طور پر suggest کر سکتے تھے کہ یہ جھولے کہاں پر نصب ہوں۔ میں نے یہ ایک مثال دی ہے اسی طرح سے میرے دیگر منتخب بھائیوں کو بھی اس طرح کی دشواریاں پیش آتی ہوں گی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جہاں پر سڑک بنتی ہے وہ ایل ڈی اے بنائے یا کوئی اور محکمہ بنائے تو ان کو ہارٹیکلچر اتھارٹی سے این او سی ضرور لینا چاہئے۔ میں اس حوالے سے ایک مثال ضرار شہید روڈ کی دوں گا جو کچھ عرصہ پہلے تعمیر ہوئی تو ہارٹیکلچر اتھارٹی نے وہاں پر پودے لگائے تھے یا کیاریاں بنائی تھیں وہ ساری خراب ہو گئی ہیں اور اس کے بعد وہ دوبارہ اس لئے نہیں بن سکیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے notice میں ہی نہ آئی ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو رپورٹ یہاں پیش کی گئی ہے وہ بڑی خوش آئند ہے۔ میں ڈاکٹر صاحب کی بات کو second کرتا ہوں کہ ہمارے بڑے شہروں میں یہ ہارٹیکلچر اتھارٹی قائم ہونی

چاہئے لیکن جہاں پر ہمارے خوبصورت دیہات ہیں ان کا کلچر میرے خیال میں اسی طرح ہی نظر آنا چاہئے جیسا کہ ہے کیونکہ جب وہاں پر سرسوں کا ساگ اُگتا ہے تو اس کے ساتھ پھول بھی اُگتے ہیں اور ہم ان قدرتی پھولوں کو دیکھنے کے لئے ہی تو خصوصی طور پر گاؤں جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، احسن ریاض فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پی ایچ اے ایک بہت اچھی سوچ کی عکاسی کرتی ہے کیونکہ پارکس اور کھیلوں کے میدان آپ کی mental and physical health دونوں کے لئے بہت ضروری ہیں۔ اس رپورٹ کو جب میں نے دیکھا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی اور حیرانی بھی ہوئی اور تھوڑی دیر پہلے میرے ایک معزز ممبر نے بات کی تھی کہ پی ایچ اے صرف ان سڑکات پر ہی کام کر رہی ہے جہاں پر سے وزیراعلیٰ، وزراء یا اعلیٰ افسران کا گزر ہوتا ہے باقی 80 فیصد شہر کی طرف ان کی اس طرح سے attention نہیں ہے۔ اگر آپ جا کر دیکھیں گے تو وہاں پر گرین بیلٹس ویران پڑی ہوئی ہیں، وہاں کوئی plantation نہیں ہے اور گھاس تک خراب ہو چکی ہوئی ہے۔ ابھی جیسے میرے معزز colleague نے ضرار شہید روڈ کی مثال دی تو اگر یہ چیز ان کے notice میں نہیں آئی ہے تو یہ زیادہ شرمناک بات ہے کہ محکمے کو پتا ہی نہیں کہ ان کے نیچے کیا ہو رہا ہے؟ یہ رپورٹ دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ تقریباً 2۔ ارب روپے کا بجٹ لاہور شہر کی خوبصورتی اور گراؤنڈز کے لئے رکھا تھا لیکن اس رپورٹ کے اندر آگے جا کر دیکھتے ہوئے مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ میرے بھائی نے پانچ پارکوں کی تو بات کر دی جس کو میں repeat نہیں کروں گا کہ ڈیڑھ کروڑ آبادی کے شہر کے لئے صرف گیارہ کھیلوں کے میدان ہیں جن کو پی ایچ اے دیکھ رہی ہے، آپ کے خیال میں کیا یہ enough ہوں گے؟ اسی طرح آگے financial کے اندر تو مجھے بڑی مزے مزے کی چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں کہ ماشاء اللہ یہ ادارہ profit میں جا رہا ہے۔ اگر آپ overall دیکھیں گے تو 115 percent ان کی وہاں سے income آ رہی ہے لیکن اگر آپ ان کے expenses میں جا کر دیکھتے ہیں تو اتنی ہی حیران کن بات نظر آتی ہے کہ یہ لوگ اپنا پورا بجٹ استعمال نہیں کر سکے۔ اس میں اخراجات کا مجھے بڑا عجیب و غریب سا head نظر آیا جس پر میں چاہوں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تھوڑی سی وضاحت بھی کر دیں کہ ذاتی ذرائع سے ترقیاتی کاموں کا خرچہ 201 ملین spend ہوا ہے جبکہ اس کے لئے تقریباً 300 ملین کا بجٹ رکھا گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور چیز مجھے تھوڑی سی عجیب لگی جس پر میں چاہوں گا کہ اگر کبھی ہو سکے تو وضاحت فرما دیں کہ ملازمین کی تنخواہیں بھی سو فیصد pay نہیں ہوئیں اور تقریباً 91 فیصد تنخواہیں دی ہیں تو کیا

9فیصد تنخواہیں نہ دینے کی کوئی وجہ تھی؟چند سوالات اس رپورٹ میں سے اٹھتے ہیں جس میں اگر آپ دیکھیں گے تو different departments کے 30 کروڑ روپے کے developmental funds ہیں اور یہ اپنی مشکلات اور problems جو اپنی رپورٹ میں define کرتے ہیں وہ میں پڑھ کر سنانا چاہوں گا کہ مختلف منصوبہ جات کے لئے فنڈز کی عدم دستیابی، انفراسٹرکچر اور دفاتر کے لئے عمارتوں کی کمی، کام کے scope کے تناسب سے افرادی قوت کی کمی، مختلف منصوبہ جات اور روزمرہ کے کاموں کے لئے مشینری اور vehicles کی کمی اور انتظامی ٹیکنیکل اور specialized سٹاف کی کمی ہے۔ اگر ان چیزوں کو ڈیپارٹمنٹ بارہا define کر رہا ہے اور بتا رہا ہے جبکہ اس کے پاس extra resources بھی ہیں کہ ادارے نے اپنے defined budget سے زیادہ income generate کی ہے یعنی اس کا جو budgeted expenditure تھا اس سے کم انہوں نے expenditure کیا ہے it means کہ ان کے پاس فنڈز کی گنجائش ہے۔ اگر ان کے پاس فنڈز کی گنجائش ہے تو پھر ان کے پاس سٹاف کی کمی کیوں ہے، اگر ان کے پاس allocated pays ہیں جو وہ پوری بھی نہیں pay کر رہے اور 90 فیصد pay کر رہے ہیں تو why they are not hiring the new staff that they need. اگر وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں کہ ہم انہیں ادا کر سکیں تو زائد پیسا جو ضائع ہو رہا ہے وہ کیوں ہو رہا ہے اور کدھر جا رہا ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سوچ بہت اچھی ہے لیکن اگر وہاں تھوڑے مزید بہتر لوگ لگ جائیں تو اس ادارے کے ذریعے سے اور بہت کچھ کیا جا سکتا ہے اور ہم بہتر نتائج لے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ سوچ صرف لاہور تک محدود نہیں ہونی چاہئے اور پی اتچ اے کا role صرف ایک شہر تک نہیں ہونا چاہئے بلکہ اضلاع کی سطح پر بھی کام کرنا چاہئے۔ شہروں کے باہر جو لوگ رہتے ہیں کیا وہ اس ملک کے شہری نہیں ہیں، کیا ان کے حقوق نہیں ہیں کہ وہ بھی کھیلوں کے میدانوں میں جا سکیں، پارکوں میں جا سکیں اور بہتر زندگی enjoy کر سکیں؟ یہ ہمارے معاشرے کا ایک مسئلہ ہے کہ ہمیں Ladies and Gents Parks سب کچھ الگ الگ کرنا پڑتا ہے لیکن اگر کرنا پڑتا ہے تو ہمیں اس پر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ جہاں پر یہ facilities نہیں ہیں اور محدود وسائل ہیں تو ہم ان پارکوں کے اندر timing set کر دیں کہ فلاں ٹائم صرف families کے لئے مختص ہے اور اس وقت مرد حضرات نہیں جا سکتے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہماری آنے والی نسل کے لئے ضروری ہے۔ کسی زمانے میں ہمارا سپورٹس میں ایک talent ہوتا تھا لیکن ہم آہستہ آہستہ اپنا talent کھوتے جا رہے ہیں۔ یہ talent ہم اس لئے کھوتے جا رہے ہیں کیونکہ

ہمارے پاس کھیلوں کے میدان نہیں ہیں اور ہماری youth rust ہوتی جارہی ہے۔ وہ rust اس لئے ہوتی جارہی ہے کیونکہ ہماری حکومت ان کو facilitate نہیں کر رہی۔ میں چاہوں گا کہ ایوان اس کے اوپر سفارش کرے کہ ڈیڑھ کروڑ کے شہر کے لئے صرف گیارہ کھیلوں کے میدان نہیں ہونے چاہئیں لہذا kindly ان کو بڑھایا جائے۔ اگر ان کے پاس excess funds ہیں تو ان کو utilize کیا جائے اور lapse نہ کیا جائے کیونکہ یہ قوم کی امانت ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ حاجی خالد سعید صاحب!

حاجی خالد سعید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ انہوں نے پی ایچ اے بنائی۔ اس سے پہلے شہروں کے اندر بے ہنگم پودے لگے ہوتے تھے جن کی کوئی ترتیب نہیں ہوا کرتی تھی اور پی ایچ اے کے قیام سے شہروں میں پودوں اور ان کی اقسام کو احسن طریقے سے لگایا گیا ہے۔ پارکوں کو بھی ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کے بعد مختلف شہروں کے اندر پھولوں کی جو نمائشیں لگیں اور پودوں کی growth کے لئے سوسائٹیوں کا قیام عمل میں آیا یہ انہی کو خراج تحسین جاتا ہے۔ آج فیصل آباد کے اندر پی ایچ اے کا قیام عمل میں آیا، گوجرانوالہ اور دیگر شہروں کے اندر بھی اس کا قیام عمل میں آیا۔ جیسا کہ باقی دوستوں نے بھی کہا ہے کہ پی ایچ اے کے قیام عمل میں آرہے ہیں۔ میں نئے درختوں کی کٹائی سے اتفاق کرتے ہوئے یہ بات کہوں گا کہ کبھی شاہراہوں کے اوپر برگد، چیل اور چیڑ کے درخت ہوا کرتے تھے لیکن آج بڑے بڑے شہروں میں شاہراہوں کے اوپر بڑے بڑے درختوں کی کٹائی عمل میں آرہی ہے۔ فیصل آباد کے اندر بھی ہزاروں درخت ابھی پچھلے ماہ کاٹے گئے ہیں۔ یہ بات یہیں پر نہیں ٹھہرتی کسی ملک، کسی شہر، کسی شاہراہ، کسی علاقہ کا حُسن ہو، مری اور شمالی علاقہ جات ہوں یا کشمیر ہو ان کا حُسن اگر دیکھا جائے تو وہ پودوں کی بدولت ہے۔ پاکستان جب بنا تو اس وقت پاکستان کے اندر 16 فیصد سے زائد رقبہ جنگلات پر مشتمل تھا اور اگر آج دیکھا جائے تو ایک فیصد سے کچھ زیادہ بڑے درخت اور جنگلات رہ گئے ہیں۔ اگر چھانگا مانگا کو دیکھا جائے، اس کے بعد چیچہ وطنی کے جنگلات کو دیکھا جائے، اگر ہم ٹوبہ کے جنگلات کو یا فیصل آباد کے چھوٹے سے جنگل کو دیکھیں تو وہاں پر بڑے درختوں کی تعداد انتہائی کم رہ گئی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ جیسے ہم Development Authorities کے تحت پی ایچ اے شہروں کے اندر بنا رہے ہیں وہیں پر ہم اندرون شہر بھی دیکھیں اور شاہراہوں کو بھی دیکھیں۔ میں آج کہتا ہوں کہ یہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے انتہائی احسن اقدام ہے۔ جب کسی کام کی ابتداء ہوتی ہے تو وہ شروع میں چھوٹی ہوتی ہے، پہلے شعبہ باغات ایک محکمہ تھا، اس کے بعد یہ محکمہ

پی ایچ اے کی شکل اختیار کر گیا اور اب اس کی شکل بڑھتی بڑھتی ایک شہر کی شاہراہوں پر چلی جائے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ابتداء چند سالوں کے بعد تمام چھوٹے شہروں تک بھی چلی جائے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس اتھارٹی کے اثرات پورے پاکستان اور پورے پنجاب کے اندر مرتب ہوں گے۔ اس وقت اس قوم کو اس چیز کا احساس بھی ہو گا اور وہ اسے appreciate بھی کرے گی کہ آج جو قدم شروع کیا گیا ہے وہ پورے پاکستان میں بہترین نتائج لے کر آئے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ آج جمعۃ المبارک ہے لہذا وقت کا خیال کریں۔ جناب توفیق بٹ صاحب!

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو دل کی گہرائیوں سے اس بات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جو رپورٹ پیش کی ہے عام طور پر اس ایوان میں کافی ساری رپورٹیں جب پیش کی جاتی ہیں تو ان کی practical میں جو real picture ہوتی ہے وہ اس رپورٹ سے مختلف ہوتی ہے۔ انہوں نے جو تصویر لاہور کے پی ایچ اے کے حوالے سے پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی رپورٹ عملی طور پر بالکل اس قابل ہے کہ اس کو اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کو حقیقی معنوں میں تسلیم کیا جائے اور ان کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔ ہم جب لاہور کو دیکھتے ہیں تو لاہور کی سڑکیں خوبصورت سماں پیش کرتی ہیں۔ اس میں پی ایچ اے کا ایک عملی اور حقیقی کردار ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے اور آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایک بات کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانوالہ میں جو پی ایچ اے بنائی ہے اس پر میں ان کا مشکور ہوں۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو اس بات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ لاہور کے علاوہ دوسرے چھوٹے بڑے شہروں کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں کہ ان کو بھی پھولوں کا شہر بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں گوجرانوالہ پی ایچ اے کے حوالے سے ایک دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ پی ایچ اے بنے ہوئے تقریباً ایک سال ہو گیا ہے لیکن ابھی تک ان کا کوئی دفتر نہیں ہے، ان کا مستقل کوئی ڈی جی نہیں ہے اور ابھی تک گوجرانوالہ میں پی ایچ اے کے پلیٹ فارم پر صحیح معنوں میں کام نہیں ہو رہا۔ یہ بات درست ہے کہ ٹی ایم اے پچھلے سالوں سے وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق بہترین کام کر رہی تھی۔ میں اپوزیشن کے ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ صرف لاہور میں کام نظر آتا ہے تو آپ گوجرانوالہ میں آئیں اور دیکھیں کہ یہ صرف پہلوانوں کا شہر نہیں ہے بلکہ پھولوں کا شہر بھی ہے۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ آئیں

اور وزیر اعلیٰ پنجاب کا گوجرانوالہ میں عملی کام دیکھیں اور وہاں کے مسلم لیگ (ن) کے ایم پی ایز اور ایم این ایز کی عملی خدمات کا نظارہ دیکھیں جو ہم نے کیا ہے۔ میں آخر میں اس ایوان کی وساطت سے کہتا ہوں کہ گوجرانوالہ پی ایچ اے کے مسائل کو حل کیا جائے تاکہ مزید بہتر کام کیا جا سکے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں محمد رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ میری پہلی گزارش یہ ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ کب پیش ہوئی اور پڑھی بھی نہیں۔ اگر یہ ایجنڈا کل مل جاتا تو زیادہ بہتر طریقے سے بات ہو سکتی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کی رپورٹ 23-اکتوبر 2014 کو circulate کر دی گئی تھی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ممکن ہے کہ میری کسی غیر حاضری میں آ گئی ہو۔ میں نے پڑھی تو نہیں لیکن کچھ نہ کچھ تو مجھے عرض کرنا ہی ہے۔ لاہور جو باغوں کا شہر تھا اس اتھارٹی کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پانچ پارکوں کا ذکر کیا ہے۔ انہیں اس سے باہر نکل کر لاہور جو کہ باغوں کا شہر تھا اس میں شالامار باغ، حضوری باغ، چوبرجی باغ اور اسی طرح مغل شہزادوں اور شہزادیوں کے مزاروں کے ساتھ بھی قطع باغات تھے جن پر آج قبضہ گروپوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ پی ایچ اے کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور ان قبضہ گروپوں سے وہ باغ واگزار کرانے چاہئیں اور انہیں اصل شکل میں بحال کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! انسانی صحت اور تندرستی کے لئے صدیوں سے معلوم ہے اور یونانی فلاسفروں نے بھی یہ بات کہی کہ صحت مند دماغ ایک صحت مند جسم میں ہی پیدا ہو سکتا ہے جس کے لئے محنت مشقت ضروری ہے اور جو لوگ محنت مشقت نہیں کر سکتے ان کے لئے پیدل چلنا اور سیر و تفریح ہی کافی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پارکوں اور باغات میں پیدل چلنے اور سیر و تفریح کے مواقع پیدا کئے جائیں۔ پی ایچ اے کو اس طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے کہ باغات میں درختوں کا لگایا جانا نہایت اہم ہے کیونکہ درخت آب و ہوا کی آلودگی کو ختم کرتے ہیں اور انسانی صحت اور زندگی کے لئے آکسیجن بھی فراہم کرتے ہیں اس لئے زیادہ درختوں کا لگایا جانا نہایت اہم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جیسے اسلام آباد میں کچھ لوگ pollen sensitive ہوتے ہیں ان کے لئے وہ موسم گزارنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے اس لئے اس پر بھی خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ پھول ویسے تو آنکھوں کو تراوت دیتے ہیں

اور دماغ کو بھی فرحت ہوتی ہے لیکن pollen sensitive لوگ بھی ہوتے ہیں جس سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں اور وہ موسم ان کے لئے گزارنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی حدود کے حوالے سے ذکر کرنا چاہوں گا کہ اس کی حدود کو صرف لاہور تک محدود نہ رکھا جائے۔ جیسا کہ لاہور ضلع کی حدود بابا گرونانک تک پھیلا دی گئی ہیں کیا اس اتھارٹی کی حدود سارے پنجاب تک نہیں پھیلائی جا سکتیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دیگر اضلاع اور تحصیلیں بھی ہیں، سکول اور کالج بھی اس کے زیر انتظام لائے جائیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے ہی مواقع پیدا کئے جائیں گے اس سے بے روزگاری کا بھی خاتمہ ہوگا۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ اس اتھارٹی کو پنجاب اتھارٹی بنایا جائے، لاہور اتھارٹی نہ رہنے دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور میلوں ٹھیلوں کا شہر مشہور تھا کبھی شالامار باغ کے اندر میلہ چراغاں بھی ہوتا تھا اس کے باہر کی زمین تھی مجھے اپنا بچپن یاد ہے کہ کس طرح سے لوگ لڈیاں ڈالتے میلے ٹھیلے میں آتے تھے اب وہاں پر بھی قبضہ گروپ نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اس جگہ کو بھی واگزار کرایا جائے۔ شالامار باغ میں پنجاب کے موسم سے مختلف پھلدار درخت بھی لگے ہوئے ہیں اگر آپ وہاں پر جائیں تختی لگی ہوئی ہے تو آپ پڑھ لیں کہ ایسی تختی وہاں پر موجود ہے جن پر بے شمار ایسے پھلدار درخت لکھے ہوئے ہیں جو یہاں پر موسم کے مطابق بھی نہیں تھے پھر بھی وہ اگائے، لگائے اور کامیاب کروائے گئے۔ میں یہ چاہوں گا کہ پارکس میں خوش نما ever green درخت بھی لگیں، پھل اور پھول دار درختوں کا بھی ان میں اضافہ ہو جانا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ جی، علی اصغر منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! ٹائم بھی دیکھ لیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!

یہ دستور زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! نہیں، آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ابھی تو بات کرنا شروع بھی نہیں کی اور آپ نے ٹائم کی پابندی کا کہہ دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آج جمعتہ المبارک ہے اس لئے آپ کو وقت کی پابندی کا کہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ جناب کے حکم کی تعمیل کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس موقع پر سب سے پہلے پی ایچ اے کو appreciate کرتے ہوئے یہ بات کہوں گا کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ انہوں نے لاہور کو beautiful and green بنانے میں اپنا role ادا کیا لیکن بہتری کی گنجائش ہر جگہ پر موجود ہوتی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ جس طرح میاں رفیق صاحب بھی ابھی ذکر کر رہے تھے کہ سرکاری زمینیں لاہور کے طول وعرض میں قبضہ گروپوں کے ناجائز قبضہ میں ہیں ان قبضہ گروپوں سے یہ رقبہ واگزار کروایا جائے۔ لاہور کے جو remote areas ہیں مثال کے طور پر جیسے چونگی امر سدھو اور باٹا پور کا علاقہ ہے، اسی طرح میرا حلقہ شیخوپورہ میں ہے جو بالکل لاہور کے ساتھ لگتا ہے، جس طرح شاہدرہ کا علاقہ ہے اور لاہور کے ساتھ جو backward areas ہیں ان کی طرف بھی پی ایچ اے کو توجہ دینی چاہئے۔ شاید جناب کو ایران جانے کا اتفاق ہوا ہو کیونکہ میں ایران گیا ہوں تو وہاں میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے main cities کے entry points کو بڑی خوبصورتی سے سجایا ہوا ہے۔ یہ آج سے پندرہ سال پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ پی ایچ اے کی زندگی تقریباً پندرہ سال ہو چکی ہے یہ کوئی چھوٹی زندگی نہیں ہے بلکہ یہ بہت بڑی زندگی ہے اور پندرہ سال کے عرصے میں قومیں زمین سے نکل کر آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگتی ہیں لیکن ابھی تک ان کو بڑی سڑکوں، بڑی شاہراہوں اور نہروں پر جہاں پر زیادہ activity ہوتی ہے وہاں پر انہوں نے کام کیا ہے جو کہ بہت اچھی بات ہے لیکن چھوٹی سڑکوں اور چھوٹے علاقے جو ترقی میں ابھی پیچھے ہیں ان کو بھی انہیں focus کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں نے ایران میں ایک اور بات بھی دیکھی تھی کہ وہاں پر دریا ان کے شہر اسفہان کے اندر سے گزرتا ہے اگر کسی دوست کا اسفہان جانے کا اتفاق ہوا ہو تو انہوں نے دریا کو اس خوبصورتی سے سجایا ہوا ہے کہ اس کے کناروں پر پارکس بنا کر، لائٹیں اور فوارے لگا کر اس کو شہر کا سب

سے خوبصورت visiting point بنادیا ہے اور اس شہر کی خوبصورتی میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ دریائے اسفہان کے کناروں کی خوبصورتی اور اس کی construction اس طرح ہوئی ہے کہ شہر کے پانی کا level بھی ٹھیک رہتا ہے اور پانی ہر سال چار فٹ نیچے نہیں جاتا اور انہوں نے شہر کی خوبصورتی میں چار چاند لگادیئے ہیں۔ یہاں دریائے راوی کبھی لاہور کی خوبصورتی کا مظہر ہوا کرتا تھا اور ایک بہتر نقشہ پیش کیا کرتا تھا اب وہ ایک گندے نالے کی شکل بن گیا ہے۔ دو پارک صرف انہوں نے سگیاں پل پر بنائے ہیں حالانکہ لاہور کا entry point امامیہ کالونی، بیگم کوٹ، ملت ٹریکٹر، ٹھوکر نیاز بیگ اور کاہنہ تک چلا جاتا ہے۔ میری دوسری عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پی ایچ اے شہر کو خوبصورت بنانے میں، اچھا ماحول پیدا کرنے میں اور نوجوانوں کے لئے اچھی گراؤنڈ تیار کر کے محکمہ سپورٹس، کرکٹ بورڈ یا کرکٹ کی کسی کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کا دائرہ کار اس کی اتھارٹی ہے لیکن بے شک اس میں قانون سازی کرتے ہوئے پی ایچ اے کا دائرہ کار پورے پنجاب کے طول و عرض میں پھیلانا چاہئے اس میں ہمیں قانونی طور پر جو پابندی ہے یا کوئی lacuna ہے اُس کو دُور کرتے ہوئے اس پر legislation کرنی چاہئے۔ میری آپ سے یہ عرض ہے کہ اس پر آپ Ruling دیں کہ گورنمنٹ بل لے کر آئے جس کو منظور کرتے ہوئے پی ایچ اے کی حدود کو پورے پنجاب کے طول و عرض میں پھیلا دیا جائے اور تمام چھوٹے بڑے شہروں میں پی ایچ اے کام کرے تاکہ پورا پنجاب سرسبز و شاداب نظر آئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری آخری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ آپ کی تجاویز note کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی عرض ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! منڈا صاحب کی تجاویز note کریں کیونکہ بڑی مثبت تجاویز ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میری آخری گزارش یہ ہے کہ باقی بھی دوست بیٹھے ہوئے ہیں اور جمعہ کا وقت بھی ہو رہا ہے۔ ویسے آپ کی پابندی بھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! میری پابندی نہیں وقت کی پابندی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم پر ڈی جی صاحب کو لے کر بھی گیا تھا۔ میں ایک مثال دے رہا ہوں کہ ملت ٹریکٹر کا علاقہ بالکل لاہور کا entry point ہے تو پرانا شیر شاہ سوری روڈ کے اوپر غالباً کوئی تین سو کنال سے زیادہ کا رقبہ قبضہ گروپوں کے پاس ہے اور کچھ area lease پر ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملت ٹریکٹر شاہدرہ کے پاس وہ lease کیا ہو گی کیونکہ وہ صرف 1300 فی ایکڑ ہے۔ یہ کیا ہے، مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی؟ میں اپنے حلقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ بدوڈھا کہ نظام پورہ اور منڈالہ کے اندر سرکاری رقبہ پڑا ہوا ہے اس حوالے سے میں بڑے ادب سے آپ کی وساطت سے پی ایچ اے سے عرض کروں گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس زمین کو ان قبضہ گروپوں سے واگزار کروا کر وہاں پبلک کے لئے پارک بنا دیا جائے۔ لاہور اور شیخوپورہ کے لوگوں کے لئے پارک کے ساتھ ایک گراؤنڈ کا قیام ممکن بنایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! منڈا صاحب کی تجویز note کریں۔ منڈا صاحب! بہت شکریہ۔ چودھری یٰسین سوہل صاحب! ذرا وقت کا خیال رکھیں۔

چودھری یٰسین سوہل: جناب سپیکر! انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

چودھری یٰسین سوہل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں لمبی بات نہیں کروں گا میں صرف یہی کہوں گا کہ خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے لاہور کے حسن کو سنوارنے کے لئے جتنا کام کیا ہے اس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی اور یقین کریں جب سے میں ایم پی اے بنا ہوں جتنے بھی ڈی جی آئے ہیں انہوں نے دن رات بہت کام کیا ہے اسی وجہ سے آج آپ کو لاہور کے اندر ایک خوبصورتی نظر آتی

ہے۔ میرے کچھ دوستوں نے قبضہ گروپوں کی بات کی ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہمارے دوستوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ منصوبہ جات کی تفصیل سات نمبر پر ہے تو میرے حلقے میں نشاط پارک کی سو کنال کی جگہ تھی حالانکہ یہ پی ایچ اے کی domain میں نہیں آتی تھی اس پر قبضہ تھا جس پر میں نے وہ قبضہ بھی چھڑوایا اور آج اگر کوئی دوست نشاط کالونی میں جا کر دیکھے تو وہ خوبصورت پارک ایک غریب آبادی میں بنا ہے۔ وہاں مریم کالونی ہے، نشاط کالونی ہے، وہاں Christian رہتے ہیں اور وہاں ہمارے غریب مسلمان بہن بھائی رہتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کے پاس گھر سے نکلنے کی کوئی جگہ نہیں تھی لیکن آج ان کے لئے ایک خوبصورت پارک بنا ہوا ہے۔ اسی طرح فاروق کالونی، چونگی امر سدھو، خواجہ رفیق شہید کالج اور حضرت رابعہ بصری ڈگری کالج سمیت جتنی بھی جگہ تھی یہ گورنمنٹ کی تھی جن پر قبضے ہوئے تھے اور یہ ساری land ہم نے خالی کروا کے وہاں خوبصورت بلڈنگ، کالج، پارکس اور سکول بنائے ہیں حالانکہ یہ ان کی domain میں نہیں آتا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا وقت دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

چودھری یٰسین سوہل: جناب سپیکر! میں خادم پنجاب اور ڈی جی پی ایچ اے کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ جس انداز سے کام کرتے رہے ہیں اسی طرح کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ لاہور بہت خوبصورت ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: سوہل صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہاں پر ماحولیاتی آلودگی کے متعلق جو reports پیش ہوئی تھیں ان کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی جن میں انہوں نے جو percentage بتائی تھی وہ بہت ہی خوفناک تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی نے محنت کی ہے جس پر ہم ان کو appreciate بھی کرتے ہیں لیکن جس طرح میرے دوسرے بھائیوں نے بھی کہا کہ بظاہر وہ سڑکیں جن پر ہمارے حکمرانوں کا گزر ہوتا ہے ان کو سجا دیا جائے یہ کافی نہیں ہے بلکہ ہمارے بے چارے غریب لوگ ایسی آبادیوں میں رہتے ہیں جہاں پر سانس لینے کی بھی جگہ نہیں ہے اور تین تین منزلہ عمارتیں بنی ہوئی ہیں تو اصل میں ہمیں وہاں پر محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کا تعلق ہیلتھ سے بہت زیادہ ہے اور اگر ہم اس کی طرف توجہ نہیں دیں گے تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہاں پر 2012 میں ایک رپورٹ اسمبلی میں پیش ہوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ کروڑوں روپے کے پودے لئے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ان کے پاس اتنی بڑی land ہے تو انہیں جو کروڑوں روپے کے پودے لینے

پڑے، کیا یہ خود سے وہ پودے نہیں اگا سکتے تھے بلکہ یہ بھی سننے میں آیا تھا کہ اس میں بہت زیادہ خسارہ بھی ہوا تھا؟ اس کے علاوہ میں ایک اہم بات یہ بتاؤں گی کہ ہماری families پارکوں میں جاتی ہیں تو انہیں تحفظ کے حوالے سے بھی کافی reservations ہیں کیونکہ جب وہاں پر families جاتی ہیں تو انہیں سکیورٹی کے مسائل بھی سامنے آتے ہیں۔ اگر اچھی families پارکوں میں سیر وتفریح کے لئے جانا بھی چاہیں تو اس وجہ سے نہیں جا سکتیں کیونکہ سکیورٹی point of view سے وہاں پر proper انتظامات نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر لوگوں کو اس طرح کے مسائل پیش آتے ہیں۔ میں خصوصاً خواتین کے حوالے سے کہوں گی کہ وہ پارکوں میں محفوظ نہ ہونے کی وجہ سے اکیلی نہیں جا سکتیں اور پارکوں کا فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔ میں مزید یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گی کہ 17,18 کلو میٹر روڈ جس کی گرین بیلٹ میٹرو بس کی وجہ سے ختم کر دی گئی ہے اور بہت سے لوگوں کی گرین بیلٹ کی سہولت ختم ہو گئی ہے۔ جیسے ہیلتھ میں ہوتا ہے کہ آپ کوئی ایسی دوائی دے رہے ہیں جس کا ایک طرف فائدہ ہو رہا ہوتا ہے تو دوسری طرف نقصان ہو رہا ہوتا ہے لہذا ہمیں ایسے منصوبے لے کر آنے چاہئیں جن سے باقی چیزوں میں ہمیں نقصان نہ ہو۔ جو گرین بیلٹ ختم کی گئی تھی تو اس حوالے سے ہمیں سوچ سمجھ کر فیصلے کرنے چاہئیں تھے۔ چونکہ نماز جمعہ کی وجہ سے وقت کم ہے تو میں آخر میں یہی کہوں گی کہ لاہور کی بڑی سڑکوں پر اور صرف لاہور میں ہی محنت کرنے کی کوشش کی گئی ہے لہذا اس کو صرف لاہور تک محدود نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے پورے پنجاب میں پھیلانا چاہئے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! آج کی اس بحث میں دس معزز ممبران نے حصہ لیا جن میں سے نو ممبران نے پی ایچ اے کو appreciate کیا اور میں بھی ڈی جی، پی ایچ اے اور سیکرٹری صاحب کو appreciate کرتا ہوں۔ دسویں اور سینئر ممبر سے ہمیں گلہ بھی ہے جبکہ ان کی suggestions پر میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس اب آپ wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ابھی ڈاکٹر وسیم اختر صاحب نے کہا کہ پی ایچ اے ہر شہر میں ہو تو پی ایچ اے ہر ڈویژن ہیڈکوارٹر پر موجود ہے اور وہاں ان کا اپنا بجٹ ہے۔ باقی کم ترقی یافتہ علاقوں یعنی تاج پورہ سکیم، گجرپورہ،

چائنا سکیم، شاہدرہ، ٹاؤن شپ اور گرین ٹاؤن وغیرہ میں نئے پارک اور گرین بیلٹس بنائی گئی ہیں۔ لاہور کی ثقافت جشن بہاراں کے دوران بھرپور طور پر اجاگر کی جاتی ہے جس کے لئے جیلانی پارک کا انتخاب location کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس دفعہ گل داؤدی کی نمائش باغ جناح میں لگائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے روایتی درخت بھی ہیں جبکہ نئے درخت جو لگ رہے ہیں ان میں پھل دار اور پھول دار درخت شامل ہیں۔ احسن ریاض فتیانہ صاحب نے بات کی تھی تو ذاتی ذرائع سے مراد وہ income ہے جو پی ایچ اے آؤٹ ڈور advertisement سے حاصل کرتا ہے۔ جو بجٹ خرچ نہیں کیا گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ سیٹیں خالی تھیں اور کچھ سٹاف ریٹائر ہو گیا تھا۔ جو تجاویز آئی ہیں وہ ہم نے note کی ہیں کیونکہ یہاں پر ہمارے سیکرٹری صاحب اور ڈی جی، پی ایچ اے بھی بیٹھے ہوئے ہیں لہذا میں بھی ڈی جی، پی ایچ اے اور سیکرٹری صاحب کو appreciate کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے یہاں پر ڈی جی کا لفظ استعمال کیا ہے تو یہ ان سب کی ذمہ داری ہے جو ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ آپ یہاں پر گورنمنٹ کا لفظ استعمال کریں کہ گورنمنٹ کی اس میں کاوشیں ہیں لہذا آپ اس کی تصحیح کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ کہہ دیں کہ اس میں گورنمنٹ کی کارکردگی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! چونکہ ڈی جی بھی گورنمنٹ کے ہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، وہ civil servant ہیں۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 15-دسمبر 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

منگل،16۔دسمبر2014

(یوم الثلاثہ،23۔صفر المظفر1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 7

513

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ نئی سرکاری اور پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو NOC دیتے ہوئے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

2۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی: اس ایوان کی رائے ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے مراسلہ نمبر 1(12)/2013 آرسی آئی آئی/70 مورخہ 29اگست 2013 میں اسلامی اقدار وارکان کے لئے استعمال کئے جانے والے بعض انگریزی الفاظ کی اصلاح کے حوالے سے ہدایت پر فوری عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

3۔ شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ استعمال شدہ مضر صحت کوکنگ آئل بظاہر صابن سازی کی آڑ میں درآمد کیا جاتا ہے لیکن درحقیقت اسے ہوٹلوں، سموسوں، دہی بھلوں، کبابوں اور تلی ہوئی مچھلی وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس استعمال شدہ مضر صحت کوکنگ آئل کی درآمد کو فوری طور پر بند کیا جائے۔

4۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: یہ ایوان صوبہ پنجاب میں دھان کی تیزی سے گرتی ہوئی قیمتوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق اس وقت مارکیٹ میں فی من دھان -/1200 روپے فی من خریدی جارہی ہے جبکہ پچھلے سال دھان -/2500 روپے فی من فروخت ہورہی تھی۔ اس صورتحال سے کسان اور زمیندار شدید بحرانی کیفیت میں مبتلا ہو گئے ہیں کیونکہ اس قیمت میں ان کے کھاد، زرعی ادویات اور دوسرے دیگر اخراجات بھی پورے نہیں ہو سکتے لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دھان کی قیمتیں سابقہ سال کی سطح یعنی -/2500 روپے فی من یقینی بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

514

5۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں اوپن میرٹ کی وجہ سے 70 فیصد خواتین میڈیکل کالجز میں داخلہ لیتی ہیں مگر صرف 30 فیصد ہی پریکٹس کرتی ہیں جس سے ڈاکٹرز کا شارٹ فال بڑھتا جا رہا ہے لہذا اس شارٹ فال کو پورا کرنے کے لئے میڈیکل کالجز میں داخلہ کے وقت طلباء و طالبات سے Affidavit بھروایا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں کم از کم پانچ سال کام کرنے کے پابند ہوں گے۔

515

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

منگل، 16-دسمبر 2014

(یوم الثلاثہ، 23-صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ
بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ
الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ
رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾

سورۃ البَقَرَۃ آیات 153 تا 157

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (153) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے (154) اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو (155) ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (156) یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں (157)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبولﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمد نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
اللہ سے بھی ملاتا ہے محمد نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہ مدینہ کی
مری بگڑی بناتا ہے محمد نام ایسا ہے

قرارداد

سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے طلباء اور اساتذہ کے لئے رنج وغم کا اظہار

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پشاور میں جو آج ایک سانحہ پیش آیا ہے، یہ ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔ اس سلسلے میں حکومت اور اپوزیشن کی طرف سے مجھے ایک متفقہ قرارداد پیش کی گئی ہے، جو ایوان میں پیش کی جارہی ہے۔ یہ قرارداد پنجاب میں بسنے والے دس کروڑ پاکستانیوں کے دلی جذبات کی عکاس ہے۔ میں یہ قرارداد پڑھ دیتا ہوں اور اسے متفقہ طور پر منظور سمجھا جائے گا۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سانحہ پشاور پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور اس سانحے میں شہید ہونے والے معصوم طلباء کے والدین، اساتذہ اور دیگر افراد کے لواحقین اور دوسرے متعلقین کو یقین دلاتا ہے کہ ہم رنج والم کی اس گھڑی میں ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ آج پنجاب میں بسنے والے ہر فرد کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے اور ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سمجھتا ہے کہ یہ المناک واقعہ پاکستان میں دہشت گردی کے بدترین واقعات میں سے ایک ہے اور اس سفاکانہ واردات میں ملوث دہشت گرد اور ان کے سرپرست اس قابل ہیں کہ انہیں رہتی دنیا تک کے لئے عبرت کا نشان بنا دیا جائے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان تمام مکاتب فکر، علماء اور سیاسی راہنماؤں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قومی یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے تمام اختلافات بھلا کر یک جان ہو کر حکومت اور افواج پاکستان کی جانب سے دہشت گردی کے خلاف جاری فیصلہ کن آپریشن ضرب عضب کا بھرپور ساتھ دیں تاکہ وطن عزیز ان ملک دشمن عناصر سے پاک ہو سکے نیز یہ ایوان آپریشن ضرب عضب میں شہید ہو جانے والے افواج پاکستان کے تمام شہداء کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور افواج پاکستان اللہ تعالیٰ اور قوم کی حمایت اور تائید سے بہت جلد ان دہشت گردوں کا خاتمہ کریں۔ آمین"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

نوٹ: (بوجہ سانحہ پشاور وقفہ سوالات نہ ہو سکا اس لئے سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے۔)

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

اٹھارہویں ترمیم کے بعد تلور کے شکار کا اختیار و دیگر تفصیلات

*3089: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد houbara bustard(تلور) کے شکار کا لائسنس دینے کا اختیار صوبائی حکومتوں کو مل چکا ہے، اگر ہاں تو کن کن لوگوں کو سال 2012-13اور سال2013-14 کے لئے houbara bustardکا شکار کرنے کے لئے لائسنس دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد وفاقی حکومت houbara bustard کے شکار کے لائسنس دینے کی مجاز نہ ہے وفاق کے جاری شدہ لائسنس کی آئینی اور قانونی حیثیت کیا ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بغیر لائسنس شکار پر کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی اور ان کو کیا کیا سزا ہوئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد جنگلی حیات کے تمام امور صوبائی دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔ تاہم وزارت خارجہ حکومت پاکستان برادر اسلامی ملکوں کے سربراہان کو تلور کے شکار کے لئے ایریا مختص کر کے دعوت نامے جاری کرتی ہے۔

(ب) وفاقی حکومت نے بذریعہ وزارت خارجہ، برادر اسلامی ممالک کے سربراہان کو عمومی طور پر تلور کے شکار کے لئے علاقہ جات الاٹ کرتی ہے۔ لائسنس جاری نہیں کرتی۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بغیر لائسنس شکار کرنے والے لوگوں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	چالان در سال	عدالتی فیصلہ	رقم جرمانہ	محکمانہ فیصلہ	رقم معاوضہ
2009	4010	2539	-/3,87,345روپے	648	-/37,19,000روپے
2010	4131	3060	-/54,55,800روپے	1121	-/49,29,700روپے
2011	3129	3017	-/44,20,900روپے	1026	-/53,21,653روپے
2012	3485	2326	-/31,94,200روپے	1332	-/57,01,400روپے
2013	4604	1960	-/31,70,997روپے	1519	-/83,59,242روپے
ٹوٹل	18359	12902	-/201,15,347روپے	5682	-/2,80,30,995روپے

صوبہ میں ریشم کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات ودیگر تفصیلات

*2472: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے صوبہ میں ریشم کے کیڑے پالنے کی بڑے پیمانے پر صنعت کے قیام اور اس کے ذریعہ عام افراد کو روزگار مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ کے زیر تحویل جنگلات میں چھانگا مانگا کے علاوہ کسی اور جگہ پر ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے درخت لگائے گئے ہیں اور کیا ان درختوں کے پتوں کے پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا محکمہ نے صوبہ میں مختلف مقامات پر ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے لئے درختوں کے جنگل لگانے کا کوئی منصوبہ ترتیب دیا ہے اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) 12-2011 میں پنجاب میں کتنا ریشم پیدا کیا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) حکومت نے صوبہ میں ریشم کے کیڑے پالنے کے لئے تقریباً 394 ایکڑ سرکاری رقبہ پر (شعبہ توسیع ونگ) کے تحت پلانٹیشن / جنگلات لگا رکھے ہیں۔ جہاں سے کسان توت کے پتوں سے کیڑوں کی خوراک حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح عام آدمی کو ریشم سازی کی صنعت کی بدولت بڑے پیمانے پر روزگار حاصل ہوتا ہے۔

(ب) جی ہاں! چھانگا مانگا کے علاوہ دوسرے سرکاری رقبہ جات چیچہ وطنی، پیرووال، بھاگٹ میں بھی ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے لئے درخت لگائے گئے ہیں اور ان درختوں کے پتوں کے پرمٹ بھی جاری کئے جاتے ہیں۔

(ج) شعبہ سیریکلچر (توسیع ونگ) نے تین سال پہلے "ریشم سازی کے ترقیاتی منصوبے" کے تحت 300 ایکڑ رقبہ لگایا اور اسی طرح 50 ایکڑ (ریسرچ ونگ) کے تحت بھی لگایا گیا ہے جبکہ کوئی نیا منصوبہ ابھی زیر غور نہ ہے۔

(د) 12-2011 صوبہ پنجاب میں 3000 کلو گرام (ایک سال) میں ریشم پیدا کیا گیا ہے۔

ضلع لاہور: محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3269: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ واقع ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگلات کس کس جگہ ہے؟

(ج) اس ضلع میں یکم جنوری 2012 سے آج تک کتنی لکڑی فروخت کی گئی اور کتنی آمدن ہوئی؟

(د) اس ضلع میں مذکورہ عرصہ میں کتنی لکڑی چوری کی گئی، لکڑی چوری میں ملوث کتنے سرکاری ملازمین تھے، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 2343 ایکڑ ہے جو کہ درج ذیل ہے:۔

جلو فاریسٹ پارک، اینو بھٹی، شاہدرہ

(ب) ضلع لاہور میں تین عدد جنگلات واقع ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام جنگل	ضلع	کل رقبہ جنگل
جلو فارسٹ پارک	لاہور	456 ایکڑ
اینو بھٹی	لاہور	272 ایکڑ
شاہدرہ	لاہور	1615 ایکڑ

(ج) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2012 سے آج تک درج ذیل لکڑی فروخت کی گئی:

تعداد درختاں	شیشم یونٹ	رقم
62	601.44	-/225521 روپے

(د) مذکورہ بالا عرصہ میں لکڑی چوری میں کوئی ملازم ملوث نہ پایا گیا ہے البتہ لکڑی چوری کے واقعات میں ملوث پرائیویٹ ملزمان جن کی تعداد 27 ہے۔ ان سے مبلغ -/191480 روپے محکمانہ کارروائی سے وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کروا دیئے گئے ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ: گارڈز، فاریسٹرز و دیگر ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3324: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات ضلع گوجرانوالہ میں کتنے گارڈز، فاریسٹرز، رینج فاریسٹ آفیسرز، سب ڈویژنل فاریسٹ آفیسرز کام کر رہے ہیں؟

(ب) درختاں نقصان کی مد میں کتنی مالیت کی رقم پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت بطور جرمانہ سال 13-2012 میں وصول کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے فارسٹ گارڈ، فارسٹ رینج آفیسر، سب ڈویژنل آفیسر کے پاس اپنے وسیع علاقوں میں پٹرولنگ کے لئے کوئی موٹر سائیکل، جیپ اور اسلحہ نہ ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) محکمہ جنگلات ضلع گوجرانوالہ میں 57 فاریسٹ گارڈز، گیارہ فارسٹرز، ایک رینج فارسٹ آفیسر اور ایک سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر کام کر رہے ہیں۔

(ب) درختاں کے نقصان کی مد میں ملازمین سے دوران مالی سال 13-2012 میں پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت بطور جرمانہ رقم مبلغ -/8,15,575 روپے ماہانہ اقساط کے طور پر وصول کی گئی۔

(ج) درست ہے۔

جنگلات کے فروغ کے لئے نرسریوں کا قیام و دیگر تفصیلات

*3335: رانا محمد افضل: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں جنگلات کو فروغ دینے کے لئے محکمہ جنگلات نے نرسریاں قائم کی ہوئی تھیں جو کسانوں کو بھی پودے مفت فراہم کرتی تھیں؟

(ب) کیا وہ نرسریاں اب بھی کام کر رہی ہیں؟

(ج) ان کی تعداد کتنی ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) جی، ہاں! محکمہ جنگلات نے پنجاب فارسٹ سیکٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت (1995-2001) 1400 کسان نرسریاں لگائیں تھی۔ اس پراجیکٹ کے تحت کسانوں کو پوداجات مفت مہیا کئے جاتے تھے۔ اس پراجیکٹ کے تحت کسانوں سے بھی نرسریاں لگوائی گئیں اور محکمہ نے کسانوں کو مفت تکنیکی سہولت بھی فراہم کی۔

(ب) نہیں۔ پراجیکٹ کے اختتام پذیر ہونے کے بعد پراجیکٹ نے ان نرسریوں کے لئے فنڈز مہیا نہیں کئے۔ جس کی وجہ سے یہ نرسریاں آہستہ آہستہ ختم ہو گئیں اور محکمہ جنگلات نے دوبارہ سرکاری نرسریوں سے پودے اگانے شروع کر دیئے جو کہ کم قیمت پر لوگوں کو پودے مہیا کر رہی ہیں۔

(ج) ان نرسریوں کی تعداد 1400 تھی اور یہ پنجاب بھر میں واقع تھیں۔

ضلع سیالکوٹ: جنگلات کے رقبہ پر قبضہ کی تفصیلات

*3336: رانا محمد افضل: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ جنگلات نے کہاں کہاں جنگلات لگائے ہیں۔ مقام اور رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس وقت ان جنگلات کی اراضی پر کن کن کا قبضہ ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) وہ رقبہ جس پر جنگل نہیں اگایا گیا اس اراضی کی کیا حیثیت ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ جنگلات نے پچھلے پانچ سال میں مندرجہ ذیل رقبہ جات جنگلات پر شجرکاری کی گئی ہے:

نمبر شمار	نام رقبہ جنگل	تحصیل	رقبہ زیر شجرکاری	سال شجرکاری
1	گلاب گڑھ	سمبڑیال	100ایکڑ	2009-10
2	پنجکے	پسرور	50ایکڑ	2010-11

3	فیروزپور	سیالکوٹ	50ایکڑ	2011-12
4	نانوکے	ڈسکہ	11ایکڑ	2011-12
5	پیرکوٹ	سمبڑیال	10ایکڑ	2011-12
6	محال کھدر	سیالکوٹ	33ایکڑ	2011-12
7	فیروزپور	سیالکوٹ	62ایکڑ	2012-13
8	چک لنگن	سیالکوٹ	46ایکڑ	2012-13
9	سدرہ کلاں	سیالکوٹ	4ایکڑ	2012-13
10	نانوکے	ڈسکہ	21ایکڑ	2013-14
11	چک لنگن	سیالکوٹ	31ایکڑ	2013-14
12	نانوکے	ڈسکہ	5ایکڑ	2013-14
		ٹوٹل	423ایکڑ	

(ب) سیالکوٹ فاریسٹ ڈویژن میں کل رقبہ جنگلات 28098ایکڑرقبہ ہے جن میں ضلع سیالکوٹ میں جنگلات کا کل رقبہ 15650ایکڑ ہے اس رقبہ میں سے 8110ایکڑ آرمی کو رچنا دوآب پراجیکٹ کے تحت برائے شجرکاری کے لئے دیا گیا ہے۔

(ج) فنڈز نہ ملنے پر جن رقبہ جات پر شجرکاری نہ ہوئی ہے۔ وہ خالی پڑے ہوئے ہیں فنڈز ملنے پر خالی رقبہ جات ملکیتی محکمہ جنگلات پر شجرکاری کر دی جائے گی۔

بہاولپور:لال سوہانرا نیشنل پارک کا آغاز و دیگر تفصیلات

*3352:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں آغاز میں کتنے کالے ہرن ڈالے گئے تھے،اس وقت ان کی تعداد کیا ہے۔اس دوران کتنے ہرن یہاں پیدا ہوئے اور کیااس کا ریکارڈ باضابطہ رکھا گیا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو ایوان میں اس کی نقل پیش کی جائے نیز یہ بھی بتائیں کہ کتنے ہرن مر گئے اور کتنے چوری ہوئے اور چوروں کے خلاف کیاتادیبی کارروائی کی گئی؟

(ب) اس پارک میں ہرن کے علاوہ ابتداء میں اور کون کون سے جانور اور پرندے رکھے گئے ان میں کتنوں کا اضافہ ہوااور اب کون کون سی قسم کے جانور اور پرندے موجود ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں سال 73-1972 کل 19 عدد کالے ہرن چھوڑے گئے تھے۔ سال 1988 امریکہ سے مزید 18 کالے ہرن بطور تحفہ موصول ہوئے اور انہیں بھی نیشنل پارک میں چھوڑ دیا گیا۔

آج تک کالے ہرن کے بچے پیدا ہوئے، فروخت ہوئے، ناطبعی موت مرے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	جتنے بچے پیدا ہوئے		1900
2۔	ہرن فروخت ہوئے		284
3۔	تعداد ہرن جو وزیر اعظم ہاؤس اور مختلف محکمہ جات کو ٹرانسفر ہوئے		116
4۔	جو ہرن trophy hunting کے لئے محکمہ شکار کو ٹرانسفر ہوئے		114
5۔	جو ہرن اپنی طبعی موت مرے		983
6۔	جو ہرن چوری ہوئے اور FIR درج ہوئی		07
7۔	جتنے ہرن کی ریکوری ملازمین کو ڈالی گئی		06
8۔	بقایا ہرن جو کہ اس وقت موجود ہیں۔	RD-25	367
		RD-65	60
		کل	427

(ب) لال سوہانرا پارک بہاولپور میں ابتداء میں چنکارہ ہرن، گینڈا، ببر شیر، شتر مرغ، میکاؤ طوطے (آسٹریلین)، کیکاٹو، کامن گیز، بندر وغیرہ رکھے گئے تھے۔ بعد میں شیر کو بہاولپور چڑیا گھر میں بھیج دیا گیا۔ ریکارڈ کے مطابق اب نیشنل پارک میں مندرجہ ذیل جانور اور پرندے موجود ہیں۔

1۔ چلڈرن پارک

1۔	نیلا، کالا اور سفید مور	89
2۔	راج ہنس سیاہ	17
3۔	کیرولین ڈک	13
4۔	بندر	02
5۔	کیکاٹو	01
6۔	گینافال	33
7۔	کامن گیز	46
8۔	سبز فیزنٹ	03
9۔	رنگ نٹ فزنٹ	04
10۔	Ibeno Pheasant	02

11۔	Ring necked Pheasant	04
12۔	بھوراتیتر	03
13۔	فاختہ	05
14۔	Alexander Parakeet	01
15۔	چنکارہ ہرن	114
16۔	چیتل ہرن	07
17۔	گینڈا	
2۔	RD-25	
	کالے ہرن	367
3۔	لائن سفاری	
	نیل گائے	60
4۔	RD-50 ریسٹ ہاؤس	
	1۔ نیلا مور	02
	2۔ کامن گیز	12
5۔	RD-65 جنگلہ نمبر 2	
	نیل گائے	03
6۔	RD-65 جنگلہ نمبر 4	
	1۔ کالے ہرن	60
	2۔ چنکارہ ہرن	13

ساہیوال: تحصیل ساہیوال میں جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*3460: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال (ضلع ساہیوال) کی حدود میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر درخت ہیں اور کتنا رقبہ بنجر اور غیر آباد پڑا ہوا ہے؟

(ج) سال12۔2011اور13۔2012 کے دوران اس تحصیل میں شجرکاری پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور یہ شجرکاری کہاں کہاں کی گئی ہے اور کون کون سے پودے لگائے گئے؟

(د) اس تحصیل میں کتنے ملازم تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں اور ان دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ہ) اس تحصیل میں ان دو سالوں کے دوران کتنے درخت کہاں کہاں سے فروخت کئے گئے ہیں ہر دفعہ کتنی رقم کے درخت فروخت کئے گئے اور یہ کس کس آفیسر کی نگرانی میں فروخت کئے گئے؟

(و) اس وقت کتنے سوختہ درخت کہاں کہاں اس تحصیل میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ درخت کب تک فروخت کئے جائیں گے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ساہیوال فارسٹ ڈویژن کینال سائیڈ اور روڈ پلانٹیشن پر مشتمل ہے۔ انہار اور سڑکات کے برلب درختاں محکمہ جنگلات کی ملکیت ہیں جبکہ رقبہ کے مالکانہ حقوق محکمہ انہار اور محکمہ شاہرات (بالترتیب) ہیں تاہم تین ایکڑ رقبہ ساہیوال شہر میں محکمہ جنگلات ساہیوال کی ملکیت ہے جس میں DFO کا دفتر اور سٹاف کے لئے رہائشی کالونی ہے۔

(ب) تحصیل ساہیوال میں انہار و سڑکات کے کنارے کل 301 ایونیو میل پر درخت موجود ہیں چونکہ ساہیوال فارسٹ ڈویژن تحصیل ساہیوال کے ملکیت محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ نہ ہے۔ لہذا بنجر یا غیر آباد کی نشاندہی نہ کی جا سکتی ہے۔

(ج) پچھلے دو سالوں میں تحصیل ساہیوال میں حکومت کی طرف سے شجرکاری پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی تاہم سال 14-2013 کے دوران ساہیوال میں برلب ایل بی ڈی سی برجی نمبر L/77-271 پر 20 ایونیو میل رقبہ پر شجرکاری کروائی جارہی ہے۔

(د)

(i) تحصیل ساہیوال میں تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اہلکار و عہدہ	گریڈ	جگہ تعیناتی
1	تنویر احمد خان، RFO	11	ساہیوال
2	اعجاز حسین فارسٹر	11	یوسف والا بلاک
3	امداد علی فارسٹ گارڈ	09	یوسف والا بیٹ ویسٹ
4	شاہد ندیم ڈوگر فارسٹ گارڈ	09	یوسف والا بیٹ ایسٹ
5	میاں محمد اشفاق فارسٹر	11	بھلے والا بلاک
6	منظور فرید فارسٹ گارڈ	09	نائی والا بیٹ
7	غلام شبیر فارسٹ گارڈ	09	ایم پی لنک بیٹ و عارف روڈ
8	محمد اخلاق فارسٹ گارڈ	09	ڈیرہ رحیم بیٹ
9	امجد علی فارسٹ گارڈ	09	پاکپتن روڈ بیٹ

10	ندیم حسین فارسٹ گارڈ	09	بلھے والا بیٹ
11	محمد افضل فارسٹ گارڈ	09	ہیڈ کوارٹر بیٹ اور ساہیوال کینال بیٹ
12	ندیم عباس فارسٹ گارڈ	09	فوکل پوائنٹ
13	ظفر اقبال فارسٹ گارڈ	09	نور شدہ بلاک / محمد پور بیٹ / سکھر واہ، ڈرین بیٹ
14	محمد اقبال فارسٹ گارڈ	09	نور شاہ بیٹ

(ii) سال 12-2011 اور 13-2012 ملازمین کی تنخواہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	Pay & Allowances
2011-12	3894698/-
2012-13	4115443/-

(ہ) سال 12-2011 اور 13-2012 میں تحصیل ساہیوال سے فروخت کئے گئے درختاں اور نگران کمیٹی کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	کل فروخت شدہ درختاں	حاصل شدہ رقم	مجوزہ کمیٹی بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SOFT(EXT)VIII-15/2006 Dated 30-8-2010
2011-12	تعدادی 2722 درخت	1,39,55,761/-	(i) مہتمم جنگلات ساہیوال
2012-13	تعدادی 1515 درخت	58,63,523/-	(ii) ناظم جنگلات (ورکنگ پلان)
			(iii) مہتمم جنگلات چیچہ وطنی
			(iv) مہتمم جنگلات ملتان
			(v) نمائندہ کمشنر ساہیوال

(و) تحصیل ساہیوال میں موجودہ خشک درختاں کی تعداد کل درختاں کا پانچ فیصد ہے جو کہ آمدہ سال میں حسب ضابطہ فروخت کر دیئے جائیں گے۔

کمیر ضلع ساہیوال: جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*3461: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کمیر ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کہاں کہاں ہے نیز اس علاقہ میں کتنے رقبہ پر کون کون سے درخت لگے ہوئے ہیں؟

(ب) اس علاقہ میں محکمہ کے کتنے ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور اس جگہ عرصہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس علاقہ میں محکمہ نے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم سے شجر کاری کی اور کہاں کہاں کون کون سے درخت لگائے گئے؟

(د) یکم جنوری2012 سے آج تک اس علاقہ میں کتنے درخت کہاں کہاں سے فروخت کئے گئے ؟

(ہ) کیاحکومت کے علم میں ہے کہ اس علاقہ میں پڑے ہوئے سوختہ درخت دسمبر2013 میں یہاں تعینات فارسٹ گارڈ اور علاقہ انچارج نے ملی بھگت سے فروخت کر دیئے اور ان کی رقم اپنی جیبوں میں ڈال لی، اگر اس بابت کوئی انکوائری ہوئی ہے تو اس کی تفصیلات بتائیں ؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

(الف) کمیر ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے رقبہ کے متعلق علم نہ ہے۔البتہ ضلع پاکپتن کی ریونیو حدود میں چک نمبر107/D میں محکمہ جنگلات کا56 ایکڑ رقبہ موجود ہے۔ یہ تمام رقبہ غیر ہموار، ریتلہ اور پانی کے وسائل نہ ہونے کی وجہ سے قابل کاشت نہ ہے۔اس رقبہ پر کیکر، فراش اور شیشم کے سبز اور خشک درخت خال خال موجود ہیں۔

(ب) اس رقبہ پر ضلعی محکمہ جنگلات پاکپتن کے دو اہلکاران مسٹر طارق جاوید بلاک آفیسر بنیادی سکیل نمبر11 جو کہ یکم جون2013 سے تعینات ہے جبکہ مسٹر محمد یٰسین فارسٹ گارڈ بنیادی سکیل نمبر9 مورخہ 7۔فروری2014 سے تعینات ہے۔اس سے قبل مسٹر محمد سلیم فارسٹ گارڈ بنیادی سکیل نمبر9 تعینات رہا۔ان کے علاوہ محکمہ جنگلات کا کوئی اہلکار تعینات نہ ہے۔

(ج) اس رقبہ پر ضلعی محکمہ جنگلات پاکپتن نے سال12-2011 اور سال13-2012 میں کسی قسم کی شجر کاری نہ کی ہے۔

(د) یکم جنوری2012 سے آج تک ضلعی محکمہ جنگلات پاکپتن نے اس رقبہ سے کوئی درخت فروخت نہ کیا ہے۔

(ہ) دسمبر2013 میں اس رقبہ سے سوختہ درخت فروخت ہوئے ہیں،اس بابت کوئی شکایت ضلعی انتظامیہ پاکپتن کو موصول ہوئی اور نہ ہی ضلعی محکمہ جنگلات پاکپتن کے کسی اہلکار کے خلاف کوئی انکوائری عمل میں لائی گئی ہے۔

ضلع لیہ:جنگلات کے رقبہ اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*3613: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لیہ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنے ایکڑ پر محیط ہے ؟

(ب) ضلع لیہ میں محکمہ جنگلات کے پاس کل اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور اس میں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ضلع لیہ میں محکمہ جنگلات نے 13۔2012 میں کتنے نئے پودے لگائے ہیں اور سال 14۔2013 تک کتنے پودے لگانے کا ہدف ہے؟

(د) ضلع لیہ میں محکمہ جنگلات کی 13۔2012 میں کتنی مالیت کی لکڑی چوری ہوئی، کتنے مقدمات درج ہوئے، کتنے مجرمان کو سزا ملی ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ damage رپورٹس درج ہونے پر جو ریٹس لگائے جاتے ہیں وہ بہت پرانے ہیں لہذا ان کو review کیا جائے اور نئی بنیاد پر مرتب کئے جائیں؟

(و) زرعی گریجویٹس کو مذکورہ ڈسٹرکٹ میں جنگلات کا کتنا رقبہ الاٹ کیا گیا ہے، کیا یہ بھی درست ہے کہ زرعی گریجویٹس کو جو رقبے دیئے گئے ہیں انہوں نے خود کاشت کرنے کی بجائے آگے لیز پر دے دیئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) لیہ فارسٹ ڈویژن کا کل رقبہ 27145.51 ایکڑ ہے جو کہ تحصیل کروڑ اور لیہ پر مشتمل ہے۔

(ب) کل اسامیوں کی تعداد 177 ہیں اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

SDFO	Forester	Forest Guard
1	8	37

(ج) سال 13-2012 میں 547404 پودے 754 ایکڑ پر لگائے گئے اور سال 14-2013 میں 249744 پودے (344 ایکڑ) پر لگائے جائیں گے۔

(د) تفصیل درج ذیل ہے:

ایف سی	مالیت	ایف آئی آر	مالیت	سزا عدالت ملزمان
710	2,45,62,934 روپے	99	1,18,69,405 روپے	27

(ہ) جی، ہاں! درست ہے۔

(و) لیہ فاریسٹ ڈویژن لیہ سے متعلقہ نہ ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*3634: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جنگلات کے لئے کتنا رقبہ مختص ہے اور کتنے رقبہ پر جنگلات اگائے گئے ہیں؟

(ب) 14-2013 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پودے لگانے کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا، کس کس جگہ شجرکاری کی گئی اور اس پر کتنے اخراجات آئے؟

(ج) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2012 سے 2014 تک درخت چوری کے کتنے واقعات ریکارڈ ہوئے اور ملزمان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(د) چک نمبر 300 گ ب اور 301 گ ب میں واقع جنگلات میں مذکورہ عرصہ کے دوران شجرکاری کے وقت کتنے پودے لگائے گئے تھے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات صوبائی گورنمنٹ کے تحت کل 11,581 ایکڑ رقبہ مختص ہے اس میں سے کل 3500 ایکڑ رقبہ پر اس وقت جنگلات موجود ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پودے لگانے کے لئے مبلغ -/1,59,91,400 روپے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں۔ مذکورہ مختص کئے گئے بجٹ میں کمالیہ پلانٹیشن میں 646 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی جا رہی ہے اور بھاگٹ ریزروائر پلانٹیشن میں 66 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کروائی جا رہی ہے۔ مذکورہ شجرکاری پر اب تک مبلغ -/35,47,339 روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ سب ڈویژن (صوبائی حکومت) میں سال 2012 سے 2014 تک 431 کیسز مالیتی -/2,65,00,149 روپے کے واقعات درختاں چوری ریکارڈ کئے گئے ہیں جس میں ملزمان جنگل سے جرمانہ و عوضانہ وصول کیا گیا اور جو ملزمان جرمانہ و عوضانہ ادا کرنے پر تیار نہ تھے ان کے خلاف پرچہ پولیس درج کروائے گئے اور ان کے کیسز عدالتوں کو ارسال کئے گئے تاکہ ان سے جرمانہ و عوضانہ سرکار وصول کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ مذکورہ دورانیہ میں نااہل اور کرپٹ اہلکاروں کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی گئی اور ان کو گورنمنٹ کے نقصان کی ریکوری کے ساتھ ساتھ دیگر سزائیں بھی دی گئیں اور 16 اہلکاروں کو نوکری سے بھی برخاست کیا گیا۔

(د) چک پلانٹیشن صوبائی حکومت کے زیر انتظام نہ ہے بلکہ ضلعی گورنمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر انتظام ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ جنگلات کے تفریحی پارک سے متعلقہ معلومات

*3635: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جھنگ روڈ پر محکمہ جنگلات کی طرف سے تفریحی پارک بنایا گیا ہے، اس کی تعمیر کب شروع ہوئی، اس پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ منصوبہ کلی طور پر مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) یہ پارک کتنے رقبہ پر محیط ہے اس کی دیکھ بھال پر معمور ملازمین اور افسران کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا محکمہ اس تفریحی پارک میں جانور و پرندے رکھنے کا پروگرام رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) جھنگ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ پر شہر سے تقریباً تین کلو میٹر کے فاصلے پر محکمہ جنگلات کی طرف سے تفریحی پارک تعمیر کیا گیا جس کی تعمیر سال 05-2004 میں شروع ہوئی اور یہ پارک 2005-06 کے دوران مکمل کیا گیا اور پارک کی تعمیر پر 22.34 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) ڈویلپمنٹ سکیم "Establishment of Forest Park at Toba Tek Singh" میں کی گئی allocation کے مطابق یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) یہ پارک 55 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔ اس کی دیکھ بھال کے لئے مندرجہ ذیل اہلکار تعینات ہیں:

ایک فارسٹ گارڈ

دو بلاک آفیسر

ایک سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ

سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر جو کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ فاریسٹ سب ڈویژن کے انچارج ہیں وہ بھی گاہے بگاہے پارک کا چکر لگاتے رہتے ہیں اور کام چیک کرتے ہیں اور روزانہ کی اجرت کے تحت مزدور رکھے جاتے ہیں جو پارک کی دیکھ بھال اور صفائی وغیرہ کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

(د) فی الحال محکمہ کا اس پارک میں جانور و پرندے رکھنے کا کوئی پروگرام زیر غور نہ ہے۔

اعزازی چیف گیم وارڈن سے متعلقہ تفصیلات

*3767: میاں محمود الرشید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت اعزازی چیف گیم وراڈن کا تعین کرتی ہے؟

(ب) موجودہ اعزازی چیف گیم وارڈن پنجاب کب سے تعینات ہیں؟

(ج) کیا حکومت یہ محسوس نہیں کرتی کہ محکمہ کی کارکردگی میں بہتری کے لئے اعزازی چیف گیم کی تقرری مقررہ مدت کے لئے ہونی چاہئے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ تحفظ جنگلی حیات کے ایکٹ (ترمیم شدہ2007) کی دفعہ (4)5 کی رو سے وزیر اعلیٰ پنجاب چیف وائلڈ لائف وارڈن ہوتے ہیں تاہم حکومت قانون کے مطابق وقتاً فوقتاً اعزازی گیم وارڈنز پنجاب تعینات کرتی رہتی ہے۔

(ب) موجودہ اعزازی گیم وارڈن پنجاب مورخہ 2013-07-01 سے تعینات ہیں۔

(ج) حکومت محکمانہ کارکردگی میں بہتری کے لئے اعزازی گیم وارڈن پنجاب کی تقرری، مقررہ مدت کے لئے ہی کرتی ہے۔

اعزازی چیف گیم وارڈن کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*3768: میاں محمود الرشید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے موجودہ اعزازی چیف گیم وارڈن نے تحفظ جنگلی حیات کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) موصوف آفیسر نے اپنے دور میں تعیناتی میں شکار کی پابندی کے حوالے سے کتنے واقعات میں کارروائی کی، ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) موجودہ اعزازی گیم وارڈن پنجاب نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے حسب ذیل اقدامات اٹھائے۔

(i) محفوظ علاقہ جات کے وسیع دورے

(ii) محفوظ علاقوں سے غیر قانونی شکاریوں کی تلاش، چالانات، سزائیں، غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لئے 52 چالانات کئے۔

(iii) بند موسم میں شکاریوں کی پکڑ دھکڑ

(iv) وائلڈ لائف کے تحفظ اور فروغ کے لئے مختلف تنظیمی اور علاقائی سر براہوں سے رابطے

(v) تحفظ اور فروغ کے سلسلے میں بین الصوبائی محکموں / تنظیموں سے کوآرڈینیشن اور روابط قائم کئے۔

(ب) موصوف آفیسر نے اپنے دور تعیناتی کے دوران شکار کی پابندی کے حوالے سے مختلف کارروائیاں کی جن کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع وار تفصیل بابت کارروائی آنریری گیم وارڈن پنجاب حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	تعداد چالانات	تفصیل جرم	جرمانہ / معاوضہ
1	شیخوپورہ	3	غیر قانونی شکار فالکن / غیر قانونی فروخت جنگلی پرندے	-/26,000روپے
2	اوکاڑہ	2	غیر قانونی شکار بٹیر	-/65,000روپے
3	بہاولنگر	7	غیر قانونی قبضہ تیتر وشکار، پرندگان وفروختگی	-/20,000روپے
4	لاہور	13	۔ایضاً۔	-/73,000روپے
5	قصور	4	غیر قانونی قبضہ تیتر وشکار، بٹیر وغیرہ	-/60,000روپے
6	گوجرانوالہ	8	غیر قانونی خرید وفروخت جنگلی پرندے وشکار، قبضہ	-/50,000روپے
7	پاکپتن	2	۔ایضاً۔	-/12,000روپے
8	ساہیوال	5	غیر قانونی بریڈنگ فارم شکار بٹیر	-/2,21,500روپے
9	مظفر گڑھ	3	غیر قانونی فروخت پرندے	-/30,000روپے
10	جھنگ	1	۔ایضاً۔	-/5,000روپے
11	سیالکوٹ	1	۔ایضاً۔	-/2,000روپے
12	لیہ	1	۔ایضاً۔	-/10,000روپے
13	گجرات	2	ناجائز شکار فالکن	-/20,000روپے
	ٹوٹل	52		

محکمہ جنگلات میں درخت لگانے، ان کی نیلامی اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*3821: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات پرانے درختوں کی نیلامی اور ان کی جگہ نئے درخت لگانے کی پرانی پالیسی پر عمل پیرا ہے یا اس میں ترمیم ممکن ہے؟

(ب) کیا حکومت پتوں (leaves) کی ویسٹ جو کہ بھٹہ خشت کے کام آتی ہے کی نیلامی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) پنجاب میں نئی پلانٹیشن کے لئے 14۔2013 کے اہداف کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) محکمہ جنگلات پرانے درختوں کی نیلامی اور ان کی جگہ نئے درخت لگانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اس میں کوئی ترمیم نہ کی گئی ہے۔

(ب) سیکرٹری جنگلات فاریسٹ پنجاب نے پتوں کی نیلامی پر پابندی بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SOFT (EXT)III-26/2009 dated 26-11-2009 لگائی ہے اور ان کی نیلامی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

(ج) محکمہ جنگلات پنجاب نے نئی پلانٹیشن کے لئے سال 14-2013 میں مندرجہ ذیل کے اہداف مقرر کئے ہیں:۔

Compact پلانٹیشن	Liner پلانٹیشن	Potted پلانٹس	Bed نرسری
4874.25 ایکڑ	219.75 ایکڑ	62 لاکھ	215 ایکڑ

گوجرانوالہ: محکمہ ماہی پروری کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3830: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری گوجرانوالہ میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) محکمہ ماہی پروری ضلع گوجرانوالہ کرایہ بلڈنگ، یوٹیلٹی بلز، پٹرول، تنخواہوں و دیگر مدات میں سالانہ کے حساب سے کتنی رقم خرچ کرتا ہے اور یہ اخراجات کن ذرائع سے پورے کئے جاتے ہیں؟

(ج) محکمہ نے ضلع گوجرانوالہ میں مچھلی کے شکار کے لئے 12۔2011 اور 13۔2012 میں کتنے لائسنس جاری کئے اور اس مد میں کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ایک لائسنس ہولڈر ایک دن میں پانچ سے زیادہ مچھلیاں شکار نہیں کر سکتا اگر درست ہے تو خلاف ورزی پر مذکورہ ضلع و مدت میں کتنے لوگوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ہ) مذکورہ سالوں میں Electrical Fishing and Chemical Fishing میں کتنے لوگ پکڑے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، عوام کو Electrical Fishing and Chemical Fishing سے آگاہی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) محکمہ ماہی پروری ضلع گوجرانوالہ (صوبائی) میں فی الحال کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

(ب) کرایہ دفتر-/2,40,000، یوٹیلٹی بلز-/1,00,282، تنخواہ و الاؤنسز-/79,87,332، پٹرول-/1,00,000 اور دیگر مدات میں-/1,22,111 روپے دوران سال 2012-13 خرچ کئے گئے اور یہ رقم حکومت پنجاب، محکمہ خزانہ بذریعہ جناب ڈائریکٹر جنرل فشریز پنجاب، لاہور فراہم کرتا ہے۔

(ج) محکمہ ماہی پروری ضلع گوجرانوالہ سے سال 2011-12 اور سال 2012-13 میں جاری کردہ لائسنس اور ان سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم لائسنس	قیمت لائسنس	تعداد 2011-12	آمدن (روپے) 2011-12	تعداد 2012-13	آمدن (روپے) 2012-13
1	صوبائی	-/300 روپے	991	2,97,300/-	914	2,74,200/-
2	جنرل	-/120 روپے	498	59,760/-	430	51,600/-
3	یومیہ	-/10 روپے	518	5180/-	278	2780/-
		ٹوٹل	2007	3,62,240/-	1622	3,28,580/-

(د) محکمہ ماہی پروری پنجاب کے رولز 1965 ترمیم شدہ 2001 کے مطابق پانچ سے زیادہ مچھلیاں پکڑنے پر پابندی مچھلی کی چند اقسام پر لاگو ہے جن میں ٹراؤٹ، مہاشیر، روہو، موری، تھیلا اور کلبانس مچھلی شامل ہیں۔ دیگر اقسام کے لئے یہ پابندی نہ ہے۔ محکمہ ماہی پروری کے اہلکاران دوران شکار ماہی رولز کی کسی بھی شق، بشمول مذکورہ شق کی خلاف ورزی کرنے پر قانون کے مطابق چالان کرتے ہیں۔ دوران سال 2011-12 کل 127 چالان مرتب کئے گئے۔ جن پر مبلغ-/75200 روپے جرمانہ کیا گیا۔ اسی طرح سال 2012-13 میں کل 84 چالان مرتب کئے گئے جن پر مبلغ-/72000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ہ) ضلع گوجرانوالہ کی حدود میں کسی بھی سرکاری پانی میں دوران سال 12-2011 اور 13-2012 الیکٹریکل فشنگ اینڈ کیمیکل فشنگ کا کوئی بھی تحریری کیس رپورٹ نہیں ہوا۔ عوام کی آگاہی کے لئے شرائط نیلامی ٹھیکہ ماہی پروری میں واضح طور پر الیکٹرک فشنگ کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اور تمام ٹھیکیداران کو بھی سختی سے منع کیا جاتا ہے اور لائسنس ہولڈرز کو بھی لائسنس کے اجراء کے وقت ان ہر دو طریقوں سے شکار مچھلی کرنے سے باز رہنے کی سختی سے ہدایت کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ ماہی پروری کے اہلکاران فیلڈ میں سخت چیکنگ بھی کرتے ہیں۔

محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام ریسرچ سنٹر اور دیگر محکموں سے متعلقہ تفصیلات

*3831: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری کے زیر اہتمام کتنے Research Centre, Training Centre, Pathology Lab کام کر رہے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ٹریننگ سنٹر میں کن لوگوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس ٹریننگ کی نوعیت اور دورانیہ کیا ہوتا ہے؟

(ج) ریسرچ سنٹر کب سے کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مچھلی کی کچھ اقسام ناپید ہو چکی ہیں اور وہ خاتمے کے بالکل قریب ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ رہو مچھلی کا رنگ گولڈن ہوتا ہے لیکن مارکیٹ میں اکثر سیاہ کالے رنگ کی رہو مچھلی فروخت ہوتی ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریاؤں، نہروں، آبی ذخیرہ جھیلوں کی مچھلی میں کمی واقع ہوئی ہے، وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف)

ا۔ محکمہ ماہی پروری صوبہ پنجاب کے زیر انتظام ریسرچ اور ٹریننگ کے لئے ایک ہی ادارہ فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے نام سے کام کر رہا ہے جو کہ مناواں لاہور میں واقع ہے۔

فنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس کے علاوہ شمالی اور جنوبی پنجاب کے دو ٹریننگ سب سنٹرز راولپنڈی اور بہاولپور میں کام کر رہے ہیں۔

II۔ مچھلیوں کی بیماریوں کی تشخیص اور علاج کے لئے محکمہ ماہی پروری کے زیر اہتمام ایک لیب فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مناواں لاہور جبکہ اس کے علاوہ چھ عدد مزید لیبارٹریز فش سیڈ ہیچری چھناواں ضلع گوجرانوالہ، فش سیڈ ہیچری راولپنڈی، فش سیڈ ہیچری میاں چنوں، فش سیڈ ہیچری فیصل آباد، فش سیڈ ہیچری بہاولپور اور فش سیڈ نرسری یونٹ مظفر گڑھ کام کر رہی ہیں۔

(ب) فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں سرکاری افسران و اہلکاران کے علاوہ فش فارمرز / خواتین کو بھی ٹریننگ دی جاتی ہے علاوہ ازیں دوسرے صوبوں سے آنے والے سرکاری اہلکاران بھی ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔ مختلف ٹریننگ کورسز کا دورانیہ مختلف ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام کورس	دورانیہ
فش فارمر اور اہلکاران کے لئے ریفریشر کورسز	سہ روزہ اور ہفت روزہ
خواتین کے لئے تربیتی کورس (زیبائشی مچھلیوں کی افزائش)	سہ روزہ
پری پروموشن کورسز (محکمہ کے اہلکاران کے لئے)	ڈیڑھ ماہ سے 6ماہ
پری سروس کورس (محکمہ کے اہلکاران کے لئے)	ایک سے دوماہ

(ج) فشریز ریسرچ سنٹر 1968 میں چھناواں ضلع گوجرانوالہ میں قائم کیا گیا جو 1983 میں لاہور منتقل ہو گیا بعد میں فشریز ریسرچ سنٹر اور ٹریننگ سنٹر دونوں کو یکجا کر کے 1986 میں فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کا نام دے دیا گیا جو کہ مناواں لاہور میں کام کر رہا ہے۔

(د) شمالی پنجاب کے علاقہ کی مہاشیر مچھلی ناپیدگی کے خطرے سے دو چار ہونے کی وجہ سے انٹرنیشنل یونین فار کنزرویشن آف نیچر (iucn) کی ریڈ لسٹ میں شامل تھی جس کی مصنوعی نسل کشی میں کامیابی حاصل کی گئی اور اس کے لئے ضلع اٹک میں گھڑیالہ کے مقام پر الگ فش ہیچری قائم کی گئی جس میں ہر سال وافر مقدار میں بچہ مچھلی پیدا کر کے دریاؤں میں چھوڑا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ چشمہ بیراج پر بائیوڈائیورسٹی ہیچری قائم کی گئی جہاں پر وہ مچھلیاں جو کہ ماضی میں چشمہ جھیل میں کثیر تعداد میں پائی جاتی تھیں اور ان میں سے بیشتر اقسام ناپیدگی کے خطرے سے دوچار تھیں ان کا پونگ مصنوعی نسل کشی سے حاصل کرنے کے بعد اس جھیل میں چھوڑا جا رہا ہے تاکہ ان کی نسل کو معدوم ہونے سے بچایا جا سکے۔

(ہ) عام طور پر اس مچھلی کا رنگ پشت پر سرخی مائل بھورا اور اطراف میں روپہلا ہوتا ہے اور ہر چانے پر ایک سرخ رنگ کا نشان ہوتا ہے۔ تاہم مچھلی کی رنگت کا انحصار پانی کے رنگ و خواص پر بھی منحصر ہے۔

(و) محکمہ ماہی پروری کی جانب سے قابل کاشت مچھلیوں کی اقسام کی مصنوعی نسل کشی کر کے ان کا بچہ مچھلی ہر سال دریاؤں، نہروں، آبی ذخیروں اور جھیلوں میں چھوڑا جاتا ہے جس سے خشک سالی اور آبی آلودگی سے ہونے والی ممکنہ کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*3993: مخدوم سید مرتضیٰ محمود: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات کی رحیم یار خان ضلع میں کس کس جگہ کتنی اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی آباد اور کتنی بنجر و غیر آباد ہے؟

(ج) اس اراضی سے کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے، ان ناجائز قابضین کے نام اور اراضی مع جگہ کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ہ) کتنی اراضی ٹھیکہ/لیز/پٹا پر دی گئی ہے اور کتنے ٹھیکے پر دی گئی ہے، مکمل تفصیلات بتائی جائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) محکمہ جنگلات رحیم یار خان کے پاس درج ذیل اراضی ہے:

ذخیرہ جات	کل رقبہ
ولہار (صادق آباد)	4632ایکڑ
عباسیہ (لیاقت پور)	6749ایکڑ
عباسیہ توسیع ایریا (لیاقت پور)	18400ایکڑ رقبہ، محکمہ جنگلات کے قبضہ میں ہے لیکن ٹرانسفر نہ ہوا ہے۔
قاسم والا (لیاقت پور)	6763ایکڑ
L/1 عباسیہ (لیاقت پور)	8400ایکڑ
1L/1L عباسیہ (رحیم یار خان)	5212.5ایکڑ
کینال سائیڈ پلانٹیشن	1935.97میل
سڑکات	615.80کلومیٹر

(ب) رحیم یار خان ضلع میں محکمہ جنگلات کا درج ذیل رقبہ غیر آباد اور کاشت شدہ ہے۔

ذخیرہ جات	کاشت شدہ	غیر آباد
ولہار	3275ایکڑ	1357ایکڑ
عباسیہ	4435ایکڑ	2314ایکڑ
عباسیہ توسیع ایریا	2050ایکڑ	16350ایکڑ
قاسم والا	3025ایکڑ	2738ایکڑ
1L/عباسیہ	1262.50	7137.50ایکڑ
IL/ILعباسیہ	---	5212.5نہری پانی دستیاب نہ ہے۔
کینال سائیڈ پلانٹیشن	1550.62میل	385.50میل
سڑکات	410.80کلومیٹر	205کلومیٹر

(ج) اگر محکمانہ کٹائی اور نیلامی کی اجازت مل جائے تو ہر سال تقریباً 7کروڑ تا ساڑھے سات کروڑ کی آمدنی ہوتی ہے۔

(د) محکمہ جنگلات کے درج ذیل رقبہ پر پاک آرمی اور پاکستان رینجر نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔

نام دہندہ	رقبہ	نام جائز قابضین
عباسیہ ذخیرہ	250ایکڑ	پاک آرمی
ILعباسیہ	5419ایکڑ	پاک آرمی
	200ایکڑ	پاکستان رینجر

(ہ) رحیم یار خان ضلع میں محکمہ جنگلات کی کوئی اراضی ٹھیکہ پر نہ دی گئی ہے۔

ضلع لیہ: محکمہ جنگلات کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3994: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات کی ضلع لیہ میں کس کس جگہ کتنی اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی آباد اور کتنی بنجر و غیر آباد ہے؟

(ج) اس اراضی سے کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے، ان قابضین کے نام اور اراضی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ہ) کتنی اراضی ٹھیکہ / لیز پر دی گئی ہے اور ٹھیکہ پٹا کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع لیہ میں 27145.51ایکڑ رقبہ، درج ذیل جنگلات پر مشتمل ہے۔

ماچھو پلانٹیشن تحصیل لیہ	10223.76ایکڑ
عنایت پلانٹیشن تحصیل لیہ	10434.10ایکڑ
راجن شاہ پلانٹیشن تحصیل کروڑ	5214ایکڑ
شیلٹر بیلٹ تحصیل کروڑ/لیہ	1273.65ایکڑ
ٹوٹل:۔	27145.51
کینال سائیڈ پلانٹیشن	745.85میل
روڈ سائیڈ پلانٹیشن	364کلو میٹر

اور تحصیل کروڑ، لیہ اور چوبارہ پر مشتمل ہے۔

(ب) 14356.30ایکڑ اراضی آباد ہے۔

جبکہ 12789.21ایکڑ اراضی ٹبہ جات کی وجہ سے غیر آباد ہے۔

(ج) دس کروڑ روپے سالانہ آمدن ہو رہی ہے۔

(د) ناجائز قابضین کے نام اور اراضی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ جنگلات لیہ کا کوئی رقبہ ٹھیکہ/پٹا پر نہ دیا گیا ہے۔

سرگودھا: محکمہ جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*4271: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدے، تعلیمی قابلیت اور گریڈ کیا ہیں؟

(ب) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا، کہاں کہاں واقع ہے؟

(ج) سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام کون کون سی نرسری ہے اور ان نرسریوں میں کون سے پودہ جات موجود ہوتے ہیں پچھلے پانچ سال کے دوران کون کون سے درخت شجرکاری میں لگائے گئے؟

(د) محکمہ کی طرف سے پرائیویٹ افراد اور کسانوں کو پودے فراہم کرنے کا طریق کار کیا ہے اور ان کا کتنا معاوضہ لیا جاتا ہے؟

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ نے پرائیویٹ افراد / کسانوں کو کتنے پودے فراہم کئے اور ان کی اقسام کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ ناظم جنگلات سرگودھا فاریسٹ سرکل، فاریسٹ کمپلیکس فیصل آباد روڈ سرگودھا
2۔ ڈویژنل فاریسٹ آفیسر، فاریسٹ کمپلیکس فیصل آباد روڈ سرگودھا
3۔ سب ڈویژنل فاریسٹ آفیسر، فاریسٹ کمپلیکس فیصل آباد روڈ سرگودھا
4۔ رینج فاریسٹ آفیسر، مین بازار بھاگٹانوالہ
5۔ رینج فاریسٹ آفیسر نزد موہگیاں پل مین بازار بھلوال

ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ محکمہ جنگلی حیات

ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلی حیات کے دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر وائلڈ لائف سرگودھا ریجن، کوٹھی نمبر 37 گلی نمبر 1 بلاک Z نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
2۔ ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر سرگودھا، کوٹھی نمبر 37 گلی نمبر 1 بلاک Z نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ محکمہ ماہی پروری

ضلع سرگودھا میں محکمہ ماہی پروری کے دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز سرگودھا
2۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، فش سیڈ نرسنگ فارم شاہپور سرگودھا

ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرگودھا فاریسٹ ڈویژن میں پائے جانے والے جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	انہار کے کنارے واقع جنگلات:	2104.77 کلومیٹر
2۔	سڑکات کے کنارے واقع جنگلات:	365.00 کلومیٹر
3۔	ریلوے کے ساتھ واقع جنگلات:	137.00 کلومیٹر
4۔	چکوک میں پائے جانے والے جنگلات:	4.63 ایکڑ
		1305.23 ایکڑ (ضلعی حکومت سرگودھا)
5۔	دریا کے کنارے واقع جنگلات:	95.92 ایکڑ

(ج) سرگودھا فاریسٹ ڈویژن میں چھ نرسریاں ہیں جن میں چار عدد پاٹڈ ہیں اور دو عدد بیڈ ہیں۔
نرسریوں اور پودوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ پاٹڈ نرسری چکیاں سرگودھا سب ڈویژن
2۔ پاٹڈ اینڈ ماڈل نرسری این بی کینال برجی نمبر L/69-168 بھلوال رینج
3۔ پاٹڈ نرسری حلال پور ریسٹ ہاؤس بھاغانوالہ رینج
4۔ پاٹڈ نرسری 58 بیر یر بھاغانوالہ رینج
5۔ بیڈ نرسری دھبہ مائنر بھاگٹانوالہ رینج

درج بالا نرسریوں میں شیشم و سمبل کی قلم، سفیدہ، بکائن، شریں، کیکر، فروٹ و زیبائشی پودہ جات وغیرہ موجود ہیں۔
پچھلے پانچ سالوں کے دوران شیشم و سمبل کی قلمات اور سفیدہ، بکائن، شریں، کیکر، فروٹ وزیبائشی پوداجات شجر کاری کے لئے لگائے گئے ہیں۔

(د) محکمہ کی طرف سے پرائیویٹ افراد اور کسانوں کو ہمارے انچارج نرسری پودے، قلمیں فراہم کرتے ہیں ان میں سے پودے تین روپے فی پودہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں۔
قلمیں ایک روپیہ فی قلم کے حساب سے دی جاتی ہیں جبکہ ماڈل نرسری سے زیبائشی پودے 22 روپے اور 35 روپے فی پودہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پرائیویٹ افراد اور کسانوں کو دیئے گئے پودوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد پودہ جات	قسم پودہ جات
2008-09	124700	سفیدہ، کیکر، پاپولر، شیشم، فروٹ وزیبائشی پودہ جات وغیرہ
2009-10	47300	---"---
2010-11	659500	---"---
2011-12	169047	---"---
2012-13	75000	---"---

ضلع شیخوپورہ: محکمہ جنگلات کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*4397: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور گریڈ کیا ہیں؟

(ب) صفدر آباد ضلع شیخوپوہ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے؟

(ج) صفدر آباد میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام کون کون سی نرسری ہے اور ان نرسریوں میں کون سے پودہ جات تیار ہوتے ہیں۔ پچھلے پانچ سال کے دوران صفدر آباد میں کون کون سے پودے شجر کاری میں لگائے گئے؟

(د) محکمہ کی طرف سے پرائیویٹ افراد اور کسانوں کو پودے فراہم کرنے کا طریق کار کیا ہے اور ان کا کتنا معاوضہ لیا جاتا ہے؟

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ نے پرائیویٹ افراد / کسانوں کو صفدر آباد میں کتنے پودے فراہم کئے اور ان کی اقسام کیا ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کے درج ذیل دفاتر ہیں:

محکمہ جنگلات

محکمہ جنگلات کے 4 عدد دفاتر اور ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ شیخوپورہ سب ڈویژن فاروق آباد نزد چونگی نمبر 3

2۔ شرقپور سب ڈویژن

3۔ احمد پور رینج (صفدر آباد) دھوپ سڑی موڑ نزد سی این جی پمپ

4۔ شاہدرہ رینج نزد 108 راوی روڈ لاہور

ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جنگلی حیات:

ضلع شیخوپورہ میں محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس کا ایک ہی ضلعی دفتر ہے جو کہ ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر ضلع شیخوپورہ کے ماتحت کام کر رہا ہے ایڈریس: مکان نمبر 10-A رانا سٹریٹ کیپری پارک فیصل آباد روڈ شیخوپورہ۔

ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ماہی پروری

ضلع شیخوپورہ میں محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام دو دفتر کام کر رہے ہیں:۔

1۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز فش سیڈ نرسنگ فارم فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

2۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع شیخوپورہ

ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صفدر آباد میں محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ نہ ہے، البتہ نہروں اور سڑکات کے کناروں پر شجرکاری / دیکھ بھال محکمہ کرتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام نہر	برجی نمبر
1	شاہکوٹ راجباہ	0 to 125
2	کھر ڑیانوالہ راجباہ	0 to 123
3	رکھ برانچ	0 to Tail
4	مڑہ راجباہ	0 to Tail
5	میاں علی برانچ	70 to 100

اس کے علاوہ شیخوپورہ فیصل آباد روڈ 75 تا 93 کلومیٹر بھی شامل ہے۔

(ج) صفدر آباد میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام احمد پور (صفدر آباد) نزد پی ایس او پمپ ایک عدد نرسری ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام نرسری	تعداد پودا جات	از قسم پودا جات
احمد پور (صفدر آباد) نزد پی ایس او پمپ	50,000	سفیدہ، کیکر، بکائن، سکھ چین

اور جو پودے شجرکاری کی مہم میں لگائے گئے وہ کیکر، سفیدہ، بکائن، سکھ چین وغیرہ ہیں۔

(د) کسانوں کو محکمہ کی طرف سے رعائتی نرخوں پر پودا جات فراہم کئے جاتے ہیں۔ جو تین روپے فی پودا جات وصول کئے جاتے ہیں۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ نے پرائیویٹ افراد / کسانوں کو 30100 عدد پودا جات اور 35000 قلمات فراہم کی گئی ہیں۔ جن کی اقسام کیکر، شیشم، بکائن، سفیدہ، سکھ چین وغیرہ شامل ہیں۔

فورٹ عباس: چولستان میں دودھلاں جنگل کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4623: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس چولستان میں واقع دودھلاں جنگل کتنے ایکڑ پر محیط ہے؟
(ب) اس جنگل میں محکمہ وائلڈ لائف نے افزائش نسل کے لئے کتنے کالے ہرن چھوڑے تھے اور اس وقت کالے ہرن کتنے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) دودھلاں جنگل 10714 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ یہ قدرتی جنگل ہے جس میں نہری پانی نہ ہے جنگل کا انحصار بارشوں پر ہے۔
(ب) دودھلاں جنگل سال 1994 میں بہاولنگر فاریسٹ ڈویژن میں شامل ہوا تھا اس وقت سے لے کر آج تک کوئی کالے ہرن دودھلاں جنگل میں محکمہ وائلڈ لائف نے چھوڑے ہیں اور نہ ہی دودھلاں جنگل میں کوئی ایسا جنگلہ ہے جہاں کالے ہرن چھوڑے جا سکیں۔

ضلع لودھراں میں محکمہ جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4770: جناب محمد عامر اقبال شاہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لودھراں میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے، کتنے رقبے پر کس کس جگہ جنگل واقع ہے، کتنا رقبہ خالی ہے اور کتنا زیر کاشت ہے؟
(ب) اس وقت اس ضلع میں محکمہ ہذا کا کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے، ناجائز قابضین کے نام، ولدیت، پتاجات اور رقبہ مع جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
(ج) اس ضلع میں آئندہ سال حکومت کتنے رقبے پر مزید جنگل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع لودھراں میں میرانپور کے مقام پر محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 1843.00 ایکڑ ہے جس میں سے 1398.00 ایکڑ رقبہ پر جنگل موجود ہے اور بقایا 445.00 ایکڑ رقبہ خالی ہے جبکہ زیر کاشت رقبہ نہ ہے۔
(ب) اس وقت ضلع لودھراں میں محکمہ جنگلات (صوبائی حکومت) کا کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔

(ج) ضلع لودھراں میں آئندہ سال (صوبائی حکومت) میرانپور پلانٹیشن میں مزید جنگل لگانے کا کوئی منصوبہ نہ ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا رقبہ اور دیگر تفصیلات

*5150: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ واقع ہے؟

(ب) اس ضلع میں 14-2013 میں کتنی لکڑی فروخت کی گئی؟

(ج) جنگلات کی اراضی پر کتنے ناجائز قابضین موجود ہیں نیز حکومت کب تک ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع ساہیوال تحصیل ساہیوال اور چیچہ وطنی پر مشتمل ہے۔ ساہیوال فاریسٹ ڈویژن کی تحصیل ساہیوال میں جنگلات کا کوئی رقبہ نہ ہے جبکہ چیچہ وطنی تحصیل میں چیچہ وطنی فاریسٹ ڈویژن کے زیر انتظام ہے جو کہ علیحدہ فاریسٹ ڈویژن ہے اور اس کا Reserve Forest (Compact Plantation) کا رقبہ 11531.70 ایکڑ ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کی تحصیل ساہیوال میں سال 14-2013 کے دوران انہار سے خشک درختان تعدادی 656 عدد مبلغ -/5,802,331 روپے کے فروخت کئے گئے جبکہ تحصیل چیچہ وطنی میں فروخت ہونے والی لکڑی 4097720 مکسر فٹ ہے اور کل رقم جو کہ خزانہ سرکار میں جمع ہوئی مبلغ -/33,743,466 روپے ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال تحصیل ساہیوال اور تحصیل چیچہ وطنی پر مشتمل ہے۔ ساہیوال فاریسٹ ڈویژن اور چیچہ وطنی فاریسٹ ڈویژن میں کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: حکومت پاکستان نے سانحہ پشاور کی وجہ سے تین روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 19۔دسمبر 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

جمعتہ المبارک،19-دسمبر2014
(یوم الجمع،26-صفر المظفر1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 8

549

جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1164. Dated: 18th December, 2014. On resumption of office as such by **Rana Muhammad Iqbal Khan,** *Speaker,* Provincial Assembly of the Punjab, **Sardar Sher Ali Gorchani,** *Deputy Speaker,* Provincial Assembly of the Punjab, ceases to act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

551

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19۔دسمبر2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث

ایک وزیر گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

553

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 19-دسمبر2014

(یوم الجمع، 26-صفر المظفر1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ٚ وَاغْفِرْ لَنَا ٚ وَارْحَمْنَا ٚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوْرَةُ الْبَقَرَة آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔ (286)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دے بسم لی خیرات ماحول لو ہم لو درکار ہے روسی یا بی
ایک سیریں بھلک،ایک لوری ڈھلک سح و تاریک ہے زندلی یا بی
روح ویران ہے آنلھ حیران ہے ایک بحران تھا ایک بحران ہے
لستوں سہروں قریوں پہ ہے پرفشاں ایک سمبیر افسردلی یا بی
زیست کے تپتے سحرا پہ ستاہِ عرب تیرے الرام کا ابر برسے گا کب
لب ہری ہولی ستاج تمنا میری لب مٹے لی میری سسلی یا بی
اب لو آستوبِ حالات نے تیری یادوں کے چھرے بھی ڈُھندلا دیئے
دیلھ کے تیرے تائب لی نغمہ لری بنی جالی ہے لوحہ لری یا بی
دے بسم لی خیرات ماحول لو ہم لو درکار ہے روسی یا بی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سپیکر باکس میں بلوچستان کے سپیکر، ہمارے بھائی سابق ڈپٹی چیئرمین سینیٹ آف پاکستان جناب جان محمد جمالی صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران سے گزارش ہے کہ ڈیسک نہیں بجانے، آج ہم سب اور پوری قوم دکھی دل کے ساتھ ہے اس لئے میری گزارش ہو گی کہ ڈیسک نہ بجائے جائیں۔ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کے خاندان کی خدمات بھی قابل قدر ہیں، تحریک پاکستان میں بھی ان کے خاندان نے بہت کام کیا ہے، میں انہیں اپنی جانب سے اور آپ تمام کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں، آپ کی تشریف آوری کا شکریہ۔

تعزیت

سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے طلباء و اساتذہ کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ 16- دسمبر بروز منگل 2014 کو پشاور کے آرمی پبلک سکول میں دہشت گردی کا انتہائی افسوسناک واقعہ پیش آیا جس میں سکول کے معصوم طلباء کو نشانہ بنایا گیا جس پر پوری قوم سوگوار ہے، اس سفاکانہ واقعہ کی نہ صرف ملک بھر بلکہ پوری دنیا میں مذمت کی جا رہی ہے۔ اس ایوان نے بھی اسی روز یعنی منگل والے دن اس واقعہ کے حوالے سے ایک تعزیتی اور مذمتی قرارداد منظور کی تھی اور ایوان میں کوئی کارروائی کئے بغیر قومی سوگ میں شرکت کی غرض سے اجلاس بھی تین دن کے لئے ملتوی کیا گیا تھا۔ آج ہم ان تمام معصوم شہداء کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے خصوصی دعا کریں گے۔ میں قاری صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ شہداء کے لئے دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر قاری سید صداقت علی نے آرمی پبلک سکول پشاور کے شہداء کے لئے دعا کروائی)

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر خوراک قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 42، قاعدہ 71، قاعدہ 84 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ پشاور کے بارے میں تمام پارلیمانی پارٹیوں سے ایک ایک معزز نمائندے کو اظہار خیال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 42، قاعدہ 71، قاعدہ 84 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ پشاور کے بارے میں تمام پارلیمانی پارٹیوں سے ایک ایک معزز نمائندے کو اظہار خیال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 42، قاعدہ 71، قاعدہ 84 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ پشاور کے بارے میں تمام پارلیمانی پارٹیوں سے ایک ایک معزز نمائندے کو اظہار خیال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

بحث

سانحہ پشاور پر عام بحث

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پشاور میں جو سانحہ ہوا ہمارے پاس الفاظ نہیں کہ ہم ان خاندانوں کا دکھ ان کے ساتھ share کریں۔ پاکستان میں یقیناً ہر آنکھ اشکبار ہے، ہر دل بوجھل ہے، ہر کوئی فکر مند ہے اور اس موقع پر جو باضمیر، باشعور، باکردار اور محب وطن پاکستانی ہیں وہ سارے مل کر ایک page پر آئے ہیں۔ وہ سارے اپنے ذاتی مفادات، اپنے

vested interest کو ایک طرف رکھ کر ایک page پر آئے ہیں اور آج ایک ہی آواز ہے کہ ہم نے مل کر اس دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے جس طرح پریس کانفرنس کی اس میں انہوں نے بڑی مشکل سے الفاظ ادا کئے، ان کا دل اتنا بوجھل تھا، وہ اتنے غمگین تھے کہ ان کے لئے بات کرنا بڑا مشکل تھا۔ پیسا جانوں کا متبادل نہیں ہو سکتا مگر انہوں نے ایک blank cheque دیا یہ چیک خالی پیسے کے حوالے سے نہیں بلکہ ہم وہاں پر پنجاب کی طرف سے کسی قسم کی بھی services پیش کر سکتے ہیں تو وہ کریں گے۔ جونہی یہ واقعہ پیش آیا تو وزیر اعظم صاحب ایک دم پشاور گئے اور ساری پارٹیوں کو، سارے لوگوں کو اور ان ساری قوتوں کو جو شاید ویسے ایک میز پر نہ بیٹھتے وہ بیٹھے، ان کی بھی مہربانی کہ انہوں نے وزیر اعظم صاحب کے اس gesture کو welcome کیا اور وہاں گئے۔

جناب سپیکر! ہم بطور قوم بہت شرمندہ ہیں، جہاں ہمارے بچوں کے دلوں میں خوف ہے، جہاں ماؤں اور بہنوں کے دلوں میں خوف ہے وہاں ہم شرمندہ بھی ہیں۔ ہم خوف زدہ ہونے کے ساتھ شرمندہ بھی ہیں اور پھر غصے میں بھی ہیں مگر اللہ کی ذات ہمیں توفیق دے گی۔ پاکستان میں پہلے جتنے بھی مشکل مراحل گزرے ان میں اللہ کی ذات نے پاکستان اور پاکستانیوں کو سرخرو کیا اور اللہ کی ذات یہاں بھی ہماری مدد فرمائے گی۔ یہ unprecedented ہے دنیا میں کہیں بھی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ ہم بطور قوم کسی کو explain نہیں کر پا رہے، ہم بطور قوم کسی کو justify نہیں کر پا رہے کہ ہمارے ساتھ یہ کیوں ہوا؟

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری گزارش ہے کہ جیسے وزیر اعظم صاحب نے برملا کہا کہ ہم انشاء اللہ بہائے گئے خون کے ایک ایک قطرے کا بدلہ لیں گے، ہم سب کو بھی اپنا اپنا role ادا کرنا ہو گا۔ ہم بہت دکھی ہیں، ساری قوم دکھی ہے، یہاں وزراء بیٹھے ہیں، ممبران بیٹھے ہیں یقین کریں کہ کسی کے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ اس بارے میں یہاں پر کوئی بات کر سکیں۔ اگر بات کرنا چاہیں تو ان کے لئے بات کرنا بھی مشکل ہے۔ مجھے ایک بچی نے ایک شعر بھیجا میں وہ آپ سے بھی share کرنا چاہتا ہوں، میں کل پی ٹی وی پر گیا تو میں نے وہاں پر بھی یہ شعر پڑھا۔ میں آپ کی اجازت سے ایوان میں بھی یہ شعر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

اجڑے رستے، عجیب منظر ویراں گلیاں، بازار بند ہیں
کہاں کی خوشیاں کہاں کی محفل شہر تو میرا لہو لہو ہے

وہ روتی مائیں، بے ہوش بہنیں لپٹ کے نعشوں سے کہہ رہی ہیں
گئے تھے گھر سے سفید، کرتا سرخ کیوں ہے

جناب سپیکر! پھر ظلم کی انتہا دیکھیں کہ پرنسپل سکول سے باہر آئیں اور جب انہوں نے والدین کو دیکھا کہ وہ اپنے بچوں کے لئے رو رہے ہیں تو وہ واپس اندر گئیں کہ میں اپنے بچوں کو ساتھ لے کر آؤں گی اور جونہی اندر گئیں تو انہیں بھی گولیوں کا نشانہ بنادیا گیا، ایک اور ٹیچر کو آگ لگادی گئی۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے، جب رسول مقبول ﷺ جنگ پر جاتے تو کہتے کہ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو کچھ نہیں کہنا۔ یہاں ان معصوم بچوں کی جانوں کے ساتھ ہولناک تماشا کیا گیا جو ہم سب کے لئے شرمندگی کا باعث ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس important issue پر بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی ہمارے سینئر معزز وزیر فرما رہے تھے کہ سانحہ پشاور پر بات کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ میں سب سے پہلے تو حکومت پاکستان کو credit دیتا ہوں کہ معزز وزیراعظم پاکستان نے اس سانحہ کے فوراً بعد پشاور میں APC بلائی اور تمام سیاسی سٹیک ہولڈرز کو on board لیا، تمام اپوزیشن وہاں گئی اور بڑے اچھے decisions کئے۔ میں کوئی لمبی بات نہیں کروں گا، یہ سلسلہ 2000 سے شروع ہوا اور آج 2014 ہے، چودہ سال ہو گئے ہیں کہ یہ سفاک دہشت گرد اپنا ہدف جہاں مقرر کرتے ہیں وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ ہمارے پاکستان کے تمام اداروں کو جیسا کہ سیاسی پارٹیاں ایک page پر آئی ہیں اسی طرح ان اداروں کو بھی حکومت پاکستان کا ساتھ دینا ہوگا۔ اب وقت آ چکا ہے کہ سب سے اہم مسئلہ terrorism ختم کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اب وہ وقت ہے کہ تمام سیاسی پارٹیوں کو اپنے سیاسی اختلافات ایک طرف رکھ کر ایک page پر آنا ہے۔ سانحہ پشاور میں ہمارے بچوں کا خون بہایا گیا، میں تو راجہ صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ بات کروں گا کہ وہاں صرف گولیاں نہیں برسائی گئیں بلکہ وہاں بچوں کو ذبح بھی کیا گیا۔ یہ اتنا سفاکانہ جرم سرزد ہوا اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! میں مختصر عرض کرنے کے بعد یہی کہوں گا کہ اس میں پی ٹی آئی نے ایک اچھا کردار ادا کیا اور عمران خان صاحب خود وہاں پر گئے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے پی ٹی آئی کے معزز ممبران کو دعوت دی تھی لہذا ہمیں بھی پی ٹی آئی کے معزز ممبران کو دعوت دے کر اس مقدس ایوان میں بُلانا چاہئے۔ اب تمام فیصلے پارلیمنٹ میں کئے جائیں۔ ابھی صرف one point ایجنڈا ہونا چاہئے کہ ہم نے دہشت گردی کو ختم کرنا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسری بات نہیں ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خواتین ممبران کو بھی بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ابھی تشریف رکھیں۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کو بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔ اب سردار وقاص حسن مؤکل بات کریں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پاکستان کی تاریخ میں 16۔دسمبر کا دن سیاہ حروف سے لکھا جائے گا۔ میں اس وقت بطور پارلیمانی لیڈر یا ایم پی اے نہیں بلکہ ایک بیٹا، بھائی اور باپ ہونے کی حیثیت سے بات کر رہا ہوں۔ اس وقت ہر پاکستانی کے دل میں غم و غصہ ہے کہ آخر کس وجہ سے 16۔دسمبر کے سانحہ میں 130 سے زیادہ معصوم بچوں کی زندگیاں ضائع ہوئیں؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان سال 2000 سے لے کر اب تک اپنی بقا کی جنگ لڑ رہا ہے۔ ہمیں اس مقام تک آنے کے لئے چودہ سال لگے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے بچوں، ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور فوج کے جوانوں کی قربانیوں کو رائیگاں نہ جانے دیں۔ یہ وقت opposition کا نہیں بلکہ اتفاق، اتحاد اور ساتھ چلنے کا ہے۔ اگر اس نازک وقت پر ہم اکٹھے ہو جائیں اور یہ عہد کر لیں کہ ہم نے اپنی اپنی ذمہ داری نبھانی ہے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس جنگ کو جیتیں گے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس جنگ کو جیتیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جینوا کنونشن کے اندر بھی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے حقوق کو defend کیا جاتا ہے۔ ہم نے جس کے ساتھ جنگ کرنی ہے ہمیں تو ابھی تک اس کا علم بھی نہیں کہ وہ کون ہیں؟ ہمارے دشمن انسان نہیں بلکہ سفاک درندے ہیں۔ انسانوں سے تو بات ہو سکتی ہے لیکن درندوں سے نہیں۔ بارہ سے سولہ سال کی عمر کے بچوں کو مار دینا کس مذہب، قانون اور جنگ میں جائز ہے اگر آپ نے کسی سے بدلہ لینا ہے تو اس کی جگہ معصوم اور نہتے بچوں کو مار دینا کہاں کا انصاف ہے؟ یہ معصوم بچے تو ابھی تک پوری طرح دنیا بھی نہیں دیکھ سکے تھے کہ ان کے ساتھ اتنا ظلم ہو گیا۔

جناب سپیکر! ہم بطور ممبران پنجاب اسمبلی اس موضوع پر باتیں کر رہے ہیں، بہت اچھی بات ہے لیکن ہمیں ان خاندانوں کے دُکھ کا حل نکالنا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس درندگی پر قابو پانے کے لئے جامع حکمت عملی تیار کریں۔ بے شک پشاور میں جو کچھ ہوا ہمیں اس کا انتہائی دُکھ ہے۔ ہمیں اس بارے میں عملی طور پر contribute کرنا ہوگا۔ آپ اس بات کو مانیں گے کہ 16۔دسمبر سے لے کر آج تک ہر گھر کے اندر خوف، ڈر اور افسوس کی فضا ہے، ہمارے سکول بند ہو گئے ہیں اور ماؤں نے اپنے بچوں کو سکول بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ ہم سب بچوں والے ہیں، ہمارے بہن، بھائی اور اولادیں ہیں۔ کیا ہم ایک باعزت قوم ہونے کے باوجود خوف زدہ رہیں گے یا آنے والے وقت میں اس دہشت گردی کا کوئی سدباب کریں گے؟ میری آپ کی وساطت سے اس ایوان سے صرف اتنی گزارش ہے کہ ہم اس ذمہ داری کو اپنے اُوپر لیں، ہم اس دہشت گردی پر قابو پانے کے لئے ایک طریق کار اور ضابطہ طے کریں۔ ہم اس قومی مسئلہ کے اندر اپنی contribution ضرور دیں۔ ہم وفاقی حکومت، میاں محمد نواز شریف، عمران خان اور چودھری پرویز الٰہی کے ساتھ ہیں لیکن اب وقت actually concrete حکمت عملی بنانے، پالیسی طے کرنے اور contribute کرنے کا ہے۔ میں اپنے حلقے کی ذمہ داری لوں۔ یہاں ایوان میں پورے پنجاب کے نمائندے بیٹھے ہیں یہ سب اپنے اپنے حلقے کی ذمہ داری لیں۔ ہم یہ دیکھیں کہ وہاں پر کون شرپسند ہیں، کون منفی سرگرمیاں کر رہا ہے یا کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اور ہم یہ بھی دیکھیں کہ کس کا کس کے ساتھ تعلق واسطہ ہے۔ ہمیں بطور ممبران پنجاب اسمبلی ایک لائحہ عمل بنانا اور پالیسی وضع کرنی ہے۔ اگر انہوں نے ہمارے 130 بچے شہید کئے ہیں تو ہمیں ان دہشت گردوں سے خون کے ہر قطرے کا بدلہ لینا ہے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم یہ بدلہ کیسے لیں گے؟ یہ بدلہ ہم سب باتیں کر کے نہیں لے سکتے بلکہ اس کے لئے ہمیں ایک لائحہ عمل بنانا ہوگا۔ اگر ہم آپس میں اتفاق واتحاد سے چلیں گے تو پھر ضرور کامیاب ہوں گے۔ اس میں کوئی بحث نہیں کہ ہم سب کا دشمن ایک ہے اور اس نے ہمارے بچوں کو مارا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ آنے والا وقت بہت خطرناک ہے۔ آنے والے وقت کے اندر دشمن نے بھرپور کوشش کرنی ہے کہ ہماری commitment، اعتماد، اتفاق اور اتحاد کو ٹھیس پہنچائی جائے۔ ہمارے دشمن نے یہ بھی کوشش کرنی ہے کہ ہمارے بچوں اور اداروں کو threat کیا جائے۔ میں حزب اختلاف کا ممبر ہونے کے ناتے نہیں بلکہ ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اس بات کی commitment دیتا ہوں کہ میں ہر قسم کا خطرہ مول لینے کے لئے تیار ہوں کیونکہ میں نے اپنے بچوں کے لئے ایک پُرامن پاکستان بنانا ہے اور اپنے بچوں کو خوف، خطرے اور ڈر کے اندر

نہیں چھوڑنا۔ یہ آپ اور موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کو understand کرے۔ ہم عوام کو صرف باتیں کر کے نہ بہلائیں بلکہ عملی طور پر اس کا حل نکالیں۔ ہم نے اینٹ کا جواب پتھر سے دینا ہے اور اس پر کسی قسم کا کوئی compromise نہیں کرنا، اگر ہمارا ایک آدمی شہید ہو گا تو ہم ان کے دس آدمی ماریں گے اور یہی ہماری پالیسی ہونی چاہئے۔ ہم دہشت گردوں کا مقابلہ کریں گے، ان کا پیچھا کریں گے اور ان کو ختم کر کے دم لیں گے۔ یہ commitment حکومت کی طرف سے آنی چاہئے۔ پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے تمام معزز ممبران بالکل حکومت کے ساتھ ہیں۔ ہم سب سانحہ پشاور سے متاثرہ خاندانوں، ماؤں، بہنوں اور بچوں کے ساتھ ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے اس ایوان کے اندر بات کرتے ہوئے بارہ سال ہو چکے ہیں لیکن آج ایسا لگتا ہے کہ شاید زندگی کا سب سے مشکل لمحہ ہے کہ جب میں سانحہ پشاور کے حوالے سے بات کر رہی ہوں۔ میرا اپنا بیٹا پندرہ سال کا ہے اور ذبح کئے ہوئے بچوں کی تصاویر دیکھ کر جب اُس نے مجھ سے یہ کہا کہ "ماما! اس بچے کی شکل مجھ سے کتنی ملتی ہے" تو میں تڑپ کر رہ گئی۔ جس ماں نے اس پندرہ سال کے بچے کو کھویا ہے وہ کس کرب اور تکلیف سے گزر رہی ہو گی؟

(معزز خاتون ممبر نے روتے ہوئے الفاظ ادا کئے)

جناب سپیکر! آج وقت ہے کہ ہم ان تمام لوگوں کا سوشل بائیکاٹ کریں جو کہ اس جنگ کو اپنی جنگ نہیں سمجھتے، ہمیں ان لوگوں کا سوشل بائیکاٹ کرنا ہے جو آج بھی طالبان کو اپنے بھائی کہتے ہیں، ہمیں ان Media Houses کا سوشل بائیکاٹ کرنا ہے جو آج بھی ان لوگوں کو اپنے پروگراموں میں بٹھاتے ہیں جو کہ اس issue کی مذمت بھی نہیں کرتے بلکہ ہمارے زخموں پر نمک چھڑکتے ہیں۔ آج میں صرف اس ایک point پر بات کرنا چاہتی تھی۔ آج پوری قوم کو ایک ساتھ ہونا ہے اور اُس میں میڈیا کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ بحیثیت ایک پاکستانی اور ایک ماں میرے زخموں پر نمک چھڑکا گیا ہے جب ایسے لوگوں کو ٹی وی چینلز پر لا کر بٹھایا جاتا ہے جو اُس واقعہ کی مذمت بھی نہیں کرنا چاہتے اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ یعنی دہشت گرد ہمارے بھائی ہیں۔ یہ لوگ ہمارے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں؟ ہمارے اُن بچوں کی وہ تصویریں دیکھی نہیں جا سکتیں جو تصویریں public کی گئیں۔ بچے ایک دوسرے کے اُوپر گرے ہوئے ہیں اور جس طرح سے اُن کا خُون بکھرا ہوا ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ اس سے بڑا سانحہ کبھی ہو سکتا ہے یا ہو گا۔ ہماری پاک فوج جو اس وقت قربانیاں دے رہی ہے اُن کو سلام ہے، اُن تمام

civilians کو سلام ہے جو اس وقت ملک میں دہشت گردی کا شکار بن رہے ہیں۔ کل یہ آگ کسی کے بھی گھر پہنچ سکتی ہے۔ آج کسی کا بچہ اگر اُس کے پاس نہیں رہا تو یہ guarantee نہیں ہے کہ ایسے حالات رہے تو ہم میں سے کسی کا بچہ سلامت رہے گا۔ اب بھی اگر ہم نے ہوش کے ناخن نہ لئے تو بہت دیر ہو جائے گی۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ میڈیا کسی بھی معاشرے کا آئینہ دار ہوتا ہے تو اس جنگ کو آگے لے جانے کے حوالے سے اس وقت میڈیا کے اوپر بہت بڑی ذمہ داری ہے تو میں ہاتھ جوڑ کر اپنے میڈیا سے گزارش کرتی ہوں کہ خدا کے واسطے ملک دشمنوں اور ملک کے بے گناہ لوگوں کے بیچ میں لائن کھینچئے کیونکہ ہمارے میڈیا والوں کے گھروں میں بھی بچے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میڈیا والے بھی آپ ہی کی طرح پاکستانی ہیں۔ وہ آپ کے ساتھ ہیں جس طرح آپ سمجھتے ہیں وہ بھی انشاء اللہ اپنی ذمہ داری کا مظاہرہ کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں صرف یہ التجا کرنا چاہتی ہوں کہ اس وقت ووٹوں کا خیال کیجئے، نہ اس وقت rating کا خیال کیجئے، اس وقت صرف یہ خیال کیجئے کہ پاکستان ہے تو ہم سب ہیں اور اس پاکستان کی خاطر ہمیں ہر قربانی دینی ہے۔ میں بھی ایک شعر کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں:

پھول دیکھے تھے جنازوں پہ ہمیشہ شوکت
آج میری آنکھ نے پھولوں کے جنازے دیکھے

بہت شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، چیمہ صاحب!

چوہدری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پاکستان آج تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہا ہے۔ یقیناً اس واقعہ کے حوالے سے نہ تو وہ الفاظ ہیں جن کے ذریعے اُن خاندانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جائے، نہ ہی وہ الفاظ کہنے سے اُن کے غم کو دُور کیا جا سکتا ہے جن کے بچے شہید ہوئے اور اس دُنیا سے چلے گئے اُن کو ہم جتنی بھی تسلی دیں، ہم اظہار ہمدردی کے لئے اُن سے جتنے بھی کلمات کہیں لیکن اس سے اُن کا وہ جگر واپس آ سکتا ہے نہ اُن کا چھینا ہوا بچہ ہم واپس دلا سکتے ہیں لیکن صرف تسلیاں دی جا سکتی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد تمام political parties نے یکجا ہو کر حکومت پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان کے ساتھ پشاور میں All Parties Conference میں بیٹھ کر یکجہتی کا اظہار کیا اور کچھ فیصلے کئے۔ اُن فیصلوں پر عملدرآمد ہوتا ہوا بھی نظر آتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ یہ کوئی پہلا واقعہ

نہیں ہوا کیونکہ اس سے پہلے بھی اس طرح کے واقعات ہوتے رہے اور اُن دشمنوں کو ہم کیا پہچانیں کہ وہ ہماری صفوں میں سے ہیں، کہاں سے ہیں کیونکہ یہ تو ہمارے ملک کے اندر کی جنگ ہے۔ ہم کسی دشمن ملک کے ساتھ نہیں بلکہ ہم اپنے ملک کے اندر جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہم نے جس دشمن کو خود ہی پالا، اُس کو پال پوس کر آج اس مقام تک پہنچایا اس لئے میں کہوں گا کہ ماضی کی حکومتوں اور ہم سب کا اس میں عمل دخل ہے کہ ہم نے آج سے پہلے ایسے steps کیوں نہیں اُٹھائے کہ ہم ان واقعات کو روک سکیں؟ دُکھ اس بات کا ہے کہ جب یہ واقعات ہوتے ہیں ہم اسی طرح اکٹھے ہو کر یہ الفاظ، یہ باتیں، یہ strategies اور ان پر عملدرآمد کرنے کی planning بھی کرتے ہیں لیکن اُن پر عمل ہوتا ہوا مجھے تو پچھلے بیس سال سے نظر نہیں آیا۔ جہاں پر ہماری سوچ رُک جاتی ہے وہاں سے ان کے معاملات شروع ہوتے ہیں جہاں پر ہم نے توجہ ہی نہیں دی۔

جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ جب ہم اپنا سالانہ بجٹ پیش کرتے ہیں تو ہمیں دہشت گردی کے ان معاملات کو top priorities پر لینا چاہئے لیکن ماضی کی حکومتوں اور موجودہ برسراقتدار لوگوں کی طرف سے بھی پچھلے budgets کے اندر کوئی ایسے اقدامات اُٹھائے ہوئے نظر نہیں آتے جس سے پتا چلتا ہو کہ بجٹ کا کثیر حصہ ایسے اقدامات پر صرف کیا جائے گا جس پر ہم کم از کم یہ کہہ سکیں کہ ہم یہ یہ اقدامات کر کے اُن کے مقابلے کی طرف آ رہے ہیں۔ بجٹ کے اندر اس کے لئے بہت ساری رقم مخصوص ہونی چاہئے جس سے ہمیں جدید آلات لانے چاہئیں جن سے ہم ان لوگوں تک پہنچ سکیں۔ آج بھی جب یہ واقعات ہوتے ہیں تو ہماری پولیس اور دوسری ایجنسیاں جاتی ہیں تو وہ آج بھی اُن کے prove اکٹھے کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمارے پاس وہ جدید اسلحہ اور وہ جدید equipments ہی نہیں جن سے ہم اُن کی شناخت کر سکیں۔ نادرا کے پاس ایسے equipments ہیں لیکن اُن کے پاس بھی اتنے جدید equipments نہیں کہ اُن کے خلاف ثبوت اور گواہیاں اکٹھی کر سکیں وہ دہشت گرد جب پکڑے جاتے ہیں اور ہمارے پاس ثبوت نہیں ہوتے تو عدالتیں اُنہیں صرف اس بناء پر بری کر دیتی ہیں کہ اُن کے خلاف ثبوت یا گواہی نہیں ہے یا شواہد ناکافی ہیں کہ ان کو سزا دی جائے۔ بری ہونے کے بعد باہر نکل کر وہ مجرم کتنا بڑا حوصلہ لیتا ہے اور پھر یہ واقعات در واقعات ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جب ضربِ عضب کو plan کیا گیا تو ہمیں یہ بھی plan کرنا چاہئے تھا کہ اس کا ردعمل بھی ہوگا اور اُس کے لئے ہمیں اپنی اور اپنے عوام کی دیکھ بھال کے لئے مکمل ہم آہنگی اور ایسے اقدامات اُٹھانے چاہئیں تھے کہ جن سے ہم کم از کم اُن کا مقابلہ کر سکتے۔ ہم نے آپریشن شروع کر دیا

لیکن اُس کے ردعمل کا سامنا کرنے کے لئے کوئی ایسے اقدامات نہیں اُٹھائے گئے جس کی وجہ سے 16-دسمبر کو اتنا بڑا واقعہ ہوا کہ 140 کے قریب ہمارے بچے اور اساتذہ شہید ہوئے، اُن کے ساتھ بہت بڑا ظلم کیا گیا اور ٹیچرز کو ذبح کیا گیا۔ مجھے ایک جاننے والے نے بتایا کہ اس واقعہ میں اُن کا ایک بھتیجا شہید ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب دہشت گرد آڈیٹوریم میں آئے تو اُس وقت بچوں کو ایک بریگیڈئر صاحب First Aid, Equipments and Self Safety پر لیکچر دے رہے تھے۔ انہوں نے اندر آ کر پوچھا کہ یہاں پر فوجیوں کے بچے کون سے ہیں تو کئی بچوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ یہ فوجی وردی میں آئے ہیں تو شاید یہ بھی اُسی لیکچر یا ٹریننگ کے حوالے سے کوئی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ جب بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے تو انہوں نے کہا کہ اپنے ڈیسک کے اوپر ہاتھ رکھ لیں۔ کچھ بچوں نے ڈیسک کے اوپر ہاتھ رکھے تو اُن کی انگلیاں کاٹ دی گئیں۔ پھر کنپٹی پر اُنہیں فائر کئے گئے، اتنا بڑا ظلم؟ ہمارے قائدین نے صحیح کہا ہے کہ ہم نے ان کا بدلہ لینا ہے اور پھر مجھے دُکھ اس بات کا ہوتا ہے کہ ایک فیصلہ ہوا ہے کہ ایسے لوگوں کو سزائے موت دی جائے جن کو عدالتوں سے سزا ہو چکی ہے اور آج باہر کی کچھ طاقتیں کہتی ہیں کہ انہیں سزائے موت دی گئی تو ہم پاکستان کے ساتھ تعلقات ختم کر دیں گے۔ او بھائی! جب بنگلہ دیش میں سزائے موت دی گئی تو وہاں پر تو کسی نے شور نہیں مچایا۔ انڈیا جو ظلم کشمیر میں کر رہا ہے اور جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے وہاں ان کو سزائے موت دی جاتی ہیں وہاں تو کوئی اٹھنے والا نہیں ہے۔ کیا پاکستان میں یہ لوگ اور باہر کی طاقتیں ہیں جو یہ سب کچھ کروا رہی ہیں؟ ایک طرف تو ہمارے ساتھ ظلم ہوتا ہے، دوسری طرف ہم ایک ایسی لڑائی لڑ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ دہشتگردی کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں تو یہ جنگ ان کی بھی ہے۔ وہ ہماری کیا مدد کرتے ہیں؟ کوئی مدد نہیں کرتے۔ ہم ان کی جنگ کیوں لڑیں بلکہ ہم اپنے ملک کی بقاء کی بات کریں اور اپنے ملک کے لئے سب کچھ سوچیں۔

جناب سپیکر! آج وقت ہے کہ ہمیں اپنے ملک پاکستان کے لئے پہلے پاکستان کے حوالے سے سوچنا ہوگا۔ ہمیں پہلے پاکستان کے لئے سوچنا ہے اور ہمیں پاکستانی بن کر سوچنا ہے۔ ہمیں ان لوگوں کا آلہ کار نہیں بننا جو ہمیں استعمال کریں۔ پاکستان جہاں پر سب سے زیادہ دہشتگردی ہو رہی ہے اور جہاں پر سب سے زیادہ خون ریزی ہو رہی ہے۔ اس کے بعد بھی یہ do more اور die more کے الفاظ استعمال کریں۔ ہمیں حکمران بتائیں کہ یہ ہمارے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ میرے نزدیک اب ہم نے جس یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے اسی کا مظاہرہ ہم پہلے کر لیتے تو اچھا تھا لیکن چلیں دیر آید درست آید۔ ہم اب بھی

عمل کر لیں تو اس کے نتائج تک پہنچ جائیں اور ان لوگوں تک پہنچیں جو اس کے پیچھے ہیں کیونکہ جو اصل planners ہیں ان کا قلع قمع کرنا ضروری ہے۔ ہم یہاں پر ایسے اقدامات اٹھائیں اور میری پنجاب حکومت سے بھی گزارش ہو گی کہ عوام کے تحفظ کے لئے اقدامات اٹھائیں۔ ہماری grants بند کر دی جائیں، بجٹ کا زیادہ سے زیادہ حصہ انہی کاموں پر خرچ کیا جائے، ایک سال کے لئے ایسی ایمرجنسی کا انعقاد کیا جائے اور بجٹ صرف اور صرف دہشتگردی کے خلاف استعمال ہونا چاہئے۔ ہمیں دہشتگردی کے خلاف اقدامات کو top priority پر اور باقی تمام معاملات کو ایک طرف رکھنا چاہئے۔ اگر ہم دہشتگردی پر قابو پائیں گے تو ہماری تجارت بہتر ہو گی، امن وامان کی صورتحال بہتر ہو گی اور ہمارا ملک ترقی کرے گا۔ اس طرح باقی معاملات بھی بہتر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں اس وقت ایسے اقدامات اٹھانے چاہئیں جو دہشتگردی کے خلاف ہوں۔ ہمیں موٹرویز چاہئیں اور نہ میٹرو بسیں چاہئیں خدارا یہ پیسا دہشتگردی کے خاتمے کے لئے لگائیں۔ میری حکومتی بنچوں پر بیٹھے صاحبان سے گزارش ہو گی کہ خدارا اپنی لیڈرشپ کو کہیں، ہم بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ دہشتگردی کے خاتمے کے لئے اقدامات کریں۔ یہ پولیس کو اچھے ہتھیار دیں اور مضبوط فورس بنائیں۔ دہشتگردی کے خلاف ایک محکمہ بنا دیا گیا ہے لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ اس کو ایسا کوئی بجٹ نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ اس کے لئے بجٹ مختص کیا جائے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس ادارے کے لئے 20۔ارب روپیہ مختص کیا گیا تھا لیکن اس کو صرف 9 کروڑ روپیہ release کیا گیا ہے۔ خدارا فورسز کو جدید قسم کی ٹریننگ کرائی جائیں، ایلیٹ فورس کو ٹرینڈ کیا جائے، ایسی فورسز بنائی جائیں جو ان لوگوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کو آگاہی دی جائے اور بچوں کے تحفظ کے لئے سکولوں کے لئے سکیورٹی کے حوالے سے جو اسامیاں خالی پڑی ہیں ان کو پُر کریں۔ اس طرح کے اقدامات اٹھائیں جیسے national strategy کے ساتھ ساتھ provincial strategy بھی بنائیں تاکہ دہشتگردی کا قلع قمع کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں موجودہ حکومت کو دہشتگردی کے issue پر اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے، اپنی لیڈرشپ چودھری شجاعت صاحب اور چودھری پرویز الٰہی صاحب کی طرف سے تعاون کی مکمل یقین دہانی کراتا ہوں۔ ہم اس معاملہ میں آپ کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ میں آخر میں اپنی پارٹی اور تمام اپوزیشن ممبران کی طرف سے کہتا ہوں کہ ہم شہید ہونے والے بچوں، اساتذہ اور

سکیورٹی کے عملہ کے خاندانوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر دے اور شہداء کی قبروں کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنائے۔(آمین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا محمد ارشد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ایک افسوسناک واقعہ ہوا جیسا کہ میرے بھائیوں نے بھی ذکر کیا ہے کہ 16۔دسمبر 1971 کا سانحہ ہی نہیں بھولا تھا کہ اس 16۔دسمبر کو ایسا سانحہ ہوا ہے کہ قوم کے معصوم بیٹے اور وہ کھلے ہوئے پھول جن کو مرجھایا گیا۔ یہ ایک سازش ہے۔

جناب سپیکر! آج اگر ضرب عضب ہو رہا ہے تو وہ بھی قوم کے بیٹے ہیں، افواج پاکستان کے بیٹے پوری قوم کے تحفظ کے لئے، ساٹھ ہزار معصوم پاکستانیوں اور تقریباً دس ہزار پاک فوج کے جوانوں کو شہید کرنے والے شرپسند عناصر کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ اب پوری قوم کو اکٹھے ہو کر پاکستان کی حفاظت کرنی ہے۔ یہ پاکستان تقریباً ستر لاکھ ہجرت کرنے والوں کا پاکستان ہے جو اپنا گھر بار چھوڑ کر آئے تھے۔ یہ پاکستان تقریباً بارہ لاکھ شہداء کا پاکستان ہے۔ میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان اور دیگر پارٹیوں کے لیڈر پشاور موقع پر گئے۔ میں چیف آف آرمی سٹاف اور تمام پارٹیوں کی لیڈر شپ کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے قومی یکجہتی کا عملی طور پر ثبوت دیا۔

جناب سپیکر! افغانستان، امریکہ بہادر یا انڈیا ہو پاکستان کے اندر جو شر انگیزی پھیلائی جا رہی ہے یہ انٹرنیشنل سازش کا حصہ ہے۔ انشاء اللہ ان شرپسند عناصر کا مقابلہ ڈٹ کر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سات آٹھ سال سے سزائے موت کے ملزمان جو جیلوں کے اندر اپنی اپنی حکومت بنا کر بیٹھے ہوئے تھے ان کو سزائے موت ملنی چاہئے تھی۔ اب انشاء اللہ 7136 کے قریب ملزمان کو سزائے موت ملے گی۔ ہم سب مسلمان ہیں اور شریعت کے لحاظ سے ان کو سزائے موت دینا اور پھانسی دینا ہی ہماری ذمہ داری اور ڈیوٹی ہے۔ اس کے لئے آج جو پارلیمنٹ کے ممبران کمیٹی میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں سے recommendation آئے گی لیکن ہم سب کو بھی اپنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا ہے۔ یہ پاکستان ہم سب کا پاکستان ہے۔ آج پنجاب اسمبلی کا یہ دس کروڑ عوام کا ایوان اپنے ان معصوم بچوں بچیوں کے والدین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک کے صدقے کہ جس کے قبضہ میں ہم سب کی جان ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی زندہ رہ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کسی کو مار سکتا ہے۔ یہ شرپسند عناصر جس طرح معصوم شہریوں کو شہید کر رہے ہیں انشاء اللہ ہم ان کا جینا پاکستان کے اندر حرام

کر دیں گے اور وہ تباہ و برباد ہوں گے۔ وہ معصوم شہداء جنتی ہیں ان کا خون رنگ لائے گا۔ ہم سب متحد ہیں اور ہم سب کو متحد ہو کر سب سے پہلے اپنے مذہب کے دشمن، اپنے ملک کے دشمن، اس معاشرے کے دشمن اور اس قوم کے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ یہ قائداعظم کا پاکستان ہے۔ یہ 19 کروڑ عوام کا پاکستان ہے یہ محفوظ ہے تو ہم سب ممبران صوبائی اسمبلی بھی ہیں اور سب کچھ ہیں۔ آج وزیراعظم صاحب نے جو bold step لیا ہے اور تمام پارٹیوں کی لیڈرشپ اکٹھی ہوئی ہے جس سے دشمن کو ایک message convey ہوا ہے انشاء اللہ اس کی وجہ سے بھی شرپسند عناصر مکمل طور پر ناکام ہوں گے، ضرب عضب کامیابیوں سے ہمکنار ہو گا اور ان دشمنوں کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! 16۔دسمبر کو پشاور میں ایک انتہائی خوفناک واقعہ پیش آیا جس پر آج پوری قوم افسوس میں ہے۔ میرے بہت سارے معزز ساتھیوں نے کافی باتیں کی ہیں تو اس حوالے سے جو دکھ ہے وہ اپنی جگہ پر ہے اس کو دہرانے سے وہ کم نہیں ہو گا۔ میں اس میں سے کچھ چیزیں محسوس کرتا ہوں خاص طور پر اس طرح کے موقع پر ملزمان اور terrorist organizations کو عبرتناک سزا دینی چاہئے بلا تفریق خواہ وہ کوئی بھی ہو کیونکہ انہوں نے بلا تفریق انسانیت کا قتل کیا ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جو بچے انہوں نے پشاور میں شہید کئے ہیں basically یہ نسل کشی کی ایک قسم ہوتی ہے۔ وہ بچے بڑے ہوتے تو کل کو ان میں سے کوئی جنرل بنتا، کوئی ہمارے جیسا ممبر پارلیمنٹ بنتا اور کوئی انجینئر یا ڈاکٹر بنتا۔ میرے خیال میں انہوں نے ہمارے اور ہماری قوم کے بچوں کے ساتھ جو سفاکانہ سلوک کیا ہے اس کے بعد ہمیں humanitarian laws یا ان سب کو ایک طرف رکھ دینا چاہئے، ہمیں سب سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ جو بندہ بھی terrorist ہے یا terrorist organization کا خیر خواہ بھی ہے وہ انسان ہی نہیں ہے کیونکہ جو انسان ہے وہ انسانیت کا قتل نہیں کر سکتا۔ مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لال مسجد کے خطیب مولوی عبدالعزیز صاحب نے اس واقعہ کو condemn نہیں کیا۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! ایسی باتوں کو چھوڑیں آپ کوئی اور بات کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں ہمارے وزیراعظم صاحب نے اپنی speech میں کہا تھا کہ جو بندہ بھی اس میں involve ہو گا اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا اگر ایک بندہ

اسلام آباد شہر میں بیٹھ کر on air ہماری قوم کے جذبات کے خلاف میڈیا میں ایسی بات کرتا ہے تو اس کے خلاف ایکشن نہ لینا ایک غلط چیز ہے۔ اس کے علاوہ جس طرح کی تصاویر اور ویڈیوز میڈیا پر دکھائی گئی ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں کیونکہ ٹی وی چھوٹے بچے اور کمزور دل حضرات بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں اس لئے ان چیزوں پر legislation کی ضرورت ہے کہ ان چیزوں کو ایک حد تک دکھانے کی اجازت ہونی چاہئے کیونکہ یہ نہ صرف ہمارے ملک اور معاشرے بلکہ دنیا میں ایک negative image چھوڑتے ہیں۔ میں گورنمنٹ سے اپیل کروں گا کہ اس پر kindly legislation لے کر آئے یا اس کے بارے میں کچھ سوچے اور secondly جو survivors ہیں، جو بچے وہاں سے ہماری فورسز نے زندہ بچا لئے ہیں گورنمنٹ کو ان کی counseling کے لئے steps لینے چاہئیں کیونکہ جو ان بچوں نے وہاں سفاک چیزیں اور منظر دیکھے ہیں وہ ان کے دلوں پر نقش ہیں لہذا ہمیں ان کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یاد پڑتا ہے کسی دور میں جب ہم ایچی سن جایا کرتے تھے وہاں پر آرمی آیا کرتی تھی اور وہ ان students کو جو off age ہو جایا کرتے تھے ان کو ٹریننگ دیا کرتی تھی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہمیں دوبارہ اس طرح کی trainings start کرنی چاہئیں اور ہمیں اپنے ہر سکول میں students اور اساتذہ کو اتنی traning اور سمجھ بوجھ دینی چاہئے کہ اگر اللہ معاف کرے اس طرح کا کوئی ناگزیر واقعہ ہو جائے تو انہوں نے اپنی حفاظت کس طرح سے کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم لوگوں کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ کون سا ملک اس واقعہ میں involve ہے یا کون سا ملک اس میں involve نہیں ہے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ ہمارے اوپر حملہ کیا گیا ہے اگر امریکہ پر نائن الیون کو حملہ کیا جائے اور امریکہ سات سمندر پار پوری دنیا پر اس کے نتیجے میں حملہ کر سکتا ہے اور بارڈرز اور دوسری ہر چیز بھول سکتا ہے تو ہمارے ساتھ جتنی بربریت ہوئی ہے ہماری عوام کا جس طرح سے یہاں پر خون بہایا جا رہا ہے کیا ہم اس چیز کو نہیں دیکھ سکتے کہ کون ہمارا دشمن ہے اور ہم اس سے اپنا دفاع کیسے کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ ہم لوگوں کو بلا تفریق اگر افغانستان میں بھی strike کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تو ہمیں وہاں پر آپریشن یا strike کرنی چاہئے۔ ہمیں اپنے ملک دشمن خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں ان کا خاتمہ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ جناب سپیکر! میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آج ہم ان حالات میں اس وجہ سے ہیں کہ بارہ سال پہلے جب یہ بربریت شروع ہوئی تو ہم نے اس وقت آپریشن ضرب عضب شروع نہیں کیا اگر ہم نے اس وقت اس طرح کے آپریشن کئے ہوتے تو شاید آج ہم ان حالات میں نہ ہوتے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہر constituency ہر area میں ہم کو چاہئے کہ through public representative یا local representative ہم لوگ اس بات کو ensure کریں کہ ایک public watch system create کیا جائے، ہماری public اور agencies سب مل کر اس پر work کریں اور ہم اس بات کو ensure کریں کہ ہمارے گلی محلوں اور ہر جگہ سے اس طرح کے ناگزیر واقعات کا خاتمہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! الفاظ میرا ساتھ دے رہے ہیں اور نہ ہی دل میں اتنی طاقت ہے کہ اس سانحہ پر افسوس کا اظہار کر سکوں۔ آپ دیکھیں کہ جو 16۔دسمبر کو آرمی پبلک سکول میں واقعہ ہوا ہے اس کی کڑیاں کہاں مل رہی ہیں۔ 16۔دسمبر 1971 کو ہمارا بازو کاٹ دیا گیا تھا اور 16۔دسمبر ہی کو ہماری نسل کشی کی جا رہی ہے۔ وہ معصوم پھول جو ابھی کھلے بھی نہیں تھے کہ مرجھا گئے اور پشاور کی سب گلیاں خون سے سرخ ہو گئیں، ان بچوں کا خون رو رو کر پکار رہا ہے کہ ہم نے تو ابھی کوئی زندگی کی بہار بھی نہیں دیکھی تھی۔ یہ ہمارے وطن عزیز میں کیا ہو رہا ہے اور کون اس وطن کو لوٹ رہا ہے؟ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ جب اتنے دن پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ security risk ہے تو ہماری internal security کہاں تھی، کیوں نہیں internal security کو مضبوط بنایا گیا اور ہمیں یہ محرکات بھی تو جاننے ہیں کہ کیسے یہ دہشت گرد سکیورٹی فورسز کی یونیفارم پہن کر اندر داخل ہو گئے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! مہربانی جو بات note کر لی گئی ہے اس کو repeat نہ کریں، کوئی اور بات کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پہلے کسی نے internal security کی بات نہیں کی، میں کر رہی ہوں۔ ہمیشہ جب کسی ملک میں ایسے risky factor ہوتے ہیں تو internal security بہتر کی جاتی ہے کیونکہ external security بارڈرز پر ہوتی ہے جبکہ internal security ملک کے اندر ہوتی ہے۔ جو ہمارے بچے شہید ہوئے ہیں، ہمارے دل کا خون ہو گیا ہے، ہمیں پتا تو چلے یہ ہوا کیا ہے، اس کی

کڑیاں کہاں مل رہی ہیں؟ وزیر اعظم صاحب نے پھانسی کی سزا کو revive کر کے بہت اچھا کیا ہے کہ لوگ آئندہ جرم کرنے سے پہلے یہ سوچیں گے کہ اگر میں یہ جرم کروں گا تو میرے بھی گلے میں پھانسی کا پھندہ ہوگا لیکن ہمیں grass root تک جانا ہے اور ہمیں دیکھنا ہے کہ ہمارے وطن کو کون کاٹ رہا ہے۔ ایک طرف ضرب عضب جاری ہے اور دوسری طرف ہماری صفوں میں انتشار پھیلا کر اور نفرتیں ڈال کر ہمارے بچوں کو چھلنی کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اللہ کے فضل سے ساری قوم سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہم افسوس کا اظہار تو کر رہے ہیں لیکن ہمیں لفظوں کی بجائے عملی جامہ پہنانا ہوگا ہم ہر روز اس طرح کے واقعات کے متحمل نہیں ہو سکتے، میں اپنی بات کا اختتام ایک شعر پڑھ کر کر رہی ہوں۔

پھول تو دو دن کی بہار دکھلا کر مرجھا گئے
حسرت ان غنچوں پر ہے جو بن کھلے ہی مرجھا گئے

جناب سپیکر: جی، ذوالقرنین ڈوگر صاحب!

ملک ذوالقرنین ڈوگر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی جماعت مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے اس سانحہ پشاور کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور اس موقع پر ہماری تمام پولیٹیکل جماعتوں اور ان کے قائدین نے جس یکجہتی کا ثبوت دیا ہے وہ انتہائی قابل تعریف ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب یہ ملک دشمن ہماری اس قومی طاقت کے سامنے نہیں ٹھہر سکیں گے۔ دنیا میں بہت سارے واقعات ہوئے ہیں لیکن ایسا سفاکانہ اور درندگانہ انداز پہلی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ان ظالموں نے پھول جیسے بچوں کو بھی نہیں بخشا، یہ دکھ وہی لوگ جان سکتے ہیں جن کے ساتھ یہ بیتی ہے، وہ ماں جانتی ہے اور وہ باپ جانتا ہے۔ جس تن لاگے وہ تن جانے۔ ان میں سے ایک بچہ میرے حلقے ننکانہ کا بھی رہائشی تھا وہ بھی اس سانحہ میں شہید ہو گیا اور وہ تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا اس کا والد پشاور میں انجینئرنگ کور میں سروس کرتا تھا۔ ہم اس بچے کے جنازے میں شریک ہوئے تو اس کے والد کی جو حالت ہم نے دیکھی وہ ایسی تھی جس طرح کوئی انسان پتھر کا بن گیا ہو کہ اس کو کوئی پتا نہیں کہ میں اس دنیا میں ہوں یا نہیں۔ میں اس موقع پر ان سب شہیدوں کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے والدین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ اس واقعہ پر ایک شاعر نے کچھ اس طرح منظر کشی کی ہے کہ:

اس ملک کو جنگل بنا دیا کس نے
اس کو دیکھوں تو خوف آتا ہے
سَر جھکانے کی بھی حد ہے کوئی
اب تو دہلیز کو سَر لگتا ہے
میں بھی سجاتا ہوں پلکوں پہ لہو کی بوندیں
تُو بھی ہاتھوں پہ لگا رنگ حنا رہنے دے
نہ دوست کہہ سکوں اس کو، نہ وہ حریف لگے
ربط و ضبط میں ایسا کمال رکھتا ہے
وہ تیری آنکھوں میں جو بجھ سا گیا ہے
وہی میری محبت کا صلہ لگتا ہے

میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد وارث کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ میں اپنی بات کا start ایک شعر سے کروں گا کہ:

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

جناب سپیکر! دو تین دن پوری قوم سکتے میں تھی اسی طرح میری حالت بھی تھی۔ میں نے اپنے پوتوں کو سکول بھیجتے ہوئے پھر روک لیا کیونکہ مجھ میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ میرے بچے سکول چلے جاتے۔ جس طرح پہلے ایک شعر بھی بیان کیا گیا ہے تو اب پھولوں کے جنازے دیکھ کر یہ استطاعت نہیں رہی کہ بچوں کو سکول بھیج سکیں یا کوئی اور کام کر سکیں۔ آج میں یہاں اس forum سے ان والدین کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتا ہوں اور سوائے انہیں جھوٹی تسلیاں دینے کے اور کر بھی کیا سکتا ہوں؟ آج میری ساری قیادت اکٹھی ہوئی ہے اور ہمارے لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہم ان کی تعریف کریں لیکن میں کیا کروں کیونکہ میرا دل نہیں چاہتا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں جو دن دیکھنے پڑ رہے ہیں یہ ہماری سیاسی کوتاہیوں اور سیاسی عدم استحکام کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے آج اتنا بڑا سانحہ ہوا ہے۔ اگر ہم مڑ کر دیکھیں تو جب سے ہم آزاد ہوئے ہیں تب سے ہماری تاریخ سانحات سے بھری پڑی ہے لیکن یہ

سانحہ ایسا تھا جس کو کوئی بھلا نہیں سکے گا۔ تاتاریوں کے بعد پوری تاریخ میں دیکھیں تو اس سانحہ نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ یہ قوم اور میرے سمیت تمام سیاسی قائدین اپنے اپنے مفادات سے ہٹ کر فیصلے کریں کیونکہ آج تک جو سیاست ہمارے ملک میں ہوتی رہی ہے وہ صرف اور صرف اپنے مفادات کی خاطر ہوتی رہی ہے۔ اگر 1979 میں کہا گیا کہ ہم نے روس کے آگے کھڑے ہونا ہے تو ہم پہلے اتحادی ہیں کہ ہم نے روس کے خلاف چند ڈالروں کی خاطر یہاں پر نرسریاں بنادیں اور ہم نے یہاں پر جہاد کروائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آج مجھے بول لینے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وقت مختصر ہے اور دوسرے ممبران بھی بیٹھے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: دیکھیں، آج ہمیں آزاد ہوئے 67 سال ہو چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ

کہاں ہے ارض و سما کا مالک کہ چاہتوں کی رگیں کریدے
ہوس کی سرخی رُخ بشر کا حسیں غازہ بنی ہوئی ہے
کوئی مسیحا اِدھر بھی دیکھے، کوئی تو چارہ گری کو اُترے
اُفق کا چہرہ لہو میں تر ہے، زمیں جنازہ بنی ہوئی ہے

جناب سپیکر! یہ پاکستان کی تاریخ کا نہیں بلکہ دنیا کی تاریخ کا ایسا اندوہناک اور المناک واقعہ ہے کہ تاریخ شاید اس کا کبھی جواب نہیں دے سکے گی لیکن قوموں کی زندگی میں جب اس طرح کے واقعات رونما ہوتے ہیں تو بقول چیئرمین ماؤزے تنگ ہمیں غم کو اپنی طاقت بنالینا چاہئے۔ آج اتنے بڑے سانحہ پر جب پاکستان کی پوری قوم کے دِل غم سے بوجھل ہیں تو ایسے میں وہ لوگ جو پہلے تذبذب کا شکار تھے، جو اس جنگ کو اپنی جنگ نہیں کہتے تھے اور ان لوگوں کو بھٹکے ہوئے اپنے بھائی کہتے تھے آج وہ تمام لوگ اس حادثے اور قوم کے pressure کی وجہ سے ایک page پر اکٹھے ہو گئے ہیں لہذا آج اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہمیں ایک strong message دینا چاہئے کہ اس وقت ہم لوگ نہ صرف متحد ہیں بلکہ وہ لوگ جنہوں نے اس قوم کو للکارا ہے، یہ جنگ پاکستان اور اسلام کے خلاف ہی نہیں بلکہ انسانیت کے بھی

خلاف ہے لہذا اس پر ہمیں ایک strong message دینا ہے کہ پوری قوم متحد ہے۔ ہمیں یہ پیغام دینا ہے جیسے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کہہ رہی تھیں کہ ہم نے اس طبقے کو قابل نفرت بنا دینا ہے کہ ہر طرف سے جو لوگ ان کے پُشتی بان تھے، جو لوگ ان کی فکر کے حامل تھے اور جو اُن کے لئے نرم گوشہ رکھتے تھے تو آج پاکستان میں بچہ بچہ ان سے نفرت کرے گا تاکہ کوئی یہ جرأت نہ کرے جیسا کہ محترمہ فرما رہی تھیں کہ ان کو ہیرو بنایا جائے۔ اس موقع پر میڈیا کے دوستوں سے بھی میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ جنگ ہے اور جنگ کے اندر مخالفوں کا نقطہ نظر نہیں دیا جاتا، انہیں ہیرو نہیں بنایا جاتا لہذا مہربانی کر کے انہیں قابل نفرت بنائیے، انہیں برابر لا کر نہ بٹھائیے اور ان کا مؤقف نہ دیجئے بلکہ ان تک یہ message جانا چاہئے کہ پورا ملک، پوری قوم اور پوری انسانی community ان سے نفرت کر رہی ہے۔ میں ان حالات میں یہ تجویز دوں گا کہ پھانسیاں ان کا حل نہیں ہیں بلکہ اس کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے کہ وہ جو زبان سمجھتے ہیں ان کو چوکوں اور چوراہوں میں لٹکایا جائے لہذا میری اس House سے یہ گزارش ہو گی کہ حکومت پاکستان کو اس میں طاقت فراہم کی جائے۔ آج جب تمام سیاسی قوتیں اکٹھی ہیں اور تمام مکاتبِ فکر اکٹھے ہیں تو ہم ان کو تمام وسائل اور طاقت فراہم کریں۔ سول سوسائٹی کے لوگ انسانیت کے نام پر یہ بات کرتے ہیں کہ پھانسی کی سزائیں ٹھیک نہیں ہیں اور ہمیں یورپی یونین کا ڈراوا دیا جاتا ہے تو جب قوم نہیں رہتی اور ملک نہیں رہتا تو پھر ان سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمیں جو سزا بھگتنی پڑے یا جو مشکلات face کرنی پڑیں ہم نے ان کا سامنا کرنا ہے اور ان کے لئے قوم کو تیار کرنا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 22۔دسمبر 2014 سہ پہر 3 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

سوموار،22۔دسمبر2014

(یوم الاثنین،29۔صفرالمظفر1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 9

577

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22۔دسمبر2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولزایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

امن وامان کی صورتحال پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان کی صورتحال پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

579

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

سوموار، 22۔دسمبر 2014

(یوم الاثنین، 29۔صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ
الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ
تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ
وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾
نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ﴿۳۲﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات 30 تا 32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ (30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہو گی) (31) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (32)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دے ہم کو خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشی یا نبی
ایک سیریں بھلک ایک نوری ڈھلک صح و تاریک ہے زندلی یا نبی
اے نوید مسیحا میری قوم کا حال جیسی لی بھیڑوں سے ابتر ہوا
اس کے لمزور اور بے ہنر ہاتھ سے پسیین لی چرح نے برتری یا نبی
کام ہم نے رلھا صرف اذکار سے میری سیم اپنائی اغیار نے
حستر میں منہ دلھائیں کے کیسے بھلے ہم سے، نالردہ کار اسی یا نبی

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر655 محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی،بتایا گیا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر695 ملک احمد یار ہنجرا صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر!سوال نمبر1065 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد:گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*1065: **محترمہ زیب النساء اعوان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 69/ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کلاس اوّل تا پنجم کی طالبات کے لئے کمرے اور فرنیچر،پنکھے وغیرہ نہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پینے کا صاف پانی اور باتھ روم کی سہولیات بھی نہ ہیں؟

(د) متذکرہ سکول میں سائنس لیبارٹری کے لئے کتنے کمرے مختص کئے گئے ہیں نیز لیبارٹری میں کیا طالبات کے لئے پریکٹیکل کی تمام سہولیات میسر ہیں تو تفصیل سے بیان کریں؟

(ہ) متذکرہ سکول میں حکومت missing facilities کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 69/ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی عمارت آٹھ کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول میں کلاس اوّل تا پنجم کی طالبات کے لئے کمرے، فرنیچر اور پنکھے وغیرہ موجود ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول میں پینے کا صاف پانی اور باتھ روم کی سہولیات موجود ہیں۔

(د) مذکورہ سکول میں باقاعدہ طور پر سائنس لیبارٹری موجود نہ ہے البتہ وقتی طور پر ایک کمرے کو پریکٹیکل کے لئے مختص کیا گیا ہے جس میں طالبات کو پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں۔ سامان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ سکول میں سائنس لیبارٹری کی ضرورت ہے۔ ای ڈی او (F&P) فیصل آباد کو گرانٹ کی منظوری کے لئے لیٹر نمبر 24/P&D/8889 مورخہ 02-09-2013 لکھا گیا ہے۔ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ فنڈز موصول ہونے پر سائنس لیبارٹری کی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں جو جواب دیا ہے وہ درست نہ ہے۔ سکول میں لیبارٹری کی عمارت بالکل نہ ہے، آٹھ کمرہ جات کی سخت کمی ہے اور سخت سردی کے موسم میں طالبات باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ محترم وزیر ہاؤسنگ یہ بتا دیں کہ یہ عمارت کب تک تعمیر کی جائے گی؟

جناب سپیکر: کون سے وزیر بتائیں؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! وزیر ہاؤسنگ کیونکہ عمارت کی تعمیر ان کے محکمے نے کرنی ہے۔

جناب سپیکر: کیا میں تعلیم سے متعلقہ سوالات پوچھ رہا ہوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال پوچھا تھا تو اس سکول میں already آٹھ کمرے ہیں اور سکول میں جو missing facilities تھیں وہ پچھلے سال اور اس سال

سارا سامان فراہم کیا گیا ہے لیکن مزید جو کمروں کی تعمیر ہے جہاں سے جتنی ڈیمانڈ generate ہوتی ہے ہم اس حساب سے پوری کر رہے ہیں۔ باقی مجھے محترمہ کے سوال کی سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا چاہ رہی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بتائیں کہ کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! کوئی انکوائری کمیٹی بنائی جائے جو جا کر چیک کر سکے کہ یہ سہولت ہے؟ دوسرا جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے وہ بھی درست نہ ہے کیونکہ سکول میں پینے کا صاف پانی موجود ہے اور نہ ہی باتھ روم پورے ہیں بلکہ باتھ رومز کی تعداد تین ہے اور سکول میں طالبات کی تعداد 775 ہے جو کہ باتھ رومز سکول کی تعداد کے تناسب سے بہت ہی کم ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جواب دیا ہے کہ درست نہ ہے، مذکورہ سکول میں پینے کا صاف پانی اور باتھ رومز کی سہولیات موجود ہیں۔ محترمہ! کیا آپ اس کو چیلنج کرتی ہیں کہ یہ جواب غلط آیا ہے؟--- محترمہ! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں کہہ رہی ہوں کہ محکمہ نے جو جواب دیا ہے یہ چیزیں موجود نہیں ہیں، وہاں سکول میں 775 طالبات کی تعداد ہے، باتھ رومز ٹوٹل تین ہیں اور پینے کا صاف پانی بھی نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری صرف گزارش اتنی ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ باتھ رومز کی سہولت بھی نہ ہے۔ اب اس سکول میں باتھ رومز تو موجود ہیں لیکن تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے اور ہم وہ تعداد بڑھا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ شکریہ

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ہ) میں جو جواب دیا گیا ہے، جواب کی روشنی میں ای ڈی او (ایجوکیشن) فیصل آباد کو سائنس لیبارٹری کے لئے ایک لیٹر نمبر 8889PNDS مورخہ 13-09-02 کو لکھا گیا۔ ایک سال تین ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک ای ڈی او (ایجوکیشن) کی طرف سے سائنس لیبارٹری کے لئے کوئی فنڈز جاری نہ کئے گئے ہیں۔ وزیر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں کہ کب تک یہ سہولت مہیا کی جائے گی۔ آپ کو پتا ہے کہ specially ہمارے قائد وزیر اعلیٰ پنجاب کی توجہ سب سے زیادہ تعلیم پر ہے لیکن یہاں پر ایسا کیوں ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو لیبارٹری کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو سائنس لیبارٹری کی بات کی ہے تو لیبارٹری کے لئے جو سپیشل کمرہ ہوتا ہے وہ تو موجود نہیں ہے لیکن سکول میں ایک کمرہ دیا ہوا ہے جہاں پر پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں۔ اس سال بھی 9لاکھ روپیہ سائنس کے تجربات یعنی پریکٹیکل کے لئے دیا گیا تھا۔ ہم نے کمرے کی تعمیر کا بھی already کہہ دیا ہے اور وہ مستقبل قریب میں بن جائے گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا اس میں ضمنی سوال کریں گے؟ اس پر تین ضمنی سوال تو پہلے ہی ہو چکے ہیں۔ اب آپ آرام کریں تو بہتر ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! صرف ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے اور یہ سوال گرلز ہائی سکول کے بارے میں ہے کہ ہائی سکول میں عمارت نہ ہے اور محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ سکول میں آٹھ کمرے ہیں۔ آپ خود سوچیں کہ ہائی سکول میں جہاں دس کلاسیں پڑھائی جاتی ہیں وہ آٹھ کمروں پر مشتمل ہے۔ اس میں ایک سٹاف روم بھی ہوگا، ایک پرنسپل کا آفس بھی ہوگا، سائنس لیبارٹری بھی ہے تو باقی بچیاں باہر بیٹھ کر پڑھ رہی ہوں گی نہ کہ وہ سکول کی عمارت کے اندر بیٹھ کر پڑھ رہی ہوں گی۔ محکمہ کا ہائی سکول کے آٹھ کمرے لکھ کر بھیجنا تو بہت بڑی زیادتی ہے، کم از کم ہائی سکول کی عمارت تو پوری ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جہاں پر عمارت کی کمی ہے اس کو پورا کر دیا جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پنجاب کے اندر ہم نے یہ پہلی دفعہ کیا ہے، تمام سکولوں کے اندر اس وقت جتنے بچے ہیں ان کو جو ایڈیشنل کلاس رومز چاہئیں، اس کے متعلق ہم نے ساری ورکنگ کر لی ہوئی ہے اور پہلے مرحلہ میں missing facilities کو پورا کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد جن سکولوں کی dangerous buildings ہیں ان کو ٹھیک کیا جا رہا ہے، اس کے بعد additional class rooms بنائے جائیں گے، اس سلسلے میں ہمارا پراجیکٹ پورے پنجاب کے لئے کام کر رہا ہے اور تیس ہزار کے قریب نئے کلاس رومز بنائے جائیں گے۔ اس میں یہ سکول بھی شامل ہے، جہاں پر بچوں کی تعداد زیادہ ہے وہاں پر additional class rooms بنیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر1285 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1286 بھی محترمہ لبنیٰ ریحان

صاحبہ کی طرف سے ہے--- تشریف نہیں رکھتیں اس لئے ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1395 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی طرف سے ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1396 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی طرف سے ہے یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1443 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف ہے--- تشریف نہیں رکھتیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترمہ نے کہا تھا کہ میرا سوال On her behalf take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: مجھے تو کسی نے نہیں کہا کہ On her behalf take up کیا جائے، کسی نے بیٹھے بیٹھے کہہ دیا ہو تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! On her behalf. میں اب کہہ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب تو وہ سوال dispose of ہو گیا ہے۔ اگلے سوال پر آ جائیں۔ اگلا سوال نمبر 1444 بھی محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1452 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ وہ ملک سے باہر جا رہے ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1453 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1520 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی-143 میں پرائیویٹ سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1520: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-143 لاہور میں کل کتنے پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی محکمہ تعلیم کے پاس رجسٹریشن موجود ہے، ان کے ناموں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنے ایسے پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی سال 2009 تک رجسٹریشن نہیں ہوئی اور کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔143 لاہور میں دفتری ریکارڈ کے مطابق 165 پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی رجسٹریشن محکمہ تعلیم کے پاس موجود ہے ان کے ناموں کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں دفتری ریکارڈ کے مطابق 10 سکولز ایسے تھے جن کی سال 2009 تک رجسٹریشن نہیں ہوئی کیونکہ اس وقت انہوں نے رجسٹریشن کے لئے مطلوبہ کاغذات جمع نہیں کروائے تھے۔ تفصیل ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سلسلہ میں میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے جس میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ حلقہ پی پی۔143 لاہور میں دفتری ریکارڈ کے مطابق 165 پرائیویٹ سکولز ہیں جن کی رجسٹریشن محکمہ تعلیم کے پاس موجود ہے۔ جز (ب) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ مذکورہ حلقہ میں دفتری ریکارڈ کے مطابق 10 سکولز ایسے تھے جن کی سال 2009 تک رجسٹریشن نہیں ہوئی تھی کیونکہ اس وقت انہوں نے رجسٹریشن کے لئے مطلوبہ کاغذات جمع نہیں کروائے تھے۔

جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے متفق نہیں ہوں کیونکہ یہ 10 سکول نہیں ہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ سکول ہیں جو کہ غیر رجسٹرڈ ہیں، وزیر موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ جو غیر رجسٹرڈ سکول ہیں ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: Unregistered schools کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! محترمہ کا جو سوال تھا اس کے مطابق 10 سکول ایسے تھے جن کی رجسٹریشن نہیں ہوئی تھی اور ان سکولوں نے 2009 تک کاغذات جمع نہیں کروائے تھے لیکن اب ان میں سے 9 سکولوں کی رجسٹریشن ہو چکی ہے اور ایک سکول ویسے ہی بند ہو چکا ہے۔ اس وقت جو ریکارڈ موجود ہے اس کے مطابق کوئی سکول ایسا نہیں ہے جس کی رجسٹریشن نہ ہوئی ہو۔ اس کے علاوہ محکمہ تعلیم کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ جو سکول unregistered ہوتے ہیں ان کے خلاف کارروائی کرے، ان کو show cause notice دینے کا ایک باقاعدہ procedure ہے، اس کو ہم مزید بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم ایک نیا قانون بھی لے کر آ رہے ہیں،

نیا بل لے کر آ رہے ہیں جو بہت جلد اسمبلی میں introduce ہو گا، جس میں ان پرائیویٹ سکولوں کا پورا سسٹم اور mechanism ہو گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا اس سلسلے میں ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جب میں آگے نکل جاتا ہوں تو پھر آپ بولتے ہیں، مجھے اس بات پر افسوس ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی تو آپ اسی سوال پر ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اب آپ اگلے سوال پر آ جائیں۔ میں نے محترمہ کو کہہ دیا ہے کہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1523 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ میں طالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1523: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ لاہور میں طالبات کی کل کتنی تعداد ہے؟

(ب) اس سکول میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس سکول میں خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول، سنگھ پورہ لاہور میں طالبات کی کل تعداد 2544 ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد بالترتیب 85 اور 15 ہے۔ گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس سکول میں تدریسی عملے کی چار اسامیاں اور غیر تدریسی عملے کی تین اسامیاں خالی ہیں۔ نئی بھرتی ہونے پر خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سلسلہ میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کا جواب جنوری 2014 کو موصول ہوا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ نئی بھرتی ہونے پر خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا اب تک ان اسامیوں کو پُر کر لیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت جو latest position ہے اس کے مطابق صرف چار پوسٹیں تدریسی عملہ کی خالی ہیں اور غیر تدریسی عملہ کی تین پوسٹیں خالی ہیں۔ اس کے علاوہ اس وقت جو ہم نئی بھرتیاں کر رہے ہیں اس کے تحت یہ جلد ہی پُر ہو جائیں گی۔ اب وہ تعداد نہیں ہے جو پہلے تھی، اس وقت صرف سات پوسٹیں ایسی ہیں جو fill ہونے والی ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ تعداد، جنوری 2014 کا جواب ہے۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف آپ کو latest جواب بتا رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے ان کو latest جواب بتایا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کا جواب وہی ہے کہ چار تدریسی اور تین غیر تدریسی اسامیاں خالی ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت جو نئی بھرتی ہو رہی ہے اس کا process start ہو چکا ہے، اس میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ ساری اسامیاں fill ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: اس سوال پر کوئی اور ضمنی سوال؟ اگلا سوال نمبر 1584 جناب احمد خان بھچر صاحب کی طرف سے ہے اس سوال کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1832 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا آگے کوئی سوال ہے، دیکھ لیں پھر وہ چلا جائے گا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا آگے کوئی سوال نہیں ہے، غیر نشان زدہ ہے، حالانکہ میں نے تو نشان لگا کر بھیجا تھا پتا نہیں اس کا نشان کہیں غائب ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1832: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں کتنے سکول ہیں ان کے تعلیمی معیار کے مطابق معلومات فراہم کریں؟

(ب) کیا پی پی۔58 میں سکولوں کی تعداد اس کی آبادی کے لئے کافی ہے؟

(ج) کب اور کس تاریخ کو پی پی۔58 فیصل آباد کے سکولوں کی اپ گریڈیشن کی گئی؟

(د) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پی پی۔58 فیصل آباد میں تعلیم کی بہتری کے لئے خرچ کئے جانے والے فنڈز کی تفصیلات بیان کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں کل سکولوں کی تعداد 116 ہے۔ تمام سکولز فنکشنل ہیں اور تعلیمی معیار تسلی بخش ہے۔

سکول لیول	بوائز+گرلز
پرائمری	81
مڈل	10
ہائی	21
ہائر سیکنڈری	04
میزان	116

(ب) مذکورہ حلقہ میں آبادی کے لحاظ سے سکولوں کی تعداد کافی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے سکولوں کی اپ گریڈیشن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں گزشتہ پانچ سالوں میں تعلیم کے لئے خرچ کئے جانے والے فنڈز کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کا جو جز (ب) ہے کہ کیا پی پی۔58 میں سکولوں کی تعداد اس کی آبادی کے لئے کافی ہے؟ جس کا جواب دیا گیا ہے کہ مذکورہ حلقہ میں آبادی کے لحاظ سے سکولوں کی

تعداد کافی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو یہ جواب دیا ہے اس سلسلے میں آپ کے کیا parameters ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں آبادی کے تناسب کے حساب سے اس وقت 60 ہزار کے قریب سکول ہیں اور جہاں جہاں پر ہمیں یہ نظر آ رہا ہے کہ مزید سکول ہونے چاہئیں، حکومت کی اب پالیسی یہ بنی ہے کہ اب ہم brick and mortar policy پر نہیں جا رہے، ہم نئے سکول بنانے کی طرف بھی نہیں جا رہے بلکہ ہم پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ساتھ مل کر اس سال 3300 نئے سکول بنا رہے ہیں، وہاں پر جو بچے آئیں گے ان کی ہم فیس دیا کریں گے اور اس سے حکومت کا ایک بہت بڑا خرچہ بھی بچے گا، اس کے علاوہ جن علاقوں میں سکولوں کی کمی ہے اس کو بھی پورا کیا جا سکے گا، اس کے علاوہ ہمارے جو resources ہیں ان کا بھی بہترین طریقے سے استعمال ہوگا۔ اس وقت already جو parameter بنا ہوا ہے اس کے مطابق اس حلقہ کے اندر اس وقت 173 سکول کام کر رہے ہیں اور یہ تمام کے تمام سکول functional ہیں۔ اب ہم ان remote areas پر concentrate کر رہے ہیں جہاں پر سکولوں کی تعداد کم ہے، جہاں پر نئے پرائمری سکول بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ جہاں کہیں ہم کمی دیکھ رہے ہیں وہاں پر ہم پہلے concentrate کر رہے ہیں۔ جہاں تک کمی کا سوال ہے اس کے متعلق متعلقہ ای ڈی او یا ڈی سی او لکھ کر بھیجتا ہے کہ یہاں پر مزید سکول چاہئیں، یہاں سے as such ابھی تک ایسی کوئی demand آئی اور نہ ہی علاقہ کے مکینوں کی طرف سے ایسی کوئی بات سامنے آئی ہے۔ جن علاقوں میں ضرورت ہے وہاں پر ہم پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا جس طرح سے شہروں کے اندر آبادی بڑھ رہی ہے urbanization ہو رہی ہے، اس میں بچے بھی زیادہ بڑھتے ہیں لیکن سکول موجود نہیں ہوتے۔ اس کے علاوہ جب وہ سکول اپ گریڈ کرنے ہوتے ہیں اس کے لئے جو criteria محکمہ نے رکھا ہوا ہے کہ اتنی زمین ہونی چاہئے، وہ زمین شہروں میں تو available نہیں ہوتی، محکمہ کی طرف سے اس حوالے سے کیا بندوبست موجود ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): اس سال اس علاقہ میں اس حلقہ کے اندر ہم نے 16 سکولوں کو اپ گریڈ کیا ہے۔۔۔
جناب سپیکر: وہ generally شہروں کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟
وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! وہاں پر ہم horizontal جا رہے ہیں، یعنی اب جو ہم نے نئے سکولوں کی بلڈنگز بنائی ہیں، پرانے وقتوں میں جب جگہ لی گئی تھی کم از کم تین چار کنال جگہ لی گئی تھی، اب ہم یہ کر رہے ہیں کہ جہاں پر کلاس رومز کی ضرورت پڑ رہی ہے تو وہاں پر ہم horizontal کی طرف جا رہے ہیں یعنی ایک ہی جگہ پر تین چار منزلہ عمارتیں بنا رہے ہیں۔ اس کا بھی ایک plan proper buildings plan بنایا جا رہا ہے جس کے اندر security plan کا خیال رکھ کر ایک نیا پلان لے کر آ رہے ہیں تاکہ زمین کی کمی کی وجہ سے کہیں پر سکولوں کی کمی واقع نہ ہو۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا آخری سوال یہ ہے کہ پچھلے سال بھی محکمہ کی جانب سے یہی جواب آیا تھا، اس سلسلے میں جب بہت ساری باتیں ایوان میں ہوئی تھیں تو وزیر موصوف نے جواب دیا تھا کہ اس حوالے سے ہم ایک comprehensive policy لے کر آ رہے ہیں، آج بھی وزیر موصوف یہی بات کر رہے ہیں، ماشاءاللہ ہمارے محکمہ تعلیم کے competent Minister ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ پالیسی آپ کی کب تک آ جائے گی کیونکہ اس سارے معاملے کو پونے دو سال تو گزر گئے ہیں۔
وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جہاں تک پالیسی کا تعلق ہے وہ تو بن چکی ہوئی ہے اب اس کی implementation کا process چل رہا ہے، اس کے اندر جو سب سے بڑا مسئلہ آ رہا ہے وہ finances سے متعلق ہے۔ اس وقت ہم نے سکولوں میں missing facilities کے اندر پچھلے سالوں میں 13۔ارب روپے لگائے تھے اس سال ہم نے 8۔ارب سے زیادہ صرف missing facilities کے لئے رکھا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور dangerous component buildings کے بارے میں ہے کیونکہ ہمارے کئی سکول ایسے ہیں جن کو سو سال سے بھی اوپر ہو چکا ہے اور وہاں پر آج تک توجہ نہیں دی گئی تھی تو اب ہم dangerous buildings کی طرف بھی جا رہے ہیں، اس کے علاوہ جو ٹیچرز کی کمی تھی جو سکولوں میں سب سے بڑا issue تھا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ جو ہمارا emphasis ہے وہ اس بات پر رہا کہ ہم ایجوکیٹرز کی جو بھرتی کر رہے ہیں اور اس

کے ساتھ ان کی ٹریننگ کر رہے ہیں تو وہ road map تو ہمارا بن چکا ہوا ہے جس کا ہم ہر دو مہینے بعد stock take کرتے ہیں جسے وزیر اعلیٰ صاحب خود head کرتے ہیں۔ ہم اس کے اندر فنڈز مہیا کر رہے ہیں اور جہاں جہاں مزید additional کلاس رومز کی ضرورت ہے ہم نے وہ بھی identify کر لئے ہوئے ہیں، ان کے اندر بھی ہمارا ایک پراجیکٹ چل رہا ہے جس میں ہم یہ additional کلاس رومز بھی لے کر آرہے ہیں۔ انشاء اللہ ہر آنے والے سال میں آپ کو بہتری نظر آئے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1833 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1848 قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 1882 جناب منان خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1892 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے نجی تعلیمی اداروں میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*1892: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان اپنی مرضی سے جب چاہیں فیسوں میں اضافہ کر لیتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر ان کی فیسوں کے حوالے سے کوئی چیک نہ ہے، اگر چیک ہے تو اس کے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت کوئی ایسا اقدام اٹھانا چاہتی ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے حکومت کی منشاء کے بغیر فیسیں نہ بڑھا سکیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔تاہم Punjab Private Educational Institutions (Promotion & Regulation) Rules, 1984 کے سیریل نمبر 12 میں نجی تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فیسوں کو مناسب حد تک رکھیں۔کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن و دیگر امور کے بارے میں ترمیمی بل حکومت پنجاب محکمہ قانون کے زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے ان کا جواب تو دے دیا ہوا ہے۔اگر کوئی ضمنی سوال تھا تو محترمہ وہ بتاتیں، انہوں نے تو سوال ہی پڑھ دیا ہے ان کے جواب موجود ہیں۔اگر وہ ان سے مطمئن نہیں تو ضمنی سوال بتادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے جواب دیا ہوا ہے۔آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1893 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ سکولوں کی فیس و نصاب کے بارے قواعد و ضوابط بنانے کی تفصیلات

*1893: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں اور نصاب حکومت مقرر کرتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت سکولوں کی فراہم کردہ سہولتوں کو مدنظر رکھ کر سکولوں کی کیٹیگری مرتب کرتی ہے اگر نہیں تو اس سلسلے میں کیا حکومت کوئی پالیسی اختیار کرنا چاہتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ تاحال فیسیں پرائیویٹ سکولز انتظامیہ خود مقرر کرتی ہے جبکہ نصاب حکومت کا منظور کردہ پڑھایا جاتا ہے۔

(ب) نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، کیٹیگری و دیگر امور کے بارے میں ترمیمی بل حکومت پنجاب محکمہ قانون کے زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں اور نصاب حکومت مقرر کرتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اس کا جواب دیا گیا ہے کہ درست نہ ہے۔ تاحال فیسیں پرائیویٹ سکولز انتظامیہ خود مقرر کرتی ہے جبکہ نصاب حکومت کا منظور کردہ پڑھایا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منظور شدہ نصاب کی فہرست کہاں پر ہے، کیا یہ نصاب کسی سطح پر پرائیویٹ اداروں کو فراہم کیا جاتا ہے کہ آپ یہ یہ کتابیں پڑھا سکتے ہیں یا نہیں پڑھا سکتے اور کیا محکمے کے اندر کوئی ایسا میکنزم موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتادیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بورڈ اور Punjab Curriculum Authority جو نصاب دیتی ہے وہی پنجاب کے 70 سے 80 فیصد سکولوں کے اندر پڑھایا جاتا ہے۔ صرف وہ پرائیویٹ سکولز جو کیمبرج سسٹم یا دوسرے سسٹم کے ساتھ ہیں وہاں بھی باقاعدہ approval کے بعد پڑھایا جاتا ہے اور ان تمام چیزوں کا جن کی میرے فاضل دوست نے نشاندہی کی ہے جس طرح میں نے پہلے بتایا تھا کہ ہم ایک نیا بل The Punjab Private Education Commission Bill 2014 لے کر آ رہے ہیں اس کے اندر احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ کمیشن پندرہ ممبران پر مشتمل ہوگا جس میں 9 لوگ پرائیویٹ سیکٹر سے اور 6 پبلک سیکٹر سے آفیشلز ممبر ہوں گے۔ ان کا کام ہی یہ ہوگا کہ یہ regulate کریں گے، monitor کریں گے۔۔۔ (شور وغل)

جناب! یہ منسٹر صاحب شور کر رہے ہیں۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House, order in the House. I say order. Carry on.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ان کا کام ان تمام چیزوں کو regulate اور monitor کرنا ہے اور جہاں جہاں پر کمی دیکھیں گے اس کی نشاندہی کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف تو مستقبل کا بتا رہے ہیں میں پوچھ رہا ہوں کہ اب اس وقت کوئی میکنزم موجود ہے، کوئی فہرست موجود ہے۔ وزیر صاحب نے فرمایا کہ یہ نصاب 80/70 فیصد سکولوں میں پڑھایا جا رہا ہے لیکن میرے علم میں تو یہ ہے کہ جو سو روپیہ فیس لیتا ہے وہ بھی گورنمنٹ والا نصاب نہیں پڑھا رہا بلکہ وہ بھی اپنی مرضی سے کتابیں لا کر پڑھا رہا ہے اگر ان کے پاس کوئی ایسا نصاب ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کسی کی نشاندہی کریں پھر ہم ان سے کہتے ہیں کہ اس کا فوری طور پر notice لیں۔

جناب امجد علی جاوید: میرے حلقے میں پچاس / سو سکول ہیں کسی میں بتا دیں کہ یہ نصاب پڑھایا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ انہیں حلقہ نمبر بتائیں۔

جناب امجد علی جاوید: حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں متعلقہ ای ڈی او سے فوری طور پر ریکارڈ منگوا لیتا ہوں۔ اس کے اندر دو چیزیں ہیں ہم اس معاملے میں بہت clear ہیں، ہم نیا ایکٹ لا رہے ہیں جس میں پہلی دفعہ Curriculum Authority اور ٹیکسٹ بک بورڈ کو merge کر رہے ہیں تاکہ ہمارے بچوں کو بہترین نصاب مل سکے۔ جو نیا بل آ رہا ہے وہ اسمبلی میں ہی آئے گا یہ اس میں جہاں جہاں پر سمجھتے ہیں کہ یہاں بہتری کی ضرورت ہے تو یہ اس پر بحث کریں اور جو بہتری ہے اسے propose بھی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: ڈاکٹر صاحب! ابھی میرا ایک ضمنی سوال ہے، آپ اس کے بعد لے لیجئے گا مہربانی۔

جناب سپیکر: یہ سوال آپ کا نہیں ہے۔ آپ نے جو ضمنی سوال کرنا تھا کر لیا اب ان کو کرنے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔ میں نے اجازت نہیں دی۔ آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 16- اگست 2013 کو یہ سوال اسمبلی کو دیا گیا، اسمبلی سیکرٹریٹ نے اسے 18- نومبر 2013 کو محکمہ کو بھیج دیا۔ محکمہ نے 6- جنوری 2014 کو اس کا جواب اسمبلی میں جمع کروا دیا۔ اس جواب کو آئے ہوئے کم و بیش ایک سال گزر گیا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جس ترمیمی بل کی بات کرتے ہیں، اسے پورا سال گزر گیا ہے اب اس کا کیا status ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا status بتائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ بل بن چکا ہوا ہے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ نے اسے vet کر دیا ہوا ہے اور یہ lay ہونے کے لئے اگلے چند دنوں میں اسمبلی میں آ رہا ہے، ہماری طرف سے پوری تیاری ہے۔ ہم اس وقت Punjab Private Educational Institutions Promotion and Regulation Ordinance 1984 کے ذریعے یہ سارا کام کر رہے ہیں لیکن نیا بل مکمل ہو چکا ہوا ہے اس پر تیاری بھی ہو چکی ہے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فائنل vetting بھی ہو چکی ہوئی ہے اور وہ جلدی ایوان میں آ رہا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں محترم منسٹر صاحب سے نصاب کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت جو نصاب دیتی ہے وہ سرکاری سکولوں کا اور ہے اور پرائیویٹ سکولوں کا اور ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب اس سوال کا جواب دے چکے ہیں اب اسے repeat کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پہلے جواب دے چکے ہیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! نہیں دیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب نہیں دیا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سرکاری سکولوں کا نصاب اور ہے اور پرائیویٹ سکولوں کا نصاب اور ہے۔ حکومت کون سا نصاب دیتی ہے پرائیویٹ سکول کا یا سرکاری سکول کا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! حکومت نے تو حکومت کا ہی نصاب دینا ہے۔ ہم سرکاری نصاب دیتے ہیں میں نے جس طرح پہلے کہا کہ regulate کرنے کے لئے ہم نے جو کمیشن propose کیا ہے اس پر پورا ڈیڑھ سال deliberations ہوئی ہیں۔ اب وہ تیار ہو کر ایوان کے پاس آئے گا، ایوان اس پر deliberation کرے جو بہتر چیزیں ہیں وہ رکھے اور اس میں جو addition کرنا ہے، جو deletion کرنا ہے وہ کرے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! کیا سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کا نصاب ایک نہیں ہو سکتا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پوری دنیا کے اندر بہت بحث ہوتی ہے کہ نصاب ایک ہونا چاہئے اور اس میں uniformity ہونی چاہئے لیکن پوری دنیا میں ایسا کہیں بھی نہیں ہے۔ دنیا میں مختلف systems of education چل رہے ہیں لیکن حکومت ہمیشہ ان کو regulate کرتی ہے کہ نصاب میں اس ملک، ثقافت یا مذہب کے خلاف کوئی چیز نہ ہو۔ ان تمام چیزوں کا احاطہ کیا جاتا ہے، ethics کو دیکھا جاتا ہے اور اس کے مطابق ان سب کو regulate کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1920 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کی اپ گریڈیشن و دیگر تفصیلات

*1920: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 25 جنوبی سرگودھا کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بلڈنگ کی تعمیر کا ٹھیکہ دیا جا چکا ہے؟

(ج) اس بلڈنگ کا تخمینہ کتنا ہے اور ٹھیکیدار نے اس کی تکمیل کب تک کرنی تھی؟

(د) کیا وجہ ہے کہ اس کی عمارت ابھی تک مکمل نہیں ہوئی اور ٹھیکیدار کام ادھورا چھوڑ کر چلا گیا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ اس ٹھیکیدار کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لا رہا ہے اور عمارت کی تکمیل کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) بلڈنگ کا تخمینہ 3.612 ملین اور تاریخ تکمیل 2008-05-13 تھی۔

(د) ضلعی گورنمنٹ نے گزشتہ چار سال 10-2009 تا 13-2012 فنڈز فراہم نہ کئے جس کی وجہ سے بلڈنگ کا کام زیر تکمیل رہا۔ موجودہ مالی سال 14-2013 میں مورخہ 13-10-19 کو 0.783 ملین کی گرانٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہو چکی ہے اور موقع پر کام جاری ہے اور 31۔جنوری 2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) جواب جز (د) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! آپ اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 25 جنوبی سرگودھا کو upgrade کیا گیا، اس کی عمارت کا تخمینہ لاگت 3.612 ملین روپے تھا اور 13۔مئی 2008 کو اس کی تکمیل ہونی تھی لیکن اسے تعمیر کرنے کے لئے چار سال تک کوئی funds نہیں دیئے گئے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تاخیر کی وجہ سے اس کی لاگت میں اضافہ ہوا ہے اور تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ بالکل درست بات ہے کہ اس سکول کو upgrade کرتے ہوئے ہائی سکول کا درجہ دیا گیا تھا اور اس عمارت کی تاریخ تکمیل 13۔مئی 2008 تھی لیکن ہوا یہ کہ ضلعی حکومت کی طرف سے 2013 تک اس سکول کے لئے funds مہیا نہیں کئے گئے۔ ہم نے اس سکول کی تکمیل کے لئے بقایا رقم 0.783 ملین روپے کی گرانٹ فوری طور پر جاری کی اور اس کا کام مکمل کروایا ہے۔ اس کی latest situation یہ ہے کہ سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے، یہاں پر طلباء کی تعداد 356، اساتذہ کی تعداد 14 ہے اور اب یہ سکول functional حالت میں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس سکول کی عمارت کا تخمینہ 3.612 ملین روپے تھا اور اسے 08-05-13 کو مکمل ہونا تھا۔ اب وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ 0.783 ملین روپے فراہم کر کے اس عمارت کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ رقم 3.612 ملین روپے سے بقایا رہ گئی تھی یا پھر اس کی لاگت میں اضافہ ہوا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل محکمہ سے لے کر فاضل ممبر کو مہیا کر دوں گا۔ میرے پاس جو تفصیل ہے اس کے مطابق پہلے 2.5 یا 2.2 ملین روپے release ہوئے تھے حالانکہ یہ 3.612 ملین روپے کی پوری رقم release ہونی چاہئے تھی۔ پوری رقم release نہ ہونے کی وجہ سے ہی یہ کام رُکا رہا۔ ہم نے پچھلے سال 0.783 ملین روپے کی رقم دے کر اس سکول کی عمارت کو مکمل کروایا ہے اور اس وقت سکول چل رہا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف بجا فرما رہے ہیں کہ پچھلے سال 0.783 ملین روپے کی رقم جاری کی گئی۔ کیا چار سال کے دوران اس کی لاگت میں کوئی اضافہ ہوا ہے اور کیا ٹھیکیدار کو قیمتوں میں اضافہ کے باعث کوئی مزید ادائیگی کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سکول کی عمارت تخمینہ لاگت کے مطابق 3.612 ملین روپے میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ سکول فاضل ممبر کے اپنے حلقہ میں واقع ہے۔ یہ اس کا visit کر لیں اور اگر اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو اسے point out کر دیں، بتا دیں کہ initial plan کے مطابق یہ چیز کم ہے تو ہم اس کو پُورا کر دیں گے۔ ویسے محکمہ satisfied ہے اور محکمہ نے اس عمارت کو initial plan کے مطابق ہی مکمل کیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف صحیح فرما رہے ہیں کہ سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں شعبہ تعلیم اور صحت کو priority دینی چاہئے۔ پچھلے چار سال بھی یہی حکومت برسر اقتدار رہی ہے اور میں نے سُنا ہے کہ یہ شعبہ تعلیم اور صحت کو priority دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس سکول کی طرف پچھلے چار سال تک کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ میں نے یہ سوال 16-اگست 2013 کو دیا تھا اور 19-فروری 2014 کو محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے---

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! اب تو یہ سکول مکمل ہو گیا اور functional بھی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال دینے اور نشاندہی کرنے پر انہوں نے اس سکول کو مکمل کیا ہے۔ کیا یہ بات ان کی priority میں شامل نہیں ہے؟ اگر میں نشاندہی نہ کرتا تو پھر یہ سکول کبھی مکمل نہ ہوتا۔ میں یہی کہوں گا کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل بھی کیا کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ سکولوں کا باقاعدہ data اکٹھا کیا گیا، جن جن سکولوں میں جو جو کمیاں تھیں ان کا باقاعدہ data اکٹھا کیا گیا اور ان کو پورا کرنے کے لئے کام شروع کیا گیا۔ ماضی میں یہ ہوتا رہا ہے کہ بہت سارے ایسے سکولز upgrade کر دیئے گئے کہ جہاں پر ضرورت ہی نہیں تھی، کئی جگہوں پر نئے سکول بنانے کی ضرورت نہ تھی لیکن directive issue کروا کر وہاں پر سکول بنا دیئے گئے۔ ہم نے پہلی دفعہ سارا data اکٹھا کیا اور جہاں پر priority تھی وہاں سارا کام مکمل کروایا گیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے خود اپنے جواب میں بتایا ہے کہ اس سکول میں ساڑھے تین سو کے قریب طلباء پڑھ رہے ہیں اس لئے اس سکول کی priority بنتی تھی۔ میں پھر کہوں گا کہ خدارا آپ اس طرح کی priority کو مدنظر رکھا کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ لغاری صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں صرف وزیر موصوف کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پنجاب حکومت اس بات پر خراج تحسین کی مستحق ہے کہ ڈیرہ غازی خان جیسے backward district کے تمام پرائمری سکولوں کے بارے میں internet پر یہ معلومات موجود ہیں کہ وہاں پر کون سا استاد پڑھاتا ہے، اس کا موبائل نمبر کیا ہے اور سکول میں کیا کیا سہولتیں میسر ہیں؟

جناب سپیکر: لغاری صاحب! تشریف رکھیں۔ شاباش والی باتیں بعد میں کر لینا۔ اگلا سوال نمبر 1936 جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1937 بھی جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1945 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: بغیر عمارات سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1945: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے سکول بغیر عمارات کے چلائے جا رہے ہیں؟

(ب) ان میں طلباء و طالبات کے کتنے سکول ہیں جو کہ بغیر چار دیواری کے کام کر رہے ہیں؟

(ج) بغیر عمارات کے سکولوں کو عمارات فراہم کرنے کے لئے حکومت نے کیا پروگرام ترتیب دیا ہے اور سال 14-2013 میں کتنے سکولوں کو عمارات فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں 9 گرلز اور 3 بوائز پرائمری سکولز بغیر عمارت کے چل رہے ہیں۔ کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 125 بوائز پرائمری سکولز اور ایک ایلیمنٹری سکول بغیر چار دیواری کے کام کر رہے ہیں۔ کاپی ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 88 جنوبی اور گورنمنٹ ہائی سکول ٹانگو والی کی چار دیواری نامکمل ہے۔

(ج) سال 14-2013 میں سکولوں کی عمارات کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا۔ بغیر عمارات کے سکولوں کو عمارت فراہم کرنے کے لئے محکمہ تعلیم سکولز نے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھیجی ہے منظوری ہونے پر عمارات تعمیر کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں سکولوں کی missing facilities کے حوالے سے بات کی ہے کیونکہ اس کا کافی ذکر ہوتا ہے اور خاص طور پر بہت سے سکولوں کی چار دیواری نہیں ہے۔ ابھی حال ہی میں پشاور کے سکول میں دہشت گردی کا واقعہ ہوا ہے اس لئے سکولوں کی چار دیواری اور security بڑی اہم ہے۔ محکمہ نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ "125 بوائز پرائمری سکولز اور ایک ایلیمنٹری سکول بغیر چار دیواری کے کام کر رہے ہیں" اسی طرح آگے جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ " سال 14-2013 میں سکولوں کی عمارات کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا۔ بغیر عمارات کے سکولوں کو عمارت فراہم کرنے کے لئے محکمہ تعلیم سکولز نے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھیجی ہے منظوری

ہونے پر عمارات تعمیر کی جائیں گی"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ان 125 پرائمری سکولوں اور ایک ایلیمنٹری سکول کی چار دیواری مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں لغاری صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ initiative انہوں نے ہی لیا تھا۔ انٹرنیٹ پر تمام اساتذہ کا data collect کرنے کا brainchild انہی کا تھا۔ انہوں نے یہ idea محکمہ کو دیا، محکمہ نے اس پر implement کرنا شروع کیا اور ڈیرہ غازی خان جیسے علاقوں کو اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب نے missing facilities کے حوالے سے بات کی ہے۔ سرگودھا میں دو ہزار سے زیادہ سکولوں کے اندر missing facilities کو پورا کرنے کے لئے ہم نے کام شروع کیا ہے۔ ہم نے funds کے لئے جو سمری بھیجی ہے اس کی وضاحت کر دوں کہ یہ ان سکولوں کے لئے بھیجی گئی ہے جو کہ عمارتوں کے بغیر چل رہے ہیں۔ جن سکولوں کی چار دیواری ہونی ہے ان پر already کام شروع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فروری یا مارچ تک ان سکولوں کی چار دیواری مکمل ہو جائے گی۔ ہم پہلے ہی اس پر کام کر رہے ہیں اور اب موجودہ امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر حکومت کا پورا focus اسی پر ہو گا۔ اگلے تین سے چار ماہ میں کوئی بھی سکول چار دیواری کے بغیر نہیں رہے گا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 88 جنوبی اور گورنمنٹ ہائی سکول ٹانگو والی کی چار دیواری نامکمل ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ اس پر ابھی تک کام شروع ہی نہیں ہوا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ جنوری میں اس پر کام شروع کرا دیں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وہاں پر اس کا ٹینڈر ہی نہیں ہوا تو جنوری تک کام کیسے مکمل ہو گا؟ منسٹر موصوف سے گزارش ہے کہ مذکورہ دونوں چکوک کے سکولوں کے اگر ٹینڈر ہو گئے ہیں تو کیا اُس کی تفصیل مجھے مہیا کی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہاں پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے میں ابھی اس کی تفصیل لے کر معزز ممبر کو پہنچا دوں گا۔ میں On the floor of the House بتا رہا ہوں کہ ہم اگلے تین سے چار ماہ کے اندر ان سکولوں کی boundary walls complete کر لیں گے۔ اس دفعہ حکومت پنجاب نے ایک اور انقلابی قدم اُٹھایا ہے کہ پہلے سے بنی ہوئی Schools Councils کو ہم empower اور effective کر رہے ہیں اور اب یہ funds, through School Councils لگیں گے اور School Councils اس سارے کام کو دیکھنے اور کروانے کی ذمہ دار بھی ہوں گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1948 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تفصیلات

*1948: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں سال 13۔2012 میں کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا جانا تھا اور عملی طور پر کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) سال 14۔2013 میں کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع قصور میں مالی سال 13-2012 میں صرف دو سکولوں کو اپ گریڈ کیا جانا تھا اور دونوں سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول مڈل سکول کوٹ رادھا کشن نمبر 3 قصور

2۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول سے ہائی لیول وہیگل ضلع قصور

(ب) 14-2013 میں اپ گریڈیشن کی کوئی سکیم شامل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس پورے ضلع میں 13-2012 میں دو سکول upgrade ہوئے ہیں اور محکمہ نے کہا ہے کہ 14-2013 میں کوئی سکول upgrade

نہیں ہو گا۔ کیا وزیر موصوف کے پاس کوئی ایسی information ہے کہ 15-2014 کے اندر کوئی سکول upgrade ہو گا یا نہیں ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سال 13-2012 میں چار سکولوں کو upgrade کیا گیا ہے جن میں گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کوٹ رادھا کشن نمبر 3 کو ایلیمنٹری، گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول وہیگل کو ہائی سکول، گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول چک نمبر 5 اور گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول رسول پور کو ہائی سکول کیا گیا ہے اور ضلع قصور میں 14-2013 کے اندر چھ سکولوں کو upgrade کیا گیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وزیر موصوف کے پاس latest information تھی تو انہوں نے بتا دیا یہ بہت اچھی بات ہے۔ اس جواب کے اندر محکمہ نے categorically لکھا ہے کہ 14-2013 میں upgradation کی کوئی سکیم شامل نہ ہے۔ محکمہ کچھ کہہ رہا ہے اور وزیر موصوف کچھ اور کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ جون تک شامل کر دی ہو گی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے فاضل دوست نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔ میں بھی ایوان میں آکر یہ کہہ سکتا تھا اور ایوان کی table پر جو جواب آیا ہے میں اُس کے ساتھ چلتا لیکن میں نے latest report اس لئے منگوائی ہے اور میں ہمیشہ یہ بات کرتا رہا ہوں کہ ہمارا ایوان انتہائی مقدس platform ہے اور یہاں پر actual بات کرنی چاہئے اس لئے میں اس سوال کے جواب کے حوالے سے actual صورتحال لے کر آیا ہوں۔ ہم نے اس مالی سال میں پنجاب کے سکولوں کی upgradation کے لئے 18 سو ملین روپیہ رکھا ہے اور اُس میں سے 162 ملین روپیہ صرف قصور کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے۔ ہم ہر سال سکولوں کی upgradation کے لئے پیسہ رکھتے ہیں، اُس پیسا کو allocate کرتے ہیں اور اُس پیسا کو استعمال بھی کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! چلیں، بڑی اچھی بات ہے کہ ہمارے پاس انفارمیشن آ گئی ہے کہ اس مالی سال میں ضلع قصور کے سکولوں کی upgradation کے لئے 162 ملین روپیہ آنا ہے۔ 15-2014 میں ضلع قصور کے سکولوں کو upgrade کرنے کے حوالے سے ان کے پاس اگر کوئی

proposal ہے تو وہ مجھے بتادیں کیونکہ مجھے باوثوق ذرائع سے معلوم بھی ہوا ہے اور مجھے خود بھی پتا ہے کہ کم از کم میرے حلقہ میں دس سے پندرہ سکول ایسے ہیں جنہیں upgrade کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ محکمہ تعلیم کے ساتھ ابھی تک میرا جتنی دفعہ رابطہ ہوا ہے انہوں نے categorically یہ کہا ہے کہ ہم نے ابھی تک upgradation کے حوالے سے کوئی data collect نہیں کیا۔ اگر ضلع قصور اور خاص طور پر میرے حلقہ کے سکولوں کو upgrade کرنے کی کوئی list ان کے پاس موجود ہے تو وہ میرے ساتھ share کرلیں، اگر ایسا نہیں ہے تو آپ اور وزیر موصوف محکمہ تعلیم کو instructions دے دیں کہ وہ میرے ساتھ رابطہ کرلیں میں اُن کو lists دے دوں گا تاکہ 162 ملین روپیہ میں سے میرے حلقہ کے بھی کچھ سکول upgrade ہو جائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں معزز ایوان کو apprise کرنا چاہوں گا کہ چیف منسٹر پنجاب نے recently ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا تھا کہ متعلقہ ڈی سی او محکمہ تعلیم کے حوالے سے تمام ممبران قومی وصوبائی اسمبلی کے ساتھ میٹنگ کریں گے اُن کے حلقہ کے اندر جتنے سکول ہیں اُن کا stock take کیا جائے گا کیونکہ سکولوں کے اندر فارمولا need based ہوتا ہے اور اس پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے decide کرنا ہوتا ہے تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اب یہ واضح ہدایات دے دی گئی ہیں کہ تمام ممبران کے ساتھ بیٹھ کر جہاں جہاں ضرورت ہے اُن سکولوں کو upgrade کیا جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ section پنجاب کا نہیں ہے، یہ لاوارثوں کا section ہے اس کی کمیٹی کے اندر آج تک ہمیں بلایا گیا، نہ بلایا جائے گا کیونکہ ہم کسی District Coordination Committee کے ممبر ہی نہیں ہیں۔ وزیر موصوف جو بات کر رہے ہیں یہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہوگی کیونکہ یہ حکومتی بنچوں والے ضرور اُس کمیٹی میں شامل ہوں گے اور وہاں اپنی اپنی input دیں گے۔ ہم سے کسی نے پوچھا، کسی نے زحمت کی اور نہ ہی یہ آگے ہونا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ متعلقہ Deco's کو اس حوالے سے instructions دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے پچھلے مہینے on behalf of Chief Minister ایک directive issue کیا تھا irrespective of Government or

Opposition Members اُس کی مثال یہ ہے کہ جب میں خود بہاولپور گیا تھا اور وہاں پر میٹنگ کی تھی تو یہاں پر ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہیں یہ اُس میٹنگ میں موجود تھے۔ میں راولپنڈی میں بھی گیا ہوں وہاں پر میں نے معزز ممبران حزب اختلاف کو بھی بلایا تھا اور یہ instructions باقاعدہ جا چکی ہیں آئندہ جتنی meetings ہوں گی اُن میں تمام معزز ممبران کا input لیا جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ضلع قصور میں تشریف لے آئیں اگر یہ مجھے بھی بلا لیں گے تو میں بھی دیکھ لوں گا کہ ڈی سی او صاحب کا office کیسا ہوتا ہے؟ اگر کوئی facility missing پوری ہو گی، کوئی سکول upgrade ہو گا تو اس سے پنجاب اور پاکستان کے بچوں کی بہتری ہو گی وہ funds میں نے نہیں لینے، وہ ہمارے بچوں کے سکولوں پر لگیں گے۔ یہ وہاں پر ہمیں میٹنگ میں بھی نہ بلائیں بلکہ ہمیں کوئی بندہ فون کر کے کہہ دے کہ missing facilities and upgradation of schools کی لسٹ بھجوا دیں۔ میں آپ کو بتا دوں کہ سیاست نہیں ہونی چاہئے بلکہ کام ہونا چاہئے۔ کئی چیزوں کے اندر سیاست ہوتی ہے لیکن اس میں سیاست نہیں ہونی چاہئے۔ بات یہ ہے کہ کوئی رابطہ نہیں کرتا اور اب بھی مجھے امید نہیں ہے کہ کوئی رابطہ کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس پر صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ فاضل ممبر نے ایک issue کی طرف نشاندہی کی تھی تو میں نہ صرف رابطہ میں رہا تھا بلکہ اُس کو rectify بھی کرایا تھا تو یہ کام اب ہم نے شروع کیا ہے تو یہ تھوڑا دیکھیں اور اگر ان سے کوئی رابطہ نہیں کرتا تو یہ ہمارے نوٹس میں لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ کے نوٹس میں لے آئے ہیں تو اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس کام کو پورا کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ کام بھی ہو گا اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے ایک additional measure رکھی ہوئی ہے۔ تمام سکولوں کا already stock take بھی ہو چکا ہے جہاں جہاں پر upgradation ہونی ہے، جہاں جہاں پر additional class rooms چاہئیں، جہاں جہاں پر dangerous buildings ہیں، جہاں

جہاں teachers چاہئیں، جہاں جہاں early childhood education کے حوالے سے class rooms چاہئیں مطلب یہ کہ though survey ہو چکا ہوا ہے اب صرف اس کو implement کرنے کے لئے اور اس پر نظر رکھنے کے لئے ہم تمام ممبران کو خود دعوت دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کی قابلیت اور محکمہ تعلیم کے کام سے بالکل disagree نہیں کر رہا، کام بالکل ہو رہا ہو گا۔ میرا کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب ہمارے اپوزیشن کے بچوں سے ختم ہو جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ باقی 35 یا 36 اضلاع میں کام ہو رہا ہو گا لیکن اپوزیشن کے حلقوں میں نہیں ہو رہا ہو گا صرف اتنی سی بات ہے اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے۔ لغاری صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ online list ہو گی لیکن میرے حلقہ کی نہیں ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ حکومت اپوزیشن بچوں کی اور حکومتی بچوں کی ان معاملات میں تفریق ختم کرے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے نزدیک ختم ہے، آپ بھی اس تفریق کو ختم کریں۔ مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ منسٹر صاحب جو فرما رہے ہیں درست فرما رہے ہیں لیکن ان کی طرف سے لکھا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے اور سب نے سن لیا ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2001 جناب جمیل حسن خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2007 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد نعیم انور کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: پی پی۔284 میں ہائی سکول بنانے کی تفصیلات

*2007: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس شہر ضلع بہاولنگر میں 1950 میں بوائز مڈل سکول کو اپ گریڈ کر کے بوائز ہائی سکول کا درجہ دیا گیا۔63 سال گزرنے کے باوجود بھی ایک ہی سکول چل رہا ہے جبکہ آبادی اس وقت فورٹ عباس شہر کی ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے؟

(ب) کیا محکمہ تعلیم فورٹ عباس شہر میں مزید ایک ہائی سکول بوائز اور گرداورہ پرائمری سکول کو ایلیمنٹری سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) فورٹ عباس شہر میں اس وقت کوئی مڈل سکول موجود نہ ہے جس کو ہائی سکول کا درجہ دیا جا سکے اور فورٹ عباس شہر میں گرداورہ پرائمری سکول نام کا کوئی سکول نہ ہے۔ شہر کے اطراف میں جو مڈل سکول ہے وہ چار سے پانچ کلو میٹر تک دور ہے۔

- گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ڈائریکٹ ہائی سکول کا قیام ممکن نہ ہے۔البتہ نیا پرائمری سکول قائم کیا جا سکتا ہے جو کہ بعد میں اپ گریڈ ہو سکتا ہے۔
- فورٹ عباس شہر میں گورنمنٹ پرائمری سکول مظہر العلوم موجود ہے جس کو مڈل کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔مزید برآں فورٹ عباس کے قریب گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول 270/HR (East) کو بھی مڈل کا درجہ دیا جا سکتا ہے ان دونوں کی فزیبلٹی رپورٹس ای ڈی او ایجوکیشن بہاولنگر کی طرف سے موصول ہونے پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کو برائے منظوری بھیج دی جائیں گی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی منظوری کے بعد ان سکولوں کو ایلیمنٹری level تک اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں اس چیز کا اعتراف کیا ہے کہ 63 سال سے تحصیل ہیڈ کوارٹر فورٹ عباس میں ایک ہائی سکول ہے۔ جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا فورٹ عباس میں کسی مزید ہائی سکول کے قیام کا ارادہ ہے تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی میں direct ہائی سکول کا قیام نہیں ہے۔یہاں سوچنے کی بات تو یہ ہے اور میں اس جواب سے حیران ہوں کہ محکمہ نے یہ جواب دیا ہے۔اگر ہم پھر بھی اس بات سے مطمئن ہیں کہ ڈیڑھ لاکھ کی آبادی ہے اور صرف ایک ہائی سکول پچھلے 63 سال سے ہے۔ اس حوالے سے چاہئے تو یہ تھا کہ وہاں ایک سکول قائم کیا جاتا چاہے rules relax بھی کرنا پڑتے اور پھر اس کا جواب دیا جاتا تو مجھے اس بات پر اطمینان ہوتا۔ یہ کیسے

اس کو justify کر سکتے ہیں؟ یہ پنجاب کی واحد تحصیل ہو گی کہ ڈیڑھ لاکھ کی آبادی کے لئے صرف ایک ہائی سکول ہے کیا اس کے لئے کوئی طریق کار اختیار نہیں کرنا چاہئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے۔ یہ سوال جس وقت آیا تھا تو میں نے متعلقہ ای ڈی او (ایجوکیشن) سے رابطہ کیا تو انہوں نے سکولوں کی تعداد کا بتایا تھا۔ وہ تعداد ہمارے لئے بھی alarming تھی اس لئے میں خود فورٹ عباس گیا تھا۔ ہم نے وہاں پر جو کام کیا وہ اس جواب میں بھی ہے۔ اب جو نیا ای ڈی او (ایجوکیشن) وہاں گیا ہے اس کو میں نے باقاعدہ طور پر کہا ہے کہ وہ وہاں سے وزیر اعلیٰ کے لئے summery initiate کرے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ فورٹ عباس کو فوری طور پر ایک سکول اور دیں گے۔ اس کے لئے فنڈز بھی مختص کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنے بڑے شہر کے لئے ایک اور سکول ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے PEF کے تحت وہاں کے سکول کو دیکھا ہے۔ اس وقت اس سکول میں 1500 طالبعلم پڑھ رہے ہیں اور اس میں ہر سال ہم جب enrolment کرتے ہیں اور میں نے پہلے جس طرح کہا تھا کہ need based and fund based ہوتی ہے تو وہاں پر enrolment بھی کم آ رہی تھی ہم نے وہ وجوہات بھی دیکھیں کہ سکول کا معیار کیا ہے کہ والدین اپنے بچوں کو سکول بھیجنا نہیں چاہتے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد ہم نہ صرف پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت وہاں کام کر رہے ہیں بلکہ ایک summery بھی initiate کرا رہے ہیں کہ وہاں پر ایک نیا سکول بنوا کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے پہلے کہا ہے کہ پرائمری سکول بنا دیا جائے گا اور بعد میں اس کو مڈل کر دیا جائے گا۔ آپ نے یہ کیسے assess کیا ہے کہ لوگوں کی اپنے بچوں کو ہائی سکول میں بھیجنے کی طرف توجہ نہیں ہے، جب وہاں پر ہائی سکول ہی نہیں ہے تو پھر لوگ کہاں اپنے بچوں کو پڑھنے کے لئے بھیجیں گے، لازمی بات ہے کہ وہ دوسرے شہروں میں پڑھنے کے لئے بھیجیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے بڑا تفصیلی جواب دیا ہے کہ محکمہ تعلیم نے assess کیا ہے۔ ہم سکول بھی دے رہے ہیں اور PEF کے ذریعے بھی وہاں پر سکولوں کا دائرہ کار بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2078 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے قاضی احمد سعید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور: گورنمنٹ پرائمری سکول بستی شمیر مرکز فاضل پور کے مسائل کی تفصیلات

*2078: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بستی شمیر مرکز فاضل پور تحصیل و ضلع راجن پور میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کب سے کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) مذکورہ سکول میں بچیوں اور ٹیچرز کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول میں چوکیدار بجلی، پانی، فرنیچر بھی نہ ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سکول کے مذکورہ بالا تمام مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) مذکورہ سکول کا اجراء 1993 میں ہوا تھا اس سکول میں ایک کمرہ، برآمدہ اور تین باتھ روم بنے ہوئے ہیں۔

(ب) مذکورہ سکول میں بچیوں کی تعداد 50 ہے اور ٹیچرز کی تعداد 02 ہے۔

(ج) سکول مذکورہ میں بجلی، پانی اور فرنیچر موجود ہے۔ فرنیچر کم ہے جو بہت جلد فراہم کر دیا جائے گا۔ سکول میں چوکیدار کی سیٹ منظور شدہ نہ ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں صرف فرنیچر کی کچھ کمی ہے جس کو بہت جلد پورا کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جز(الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ مذکورہ سکول کا اجراء 1993 میں ہوا تھا اس سکول میں ایک کمرہ، برآمدہ اور تین باتھ روم بنے ہوئے ہیں۔ میں معزز وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ اس پڑھے لکھے پنجاب کے ایک سکول میں 1993 سے

ایک کمرہ ہے اور تین باتھ روم ہیں کیا اس پڑھے لکھے پنجاب میں ایک کمرے میں بچے پورے آتے ہوں گے؟

جناب سپیکر: یہ تو تعداد سے پتا چلے گا۔اگر تعداد بڑھے گی تو وہ کمروں کی تعداد بڑھائیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!اس سکول میں طالبات کی تعداد 50 ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ایک mechanism ہے جس میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ای ڈی او (ایجوکیشن) متعلقہ کے ساتھ مل کر فیصلہ کرتی ہے اور وہ فیصلہ need based ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر یہاں پر 50 بچیاں ہیں جب یہاں ہر سال داخلہ کھلتا ہے تو داخلے کی تعداد زیادہ ہو یا جن سکولوں میں زیادہ داخلے ہو رہے ہوتے ہیں تو پھر ہماری زیادہ توجہ وہاں پر ہوتی ہے۔ یہ سوال جب آیا تھا تو میں نے متعلقہ ای ڈی او (ایجوکیشن) سے بھی بات کی تھی۔اس سکول میں تعداد 50،55 یا 56 سے اوپر کبھی بھی نہیں جاتی۔اگر بچیوں کی تعداد بڑھے گی تو ہم بالکل کمروں کی تعداد کو بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔اس وقت ہمارا بہت زیادہ focus راجن پور کی طرف ہے۔ وہاں کافی زیادہ سکولوں کے infrastructure کو improve بھی کیا جا رہا ہے اور مزید بہتری بھی لائی جا رہی ہے۔اگر تعداد بڑھے گی تو ہم بالکل کمروں کی تعداد بڑھائیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!آپ اور یہاں پورا ایوان موجود ہے، سب سمجھتے ہیں کہ کیا ایک کمرے میں اگر 50 بچیاں بیٹھ سکتی ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ تعداد بڑھے گی تو ہم need basis پر کمروں کی تعداد بڑھا دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ بات نہ کریں کہ ایک کمرے میں 50 بچیاں نہیں بیٹھ سکتیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!کیا وہاں پانچ کلاسز کی بچیاں ایک ہی کمرے میں بیٹھیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی ایک سوال کا جواب دیا تھا کہ ایڈیشنل کلاس رومز کا منصوبہ پہلے بن چکا ہے اور جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں بنائیں گے۔ہم نے 30ہزار کلاس رومز کا منصوبہ بنایا ہوا ہے۔جہاں جہاں فوری ضرورت ہے وہاں بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کیا یہ سکول ان میں شامل ہے یا نہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!اس وقت میرے پاس اس طرح کی انفارمیشن نہیں ہے۔ میں ابھی پوچھ کر بتا دیتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ سکول 1993 میں بنا تھا وہاں فرنیچر بھی موجود ہے، ریکارڈ بھی موجود ہے اور سب چیزیں موجود ہیں لیکن ابھی تک چوکیدار کی اسامی نہیں ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جز(ج) میں جواب آیا ہوا ہے کہ چوکیدار کی اسامی ہی نہ ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

جناب سپیکر: یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے، وہاں SNE ہو جائے گی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت جو حالات ہیں ہم ہزاروں کی تعداد میں چوکیدار بھرتی کریں گے۔ جن سکولوں میں چوکیداروں کی کمی ہے وہ پوری کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سکول کے اندر ہم دو نئے کمرے بھی بنوا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2213 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ لیڈی میکلیگن گرلز ہائی سکول میں سائنس کی طالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2213: ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لیڈی میکلیگن گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لاہور میں کلاس دہم کے مختلف سیکشن میں سائنس پڑھنے والی طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) فزکس، کیمسٹری اور الجبرا پڑھانے والی اساتذہ کرام کے نام اور ان کی تعلیم اور تجربہ کے بارے میں ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ہفتہ میں پریکٹیکل کے کتنے پیریڈ ہیں، کیا پریکٹیکل رومز میں استعمال ہونے والے آلات پورے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لیڈی میکلیگن گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لاہور میں کلاس دہم کے مختلف سیکشن میں سائنس پڑھنے والی طالبات کی تعداد 157 ہے۔

(ب) فزکس، کیمسٹری اور الجبرا پڑھانے والی اساتذہ کے نام اور ان کی تعلیم، تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام اساتذہ کرام	عہدہ	تعلیم	تجربہ
فوزیہ نذیر	SST (Sc)	ایم ایس سی کیمسٹری، ایم ایڈ	4سال3ماہ
عاصمہ اقبال	SST (Sc)	ایم ایس سی کیمسٹری، ایم اے ایجوکیشن	4سال3ماہ
نعیمہ شاہد	SST (Sc)	ایم فل، کیمسٹری، بی ایڈ	1سال7ماہ
عفت لطیف	SST (Sc)	ایم ایس سی (باٹنی) ایم ایڈ	10سال
شازیہ معراج	SST (Sc)	ایم فل، زوآلوجی، بی ایڈ	10سال

(ج) ہفتہ میں ہر سیکشن کے لئے پریکٹیکل کے دو پیریڈ ہوتے ہیں اس کے علاوہ ماہ نومبر تا جنوری روزانہ طالبات کو پریکٹیکلز کرائے جاتے ہیں۔ پریکٹیکل رومز میں استعمال ہونے والے آلات مکمل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس سکول میں کلاس دہم سائنس کے کتنے سیکشنز اور کتنے کلاس رومز ہیں؟ انہوں نے طالبات کی تعداد بتائی ہے مگر مجھے یہ بھی جاننا ہے تاکہ مجھے average پتا چلے کہ اس سکول میں سائنس کے کتنے سیکشنز ہیں؟

جناب سپیکر: کیا سائنس کے سیکشن ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے سائنس کا ہی پوچھا ہے کہ کلاس دہم کے مختلف سیکشنز میں سائنس پڑھنے والی طالبات کی تعداد بتائی جائے؟

جناب سپیکر: کیا الجبرا بھی سائنس میں آتا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جی، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی اور جو الجبرا نہیں پڑھے گا وہ سائنس کا student نہیں ہوتا وہ آرٹس کا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے کیونکہ انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس میں انہوں نے تعداد پوچھی تھی اور اساتذہ کرام کے نام، ان کی تعلیم اور تجربے کے بارے میں پوچھا ہے وہ تفصیل ہم نے مہیا کر دی ہے۔ یہ جو پوچھ رہی ہیں اس حوالے سے نیا سوال بنتا ہے۔ یہ نیا سوال پیش کریں ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ نیا سوال کیسے بنتا ہے؟ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ کلاس دہم کے سیکشن میں پڑھنے والی طالبات کی تعداد کتنی ہے جس کے جواب میں بتایا ہے کہ طالبات کی تعداد 157 ہے۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ سیکشن کتنے ہیں، کیا ایک ہی سیکشن میں 157 طالبات ہیں یا پھر دو، تین یا چار سیکشن ہیں؟ کم از کم پتا تو چلے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ تو common sense کی بات ہے کہ مختلف sections ہی ہوں گے لیکن چونکہ یہ ان کا نیا سوال بنتا ہے اس لئے یہ نیا سوال دیں کہ اس سکول میں کتنے سیکشن ہیں تو ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں ہی بتا دیتی ہوں کیونکہ میں اس سکول کا visit کر کے آئی ہوں۔ اس کے تین سیکشن اے، بی اور سی ہیں۔ میں نے دیکھنا تھا کہ یہاں پر کتنے vigilant لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! مکمل sense apply کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جب کوئی سوال کیا جاتا ہے تو وہاں جا کر دیکھا بھی جاتا ہے کہ سوال ٹھیک بھی ہے کہ نہیں، اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ فزکس، کیمسٹری اور الجبرا پڑھانے والی اساتذہ کرام کے نام، ان کی تعلیم اور تجربہ کے بارے میں ایوان کو آگاہ کریں؟ یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ فوزیہ نذیر، ایم ایس سی کیمسٹری، عاصمہ اقبال ایم ایس سی کیمسٹری، نعیمہ شاہد ایم فل کیمسٹری، عفت لطیف ایم ایس سی باٹنی اور شازیہ معراج ایم فل زوآلوجی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ الجبرا اور فزکس کون پڑھاتا ہے، وہاں کوئی ایم ایس سی (میتھ) ہے اور نہ ہی کوئی ایم ایس سی فزکس ہے تو سائنس کے students کس طرح امتحان دیتے ہیں اور ان کو الجبرا کون پڑھاتا ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ایس ایس ٹی پڑھا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جواب میں الجبرا یا فزکس کے کسی teacher کے بارے میں لکھا ہی نہیں ہے، نہ ہی فزکس کی کوئی teacher ہے، صرف ایم ایس سی کیمسٹری کی teacher ہے۔ صرف کیمسٹری اور بیالوجی ہی نہیں بلکہ فزکس اور math بھی میٹرک میں important subjects ہوتے ہیں۔ وہاں اساتذہ کرام سرے سے ہی غائب ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں پر students کو میتھ اور فزکس نہیں پڑھائی جاتی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب جز(ب) میں پانچویں نمبر پر عفت لطیف باٹنی کی ہیں اور اس کے بعد شازیہ معراج زوآلوجی کی ٹیچر ہیں۔ باٹنی اور زوآلوجی بی ایس سی میں پڑھائی جاتی ہے اور جس نے ایم ایس سی کی ہوئی ہو وہ سارے subjects پڑھا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی یہ پوچھیں گی کہ الف کی دو جمع ب کی دو جمع دو الف ب۔ (قہقہے)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جنہوں نے ایم ایس سی بیالوجی کی ہوتی ہے وہ بی ایس سی میں کیمسٹری اور زوآلوجی رکھتے ہیں، میتھ نہیں رکھتے۔ ڈبل میتھ کے ساتھ ایم ایس سی میتھ ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں math کا پوچھا ہی نہیں ہوا۔ انہوں نے سوال میں فزکس اور کیمسٹری کا پوچھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! الجبرا کس کو کہتے ہیں؟ الجبرا کو انگلش میں math ہی کہتے ہیں۔

MR SPEAKER: Question hour is over now.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

مظفر گڑھ: اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تعداد و سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کی تفصیلات

*695: ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔251 مظفر گڑھ میں سال 2009 سے 2013 تک کل کتنے بوائز/گرلز، پرائمری، مڈل، ہائی سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا سکول وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) اپ گریڈ کرنے کی وجہ سے مذکورہ سکولوں میں سٹاف کی جو کمی ہوئی، کیا اس کو پورا کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو سٹاف کی اس کمی کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

(ج) نئی create کی جانے والی اسامیوں میں سے کتنی اور کون کون سی اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو چکی ہے، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔251 مظفر گڑھ میں سال 2009 سے 2013 تک مندرجہ ذیل سکولز اپ گریڈ کئے گئے۔

اپ گریڈ سکول ہائی سے ہائر (گرلز)

1۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول احسان پور

اپ گریڈ سکول مڈل سے ہائی (بوائز)

1۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کوٹ ادو نمبر 2۔

اپ گریڈ سکولز پرائمری سے مڈل (بوائز)

1۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول شاہ والا جدید۔

2۔ گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول یوسف والا (نیو اجراء بطور مڈل)۔

اپ گریڈ سکول پرائمری سے مڈل (گرلز)

سکول وار Approval Letters کی کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کی وجہ سے سٹاف کی کمی کو کسی حد تک پورا کر دیا گیا ہے۔ البتہ خالی رہ جانے والی اسامیوں کو صوبائی سطح پر PPSC یا تبادلہ جات / پروموشن / آئندہ ہونے والی بھرتی کے ذریعے پر کر دیا جائے گا۔

(ج) نئی Create کی جانے والی 16 اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو چکی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ پرنسپل	2۔ ایس ایس ایس	3۔ ایس ایس	4۔ ایس ایس ای	5۔ ایس ای ایس ای	6۔ ای ایس ای	7۔ جونیئر کلرک
01	01	04	02	05	01	02

ضلع راولپنڈی: سکولوں کی عمارات و مسنگ فیسلیٹیز کی تفصیلات

*1285: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل کتنے گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کی اپنی عمارات نہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت رواں سال میں ان کی اپنی عمارات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) بچیوں کے کتنے سکول ایسے ہیں جن کی چار دیواری اور بیت الخلاء نہ ہے؟

(د) ان بچیوں کے سکولوں کی missing facilities کو حکومت رواں سال میں حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راولپنڈی میں صرف ایک گورنمنٹ گرلز سکول ڈھیری حسن آباد کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈھیری حسن آباد راولپنڈی کینٹ ایریا میں واقع ہے۔ یہ شہر کا گنجان اور مہنگا ترین علاقہ ہے۔ مفت زمین کا ملنا ناممکن ہے۔ اس لئے سکول کرائے کی بلڈنگ میں چل رہا ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے قواعد و ضوابط کے مطابق اگر کمیونٹی / اہل علاقہ کی طرف سے سکول کے لئے زمین فراہم کی گئی تو عمارت کا بندوبست کر دیا جائے گا۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں بچیوں کے 99 سکولز کی چار دیواری نہ ہے۔ ان میں سے 82 سکولوں کے لئے منظوری دی جا چکی ہے۔ کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید 14 سکولوں کے PC-I اور Rough Cost Estimates تیار کر کے منظوری کے لئے بھیج دیا گیا۔ کاپی ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی تین سکولوں کی چار دیواری کے لئے جائزہ رپورٹ تیار کی جا رہی ہے جو موجودہ مالی سال کے دوران مکمل ہو جائے گی۔

(د) جی ہاں! مذکورہ سکول میں missing facilities کی سہولیات مہیا کر دی جائیں گی۔

ضلع راولپنڈی: پرائمری سکولوں کی اپ گریڈیشن و عمارات کی تفصیلات

*1286: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع راولپنڈی میں کتنے پرائمری سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) کتنے سکول ایسے ہیں جن کی عمارات مکمل ہونے کے باوجود ان میں کلاسز کا اجراء نہیں ہو سکا؟

(ج) ان عمارات کو کب تک مکمل اور کلاسز کا اجراء کروا دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع راولپنڈی میں 32 بوائز اور 49 گرلز پرائمری سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں ایسا کوئی سکول نہ ہے۔ جس کی عمارت مکمل ہو اور کلاسز کا اجراء نہ ہوا ہو۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور:ای ڈی او آفس کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1443: محترمہ فائزہ احمد ملک :کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن آفس لاہور کا سال 12-2011 کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) یہ بجٹ کتنا خرچ ہوا اور کتنا surrender کیا گیا؟

(ج) کتنا بجٹ سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول وڈیزل پر خرچ کیا گیا؟

(د) کتنا بجٹ تنخواہوں کی مد میں خرچ ہوا؟

(ہ) کتنا بجٹ ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوا؟

(و) مذکورہ عرصہ میں ٹی اے/ڈی اے کی مد میں گریڈ16 اور اوپر کے ملازمین کو جو ادائیگی ہوئی ہے اس کی تصدیق کروائی گئی ہے؟

(ز) گریڈ16 اور اوپر کے ملازمین جن کو ٹی اے/ڈی اے کی ادائیگی ہوئی ہے، ان کے نام، عہدہ گریڈ اور انہوں نے یہ ٹی اے/ڈی اے کس کس مقصد/سفر کے لئے حاصل کیا؟

(ح) کیا حکومت اس دفتر کے سال 12-2011 کے اخراجات کا خصوصی آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن، آفس لاہور کا سال 12-2011 کا کل بجٹ -/8,83,36,267 روپے تھا۔ بجٹ کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مبلغ -/4,09,45,688 روپے خرچ ہوا جبکہ -/4,73,90,579 روپے surrender کیا گیا۔

(ج) سرکاری گاڑیوں کے پٹرول و ڈیزل پر کل -/2,25,236 روپے خرچ کئے گئے جبکہ -/1,32,233 روپے مرمت پر خرچ کئے گئے۔

(د) ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں -/2,28,12,463 روپے خرچ ہوا۔

(ہ) ٹی اے/ڈی اے کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(و) جواب جز (ہ) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ز) جواب جز (ہ) اور (و) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ح) آڈٹ ڈیپارٹمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور دفتر کا آڈٹ کر چکی ہے۔ آڈٹ کی کاپی ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ای ڈی او آفس میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1444: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن آفس لاہور میں گریڈ 11 اور اوپر کے ملازمین جو اس وقت کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے فرائض کی تفصیلات بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کے پاس ایک سے زیادہ سیٹوں کا اضافی چارج ہے؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ انکوائریاں کب سے چل رہی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ان میں سے کس کس ملازم کا عرصہ تعیناتی اس دفتر کا تین سال سے زائد ہے اور ان کو تین سال سے زائد تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس وقت کس کس ملازم کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن پنجاب میں کس کس بناء پر کارروائی چل رہی ہے؟

(و) اس وقت کتنے ملازم کس کس بناء پر معطل ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن آفس لاہور میں گریڈ 11 اور اس کے اوپر کے ملازمین جو اس وقت کام کر رہے ہیں ان کے نام و عہدہ اور ان کے فرائض کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے کسی ملازم کے پاس ایک سے زائد سیٹوں کا اضافی چارج نہ ہے۔

(ج) دفتر ای ڈی او ایجوکیشن لاہور کے کسی ملازم کے خلاف کوئی ریگولر انکوائری نہ ہے۔

(د) دفتر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں عرصہ تین سال سے زائد کام کرنے والے ملازمین کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ تاہم کسی بھی ملازم کا ایک سیٹ پر تعیناتی کا عرصہ تین سال سے زائد نہ ہے۔

(ہ) اس سلسلے میں عرض ہے کہ 2010 میں اس وقت کے DCO Lahore نے دفتر ہذا کے صرف ایک ملازم طارق محمود باجوہ جو اس وقت دفتر ہذا میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر

ایکس ایم سی ایل کام کر رہے ہیں کے خلاف جب وہ داتا گنج بخش میں بطور Enforcement Inspector کام کر رہے تھے ACE میں غیر قانونی بلند و بالا عمارات تعمیر کرنے کے سلسلے میں FIR درج کروائی تھی اس کے علاوہ دفتر کے کسی اور ملازم کے خلاف ACE میں کوئی کیس نہ ہے۔

(د) اس وقت کوئی بھی ملازم معطل نہ ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1833: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں یکم جنوری 2009 سے آج تک کن کن سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا، ان سکولوں کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) اپ گریڈ کئے گئے سکولوں میں حکومت نے کیا کیا سہولیات فراہم کیں، تفصیلات سکول وار بتائیں؟

(ج) کتنے اپ گریڈ کردہ سکول ایسے ہیں جن میں ٹیچرز نہ فراہم کرنے کی وجہ سے ابھی تک ورک نہ کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں میں ٹیچرز فراہم کرنے اور ان کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔58 فیصل آباد میں یکم جنوری 2009 سے آج تک گیارہ سکولز کو پرائمری سے مڈل، چار سکولز کو مڈل سے ہائی اور ایک ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری میں اپ گریڈ کیا گیا، تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ اپ گریڈ کئے گئے سکولوں میں کلاس رومز، ٹائلٹ بلاک، چار دیواری اور کمرہ جات کی بنیادی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں کوئی بھی اپ گریڈ کردہ سکول ایسا نہ ہے۔ جس میں ٹیچرز نہ فراہم کرنے کی وجہ سے ورک نہ ہو رہا ہو۔

(د) مذکورہ حلقہ کے تمام اپ گریڈ سکولز فنکشنل ہیں اور البتہ اساتذہ کی خالی اسامیوں کو آئندہ ریکروٹمنٹ میں حکومت کی پالیسی کے مطابق پر کر دیا جائے گا۔

ضلع رحیم یار خان: حبیب آباد سکول کی زمین پر ناجائز قبضہ کی تفصیلات

*1848: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول حبیب آباد تحصیل لیاقت پور (رحیم یار خان) کی جنوبی سائیڈ اور دیوار کے ساتھ سکول کے اندر سرکاری رقبہ جو کہ سکول کا ہے، ایک شخص نے قبضہ کر کے ڈیرہ بنا لیا ہے؟

(ب) یہ قبضہ کب کیا گیا تھا اور اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا تھا؟

(ج) محکمہ نے مذکورہ سرکاری اراضی واگزار کروانے کے لئے کیوں ایکشن نہ لیا ہے نیز اس شخص کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کیوں نہیں کی گئی، کب تک اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی؟

(د) محکمہ کب تک اس سے سرکاری زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کی رپورٹ کے مطابق ایک شخص محمد اقبال ولد نذیر احمد قوم موتھانے گورنمنٹ بوائز ہائی سکول حبیب آباد تحصیل لیاقت پور (رحیم یار خان) کی جنوبی دیوار کے باہر اپنا ڈیرہ بنایا ہوا ہے جو کہ سکول کی حد میں شامل نہیں۔ کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کی انکوائری رپورٹ کے مطابق سکول کے رقبہ پر کسی قسم کا قبضہ نہیں کیا گیا نیز جس جگہ پر سکول بنا ہوا ہے وہ سرکاری نہ ہے بلکہ دو مخالف گروہوں کا مشترکہ کھاتہ ہے اور یہی لوگ سکول کی اراضی کے مالک ہیں۔ ان کی تعداد 72 ہے اس لئے مذکورہ شخص کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ کاپی ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جواب جز (ب)، (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع نارووال: پی پی۔134 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1882: جناب منان خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی-134 ضلع نارووال میں بوائز/ گرلز پرائمری/ مڈل اور ہائی سکولز کہاں کہاں واقع ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا حلقہ کے سکولز میں تعینات اساتذہ کے نام، عہدہ گریڈ مقام تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) درج بالا سکولز میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، ان اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-134 نارووال میں کل 302 سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سکول لیول	بوائز	گرلز	میزان
پرائمری	74	162	236
مڈل	13	25	38
ہائی	17	11	28
ٹوٹل	104	198	302

یہ سکولز جہاں جہاں واقع ہیں ان علاقوں کی فہرست (Annex–A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-134 کے سکولز میں تعینات اساتذہ کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام تعیناتی کی فہرست (Annex–B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درج بالا سکولز میں کل 320 اسامیاں 2012 سے خالی تھیں۔ ان میں سے فروری 2014 کو 157 اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں اور باقی 163 اسامیاں گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق میرٹ پر پُر کر دی جائیں گی۔

فیصل آباد: پی پی-57 کے بند پڑے سکولوں کی تفصیلات

*1936: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-57 تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں اکثر سکول سٹاف کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں؟

(ب) ایسے سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) ان سکولوں کو فنکشنل کرنے کے لئے حکومت کب تک سٹاف تعینات کر دے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے کہ پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کوئی سکول ایسا نہ ہے جو کہ سٹاف کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہو۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔57 کے تمام سکولز فنکشنل ہیں تاہم چند سکولوں میں اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں جنہیں نئی بھرتی ہونے پر پُر کر دیا جائے گا۔

فیصل آباد: پی پی۔57 میں گرلز سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1937: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ میں گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس وقت کتنے سکولوں میں سٹاف کی کمی ہے، ان سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ گریڈ وار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ کے متعدد اپ گریڈ کردہ مڈل اور ہائی گرلز سکولوں میں سٹاف تعینات نہ ہونے کی وجہ سے یہ سکول بھی عملی طور پر فنکشنل نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت اس حلقہ کے تمام گرلز سکولوں میں ٹیچرز کی تعیناتی یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد میں گرلز سکولوں کی کل تعداد 73 ہے جن میں گرلز پرائمری سکول (46)، گرلز مڈل سکول (23) اور گرلز ہائی سکول (04) ہیں۔

(ب) اس وقت 26 سکولز ایسے ہیں جہاں ٹیچنگ سٹاف کی چند اسامیاں خالی ہیں۔ ان سکولوں کے نام، اسامیوں کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ میں چار ہائی اور 23 مڈل سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں جن میں کوئی بھی سکول ایسا نہ ہے جو سٹاف کی کمی کی وجہ سے عملی طور پر فنکشنل نہ ہو۔

(د) جی ہاں! مذکورہ حلقہ کے تمام سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو آئندہ نئی بھرتی پر پُر کر دیا جائے گا۔

لاہور: غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2233: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) لاہور ڈویژن میں حکومت نے جنوری 2012 سے آج تک کتنے غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کو سیل کیا اور کتنا جرمانہ کیا نیز کتنے سکولوں کو آخری اور حتمی نوٹسز جاری کئے گئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں! لاہور ڈویژن کے اضلاع لاہور، شیخوپورہ، قصور اور ننکانہ صاحب میں متعلقہ ای ڈی اوز تعلیم نے حکومت کی ہدایات کے تحت غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف ایکشن لیا ہے۔

(ب) ضلع لاہور

ضلع لاہور میں جنوری 2012 سے آج تک کسی بھی غیر رجسٹرڈ نجی سکول کو سیل نہ کیا گیا ہے۔ ایک سکول کو جرمانہ کیا گیا ہے اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سے حاصل کی گئی ابتدائی معلومات کی روشنی میں 29 سکولوں کو پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشن) رولز 1984 کے تحت شوکاز نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔

ضلع شیخوپورہ

ضلع شیخوپورہ میں جنوری 2012 سے آج تک کسی بھی غیر رجسٹرڈ نجی سکول کو سیل نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی کو جرمانہ کیا گیا ہے البتہ تین سکولوں کو سیل کرنے کے لئے حتمی نوٹس جاری کرنے کے بعد ایف آئی آر درج کرنے کے لئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کو لیٹر لکھا گیا ہے۔ منظوری ملنے کے بعد مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع ننکانہ صاحب

ضلع ننکانہ صاحب میں غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کی تعداد 169 ہے اور جنوری 2012 سے آج تک ان میں شامل کسی بھی سکول کو سیل نہ کیا گیا ہے تاہم ان کو رجسٹرڈ کروانے کے لئے متعلقہ

مالکان کو حتمی نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اس ضمن میں ان کو مقررہ وقت دیا گیا ہے اگر اس کے بعد انہوں نے اپنے سکول رجسٹرڈ نہ کروائے تو انہیں قانونی کارروائی کر کے سیل کر دیا جائے گا۔

ضلع قصور

ضلع قصور میں جنوری 2012 سے آج تک 259 غیر رجسٹرڈ سکول تھے جن میں سے 229 کی رجسٹریشن کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں جبکہ 30 سکولوں کی فائلیں برائے رجسٹریشن موصول ہو چکی ہیں اور مقررہ معیار پر پورا اترنے والے سکولوں کی رجسٹریشن کے احکامات جلد ہی جاری کر دیئے جائیں گے۔

صوبہ میں ٹیچرز کی بھرتی کے لئے اقلیتوں کا کوٹا و دیگر تفصیلات

*2247: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سکولز ٹیچرز کی متوقع نئی بھرتی میں محکمہ تعلیم نے اقلیتوں کے لئے کتنا کوٹا مختص کیا ہے؟

(ب) اس کوٹا میں اقلیتوں کے لئے مضامین مخصوص کئے گئے ہیں یا یہ لوگ میرٹ کے مطابق بشمول اسلامیات وعربی کسی بھی مضمون کے لئے سلیکٹ ہو سکتے ہیں؟

(ج) کیا قادیانیوں / مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیتی کوٹا میں شامل کیا گیا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کیوں جبکہ قادیانی، مرزائی، لاہوری گروپ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی وہ آئین پاکستان کو تسلیم کرتے ہیں؟

(د) کیا قادیانیوں، مرزائیوں کو اسلامیات اور عربی کا ٹیچرز بھرتی سے روکنے کے لئے کوئی پالیسی وضع کی گئی ہے اور وہ کیا ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے کیا حکومت اس بارے میں کوئی واضح پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) محکمہ تعلیم میں بھرتی برائے ایجوکیٹرز 2013 میں اقلیتوں کے لئے کل مشتہر شدہ اسامیوں کا پانچ فیصد کوٹا مختص کیا گیا ہے۔

(ب) بھرتی برائے ایجوکیٹرز2013 میں اقلیتی کوٹا کے تحت درخواست گزار اقلیتی امیدوار میرٹ کے مطابق کسی بھی مضمون میں سلیکٹ ہو سکتا ہے۔ مخصوص مضامین کی شرط نہ رکھی گئی ہے۔

(ج) متعلقہ ضلع کا ڈومیسائل رکھنے والے تمام غیر مسلم درخواست گزاروں کو اقلیتی کوٹا میں شامل کیا جائے گا جن کے قومی شناختی کارڈ پر غیر مسلم لکھا ہو گا۔

(د) بھرتی پالیسی 2013 برائے ایجوکیٹرز میں قادیانیوں، مرزائیوں کو اسلامیات اور عربی کا ٹیچر بھرتی ہونے سے روکنے کے لئے کوئی شق موجود نہ ہے۔

قرآنی آیات و سورتوں کا نصاب تعلیم سے حذف کرنے کی تفصیلات

*2248: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان کی اکثریت میں آبادی مسلمان ہے، قرآن مجید ہمارے لئے ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری راہنمائی کرتا ہے اس لئے سابقہ حکومتوں نے قرآن مجید کے مخصوص حصے نصاب میں شامل کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اپریل 2012 سے عربی ششم کے سلیبس سے سورۃ البقرہ پر مشتمل پورا حصہ حذف کر دیا گیا ہے اب اس سال عربی ہفتم سے سورت آل عمران پر مشتمل حصہ نکال دیا گیا ہے اور آئندہ عربی ہشتم سے سورۃ یوسف، یٰسین، الواقعہ بھی نکال دی جائے گی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو نصاب تعلیم سے قرآنی آیات نکالنے کی کیا وجوہات ہیں اور یہ کس کے حکم پر ہو رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) نئے قومی نصاب میں قرآن پاک کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ مکمل قرآن پاک یعنی پورے تیس پاروں کو بتدریج پڑھانے کا اہتمام کیا گیا ہے اسلامیات لازمی کے مضمون میں جماعت آٹھویں تک ہر طالب علم بتدریج تیس پارے پڑھتا ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جماعت سوم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عربی حروف و حرکات کی پہچان (یسرنا القرآن سے)

جماعت چہارم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پارہ نمبر 1تا3

جماعت پنجم-----------پارہ نمبر 4تا6
جماعت ششم-----------پارہ نمبر 7تا12
جماعت ہفتم-----------پارہ نمبر 13تا20
جماعت ہشتم-----------پارہ نمبر 21تا30

عربی کے منظور شدہ قومی نصاب 2007 میں عربی مضمون کے ماہرین اور جید علماء نے عربی کو بطور فنکشنل زبان پڑھانے پر زور دیا ہے۔ ماہرین عربی نے یہ کوشش کی ہے کہ عربی کا مضمون پڑھنے سے طالب علم عربی زبان کی بنیادی معلومات اور اس کے بنیادی اصول وضوابط سے آشنا ہو سکیں گے۔ یعنی جس طرح طلباء کو اردو اور انگلش زبان سکھائی جاتی ہے اسی طرح بچوں کو عربی زبان بھی سکھائی جائے تا کہ وہ عربی زبان کو پڑھنا، بولنا، سمجھنا اور لکھنا سیکھ سکیں۔

(ج) اسلامیات کا مضمون ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے اور طالب علم عربی اور اسلامیات دونوں کو متوازی طور پر پڑھتا ہے۔ اسلامیات میں مکمل قرآن مجید (تیس پارے) پڑھنا ہر طالب علم پر لازم ہے، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ جماعت سوم، چہارم اور پنجم کے طلبہ کو اسلامیات (لازمی) میں پڑھائی جا رہی ہیں۔ اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 1تا39 اور سورۃ الانفال اسلامیات لازمی نہم تا بارہویں کے نصاب میں شامل ہے۔ مزید برآں بارہویں کی اسلامیات اختیاری میں سورۃ البقرہ کے ابتدائی 20 رکوع باترجمہ بھی شامل نصاب ہیں۔ عربی کے مضمون کو بطور عربی زبان پڑھانے کا فیصلہ قومی نصاب برائے عربی 2007 مرتب کرنے والے ماہرین اور جید علماء نے کیا ہے جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

1۔ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحق یوسفزئی	سابق چیئرمین شعبہ عربی، صدر شعبہ علوم اسلامیہ اور پاکستان سٹڈیز، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔
2۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	سابق ڈائریکٹر ایجوکیشن کالجز فیصل آباد ڈویژن، فیصل آباد سابق وائس چانسلر محی الدین یونیورسٹی، نیریاں شریف آزاد کشمیر۔
3۔ پروفیسر ڈاکٹر فضل احمد	پروفیسر شعبہ القرآن والسنہ، کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی، سابق ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سنٹر، جامعہ کراچی سابق چیئرمین شعبہ القرآن والسنہ، جامعہ کراچی۔
4۔ پروفیسر ڈاکٹر محسن نقوی	ڈائریکٹر ریسرچ زہرا پبلی کیشنز انٹرنیشنل، سابق ڈائریکٹر اسلامک سنٹر نارتھ کیرولائنہ یو۔ایس۔اے ڈائریکٹر اسلامک ایجوکیشن بورڈ، برطانیہ۔
5۔ پروفیسر ڈاکٹر سید علی انور	ڈین شعبہ زبان ہائے شرقیہ اور ثقافت، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔

6۔ مطلوب احمد رانا — اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج شیخوپورہ۔
7۔ شاہد حسیب — اسسٹنٹ پروفیسر اسلام آباد ماڈل کالج برائے برائے طلباء ایف 8/4 اسلام آباد
جامعتہ المحبت، بھارہ کہو، اسلام آباد
8۔ ساجد علی سبحانی — جامعتہ المحبت، بھارہ کہو، اسلام آباد۔

عربی کو بطور عربی زبان پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ عربی زبان کے بنیادی اصول و قواعد سے آشنا ہو سکیں اور عربی اور قرآن وحدیث کو سمجھنے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ عربی زبان کی تدریس سے اسلامی تعلیمات (جو کہ بنیادی طور پر عربی زبان میں ہیں) کو سمجھنے میں آسانی اور سہولت ہو گی۔ عربی زبان کے ماہرین نے منظور شدہ قومی نصاب 2007 میں عربی بطور فنکشنل زبان پڑھانے کے درج ذیل مقاصد طے کئے ہیں۔

1. عربی زبان کے حروف تہجی، حرکات اور ابتدائی کلمات کو طلبہ پہچان سکیں۔
2. عربی زبان میں ابتدائی جملوں کی ساخت کو جان سکیں۔
3. عربی زبان روزمرہ استعمال کے جملوں کو سن کر سمجھ سکیں۔
4. عربی زبان میں لکھے گئے سادہ جملوں کی پہچان کر سکیں۔
5. عام گفتگو میں عربی کے سادہ جملوں کی پہچان کر سکیں۔
6. اپنے خیالات کو عربی میں ادا کر سکیں۔
7. عربی نظم ونثر کے مطالعہ کے بعد اس کے ابتدائی مفاہیم جان سکیں۔
8. دوران تعلیم مہارات اربعہ کی مشق کے بعد ان پر مناسب قدرت پا سکیں۔
9. سادہ عبارت میں مختلف موضوعات پر عربی میں خط و کتابت کر سکیں۔
10. عربی کے مضمون کو بطور زبان پڑھایا جائے۔

قرآن مجید، حدیث، فقہ، تاریخ اور علوم دینیہ کے علاوہ عمومی علوم و فنون کا صدیوں کا عظیم الشان ذخیرہ بھی عربی زبان میں ہے۔ چنانچہ دینی ضرورت کے علاوہ بھی ضروری ہے کہ عربی میں تحریر شدہ گوناگوں علوم و فنون سے استفادہ کر کے عظیم مسلمان علماء، محققین طب، منطق، فلسفہ، طبیعات، کیمیا، نباتیات، حیوانیات، جغرافیہ، علم الافلاک، حساب اور دیگر شعبہ ہائے حیات میں عظیم خدمات سے دنیا کو روشناس کرایا جائے اس لئے سائنس اور آرٹس کے مضامین کی تعلیم پانے والوں کے لئے عربی زبان سیکھنا ضروری ہے۔ عربی زبان مہد سے لحد تک ہر مسلمان کے ہمراہ جاتی ہے اور اس کے لئے شعوری اور لاشعوری طور پر عربی سے واقفیت ناگزیر ہے، عربی زبان اب اقوام متحدہ کی تسلیم شدہ چھ سرکاری زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ ان چھ زبانوں کے نام یہ ہیں۔

عربی، انگریزی، فرانسیسی، ہسپانوی، روسی اور چینی۔

عصر جدید میں عربی زبان کی وسعت واہلیت کے دلائل و مشاہدات بڑے واضح ہیں۔ دینی حیثیت کے ساتھ ساتھ علمی و ادبی، سرکاری، قومی اور بین الاقوامی زبان کی حیثیت سے عربی صف اوّل کی زبان شمار ہونے لگی ہے اس لئے قومی سطح پر فیصلہ کیا گیا تھا کہ عربی زبان کو روزمرہ بول چال اور فنکشنل زبان کے طور پر پڑھایا جائے تاکہ عرب اور اسلامی دنیا سے ہمارے سیاسی، معاشی، اقتصادی، ثقافتی اور معاشرتی روابط میں اضافہ ہو۔ عربی کے طے کردہ مذکورہ مقاصد اور عربی زبان کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر عربی کی درسی کتب تیار کی جا رہی ہیں۔ کوئی بھی درسی کتاب حکومت کے منظور کردہ قومی نصاب کے مطابق ہی تیار کی جاتی ہے۔ عربی کی درسی کتب بھی منظور شدہ قومی نصاب کے تقاضوں اور ہدایات کے مطابق تیار کردہ ہیں۔ یہ نصاب قومی سطح کے ماہرین اور جید علما کی کمیٹی نے مرتب کیا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور کے مسائل کی تفصیلات

*2294: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ہیڈ ماسٹر کی اسامی کب سے خالی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہر کلاس انچارج ہی تمام مضامین فزکس، کیمسٹری، بائیو، میتھ، انگلش، اردو خود پڑھاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام کلاس انچارج سکول میں پڑھانے کی بجائے تمام کلاسز کو اپنی اپنی اکیڈمی میں پڑھانے کو ترجیح دیتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ہیڈ ماسٹر کی تقرری کر کے بچوں کو باقاعدہ مضمون وار ٹیچر سے پڑھنے اور مفاد پرست اساتذہ کی من مانیوں کو ختم کر کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ہیڈ ماسٹر کی اسامی مورخہ 06-01-2013 سے خالی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ٹیچرز کو مضمون وار پیریڈ دیئے گئے ہیں جو کہ اپنا اپنا مضمون ٹائم ٹیبل کے مطابق بڑی مہارت سے پڑھاتے ہیں۔ کاپی ٹائم ٹیبل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام کلاس انچارج اپنا اپنا پیریڈ مضمون وار سکول میں ہی پڑھاتے ہیں۔ کسی طالب علم کو کسی بھی اکیڈمی میں پڑھنے پر مجبور نہیں کیا جاتا اگر کسی طالب علم یا والدین کی طرف سے اس قسم کی کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس ٹیچر کے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی۔

(د) جزہائے بالا کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور ضلع شیخوپورہ میں سینئر ہیڈ ماسٹر گریڈ 20 کی اسامی ہے۔ ٹرانسفر پر پابندی ختم ہونے پر بذریعہ ٹرانسفر یا آئندہ پروموشن کے ذریعے اس پوسٹ پر سینئر ہیڈ ماسٹر کی تقرری کر دی جائے گی۔

لاہور: گورنمنٹ کمپری ہنسیو گرلز ہائی سکول میں ملازمین کی رہائش گاہیں و دیگر تفصیلات

*2303: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کمپری ہنسیو گرلز ہائی سکول وحدت روڈ لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے۔ کتنے رقبے پر عمارت ہے، کتنا رقبہ بطور گراؤنڈ استعمال کیا جاتا ہے اور کتنے رقبہ پر سکول ملازمین کی رہائش گاہیں تعمیر کی ہوئی ہیں؟

(ب) متذکرہ سکول میں تعمیر شدہ رہائش گاہوں میں کون کون سے ملازمین رہائش پذیر ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ وار بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سکول کی انچارج صاحبہ نے سکول ہذا میں بھینسیں رکھی ہوئی ہیں؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بھینسوں کو فوری طور پر سکول سے باہر نکالنے اور انچارج ہذا کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کمپری ہنسیو گرلز ہائی سکول وحدت روڈ کا کل رقبہ 95 کنال، 7 مرلہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

	تفصیل	مرلے	کنال
1	رقبہ عمارت	00	16
2	رقبہ گراؤنڈ	00	40
3	رہائش ملازمین	00	04
4	متفرق گراسی پلاٹس تدریسی بلاکس	07	35

(ب) متذکرہ سکول کی تعمیر شدہ رہائش گاہوں میں جو ملازمین رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

	نام	عہدہ	گریڈ
1	مسز نسرین لطیف چودھری	پرنسپل	19
2	مسز ناصرہ پروین	SST	18
3	عارف علی ساجد	جونیئر کلرک	07
4	حافظ محمد وقار احمد	نائب قاصد	01
5	ریاض مسیح	خاکروب	02

(ج) سکول ہذا میں کسی قسم کا کوئی جانور کسی نے نہیں رکھا ہوا ہے اور نہ ہی اس کی اجازت ہے۔

(د) جواب جز (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

صوبہ میں غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کی بھرمار و دیگر بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*2332: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں اس وقت بے شمار پرائیویٹ سکول رہائشی علاقوں میں بلا اجازت چل رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر ادارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی منظوری کے بغیر رہائشی علاقوں میں کھولے گئے ہیں اور ان کی رجسٹریشن بھی نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں معمولی تنخواہوں پر معمولی پڑھے لکھے نوجوانوں کو بچوں کو تعلیم دینے پر مقرر کیا ہوا ہے جبکہ بچوں سے ہزاروں روپے فیس کی مد میں لئے جا رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری اداروں کا معیار تعلیم ان پرائیویٹ سکولوں کی وجہ سے بہت متاثر ہو رہا ہے اور سرکاری سکولوں کے اساتذہ بھی ان پرائیویٹ سکولوں میں پڑھا رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیوشن سنٹرز اور خلاصہ جات تعلیمی معیار کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں اور محکمہ تعلیم کوئی کارروائی نہیں کر رہا؟

(و) کیا حکومت ان پرائیویٹ سکولوں کی چیک اینڈ بیلنس کے لئے کوئی Effective Legislation لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے پنجاب میں اس وقت چند پرائیویٹ سکولز بلا اجازت رہائشی علاقوں میں چل رہے ہیں۔

(ب) درست ہے کہ کچھ ادارے محکمہ تعلیم سے بغیر رجسٹریشن رہائشی علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ سکول انتظامیہ اور ٹیچرز کے درمیان تنخواہ کا معاہدہ ہوتا ہے اور ٹیچر کی رضامندی سے ان کو تعلیمی اداروں میں بچوں کی تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے تاہم بعض سکول زیر تعلیم طلباء وطالبات سے فیسوں کی مد میں ہزاروں روپے وصول کر رہے ہیں۔

(د) درست نہ ہے بلکہ بعض سرکاری اداروں کے بچے بورڈ اور سنٹر کے امتحان میں نمایاں پوزیشن لیتے ہیں۔ سرکاری ادارہ کا ٹیچر نجی تعلیمی اداروں میں سرکاری ڈیوٹی کے دوران تدریسی فرائض سرانجام نہیں دے سکتا۔

(ہ) درست نہ ہے۔ محکمہ نے سرکاری تعلیمی اداروں میں جبری ٹیوشن پڑھانے اور خلاصہ جات استعمال کرنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے اگر اس سلسلے میں محکمہ کو کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(و) پرائیویٹ سکولوں کے چیک اینڈ بیلنس کے لئے Effective Legislation محکمہ قانون کو ارسال کر دیا گیا ہے جو کہ ایک بل کی شکل میں اسمبلی میں پیش کر دیا جائیگا۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری سکولز میں سپورٹس گرانٹ کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

15: رانا محمد افضل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے صوبہ بھر میں گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں کو محکمہ سپورٹس کی گرانٹس بند کر دی گئی ہیں جن کی وجہ سے گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں میں سپورٹس سرگرمیاں بند ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا حکومت سکولز اور کالجز کو سپورٹس گرانٹس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جہاں تک صوبہ کے سرکاری سکولوں میں سپورٹس گرانٹس کا تعلق ہے اس ضمن میں باور کرایا جاتا ہے کہ 2001 میں ضلعی حکومتوں کے قیام کے بعد تمام تعلیمی اور انتظامی معاملات ضلعی حکومتوں کے سپرد کر دیئے گئے۔ پنجاب بھر کے تمام سرکاری سکولوں میں سکول کونسلز موجود ہیں یہ کونسلز انتظامی و مالی اختیارات رکھتی ہیں اور مقامی لوگوں کی مشاورت کے بعد سکولوں میں یہ امور چلائے جاتے ہیں۔ نان سیلری بجٹ(NSB) اور سکول کونسلز کے فنڈز سے سکولوں میں کھیلوں کے فروغ کے لئے رقم خرچ کی جا سکتی ہے تاہم اس کی منظوری متعلقہ سکول کونسل سے لینا ضروری ہے۔

(ب) جہاں تک سکولوں کو سپورٹس گرانٹ جاری کرنے کا تعلق ہے اس ضمن میں جواب جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ نان سیلری بجٹ(NSB) کی مد میں موجود رقم کو سکولوں کی بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے جن میں پینے کا صاف پانی ، بجلی، ٹائلٹ بلاک اور فرنیچر وغیرہ شامل ہیں، خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کھیلوں کے سامان کی خرید اور گراؤنڈز وغیرہ کی تعمیر و مرمت کے لئے بھی یہ رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔ الگ سے سپورٹس گرانٹ کا اجراء زیر غور نہ ہے۔

فیصل آباد: سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

35: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں سرکاری گرلز و بوائز ہائی سکولوں کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان سکولوں کو سال 10-2009 سے 13-2012 تک سالانہ سکول وار کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران جن سکولوں کو خصوصی فنڈز دیئے گئے ان کے نام اور فنڈز کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں سرکاری گرلز و بوائز سکولوں کے نام اور جگہ کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں کو سال 10-2009 سے 13-2012 تک سالانہ سکول وار فنڈز کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران سکولوں کو کوئی خصوصی فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔

تعلیمی سیشن 15-2014 میں پرائمری سطح پر انگلش ریڈنگ سکلز سے متعلقہ تفصیلات

44: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت تعلیمی سیشن 15-2014 میں پرائمری سطح پر انگلش ریڈنگ سکلز کے لئے کوئی نصاب تعلیم متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) پرائمری سطح پر اکیڈمک سیشن 14-2013 میں حاضر سروس ایجوکیٹرز کی مہارت میں بہتری کے لئے کتنی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پرائمری سطح کے لئے انگلش ریڈنگ سکلز کا الگ سے کوئی نصاب نہیں ہے اور نہ ہی ماضی میں ایسی کوئی مثال یا روایت رہی ہے۔ قومی نصاب انگلش کے تحت تیار ہونے والی درسی کتب میں ہی انگلش ریڈنگ سکلز موجود ہوتی ہیں۔ انگلش ریڈنگ سکلز کا الگ سے کوئی نصاب نہیں ہوتا۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ، سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے تعلیمی سیشن 14۔2013میں پرائمری سطح پر ایجوکیٹرز کی مہارت کے لئے گیارہ ٹریننگ ورکشاپس کا انعقاد کیا جن میں31,016ایجوکیٹرز نے شرکت کی، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: چیچہ وطنی میں بوائزاور گرلز پرائمری اور مڈل سکولز سے متعلقہ تفصیلات

54:جناب وحید اصغر ڈوگر: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چیچہ وطنی میں اس وقت کتنے بوائزاور گرلز پرائمری ومڈل سکول ہیں؟

(ب) حکومت سال14-2013 میں کتنے پرائمری اور مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا ایسے سکولوں کی نشاندہی کی جاچکی ہے، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) تحصیل چیچہ وطنی میں بوائزاور گرلز پرائمری ومڈل سکولوں کی کل تعداد 464 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	بوائزمڈل سکول	54
2	بوائزپرائمری سکول	175
3	گرلزمڈل سکول	101
4	گرلزپرائمری سکول	134
	کل تعداد	464

(ب) تحصیل چیچہ وطنی میں حکومت نے سال14-2013 میں درج ذیل سکولوں کواپ گریڈ کیا ہے۔

بوائزپرائمری سے ایلیمنٹری لیول

1۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-12/90

2۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-12/95

3۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-11/10

4۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-14/19

5۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکولL-12/97

گرلز پرائمری سے ایلیمنٹری لیول

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولL-14/32-35

2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولL-12/66

3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولL-12/54

راجن پور: محکمہ سکولز ایجوکیشن کے زیر استعمال گاڑیاں اوران کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

59: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کی کل کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) مالی سال14۔2013 میںP.O.L کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) مالی سال14۔2013 میں گاڑیوں کیM&R کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تعلیم کے زیر استعمال کل چھ گاڑیاں ہیں جو کہ درج ذیل افسران کے زِیر استعمال ہیں۔

1	EDO (Eddo)	2	DEO (SE)
3	DEO (EE) (M)	4	DEO (EE) (W)
5	Dy. DEO (W)	6	Dy. DEO (W)

(ب) مالی سال14۔2013 میںP.O.L کی مد میں کل-/26,00,000روپے کی رقم مختص کی گئی تھی جس میں سے-/23,13,173روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ بقایا-/2,86,827 روپے کی رقم موجود ہے۔

(ج) مالی سال14۔2013 میں گاڑیوں کیMaintenance and Repair کی مد میں کل -/6,00,000روپے کی رقم رکھی گئی تھی جس میں سے-/5,79,000روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے اور بقایا-/21,000روپے کی رقم موجود ہے۔

حلقہ پی پی-263 میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

68: سردار شہاب الدین خان: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-263 ضلع لیہ میں کتنے گرلز وبوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی کتنی تعداد منظور شدہ ہے اور خالی اسامیوں کی کتنی تعداد ہے؟

(ج) طلباء وطالبات کی پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں کتنی تعداد ہے؟

(د) کتنے گرلز وبوائز سکولز کی بلڈنگ نہیں ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-263 ضلع لیہ میں گرلز وبوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

سکول لیول	گرلز	بوائز	ٹوٹل
پرائمری	123	159	282
مڈل	23	18	41
ہائی	11	14	25
ٹوٹل	157	191	348

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1497 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 68 ہے۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے طلباء وطالبات کی تعداد 46,822 ہے۔

(د) صرف ایک گرلز پرائمری سکول (جتاں والا) کی بلڈنگ نہ ہے۔ یہ سکول گورنمنٹ گرلز ہائی سکول واڑاں سہڑاں میں چل رہا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڑھی شاہو کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

132: ڈاکٹر مراد راس: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول گڑھی شاہو لاہور کو 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کون کون سی مد میں مختص کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول میں strength کے مطابق بچوں اور اساتذہ کے لئے فرنیچر نہ ہے؟

(ج) مالی سال14۔2013میں سکول کو مسنگ فسلیٹیز کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول گڑھی شاہو لاہور کو12۔2011 اور13۔2012 کے دوران پچیس پچیس ہزار کی رقم SMC مد میں فراہم کی گئی تھی۔

(ب) درست نہ ہے سکول میں بچوں اور اساتذہ کی strength کے مطابق فرنیچر موجود ہے۔

(ج) مالی سال14۔2013میں سکول کو missing facilities کی مد میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی چونکہ سکول میں تمام missing facilities (یعنی پانی، بجلی اور لیٹرین وغیرہ) کی سہولیات پہلے سے موجود ہیں۔

گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول گڑھی شاہو لاہور سے متعلقہ تفصیلات

133: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول نزد پولیس چوکی گڑھی شاہو لاہور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) سکول میں کون کون سے سیکشن میں کتنی کتنی بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟

(ج) سکول کے12-2011اور2013کے نتائج کی شرح کیا رہی، کلاس وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ 2013 کے نتائج میں چہارم کلاس کی پاس بچیوں کو فیل کر دیا گیا، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ نیو اسلامیہ گرلز پرائمری سکول نزد پولیس چوکی گڑھی شاہو لاہور1965میں قائم ہوا۔

(ب) سکول ہذا میں سیکشن نہ ہیں بلکہ کلاس وار بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی کلاس وار تعداد درج ذیل ہے۔

نرسری	اول	دوئم	سوئم	چہارم	پنجم	کل تعداد
59	65	46	53	52	53	328

(ج) سکول کے 12-2011اور 2013 کے کلاس وار نتائج کی شرح Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔2013 کے نتائج میں چہارم کلاس کی کسی بچی کو فیل نہیں کیا گیا۔

ضلع میانوالی کے پہاڑی علاقوں میں سکولز کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

153: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی کے اکثر مقامات پر پہاڑی علاقہ ہونے پر مختلف سکولوں کی اپ گریڈیشن (بلڈنگ تعمیر نہ ہونے کی وجہ سے) رُکی ہوئی ہے، ان علاقوں کے نام بتائے جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقوں میں ٹھیکیدار تعمیری ریٹس کم ہونے کی وجہ سے کام نہیں کرتے، محکمہ نے اب تک اس سلسلہ میں کیا کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مسئلہ کی وجہ سے ضلع بھر میں تقریباً 17 سکیمیں عرصہ دراز سے نامکمل پڑی ہیں؟

(د) حکومت کب تک مذکورہ مسئلہ کے حل کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ ضلع میانوالی کے اکثر مقامات کے پہاڑی علاقہ میں چند سکول واقع ہیں۔پہاڑی علاقہ پر واقع ہونے کے باعث ان کی اپ گریڈیشن بوجہ عدم تعمیر عمارات رُکی ہوئی ہے ایسے سکولوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1)	بورکھوئی	(2)	مرمنڈی	(3)	نریوب
(4)	تبی سر	(5)	ڈھوک بھرتال	(6)	کری کپتان
(7)	سونک	(8)	کمرسر	(9)	نواں
(10)	ترنگی غربی	(11)	کچے تندو خیل	(12)	ٹولہ بانگی خیل

(ب) درست ہے۔ ٹھیکیدار پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے ٹینڈر نہیں لیتے۔ محکمہ نے پہاڑی علاقہ کے حوالے سے زائد ریٹ کے لئے بذریعہ ڈی سی او میانوالی پی اینڈ ڈی کو خط لکھ دیا ہے اور منظوری کے بعد اخبار میں ٹینڈر دے دیئے جائیں گے اور عمارات کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

(ج) درست ہے۔

(د) محکمہ پی اینڈ ڈی کی طرف سے جس وقت بھی ریٹ منظور کئے جائیں گے ٹینڈر اخبار میں دے دیئے جائیں گے اور تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع میانوالی: یونین کونسل نواں تھمے والی کے گرلز سکول کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

154: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ مڈل گرلز اسکول نواں یو سی تھمے والی ضلع میانوالی عرصہ دراز سے اپ گریڈ ہونے کے باوجود ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

درست ہے۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول نواں یو سی تھمے والی ضلع میانوالی کی اپ گریڈیشن منظور ہونے کے باوجود اس پر عملدرآمد نہ ہوا ہے۔ بلڈنگ بنانے کے لئے اخبار میں دو مرتبہ ٹینڈر مورخہ 22.10.2011 اور 29.10.2011 کو دیئے گئے لیکن کسی فرم نے ٹینڈر وصول نہ کیا کیونکہ مذکورہ سکول کے پہاڑی علاقہ میں واقع ہونے کی وجہ سے کوئی ٹھیکیدار گورنمنٹ کے موجودہ ریٹ پر کام کرنے کو تیار نہ ہے۔ اس پر محکمہ نے زائد ریٹ کی منظوری کے لئے ڈی سی او میانوالی کو لیٹر لکھا۔ ڈی سی او کی جانب سے پی اینڈ ڈی کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے اور منظوری کے بعد اخبار میں ٹینڈر دے دیا جائے گا اور عمارت کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

(ٹینڈر نوٹس Revised Administrative Approval کی کاپیاں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

ضلع میانوالی میں ٹیچرز ٹریننگ کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

155: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں ٹیچرز کی ٹریننگ کے لئے کتنے ادارے کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں سال 2012-13 میں کتنے مرد و خواتین اساتذہ کو ٹریننگ دی گئی؟

(ج) مذکورہ ٹریننگ کے ان اداروں کی موجودگی میں مرد و خواتین اساتذہ کو سرگودھا اور لاہور تربیت کے لئے بھیجے جانے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) اس ادارے کو سال 13-2012 میں کتنا بجٹ دیا گیا، کیا اس میں اضافے کی کوئی تجویز ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع میانوالی میں ٹیچرز ٹریننگ کے لئے ایک ادارہ گورنمنٹ کالج برائے ایلیمنٹری ٹیچرز / ڈسٹرکٹ ٹریننگ اینڈ سپورٹ سنٹر میانوالی کام کر رہا ہے۔

(ب) اس ادارے میں 13-2012 میں 2745 مرد و خواتین اساتذہ نے ٹریننگ حاصل کی۔

(ج) پنجاب بھر میں گریڈ 16 سے 17 میں ترقی پانے والے اساتذہ کے لئے ٹریننگ کو پروموشن پالیسی 2013 کے تحت حکومت پنجاب نے لازمی قرار دے دیا ہے۔ ترقی پانے والے اساتذہ کی تعداد مختلف اضلاع بشمول میانوالی میں کم تھی۔ ضلع میانوالی میں صرف 9 اساتذہ تھے اس لئے پنجاب بھر میں ڈویژن کی سطح پر ٹریننگ کا پلان بنایا گیا اس لئے سرگودھا ڈویژن کے بھی تین اضلاع میانوالی، خوشاب اور سرگودھا سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کرام کو اکٹھا کر کے ڈویژن کی سطح پر ٹریننگ کروائی گئی۔ اسی طرح ماہر مضامین (ریاضی اور فزکس) کی ٹریننگ بھی لاہور میں کروائی گئی جس میں 11 اضلاع سے 25 اساتذہ نے ٹریننگ حاصل کی۔ پنجاب بھر کے اساتذہ کی تربیت کا پلان Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) 13-2012 کا بجٹ دو مختلف ہیڈز میں آیا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کلسٹر ٹریننگ اینڈ سپورٹ سنٹر (CTSC)	ڈسٹرکٹ ٹریننگ اینڈ سپورٹ سنٹر (DTSC)
MI-4066	MI-4092
-/45,662,742 روپے	-/25,65,656 روپے

ضرورت کے تحت ضمنی بجٹ بھیجا جاتا ہے۔

تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی جدید ٹیچنگ سکلز کی تربیتی کورس سے متعلقہ تفصیلات

173: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو جدید ٹیچنگ سکلز کے تربیتی کورسز کروائے جاتے ہیں؟

(ب) ٹریننگ اور تربیت پر مامور اساتذہ کو ماہانہ کتنا الاؤنس دیا جاتا ہے، ٹریننگ حاصل کرنے والوں کو ٹی اے/ڈی اے کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی اور سال 2014 کے دوران اس مد میں مجموعی طور پر کتنے اخراجات ہوئے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) جن اساتذہ کو کروڑوں روپے کے اخراجات سے ٹریننگ کروائی جاتی ہے کیا یہ اساتذہ ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد اپنے سکولوں میں اس پر عملدرآمد کرتے ہیں؟

(د) کیا محکمہ کے پاس کوئی ایسا میکانزم موجود ہے جو یہ چیک کرے کہ حاصل کی گئی ٹریننگ سے سکولوں میں استفادہ کیا جا رہا ہے یا قوم کے کروڑوں کے وسائل کا ضیاع ہو رہا ہے؟

(ہ) کیا ہر مرتبہ ٹریننگ حاصل کرنے والے اساتذہ مختلف ہوتے ہیں یا انہی اساتذہ کو دوبارہ ٹریننگ دی جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے اساتذہ کو جدید ٹیچنگ سکلز کے تربیتی کورس کروائے جاتے ہیں۔

(ب) ٹریننگ اور تربیت پر مامور اساتذہ (کورس کوآرڈینیٹر اور سبجیکٹ سپیشلسٹ) کو بنیادی تنخواہ کا نصف الاؤنس کے طور پر دیا جاتا ہے۔ سال 2014 میں ٹریننگ کرنے والوں کو ٹی اے/ڈی۔اے کی مد میں -/28,60,54,950 روپے دیئے گئے۔ مجموعی طور پر ٹریننگ کے اخراجات سال 2014 میں -/37,26,18,615 روپے رہے۔ ہیڈ وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن اساتذہ کو ٹریننگ کروائی جاتی ہے ان اساتذہ کو کلاس میں کام کرتے ہوئے assess کیا جاتا ہے۔ Assessment کرتے وقت ہمیشہ سکھانے کے عمل کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے Mentoring Visit Form فارم ترتیب دیا ہے۔ جس میں تمام سکلز کی تفصیل انتہائی واضح انداز میں فراہم کی گئی ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ تعلیم سکولز ایجوکیشن نے تمام سکولوں کے پرائمری اساتذہ کے لئے ایک تفصیلی پروگرام لاگو کیا ہے جس کا نام CPD فریم ورک ہے۔ اس پروگرام کے تحت طلباء کو سال میں چھ دفعہ assess کیا جاتا ہے اور طلباء کی assessment اور اساتذہ کی مینٹورنگ رپورٹ کی روشنی میں اساتذہ کو جدید ٹیچنگ سکلز کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

(ہ) وہ اساتذہ جو پہلی مرتبہ معیار پر پورا نہیں اترتے ان کو diagnostic training دی جاتی ہے اور اگر کوئی استاد دوسری دفعہ بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اُسے specialized training دی جاتی ہے۔ حال ہی میں محکمہ تعلیم نے 12352 اساتذہ کو diagnostic training اور 4357 کو specialized training فراہم کی ہے۔

بہاولنگر: فورٹ عباس میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

182: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس میں بوائز اور گرلز ہائی سکولز کتنے ہیں دونوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا تحصیل فورٹ عباس کی آبادی کے مطابق سکولز کافی ہیں اگر کم ہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت تحصیل فورٹ عباس میں مزید ہائی سکول بوائز/گرلز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل فورٹ میں کل بوائز ہائی سکولز 16 ہیں اور جبکہ گرلز ہائی سکولوں کی تعداد 14 ہے سکولوں کی لسٹ annex-a ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل کی کل آبادی 4,45,000 ہے اور آبادی کے مطابق سکولوں کی تعداد کافی ہے۔

(ج) اگر ضرورت محسوس کی گئی تو مزید بوائز و گرلز ہائی سکول بنائے جا سکتے ہیں۔

پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے تحت 2014 میں امتحان دینے والے طلباء و طالبات کے بارے میں تفصیلات

188: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے تحت 2014 میں پانچویں جماعت کے امتحانات میں شدید نوعیت کی بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کتنے طلباء وطالبات 2014 میں پانچویں جماعت کے امتحان میں appear ہوئے، کتنے پاس ہوئے، کتنے فیل ہوئے اور انگریزی کے مضمون میں کتنے طلباء وطالبات فیل ہوئے؟

(ج) کمیشن میں کتنے آفیسر اور دیگر سٹاف بھرتی ہیں، سکیل وعہدہ وار تفصیل بتائی جائے؟

(د) صوبہ بھر میں کتنے طلباء مڈل کے سالانہ امتحان میں appear ہوئے، کتنے پاس ہوئے اور کتنے فیل ہوئے، ضلع وار فیل شدگان طلباء وطالبات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت اس طریقہ کو ختم یا تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) 2014 کے پانچویں جماعت کے امتحانات کے انعقاد کے دوران انگریزی کا پرچہ 6 اضلاع میں آؤٹ ہونے کی اطلاع پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کو موصول ہوئی۔ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن نے فوراً ان اضلاع میں آؤٹ شدہ پرچہ کینسل کر دیا اور متبادل پرچہ کا راتوں رات بندوبست کیا اس طرح صبح بچوں نے تبدیل شدہ پرچے کے مطابق امتحان دیا اور کسی قسم کے تعلیمی نقصان ہونے سے بچا لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر فوراً انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی سفارشات کے مطابق ذمہ داران کو سزا دی گئی اور فوراً مقدمات محکمہ انٹی کرپشن کو بھجوائے گئے۔

(ب) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے سال 2014 کے پانچویں جماعت کے امتحان میں 13,80,215 طلباء وطالبات appear ہوئے جن میں سے فیل شدگان کی تعداد 1,70,355 تھی اور پاس شدگان کی تعداد 12,09,860 جو (87.65 فیصد) تھی۔ انگریزی کے مضمون میں فیل ہونے والوں کی تعداد 48,284 ہے۔

(ج) کمیشن میں آفیسر اور دیگر سٹاف کی سکیل وعہدہ وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) صوبہ بھر میں مڈل کے سالانہ امتحان میں ٹوٹل 10,64,111 طلباء وطالبات appear ہوئے۔ 10,18,817 پاس اور 45,294 فیل ہوئے۔ ضلع وار تعداد Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن 2006 میں قائم ہوا کمیشن کو پنجاب اسمبلی ایکٹ کے تحت 2010 میں خود مختار ادارہ بنا دیا گیا۔ کمیشن کے موجودہ نظام میں بہتری کے لئے وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی، چیئرمین Lumps کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی نے اپنی سفارشات سمری کی شکل میں وزیر اعلیٰ کو پیش کیں جن کی حتمی منظوری کے بعد ادارے کو مزید فعال بنانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

حلقہ پی پی-222 میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

211: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال حلقہ پی پی-222 میں گرلز پرائمری سکول کی تعداد کتنی ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں گرلز پرائمری و بوائز پرائمری سکولز کی علاقہ وار تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-222 ساہیوال میں گرلز پرائمری سکولوں کی تعداد 51 ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں گرلز پرائمری و بوائز پرائمری سکولز کی علاقہ وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی-222 (ساہیوال) میں شیلٹر لیس سکولز سے متعلقہ تفصیلات

265: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-222 میں شیلٹر لیس سکولز کی تعداد اور نام بتائے جائیں؟

(ب) حکومت نے 13-2012 اور 14-2013 کے دوران مذکورہ بالا سکولز کے لئے کتنا فنڈز رکھا، سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) حکومت کب تک شیلٹر لیس سکولز کی عمارات مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-222 میں شیلٹر لیس سکولز کی تعداد 2 ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول نتھو دادو صلی۔

2- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول دولہ زیریں۔

(ب) سال13۔2012میں ان سکولز کے لئے فنڈز جاری نہیں ہوئے۔ تاہم گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول نتھو داد وصلی کی تعمیر ومرمت کے لئے حکومت نے سال14۔2013کے بجٹ میں 2.171ملین کے فنڈز جاری کئے ہیں اور سکول ہذا کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ج) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول دولہ زیریں کی عمارت کی تعمیر عدم دستیابی فنڈز کی وجہ سے رُکی ہوئی ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے لئے ای ڈی او(F&P) ساہیوال کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔ فنڈز کی منظوری کے بعد سکول ہذا کی عمارت کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ لیٹر کی کاپی Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔222(ساہیوال) میں واقع سکولز سے متعلقہ تفصیلات

266: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222(ساہیوال) میں بوائز و گرلز کے کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکول ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ بالا سکولز میں طلباء وطالبات کی تعداد استعداد سے کم ہے یا زیادہ ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان سکولز میں14۔2013 میں کس کس سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا اور15۔2014 میں کس کس سکولز کو اپ گریڈ کیا جانا مقصود ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ سکولز میں عملہ کی تعداد کتنی ہے، سکول وار تعداد بیان فرمائی جائے اور کس کس سکول میں عملہ کی تعداد سے کم ہے، سکولز اور اسامی وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔222(ساہیوال) میں بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:

سکول لیول	بوائز	گرلز	ٹوٹل
پرائمری	60	51	111
مڈل	18	21	39
ہائی/ہائر سیکنڈری	20	06	26
ٹوٹل	98	78	176

ان سکولوں کے محل وقوع کی تفصیلات Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔222 میں کل176 گرلز و بوائز سکولز ہیں ان میں سے 138 سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد سکولوں کی استعداد سے زیادہ ہے جبکہ 38 سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد استعداد کے مطابق ہے۔ تفصیلAnnex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل سکول	استعداد سے زیادہ	استعداد کے مطابق
176	138	38

(ج) سال14-2013 میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکولR-88/6 کو اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ جبکہ15-2014 میں اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. Govt. Girls Primary School, 87/9-L to Middle Level
2. Govt. Girls Elementary School, Mohammad Pur to High Level
3. Govt. Girls Elementary School, 96/6-R to High Level
4. Govt. Girls Community Model School, 110/9-L to Middle Level
5. Govt. Girls Community Model School, 58/GD to Middle Level

تفصیلAnnex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ سکولوں میں سکول وار عملہ کی تعداد کی تفصیلAnnex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جن سکولوں میں عملہ کی تعداد سے کم ہے ان کی تفصیل سکول اور اسامی وارAnnex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب امجد علی جاوید صاحب مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرے سوال کا جز (ج) ابھی رہتا ہے۔

MR SPEAKER: Gone now, gone now.

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ ہم اب آگے جا چکے ہیں اور اگلی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ آپ بقیہ سوالات کے جوابات پڑھ لیں۔

مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں

The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اگلی رپورٹ بھی آپ نے پیش کرنی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جی۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون امتناع شیشہ سموکنگ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014 moved by Chaudhary Shahbaz Ahmad, MPA PP-143

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014 moved by Chaudhary Shahbaz Ahmad, MPA PP-143

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014 moved by Chaudhary Shahbaz Ahmad, MPA PP-143

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

(اذان مغرب)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز کی طرف آتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں اور لاء منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے لیکن لاء منسٹر صاحب کی خالہ وفات پا گئی ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو جمعرات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب 20 منٹ کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس
کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 38 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق میاں طاہر صاحب کی ہے وہ تشریف نہیں رکھتے ان کی request آئی ہے لہذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

ریجنل منیجر سوئی گیس سرگودھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 12- دسمبر 2014 کو میں مفاد عامہ کے کام کے سلسلہ میں ریجنل منیجر سوئی گیس، سرگودھا جناب ہارون کے دفتر گیا۔ میں نے اپنی آمد کی اطلاع بھجوائی تو مجھے بتایا گیا کہ آفیسر موصوف فی الحال مصروف ہیں۔ کافی دیر انتظار کے بعد آفیسر موصوف نے مجھے اندر بلایا تو وہاں پر ایک اور آفیسر نعمان صاحب بھی موجود تھے۔ میں نے اپنی آمد کا مقصد بیان کیا تو مذکورہ دونوں آفیسروں نے تلخ لہجے میں بات کی اور میرا کام کرنے سے انکار کر دیا کہ آپ کا تعلق حزب اختلاف سے ہے لہذا ہم آپ کا کام کرنے کے پابند نہیں ہیں اور ویسے بھی ایم پی اے ہونا ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آفیسر موصوف کے تضحیک آمیز اور تحکمانہ روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی ایک مہینے میں رپورٹ دی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں ممبران کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83(e) کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس

میں تحریر ہے کہ ایسی تحریک التوائے کار جن میں اٹھائے گئے معاملے پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جاچکی ہو وہ اسمبلی میں پیش نہیں کی جاسکتی ہیں۔ چونکہ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی لہذا تحریک التوائے کار نمبر 1185/14 منجانب میاں خرم جہانگیر وٹو، خواجہ محمد نظام المحمود اور محترمہ فائزہ احمد ملک ایوان میں پیش نہیں ہو گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 920/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔ یہ پڑھی جاچکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ کھلاڑیوں کو کسی قسم کی ممنوعہ ادویات استعمال کرواتی ہے اور نہ ہی اس قسم کی ادویات کے استعمال کے نتیجے میں کھلاڑی طالبات کسی جسمانی امراض میں مبتلا ہوئی ہیں۔ شکایت کنندہ پانچ طالبات میں سے دو طالبات فوزیہ پروین اور زنیرہ لیاقت نے وزیراعلیٰ کو لکھی جانی والی درخواستوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور اس کی تحریری طور پر تردید کی ہے اور بیان دیا ہے کہ ان کے جعلی دستخطوں سے یہ درخواست دائر کی گئی ہے۔ باقی ماندہ تین کھلاڑیوں کے داخلہ جات ان کی کلاسز اور امتحان سے مسلسل غیر حاضری کی بنیاد پر معطل کئے گئے۔ جن کھلاڑی طالبات پر ممنوعہ ادویات کے استعمال کا الزام لگایا گیا ہے ان میں سے ایک کھلاڑی کے Dope test کی مصدقہ رپورٹ حکومت پنجاب سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے موصول ہوئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس الزام کی تردید کی گئی ہے جبکہ باقی تمام کھلاڑی طالبات بیان حلفی کے ذریعے الزام کی تردید کر چکی ہیں۔ مزید یہ کہ اس سلسلہ میں گورنر پنجاب کی ہدایت پر وائس چانسلر صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس کی رپورٹ کے مطابق یہ سب جھوٹ اور بے بنیاد الزامات ہیں اور پنجاب یونیورسٹی کی ساکھ کو متاثر کرنے کے لئے ایک سازش کی گئی ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے ان کی request آئی تھی لہذا اس

تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 942/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو تحریک التوائے کار نمبر 908/14 کے ساتھ attach کیا جائے ان دونوں تحاریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے ان کی طرف سے بھی request آئی ہوئی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوئے کار نمبر 995/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی تھی اور اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1084/14 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی طرف سے تھی اس کا بھی جواب آنا تھا۔

چنیوٹ جھنگ روڈ پر واقع سرکل نمبر 2 میں تعمیر شدہ رہائشیں، شوروم اور ورکشاپس بغیر پیشگی اطلاع و نوٹس مسمار کرنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ تحاریک التوائے کار move کی گئی ہیں جن میں دو نمبر 9956 اور 9958 ہیں۔ یہ دونوں خسرہ نمبر موضع چنیوٹ میں قبرستان کے اندراج کے متعلق ہیں۔ پہلے بھی اس کا اندراج 92-1991 سے اسی طور پر آرہا تھا اس کے بعد جب اس قبرستان کے نمبر پر چند لوگوں نے قبضہ کر لیا تو وہاں شہر کے ایک شخص نے حسب ضابطہ حد بندی کی درخواست دی۔ حد بندی کی رپورٹ کے مطابق جو خسرہ نمبر قبرستان کے تھے ان پر قبضہ پایا گیا۔ اس کی بنیاد پر حسب ضابطہ Land Revenue Act 1967 کی دفع 175 کے تحت کارروائی کی گئی اور مقبوضہ حصہ demolish کر کے اس کو واپس قبرستان کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا۔ بعد ازاں پھر اس پر قبضہ ہو گیا اس پر پھر کارروائی کی گئی اور اس کا کچھ حصہ demolish کیا گیا لیکن تین کنال میں CNG سٹیشن بنا ہوا ہے وہ ابھی تک اسی حالت میں ہے۔ دیگر خسرہ نمبر پر بھی لوگوں نے

قبضہ کیا ہے اس کی اس وقت صورتحال یہ ہے کہ اس اراضی کی نسبت مختلف مقدمات دیوانی سول جج صاحب سے لے کر عدالت عالیہ تک زیر سماعت ہیں جس کی وجہ سے اِس وقت کارروائی رکی ہوئی ہے۔ جونہی فیصلہ عدالت عالیہ یا جج صاحبان کی عدالتوں سے ہوگا اس کے مطابق حسب ضابطہ کارروائی عدالتوں کے احکامات کی روشنی میں کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1103/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے اس کا نمبر 1105/14 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ بھی same ہی ہے اور سیکرٹری بورڈ لاہور کے متعلق ہے۔ انشاء اللہ اس کا جواب جلد ہی منگوالیں گے اور دونوں تحاریک کے اکٹھے ہی جواب next week میں دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان دونوں تحاریک التوائے کار کے جواب next week میں دیئے جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ کوئی اچھی روش تو نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب انشاء اللہ next week میں آ جائے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1124/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آنا تھا۔

سزائے موت کے قیدیوں کی پھانسی پر پابندی کی وجہ سے جیلوں کے مسائل میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس وقت پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے منتظر 5719 مرد اور 33 خواتین قیدی ہیں ان میں سے 5701 قیدی ایسے ہیں جن کی اپیلیں مختلف عدالتوں اور رحم کی اپیلیں صدر صاحب کے پاس زیر التواء ہیں جبکہ صرف 57 اسیران ایسے ہیں جن کی رحم کی اپیلیں مسترد ہو چکی ہیں۔ مزید یہ کہ سزائے موت پر پابندی کا فیصلہ جو کہ پہلے حکومت پاکستان نے لگایا تھا اب وہ نوٹیفکیشن کے ذریعے واپس لے لیا گیا ہے۔ محکمہ جیل خانہ جات کا کام قیدیوں کی دیکھ بھال اور عدالتوں کے فیصلوں پر عملدرآمد کرانا ہے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے یہ پابندی اٹھ گئی ہے اور سزائے موت کا عمل شروع ہو گیا ہے امید واثق ہے کہ عدالت عالیہ کے احکامات کے مطابق اور صدر صاحب کی رحم کی اپیلوں کے فیصلے کے ساتھ ہی انشاء اللہ اگلا process شروع ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1128/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1131/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا کیونکہ یہ 19-نومبر کو وصول ہوئی تھی انشاء اللہ جلد ہی اس کا جواب منگوا لیتے ہیں۔اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!دیکھ لیں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ 12-تاریخ کی ہے جو یہاں پیش کی گئی تھی،ان کو 19 تاریخ کو ملی ہے اور آج 22 تاریخ ہے یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی گئی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود کی ہےاس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1138/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے یہ بھی 12 تاریخ کو پیش کی گئی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس کے لئے بھی استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! next week تک ان کے جواب آنے چاہئیں۔اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1152/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔

سرکاری اراضی کو لیز پر نہ دے کر قومی خزانے کو نقصان پہنچانا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):شکریہ۔جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے مورخہ 26-11-2013 کے نوٹیفکیشن کے تحت یہ پالیسی وضع کی ہے کہ تمام رقبہ جات جو کہ حدود کمیٹی کے باہر بذریعہ بحکم نیلام عام مقامی لوگوں کی پانچ سالہ پٹہ پر الاٹ کر دی جائیں۔اگر کوئی سرکاری اراضی کسی کے ناجائز قبضہ میں ہے تو اس کا پہلا حق ہے کہ وہ اس رقبہ کو پٹہ پر حاصل کر لے اگر وہ باقاعدگی سے تاوان ادا کر رہا ہے۔جو رقبہ جات حدود کمیٹی کے اندر واقع ہیں انہیں ایک سالہ پٹہ پر مقامی لوگوں کو بذریعہ نیلام عام الاٹ کر دیا جائے۔اسی اصول کے مطابق جو لوگ بھی قابض ہیں انہیں انہی rules کے مطابق allotment کی جائے گی اور پنجاب کے تمام اضلاع میں بے زمین لوگوں کو بذریعہ نیلام عام ساڑھے بارہ ایکڑ تک رقبہ الاٹ کرنے کا

عمل مورخہ 31-12-2015 تک جاری رہے گا اور اس سے حکومت کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہونے کا امکان ہے۔اس سکیم کے تحت قابل کاشت زمین لیز پر دی جا چکی ہے جس سے حکومت کو معقول آمدنی وصول ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی طرف سے ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1181 قاضی احمد سعید، خواجہ محمد نظام المحمود اور محترمہ فائزہ احمد ملک کی طرف سے ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1184 میاں محمد رفیق صاحب کی طرف سے ہے۔

منرل واٹر کی اکیس فیکٹریوں کے پانی کو مضر صحت قرار دیا جانا

میاں محمد رفیق: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 20۔نومبر 2014 کی اشاعت میں یہ روح فرسا خبر شائع ہوئی ہے کہ پنجاب بھر میں 21 کمپنیوں کے منرل واٹر کو مضر صحت قرار دے دیا گیا ہے جس پر صوبہ بھر کی ضلعی حکومتوں کو تمام منرل واٹر کمپنیوں کے خلاف سخت قانونی ایکشن لینے کا حکم جاری کیا گیا ہے۔پاکستان کونسل آف ریسرچ واٹر ریسورس سنٹر نے سہ ماہی مانیٹرنگ کے دوران راولپنڈی، لاہور، سیالکوٹ، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان، ملتان سمیت دیگر اضلاع میں مختلف کمپنیوں کے منرل واٹر کے 68 سیمپلز حاصل کئے اور ان کی "پاکستان سٹینڈرڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی"(PSQCA) کے قواعد کے مطابق جانچ پڑتال کی گئی جن میں سے اکیس کمپنیوں کے منرل واٹر میں کیمیکل اور مائیکرو بیالوجیکل اجزائی آلودگی پائی گئی جس پر ان تمام اکیس کمپنیوں کے منرل واٹر کو حفظان صحت کے منافی قرار دیا گیا ہے۔صارفین جو پہلے ہی کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ اور آلودگی کی وجہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں میں خوف کی لہر دوڑ گئی ہے کہ ان سے جینے کا حق بھی چھینا جا رہا ہے۔جس سے نہ صرف خوف بلکہ جذباتی اشتعال کا پیدا ہو جانا ہی قدرتی فعل ہے۔متذکرہ کمپنیوں نے منرل واٹر کو "پیو اور جیو" جینے اور زندگی کی علامت بنایا اور تجارتی فروخت کا ذریعہ بنایا۔کیا ایسا ہی ہے؟ یہ ایک سوالیہ نشان ہے؟ زمینی حقائق کچھ اور ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1181/14 قاضی احمد سعید، خواجہ محمد نظام المحمود اور محترمہ فائزہ احمد ملک کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1191/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

خوشاب روڈ سرگودھا کی متعدد مارکیٹوں اور کالونیوں میں ایل پی جی کی جاری ری فلنگ سے بڑا حادثہ پیش آنے کا خدشہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہاں پاکستان" مورخہ 5-دسمبر 2014 کی خبر کے مطابق شہر میں غیر قانونی طور پر گیس کی ری فلنگ جاری ہے اور انتظامیہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ بتایا گیا ہے کہ خوشاب روڈ رکشا مارکیٹ 10،9 بلاک محمدی گیٹ 47 پل، ہری پورہ، فاطمہ جناح، عید گاہ روڈ، استقلال آباد کالونی، فیکٹری ایریا اور مختلف بلاکوں کے ساتھ ساتھ گردونواح کی کالونیوں میں غیر قانونی طور پر گیس کی ری فلنگ کی جارہی ہے جو کسی بھی وقت بڑے جانی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ گیس کی غیر قانونی ری فلنگ کا کاروبار زیادہ تر آبادیوں میں کیا جارہا ہے۔ سرگودھا شہر کی عوام نے نوٹس لینے اور غیر قانونی کاروبار بند کروانے کی اپیل کی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending

کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1209/14 محترمہ خدیجہ عمر، سردار وقاص حسن موکل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ خدیجہ عمر!

لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کرایوں میں کمی کے اعلامیہ پر عملدرآمد کروانے میں ناکام

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہاں پاکستان" مورخہ 9- دسمبر 2014 کی خبر کے مطابق پٹرولیم مصنوعات میں کمی کے باوجود لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی ٹیکسی، رکشا اور چنگ چی کے کرایوں میں کمی کروانے میں کامیاب نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے ٹیکسی اور رکشا والے شہریوں سے منہ مانگے کرائے وصول کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ پچھلے دو ماہ کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں تقریباً 20 روپے تک کمی کی گئی ہے جس کے بعد انتظامیہ کی طرف سے پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی کر کے عوام کو کافی حد تک ریلیف دیا گیا۔ تاہم شہر میں چلنے والے رکشوں، ٹیکسی اور موٹر سائیکل رکشوں میں شہریوں کی بڑی تعداد سفر کرتی ہے ان کے کرایوں میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں کروائی گئی۔ ان گاڑیوں کے مالکان منہ مانگے کرائے وصول کرنے میں مصروف ہیں۔ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی جو شہر میں چلنے والی ٹرانسپورٹ کے کرایوں کو نافذ کرتی ہے اس بارے میں کوئی اقدامات اٹھائے گئے اور نہ ہی ابھی تک ایسے قوانین بنائے جا سکے ہیں جس سے ان کے کرائے طے کئے جا سکیں۔ اس بارے میں ترجمان لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا کہنا ہے کہ موٹر سائیکل رکشے غیر قانونی ہیں ان کے کرائے کم نہیں کئے جا سکتے تاہم ٹیکسی اور رکشے پر منی بس اور ویگن کے قوانین نافذ ہونے چاہئیں جن کا کرایہ فی کلو میٹر 13 روپے ہیں تاہم اس حوالے سے جلد مشاورت کریں گے کہ کس طرح کرائے کم کئے جا سکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ عوام الناس کو لاہور شہر اور گردونواح میں سستی معیاری، محفوظ اور آرام دہ پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی، لاہور

ٹرانسپورٹ کمپنی کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے جس کے لئے عملی طور پر اقدامات کئے گئے ہیں۔ پبلک ٹرانسپورٹ میں مزید بہتری لانے کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔ مورخہ یکم دسمبر 2014 حکومت کی جانب سے ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں کمی کے اعلان کے ساتھ ہی ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ارسال کئے گئے مراسلہ مورخہ 14-12-01 کے مطابق لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے شہر بھر میں ڈیزل اور پٹرول پر چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جس کے مطابق پٹرول پر چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کا سٹاپ سے سٹاپ کم سے کم کرایہ مبلغ 13 روپے اور زیادہ سے زیادہ مبلغ 33 روپے مقرر کیا گیا ہے اور اس طرح ڈیزل پر چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کا کم سے کم کرایہ 13 روپے اور زیادہ سے زیادہ کرایہ مبلغ 37 روپے مقرر کیا ہے جس پر فی الفور عملدرآمد کے لئے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور وہیکل ٹرانسپورٹ کمپنی کی enforcement ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں تاکہ زائد کرایہ لینے والی گاڑیوں اور مالکان کے خلاف حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ان ہدایات کے مطابق سختی سے لاہور شہر میں چلنے والی ٹرانسپورٹ کو اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے پابند کیا جارہا ہے اور جو کوئی بھی خلاف قانون کارروائی کرتا ہوا پایا گیا اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی نہیں، اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ سردار صاحب! please آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1210/14 محترمہ خدیجہ عمر اور سردار وقاص حسن موکل کی طرف سے ہے۔ سردار وقاص حسن موکل!

مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہونے والے بچوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

سردار وقاص حسن موکل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 9۔دسمبر 2014 کی خبر کے مطابق حکومتی نااہلی کے باعث صوبہ بھر میں کھلے مین ہولز میں گر کر معصوم بچوں کی ہلاکتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب میں رواں سال کے پہلے 11 ماہ میں 47 ماؤں کی گود اجڑ گئی۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی کارروائی صرف نوٹس لینے تک

محدود رہی۔ تفصیلات کے مطابق گٹروں، نالوں اور کھلے مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ رواں سال کے پہلے 11 ماہ اور 5 دنوں میں گٹروں اور کھلے مین ہولز میں 73 بچے گرے جن میں سے 47 بچوں کی لاشیں ریسکیو اہلکاروں نے نکالیں۔ وزیراعظم اور وزیر اعلیٰ کے شہر میں سب سے زیادہ 8 بچے مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہوئے۔ شاہدرہ کے واقعہ کے علاوہ پولیس نے کسی بھی ذمہ دار کو حراست میں نہیں لیا اور آج تک کسی بھی ذمہ دار کو سزا نہیں ملی۔ پنجاب میں اوسطاً ہر بارہویں دن ایک معصوم بچہ مین ہول میں گر کر جاں بحق ہوتا ہے۔ بے شمار واقعات ہونے کے باوجود پنجاب حکومت کی طرف سے کھلے مین ہولز کو ڈھانپنے کے لئے کوئی انتظامات نہیں کئے گئے۔ بہت سے علاقوں میں مین ہولز کے ڈھکن ہی غائب ہیں جو ٹریفک حادثات کا سبب بھی بنتے ہیں اگر ذمہ دار افراد کو غفلت برتنے پر سزا دی جائے تو ایسے واقعات کو روکا جا سکتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1211/14 محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے آٹھویں جماعت کے سالانہ امتحانات میں نصاب کے آٹھ مضامین کی بجائے پانچ مضامین شامل کرنے سے طالبعلموں اور والدین میں بے یقینی اور مایوسی کا پایا جانا

محترمہ گلناز شہزادی: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آٹھویں جماعت کا نصاب آٹھ مضامین پر مشتمل ہے۔ جن کے امتحانات کے لئے پنجاب ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے Academic Session 2014-15 کی ڈیٹ شیٹ ویب سائٹ پر موجود ہے جس کے مطابق صرف پانچ مضامین انگلش، اردو، میتھ، سائنس اور اسلامیات کے امتحانات لئے جائیں گے جبکہ تین مضامین عربی، سوشل سٹڈیز اور کمپیوٹر سائنس/آرٹ کو ڈیٹ شیٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔

اس پالیسی کی وجہ سے پچھلے سال اور اس سال بھی تمام گورنمنٹ سکولز میں ان تینوں اہم مضامین پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ یہ تینوں مضامین انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ میری گزارش ہے کہ پنجاب ایجوکیشن کمیشن ان مضامین کو بھی ڈیٹ شیٹ میں شامل کرے تاکہ اساتذہ انہیں پوری توجہ سے بچوں کو پڑھائیں۔ یہاں میں یہ بھی یاد دہانی کرواتی چلوں کہ Academic Session 2013-14 کے پنجاب ایجوکیشن کمیشن کے آٹھویں جماعت کے امتحانات میں بھی صرف پانچ مضامین کو شامل کیا گیا تھا اور باقی یہ تینوں مضامین کے امتحانات District Level پر لئے گئے تھے جس میں کئی جگہوں پر mismanagement ہوئی اور ہر سنٹر نے اپنا علیحدہ پیپر بنایا جس کے نتیجے میں Scholarship criteria چیلنج ہوا تھا اور ابھی تک بچوں کو result card issue نہیں کئے گئے۔ ان تمام مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب ایجوکیشن کمیشن جیسے پہلے آٹھوں مضامین کے امتحانات لیا کرتا تھا اب بھی اُسی پالیسی کو follow کرے اور بچوں اور اُن کے والدین میں جو بے یقینی اور مایوسی اس سسٹم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے وہ دُور ہو سکے اور ہماری نئی generation اپنی بھرپور صلاحیت کے ساتھ کامیاب مستقبل کی طرف گامزن ہو سکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار ختم ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ پوری دنیا میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم ہوئی ہیں اور جس کے نتیجہ میں ملک کے اندر بھی پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں کم کی گئی ہیں۔ یہ بات بڑی خوش آئند تھی اور اب مزید بھی کم ہو رہی ہیں لیکن دوسری طرف آپ دیکھیں کہ پی آئی اے نے بڑا ظلم اور زیادتی کی ہے کہ انہوں نے عمرہ کے کرایہ میں اضافہ کر دیا ہے جس کی کوئی justification نہیں بنتی، میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ ایک فیڈرل سبجیکٹ ہے لیکن ظاہر ہے کہ پنجاب سے بھی بڑی تعداد میں لوگ عمرہ کرنے کے لئے جاتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر آپ کوئی قرار داد لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جی، میں لے آتا ہوں۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں ملک میں اس وقت پھر مظاہرے شروع ہو گئے ہیں، میں منصورہ لاہور میں رہتا ہوں، ادھر جب کوئی صبح چائے بنانے کے لئے چولہے کو on کرتا ہے تو اس چولہے کے اندر گیس نہیں ملتی اور اب یہ مسئلہ پھیلتا ہی چلا جارہا ہے۔ آج بھی پوری فیروزپور روڈ بند تھی اور خواتین نے اس کو بند کیا ہوا تھا کیونکہ ان کے گھروں میں گیس نہیں ہے۔ اس نظام کو میں سمجھتا ہوں کہ درست کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک بات ہے۔ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہونا تھی لیکن وزیر صاحب کی طرف سے یہ request آئی ہے کہ وہ کہیں ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں لہذا ہم اس کو دوبارہ اسی اجلاس میں ہی reschedule کریں گے اور جس دن یہ بحث ہو گی آپ کو بتا دیا جائے گا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 23۔ دسمبر 2014 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

منگل،23۔دسمبر2014

(یوم الثلاثہ،30۔صفرالمظفر1436ھ)

سولہویں اسمبلی: گیارہواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 10

665

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23-دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

1- ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی اور دیگر صوبائی حکومتوں کی طرح پنجاب حکومت بھی سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ایسے تمام ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی مکمل پنشن بحال کرے جن کی عمر 75 سال ہو چکی ہے۔

2- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: اس ایوان کی رائے ہے کہ کم عمری کی شادیوں کی روک تھام کرنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

3- الحاج محمد الیاس چنیوٹی: اس ایوان کی رائے ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے مراسلہ نمبر 1(12)/2013- آر سی آئی آئی/70 مورخہ 29-اگست 2013 میں اسلامی اقدار وارکان کے لئے استعمال کئے جانے والے بعض انگریزی الفاظ کی اصلاح کے حوالے سے ہدایت پر فوری عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

4- محترمہ شمیلہ اسلم: اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام تعلیمی اداروں میں مرحلہ وار ڈسپنسری کی سہولت کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ طلباء وطالبات کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔

5- محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں اوپن میرٹ پر 70 فیصد خواتین میڈیکل کالجز میں داخلہ لیتی ہیں مگر صرف 30 فیصد ہی پریکٹس کرتی ہیں جس سے ڈاکٹرز کا شارٹ فال بڑھتا جارہا ہے لہذا اس شارٹ فال کو پورا کرنے کے لئے میڈیکل کالجز میں داخلہ کے وقت طلباء وطالبات سے affidavit لیا جائے کہ وہ کم ازکم پانچ سال سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے کے پابند ہوں گے۔

667

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

منگل،23۔دسمبر2014

(یوم الثلاثہ،30۔صفر المظفر1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر2منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَاِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝١٢٧ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ
ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ
اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۝١٢٨ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ
اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ
الۡحَكِيۡمُ ۝١٢٩

سورۃ البَقَرَۃ127تا129

اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے(تو دعا کئے جاتے تھے) کہ اے پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے(127)اے پروردگار ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیو اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بناتے رہیو اور (پروردگار) ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر(رحم کے ساتھ) توجہ فرما بے شک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے(128)اے پروردگار ان (لوگوں) میں انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیئو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے۔ بے شک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے(129)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اللھم صلے علیٰ سیدنا و مولانا محمد
وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یاد مصطفیٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پہ شکوہ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربار محمد ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پیشتر کہ میں آپ کو دعوت دوں، میڈیا سے خصوصی طور پر گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ reporting میں ذرا خصوصی خیال کیا کیجئے۔ آج نوائے وقت نے ایک بہت غلط خبر شائع کی ہے جو میں نے اخبار میں دیکھی ہے اور مجھے افسوس ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ پانچ منٹ پہلے وقفہ سوالات ختم کر دیا گیا جو کہ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ ہم نے ایک گھنٹہ یعنی ساٹھ منٹ مکمل کئے اور ہماری تمام کارروائی live ہے اور ہر کوئی اسے دیکھ سکتا ہے۔ میں آپ سے ملتمس ہوں اور میڈیا سے خصوصی طور پر کہ غلط reporting سے پرہیز کیجئے۔ اس میں ہماری بھی کوئی اچھی بات لوگوں کے سامنے نہیں آتی اور آپ کی بھی نہیں آتی اگر آپ غلط خبر دیتے ہیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کروں گا کہ کل آپ کے چیمبر میں ہماری میٹنگ ہوئی تھی اور ہم نے discuss کیا تھا کہ لاء اینڈ آرڈر پر کل بحث کریں گے لیکن کل لاء اینڈ آرڈر پر بحث ملتوی ہو گئی ہے کیونکہ ہمارے وزیر موصوف کے کوئی عزیز فوت ہو گئے تھے اللہ ان کو غریق رحمت کرے لیکن بنیادی طور پر لاء اینڈ آرڈر تو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے وہ بھی موجود نہیں تھے۔ آفیسرز گیلری میں پولیس کا کوئی سینئر افسر موجود نہیں تھا اور بات یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو یقیناً ہوں گے لیکن ان کے بارے میں، میں نہیں کچھ کہہ سکتا۔ لاء اینڈ آرڈر پر دوبارہ بحث ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب اس وقت بھی دیکھ لیں کہ محکمہ ہاؤسنگ کے سوالات زیر بحث آنے ہیں لیکن منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب بھی ابھی آ جائیں گے۔ میں نے ابھی سوال بولا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کل تیرہ سابقہ تحاریک التوائے کار تھیں اور صرف تین کے جواب آئے تھے۔ یہاں نہ وزیر اعلیٰ صاحب تشریف لاتے ہیں، یہ تو ایسے خواہ مخواہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر اعلیٰ صاحب نے تو جواب نہیں دینا، جواب تو منسٹر صاحب نے دینا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب ایوان میں موجود ہوں اور آفیسرز گیلری میں موجود ہوں۔ آپ اس بات کا serious notice لیں۔

جناب سپیکر: جی، جس بات کا میں notice لے سکتا ہوں ضرور لیتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دیکھیں! ابھی صرف ایک وزیر موصوف بیٹھے ہیں، محکمے کے وزیر کہاں ہیں، محکمے کے وزیر کو یہاں پر ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، سوالات کا جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے سکتے ہیں۔ آپ نے اور اس ایوان نے ان کو یہ اختیار دیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی rules سمجھتا ہوں لیکن یہ کوئی اچھا رویّہ تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پہلے اچھا رویّہ ہم اپنا تو بنائیں پھر ان سے کہیں گے۔ ہماری طرف تو دیکھیں ذرا، آپ ابھی دو صاحبان بیٹھے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نسبت تناسب لگائیں گے تو ہم دو نسبت بھی ان کی تعداد سے زیادہ نکلیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، میرے خیال میں اب ہم اس میں ٹائم ضائع نہ کریں۔ پہلا سوال نمبر 497 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال pending کیا جاتا ہے اس میں on his behalf نہیں ہوگا۔ اگلا سوال نمبر 498 بھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 878 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 879 بھی راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1350 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے یہ اجازت لے کر ملک سے باہر گئے ہیں اور انہوں نے چھٹی کی درخواست دی ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1757 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1780 جناب احمد

خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 189 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اب اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 413 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*413: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں 13-2012 کے دوران صاف پانی کی فراہمی کے لئے کتنے فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے نیز پلانٹس کہاں کہاں اور کن کن حلقوں میں لگائے گئے؟

(ب) مذکورہ فلٹریشن، پلانٹس پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) مذکورہ فلٹریشن پلانٹس پر حکومت پنجاب نے اور وفاقی حکومت نے کتنی رقم پنجاب حکومت کو دی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) واسا لاہور نے 13۔2012 کے دوران صاف پانی کی فراہمی کے لئے 50 عدد فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ان پلانٹس کی تنصیب کے مقامات اور حلقوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب پر 93.248 ملین روپے رقم خرچ ہوئی۔

(ج) حکومتِ پنجاب نے واسا کو لاہور میں 50 عدد فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کے لئے 93.248 ملین روپے رقم دی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے لاہور شہر میں پچاس فلٹریشن پلانٹس کی منظوری دی ہے اور اس کے لئے 93.48 ملین روپے مختص کئے ہیں تو کیا اس میں پی پی۔144 کی بھی کوئی سکیم شامل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! پی پی۔144 کی دو سکیمیں اس میں زیر غور رکھی گئی ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا یہ سوال ہے کہ زیر غور ہیں یا رکھی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! دو سکیمیں رکھی گئی ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ بتا سکتے ہیں کہ پی پی۔144 میں جو دو فلٹریشن پلانٹس کی سکیمیں رکھی گئی ہیں کیا یہ allow کر دی گئی ہیں یا ابھی زیر غور ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ allow کی گئی ہیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ادھر سے ضمنی سوال آگیا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش یہ ہے کہ جب یہ فلٹریشن پلانٹس نصب ہو جاتے ہیں اور ورکنگ شروع ہو جاتی ہے، جب ان کی حالت خراب ہوتی ہے اور فلٹر change کرنا پڑتا ہے تو کیا یہ پبلک ہیلتھ کا محکمہ ہی change کرتا ہے یا پرائیویٹ بندے change کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! بتائیے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! KSP کمپنی اس کے فلٹر change کرتی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میاں صاحب! مجھے پہلے ان کا ضمنی سوال سننے دیں۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ پی پی۔144 تو کافی بڑا ایریا ہے، میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ وہاں کس کس ایریا میں فلٹریشن پلانٹ کی منظوری دی گئی ہے کیونکہ وہاں پر کافی جگہوں پر صاف پانی available نہیں ہے تو میں یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ وہ areas specify کریں کہ جہاں پر یہ منظوری دی گئی ہے؟ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! پی پی۔144 میں ایک شیر شاہ اور دوسری جمشید پارک کی سکیم ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 677 جناب ظہیرالدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 727 ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 730 پیر کاشف علی چشتی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1015 جناب ظہیرالدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1290 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1291 بھی لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1502 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1503 بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1603 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1609 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1633 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1649 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1657 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1733 جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1775 مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال

کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1777 بھی مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1782 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1794 سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1854 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1857 بھی میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کی طرف سے ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1879 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واسا گوجرانوالہ میں سیور مین کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1879: چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا گوجرانوالہ میں اس وقت کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں، ان کے نام اور جگہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) گوجرانوالہ میں سیور مین کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(ج) ہر یونین کونسل کی سطح پر کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں کیا ان کی تعداد آبادی اور علاقہ کے تناسب سے ناکافی نہیں ہے؟

(د) کیا حکومت یونین کونسل کی سطح پر سیور مین کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) واسا گوجرانوالہ کے سیور مینوں کی کل تعداد 283 ہے جن میں سے 206 سیور مین شہری حدود کی 64 یونین کونسلوں کے سیور / نالہ جات کی صفائی و دیکھ بھال کر رہے ہیں باقی 77

سیور مین 22 عدد سیوریج ڈسپوزل سٹیشنوں پر مامور ہیں۔ واسا گوجرانوالہ تین (Zones) پر مشتمل ہے سیور مینوں کی تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

زون	تعداد یونین کونسل	تعداد سیور مین
I	24عدد	70عدد
II	16عدد	63عدد
III	24عدد	73عدد
کل تعداد	64عدد	206عدد

حلقہ پی پی۔93 زون۔III میں واقع ہے اس حلقہ میں یونین کونسلوں کی تعداد 9 ہے۔

(ب) واسا گوجرانوالہ میں اس وقت 84 سیور مینوں کی اسامیاں خالی تھیں ان میں سے حال ہی میں حکومت پنجاب کی اجازت سے پچاس اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں۔

(ج) ہر یونین کونسل میں ضرورت کے مطابق تین تا چار سیور مین کام کر رہے ہیں جو کہ ابھی بھی ناکافی ہیں۔

(د) حکومت پنجاب کی اجازت سے حال ہی میں پچاس سیور مین بھرتی کئے گئے ہیں۔ نئی بھرتی کے بعد یونین کونسل کی سطح پر تعداد بڑھ گئی ہے تاہم ابھی بھی 178 سیور مینوں کی تعداد کم ہے جس کو پورا کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں فرمایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب کی اجازت سے حال ہی میں پچاس سیور مین بھرتی کئے گئے ہیں۔ نئی بھرتی کے بعد یونین کونسل کی سطح پر تعداد بڑھ گئی ہے تاہم ابھی بھی 178 سیور مینوں کی تعداد کم ہے جس کو پورا کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ تعداد جو ابھی بھی کم ہے---

جناب سپیکر: انہوں نے فرمایا ہے کہ مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ وہ مناسب اقدامات بتا دیئے جائیں کہ وہ کون سے ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ان کو وہ مناسب اقدامات بتا دیں جو کئے جا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس وقت سیور مینوں کی تنخواہیں بہت کم ہیں، ان کی تنخواہوں کو بڑھانے کے لئے suggestions آئی ہیں۔

جناب سپیکر: تنخواہ بڑھانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس وقت سیور مین کے لئے 12 ہزار روپے تنخواہ ہے جو کہ کم ہے اس لئے سیور مین available نہیں ہیں۔ اب دوسرے حلقوں سے ان کو ادھر شفٹ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو ان کا سوال نہیں ہے، وہ پوچھ رہے ہیں کہ مناسب اقدامات کون سے ہیں جو آپ اس وقت کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ان کو جلد بھرتی کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہاں سوال کا جواب سوچ سمجھ کر دینا پڑتا ہے، آپ تو پرانے پارلیمنٹیرین ہیں آپ کو تو پتا ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس کی ایک گورننگ باڈی ہوتی ہے جس کی منظوری کے بعد سیور مینوں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ گورننگ باڈی بن چکی ہے یا بنانی ہے، کیا پوزیشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! گورننگ باڈی بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کب تک بھرتی کر لیں گے وہ تو بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ تین چار ماہ تک بھرتی کر لئے جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اس وقت سیور مین کی تنخواہ بہت کم ہے اس لئے سیور مین بھرتی نہیں ہوتے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سیور مین رکھنے کے لئے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں تو ایکpost کےagainst کتنی درخواستیں آتی ہیں؟

جناب سپیکر: کتنی درخواستیں آتی ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!average کتنی درخواستیں موصول ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر: ابھی تو انہوں نےapplications مانگی ہی نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بھی یہی بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے یہ حقائق کے مطابق نہیں ہے۔12ہزار روپے پر بھی ایک پوسٹ کے againstدس، دس درخواستیں موصول ہوتی ہیں اور یہ فرما رہے ہیں کہ سیور مینavailable نہیں ہیں۔ ایوان کو وہ جواب دیں جو حقائق پر مبنی ہو، سارے لوگ جانتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے، اس طرح تو آنکھوں میں مٹی نہیں ڈالی جا سکتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن چونکہ مسلم سیور مین نہیں رکھے جا سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا فرمایا آپ نے، کوئی مجھے بھی سمجھ آنے دیں کہ آپ کا جواب کیا آ رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! سیور مینminority کے لوگ ہوتے ہیں جو یہاں پر کم ہیں، مسلم لوگوں کو سیور مین نہیں رکھتے۔

جناب سپیکر: اس پر کوئی پابندی تو نہیں ہے، میں آپ کی یہ بات تو نہیں مانتا۔ اگلا سوال بھی چوہدری اشرف علی انصاری صاحب کی طرف سے ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: سوال نمبر 1880 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی۔93 میں ڈسپوزل سٹیشنز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1880: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں کتنے ڈسپوزل سٹیشن ہیں ان پر کتنی موٹریں لگی ہوئی ہیں، کتنی موٹریں چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب حالت میں، جو خراب ہیں ان کو کب تک مرمت کرواکر چالو حالت میں لایا جائے گا؟

(ب) کون کون سے ڈسپوزل سٹیشن پر جنریٹر فراہم کئے گئے ہیں، کتنے جنریٹر چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں اور جو جنریٹر خراب ہیں ان کو کب تک ٹھیک کروا دیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ بالا حلقہ میں اس وقت پیٹر انجن موجود ہیں ان میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے درست حالت میں نہ ہیں، ان جنریٹرز / پیٹر انجن کو روزانہ کی بنیاد پر کتنا ڈیزل فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم ہونے کے ساتھ ساتھ موٹرز / جنریٹرز / پیٹر انجن کی تعداد بھی ناکافی ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ بالا حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد بڑھانے کے ساتھ ساتھ موٹرز / جنریٹرز / پیٹر انجنز کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) حلقہ پی پی۔93 میں مندرجہ ذیل پانچ عدد ڈسپوزل سٹیشن ہیں۔

نمبر شمار	نام ڈسپوزل سٹیشن	موٹروں کی تعداد
1۔	عالم چوک نمبر 1	3عدد
2۔	عالم چوک نمبر 2	2عدد
3۔	گرجاکھ	2عدد
4۔	باغوالہ	2عدد
5۔	مغلپورہ	3عدد

اس وقت تمام موٹریں چالو حالت میں ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔93 میں صرف عالم چوک ڈسپوزل سٹیشن نمبر 1 پر 1 عدد جنریٹر نصب ہے جو کہ چالو حالت میں ہے۔

(ج) حلقہ وار پیٹر انجن مختص نہ ہیں چونکہ واسا گوجرانوالہ تین Zones پر مشتمل ہے اور اس کے پاس کل 20 عدد پیٹر انجن ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔ایک پیٹر انجن کی کھپت 1.5 لیٹر فی گھنٹہ ہے اور جتنے گھنٹے پیٹر انجن چلتا ہے اسی حساب سے ڈیزل مہیا کیا جاتا ہے۔

(د) ڈسپوزل سٹیشن کی تعمیر کا حلقہ وار کوئی تعلق نہیں ہوتا، یہ علاقہ کی ضرورت کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ موٹرز، جنریٹرز اور پیٹر انجنوں کی تعداد ضرورت سے کم ہے۔

(ہ) اس حلقہ میں مزید ایک عدد ڈسپوزل سٹیشن کی تعمیر باٹھ کالونی میں شروع کر دی گئی ہے۔ موٹرز، جنریٹرز اور پیٹر انجنوں کی کمی کو پورا کرنے کے سلسلے میں حال ہی میں حکومت پاکستان اور جاپان کے درمیان معاہدہ طے پایا ہے جس کے مطابق حکومت جاپان واسا کے مختلف ڈسپوزل سٹیشنوں پر جنریٹرز اور موٹر پمپز نصب کرے گی۔اس منصوبے پر آئندہ مالی سال 16-2015 میں کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں اس سوال پر ضمنی سوال کرنے سے پہلے یہ عرض کر دوں کہ میں پچھلے سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب تیاری کر کے نہیں آئے، ان کو کسی چیز کا پتا نہیں ہے اور یہ وہی بات ہے کہ

آپ اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ہ) میں لکھا ہوا ہے کہ موٹرز، جنریٹرز اور پیٹر انجنوں کی کمی کو پورا کرنے کے سلسلے میں حال ہی میں حکومت پاکستان اور جاپان کے درمیان معاہدہ طے پایا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ یہ معاہدہ کن بنیادوں پر اور کن شرائط پر طے پایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): سوال نمبر کون سا ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: سوال نمبر 1880 اور جز (ہ) ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جز (ہ) ہے؟

جناب سپیکر: نک مکا لگتا ہے؟ اس سوال کا آخری حصہ ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ہ) میں لکھا ہوا ہے کہ موٹرز، جنریٹرز اور پیٹر انجنوں کی کمی کو پورا کرنے کے سلسلے میں حال ہی میں حکومت پاکستان اور جاپان کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے جن کے ساتھ مل کر آپ نے اس کمی کو پورا کرنا ہے، میری گزارش یہ ہے کہ یہ معاہدہ آپ نے کن شرائط پر اور کن بنیادوں پر طے پایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ معاہدہ صرف اتنا ہے کہ جاپان سے گرانٹ ملنی ہے، باقی کوئی terms and conditions نہیں ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کی کوئی شرطیں بھی تو ہوں گی، اس کی کوئی بنیاد تو ہو گی آپ مجھے وہ بتائیں؟

جناب سپیکر: گرانٹ تو اب آپ لیتے ہی نہیں ہیں، پتا نہیں آپ کیا بات کر رہے ہیں، مجھے تو سمجھ ہی نہیں آ رہی۔ Order please. Order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جاپان سے گرانٹ مل رہی ہے۔

جناب سپیکر: دونوں چودھری صاحبان سے میں گزارش کرتا ہوں کہ میں سوال کے جواب سے اچھی طرح سے مطمئن نہیں ہوا، اس کی وضاحت فرما دیں۔ جہاں تک میرا علم ہے اس کے مطابق تو معاہدے ہوتے ہیں کیونکہ aid تو مشکل بات ہے، میرے علم میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جاپان سے جو معاہدہ طے ہوا ہے، یہ جاپان کی طرف سے گرانٹ ہے، اس سے مشینری لی جائے گی۔ یہ JICA کی free مدد ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمے کے سیکرٹری موجود ہیں انہیں اجازت دے دیں کہ وہ ایوان میں آ جائیں چونکہ وہ صحیح جواب دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔یہاں کوئی سیکرٹری صاحب نہیں آ سکتے۔آپ کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے ساتھ ہی گزارہ کرنا پڑے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے اور یہ دوبارہ تیاری کر کے جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: انہیں خود اس بات کا احساس ہونا چاہئے۔میں انہیں ایسی بات کیوں کہوں،ان کو نہیں پتا کہ میں تیاری کر کے جاؤں چونکہ مجھے جواب دینا ہو گا؟ یہ تو ان کی مرضی ہے،اب آپ کا ضمنی سوال ختم ہوا؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ سیکرٹری صاحب سے کہیں کہ وہ تفصیل سے لکھ کر دیں تو ابھی تسلی بخش جواب مل جائے گا۔

جناب سپیکر: وہ خود ان سے جواب لیں گے۔آپ کی مہربانی۔اگلا سوال قاضی عدنان فرید صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1908 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے قاضی عدنان فرید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: واٹر سپلائی سکیم کی تفصیلات

*1908: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کے لئے اربن واٹر سپلائی سکیم کے لئے کل کتنے فنڈز رکھے گئے تھے اس کا اب تک کا status کیا ہے؟

(ب) کیا رورل واٹر سپلائی سکیم کے لئے بھی احمد پور شرقیہ کے لئے کوئی تجویز زیر غور ہے،اگر ہاں تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کی اربن واٹر سپلائی سکیم کے لئے تا حال کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں اور موجودہ status یہ ہے کہ منصوبہ ہذا کا تخمینہ لاگت 946.000 ملین روپے

ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ انتظامی منظوری کے مراحل میں ہے۔ منظوری اور فراہمی فنڈز پر اس منصوبے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) احمد پور شرقیہ میں رورل واٹر سپلائی سکیم کے لئے 12 منصوبہ جات زیر غور ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب نے مالی سال 15-2014 کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں صوبہ بھر کی واٹر سپلائی کے لئے بلاک ایلوکیشن میں رقم مختص کی ہوئی ہے۔ منظوری اور فراہمی فنڈز پر ان منصوبوں کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ احمد پور شرقیہ میں رورل واٹر سپلائی سکیم کے لئے 12 منصوبہ جات زیر غور ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 15-2014 کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں صوبہ بھر کی واٹر سپلائی کے لئے بلاک ایلوکیشن میں رقم مختص کی ہوئی ہے۔ منظوری اور فراہمی فنڈز پر ان منصوبوں کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بلاک ایلوکیشن میں جو رقم رکھی گئی ہے کیا یہ واٹر سپلائی سکیم پر خرچ ہو گی یا جو صاف پانی سکیم کا منصوبہ شروع ہو چکا ہے یہ فنڈز اس کی طرف منتقل ہوں گے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ذرا اس کی وضاحت اور صراحت فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! صاف پانی پراجیکٹ ایک علیحدہ منصوبہ ہے اور بلاک ایلوکیشن میں رکھی ہوئی رقم علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک۔ اگلا ضمنی سوال؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! صاف پانی منصوبہ الگ منصوبہ ہے اس کے لئے جو الگ رقم مختص کی گئی ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی تفصیل بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر بلاک ایلوکیشن کی رقم الگ ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب صاف پانی کے منصوبہ کی رقم بتادیں کہ وہ کتنی رکھی گئی ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو آپ کا نیا سوال بنے گا۔ میرے خیال میں یہ بات ٹھیک نہیں ہے، آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے فنڈز کے اندر جو بلاک ایلوکیشن رکھی ہے چونکہ تحصیل احمد پور شرقیہ کی بات ہو رہی ہے اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بلاک ایلوکیشن میں سے بہاولپور شہر کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سمجھ نہیں پایا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو بلاک ایلوکیشن رکھی ہے اس میں سے بہاولپور شہر کے لئے بھی واٹر سپلائی کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

جناب سپیکر: شاہ جی! اس میں آپ کا ضمنی سوال بنتا نہیں۔ شاید وہ جواب دے دیں لیکن میں نہیں کہہ سکتا چونکہ اس میں یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سوال کے مالک آ گئے ہیں۔ قاضی صاحب! آپ بھی ایک آدھ سوال پوچھ لیں۔

قاضی عدنان فرید: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ احمد پور شرقیہ شہر کی آبادی تقریباً ڈیڑھ سے پونے دو لاکھ کے درمیان ہے۔ اس شہر کی واٹر سپلائی سکیم کے لئے وزیراعلیٰ کے دو سے زیادہ ڈائریکٹو جاری ہو چکے ہیں۔ اب اس میں کیا امر مانع ہے جبکہ وہاں کا واٹر لیول بھی دیکھیں اور اس کے جو ٹیسٹ آئے ہیں ان میں ہمارے پاس arsenic contamination تک موجود ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محکمے کی کیا priority ہے کہ کیا احمد پور شرقیہ کے شہریوں کے لئے بھی پینے کے پانی کا کوئی بندوبست کرنا ہے یا بلاک ایلوکیشن میں اس کا نمبر آنے میں دیر ہے یا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! قاضی صاحب جو بات کر رہے ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ احمد پور شرقیہ کا under ground water پینے کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ بلاک ایلوکیشن میں احمد پور شرقیہ کے لئے آپ نے کچھ رکھا ہے یا نہیں وہ بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! محکمہ نے 15-2014 ADP میں تجویز کیا تھا لیکن شامل نہیں ہوا۔ احمد پور شرقیہ کے دیہاتی علاقہ کے مسائل صاف پانی کمپنی کی مدد سے حل ہوں گے۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! سوال کے دوسرے حصے کے سلسلے میں عرض ہے کہ میں رورل واٹر سپلائی سکیموں کے متعلق تو مطمئن ہوں کہ انشاء اللہ صاف پانی کی سکیمیں کمپنی کے تحت اگلے سال دو سال کے اندر مکمل ہو جائیں گی لیکن میرا بنیادی سوال یہ ہے کہ احمد پور شرقیہ کے لئے جس کا وزیر اعلیٰ ڈائریکٹو کے تحت estimate ہوا اور 946 ملین روپے اس کا estimate آیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی کوئی priority ہے کہ احمد پور شرقیہ کے لوگوں کو بھی صاف پانی مہیا کیا جائے؟ ہمارے پاس جو TDS ہے جو انسانی consumption کے لئے پینے کے لئے پانی چاہئے ہوتا ہے اس میں اڑھائی سو سے تین سو TDS ہوتا ہے لیکن بد قسمتی سے ہمارے پاس TDS کے پانی کی جو صورتحال ہے وہ چھ ہزار سے لے کر تیرہ ہزار تک ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہم اسی پانی کو پینے کے لئے کتنا عرصہ مجبور ہوں گے؟ میں دوبارہ کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے پچھلے تین سال میں دو دفعہ محکمے کو direct کہا کہ آپ اس کے لئے سکیم شروع کریں۔ میرا سوال یہ ہے کہ بلاک ایلوکیشن تو اپنی جگہ پر، رورل واٹر سپلائی سکیمز اپنی جگہ پر لیکن حکومت کا شہر کے لوگوں کے پینے کے پانی کے لئے بندوبست ہے یا کوئی پلان ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری کوئی یقین دہانی کرا دیں کہ جو next ADP آ رہا ہے کم از کم اس میں وزیر اعلیٰ کے احکامات کے تحت ہمارے شہر کی واٹر سپلائی سکیم شروع ہی ہو جائے گی۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House مجھے یقین دہانی کرا دیں تو میں مطمئن ہو جاؤں گا لہذا یہ next ADP کے لئے confirm کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اربن علاقے کی سکیم کا ٹیکنیکل جائزہ لیا جا رہا ہے، یہ مکمل ترجیح ہے۔ تحصیل احمد پور شرقیہ کے بارہ منصوبوں کی فزیبلٹی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ خصوصی طور پر احمد پور شرقیہ شہر کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر!احمد پور شرقیہ کے لئے بارہ منصوبوں کی فزیبلٹی بھیجی ہوئی ہے جب منظوری ہوئی توانشاء اللہ کام شروع ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!یہ محکمے نے منظوری دینی ہے یہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں یہ clear کریں کہ یہ منظوری کب ہونی ہے۔میں عدنان صاحب سے کہوں گا کہ وہ جب سوال کرتے ہیں تو تھوڑا وقفہ دیا کریں چونکہ سرکاری گیلری سے جو جواب لکھتے ہیں یہ اسے بھی جلدی میں صحیح نہیں پڑھ سکتے۔میں آپ کے توسط سے افسران سے گزارش کروں گا کہ تفصیل سے جواب بھجا کریں۔

جناب سپیکر:میں افسران کو نہیں دیکھ رہا بلکہ میں آپ کو یا ان کو دیکھ رہا ہوں۔

قاضی عدنان فرید:جناب سپیکر!میری یہ درخواست ہو گی کہ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب next ADP کے لئے confirm کر دیں تو میں مطمئن ہو جاؤں گا لہذا یہ on the floor of the House commitment دیں۔ہم 12-2011 سے مسلسل کوشش کر رہے ہیں کہ ان لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہو سکے یہ پونے دو لاکھ لوگ ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ وزیر اعلیٰ نہیں ہیں۔

قاضی عدنان فرید: پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House commitment دیں کہ next ADP میں احمد پور شرقیہ کی واٹر سپلائی سکیمز کو incorporate کریں گے۔

جناب سپیکر:ایوان میں کوئی wrong statement or commitment نہیں کر سکتے۔ بہر حال انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔آپ بعد میں ان سے میٹنگ کر لیں اس میں آپ کو بتا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر!انشاء اللہ next ADP میں تجویز کر دیا جائے گا۔آئندہ ADP میں تجویز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آئندہ سے مراد کب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب سجاد حیدر گجر): جو ADP اس سال آ رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 18-2017 میں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کیا فرما رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ 18-2017 میں یا 16-2015 میں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! 16-2015 میں۔۔۔

جناب سپیکر: چلو آپ کی مہربانی۔ عدنان صاحب آپ کی بات ہو گئی ہے اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ اب ادھر سے آپ کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1915 جناب محمد عارف عباسی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1932 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1962 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: مغلپورہ واسا کو فنڈز کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*1962: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مغلپورہ واسا لاہور میں ایس ڈی او کون ہے اور یہ کب سے مذکورہ آفس میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ دفتر کو پچھلے تین سالوں کے دوران کن کن مدات میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) یہ فنڈز کن کن مدات میں کتنے کتنے استعمال کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ آفس میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ کن کن کے استعمال میں ہیں، ان گاڑیوں پر پٹرول و مرمت کی مد میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے اخراجات ہوئے سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) مغلپورہ واسا لاہور میں خواجہ محمد ہمایوں بطور ایس ڈی او گزشتہ 10 ماہ سے کام کر رہے ہیں۔

(ب) مذکورہ آفس کو پچھلے تین سالوں میں صرف سیوریج بچھائی کی مد میں فنڈز فراہم کئے گئے۔ فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے:

سال2011	سال2012	سال2013
9.950ملین روپے	13.09ملین روپے	کوئی نہیں

(ج) یہ فنڈز سیوریج بچھائی کی مد میں استعمال کئے گئے۔ خرچ کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے:

سال2011	سال2012	سال2013
9.950ملین روپے	13.09ملین روپے	کوئی نہیں

(د) مذکورہ آفس میں صرف ایک عدد Suzuki Pick Up ہے۔ یہ گاڑی ایس ڈی او مغلپورہ کے استعمال میں ہے۔ پچھلے پانچ سال میں مرمت کے لئے کوئی بھی اخراجات نہیں کئے گئے جبکہ اس گاڑی پر پٹرول کی مد میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران ہونے والے خرچ کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال2009	سال2010	سال2011	سال2012	سال2013
-/72,540روپے	-/84,936روپے	-/1,00,788روپے	-/1,17,348روپے	-/1,30,668روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مغلپورہ واسا لاہور میں جو ایس ڈی او تعینات ہیں ان کی jurisdiction میں کل کتنی آبادی آتی ہے یعنی اس سرکل یا ایریا میں کتنی رہائشی آبادی ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو fresh question بنتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جی، نہیں۔ یہ سوال ایس ڈی او سے related ہے تو fresh question کیسے ہو گیا؟ میں اپنے ضمنی سوال آہستہ آہستہ پوچھوں گا تاکہ پرچیاں آتی رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس ایس ڈی او کی jurisdiction میں دو لاکھ آبادی آتی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ "سال 2011 میں 9.950 ملین روپے allocate ہوئے، سال 2012 میں 13.09 ملین روپے allocate ہوئے اور سال 2013 میں ایک روپیہ بھی allocate نہیں کیا گیا۔" اسی طرح آگے جواب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ "یہ funds سیوریج بچھائی کی مد میں استعمال کئے گئے ہیں"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ واسا کے ذمے صرف سیوریج کی بچھائی کا کام ہے یا اس کے علاوہ بھی کوئی کام ہے، اگر واسا کے ذمے کوئی مزید

کام بھی ہیں تو ان کے لئے رقم کی allocation کیوں نہیں کی گئی؟ وزیر موصوف اس پر تھوڑی سی روشنی ڈال دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
جناب سپیکر! اس آبادی کو پانی کی سپلائی متواتر ہو رہی ہے اور وہاں پانی کے پائپ بھی ٹھیک ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اب میں کیا عرض کروں؟ میں نے سوال تیتر پوچھا اور جواب بٹیر آیا ہے۔

جناب سپیکر: تیتر اور بٹیر دونوں ہی پرندے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس سرکل کے لئے صرف سیوریج کی مد میں پیسے رکھے گئے ہیں۔ کیا اس کے علاوہ کسی مد میں کوئی پیسے allocate کئے گئے اگر ان کو پانی سپلائی کیا جا رہا ہے تو اس پر بھی کوئی نہ کوئی خرچہ ہو رہا ہو گا؟ وہاں پر پمپ چل رہے ہیں اور سٹاف بھی موجود ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ پچھلے تین سالوں کے دوران کس کس مد میں کتنے funds فراہم کئے گئے ہیں؟ میں نے یہ سوال across the board پوچھا تھا جبکہ جواب میں صرف سیوریج کی مد میں جو پیسے allocate کئے گئے وہ بتائے گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی جواب عرض کر دیا ہے کہ اس سرکل میں رہائشی آبادی کو پانی کی سپلائی متواتر کی جا رہی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کس کس علاقے میں پانی کی سپلائی ہو رہی ہے اور اس پر دوسرے کیا اخراجات آ رہے ہیں، اگر وہاں پر funds allocate ہی نہیں ہوئے تو پھر یہ سرکل کیسے چل رہا ہے اور پانی کی quality کیسے ensure ہو رہی ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اپنے محکمہ کے تھوڑے سے کان کھینچیں اور ان سے صحیح جواب لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
جناب سپیکر! مرمت کے لئے علیحدہ funds allocate کئے جاتے ہیں۔ واٹر سپلائی کے لئے ہر تین ماہ کے بعد پانچ لاکھ روپے جبکہ سیوریج کے لئے آٹھ لاکھ روپے فراہم کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا اب آپ مطمئن ہو گئے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جی، نہیں۔ کیا آپ مطمئن ہیں؟ اگر آپ جواب سے مطمئن ہیں تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ مغلپورہ نہیں رہتے اس لئے آپ کو وہاں کے مسائل کا علم نہیں ہے۔ جواب کے جز (د) میں لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ آفس میں ایک عدد Suzuki Pick Up گاڑی ہے۔ یہ گاڑی ایس ڈی او مغلپورہ کے استعمال میں ہے۔ اس گاڑی پر پچھلے پانچ سالوں میں مرمت کے لئے کوئی بھی اخراجات نہیں کئے گئے جبکہ پٹرول کی مد میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران اخراجات کی تفصیل دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک گاڑی ہے، پانچ سال سے اس کی مرمت نہیں ہوئی تو پھر یہ گاڑی کیا کام کرے گی اور لوگوں کے مسائل کیسے حل ہوتے ہوں گے؟ میں یہی عرض کروں گا کہ مغلپورہ کے اہلیان پر محکمہ کوئی رحم کرے اور وہاں کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے اقدامات اُٹھائے جائیں۔ یہ گنجان آبادی والا علاقہ ہے اور لوگوں کے بہت سے مسائل ہیں لہٰذا اس جانب خصوصی توجہ دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں نے سردار صاحب کی بات نوٹ کر لی ہے۔ انشاء اللہ اس علاقے کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پاکپتن: پی پی۔231 میں واٹر سپلائی و سیوریج کی سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*730: پیر کاشف علی چشتی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔231 ضلع پاکپتن میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیموں کو منظور کیا؟

(ب) یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں، ان میں سے کتنی سکیمیں تا حال مکمل نہیں ہوئیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کتنا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی، تاریخ وسال سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام حلقہ پی پی۔231 ضلع پاکپتن میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کوئی سکیم منظور نہیں ہوئی۔

(ب) ----------ایضاً----------

(ج) ----------ایضاً----------

لاہور: سیوریج اور واٹر سپلائی کے شروع کئے گئے منصوبوں کی تفصیلات

*1290: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یو سی۔45 اور 46 لاہور میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران سیوریج اور واٹر سپلائی کے کتنے منصوبے شروع کئے گئے اور ان کو کتنا فنڈ فراہم کیا گیا؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(ج) مذکورہ یو سیز میں کتنے علاقے ایسے ہیں جہاں پر ابھی تک سیوریج سسٹم نہیں بچھایا گیا اور کیوں؟

(د) کتنے علاقے ایسے ہیں جہاں پر پانی کی پائپ لائنیں بھی نہیں ڈالی گئیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ہ) حکومت کب تک ان علاقوں میں سیوریج و پانی کے پائپ ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یو سی۔45 اور 46 لاہور میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران سیوریج کا کوئی باقاعدہ منصوبہ شروع نہ ہو سکا البتہ واٹر سپلائی لائن بچھائی گی 12 سکیمیں مکمل کی گئیں ان سکیموں کی تکمیل پر 12.605 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران یو سی۔45 اور 46 میں شروع ہونے والے تمام منصوبے مکمل کئے جا چکے ہیں کوئی منصوبہ زیر تکمیل نہ ہے۔

(ج) مذکورہ یو سیز میں واسا کے زیر انتظام علاقوں میں سیوریج سسٹم موجود ہے۔

(د) مذکورہ یو سیز میں واسا کے زیر انتظام علاقوں میں واٹر سپلائی نظام موجود ہے۔

(ہ) مذکورہ یو سیز کے واسا لاہور کے زیر انتظام علاقوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات دستیاب ہیں۔

لاہور: نئی پائپ لائن بچھانے کی تفصیلات

*1291: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کوٹلی پیر عبدالرحمٰن باغبانپورہ لاہور میں پینے کے پانی کی پائپ لائن کب بچھائی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں پائپ لائن تیس سال قبل بچھائی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں بچھائی گئی پائپ لائن جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور خستہ حال ہو چکی ہے جس کے باعث علاقے کی عوام کو گندہ پانی پینے کو مل رہا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ علاقے کی عوام کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے مذکورہ مسئلہ کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) کوٹلی پیر عبدالرحمٰن باغبانپورہ لاہور میں پینے کے پانی کی پائپ لائنیں 1988 تا 1993 کے عرصہ کے دوران بچھائی گئیں۔

(ب) مذکورہ علاقے میں پینے کے پانی کی پائپ لائنیں 20 تا 25 سال قبل بچھائی گئیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقے میں بچھائی گئی پائپ لائن جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ مذکورہ علاقہ میں واٹر سپلائی کی لائنیں بالکل درست حالت میں ہیں اور فی الحال پینے کے پانی میں آلودگی شامل ہونے کے بارے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت فوراً رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنا ہی 2/1 انچ پائپ کا لیک ہونا ہوتا ہے جو اس کی اپنی ہی سیوریج کی ہودی سے گزر رہا ہوتا ہے۔ کوٹلی پیر عبدالرحمٰن کے مختلف علاقوں سے اکتوبر 2013 میں بھی پانی

کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ علاقہ میں واٹر سپلائی کی لائنیں بالکل درست حالت میں کام کر رہی ہیں اور لوگوں کو پینے کا صاف مہیا کیا جا رہا ہے۔

لاہور: مال روڈ نہر پل سے لے کر بی آر بی نہر تک پودے لگانے کی تفصیلات

*1502: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی ایچ اے لاہور نے مال روڈ نہر پل سے لے کر بی آر بی نہر تک کتنی رقم پھول اور پودے لگانے پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران خرچ کی؟

(ب) اس علاقہ میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران محکمہ نے کتنے درخت کاٹے اور اس سے محکمہ کو کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے زون۔3 نے مال روڈ سے لے کر نہر بی آر بی تک جتنے بھی پھول اور پودے لگائے وہ سب پی ایچ اے کی نرسریوں میں تیار شدہ تھے اور پی ایچ اے کے اپنے ہی مالیوں نے انہیں لگایا لہذا پی ایچ اے کا دورانِ سال 12۔2011 اور 13۔2012 متذکرہ بالا ایریا میں پھول اور پودے لگانے کا کچھ خرچ نہ ہوا ہے۔

(ب) اس علاقہ میں محکمہ کے 156 ملازم کام کر رہے ہیں۔

(ج) دورانِ سال 12۔2011 اور 13۔2012 مال روڈ تا بی آر بی نہر تک 1340 درخت کاٹے گئے اور 54,25,021 روپے کی آمدن ہوئی۔ یہ تمام درخت کھڑی حالت میں نیلام کئے گئے۔

لاہور: پی ایچ اے کی طرف سے مکمل کئے گئے ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*1503: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی ایچ اے نے سال 11۔2010 میں لاہور شہر میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) پی ایچ اے نے اس سال کے دوران وحدت کالونی، پونچھ ہاؤس کوارٹرز، چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں کتنی رقم کس کس کام پر خرچ کی؟

(ج) پی ایچ اے نے اس سال لاہور شہر میں واقع جی او آر میں کتنی رقم کس کس کام پر خرچ کی؟

(د) مذکورہ سال کے آڈٹ کے دوران کتنی رقم کا خورد برد پکڑا گیا نیز اس کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے نے سال 11-2010 میں مندرجہ ذیل منصوبے مکمل کئے:۔

نام ترقیاتی منصوبہ	تخمینہ لاگت	تاریخ تکمیل
پیکج نمبر 9	35,086,000	اکتوبر 2010
پیکج نمبر 10	36,825,215	اکتوبر 2010
ائیرپورٹ پارک	46,953,520	مارچ 2011
نیازی انٹرچینج	70,184,620	2011
نواز شریف کرکٹ کمپلیکس شاہدرہ	1,730,000	2011
سبزہ زار مین گرین بیلٹ	954,526	2011

اس کے علاوہ پی ایچ اے نے پارکوں، گرین بیلٹوں، تکونیوں اور سائیڈ ورجز کو دن رات محنت کر کے خوبصورت بنایا ہے تاکہ متعلقہ حلقہ / ایریا کے لوگ خوبصورت مناظر دیکھ کر لطف اندوز ہوں۔

(ب) پی ایچ اے کے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) پی ایچ اے نے مالی سال 11-2010 میں GOR's میں مبلغ 2,174,865 روپے ہارٹیکلچر کے مختلف اقسام کے پھولوں والے زیبائشی پودا جات لگائے گئے۔ پودوں کی حفاظت کے لئے گرین نیٹ خریدا گیا، گھاس کی کٹائی کے لئے آٹو لان موورز اور مینول لان موورز مرمت کروائے گئے، گھاس اور پودوں کی مینٹینس کی گئی، پودوں کو بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مختلف اقسام کی پیسٹی سائیڈ خریدی گئی، پودوں کی بہتر نشوونما کے لئے کھاد خریدی گئی، پودوں کو پانی لگانے کے لئے پلاسٹک پائپ اور کینوس پائپ خریدا گیا۔ موسمی پھولوں کی پنیری اگانے کے لئے گملے خریدے گئے، علاقہ کی مینٹینس کے لئے T&P Items خریدی گئیں، پودوں کے ناموں والی لکڑی کی تختیاں بنوائی گئیں، مختلف پلاٹوں

جہاں ضرورت تھی کے لئے گھاس خریدی گئی اور ان پر خرچ آنے والی رقم کی تفصیل ذیل ہے:

1۔پھول دار زیبائشی پودوں پر	-/785580روپے
2۔گرین نیٹ پر	-/47250روپے
3۔آٹولان موورز اور مینول لان موورز پر	-/64405روپے
4۔میٹینس پر	-/408810روپے
5۔پیسٹی سائیڈ پر	-/197420روپے
6۔کھاد پر	-/88200روپے
7۔پلاسٹک پائپ اور کینوس پائپ	-/147000روپے
8۔گملوں پر	-/26350روپے
9۔T&P Items پر	-/39800روپے
10۔پودوں کے نام والی تختی	-/13900روپے
11۔گھاس پر	-/24000روپے

(د) مذکورہ سال ہائے میں کسی قسم کا کوئی خُورد بُرد نہ پکڑا گیا۔

جہلم: واٹر سپلائی کی سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*1633: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی احمد آباد، ٹوبہ، کندوال، للہ، گولپور تحصیل پنڈدادنخان (جہلم) کے علاقہ جات کا زیر زمین پانی کھارا ہے اور انسانی صحت کے لئے مضر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقہ جات کے لوگوں نے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنے اپنے علاقہ جات میں تالاب / جوہڑ بنا رکھے ہیں، یہاں پر بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے اور یہ لوگ ان جوہڑوں / تالابوں سے پینے کے لئے پانی اور دیگر ضروریات پوری کرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت درج بالا صورتحال کے پیش نظر ان یو سیز میں واٹر سپلائی کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ اِن دیہات کا پانی کھارا ہے اور صحت کے لئے مضر ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ ان آبادیوں کے لوگ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جوہڑوں اور تالابوں کا پانی استعمال کرتے ہیں ان آبادیوں میں واٹر سپلائی کی سکیمیں چل رہی ہیں تاہم پانی کی کمی اور زیر زمین پانی کڑوا ہونے کے باعث مطلوبہ مقدار میں پانی مہیا نہیں ہوتا درج ذیل آبادیوں کو پانی مہیا کیا جارہا ہے۔

1۔	ڈھڈی تھل	2۔	کہانہ	3۔	بگا
4۔	میرے	5۔	سیال	6۔	لنگر
7۔	کلا	8۔	منڈاہڑ	9۔	ملیار
10۔	پیر کھارا	11۔	للہ	12۔	کنڈل
13۔	عیسیٰ وال	14۔	ڈھوک نورا	15۔	بھانہ
16۔	جندران	17۔	راجبسر	18۔	کوٹلہ سیداں
19۔	سید رحمان				

لوگوں نے مویشیوں کے پینے اور زراعت کے لئے تالاب بھی بنا رکھے ہیں۔ گورنمنٹ نے اس علاقے پر خصوصی توجہ کرتے ہوئے PD Khan میں تقریباً واٹر سپلائی سکیمیں مکمل کی ہیں۔ البتہ ابھی بھی کچھ دیہات میں واٹر سپلائی سکیمز کی اشد ضرورت ہے ان ڈیرہ جات کے لوگ اپنی پانی کی ضروریات نزدیکی واٹر سپلائی سکیم سے اور کچھ علاقوں میں ہینڈ پمپ سے پوری کرتے ہیں۔ کوئی بھی آبادی یا گاؤں ایسا نہ ہے کہ جس میں لوگ جوہڑ سے پانی پیتے ہوں حکومت پنجاب للہ اور گردو نواح کے دیہات کے لئے واٹر سپلائی سکیم نرومی ڈھن بنائی ہے جس کا پانی نرومی ڈھن (چشمہ) سے آتا ہے اس سکیم سے موضع للہ کی آبادی سمیت پیر کھارا، کندوال، ڈھوک برج، ڈھڈی تھل، کہانہ، بگا، ڈھوک نورا، جیٹھل، ٹوبہ، بھیلووال وغیرہ مستفید ہورہے ہیں بیان کردہ پانچ یونین کونسل کی کل آبادی تقریباً 109000 ہے۔

موضع للہ کی آبادی تقریباً۔/25,000 نفوس پر مشتمل ہے جس کے لئے حکومت پنجاب نے واٹر سپلائی نرومی ڈھن (چشمہ) بنائی ہے جس سے موضع کی آبادی مستفید ہو رہی ہے بلکہ اسی سکیم سے یونین کونسل کندوال، یونین کونسل ٹوبہ اور احمد آباد کے بھی کچھ گاؤں مستفید ہو رہے ہیں۔

❖ یونین کونسل کندوال تقریباً 21,000 نفوس پر مشتمل ہے جس میں سب سے بڑا گاؤں موضع کند وال ہے جس کو نیلاوان نامی چشمہ سے واٹر سپلائی سکیم بنا کر پانی سپلائی کیا جارہا ہے۔ باقی آبادی کو نرومی ڈھن (چشمہ) واٹر سپلائی سکیم سے پانی جاری ہے۔

- ❖ یونین کونسل ٹوبہ تقریباً 20,000 نفوس پر مشتمل ہے جس کے بڑے بڑے گاؤں سروبہ، بھیلووال، ٹوبہ وغیرہ کو دریائے جہلم کے کنارے ٹیوب ویل لگا کر پانی مہیا کیا جارہا ہے۔
- ❖ یونین کونسل گولپور تقریباً 24,000 نفوس پر مشتمل ہے ان یونین کونسل کے گاؤں گولپور، چوران، سہوترا، پھترندی وغیرہ کے لئے دریائے جہلم کے کنارے ٹیوب ویل لگا کر پانی مہیا کیا جارہا ہے۔
- ❖ یونین کونسل احمد آباد جس کی آبادی 19,000 ہزار لوگوں پر مشتمل ہے اس کے بہت سے گاؤں کو بھی دریائے جہلم کے کنارے ٹیوب ویل لگا کر پانی فراہم کیا جارہا ہے
- ❖ یونین کونسل احمد آباد کے کچھ دیہات میں پانی کی سکیمیں نہ ہیں فی الوقت یہاں کے لوگ اپنی پانی کی ضروریات ہینڈ پمپ لگا کر یا پھر نزدیکی گاؤں کی سکیموں سے پورا کر رہے ہیں۔
- ❖ جہاں تک ڈیرہ جات کا تعلق ہے تو انہوں نے جانوروں کی پانی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تالاب کھودے ہوئے ہیں جہاں بارشی پانی جمع کر کے مویشیوں کی پانی کی ضروریات پوری کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! اس UC کے بقایا دیہات میں پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے نرومی ڈھن فیز۔II کا PC-1 تیار کر لیا گیا ہے، جلد ہی سکیم کی منظوری ہو جائے گی جسے درج ذیل آبادیوں کو پانی کی سپلائی مزید بہتر ہو جائے گی۔

1۔	احمد آباد	2۔	ٹوبھ	3۔	بھیلووال
4۔	سروبہ	5۔	گول پور	6۔	کوٹرا
7۔	چوران	8۔	ڈھوک وینس	9۔	جیتھل
10۔	کھٹھی	11۔	اتھر	12۔	کوٹ راجگان

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں واسا کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1649: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں واسا لاہور کے کتنے ملازم سیوریج کی صفائی کے لئے کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس علاقہ میں واسا کا دفتر کہاں پر ہے۔ اس دفتر کے انچارج کا نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس علاقہ میں سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 کے دوران حکومت نے سیوریج بچھانے، پرانے سیوریج کی درستی و بحالی پر کتنی رقم سال وار خرچ کی ہے؟

(د) اس علاقہ میں سیوریج کی صفائی کے لئے کون کون سی مشینری ہے اس کے ان دو سالوں کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ میاں غلام نبی پارک مسجد سید نا صدیق اکبر کے سامنے سیوریج کا گندہ پانی کھڑا ہے متعدد شکایات متعلقہ عملہ اور دفتر میں جمع کروائی ہیں مگر کوئی کام سیوریج کی درستی کا نہ ہوا ہے؟

(و) حکومت اس علاقہ میں سیوریج کی بحالی، درستی اور جو گندہ پانی کھڑا ہوا ہے اس کے نکاس کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں سیوریج کی صفائی کرنے والے واسا ملازمین کی تعداد 60 ہے جس میں ایک اسسٹنٹ سپروائزر (درو غہ) جبکہ باقی سینی ٹیشن ورکرز ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عزیز بھٹی ٹاؤن میں واسا لاہور کے دو سب ڈویژنل آفیسر (انچارج) تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	گریڈ	جگہ
اصغر علی	ایس ڈی او	17	مصطفیٰ آباد علامہ اقبال روڈ
مدثر جاوید	ایس ڈی او	17	تاج پورہ ڈسپوزل اسٹیشن

(ج) سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 میں نیا سیوریج بچھانے اور مرمت پر مندرجہ ذیل رقم خرچ کی:

سال	آر اینڈ ایم اخراجات (ملین روپے)	ترقیاتی اخراجات (ملین روپے)
2010-11	3.4	Nil
2011-12	4.4	6.4
2012-13	5.1	1.6

(د) عزیز بھٹی ٹاؤن میں دو عدد مک سیکشن مشین اور دو جیٹنگ مشین سیوریج کی صفائی کے لئے کام کر رہی ہیں، ان کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	اخراجات برائے مرمت (ملین روپے)	اخراجات برائے ڈیزل (ملین روپے)
2010-11	0.241/-	2.714/-
2011-12	0.136/-	4.077/-
2012-13	0.062/-	4.313/-

(ہ) غلام نبی پارک مسجد صدیق اکبر کے سامنے پرائیوٹ گہرا خالی پلاٹ ہے جس میں بارشوں کے دوران پانی بھر جاتا ہے جس کو پیٹرانجن چلا کر بار بار خالی کیا جاتا ہے۔ اس وقت پلاٹ میں کوئی گندہ پانی جمع نہ ہے اور واسا کا سیوریج سسٹم بالکل درست کام کر رہا ہے۔

(و) اس علاقہ میں واسا کا سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔ مسجد صدیق اکبر غلام نبی پارک کے سامنے خالی پلاٹ میں بارش سے جمع ہونے والا پانی پیٹر انجن چلا کر نکال دیا جاتا ہے۔ اس وقت موقع پر کوئی گندہ یا بارشی پانی نہ ہے اور نکاسی آب کا نظام درست کام کر رہا ہے۔

لاہور: پی پی۔157 میں لگائے گئے ٹیوب ویلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1657: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔157 (لاہور) میں کتنے ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویل کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے مرمت کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کس کس ٹیوب ویل کو لوڈ شیڈنگ کی بناء پر جنریٹر پر چلایا گیا اور روزانہ کتنے گھنٹے چلایا گیا؟

(د) ان ٹیوب ویلوں کے جنریٹر کے لئے کتنا تیل روزانہ کی بنیاد پر فراہم کیا گیا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔157 میں 11 عدد ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی چل رہے ہیں جو درج ذیل مقامات پر نصب ہیں:

1۔	مسلم آباد	2۔	پنج پیر
3۔	تاج باغ	4۔	تاجپورہ پنڈ
5۔	جوڑے پل	7۔	داتا پارک
8۔	ڈی بلاک تاجپورہ	9۔	اشفاق چوک
10۔	پیر نصیر	11۔	مدینہ کالونی (سبحان پارک)

(ب) ان ٹیوب ویلوں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے مرمت کے اخراجات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	ٹیوب ویل کا نام	سال 12۔2011	سال 13۔2012
1	مسلم آباد	Rs.2,40,588/-	Rs.95,262/-
2	پنج پیر	Rs.2,85,749 /-	Rs.1,75,270/-
3	تاج باغ	Rs.1,26,343/-	Rs.3,20,240/-
4	تاجپورہ	Rs.1,04,925/-	Rs.1,16,260/-
5	جوڑے پل	Rs.1,56,285/-	Rs.1,35,212/-
6	سی بلاک الفیصل ٹاؤن	Rs.1,85,240/-	Rs.2,37,460/-

7	داتا پارک	Rs.70,720/-	Rs.1,12,235/-
8	ڈی بلاک تاج پورہ	Rs.159,841/-	Rs.2,54,460/-
9	اشفاق چوک	Nil	Rs.1,23,270
10	پیر نصیر	Rs.1,54,785/-	Rs.1,60,345/-
11	مدینہ کالونی (سبحان پارک)	Nil	Nil

(ج) مندرجہ ذیل چار ٹیوب ویلوں کو لوڈ شیڈنگ کے دوران روزانہ اوسطاً 4 یا 5 گھنٹے ضرورت کے مطابق چلایا جاتا رہا ہے۔ پنج پیر تاجپورہ، تاج باغ، پیر نصیر

(د) ان ٹیوب ویلوں کے جنریٹر کے لئے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران روزانہ کی بنیاد پر فراہم کردہ تیل کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- تاج باغ ٹیوب ویل 70 لیٹر
2- تاج پورہ ٹیوب ویل 125 لیٹر
3- پیر نصیر ٹیوب ویل 35 لیٹر
4- پنج پیر ٹیوب ویل 80 لیٹر

لاہور: غیر قانونی کنکشن و دیگر تفصیلات

*1733: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا لاہور کے زیر انتظام علاقوں میں وسیع پیمانے پر غیر قانونی کنکشن لگا کر پانی چوری کیا جا رہا ہے؟

(ب) سال 2012 اور 2013 میں واسا انتظامیہ نے کتنے غیر قانونی کنکشن پکڑے اور متعلقہ افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر و بیشتر غیر قانونی کنکشن واسا اہلکاروں کی ملی بھگت سے لگوائے جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو محکمہ ایسے بدعنوان اہلکاروں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ واسا لاہور کے زیر انتظام علاقوں میں بعض لوگ غیر قانونی کنکشن لگا کر پانی چوری بھی کرتے ہیں۔ پانی چوری کی روک تھام کے لئے واسا لاہور اقدامات اٹھا رہا ہے۔ اب ریونیو ڈائریکٹوریٹ کے ساتھ ساتھ آپریشن ڈائریکٹوریٹ کو بھی ناجائز کنکشنوں کے سراغ

لگانے اور ریکوری کی وصولی بڑھانے کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے تاکہ پانی چوری میں کمی اور ریکوری میں بہتری لائی جاسکے۔

(ب) سال13-2012میں4247ناجائز کنکشن اور981غلط استعمال ہونے والے(Misused) کنکشن پکڑے گئے جن کو محکمہ کی پالیسی کے مطابق ریگولرائز کر دیا گیااوران کو ریگولرائز کرتے وقت سابقاایک سال کے بل کے برابر جرمانہ بھی لاگو کیا گیا۔

(ج) پانی کا کنکشن لگانے میں کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتالہذاصارف خود ہی ناجائز کنکشن لگالیتے ہیں جبکہ گیس اور بجلی کے کنکشن لگانے میں بہت سے خطرات ہوتے ہیں مگر لوگ پھر بھی لگالیتے ہیں جہاں تک عملہ کی ملی بھگت کا تعلق ہے یہ بات درست نہ ہے کیونکہ واسا نے ریونیوڈائریکٹوریٹ کے ساتھ ساتھ آپریشن ڈائریکٹوریٹ کو بھی ناجائز کنکشن پکڑنے پر مامور کیاہواہے۔بدعنوانی کے مرتکب ایسے اہلکاروں کے خلاف بمطابق قانون تادیبی کارروائی کی جاتی ہے۔

جھنگ:ہاؤسنگ وپبلک ہیلتھ کے منصوبہ جات کی منظوری ودیگر تفصیلات

*1775:مہر خالد محمود سرگانہ:کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔79جھنگ میں ہاؤسنگ وپبلک ہیلتھ کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی،علیحٰدہ علیحٰدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جوافسران کی لاپرواہی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے،یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئےاوران کی مدت تکمیل کیا تھی،آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی اگر ہاں توان افسران کے نام،عہدہ،گریڈ وموجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں اوراگر کارروائی نہیں کی گئی تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔79 جھنگ میں ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے 12 منصوبہ جات کی منظوری دی جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام منصوبے بروقت مکمل کئے گئے۔ان منصوبہ جات کی مدت تکمیل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام منصوبے بروقت مکمل کئے گئے۔

جھنگ: واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1777: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔79 جھنگ میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات ہیں جو افسران کی لاپرواہی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، مکمل تفصیل لف کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔79 جھنگ میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے 12 منصوبہ جات کی منظوری دی جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام منصوبے بروقت مکمل کئے گئے۔ان منصوبہ جات کی مدت تکمیل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ایلیٹ ٹاؤن کی انتظامیہ پلاٹ مالکان کو قبضہ دینے سے انکاری و دیگر تفصیلات

*1794: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الرحیم گروپ / سروس ماسٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور کے زیر انتظام ایلیٹ ٹاؤن ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اور انہوں نے اپنے ممبران سے پلاٹ اور ترقیاتی اخراجات کی مد میں رقوم حاصل کر کے الاٹمنٹ لیٹر جاری کئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایلیٹ ٹاؤن انتظامیہ پلاٹ مالکان کو قبضہ دینے سے مسلسل انکاری اور لیت لعل سے کام لے رہی ہے؟

(ج) کیا ایل ڈی اے حکام ایلیٹ ٹاؤن انتظامیہ کو قانونی طور پر پابند کر سکتی ہے کہ وہ الاٹیوں کو جلد از جلد ان کے پلاٹوں کا قبضہ دے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ایلیٹ ٹاؤن ایل ڈی اے سے منظور شدہ سکیم ہے تاہم متذکرہ سکیم بابت نوٹیفکیشن نمبرDMP/LDA/915 مورخہ 2011-05-20 کے تحت ایل ڈی اے کے زیر انتظام حدود میں آتی ہے لیکن ایل ڈی اے پرائیویٹ سکیم میں پلاٹوں کے لین دین میں مداخلت نہ کرتا ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ایل ڈی اے کسی بھی پرائیویٹ سکیم میں پلاٹوں کے لین دین اور قبضہ کارروائی میں پارٹی نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ایل ڈی اے کسی بھی پرائیویٹ سکیم میں پلاٹوں کے لین دین اور قبضہ کارروائی میں قانونی طور پر مداخلت کا مجاز نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راولپنڈی: واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویلوں سے متعلقہ تفصیلات

46: **ملک تیمور مسعود:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔8 راولپنڈی میں 14-2013 کے دوران واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ج) خراب ٹیوب ویلز کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

(د) راولپنڈی شہر کی آبادی کے لئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔8 کا حلقہ راولپنڈی کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں آتا ہے اور اس حلقے میں 14-2013 میں واسا راولپنڈی نے کوئی ٹیوب ویل نہیں لگایا۔

(ب) جواب (الف) میں درج ہے۔

(ج) جواب (الف) میں درج ہے۔

(د) واسا جس علاقے کو پانی سپلائی کرتا ہے وہ پورے راول ٹاؤن اور پوٹھوہار ٹاؤن کی 15 یونین کونسلز پر مشتمل ہے اور اس کو روزانہ 60 ملین گیلن پانی کی ضرورت ہے۔

گوجرانوالہ: جی ڈی اے کی جانب سے نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

48: جناب عبدالرؤف مغل: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (GDA) کوئی نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کا منصوبہ بنا رہی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس سکیم کے پلاٹ کب لوگوں کو گھر تعمیر کرنے کے لئے دیئے جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! جی ڈی اے موضع دنیہ والا، اروپ، خضر چک، سنگووالی کے مخصوص خسرہ نمبران پر مشتمل جی ڈی اے سٹی کے نام سے ایک ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جس کا فیصلہ پینتالیسویں گورننگ باڈی کے اجلاس میں مورخہ 19-04-2012 کو کیا گیا۔ چند قانونی اعتراضات کی بناء پر مجوزہ منصوبہ کی تاخیر ہوئی ہے۔ اب The Management and Disposal of Land and Propriety by Development Authorities Act, 2014 میں ترمیم کے بعد جی ڈی اے سٹی ہاؤسنگ سکیم کا آغاز ضروری ابتدائی مراحل کے بعد جلد ہی کر دیا جائے گا۔

(ب) سکیم ہذا ابتدائی مراحل میں ہے۔ جی ڈی اے جلد ہی کنسلٹنٹ سے معاہدہ کے بعد منصوبہ پر کام شروع کر دے گا اور Layout Plan کے تعین کے بعد عرصہ دو سال کے اندر عوام الناس کو سستے پلاٹس فراہم کئے جانے کی توقع ہے۔

لاہور: گلشن پارک کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

52: میاں محمود الرشید: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن اقبال پارک کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے افراد تعنیات ہیں؟

(ب) مذکورہ بالا پارک میں گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی پارکنگ کا ایریا کتنا ہے۔ گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کو پارک کرنے کی گنجائش کیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) گلشن اقبال پارک کا رقبہ 67 ایکڑ ہے اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے پی اتچ اے کی طرف سے ملازمین کی تعداد 166 ہے جن میں مالی، سکیورٹی گارڈ، الیکٹریشن اور خاکروب شامل ہیں۔

(ب) گیٹ نمبر 1 پر مشرق کی طرف دو کنال پر مشتمل رقبہ پارکنگ کے لئے مخصوص ہے۔ یہاں پر موٹر سائیکلوں کی پارکنگ کی گنجائش 250 جبکہ گاڑیوں کی گنجائش 25 سے 30 ہے۔

گیٹ نمبر 4 اور 5 کے سامنے بھی پارکنگ کا انتظام ہے یہ پارکنگ ان گیٹوں کے سامنے گزرنے والی سروس روڈ پر کی جاتی ہے جس کی لمبائی 832 فٹ ہے یہاں پر موٹر سائیکلوں کی پارکنگ کی گنجائش 700 سے 800 تک ہے جبکہ گاڑیوں کی گنجائش 70 سے 80 تک ہے۔

ریس کورس پارک لاہور میں خواتین کے جم سے متعلقہ تفصیلات

129: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریس کورس پارک لاہور میں خواتین کے لئے قائم جم کی مشینری خستہ حالت میں ہے، خواتین کے بیٹھنے کے لئے کرسیاں اور بنچ ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں یہاں کوئی ٹائلٹ نہ ہے اور پینے کے لئے پانی کی سہولت بھی نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس وومن جم میں مندرجہ بالا سہولیات فراہم کرنے اور اس جم کی حالت بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس ضمن میں عرض کیا جاتا ہے کہ ریس کورس پارک میں موجود لیڈیز جم کی حالت بالکل درست ہے۔ مشینری بھی بالکل ٹھیک کام کر رہی ہے۔ خواتین کے بیٹھنے کے لئے بینچ موجود ہیں اور درست حالت میں ہیں۔ ٹھنڈے پانی والا کولر جم کے اندر موجود ہے اور بالکل صحیح حالت میں کام کر رہا ہے اور لیڈیز جم کے پچیس فٹ کے فاصلہ پر دو عدد ٹائلٹ موجود ہیں۔ اگر کوئی مشین خراب ہو بھی جائے تو فوراً ٹھیک کر دی جاتی ہے۔

(ب) جم کا سروے کیا گیا وومن جم کی حالت بالکل درست ہے اور وہاں ورزش کرنے والی خواتین سے پوچھا گیا تو وہ بالکل مطمئن تھیں۔

حلقہ پی پی۔284(بہاولنگر) میں سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

175: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر میں سال 11۔2010، 12۔2011 اور 13۔2012 میں کون کون سی سکیموں پر کتنی رقم خرچ ہوئی، سکیموں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کون کون سی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کون کون سی سکیم زیر تکمیل ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر (فورٹ عباس) میں سال 11-2010 میں کوئی سکیم مکمل نہ ہوئی ہے۔

سال 12-2011 میں پانچ عدد واٹر سپلائی کی سکیمیں مکمل ہوئی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

1. رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 266/H.R تخمینہ لاگت 4.500 ملین، خرچہ 4.464 ملین، مدت تکمیل 1 سال 7 ماہ (سکیم CBO کو Handover کی جا چکی ہے)

2. رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 227/9-R، تخمینہ لاگت 2.803 ملین، خرچہ 2.800 ملین، مدت تکمیل 10 ماہ (سکیم CBO کو Handover کی جا چکی ہے)۔
3. رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 210/9-R، تخمینہ لاگت 1.853 ملین، خرچہ 1.828 ملین، مدت تکمیل 10 ماہ (سکیم چل رہی ہے)
4. رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 205/9-R، تخمینہ لاگت 2.844 ملین، خرچہ 2.823 ملین، مدت تکمیل 10 ماہ (سکیم چل رہی ہے)
5. واٹر سپلائی سکیم واٹر ورکس نمبر 2، تخمینہ لاگت 5.535 ملین، خرچہ 5.530 ملین، مدت تکمیل 2 سال چھ ماہ (سکیم ٹی ایم اے کو Handover کی جا چکی ہے)
6. حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر (فورٹ عباس) میں سال 13-2012 میں کوئی سکیم مکمل نہ ہوئی ہے اور نہ کوئی نئی سکیم آئی۔

(ب) سوال نمبر (الف) کے جواب میں تحریر پانچ عدد واٹر سپلائی سکیمز مکمل ہو چکی ہیں لیکن اربن واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس (Under Grant SPDP) سال 10۔2009 میں منظور ہوئی تھی جو کہ فنڈز نہ ہونے کی بناء پر ابھی تک زیر تکمیل ہے تاہم اس کا ایک حصہ مکمل ہو چکا ہے اور ٹی ایم اے نے takeover کر لیا ہے اور دوسرا حصہ Under Test Operation ہے لیکن ٹھیکیدار کی ادائیگی باقی ہے جس کی تکمیل کے لئے 24.385 ملین فنڈز کی اشد ضرورت ہے۔ سکیم سال 14-2013 اور 15-2014 سے unfunded چلی آ رہی ہے۔

حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں واٹر سپلائی کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

200: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں سال 10۔2009 سے آج تک واٹر سپلائی کے کتنے منصوبہ جات شروع کئے گئے؟

(ب) متذکرہ منصوبہ جات پر خرچ کردہ رقم، منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) آج تک واٹر سپلائی کے کتنے منصوبہ جات پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنے منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔ یہ منصوبہ جات کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی-222 ساہیوال میں سال 10-2009 سے آج تک واٹر سپلائی کا ایک منصوبہ شروع کیا گیا جس کا نام رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر ہے۔

(ب) واٹر سپلائی کا یہ منصوبہ 10-2009 میں شروع کیا گیا۔ اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت 79.948 ملین ہے۔ کچھ کام ہونے کے بعد سال 12-2011 اور 13-2012 میں یہ سکیم unfunded ہو گئی۔ سال 14-2013 ماہ جنوری میں گورنمنٹ نے 32.650 ملین مہیا کئے۔ مگر تین عدد ٹینکی کی جگہ بروقت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے یہ رقم مکمل طور پر خرچ نہ ہو سکتی تھی جس کی وجہ سے 20.000 ملین surrender کر دیئے گئے اور باقی رقم 12.650 ملین جون 2014 تک خرچ کر دی گئی ہے۔ سکیم پر آج تک 62.234 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ سکیم پر کام جاری ہے اور بقیہ رقم گورنمنٹ سے ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ اگر یہ رقم مل جاتی ہے تو سکیم جنوری 2015 تک مکمل کر کے چلا دی جائے گی۔

(ج) حلقہ پی پی-222 ساہیوال میں آج تک واٹر سپلائی کے چھ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اب صرف ایک منصوبہ یعنی رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر پر کام جاری ہے۔

حلقہ پی پی-222 ساہیوال میں سیوریج منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

201: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-222 ساہیوال میں مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنے سیوریج کے منصوبہ جات شروع کئے گئے؟

(ب) 2011 تا 2013 میں کتنی رقم ان منصوبہ جات پر خرچ ہوئی، منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت پی پی-222 ساہیوال کے ان علاقوں میں سیوریج بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے جن علاقوں میں سیوریج ابھی تک نہیں ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):
(الف) حلقہ پی پی۔222میں مالی سال12-2011 میں سیوریج کا ایک منصوبہ شروع کیا گیا اور13-2012کے دوران سیوریج کا کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا ہے۔
(ب) مالی سال12-2011 تا13-2012 میں اس منصوبہ 50.000 ملین لاگت آئی۔ اس منصوبہ کا نام سیوریج سکیم L-9/120 کمیر ہے۔اس کا تخمینہ لاگت 50.000 ملین روپے تھا اور یہ مدت دو سال میں مکمل ہوا۔
(ج) جن علاقوں میں سیوریج کی سہولت نہیں ہے۔وہاں سیوریج بچھانا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔

حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیر زمین پانی سے متعلقہ تفصیلات

244:جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیر زمین پانی کھارا ہے جو پینے کے قابل نہ ہے؟
(ب) کیا اس حلقہ میں محکمہ نے کھارے پانی کے حوالے سے سروے کرایا ہے اگر نہیں تو کب تک سروے کرانے کا ارادہ رکھتا ہے؟
(ج) کیا محکمہ مذکورہ حلقہ میں یونین کونسل سطح پر صاف پانی فراہم کرنے کے حوالے سے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):
(الف) درست ہے۔
(ب) سروے کروایا گیا ہے۔ جن دیہات میں واٹر سپلائی کی سکیم نہیں ہے۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میری ایک چھوٹی سی submission ہے گو کہ آپ کے حکم کے بعد یہ جسارت نہیں کرنی چاہئے لیکن ایک تشویش ہے۔ہم نے پچھلے دو سالوں سے

کوشش کی اور آپ کے سیکرٹری سے بھی کہا کہ کوئی effective working کی جائے۔آج کے سوالات کی فہرست اور جوابات کو دیکھ لیں۔ ہمارے یہ سوالات متروک ہو چکے ہیں۔ ہم نے ان سے کہا تھا کہ ایسے سوالات مت آگے لائیں۔ڈیڑھ سال قبل جو سوال دیا گیا تھا وہ آج کے ایجنڈے کی فہرست میں موجود ہے۔اگر working ایسی رہی تو پھر اسمبلی کی کارروائی باقاعدہ طور پر ineffective ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! بات یہ ہے کہ جب متعلقہ محکمہ کی باری آئے گی تو تب ہی اس کے سوالات take up ہوں گے۔ میں نے آرڈر کیا ہوا ہے کہ تین ماہ کے اندر اندر سب محکمہ جات کے جوابات اسمبلی سیکرٹریٹ میں آنے چاہئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری humble submission یہ ہے کہ Rules of Procedure میں تبدیلی کی ضرورت ہے اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو اسمبلی کی کارروائی ineffective ہوتی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس مقدس ایوان سے اجازت لے کر میں نے آرڈر پاس کیا ہوا ہے کہ سوالات کے جوابات تین ماہ کے اندر آنے چاہئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Rules of Procedure میں تبدیلیوں کے حوالے سے آپ نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے---

جناب سپیکر: اس کمیٹی کے جو ممبر صاحبان ہیں وہ participate کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پچھلی اسمبلی 2008 سے 2013 کے tenure میں آپ کے حکم سے ایک کمیٹی constitute ہوئی تھی اور میں نے اس کی رپورٹ دیکھی ہے۔ محترمہ عائشہ جاوید اس کی ممبر تھیں، انہوں نے اس پر کافی کام کیا ہے اور پھر اسمبلی سیکرٹریٹ نے اس کو reframe کیا تھا۔ اس دفعہ پھر ایک نئی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اگر یہ Rules of Procedure amend نہ ہوئے تو پھر اسمبلی کی کارروائی مزید deteriorate ہوتی چلی جائے گی اور اگر سوال کا جواب ڈیڑھ ڈیڑھ سال بعد آئے گا تو پھر اس کی افادیت نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: ملک احمد خان صاحب! Rules of Procedure میں amendment کا کام in process ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے دو نشان زدہ سوالات دیئے تھے لیکن ان کے جوابات غیر نشان زدہ سوالات کی فہرست میں آئے ہیں۔ یہ جوابات میں نے پڑھے ہیں، یہ غیر تسلی بخش اور ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے جوابات غیر نشان زدہ سوالات کی فہرست میں آئے ہوئے ہیں اس لئے ان پر بحث نہیں ہو سکتی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس کے لئے کوئی خصوصی حکم صادر فرمادیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: آج تو میں معذرت چاہتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب انجینئر قمرالاسلام راجہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور، مسودہ قانون نصاب تعلیم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب اور مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

انجینئر قمرالاسلام راجہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1) The NUR International University Lahore Bill,2014(Bill No.25 of 2014)
2) The Punjab Curriculum and Textbook Board Bill,2014 (Bill No.26 of 2014) and
3) The Punjab Higher Education Commission Bill,2014 (Bill No.27 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The NUR International University Lahore Bill,2014(Bill No.25 of 2014)
2. The Punjab Curriculum and Textbook Board Bill,2014 (Bill No.26 of 2014) and
3. The Punjab Higher Education Commission Bill,2014 (Bill No.27 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

1. The NUR International University Lahore Bill,2014(Bill No.25 of 2014)
2. The Punjab Curriculum and Textbook Board Bill,2014 (Bill No.26 of 2014) and
3. The Punjab Higher Education Commission Bill,2014 (Bill No.27 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محترمہ ثمینہ نور صاحبہ تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ ثمینہ نور: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 9 اور 12 بابت سال 2013 اور تحاریک استحقاق نمبر 7، 15، 20، 23، 24، 25، 26، 27، 28، 29 اور 30 بابت سال 2014 کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 9 اور 12 بابت سال 2013 اور تحاریک استحقاق نمبر 7، 15، 20، 23، 24، 25، 26، 27، 28، 29 اور 30 بابت سال 2014 کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 9 اور 12 بابت سال 2013 اور تحاریک استحقاق نمبر 7، 15، 20، 23، 24، 25، 26، 27، 28، 29 اور 30 بابت سال 2014 کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: سردار شہاب الدین صاحب سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، سردار شہاب الدین صاحب!

ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig Lahore raised in the reply to the Starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA,W-317

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig Lahore raised in the reply to the Starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA,W-317

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig Lahore raised in the reply to the Starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA,W-317

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گزشتہ سے پیوستہ اسمبلی میں پانچ مرلہ کے گھروں کے اوپر میری تحریک پر ٹیکس معاف کر دیا گیا تھا۔ محکمہ کی طرف سے یہ بات آئی تھی کہ جو posh علاقے ہیں ان میں قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ ہمیں انہیں waive off کرنے کا اختیار دیا جائے لیکن میں نے یہ point raise کیا تھا کہ اگر آپ یہ اختیار محکمہ کو دیں گے تو یہ ہر غریب پر ٹیکس لگا کر ان سے underhand پیسے لیں گے۔ اب اس اسمبلی نے پانچ مرلہ سکیم پر ٹیکس کی چھوٹ waive off کی ہے۔

جناب سپیکر: اگر کوئی منسٹر لابی میں موجود ہے تو اندر تشریف لے آئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس اسمبلی نے پانچ مرلہ کے گھروں پر جو ٹیکس کی چھوٹ تھی وہ ختم کر دی ہے۔ میرے ہاتھ میں محکمہ کے بہت سارے notices ہیں کہ بہاولپور کی کچی آبادی بھٹہ نمبر 1، 2، 3 اور 4 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کوئی تحریک لے کر آئیں تاکہ مجھے بھی پتا ہو۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں تحریک بھی لے آؤں گا، وقت گزر جائے گا اور محکمہ پیچھے پڑ جائے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو اس پر notice لینا چاہئے۔ آپ دیکھیں کہ کچی آبادیوں کو بھی 1300 اور 1700 روپے کے notices آئے ہیں۔ اس سے کوئی اچھا تاثر نہیں جاتا کیونکہ غریب پہلے ہی دو وقت کی روٹی کے لئے پریشان ہے اور اب محکمہ نے کچی آبادی میں ایک دو مرلہ کے مکانات پر ٹیکس کے notices جاری کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد محکمہ کے لوگ آکر وہاں لوگوں کو پریشان کرنا شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ تحریک لے کر آئیں پھر ہم دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں تحریک جمع کرا دیتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1198/14 محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1199/14 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔ جی، امجد علی جاوید صاحب!

پنجاب میں میٹرک اور انٹر میڈیٹ کے امتحانی پیپروں کی غیر معیاری مارکنگ سے طلباء وطالبات کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں ہر سال میٹرک اور انٹر میڈیٹ کے امتحانات کے نتائج کے اعلان کے ساتھ ہی صوبہ بھر میں طلباء وطالبات کی طرف سے نتائج پر عدم اعتماد کے اظہار کے ساتھ احتجاج کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ صوبہ کے تمام انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی مارکنگ کا غیر معیاری اور ناقص نظام ہے جس کی وجہ سے ہر سال بے شمار طلباء وطالبات کا مستقبل تاریک اور ان کی محنت اور صلاحیت کے ساتھ کھلواڑ ہوتا ہے۔ حق نہ ملنے اور شنوائی نہ ہونے کی وجہ سے اکثر باصلاحیت نوجوان منفی راستے اختیار کر لیتے ہیں۔ مارکنگ کی غلطی دُور کروانے اور انصاف حاصل کرنے کے لئے جب سائل اپنے امتحانی پرچوں کی ری چیکنگ کے لئے -/800 روپے فی پرچہ جمع کروا کر بورڈ آفس جاتا ہے تو اس کی امتحانی کاپی اس کے ہاتھ میں تھما کر اسے کہا جاتا ہے کہ آپ کے صرف دیئے گئے نمبر recount کر سکتے ہیں۔ جب طلباء نشاندہی کرتے ہیں کہ ہمارے اس سوال کو چیک نہیں کیا گیا یا نمبر دیئے بغیر ٹِک کر دیا گیا ہے یا واضح قواعد کے مطابق پورے نمبر نہیں دیئے گئے جس پر انہیں جواب ملتا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا علم ہونے کے باوجود اس کا ازالہ نہیں کر سکتے کیونکہ قواعد اس کی اجازت نہیں دیتے۔ اس صورتحال سے بددل ہو کر بعض اوقات انتہائی لائق طلباء خودکشی کر لیتے ہیں۔ اس صورتحال سے متاثرہ طلباء وطالبات اور ان کے والدین میں خصوصی طور پر اور عوام میں عمومی طور پر انتہائی بے چینی، اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ چیک کر لیں کیا کسی بھی تحریک التوائے کار کا جواب بروقت آیا ہے؟ آپ دیکھیں کہ جو بھی تحریک التوائے کار آتی ہے تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگلے ہفتہ جواب آئے گا۔ اصولی طور پر تو یہ ہونا چاہئے کہ جب تحریک التوائے کار ان کو چلی جاتی ہے تو محکمہ سے فوری جواب آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وہ جواب لے کر آتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1200/14 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔ جی، امجد علی جاوید صاحب!

مستحقین کو زکوٰۃ فنڈ کی رقم غیر ملکی ٹیلی نار کمپنی کے ذریعے پہنچانے سے کمپنی کو مالی فائدہ پہنچانے کی کوشش

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کے فیصلہ کے مطابق آئندہ تقریباً تیس ہزار زکوٰۃ کمیٹیوں کے توسط سے تقریباً تین لاکھ معذور، یتیم، نادار اور بیوگان کو ملنے والی رقم غیر ملکی موبائل کمپنی ٹیلی نار کی سکیم ایزی پیسا کے ذریعے مستحقین کو دی جائے گی۔ اس طرح رقم مستحقین تک پہنچانے میں ٹیلی نار کمپنی کو ہر ٹرانزکشن پر تیس سے پینتیس روپے ملیں گے۔ ہر مستحق فرد کو ایک سال میں چار مرتبہ ایزی پیسا کے ذریعے رقم فراہم کی جائے گی۔ اگر تین لاکھ افراد کو ایک سال میں چار دفعہ رقم فراہم کی جائے گی تو جو رقم ٹیلی نار کمپنی زکوٰۃ فنڈز سے اپنی کمیشن یا ڈائریکٹ کمائی کے ذریعے وصول کرے گی وہ چار کروڑ روپے سے زائد بنتی ہے اور اس کے علاوہ جو ٹیلی نار کی سمز اور کارڈز فروخت ہوں گے وہ علیحدہ ایک بہت بڑا ذریعہ کمائی ہے۔ زکوٰۃ فنڈ کی رقم سے غیر ملکی موبائل کمپنی کو فائدہ پہنچانے کی آڑ میں مستحق افراد کو بے شمار قباحتوں کا بھی شکار ہونا پڑے گا۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل کے غیر دانشمندانہ اور غیر حقیقت پسندانہ فیصلہ سے صوبہ پنجاب کے عوام میں بالعموم اور اس معاملہ کو سنجیدگی سے سمجھنے والے شہریوں میں بالخصوص انتہائی بے چینی، اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے مستحقین کو گزارہ الاؤنس کی ادائیگی بذریعہ کراس چیک کی جاتی تھی۔ مستحقین کو چیک کے حصول کے لئے چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے پاس بار بار جانا پڑتا تھا جس سے ان کی عزت نفس مجروح ہوتی۔ یہ شکایت بھی موصول ہوتی تھی کہ بنک کا عملہ مستحقین زکوٰۃ کے اکاؤنٹ کھولنے میں لیت ولعل سے کام لیتا تھا۔ مستحقین کو چیک کیش کرانے کے لئے بھی بنکوں کے چکر لگانے پڑتے اور بنکوں کے عملہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے شدید ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اکثر اوقات بنک دور ہونے کی وجہ سے مستحقین کو کرائے کی مد میں بھی خاطر خواہ اخراجات ادا کرنے پڑتے تھے۔ بعض اوقات بنک کا عملہ محکمانہ قواعد وضوابط اور سٹیٹ بنک کی ہدایت کے برعکس مستحقین کے اکاؤنٹ کھولنے پر 500روپے وصول کرتا اور چیک بکس کی فراہمی پر بھی رقم وصول کی جاتی تھی۔ علاوہ ازیں ضلع کمیٹی کی جانب سے مقامی کمیٹیوں کو پرسنل لیجر اکاؤنٹ(PLA) کے چیک جاری کئے جاتے جس کا طریق کار طویل اور پیچیدہ ہے جس کی وجہ سے گزارہ الاؤنس کی تقسیم میں غیر ضروری تاخیر ہو جاتی۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل نے مستحقین کی ان مشکلات کا تدارک کرتے ہوئے ان کے بہترین مفاد کے پیش نظر ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی کے ذریعے مستحقین کو گزارہ الاؤنس کی ادائیگی کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ مستحقین باعزت اور باوقار طریقے سے سہولت کے ساتھ ساتھ کم وقت کم خرچ اور شفاف انداز میں گزارہ الاؤنس کی رقم حاصل کر سکیں۔ اس ضمن میں ابتدائی طور پر تین اضلاع لاہور، حافظ آباد اور شیخوپورہ میں مستحقین کو گزارہ الاؤنس کی ادائیگی بذریعہ ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی ٹیلی نار ایزی پیسا پائلٹ پراجیکٹ کا آغاز کیا گیا۔ پائلٹ پراجیکٹ کی کامیابی کے بعد اس کا سلسلہ صوبہ بھر میں پھیلایا جا رہا ہے۔ یہاں پر اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ صوبہ پنجاب میں 24398 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں ان کی وساطت سے 95490 مستحقین کو ٹیلی نار ایزی پیسا کے ذریعے گزارہ الاؤنس کا اجراء کیا جائے گا۔ ٹیلی نار کمپنی کو ہر مستحق 34روپے 80پیسے ادا کرے گا جس میں سے ٹیلی نار کو 30روپے جبکہ اس میں سے کمپنی 4روپے 80پیسے ٹیکس ادا کرے گی۔ اس طرح 95490 مستحقین کو سال میں چار مرتبہ گزارہ الاؤنس کی رقم کی ادائیگی پر ٹیلی نار ایزی پیسا کو مبلغ ایک کروڑ 32لاکھ 92ہزار 208روپے ملیں گے جس میں سے کمپنی مبلغ 18لاکھ 33ہزار 408روپے ٹیکس ادا کرے گی۔ یاد رہے کہ مالی سال 15-2014 کے لئے گزارہ الاؤنس کی مد میں ایک ارب 14کروڑ 58لاکھ 81ہزار مختص کئے گئے ہیں جبکہ 95490

مستحقین کو اس رقم کی منتقلی وادائیگی پر ایک کروڑ 32 لاکھ 92 ہزار 208 روپے کے اخراجات آئیں گے جو کل رقم کا تقریباً ایک فیصد بنتا ہے۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل نے مستحقین کو گزارہ الاؤنس کی ادائیگی ٹیلی نار ایزی پیسا کی وساطت سے کرنے کا سلسلہ بذریعہ چیک ادائیگی میں مستحقین کی مشکلات، عزت نفس، آسان طریقہ ادائیگی اور شفافیت کے پیش نظر کیا ہے جو کہ سراسر مستحقین کے مفاد اور ان کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے تاکہ مستحقین آسان طریق کار کے تحت اپنی زکوٰۃ اپنے گھر کے نزدیک ترین ایزی پیسا دکان سے حاصل کر سکیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر بحث تو نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے آپ کو جواب پڑھ کر سنا دیا ہے۔ انہوں نے ایوان کو satisfied کر دیا ہے۔ آپ کی مہربانی۔ یہ تحریک rule-86 کے تحت dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1222/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ وہ کمیٹی کی میٹنگ میں ہیں اس تحریک التوائے کار کو ان کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ آ گئے تو پڑھ لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1223/14 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1224/14 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

حکومتی ہدایات کے باوجود تعلیمی اداروں میں سکیورٹی کے ناکافی انتظامات

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 17- دسمبر 2014 کی خبر کے مطابق پنجاب کے 36 اضلاع کے 63 ہزار سرکاری سکولوں میں سکیورٹی گارڈز کی 25 ہزار اسامیاں خالی ہیں۔ صوبہ کے بڑے شہروں کے کالجوں، یونیورسٹیوں اور خواتین کی درسگاہوں میں سکیورٹی کے انتظامات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لاہور، راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، گجرات، سرگودھا سمیت دیگر اضلاع میں اسامیاں خالی ہیں۔ محکمہ تعلیم کے ذرائع کے مطابق سکیورٹی گارڈز کی خالی اسامیاں صرف سیکنڈری اور مڈل سکولوں میں

ہیں جبکہ پرائمری سکولوں میں سکیورٹی گارڈز بھرتی کرنے کا تو تصور ہی موجود نہیں ہے۔ سرکاری یونیورسٹیوں، کالجوں، خواتین کی درسگاہوں میں اور کچھ نجی یونیورسٹیوں میں بھی گیٹ پر صرف ایک چوکیدار موجود ہوتا ہے جبکہ آنے جانے والوں کی کوئی چیکنگ نہیں ہوتی۔ لاہور کی سرکاری یونیورسٹیوں میں بھی سکیورٹی کے خاطر خواہ انتظامات نہ ہیں۔ محکمہ داخلہ پنجاب اور ضلعی حکومت نے یونیورسٹیوں اور کالجوں کو سکیورٹی بہتر بنانے کے لئے بھی باقاعدہ احکامات دیئے تھے۔ سی سی ٹی وی کیمرے واک تھرو گیٹس لگانے میٹل ڈیٹیکٹر رکھنے سمیت سکولوں کی دیواروں کو بلند کرنا اور گارڈز بھرتی کرنے کے احکامات کے باوجود بھی سکیورٹی بہتر نہیں کی گئی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس وقت جو مسائل چل رہے ہیں تو اس تحریک التوائے کار کا جواب تو ان کو منگوا لینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے آج یہ تحریک التوائے کار پڑھی ہے تو اس کا جواب آ جائے گا۔ میاں طارق محمود صاحب میٹنگ میں ہیں لہذا ان کی تحریک التوائے کار نمبر 1222/14 کو کل تک pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم ہونے کے باوجود پی آئی اے کا عمرہ کے کرایوں میں مزید اضافہ کرنے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں پٹرولیم کی قیمتیں کم ہوئی ہیں حکومت نے بھی اس کے مطابق قیمتوں کو کم کیا ہے۔ اس پر ہم حکومت کو شاباش بھی دیتے ہیں اور قیمتیں مزید کم کرنے کی گنجائش پیدا ہو رہی ہے لیکن اس کے بالکل برعکس پی آئی اے نے دو دفعہ دس دس، بیس بیس ہزار روپے کا پچھلے پندرہ بیس دن میں عمرہ کے کرایوں میں اضافہ کیا ہے۔ پنجاب سے بڑی تعداد میں لوگ عمرہ کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں۔ یہ ایوان پنجاب کی عوام کے مفادات کے تحفظ کے لئے ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ گورنمنٹ کو اس حوالے سے ہمارے اور عوام کے جذبات پہنچائیں کہ کیوں اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ ہر جگہ چیزیں کم ہو رہی ہیں، پنجاب میں جو بسیں اور ٹرانسپورٹ چلتی ہے ان کے کرائے گورنمنٹ نے کم کرائے ہیں اور پی آئی اے کی انتظامیہ کس کے تحت ہے کہ انہوں نے عمرہ کے کرایوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں اور آپ سے گزارش بھی کرتا ہوں کہ آپ ہمارے اور ایوان کے custodian ہیں۔ ہم سب کو اس کا notice لینا چاہئے اور گورنمنٹ کو اس حوالے سے پی آئی اے کو کوئی direction دینی چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ federal subject ہے لیکن یہ بات کریں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو نشاندہی کی ہے اور سب کے علم میں یہ بات آ گئی ہے۔ ہم اس کو یقیناً چیک کر کے انہیں بتائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اس پر sympathetic consideration ہونا چاہئے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔ پہلی قرار داد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اپنی قرار داد پڑھیں۔

75سالہ ریٹائرڈ ملازمین کی مکمل پنشن بحال کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی اور دیگر صوبائی حکومتوں کی طرح پنجاب حکومت بھی سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ایسے تمام ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی مکمل پنشن بحال کرے جن کی عمر 75 سال ہو چکی ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی اور دیگر صوبائی حکومتوں کی طرح پنجاب حکومت بھی سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ایسے تمام ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی مکمل پنشن بحال کرے جن کی عمر 75 سال ہو چکی ہے۔"

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: مخالفت تو کر لی گئی ہے۔

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے oppose کر دیا ہے لہذا اب ڈاکٹر صاحب کو تقریر کر لینے دیں۔ اس کے بعد آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جو بات اس قرارداد میں پیش کی ہے وہ بالکل حقائق کے مطابق ہے۔ وہ سرکاری ملازم جو ساری زندگی حکومت اور عوام کی خدمت کرتا ہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد ایک طریق کار کے مطابق اس کو پنشن دی جاتی ہے اور کچھ پنشن اس کی commute کر دی جاتی ہے۔ جب وہ ملازم 75 سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو وہ commutation اس کی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی full pension بحال کر دی جاتی ہے۔ میں نے بالکل کوئی نئی چیز نہیں پیش کی ہے۔ اس وقت وفاق میں (ن) لیگ کی حکومت ہے اور ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو پنشن قانون کے مطابق نہیں دی جا رہی تھی لہذا وہ سپریم کورٹ میں چلے گئے۔ سپریم کورٹ نے باقاعدہ سماعت کے بعد یہ آرڈر جاری کیا کہ جو ملازمین 75 سال کی عمر کو پہنچتے ہیں ان کی مکمل پنشن کو بحال کر دیا جائے۔ وفاقی حکومت نے اس فیصلے کی رُو کے مطابق عملدرآمد کرتے ہوئے ان کی مکمل پنشن بحال کر دی ہے۔ اس طرح یہ سارا معاملہ

خیبر پختونخوا میں take up ہوا۔ انہوں نے بھی اس کو valid اور ان کا حق قرار دیتے ہوئے قاعدہ قانون کے مطابق ان کی مکمل پنشن بحال کر دی۔ سندھ اور بلوچستان میں معاملہ پیش کیا گیا تو انہوں نے بھی یہی فیصلہ کیا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی ہے کہ وزیر موصوف نے کن بنیادوں پر اس کو oppose کیا ہے جب تینوں صوبوں اور وفاقی حکومت میں بھی اس فیصلے پر عملدرآمد ہو رہا ہے تو پنجاب میں اس پر عملدرآمد کرنے میں کیا امر مانع ہے؟ اگر صرف یہی بات ہے کہ میں نے کیوں یہ قرارداد پیش کی ہے government side سے اگر کوئی اس قرارداد کو take up کر لے تو میں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ میں یہ قرارداد واپس لے لیتا ہوں۔ مجھے تو مطلوب یہ ہے کہ جو پنشنرز 75 سال کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں ان کا حق باقی تین صوبوں اور وفاقی حکومت کے مطابق ان کو دے دیا جائے۔ بس میری اتنی دردمندانہ التماس ہے اس کو oppose کرنے کے نتیجے میں اچھا message بالعموم عوام تک نہیں جائے گا اور یہ فیصلہ گورنمنٹ کے لئے بدنامی کا باعث ہو گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس عمر میں نیک نامی کمائیں کیونکہ بقول نبی ﷺ کہ اللہ بھی ان کی حیا کرتے ہیں جن کی داڑھیوں کے بال سفید ہو گئے ہوتے ہیں۔ ان کی بددعائیں نہ لیں بلکہ ان کی دعائیں لیں لہذا اس کو oppose نہ کیا جائے۔ اگر گورنمنٹ اس کے حوالے سے کوئی اور arrangement کرنا چاہتی ہے تو وہ کر لے تاکہ جو پنشنرز 75 سال کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں ان کو ان کا حق مل سکے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ ان کی تعداد بھی account کرنا شروع کریں یا ان کا سروے کروائیں گے تو ان کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہو گی کیونکہ ہمارے ہاں عموماً جو average age ہے وہ 60،65،70 سال تک ہے اور ان میں سے چند سو لوگ 75 سال کی عمر کو پہنچتے ہیں۔ یہ ایوان اسی لئے بنا ہے کہ اُن کو اُن کا حق دیا جائے۔ میری وزیر موصوف سے یہ التماس ہے کہ وہ اس معاملے میں مہربانی کریں اور یہ جو کھڑے ہو کر انہوں نے oppose کیا ہے اس کو وزیر موصوف واپس لیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یقیناً انہوں نے جو بات کی ہے اور انہوں نے وفاقی حکومت، سندھ حکومت اور بلوچستان حکومت کے علاوہ KPK کا بھی reference دیا ہے کہ وہاں پر بھی اس فیصلے پر عملدرآمد کیا گیا ہے۔ اس قرارداد کو oppose کرنے کا مقصد یہ تھا کہ پنجاب حکومت already اس پر کام کر رہی ہے۔ پنجاب حکومت نے اس معاملے کو سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں take up کر لیا ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں already ایک ضمیمہ عدالت میں

پیش کر دیا گیا ہے اور اسی وجہ سے اس کو ہم نے oppose کیا ہے کہ جیسے ہی عدالت اس کا decision لے گی یقیناً ہم سپریم کورٹ۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پھر آپ عملدرآمد کر دیں گے اگر میں شاہ صاحب سے کہہ دوں کہ اس قرارداد کو withdraw کر دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! کیونکہ یہ معاملہ عدالت میں جا چکا ہے اس لئے میں نے اس کو oppose کیا ہے۔ جیسے ہی عدالت سے فیصلہ آ جائے تو سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق باقی جیسے پورے پاکستان میں عملدرآمد ہو رہا ہے تو یقیناً عدالت سے فیصلہ آنے کے بعد اس پر عملدرآمد کر لیا جائے گا۔ ہم نے already اس کو take up کیا ہوا ہے۔ آپ اس کو withdraw کر لیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ اس کو withdraw کر دیں۔ میرے خیال میں اس میں بہتری آ جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی پابندی کرتا ہوں۔ صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو سپریم کورٹ میں ضمیمہ داخل کروایا ہے وہ اس معاملے کو oppose کرتے ہوئے کروایا ہے یا اس کی favour میں کروایا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کی favour میں ضمیمہ داخل کروایا ہے اس کو oppose نہیں کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے

جناب سپیکر: شاہ صاحب! مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر یہ یقین دہانی کرواتے ہیں کہ یہ عملدرآمد کروا دیں گے تو میں اس پر stress نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب کی قرارداد کو withdraw کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

کم عمری کی شادی کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کم عمری کی شادیوں کی روک تھام کرنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کم عمری کی شادیوں کی روک تھام کرنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے جو proposal دی ہے یقیناً ایوان ان کے ساتھ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کے حق میں اگر آپ نے ووٹنگ کروانی ہے تو کروا لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ٹھیک ہے، آپ کی بات بھی سنتے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! حکومت اس پر کام کرنے کے لئے تیار ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے اس بنیاد پر oppose کیا ہے کہ ہمیں اس طرح کی کوئی بھی چیز بغیر سوچے سمجھے adopt نہیں کرنی چاہئے۔ گزارش یہ ہے کہ ہمیں اس اصول کو، اس تعلیم کو جو ہمارے خالق و مالک اس کائنات کے رب نے ہم کو دی ہے اور اس کے بعد وہ ہستی کہ جس کی عزت و ناموس پر ہم سب کی اور تمام انسانیت کی عزت و ناموس بھی قربان ہے وہ ہستی آقائے نامدار محمدؐ کی ہے لہذا ان کی تعلیمات کی روشنی میں ہی ہم کو ان تمام معاملات کو طے کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس اصولی مؤقف کو ہم طے کر لیں تو اس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس کی debate میں جب ہم جاتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بہت ساری خرابیاں اس وقت بھی ہیں۔ میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا اس وقت جو مجموعی طور پر ہمارے میڈیا کا کردار ہے وہ اس دائرے سے اور ہماری تعلیمات سے باہر جاتا ہے۔ اب دیکھیں ہمارے ہاں جو کیبل لگی ہوئی ہے اس میں انڈیا کے اور انگریزی چینل بہت فحش پروگرام دکھاتے ہیں اور پھر یہ جو موبائل اور انٹرنیٹ کے ذریعے قوم تباہی کی طرف

جارہی ہے۔اس کا تجربہ آپ کو اور ہمیں بھی ہے اس میں احسن صورت یہی ہے کہ اللہ کے نبی نے فرمایا ہے کہ جب بچے بالغ ہو جائیں تو ان کی شادی کا انتظام کریں۔ ہم ان تعلیمات کو چھوڑ دیتے ہیں اور مغربی نقطہ نظر کے حوالے سے ہم اپنی منصوبہ بندیاں کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کے نتیجے میں خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔ بہبود آبادی کے حوالے سے مختلف سکیمیں پیش کی جاتی ہیں اس کے نتیجے میں بہت سی خرابیوں کی بنیاد پڑتی ہے جیسا کہ کنڈوم اور اس طرح کا پورا ایک سلسلہ اس حوالے سے شروع ہو جاتا ہے۔ ہم کم عمری کی شادی کے حوالے سے زیادہ خوف زدہ اس حوالے سے ہوتے ہیں کہ اگر کم عمری میں شادی ہو جائے گی تو پھر بچے زیادہ ہو جائیں گے لیکن میں خود بھی ڈاکٹر ہوں اور میڈیکل کی تعلیم حاصل کی ہے۔اگر ہم اس چیز کو promote کریں کہ شادی کے بعد naturally جب اولاد ہوتی ہے تو ماں بچے کو اگر اڑھائی سال اپنا دودھ پلائے گی تو اس دوران اس کو دوبارہ pregnancy نہیں ہو سکتی۔اگر ہم اس چیز کو promote کریں تو automatically سب چیزیں streamline ہونا شروع ہو جائیں گی اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ اس طرح vague سی قرارداد نہ لائیں۔ ہم اس قرارداد کو پابند کر لیں کہ کم عمری کی شادی کے حوالے سے ہم قرآن اور اللہ کے نبی کی سنت اور سیرت کو adopt کریں گے تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے اس پر کچھ گزارش کرنی ہے۔ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ میں ڈاکٹر صاحب کی بات سمجھ سکوں کہ actually کہنا کیا چاہتے ہیں؟ قرآن اور حدیث کے حوالے سے مجھے بتائیے جیسا کہ انہوں نے حضور کا ابھی حوالہ بھی دیا ہے اور یقیناً حضور کی سنت ہمارے لئے مقدم ہے لیکن انہوں نے یہ کب کہا کہ نو سال کی بچی کی شادی کر دی جائے؟ وہ بچی جو ذہنی طور پر بھی اس قابل نہیں ہے کہ وہ اس relationship کو سمجھ سکے، جو بچی medically بھی unfit ہے، جو بچی دس سال کی عمر میں ماں بن جاتی ہے اور ویسے بھی پوری دنیا میں پاکستان mortality rate کے حساب سے پہلے نمبر پر ہے۔کیا قرآن پاک اور حدیث میں یہ کہا گیا ہے کہ چھوٹی عمر کی بچیوں کی شادی کریں؟ حضور پاک نے تو فرمایا تھا کہ بچیوں کو سارے حقوق دو بلکہ انہوں نے آ کر چھوٹی بچیوں کو زندہ دفن کرنے کی مخالفت کی تھی۔ میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ کیا ڈاکٹر صاحب اپنی بیٹی کی شادی نو سال کی عمر میں کرنا چاہیں گے؟ شادی بھی ایک social contract ہے اور قانون کے تحت بھی contract دو نابالغ بچوں کے درمیان ہو ہی نہیں سکتا۔جہاں تک بلوغت کی عمر کی بات ہے تو اس وقت خوراک اور

برائلر مرغی کی وجہ سے ہماری جتنی problems بچے اور بچیوں کی بلوغت کے حوالے سے ہیں یہ ایک علیحدہ debate ہے اور اس پر ایک مؤثر قانون سازی کی بات میں نے اس لئے کی ہے کہ ہر چیز اس کے اندر دیکھی جائے لیکن اللہ کے واسطے ہر چیز کو اسلام کا نام دے کر vague نہ کیا کریں۔ جب عورت کی بات آتی ہے تو اس وقت اسلام خطرے میں کیوں آ جاتا ہے جبکہ مرد کی بات پر اسلام کبھی خطرے میں نہیں آتا؟ جب آپ کسی بچی کی بات کریں گے یا کسی عورت کے حق کی بات کریں گے تو وہاں پر آپ اس طرح کی justification دیتے ہیں جو میرے لئے حیرت کا باعث ہے۔ ہمارے نبی کریم نے بچیوں اور عورتوں کے حقوق کی جتنی بات کی ہے اتنی کسی نے کبھی نہیں کی۔ قرآن پاک میں پوری سورۃ النساء عورتوں اور بچیوں کے حوالے سے ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ بچیوں کی کم عمری میں شادی کر کے پاکستان کے اندر کون سا انقلاب آ جائے گا یا سوسائٹی کی کون سی خدمت کر دی جائے گی؟ کم عمری میں بچہ شادی کے قابل ہوتا ہے اور نہ ہی بچی اس قابل ہوتی ہے۔ شادی کرنا بچی کا حق ہے اور یہ بھی حق ہے کہ اس کو پڑھایا جائے۔ بچی کی بنیادی تعلیم اس کا حق ہے اور یہ حق اگر اس کو دیئے بغیر آپ نو سال کی عمر میں اسے بیاہ دیں گے تو آپ اسلام کا کوئی فرض ادا نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس قرارداد پر voting کروائیں کیونکہ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کون کون اپنی نو، نو سال کی بچیوں کی شادی کرنے کے حق میں ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ نے بات کو غلط طریقے سے سمجھنے کی کوشش کی ہے اور بحث مباحثے کی بات نہیں ہے۔ میں صرف اتنی سی بات کر رہا ہوں کہ اللہ کے نبی نے فرمایا ہے کہ جب بچے بالغ ہو جائیں تو ان کی شادی کر دی جائے۔ میں نے صرف اتنی سی ترمیم کی بات کی ہے باقی انہوں نے حقوق کے حوالے سے اتنی لمبی تقریر فرما دی ہے اس کا کون انکار کرتا ہے۔ ویسے بھی بچوں اور خواتین کے حقوق کے حوالے سے سب conscious ہیں جو انہیں ملنے چاہئیں۔ میں نے مختصر سی بات کی تھی جس کو انہوں نے غلط طریقے سے سمجھا ہے۔ ظاہر ہے کہ voting کروائیں گے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور تو یہاں نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایک ووٹ اور کم ہو گیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: Voting کا طریق کار یہی ہے کہ اگر ملک ندیم کامران صاحب نے ہاتھ (ہاتھ کھڑا کرکے) ایسے کرنا ہے تو سب نے آنکھیں بند کرکے ہاتھ کھڑے کر دینے ہیں۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔

جناب سپیکر: وہ کسی بحث میں نہیں پڑ رہے۔ آپ اطمینان رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے خیال میں ان کو سمجھ ہی نہیں آئی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سن لی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بحث طویل ہوتی جا رہی ہے لیکن اس میں مختصر سی بات ہے جو میں clear کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے oppose کیا تھا جس پر انہوں نے بات کی ہے وہ ان کا حق ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ نے جو قرارداد پیش کی ہے اس پر میں ایوان کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ 1929 کا ایکٹ ہے جس کے اوپر کام کیا جا رہا ہے اور یقیناً نئے دَور اور حالات کے مطابق اس میں ترمیم ہونی چاہئے۔ شاہ صاحب نے خاص طور پر جیسے بات کی ہے اس کو رَد نہیں کیا جا سکتا لیکن اس پر جب قانون سازی ہو گی تو یقیناً اس حوالے سے بھی انشاء اللہ debate ہو گی اور بہتر فیصلہ ہو گا لہذا میں چاہتا ہوں کہ اس کو approve کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور آپ سوال یہ ہے کہ---

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اجازت ہو تو میں اس پر کچھ بات کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ میاں صاحب! اب سوال put ہو گیا ہے تو اب آپ کھڑے ہو گئے ہیں۔ بتائیں کہ اب میں کیا کروں؟ میں اپنی بات جو پہلے کی ہے اس کو withdraw کرتا ہوں اور ان کو ٹائم دیتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر آپ ایک منٹ کے لئے اجازت دے دیں گے تو بہت ساروں کا بھلا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ آپ کو مل گیا۔

میاں محمد رفیق: بے حد شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ سب کو معلوم ہے کہ ابتدائے دورِ اسلام میں کم عمری یا بلوغت کی شادیوں کی ضرورت اس لئے تھی کیونکہ اسلام کے اندر man power کی ضرورت تھی تاکہ فرزندانِ اسلام کا زیادہ سے زیادہ اضافہ ہو اور وہ کفّار کے خلاف جنگوں میں حصہ لے سکیں۔ آج کا دَور اُس دَور سے بڑا مختلف ہے لہذا آج ہمیں کم آبادی کی ضرورت ہے اس لئے کم عمری کی شادی پر پابندی ضرور لگنی چاہئے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کم عمری کی شادیوں کی روک تھام کرنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے وضاحت کی ہے اس پر میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ٹھیک وضاحت کی ہے اور اب ان کی وضاحت کے بعد میں بھی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں اپنی قرارداد پیش کرنے سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس قرارداد میں جو پانچ چھ اصطلاحات دی ہیں ان کا اگر ہمارے معزز ممبران کو پتا ہی نہیں چلے گا تو وہ کیا تائید کریں گے؟ اصل مسئلہ یہ تھا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے ایک سفارش مرتب کی ہے کہ ہماری اصطلاحات جو اسلامی شعائر سے تعلق رکھتی ہیں ان کو انگریزی نام نہ دیئے جائیں جیسے اللہ کے لئے God کا لفظ استعمال نہ کیا جائے، رسول کے لئے Prophet کا لفظ نہ ہو بلکہ رسول یا نبی ہی ہو اور نماز کو Prayer نہ کہا جائے بلکہ نماز ہی کہا جائے لہذا جو قرآنی اصطلاحات ہیں ان کو اسی شکل میں رکھا جائے۔ اگر ان کو شامل کر کے پڑھا جائے تو پھر میں یہ قرارداد پڑھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے مراسلہ پر فوری عملدرآمد کا مطالبہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے مراسلہ نمبر 1(12)/2013 آرسی آئی آئی/70 مورخہ 29۔اگست 2013 میں اسلامی اقدار و ارکان کے لئے استعمال کئے جانے والے بعض انگریزی الفاظ کی اصطلاح کے حوالے سے ہدایت پر فوری عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے مراسلہ نمبر 1(12)/2013 آرسی آئی آئی/70 مورخہ 29۔اگست 2013 میں اسلامی اقدار و ارکان کے لئے استعمال کئے جانے والے بعض انگریزی الفاظ کی اصطلاح کے حوالے سے ہدایت پر فوری عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں فاضل ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ already وفاقی حکومت کے ساتھ take up کی گئی ہے اور اس سلسلے میں Ministry of Religious Affairs and Inter Faith Harmony کو چٹھی بھی جاری کر دی گئی ہے۔ اگر آپ اس کو approve کرنا چاہیں تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم ان کے ساتھ ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اس قرارداد کا کیا کرنا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ قرارداد منظور کی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے مراسلہ نمبر 1(12)/2013 آرسی آئی آئی/70 مورخہ 29۔اگست 2013 میں اسلامی اقدار و ارکان کے لئے استعمال کئے جانے والے بعض انگریزی الفاظ کی اصطلاح کے حوالے سے ہدایت پر فوری عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کی ہے۔ جی، قرارداد پیش کریں۔

صوبہ میں تمام تعلیمی اداروں میں ڈسپنسری کی سہولت کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ شمیلہ اسلم: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام تعلیمی اداروں میں مرحلہ وار ڈسپنسری کی سہولت کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ طلباء وطالبات کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کی جاسکیں"۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام تعلیمی اداروں میں مرحلہ وار ڈسپنسری کی سہولت کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ طلباء وطالبات کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کی جاسکیں"۔

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! I oppose.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں بھی اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ پہلے محرک بات کریں گی پھر آپ کو موقع دیا جائے گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں نے یہ قرارداد اس تناظر میں پیش کی تھی کہ کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی میں تعلیم اور صحت کلیدی کردار ادا کرتے ہیں اور ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی جہاں تعلیم کے شعبے میں بے پناہ نمایاں کارکردگی سامنے آرہی ہے وہاں پر صحت کے شعبہ میں بھی مثبت اقدامات کئے جارہے ہیں۔ ہماری درسگاہوں میں اگر کسی طالبعلم کو فرسٹ ایڈ کی ضرورت پیش آتی ہے تو proper medicines اور ڈسپنسری نہ ہونے کی وجہ سے بچے اسی طرح بیمار رہ جاتے ہیں یا جب انہیں ہسپتال refer کیا جاتا ہے تو ہسپتال میں ان کی proper دیکھ بھال نہیں ہوتی۔ اگر ہم طالبات کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو دیہاتوں میں طالبات کو سکولوں سے باہر لے جانا نامناسب سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرتی رویے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ بچیوں کو باہر کسی ڈسپنسری میں لے جایا جاسکے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کا proper علاج نہیں کیا جاتا۔ ہم نے وہاڑی میں سول سوسائٹی کی مدد سے ایسا تجربہ کیا اور ادویات دیں مگر ڈسپنسری نہ ہونے کی وجہ سے اور صرف محض سائنس لیبارٹری استعمال کرنے کی وجہ سے وہ ادویات expire ہوگئیں لہذا میری استدعا ہے کہ

مرحلہ وار پہلے طالبات کے سکولوں کو ترجیح دی جائے اس کے بعد طلباء کے سکولوں میں ڈسپنسری کا قیام یقینی بنایا جائے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اجازت ہو تو میں کچھ عرض کر لوں۔

جناب سپیکر: جی، ارشاد۔

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ سوچ تو بہت اچھی ہے اور میں سوچ کی تو حمایت کرتا ہوں کہ سکولوں اور کالجوں کے طلباء و طالبات کو یہ طبی سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں۔ اس پر oppose میں نے اس لئے کیا کہ اس میں تھوڑی سی ترمیم اور اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ مرحلہ وار کی جگہ پر "موبائل ڈسپنسری" اگر آ جائے تاکہ ایک یونٹ وارڈ کے حساب سے یا تعداد کے حساب سے ایک موبائل ڈسپنسری کا قیام عمل میں آ جائے اور یہ دن مقرر کر لیں کہ فلاں دن فلاں سکول، فلاں دن فلاں کالج میں تو موبائل ڈسپنسریوں کا قیام زیادہ سود مند اور فائدہ مند ہو سکتا ہے اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ مرحلہ وار کی جگہ اس میں اضافہ یا ترمیم "موبائل ڈسپنسری" یہ کر لی جائے۔ شکریہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز سینئر وزراء صاحبان یہاں تشریف فرما ہیں تو میری آپ کی وساطت سے گزارش ہے کہ پہلے پونے دو سال ہو گئے ہیں تو جتنی بھی قرار دادیں یہاں منظور ہوئی ہیں تو معزز وزراء صاحبان ایک قرارداد پر عملدرآمد دکھا دیں۔ ایوان کی قرار دادیں پاس تو یہاں ہو جایا کرتی ہیں لیکن اس پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کا کیا لائحہ عمل ہے؟ شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کی observation تھوڑی سی مجھے غلط لگتی ہے۔ دیکھیں، میں کہہ نہیں سکتا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ! یہ قرار داد لے کر آئی ہیں جسے حکومت کی طرف سے میں نے oppose کیا ہے جس پر دو معزز ممبران نے بھی discussion کی ہے تو میں oppose کرنے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اسے oppose کیوں کیا ہے۔ گو کہ تعلیمی اداروں میں ڈسپنسری کی سہولت فراہم کرنا محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی پالیسی میں شامل نہ ہے تاہم تعلیمی ادارے اپنے وسائل سے First Aid Kit کا اہتمام کر سکتے ہیں تاکہ کسی ناگہانی صورت میں

طلباء و طالبات کو ابتدائی طبی امداد بہم پہنچائی جا سکے جس کے لئے سکول کونسلز میں موجود فنڈز استعمال کئے جا سکتے ہیں جو کہ اب وافر مالیت میں سکولوں میں موجود ہیں۔ اسی وجہ سے یہ بتایا گیا ہے کہ چونکہ یہ تعلیم سے related ہے، سکولوں کا معاملہ ہے، وہاں پر ڈاکٹروں کا تعین کرنا اور ڈسپنسری بنانا ایک علیحدہ سلسلہ ہے تو چونکہ ہر سکول کو پابند کیا گیا ہے کہ وہاں پر وہ ایمرجنسی کے لئے انتظامات کریں اور اپنی Kits مہیا کریں تو اس ساری صورتحال میں ہمارا مؤقف یہ ہے کہ اس قرارداد کو prove نہ کیا جائے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! مرحلہ وار کی جگہ پر "موبائل ڈسپنسری" کر دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ وہ بھی ٹھیک رہے گا۔

جناب سپیکر: پھر آپ کو اپنی قرارداد دوبارہ لانی پڑے گی اور میرا خیال ہے کہ آپ اسے withdraw کر لیں۔ اگر اس وقت تک آپ satisfied ہیں کہ انہوں نے کام ٹھیک کیا ہوا ہے تو well and good نہیں تو پھر دوبارہ دے دینا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! آپ اسے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اسے press نہ کریں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں ابھی دوبارہ اس میں ترمیم کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ابھی نہیں بلکہ آپ اس کے متعلق حکومت کے ساتھ بات کر لیں۔ جی، Withdrawn? Withdrawn. اگلی قرارداد محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔

میڈیکل کالج میں بوقت داخلہ طالبات سے پانچ سال لازمی سروس کا بیان حلفی لینے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں اوپن میرٹ پر 70 فیصد خواتین میڈیکل کالجز میں داخلہ لیتی ہیں مگر صرف 30 فیصد ہی پریکٹس کرتی ہیں جس سے ڈاکٹرز کا shortfall بڑھتا جا رہا ہے لہذا اس shortfall کو پورا کرنے کے لئے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے وقت طلباء و طالبات سے affidavit لیا جائے کہ وہ کم از کم پانچ سال سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے کے پابند ہوں گے"۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں اوپن میرٹ پر 70 فیصد خواتین میڈیکل کالجز میں داخلہ لیتی ہیں مگر صرف 30 فیصد ہی پریکٹس کرتی ہیں جس سے ڈاکٹرز کا shortfall بڑھتا جا رہا ہے لہذا اس shortfall کو پورا کرنے کے لئے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے وقت طلباء و طالبات سے affidavit لیا جائے کہ وہ کم از کم پانچ سال سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے کے پابند ہوں گے"۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! I oppose it

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی اسے oppose کرتا ہوں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد کو اس لئے oppose کرنا چاہتے ہیں، فی الحال تو میں oppose کی بات کروں گا لیکن اس میں اگر ایک ترمیم شامل کر لی جائے تو اس پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: پہلے ترمیم تجویز کریں پھر محرک سے پوچھتے ہیں۔ آپ کی ترمیم کیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میڈیکل و ڈینٹل کالجز میں داخلوں کی پالیسی وفاقی حکومت کی وضع کردہ regulations کے مطابق بنائی جاتی ہے اور اس پالیسی میں ردو بدل وفاقی حکومت کے ایماء پر ہی کی جا سکتی ہے۔ حکومت پنجاب محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی اس تجویز پر غور کرے گی اور اس سلسلے میں وفاقی حکومت سے مشاورت کے بعد فیصلہ کرے گی۔ میں اس میں یہ ترمیم چاہتا ہوں کہ انہوں نے قرارداد پیش کی ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں open merit پر 70 فیصد خواتین میڈیکل کالجز میں داخلہ لیتی ہیں مگر صرف 30 فیصد ہی پریکٹس کرتی ہیں جس سے ڈاکٹرز کا shortfall بڑھتا جا رہا ہے لہذا اس shortfall کو پورا کرنے کے لئے یہاں پر اگر ترمیم کر دی جائے کہ "وفاقی حکومت سے سفارش کی جائے" کیونکہ یہ وفاقی حکومت نے ہی پالیسی دینی ہے۔ اگر ہم یہاں پر اس کی سفارش کا لفظ لے آئیں اور وفاقی حکومت کو ہم کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ ترمیم اس میں کر دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): پھر ہم اس کو oppose نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میری بہن نے بہت ہی اہم مسئلے کو اس قرارداد کے ذریعے سے اجاگر کیا ہے۔ میں نے جب میڈیکل کالج میں داخلہ لیا تھا تو اس میں خواتین کے لئے مخصوص سیٹیں تھیں، ڈیڑھ سو کے قریب male students تھے اور 15/20 کے قریب female students تھیں۔ یقیناً اس کے نتیجے کے اندر یہ ہوا کہ لیڈی ڈاکٹروں کی کافی کمی تھی over the years یہ ساری چیزیں آتی رہیں اور اس کے بعد پھر یہ ہوا کہ عدالت کے اندر معاملہ گیا اور عدالت نے gender discrimination کے حوالے سے اس کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ نہیں، آپ open merit کے اوپر داخلہ دیں چاہے بچی آ جائے یا بچہ آ جائے۔ اب over the years یہ صورتحال ہے کہ پنجاب کے تمام میڈیکل کالجوں کے اندر 70 فیصد بچیاں آتی ہیں جو کہ پڑھتی زیادہ ہیں اور محنت کرتی ہیں۔ اسی طرح تمام Universities کے اندر بھی یہی صورتحال ہمارے سامنے ہے اور میں عرض کروں گا کہ کچھ فیصلے جرأت کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمیں اپنی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے معاملات کو دیکھنا چاہئے اتنے سارے میڈیکل کالج بن گئے ہیں اور پرائیویٹ میڈیکل کالج بھی اپنی دکانداری کو چلائے ہوئے ہیں اُن سے پوچھنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ 15،15، 20،20 لاکھ روپے admission کے وقت underhand بھی پیسے لیتے ہیں اور وہ بھی ڈاکٹر بنا رہے ہیں اور پھر بڑی تعداد میں بچے بیرون ممالک جا رہے ہیں جو چین سے اور دوسرے ملکوں سے MBBS کر کے آتے ہیں وہ واپس آتے ہیں تو Pakistan Medical Dental Council بھی اپنی دکانداری کھول کر بیٹھ جاتی ہے اور لاکھوں روپے وہاں پر دیتے ہیں اور پھر وہ امتحان پاس کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ انہی کو وہ پاس کرتے ہیں جو میز کے نیچے سے انہیں لاکھوں روپیہ دے دیں تو اُن کو وہ clear کر دیتے ہیں کہ آپ practice کر سکتے ہیں جب تک وہ بچہ وہاں سے اگر یہ امتحان پاس نہیں کرتا تو اس کو یہاں House Job ملتا ہے اور نہ ہی اس کو کوئی practice کرنے کی اجازت ہوتی ہے تو اس حوالے سے یہ پورا "گھڑمس" ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں حکومت کو بیٹھ کر پوری ایک پالیسی ہیلتھ کے حوالے سے بنانی چاہئے اور اگر ہم یہاں سمجھتے ہیں کہ فیلڈ کے اندر ڈاکٹر کم ہیں تو اس کے اوپر ہم بیٹھ کر غور کریں اور ratio کو ہم ففٹی ففٹی بھی کر سکتے ہیں، کورٹ کا آرڈر کوئی قرآن و حدیث نہیں ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ سپریم ہے، اسمبلیاں سپریم ہیں اپنے صوبے کو ضروریات کے حوالے سے ہمیں بیٹھ کر اس کے

اوپر غور و خوض کرنا چاہئے اس پر اگر ہم قانون سازی کر لیں گے تو اس کے نتیجے میں ایک بہتر صورتحال مستقبل میں develop ہو گی اور یہی اسمبلی اور لیڈر شپ کا کام ہے کہ جو ملک کی ضروریات ہیں اُن کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں فیصلے کرنے چاہئیں نہ کہ مختلف پریشر ہمارے اوپر آجاتے ہیں، پوائنٹ سکورنگ کے لئے ہم چیزیں کرنا شروع کر دیتے ہیں منصوبہ بندی کا یہ طریق کار درست نہیں ہے میں نے اس لئے اس کو appose کیا ہے۔ ماضی کے اندر بھی اس طرح کی legislation ہوئی تھی میں نے بھی جب admission لیا تھا اُس میں مجھ سے بھی Performa لکھوایا گیا تھا affidavit میں نے دیا تھا کہ آپ کو اتنا عرصہ Government job کرنا ہے میں نے House job بھی کیا اور جو بھی میں نے commitment کی تھی میں نے اُس کو اُس حوالے سے پورا کیا لیکن میں یہ عرض کروں گا یہ اس طریقے سے آپ معاملے کو حل کرنے کی کوشش کریں گے تو یہ درست نہیں ہے، بیٹھ جائیں بیٹھ کر تسلی سے اس کے اوپر پالیسی سازی کریں اور یہ نہ سوچیں کہ عوام کیا کہیں گے اور خواتین کیا کہیں گی؟ سب کا احترام اپنی جگہ ملحوظ ہے میں اس پر کوئی بحث بھی نہیں چھیڑنا چاہتا۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس کے اوپر غور و خوض کر کے ملک اور پنجاب کے مفاد کے اندر جو ہمارے غریب لوگ دیہات کے اندر بیٹھے ہیں BHUs کے اندر ڈاکٹر موجود نہیں ہیں اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں ایک حقیقت پسندانہ اور جرأت کے ساتھ قانون سازی کرنی چاہئے تو وہ بہتر ہو گی اور اگر آپ زبردستی بچیوں کو پابند کریں گے، آپ کے علم میں ہے جب ایک lady doctor بن جاتی ہے تو اُس کی عمر کم و بیش 23,24,25 سال ہو جاتی ہے اور یہ عمر اُس کی پرائم عمر اس حوالے سے ہوتی ہے پھر اس کے بعد شادی کا معاملہ بھی کھٹائی میں پڑتا ہے تو اس عمر میں بچی کی شادی ہو جاتی ہے۔ جب بچی کی شادی ہو جاتی ہے تو ظاہر ہے کچھ ایسے خاندان بھی ہوتے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ ان کے گھر جو بہو آئی ہے وہ سرکاری ملازمت کرے۔ یہ ہمارے معاشرے کے نیشنل حقائق ہیں میں اسے سمجھتا ہوں، میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں ایک دو ہماری کلاس فیلو بچیاں تھیں جو بہت toper تھیں اُن کی شادی ہو گئی، جہاں شادی ہوئی اُنہوں نے کہا کہ ہم نے ان سے نوکری نہیں کروانی ہے اُن کا ابھی چھ ماہ کا House job ہوا تھا ایک سال کا House job ہوتا ہے۔ ان کی شادی ہو گئی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں House job کی ضرورت نہیں ہے، ہم نے تو نوکری نہیں کروانی اور ہم کیوں House job کروائیں؟ اُس کے نتیجے میں ظاہر ہے ہمارے معاشرے کے اندر کچھ ایسے معاملات ہیں، بچیاں پابند ہیں تو اُن دو بچیوں نے چھ ماہ میں House job بھی چھوڑ دیا اور وہ اب تک کسی بھی سرکاری ملازمت کے اندر نہیں ہیں تو یہ جو ہمارے معاشرے کے اندر روایات اور

مشکلات ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایک practicable منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور پورے معاملے کو بڑی جرأت کے ساتھ revisit کر کے کوئی پالیسی بنانی چاہئے۔ میں نے مخالفت برائے مخالفت میں بات نہیں کی، میں نے جو ہماری عوام میں مشکلات ہیں جو BHUs اور RHCs پر دیہات کے اندر face کرتے ہیں وہ آپ کی خدمت کے اندر ساری بات رکھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو اصولی طور پر یہ بات کی ہے اُس سے میں اختلاف نہیں کرتا کہ ٹھیک ہے پابندی لگنی چاہئے لیکن جو حقائق ہیں وہ میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت جرأت کے ساتھ قانون سازی کرنے کے اندر خوف زدہ ہو جاتی ہے تو یہ جرأت کے ساتھ کریں گے تو اس کے اندر اس حوالے سے عوام کا بھلا ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کی تھی کہ اس کو ہم oppose نہیں کر رہے لیکن اس میں ایک amendment ضروری ہے جو کہ ہر لحاظ سے قانونی ہے۔ اگر ہم قانون کی بات کرتے ہیں اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہم نے آگے بڑھنا ہے تو جو PMDC ہے انہوں نے اس کے اوپر decision لینا ہے اور وہ وفاق کے نیچے کام کرتا ہے لہذا جنہوں نے قرارداد پیش کی ہے اُن سے میں نے یہی request کی تھی کہ اسے recommendation کے ساتھ وفاق کو بھجوادیتے ہیں اس کو oppose نہیں کرنا چاہتے لیکن اس میں وفاق کو سفارش کا لفظ add کر دیا جائے اور جیسے ڈاکٹر صاحب نے بڑی اچھی طرح وضاحت کی ہے یہ issue تو موجود ہے اور اس کو resolve کرنے کے لئے ہم سب کام کر رہے ہیں تو چونکہ جہاں سے ہونا ہے تو ہم نے direction اس طرف کی دینی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت صاحبہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں میں ڈاکٹر صاحب کا ایک منٹ میں مختصر سا جواب دوں گی، جس طرح عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی resolution کو سمجھنے میں شاید ڈاکٹر صاحب نے تھوڑا سا oppose کیا تھا اس طرح اُن کو یہ resolution بھی سمجھ نہیں آئی اور انہوں نے کوئی 20,25 منٹ کی جو تقریر کی ہے اُس میں کہیں یہ بات میں نے نہیں کی کہ خواتین پر پابندی لگا دی جائے یا اوپن میرٹ کو ختم کر دیا جائے۔ میں نے بڑی واضح اور ایک اصولی بات کی تھی کہ جب گورنمنٹ 40 سے 50 لاکھ روپے ایک سٹوڈنٹ کے اوپر investment کر رہی ہے تو وہ سٹوڈنٹ اپنی

services دیں اور جن دیہی علاقوں کی انہوں نے بات کی ہے وہاں پر کتنی ladies Doctor کام کر رہی ہیں اور اُن دیہی علاقوں کی وجہ سے ہی میں یہ قرارداد لے کر آئی ہوں تاکہ وہاں پر Doctors ہوں۔ میں آپ کی اجازت سے ایک amendment کے ساتھ جس طرح وزیر صاحب نے کہا ہے دوبارہ پڑھ دیتی ہوں۔اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میرا خیال ہے کہ اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو بات منسٹر صاحب نے کی ہے میں اس سے totally اختلاف کرتا ہوں کہ 18th Amendment ہو گئی ہے محکمہ صحت برباد ہو گیا ہے اور صوبوں کے پاس سارے معاملات آ گئے ہیں اور اب اس پر جو بھی قانون سازی کرنی ہے اس حوالے سے وہ ہم نے کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ میرے خیال میں ان کی بات نہیں سمجھ پائے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اور جو بات میری بہن نے کی ہے میں ان کی بات سے اصولی طور پر متفق ہوں، ہمیں چیزوں کو revisit کر کے ٹھیک کرنا چاہئے۔ میں ایک اصولی بات آپ سے کروں، دیکھیں بات یہ ہے کہ جب ڈاکٹر لاہور میں ہوتا ہے، بہاولپور شہر میں، ملتان شہر میں ہوتا ہے تو اس کی تنخواہ کچھ ہے، جب وہ دیہات کے اندر BHU میں چلا جاتا ہے اُس کا Big City Allowance کٹ جاتا ہے میں نے ایوان کے اندر اس پر بھی کہا تھا کہ جرأت سے بات کریں جب آپ اُس ڈاکٹر کو دیہات میں بھیجتے ہیں تو اُس کا آنا جانا مشکل ہے، بچوں کی تعلیم مشکل ہے اُس کی تنخواہ کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ٹیچر کے حوالے سے ان کے لئے کوئی Special Allowance کو announce کریں، یہ منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب misguide کر رہے ہیں جبکہ adhoc basis پر تعینات ڈاکٹروں کی تنخواہیں 60ہزار ہیں اور جو دوسرے ہیں ان کی تنخواہیں 40ہزار ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی! آپ مجھے آگے بڑھنے دیں. let me put the question

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں clear کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے 18th Amendment کا کہا ہے کہ اختیار آپ کے پاس ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بات کیونکہ ڈاکٹر صاحب خود ڈاکٹر ہیں میں تو ڈاکٹر نہیں ہوں لیکن ان کو پتا ہونا چاہئے کہ ابھی تک جو معاملات ہیں وہ PMDC handle کر رہا ہے اور PMDC وفاق کے نیچے کام کر رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ اب مجھے قرارداد پڑھنے دیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں اوپن میرٹ پر 70 فیصد خواتین میڈیکل کالجوں میں داخلہ لیتی ہیں مگر صرف 30 فیصد ہی پریکٹس کرتی ہیں جس سے ڈاکٹروں کا shortfall بڑھتا جا رہا ہے۔ اس shortfall کو پورا کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے سفارش کی جاتی ہے کہ میڈیکل کالجوں میں داخلے کے وقت طلباء و طالبات سے affidavit لیا جائے کہ وہ کم از کم پانچ سال سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے کے پابند ہوں گے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اب اجلاس انشاء اللہ کل بروز بدھ 24۔دسمبر 2014 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Apprehension of big incident due to filling of LPG in markets and colonies of Khushab Road Sargodha 657

DISCUSSION On-

562

-INCIDENT OF ATTACK ON SCHOOL IN PESHAWAR 650

Privilege motion REGARDING- 540

-INSULTING BEHAVIOUR OF REGIONAL MANAGER SUI GAS SARGODHA WITH MPA 601

597

questions REGARDING-

-Details about Forest Department in district Sargodha *(Question No. 4271*)*

-Number of schools running without buildings in district Sargodha and other details *(Question No. 1945*)*

-Upgradation of Government Girls Middle School, Chak No.25 Southern Sargodha and other details *(Question No. 1920*)*

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

question REGARDING-

-Details about establishment of new housing scheme by GDA Gujranwala *(Question No. 48)* 703

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Apprehension of big incident due to filling of LPG in markets and colonies of Khushab Road Sargodha 657

-Continuously increase in number of children died by falling into manholes 659

-Declaring mineral water of 21 factories as injurious to health 656

-Demolishment of houses, showrooms and workshops situated at Circle No.2 Chiniot-Jhang Road without notice 652

-Disclosure of embezzlement of millions of rupees in purchase of paper by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore 478

-Disclosure of scandal of using prohibited energizing medicines by women players of Punjab University 651

-Efforts made to give benefit to Telenor Company by sending Zakat Fund to the deserving persons through the said Company 716

-Excess of fee in private medical colleges 483

-Failure of Lahore Transport Company in reducing fares 658

	PAGE NO.
-Failure of special squad of LTC to control overcharging of fares	480
-Inclusion of five subjects instead of eight in the date-sheet of eight class by Punjab Education Commission	660
-Increase in problems in prisons due to ban on hanging till death to the prisoners of death sentence	478, 654
-Increase in unemployment and other problems due to increase in population	475
-Insufficient security measures at educational institutions despite of government instructions	718
-Loss to government exchequer by not leasing the state land	484, 655
-Postponement of operation against encroachments in Dinga City of Gujrat	482
-Rejection of government condition of free education to 10 percent poor students in private educational institutions by President PPSMA	485
-Substandard marking of examination papers of matric and intermediate classes	715
-Use of substandard material in construction of Road in Jhang	481
ADNAN FAREED, QAZI	
question REGARDING-	
-Details about water supply schemes in district Bahawalpur *(Question No. 1908*)*	681
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-12th December, 2014	407
-16th December, 2014	513
-19th December, 2014	551
-22nd December, 2014	577
-23rd December, 2014	665
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.	
questions REGARDING-	
-Details about state land and graveyard in Chak No. 20/G.B, Pakpattan *(Question No. 3491*)*	432
-Illegal water connections in Lahore and other details *(Question No. 1733*)*	699
AHMED KHAN BHACHER. MR	
question REGARDING-	
-Details about Patwaries and Kanongos posted in PP-45 district Mianwali *(Question No. 3849*)*	465
AHMED SAEED, QAZI	
questions REGARDING-	
-Details of problems of Government Primary School Basti Shamir Markaz Fazilpur district Rajanpur *(Question No. 2078*)*	610

PAGE NO.

-Illegal possession over the land of Government Boys High School Habibabad Rahim Yar Khan *(Question No. 1848*)* 621

AHMED YAR HUNJRA, MALIK

question REGARDING-

-Number of upgraded schools in PP-251, Muzaffargarh and detail of filling up vacant posts *(Question No. 695*)* 615

ALI ASGHAR MANDA, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*

DISCUSSION On-

-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 502

ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

questions REGARDING-

-Details about expenditures incurred upon vehicles and petrol etc. in Revenue Department district Rajanpur *(Question No. 4469*)* 467

-Details about vehicles and their expenditures in Revenue Department district Rajanpur *(Question No. 61)* 469

-Details about vehicles in use of Schools Education Department Rajanpur and expenditures thereupon *(Question No. 59)* 636

ALLAUDDIN, SHEIKH

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Increase in unemployment and other problems due to increase in Population 475

-Rejection of government condition of free education to 10 percent poor students in private educational institutions by President PPSMA 485

question REGARDING-

-Details about licence for hunting of Houbara Bustard (Taloor) after eighteenth amendment *(Question No. 3089*)* 518

AMJAD ALI JAVAID, MR.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Efforts made to give benefit to Telenor Company by sending Zakat Fund to the deserving persons through the said Company 716

-Substandard marking of examination papers of matric and intermediate classes 715

DISCUSSION On- 572

-INCIDENT OF ATTACK ON SCHOOL IN PESHAWAR 648

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding- 529

PAGE NO.

-THE PUNJAB PROHIBITION OF SHISHA SMOKING BILL, 2014 531 440

questions REGARDING- 708

-Details about forests in Toba Tek Singh *(Question No. 3634*)* 641

-Details about recreation park of Forest Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3635*)*

-Details about state land in Toba Tek Singh *(Question No. 3529*)* 648

-Details about subsoil water in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 244)*

-Details about training course of Modern Teaching Skills for teachers *(Question No. 173)*

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill, 2014

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

DISCUSSION On-

-Incident of attack on school in Peshawar 556

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING-

-Details about display of Fee Chart in offices of Revenue Department Gujranwala *(Question No. 4016*)* 466

-Details about employees of Fisheries Department in Gujranwala *(Question No. 3830*)* 534

-Details about research centres and other institutions under administrative control of Fisheries Department *(Question No. 3831*)* 536

-Number of disposal stations in PP-93, Gujranwala and other details *(Question No. 1880*)* 678

-Number of severmen in WASA Gujranwala and other details *(Question No. 1879*)* 674

AZAD ALI TABASSUM, MR.

question REGARDING-

-Details about granting the status of tehsil to Chak Jhumra, Faisalabad *(Question No. 3861*)* 465

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

DISCUSSION On- 561

-INCIDENT OF ATTACK ON SCHOOL IN PESHAWAR 724

PAGE NO.

Resolution REGARDING-
-Demand for effective legislation for control over marriages at younger age

B

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for discussion on Incident of attack on school in Peshawar 556

C

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)*-**
-On martyrdom of students and teachers in Incident of attack on school in Peshawar 555

D

DISCUSSION On-
-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 488
-Incident of attack on school in Peshawar 549

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 497
567
-INCIDENT OF ATTACK ON SCHOOL IN PESHAWAR
450
questions REGARDING-
-Details about flood victims in districts Faisalabad and Toba Tek Singh *(Question No. 3116*)* 470
-Details about illegal occupants of land adjacent to Jamia Masjid Moza Roshanpur district Sargodha *(Question No. 74)* 449
-Details about transfer of Patwaries working in PP-58 Faisalabad *(Question No. 2366*)* 471
-Details about village and Shamlat of Moza Roshanpur Patwar district Sargodha *(Question No. 75)* 589

PAGE NO.

-Number of schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1832*)* 620
-Number of upgraded schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1833*)*

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Privilege Motions No. 9 and 12 of 2013, 7, 15, 20, 23, 24, 25, 26, 27, 28, 29 and 30 of 2014 712
-The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig Lahore raised in the reply to the Starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed MPA, W-317 713
-The NUR International University Lahore Bill, 2014 (Bill No. 25 of 2014) 710
-The Punjab Curriculum and Textbook Board Bill, 2014 (Bill No. 26 of 2014) 710
-The Punjab Higher Education Commission Bill, 2014 (Bill No. 27 of 2014) 710
-The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill, 2014 648

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING-
-Details about ladies gymnasium of Race Course Park Lahore *(Question No. 129)* 704
-Details about provision of facilities of water supply in Jhelum *(Question No. 1633*)* 694
-Grant of budget to EDO (Education) Lahore and other details *(Question No. 1443*)* 618
-Number of employees in EDO (Education) Office Lahore and other details *(Question No. 1444*)* 619

FARZANA NAZIR, DR.
DISCUSSION On-
-INCIDENT OF ATTACK ON SCHOOL IN PESHAWAR 569

question REGARDING- 612
-Number of Science Teachers in Government Lady Maclagan Girls High School Lahore and other details *(Question No. 2213*)*

FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Area of Forest Department in district Sahiwal and other details *(Question No. 5150*)* 546
-Area of forests in district Lahore and other details *(Question No. 3269*)* 520
-Details about area of Dodhlan Forest of Cholistan Fort Abbas *(Question No. 4623*)* 544
545

PAGE NO.

-Details about area of forests in district Lodhran *(Question No. 4770*)* 528
-Details about area of forests in district Layyah *(Question No. 3613*)*
-Details about employees of Fisheries Department in Gujranwala 534
(Question No. 3830)* 540
-Details about Forest Department in district Sargodha *(Question No. 4271*)* 538
-Details about Forest Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3993*)* 527
-Details about forests in Kumair district Sahiwal *(Question No. 3461*)* 525
-Details about forests in tehsil Sahiwal *(Question No. 3460*)* 529
-Details about forests in Toba Tek Singh *(Question No. 3634*)* 532
-Details about Honorary Chief Game Wardon *(Question No. 3767*)*
-Details about land of Forest Department in district Layyah *(Question No. 3994*)* 539
-Details about licence for hunting of Houbara Bustard (Taloor) after eighteenth amendment *(Question No. 3089*)* 518
-Details about offices of Forest Department in district Sheikhupura *(Question No. 4397*)* 542
-Details about performance of Honorary Chief Game Wardon *(Question No.3768*)* 532
-Details about possession over the land of Forest Department in district Sialkot *(Question No. 3336*)* 522
-Details about recreation park of Forest Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3635*)* 531
-Details about research centres and other institutions under administrative control of Fisheries Department *(Question No. 3831*)* 536
-Inauguration of Lal Sohanra National Park Bahawalpur and other details *(Question No. 3352*)* 523
-Establishment of nurseries for development of forests and other details *(Question No. 3335*)* 521
-Number of Guards, Foresters and other employees in district Gujranwala and other details *(Question No. 3324*)* 521
-Plantation of trees and their auction by Forest Department and other details *(Question No. 3821*)* 533
-Steps taken for increasing production of silk and other details *(Question No. 2472*)* 519

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Inclusion of five subjects instead of eight in the date-sheet of eight class by Punjab Education Commission 660

PAGE NO.

question REGARDING-

-Details about English reading skills at primary stage during educational session 2014-15 *(Question No. 44)*

h

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING- 520

-Area of forests in district Lahore and other details *(Question No. 3269*)* 592

-Details about irregularties of private educational institutions *(Question No. 1892*)* 593

-Details about rules and regulations of fee and syllabus of private schools *(Question No. 1893*)* 696

-Number of employees of WASA in Aziz Bhatti Town Lahore and other details *(Question No. 1649*)* 698

-Number of water supply tube wells installed in PP-157 Lahore and other details *(Question No. 1657*)*

	PAGE NO.
Housing, Urban Development & Public Health Engineering department-	
questions REGARDING-	700
-Approval of projects of housing & public health for Jhang and other details *(Question No. 1775*)*	701
-Approval of projects of water supply and sewerage for Jhang and other details *(Question No. 1777*)*	689
-Approval of water supply and sewerage schemes for PP-231 Pakpattan and other details *(Question No. 730*)*	704
-Details about area of Gulshan Park Lahore *(Question No. 52)*	692
-Details about development projects completed by PHA Lahore *(Question No. 1503*)*	705
-Details about development schemes in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 175)*	703
-Details about establishment of new housing scheme by GDA Gujranwala *(Question No. 48)*	686
-Details about grant of funds to WASA for Mughalpura and utilization thereof *(Question No. 1962*)*	704
-Details about ladies gymnasium of Race Course Park Lahore *(Question No. 129)*	691
-Details about laying new water pipelines in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1291*)*	692
-Details about plantation at canal bank Lahore from Mall Road bridge to BRB Canal *(Question No. 1502*)*	690
-Details about projects of sewerage and water supply started in Lahore *(Question No. 1290*)*	707
-Details about projects of sewerage in PP-222 Sahiwal *(Question No. 201)*	706
-Details about projects of water supply in PP-222 Sahiwal *(Question No. 200)*	694
-Details about provision of facilities of water supply in Jhelum *(Question No. 1633*)*	708
-Details about subsoil water in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 244)*	681
-Details about water supply schemes in district Bahawalpur *(Question No. 1908*)*	702
-Details about water supply tube wells in Rawalpindi *(Question No. 46)*	699
-Illegal water connections in Lahore and other details *(Question No. 1733*)*	678
-Number of disposal stations in PP-93, Gujranwala and other details *(Question No. 1880*)*	696
-Number of employees of WASA in Aziz Bhatti Town Lahore and other details *(Question No. 1649*)*	671
-Number of filtration plants in district Lahore and other details *(Question No. 413*)*	674

PAGE NO.

-Number of severmen in WASA Gujranwala and other details (*Question No. 1879**) 698
-Number of water supply tube wells installed in PP-157 Lahore and other details (*Question No. 1657**) 701
-Refusal by administration of Elite Town Lahore to handover possession to owners of plots and other details (*Question No. 1794**)

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY

question REGARDING-

-Details about grant of proprietary rights of Jinnah Abadi Scheme Faizabad tehsil Dipalpur district Okara (*Question No. 3254**) 415

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

questions REGARDING-

-Details about closed schools of PP-57 Faisalabad (*Question No. 1936**) 622
-Number of girls schools in PP-57 Faisalabad and other details (*Question No. 1937**) 623

K

KASHIF ALI CHISHTY, PIR

question REGARDING-

-Approval of water supply and sewerage schemes for PP-231 Pakpattan and other details (*Question No. 730**) 689

KHADIJA UMAR, MRS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Disclosure of embezzlement of millions of rupees in purchase of paper by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore 478
-Failure of Lahore Transport Company in reducing fares 658
-Failure of special squad of LTC to control overcharging of fares 480
-Increase in problems in prisons due to ban on hanging till death to the prisoners of death sentence 477
-Insufficient security measures at educational institutions despite of government instructions 718
-Loss to government exchequer by not leasing the state land 484
-Use of substandard material in construction of Road in Jhang 481

DISCUSSION On-

-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for

PAGE NO.

the year 2012-13 506

KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.

question REGARDING-

-Details about state land of Revenue Department in Shorkot, Jhang *(Question No. 3779*)* 463

KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR

questions REGARDING-

-Approval of projects of housing & public health for Jhang and other details *(Question No. 1775*)* 700

-Approval of projects of water supply and sewerage for Jhang and other details *(Question No. 1777*)* 701

-Details of public grievances about certification of PTD etc in district Jhang *(Question No. 3385*)* 454

-Position of implementation of orders issued by Revenue Department *(Question No. 3384*)* 453

KHALID SAEED, HAJI

DISCUSSION On-

-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 499

L

LEADER OF THE OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING-

-Details about buildings and missing facilities of schools in district Rawalpindi *(Question No. 1285*)* 616

-Details about laying new water pipelines in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1291*)* 691

-Details about projects of sewerage and water supply started in Lahore *(Question No. 1290*)* 690

-Details about upgradation and buildings of primary schools in district Rawalpindi *(Question No. 1286*)* 617

M

MADIHA RANA, MRS.

question REGARDING-

-Land of Revenue Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 2105*)* 448

PAGE NO.

MANAN KHAN, MR.

question REGARDING-

-Number of schools in PP-134 district Narowal and other details *(Question No. 1882*)* 621

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-

-Abundance of unregistered private schools in the province and other details *(Question No. 2332*)* 632

-Details about action taken against unregistered private schools in Lahore *(Question No. 2233*)* 624

-Details about buildings and missing facilities of schools in district Rawalpindi *(Question No. 1285*)* 617, 623

-Details about closed schools of PP-57 Faisalabad *(Question No. 1936*)*

-Details about English reading skills at primary stage during educational session 2014-15 *(Question No. 44)* 634

-Details about establishment of high school in PP-284, district Bahawalnagar *(Question No. 2007*)* 608

-Details about expunction of Quranic Verses from the syllabus *(Question No. 2248*)* 626

-Details about funds granted to government girls primary School Garhi Shahu Lahore *(Question No. 132)* 638

-Details about government girls primary schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 211)* 645

-Details about Government New Islamia Girls Primary School Garhi Shahu Lahore *(Question No. 133)* 638, 634

-Details about government schools in Faisalabad *(Question No. 35)*

-Details about government schools in Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 182*)* 643, 637

-Details about government schools in PP-263 Layyah *(Question No. 68)*

-Details about Institutes of Teachers Training in district Mianwali *(Question No. 155)* 641

-Details about irregularties of private educational institutions *(Question No. 1892*)* 593

-Details about primary and middle schools in Chichawatni, Sahiwal *(Question No. 54)* 635

-Details about problems of Government Pilot Secondary School Sharqpur *(Question No. 2294)* 629

-Details about provision of facilities in Government Girls High School 69/R.B Jarranwala, district Faisalabad *(Question No. 1065*)* 582

-Details about rules and regulations of fee and syllabus of private schools *(Question No. 1893*)* 594, 603

	PAGE NO.
-Details about school upgraded in district Kasur *(Question No. 1948*)*	646
-Details about schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 266)*	645
-Details about shelterless schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 265)*	
-Details about stoppage of Sports Grant to government schools *(Question No. 15)*	633
-Details about students taking examination in 2014 under Punjab Examination Commission *(Question No. 188)*	644
-Details about training course of Modern Teaching Skills for teachers *(Question No. 173)*	642
-Details about upgradation and buildings of primary schools in district Rawalpindi *(Question No. 1286*)*	617
-Details about upgradation of girls schools U.C Nawan Thamay Wali district Mianwali *(Question No. 154)*	640
-Details about upgradation of schools of hill areas of district Mianwali *(Question No. 153)*	639
-Details about vehicles in use of Schools Education Department Rajanpur and expenditures thereupon *(Question No. 59)*	636
-Details of problems of Government Primary School Basti Shamir Markaz Fazilpur district Rajanpur *(Question No. 2078*)*	610
-Grant of budget to EDO (Education) Lahore and other details *(Question No. 1443*)*	618
-Illegal possession over the land of Government Boys High School Habibabad Rahim Yar Khan *(Question No. 1848*)*	621
-Number of employees in EDO (Education) Office Lahore and other details *(Question No. 1444*)*	619
-Number of girls schools in PP-57 Faisalabad and other details *(Question No. 1937*)*	623
-Number of private schools in PP-143 Lahore and other details *(Question No. 1520*)*	586
-Number of schools in PP-134 district Narowal and other details *(Question No. 1882*)*	622
-Number of schools running without buildings in district Sargodha and other details *(Question No. 1945*)*	601
-Number of schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1832*)*	589
-Number of servant quarters in Government Comprehensive Girls High School Lahore and other details *(Question No. 2303*)*	631
-Number of Science Teachers in Government Lady Maclagan Girls High School Lahore and other details *(Question No. 2213*)*	612
-Number of students in Government Girls Higher Secondary School Singhpura Lahore and other details *(Question No. 1523*)*	587
-Number of upgraded schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1833*)*	620
-Number of upgraded schools in PP-251 Muzaffargarh and detail	616

PAGE NO.

of filling up vacant posts *(Question No. 695*)*
-Quota of Minorities in recruitment of teachers in province and other details *(Question No. 2247*)* 625
-Upgradation of Government Girls Middle School, Chak No.25 Southern Sargodha and other details *(Question No. 1920*)* 598

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*
QUESTIONS regarding-
-Details about area of Gulshan Park Lahore *(Question No. 52)* 704
-Details about Honorary Chief Game Wardon *(Question No. 3767*)* 532
-Details about performance of Honorary Chief Game Wardon *(Question No. 3768*)* 532

MINISTER FOR FOOD
-See under Bilal Yasin, Mr.

MINISTER FOR FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES
-See under Muhammad Asif Malik, Mr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING ADDITIONAL CHARGE OF C&W
-See under Tanveer Aslam Malik, Mr.

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Ashfaq Sarwar,Raja

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana

MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Nadeem Kamran, Malik

MOTION regarding-
-Suspension of rules for discussion on Incident of attack on school in Peshawar 556

MUHAMMAD AFZAL, RANA
QUESTIONS regarding-
-Details about possession over the land of Forest Department in district Sialkot *(Question No. 3336*)* 522
-Details about stoppage of Sports Grant to government schools *(Question No. 15)* 633
-Establishment of nurseries for development of forests and other details *(Question No. 3335*)* 521

MUHAMMAD AMIR IQBAL SHAH, MR.

question REGARDING- 545
-Details about area of forests in district Lodhran *(Question No. 4770*)*

MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.
QUESTIONS regarding-

PAGE NO.

-Abundance of unregistered private schools in the province and other details *(Question No. 2332*)* 631
-New assessment of agricultural land for land revenue and other taxes *(Question No. 3506*)* 434

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Seceretary for Information & Culture)*

DISCUSSION On-

-INCIDENT OF ATTACK ON SCHOOL IN PESHAWAR 566

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

-Area of Forest Department in district Sahiwal and other details *(Question No. 5150*)* 546
-Details about government girls primary schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 211)* 645
-Details about inquiries pending with DCO Sahiwal *(Question No. 3557*)* 446
-Details about projects of sewerage in PP-222 Sahiwal *(Question No. 201)* 707
-Details about projects of water supply in PP-222 Sahiwal *(Question No. 200)* 706
-Details about schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 266)* 645
-Details about shelterless schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 265)* 645
-Details about staff of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3555*)* 443

MUHAMMAD ASIF MALIK, MR. *(Minister for Forests, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING-

-Area of Forest Department in district Sahiwal and other details *(Question No. 5150*)* 546
-Area of forests in district Lahore and other details *(Question No. 3269*)* 520
-Details about area of Dodhlan Forest of Cholistan Fort Abbas *(Question No. 4623*)* 545
-Details about area of forests in district Layyah *(Question No. 3613*)* 529
-Details about area of forests in district Lodhran *(Question No. 4770*)* 545
-Details about employees of Fisheries Department in Gujranwala *(Question No. 3830*)* 535
-Details about Forest Department in district Sargodha *(Question No. 4271*)* 541
-Details about Forest Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3993*)* 538
-Details about forests in Kumair district Sahiwal *(Question No. 3461*)* 528
-Details about forests in tehsil Sahiwal *(Question No. 3460*)* 526
-Details about forests in Toba Tek Singh *(Question No. 3634*)* 530
-Details about Honorary Chief Game Wardon *(Question No. 3767*)* 532

PAGE NO.

-Details about land of Forest Department in district Layyah *(Question No. 3994*)* 540
-Details about licence for hunting of Houbara Bustard (Taloor) after eighteenth amendment *(Question No. 3089*)* 518
-Details about offices of Forest Department in district Sheikhupura *(Question No. 4397*)* 543
-Details about performance of Honorary Chief Game Wardon *(Question No.3768*)* 533
-Details about possession over the land of Forest Department in district Sialkot *(Question No. 3336*)* 522
-Details about recreation park of Forest Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3635*)* 531
-Details about research centres and other institutions under administrative control of Fisheries Department *(Question No. 3831*)* 536
-Inauguration of Lal Sohanra National Park Bahawalpur and other details *(Question No. 3352*)* 524
-Establishment of nurseries for development of forests and other details *(Question No. 3335*)* 522
-Number of Guards, Foresters and other employees in district Gujranwala and other details *(Question No. 3324*)* 521
-Plantation of trees and their auction by Forest Department and other details *(Question No. 3821*)* 534
-Steps taken for increasing production of silk and other details *(Question No. 2472*)* 519

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

questions REGARDING-
-Details about "Ghori Paal" Scheme *(Question No. 4909*)* 468
-Details about state land in Toba Tek Singh *(Question No. 3624*)* 457

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING-
-Details about expunction of Quranic Verses from the syllabus *(Question No. 2248*)* 626
-Details about period of posting of Patwari *(Question No. 47)* 469
-Quota of Minorities in recruitment of teachers in province and other details *(Question No. 2247*)* 625

Resolution REGARDING-
-Demand for implementation upon letter of Islamic Ideology Council 729

MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

question REGARDING-
-Plantation of trees and their auction by Forest Department and 533

PAGE NO.

other details *(Question No. 3821*)*

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING-

-Details about area of Dodhlan Forest of Cholistan Fort Abbas *(Question No. 4623*)* 544

-Details about development schemes in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 175)* 705

-Details about establishment of high school in PP-284, district Bahawalnagar *(Question No. 2007*)* 607

-Details about government schools in Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 182*)* 643

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Declaring mineral water of 21 factories as injurious to health 656

DISCUSSION On-

-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 501

Resolution REGARDING-

-Demand for declaration of dispensaries essential for all educational institutions 730

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about computerization of revenue record in Lahore *(Question No. 3609*)* 456

-Details about display of Fee Chart in offices of Revenue Department Gujranwala *(Question No. 4016*)* 466

-Details about expenditures incurred upon vehicles and petrol etc. in Revenue Department district Rajanpur *(Question No. 4469*)* 467

-Details about flood victims in districts Faisalabad and Toba Tek Singh *(Question No. 3116*)* 450

-Details about "Ghori Paal" Scheme *(Question No. 4909*)* 468

-Details about granting the status of tehsil to Chak Jhumra, Faisalabad *(Question No. 3861*)* 466

-Details about illegal occupants of land adjacent to Jamia Masjid Moza Roshanpur district Sargodha *(Question No. 74)* 471

-Details about land of Cholistan *(Question No. 3645*)* 459

-Details about Patwaries and Kanongos posted in PP-45 district 465

PAGE NO.

Mianwali *(Question No. 3849*)* 469
-Details about period of posting of Patwari *(Question No. 47)*
-Details about registries of claimed land in Rahim Yar Khan 459
(Quentin No. 3708)* 458
-Details about state land in Toba Tek Singh *(Question No. 3624*)*
-Details about state land of Revenue Department in Shorkot, Jhang 464
(Question No. 3779)*
-Details about transfer of Patwaries working in PP-58 Faisalabad 449
(Question No. 2366)*
-Details about vehicles and their expenditures in Revenue Department district Rajanpur *(Question No. 61)* 470
-Details about village and Shamlat of Moza Roshanpur Patwar district Sargodha *(Question No. 75)* 471
-Details of public grievances about certification of PTD etc in district 455
Jhang *(Question No. 3385*)* 461
-Information about Patwar Circles of tehsil Kharian *(Question No. 3758*)*
-Land of Revenue Department in district Faisalabad and other details 448
(Question No. 2105)*
-Position of implementation of orders issued by Revenue Department 453
(Question No. 3384)*

MUHAMMAD TAUFEEQ BUTT, MR.
DISCUSSION On-
-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 500

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 495

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
DISCUSSION On-
-Incident of attack on school in Peshawar 571

MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING-
-Details about funds granted to government girls primary School Garhi Shahu Lahore *(Question No. 132)* 637
-Details about Government New Islamia Girls Primary School Garhi Shahu Lahore *(Question No. 133)* 638
-Details about land of Cholistan *(Question No. 3645*)* 459
-Details about problems of Government Pilot Secondary School Sharqpur *(Question No. 2294)* 629

MURTAZA MEHMOOD, MAKHDOOM, SYED

question REGARDING- 538

PAGE NO.

-Details about Forest Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3993*)*

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-

-12th December, 2014
-16th December, 2014
-19th December, 2014 **410**
-22nd December, 2014 516
-23rd December, 2014 554
580
668

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

questions REGARDING-

-Details about forests in Kumair district Sahiwal *(Question No. 3461*)*
-Details about forests in tehsil Sahiwal *(Question No. 3460*)*
-Details about government schools in Faisalabad *(Question No. 35)* **527**
-Number of servant quarters in Government Comprehensive Girls High School Lahore and other details *(Question No. 2303*)* **525**
634

630

NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Zakat &Ushr)*

ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-

-Efforts made to give benefit to Telenor Company by sending Zakat Fund to the deserving persons through the said Company 717

Resolutions REGARDING-

-Demand for declaration of dispensaries essential for all educational institutions 731
-Demand for getting affidavit of five years compulsory service from female students at the time of admission in medical colleges 733

NAHEED NAEEM, MRS.

question REGARDING-

-Number of Guards, Foresters and other employees in district Gujranwala and other details *(Question No. 3324*)*

521

PAGE NO.

NASEER AHMAD, MIAN.

DISCUSSION On-

-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13

493

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-Demolishment of houses, showrooms and workshops situated at Circle No.2 Chiniot-Jhang Road without notice

-Disclosure of scandal of using prohibited energizing medicines by women players of Punjab University 652

-Failure of Lahore Transport Company in reducing fares 651

-Failure of special squad of LTC to control overcharging of fares

-Increase in problems in prisons due to ban on hanging till death to the prisoners of death sentence **658**

-Increase in unemployment and other problems due to increase in **481**

POPULATION

-Loss to government exchequer by not leasing the state land 654

476

655

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Computerization of land record of district Lahore and other details *(Question No. 3308*)*

-Details about development projects completed by PHA Lahore *(Question No. 1503*)*

-Details about plantation at canal bank Lahore from Mall Road bridge to BRB Canal *(Question No. 1502*)* **428**

-Number of private schools in PP-143 Lahore and other details *(Question No. 1520*)* 692

-Number of students in Government Girls Higher Secondary School Singhpura Lahore and other details *(Question No. 1523*)* 692

585

Resolution REGARDING-

PAGE NO.

-Demand for getting affidavit of five years compulsory service from female students at the time of admission in medical colleges 587

732

NOTIFICATION of-
-Acting Speaker

549

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING & URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-SEE UNDER SAJJAD HAIDER GUJJAR, MR.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Arshad, Rana

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs
-See under Nazar Hussain, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR REVENUE & COLONIES

-SEE UNDER ZAHID AKRAM, CHOUDHARY

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD
-See under Ali Asghar Manda, Ch.

PAGE NO.

point of order REGARDING-

-ANXIETY AMONGST PASSENGERS OF UMRA DUE TO INCREASE IN FARES BY PIA DESPITE OF DECREASE IN PRICES OF PETROLEUM PRODUCTS 720

Press release-

-Assembly session well be held on Tuesday, 16th December 2014 at 3:00 p.m. in the Assembly Chambers, Lahore, instead of Monday, 15th December 2014 at 3:00 p.m. 509

Privilege motion REGARDING- 650

-INSULTING BEHAVIOUR OF REGIONAL MANAGER SUI GAS SARGODHA WITH MPA

Q

QAMAR-UL-ISLAM RAJA, ENGINEER

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-The NUR International University Lahore Bill, 2014 (Bill No. 25 of 2014) 710

-The Punjab Curriculum and Textbook Board Bill, 2014 (Bill No. 26 of 2014) 710

-The Punjab Higher Education Commission Bill, 2014 (Bill No. 27 of 2014) 710

PAGE NO.

questions REGARDING-

FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-

-Area of Forest Department in district Sahiwal and other details *(Question No. 5150*)* 546
-Area of forests in district Lahore and other details *(Question No. 3269*)* 520
-Details about area of Dodhlan Forest of Cholistan Fort Abbas *(Question No. 4623*)* 544
-Details about area of forests in district Lodhran *(Question No. 4770*)* 545
-Details about area of forests in district Layyah *(Question No. 3613*)* 528
-Details about employees of Fisheries Department in Gujranwala *(Question No. 3830*)* 534
-Details about Forest Department in district Sargodha *(Question No. 4271*)* 540
-Details about Forest Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3993*)* 538
-Details about forests in Kumair district Sahiwal *(Question No. 3461*)* 527
-Details about forests in tehsil Sahiwal *(Question No. 3460*)* 525
-Details about forests in Toba Tek Singh *(Question No. 3634*)* 529
-Details about Honorary Chief Game Wardon *(Question No. 3767*)* 532
-Details about land of Forest Department in district Layyah *(Question No. 3994*)* 539
-Details about licence for hunting of Houbara Bustard (Taloor) after eighteenth amendment *(Question No. 3089*)* 518
-Details about offices of Forest Department in district Sheikhupura *(Question No. 4397*)* 542
-Details about performance of Honorary Chief Game Wardon *(Question No. 3768*)* 532
-Details about possession over the land of Forest Department in district Sialkot *(Question No. 3336*)* 522
-Details about recreation park of Forest Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3635*)* 531
-Details about research centres and other institutions under administrative control of Fisheries Department *(Question No. 3831*)* 536
-Inauguration of Lal Sohanra National Park Bahawalpur and other details *(Question No. 3352*)* 523
-Establishment of nurseries for development of forests and other details *(Question No. 3335*)* 521
-Number of Guards, Foresters and other employees in district Gujranwala and other details *(Question No. 3324*)* 521
-Plantation of trees and their auction by Forest Department and other details *(Question No. 3821*)* 533
-Steps taken for increasing production of silk and other details *(Question No. 2472*)* 519

Housing, Urban Development & Public Health Engineering 700

	PAGE NO.
department-	
-Approval of projects of housing & public health for Jhang and other details *(Question No. 1775*)*	701
-Approval of projects of water supply and sewerage for Jhang and other details *(Question No. 1777*)*	689
-Approval of water supply and sewerage schemes for PP-231 Pakpattan and other details *(Question No. 730*)*	704
-Details about area of Gulshan Park Lahore *(Question No. 52)*	692
-Details about development projects completed by PHA Lahore *(Question No. 1503*)*	705
-Details about development schemes in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 175)*	703
-Details about establishment of new housing scheme by GDA Gujranwala *(Question No. 48)*	686
-Details about grant of funds to WASA for Mughalpura and utilization thereof *(Question No. 1962*)*	704
-Details about ladies gymnasium of Race Course Park Lahore *(Question No. 129)*	691
-Details about laying new water pipelines in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1291*)*	692
-Details about plantation at canal bank Lahore from Mall Road bridge to BRB Canal *(Question No. 1502*)*	690
-Details about projects of sewerage and water supply started in Lahore *(Question No. 1290*)*	707
-Details about projects of sewerage in PP-222 Sahiwal *(Question No. 201)*	706
-Details about projects of water supply in PP-222 Sahiwal *(Question No. 200)*	694
-Details about provision of facilities of water supply in Jhelum *(Question No. 1633*)*	708
-Details about subsoil water in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 244)*	681
-Details about water supply schemes in district Bahawalpur *(Question No. 1908*)*	702
-Details about water supply tube wells in Rawalpindi *(Question No. 46)*	699
-Illegal water connections in Lahore and other details *(Question No. 1733*)*	678
-Number of disposal stations in PP-93, Gujranwala and other details *(Question No. 1880*)*	696
-Number of employees of WASA in Aziz Bhatti Town Lahore and other details *(Question No. 1649*)*	671
-Number of filtration plants in district Lahore and other details *(Question No. 413*)*	674
-Number of severmen in WASA Gujranwala and other details *(Question No. 1879*)*	698
-Number of water supply tube wells installed in PP-157 Lahore and other details *(Question No. 1657*)*	701

	PAGE NO.
-Refusal by administration of Elite Town Lahore to handover possession to owners of plots and other details *(Question No. 1794*)*	422
REVENUE & COLONIES DEPARTMENT-	
-Cancellation of allotment of land under Cattle Farming Scheme and other details *(Question No. 2413*)*	428
-Computerization of land record of district Lahore and other details *(Question No. 3308*)*	456
-Details about computerization of revenue record in Lahore *(Question No. 3609*)*	466
-Details about display of Fee Chart in offices of Revenue Department Gujranwala *(Question No. 4016*)*	467
-Details about expenditures incurred upon vehicles and petrol etc. in Revenue Department district Rajanpur *(Question No. 4469*)*	450 468
-Details about flood victims in districts Faisalabad and Toba Tek Singh *(Question No. 3116*)*	
-Details about "Ghori Paal" Scheme *(Question No. 4909*)*	415
-Details about grant of proprietary rights of Jinnah Abadi Scheme Faizabad tehsil Dipalpur district Okara *(Question No. 3254*)*	465
-Details about granting the status of tehsil to Chak Jhumra, Faisalabad *(Question No. 3861*)*	470
-Details about illegal occupants of land adjacent to Jamia Masjid Moza Roshanpur district Sargodha *(Question No. 74)*	425 446
-Details about illegal possessors of land of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 3160*)*	459
-Details about inquiries pending with DCO Sahiwal *(Question No. 3557*)*	419
-Details about land of Cholistan *(Question No. 3645*)*	
-Details about land of Temporary Cultivation Scheme district Rahim Yar Khan *(Question No. 2412*)*	465 469
-Details about Patwaries and Kanongos posted in PP-45 district Mianwali *(Question No. 3849*)*	459
-Details about period of posting of Patwari *(Question No. 47)*	
-Details about registries of claimed land in Rahim Yar Khan *(Quentin No. 3708*)*	443
-Details about staff of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3555*)*	432
-Details about state land and graveyard in Chak No. 20/G.B, Pakpattan *(Question No. 3491*)*	440, 457
-Details about state land in Toba Tek Singh *(Questions No. 3529* & 3624*)*	463
-Details about state land of Revenue Department in Shorkot, Jhang *(Question No. 3779*)*	449
-Details about transfer of Patwaries working in PP-58 Faisalabad *(Question No. 2366*)*	469
-Details about vehicles and their expenditures in Revenue	471

PAGE NO.

Department district Rajanpur *(Question No. 61)*
-Details about village and Shamlat of Moza Roshanpur 454
Patwar district Sargodha *(Question No. 75)* 460
-Details of public grievances about certification of PTD etc in district Jhang *(Question No. 3385*)* 448
-Information about Patwar Circles of tehsil Kharian *(Question No. 3758*)*
-Land of Revenue Department in district Faisalabad and other details 434 *(Question No. 2105*)*
-New assessment of agricultural land for land revenue and other 411 taxes *(Question No. 3506*)*
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in Faisalabad and 453 other details *(Question No. 1567*)*
-Position of implementation of orders issued by Revenue Department *(Question No. 3384*)* 631

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-

-Abundance of unregistered private schools in the province and other details *(Question No. 2332*)* 624

-Details about action taken against unregistered private schools in 616
Lahore *(Question No. 2233*)* 622
-Details about buildings and missing facilities of schools in district Rawalpindi *(Question No. 1285*)* 634
-Details about closed schools of PP-57 Faisalabad *(Question No. 1936*)*
-Details about English reading skills at primary stage during educational 607 session 2014-15 *(Question No. 44)*
-Details about establishment of high school in PP-284, district 626 Bahawalnagar *(Question No. 2007*)*
-Details about expunction of Quranic Verses from the syllabus 637 *(Question No. 2248*)*
-Details about funds granted to government girls primary School 645 Garhi Shahu Lahore *(Question No. 132)*
-Details about government girls primary schools in PP-222 638
Sahiwal *(Question No. 211)* 634
-Details about Government New Islamia Girls Primary School Garhi Shahu Lahore *(Question No. 133)* 643
-Details about government schools in Faisalabad *(Question No. 35)* 637
-Details about government schools in Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 182*)* 640
-Details about government schools in PP-263 Layyah *(Question No. 68)*
-Details about Institutes of Teachers Training in district Mianwali 592 *(Question No. 155)*
-Details about irregularties of private educational institutions 635 *(Question No. 1892*)*
-Details about primary and middle schools in Chichawatni, Sahiwal 629 *(Question No. 54)*

PAGE NO.

-Details about problems of Government Pilot Secondary School Sharqpur *(Question No. 2294)* 581

-Details about provision of facilities in Government Girls High 593
School 69/R.B Jarranwala, district Faisalabad *(Question No. 1065*)* 603

-Details about rules and regulations of fee and syllabus of private 645
schools *(Question No. 1893*)* 645

-Details about school upgraded in district Kasur *(Question No. 1948*)*

-Details about schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 266)* 633

-Details about shelterless schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 265)*

-Details about stoppage of Sports Grant to government schools *(Question No. 15)* 643

-Details about students taking examination in 2014 under Punjab Examination Commission *(Question No. 188)* 641

-Details about training course of Modern Teaching Skills for teachers *(Question No. 173)* 617

-Details about upgradation and buildings of primary schools in district Rawalpindi *(Question No. 1286*)* 640

-Details about upgradation of girls schools U.C Nawan Thamay Wali district Mianwali *(Question No. 154)* 639

-Details about upgradation of schools of hill areas of district Mianwali *(Question No. 153)* 636

-Details about vehicles in use of Schools Education Department Rajanpur and expenditures thereupon *(Question No. 59)* 610

-Details of problems of Government Primary School Basti Shamir Markaz Fazilpur district Rajanpur *(Question No. 2078*)* 618

-Grant of budget to EDO (Education) Lahore and other details *(Question No. 1443*)* 621

-Illegal possession over the land of Government Boys High School Habibabad Rahim Yar Khan *(Question No. 1848*)* 619

-Number of employees in EDO (Education) Office Lahore and other details *(Question No. 1444*)* 623

-Number of girls schools in PP-57 Faisalabad and other details *(Question No. 1937*)* 585

-Number of private schools in PP-143 Lahore and other details *(Question No. 1520*)* 621

-Number of schools in PP-134 district Narowal and other details *(Question No. 1882*)* 601

-Number of schools running without buildings in district Sargodha and other details *(Question No. 1945*)* 589

-Number of schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1832*)* 630

-Number of servant quarters in Government Comprehensive Girls High School Lahore and other details *(Question No. 2303*)* 612

-Number of Science Teachers in Government Lady Maclagan Girls High School Lahore and other details *(Question No. 2213*)* 587

	PAGE NO.
-Number of students in Government Girls Higher Secondary School Singhpura Lahore and other details *(Question No. 1523*)*	620
-Number of upgraded schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1833*)*	615
-Number of upgraded schools in PP-251 Muzaffargarh and detail of filling up vacant posts *(Question No. 695*)*	625
-Quota of Minorities in recruitment of teachers in province and other details *(Question No. 2247*)*	597
-Upgradation of Government Girls Middle School, Chak No.25 Southern Sargodha and other details *(Question No. 1920*)*	

R

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

questions REGARDING-

-Details about action taken against unregistered private schools in Lahore *(Question No. 2233*)*	624
-Number of filtration plants in district Lahore and other details *(Question No. 413*)*	671

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	
-12th December, 2014	409
-16th December, 2014	515
-19th December, 2014	553
-22nd December, 2014	579
-23rd December, 2014	667
report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	
-The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill, 2014	648
Resolutions REGARDING-	
-Demand for declaration of dispensaries essential for all educational institutions	730
-Demand for effective legislation for control over marriages at younger age	724
-Demand for getting affidavit of five years compulsory service from female students at the time of admission in medical colleges	732
-Demand for implementation upon letter of Islamic Ideology Council	729
-Demand for reinstatement of pension of 75 years old retired employees	721
-Show of grief and sorrow on martyrdom of students and teachers in Incident of attack on school in Peshawar	517
REVENUE & COLONIES DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Cancellation of allotment of land under Cattle Farming Scheme and other details *(Question No. 2413*)*	422
-Computerization of land record of district Lahore and other details *(Question No. 3308*)*	428
-Details about computerization of revenue record in Lahore *(Question No. 3609*)*	456
-Details about display of Fee Chart in offices of Revenue Department Gujranwala *(Question No. 4016*)*	466
-Details about expenditures incurred upon vehicles and petrol etc. in Revenue Department district Rajanpur *(Question No. 4469*)*	467
-Details about flood victims in districts Faisalabad and Toba Tek Singh *(Question No. 3116*)*	450
-Details about "Ghori Paal" Scheme *(Question No. 4909*)*	468
-Details about grant of proprietary rights of Jinnah Abadi Scheme Faizabad tehsil Dipalpur district Okara *(Question No. 3254*)*	415
-Details about granting the status of tehsil to Chak Jhumra, Faisalabad *(Question No. 3861*)*	465

	PAGE NO.
-Details about illegal occupants of land adjacent to Jamia Masjid Moza Roshanpur district Sargodha *(Question No. 74)*	470
-Details about illegal possessors of land of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 3160*)*	425 446
-Details about inquiries pending with DCO Sahiwal *(Question No. 3557*)*	459
-Details about land of Cholistan *(Question No. 3645*)*	
-Details about land of Temporary Cultivation Scheme district Rahim Yar Khan *(Question No. 2412*)*	419
-Details about Patwaries and Kanongos posted in PP-45 district Mianwali *(Question No. 3849*)*	465 469
-Details about period of posting of Patwari *(Question No. 47)*	
-Details about registries of claimed land in Rahim Yar Khan *(Quentin No. 3708*)*	459
-Details about staff of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3555*)*	443
-Details about state land and graveyard in Chak No. 20/G.B, Pakpattan *(Question No. 3491*)*	432
-Details about state land in Toba Tek Singh *(Question No.3529* &3624*)*	440, 457
-Details about state land of Revenue Department in Shorkot, Jhang *(Question No. 3779*)*	463
-Details about transfer of Patwaries working in PP-58 Faisalabad *(Question No. 2366*)*	449
-Details about vehicles and their expenditures in Revenue Department district Rajanpur *(Question No. 61)*	469
-Details about village and Shamlat of Moza Roshanpur Patwar district Sargodha *(Question No. 75)*	471
-Details of public grievances about certification of PTD etc in district Jhang *(Question No. 3385*)*	454 460
-Information about Patwar Circles of tehsil Kharian *(Question No. 3758*)*	
-Land of Revenue Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 2105*)*	448
-New assessment of agricultural land for land revenue and other taxes *(Question No. 3506*)*	434
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in Faisalabad and other details *(Question No. 1567*)*	411
-Position of implementation of orders issued by Revenue Department	453

(QUESTION NO. 3384*)

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about offices of Forest Department in district Sheikhupura *(Question No. 4397*)* 542

SAJJAD HAIDER GUJJAR, MR. *(Parliamentary Secretary for Housing & Urban Development and Public Health Engineering)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about grant of funds to WASA for Mughalpura and utilization thereof *(Question No. 1962*)*

-Details about water supply schemes in district Bahawalpur *(Question No. 1908*)* 686

-Number of disposal stations in PP-93, Gujranwala and other details *(Question No. 1880*)* 681

-Number of filtration plants in district Lahore and other details *(Question No. 413*)* 678

-Number of severmen in WASA Gujranwala and other details *(Question No. 1879*)* 671

DISCUSSION On-

-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 674

488

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

questions REGARDING-

-Details about Institutes of Teachers Training in district Mianwali *(Question No. 155)* 640

-Details about upgradation of girls schools U.C Nawan Thamay Wali district Mianwali *(Question No. 154)* 640

-Details about upgradation of schools of hill areas of district Mianwali *(Question No. 153)* **639**

SAMEENA NOOR, MS.

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Privilege Motions No. 9 and 12 of 2013, 7, 15, 20, 23, 24, 25, 26, 27, 28, 29 and 30 of 2014 712

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Abundance of unregistered private schools in the province and other details *(Question No. 2332*)* 631

-Details about action taken against unregistered private schools in Lahore *(Question No. 2233*)* 624

-Details about buildings and missing facilities of schools in district 616

PAGE NO.

Rawalpindi *(Question No. 1285*)* 622
-Details about closed schools of PP-57 Faisalabad *(Question No. 1936*)*
-Details about English reading skills at primary stage during educational session 2014-15 *(Question No. 44)* 634
-Details about establishment of high school in PP-284, district Bahawalnagar *(Question No. 2007*)* 607
-Details about expunction of Quranic Verses from the syllabus *(Question No. 2248*)* 626
-Details about funds granted to government girls primary School Garhi Shahu Lahore *(Question No. 132)* 637
-Details about government girls primary schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 211)* 645
-Details about Government New Islamia Girls Primary School Garhi Shahu 638
Lahore *(Question No. 133)* 634
-Details about government schools in Faisalabad *(Question No. 35)*
-Details about government schools in Fort Abbas, Bahawalnagar 643
(Question No. 182)* 637
-Details about government schools in PP-263 Layyah *(Question No. 68)*
-Details about Institutes of Teachers Training in district Mianwali *(Question No. 155)* 640
-Details about irregularties of private educational institutions *(Question No. 1892*)* 592
-Details about primary and middle schools in Chichawatni, Sahiwal *(Question No. 54)* 635
-Details about problems of Government Pilot Secondary School Sharqpur *(Question No. 2294)* 629
-Details about provision of facilities in Government Girls High School 69/R.B Jarranwala, district Faisalabad *(Question No. 1065*)* 581
-Details about rules and regulations of fee and syllabus of private 593
schools *(Question No. 1893*)* 603
-Details about school upgraded in district Kasur *(Question No. 1948*)* 645
-Details about schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 266)* 645
-Details about shelterless schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 265)*
-Details about stoppage of Sports Grant to government schools *(Question No. 15)* 633
-Details about students taking examination in 2014 under Punjab Examination Commission *(Question No. 188)* 643
-Details about training course of Modern Teaching Skills for teachers *(Question No. 173)* 641
-Details about upgradation and buildings of primary schools in district Rawalpindi *(Question No. 1286*)* 617
-Details about upgradation of girls schools U.C Nawan Thamay Wali district Mianwali *(Question No. 154)* 640
-Details about upgradation of schools of hill areas of district Mianwali *(Question No. 153)* 639

	PAGE NO.
-Details about vehicles in use of Schools Education Department Rajanpur and expenditures thereupon *(Question No. 59)*	636
-Details of problems of Government Primary School Basti Shamir Markaz Fazilpur district Rajanpur *(Question No. 2078*)*	610
-Grant of budget to EDO (Education) Lahore and other details *(Question No. 1443*)*	618
-Illegal possession over the land of Government Boys High School Habibabad Rahim Yar Khan *(Question No. 1848*)*	621
-Number of employees in EDO (Education) Office Lahore and other details *(Question No. 1444*)*	619
-Number of girls schools in PP-57 Faisalabad and other details *(Question No. 1937*)*	623
-Number of private schools in PP-143 Lahore and other details *(Question No. 1520*)*	585
-Number of schools in PP-134 district Narowal and other details *(Question No. 1882*)*	621
-Number of schools running without buildings in district Sargodha and other details *(Question No. 1945*)*	601
-Number of schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1832*)*	589
-Number of servant quarters in Government Comprehensive Girls High School Lahore and other details *(Question No. 2303*)*	630
-Number of Science Teachers in Government Lady Maclagan Girls High School Lahore and other details *(Question No. 2213*)*	612
-Number of students in Government Girls Higher Secondary School Singhpura Lahore and other details *(Question No. 1523*)*	587
-Number of upgraded schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1833*)*	620
-Number of upgraded schools in PP-251 Muzaffargarh and detail of filling up vacant posts *(Question No. 695*)*	615
-Quota of Minorities in recruitment of teachers in province and other details *(Question No. 2247*)*	625
-Upgradation of Government Girls Middle School, Chak No.25 Southern Sargodha and other details *(Question No. 1920*)*	597
SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR	
DISCUSSION On-	
-INCIDENT OF ATTACK ON SCHOOL IN PESHAWAR	558
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig Lahore raised in the reply to the Starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed MPA, W-317	713 528 637

PAGE NO.

questions REGARDING- 539
-Details about area of forests in district Layyah *(Question No. 3613*)*
-Details about government schools in PP-263 Layyah *(Question No. 68)* 459
-Details about land of Forest Department in district Layyah *(Question No. 3994*)*
-Details about registries of claimed land in Rahim Yar Khan *(Quentin No. 3708*)*

SHAHZAD MUNSHI, MR.

question REGARDING-
-Details about computerization of revenue record in Lahore *(Question No. 3609*)* 456

SHAMEELA ASLAM, MRS.

Resolution REGARDING-
-Demand for declaration of dispensaries essential for all educational institutions

730

T

TAHIR, MIAN
QUESTION regarding-
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in Faisalabad and other details *(Question No. 1567*)*

411

TAIMOOR MASOOD, MALIK
QUESTION regarding-
-Details about water supply tube wells in Rawalpindi *(Question No. 46)* 702

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering Additional Charge of C&W)*

Answers to the questions REGARDING-
-Approval of projects of housing & public health for Jhang and other details *(Question No. 1775*)* 701
-Approval of projects of water supply and sewerage for Jhang and other details *(Question No. 1777*)* 701

PAGE NO.

-Approval of water supply and sewerage schemes for PP-231 Pakpattan and other details *(Question No. 730*)* 690
-Details about area of Gulshan Park Lahore *(Question No. 52)* 704
-Details about development projects completed by PHA Lahore *(Question No. 1503*)* 693
-Details about development schemes in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 175)* 705
-Details about establishment of new housing scheme by GDA Gujranwala *(Question No. 48)* 703
-Details about ladies gymnasium of Race Course Park Lahore *(Question No. 129)* 705
-Details about laying new water pipelines in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1291*)* 691
-Details about plantation at canal bank Lahore from Mall Road bridge to BRB Canal *(Question No. 1502*)* 692
-Details about projects of sewerage and water supply started in Lahore *(Question No. 1290*)* 690
-Details about projects of sewerage in PP-222 Sahiwal *(Question No. 201)* 708
-Details about projects of water supply in PP-222 Sahiwal *(Question No. 200)* 707
-Details about provision of facilities of water supply in Jhelum *(Question No. 1633*)* 694
-Details about subsoil water in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 244)* 708
-Details about water supply tube wells in Rawalpindi *(Question No. 46)* 703
-Illegal water connections in Lahore and other details *(Question No. 1733*)* 699
-Number of employees of WASA in Aziz Bhatti Town Lahore and other details *(Question No. 1649*)* 697
-Number of water supply tube wells installed in PP-157 Lahore and other details *(Question No. 1657*)* 698
-Refusal by administration of Elite Town Lahore to handover possession to owners of plots and other details *(Question No. 1794*)* 702

TARIQ MEHMOOD, MIAN

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Postponement of operation against encroachments in Dinga City of Gujrat

QUESTIONS regarding-

-Details about illegal possessors of land of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 3160*)* 482
-Information about Patwar Circles of tehsil Kharian *(Question No. 3758*)*

425
460

PAGE NO.

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Continuously increase in number of children died by falling into manholes 659
DISCUSSION On-
559
-INCIDENT OF ATTACK ON SCHOOL IN PESHAWAR
QUESTIONS regarding- 686
-Details about grant of funds to WASA for Mughalpura and utilization thereof *(Question No. 1962*)* 603
-Details about school upgraded in district Kasur *(Question No. 1948*)* 701
-Refusal by administration of Elite Town Lahore to handover possession to owners of plots and other details *(Question No. 1794*)*

W

WAHEED ASGHAR DOGAR, MR.
QUESTION regarding-
-Details about primary and middle schools in Chichawatni, Sahiwal *(Question No. 54)*

635

WASEEM AKHTAR, DR SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Excess of fee in private medical colleges 483
DISCUSSION On-
-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 489

point of order REGARDING-
720
-Anxiety amongst passengers of Umra due to increase in fares by PIA despite of decrease in prices of petroleum products
QUESTIONS regarding- 422
-Cancellation of allotment of land under Cattle Farming Scheme and other details *(Question No. 2413*)* 419
-Details about land of Temporary Cultivation Scheme district Rahim Yar Khan *(Question No. 2412*)* 643
-Details about students taking examination in 2014 under Punjab Examination Commission *(Question No. 188)* 523
-Inauguration of Lal Sohanra National Park Bahawalpur and other

PAGE NO.

details *(Question No. 3352*)*
-Steps taken for increasing production of silk and other details *(Question No. 2472*)* 519

724

Resolutions REGARDING-
-Demand for effective legislation for control over marriages at younger age 734
-Demand for getting affidavit of five years compulsory service from female students at the time of admission in medical colleges 721
-Demand for reinstatement of pension of 75 years old retired employees

Y

YASIEN SOHL, CH.
DISCUSSION On-
-Annual report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13

505

Z

ZAHID AKRAM, CHOUDHARY *(Parliamentary Secretary for Revenue & Colonies)*

Answers to the questions REGARDING-
-Cancellation of allotment of land under Cattle Farming Scheme and other details *(Question No. 2413*)*
-Computerization of land record of district Lahore and other details *(Question No. 3308*)*
-Details about grant of proprietary rights of Jinnah Abadi Scheme Faizabad tehsil Dipalpur district Okara *(Question No. 3254*)* 422
-Details about illegal possessors of land of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 3160*)* **428**
-Details about inquiries pending with DCO Sahiwal *(Question No. 3557*)*
-Details about land of Temporary Cultivation Scheme district Rahim Yar Khan *(Question No. 2412*)*
-Details about staff of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3555*)* **415**
-Details about state land and graveyard in Chak No. 20/G.B, Pakpattan *(Question No. 3491*)*

PAGE NO.

-Details about state land in Toba Tek Singh *(Question No. 3529*)*
-New assessment of agricultural land for land revenue and other taxes *(Question No. 3506*)*
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in Faisalabad and other details *(Question No. 1567*)*

426
446
419
443
432
440
434
412

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.

question REGARDING-

-Details about provision of facilities in Government Girls High School 69/R.B Jarranwala, district Faisalabad *(Question No. 1065*)*

581

ZULQARNAIN DOGAR, MALIK

DISCUSSION On-

-Incident of attack on school in Peshawar

570

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014-15

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 15-2014

(بدھ 24، جمعتہ المبارک 26، سوموار 29، منگل 30۔دسمبر 2014، جمعتہ المبارک 2، سوموار 5 جنوری 2015)
(یوم الاربعاء یکم، یوم الجمع 3، یوم الاثنین 6، یوم الثلاثہ 7، یوم الجمع 10، یوم الاثنین، 13۔ربیع الاوّل 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11 (حصہ سوئم): شمارہ جات : 11 تا 16

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

گیارہواں اجلاس

بدھ، 24۔ دسمبر 2014

جلد 11: شمارہ 11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	739
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	741
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	742
	سوالات (محکمہ زراعت)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	743
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	779

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
6۔	مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	795
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
7۔	تحاریک التوائے کار نمبر 14/237 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	796
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	مارکیٹ کمیٹی کنگن پور ضلع قصور کے عملہ کی ملی بھگت سے تین کنال کے پلاٹ پر لینڈ مافیا کا قبضہ ------------	797
	تحاریک التوائے کار	
9۔	غیر قانونی متوازی بنکاری کے ظلم و ستم سے مجبور اور بے کس لوگوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	798
10۔	ریجنل انٹی کرپشن آفس گوجرانوالہ میں اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے سائلین کو پریشانی کا سامنا ------------	799
11۔	تحصیل جڑانوالہ کے چک نمبر 69 ر ب رحمان پورہ کی پانی کی ٹینکی پر بااثر افراد کے قبضہ سے مکین پینے کے پانی سے محروم ------------	800
	پوائنٹ آف آرڈر	
12۔	ضلع گجرات کے بس سٹینڈوں کی ابتر صورتحال پر ایوان میں کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ ------------	801
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
13۔	مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹیجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014 ------------	803

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
14۔	مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 ----------	804
	پوائنٹ آف آرڈر	
15۔	صوبہ میں بھرتی کے اشتہارات میں جنوبی پنجاب کا نظر انداز کیا جانا ----------	804
	جمعتہ المبارک،26۔دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 12	
16۔	ایجنڈا ----------	811
17۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	813
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	814
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
19۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	815
20۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	844
	تحاریک التوائے کار	
21۔	لاہور میں بڑھتی ہوئی آلودگی سے سانس کی بیماریوں میں اضافہ (---جاری) ----------	862
22۔	صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا (---جاری) ----------	864
23۔	محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سکینڈل کا انکشاف (---جاری) ----------	865
24۔	والڈ سٹی آف لاہور کی بہتری کے لئے قرضے میں خورد بُرد کا انکشاف (---جاری) ----------	867
25۔	والڈ سٹی لاہور اتھارٹی اندرون شہر لاہور کی تاریخی اور پرانی عمارات کی مرمت و بحالی میں ناکام (---جاری) ----------	869
26۔	پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کم ہونے کی وجہ سے سکولوں سے طلباء و طالبات کے اخراج کی تعداد میں مسلسل اضافہ (---جاری) ----------	872

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
27۔	گورنمنٹ چوہدری گارڈنز اسٹیٹ لاہور میں نصب ٹیوب ویل کے ٹرانسفارمر کی خرابی (۔۔۔جاری) ------------	873
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
28۔	گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث ------------	874
29۔	کورم کی نشاندہی ------------	876
	سوموار، 29۔دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 13	
30۔	ایجنڈا ------------	879
31۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	881
32۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	882
	سوالات (محکمہ جات تحفظ ماحول اور سپیشل ایجوکیشن)	
33۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	883
34۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	918
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
35۔	مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	930
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	امریکہ کی جانب سے پاکستان کے مقتدر عالم دین پروفیسر حافظ محمد سعید کے سر کی قیمت مقرر کرنے پر امریکی سفیر کو طلب کرنے کا مطالبہ ------------	931
37۔	صوبہ میں اسلحہ لائسنس پر پابندی ختم کرنے کا مطالبہ ------------	932
	توجہ دلاؤ نوٹس	
38۔	قصور: خواتین سے اجتماعی زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------	934

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
39۔	کورم کی نشاندہی	------------	937
	تحاریک استحقاق		
40۔	تحصیل مخدوم رشید کے تھانہ بدھلہ سنت کے ایس ایچ او کا معزز ممبر کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ	------------	937
	تحاریک التوائے کار		
41۔	بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا طلباء سے سرٹیفکیٹ کے نام سے کروڑوں روپے بٹورنا(۔۔۔جاری)	------------	940
42۔	بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ کی فیس میں بے جا اضافہ کرنا(۔۔۔جاری)	------------	941
43۔	پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں فیسوں کی زیادتی(۔۔۔جاری)	------------	942
44۔	صوبہ بھر کے شہروں کے مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہونے والے بچوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ (۔۔۔جاری)	------------	943
45۔	پنجاب ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے آٹھویں جماعت کے سالانہ امتحانات میں نصاب کے آٹھ مضامین کی بجائے پانچ مضامین شامل کرنے سے طالبعلموں اور والدین میں بے یقینی اور مایوسی کا پایا جانا(۔۔۔جاری)	------------	944
46۔	میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کی شرط سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا	------------	946
	پوائنٹ آف آرڈر		
47۔	کسانوں کو گنے کی مناسب قیمت اور بروقت ادائیگی کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ	------------	948
48۔	تعلیمی اداروں میں مناسب سکیورٹی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا	------------	949

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	تحریک	
49۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک ------------	954
	قرارداد	
50۔	آرڈیننس ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 کی میعاد میں توسیع کی قرارداد کا پیش کیا جانا ------------	955
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
51۔	مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 ------------	956
52۔	مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014 ------------	964
	منگل، 30۔دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 14	
53۔	ایجنڈا ------------	975
54۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	977
55۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	978
	سوالات (محکمہ جات جیل خانہ جات اور آبکاری و محصولات)	
56۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	981
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1021
58۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1030
	پوائنٹ آف آرڈر	
59۔	ایل پی جی کی قیمت میں اضافہ ------------	1042

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں(مفاد عامہ سے متعلق)	
60۔	معذور افراد کی سہولت کے لئے سرکاری عمارتوں اور تفریحی مقامات پر سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ بنانے کا مطالبہ ------------	1043
61۔	موبائل فونز کی خرید و فروخت کے لئے مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کولازمی قرار دینے اور مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کرنے کا مطالبہ ------------	1044
62۔	گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ کے مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ ------------	1045
63۔	صوبہ میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم این جی اوز کا آڈٹ کرانے کا مطالبہ ------------	1046
	جمعتہ المبارک،2۔جنوری2015	
	جلد 11:شمارہ 15	
64۔	ایجنڈا ------------	1051
65۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1053
66۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1054
	تعزیت	
67۔	سانحہ انارکلی لاہور میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ------------	1055
	سوالات(محکمہ جات خزانہ، اطلاعات و ثقافت اور بہبود آبادی)	
68۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1055
69۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1056
	تحاریک التوائے کار	
70۔	گجرات کے پٹوار خانوں میں اندھیر نگری، لاکھوں کی رشوت اور کرپشن کا انکشاف(۔۔۔جاری) ------------	1090

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
71۔	محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سکینڈل کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	1095
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
72۔	گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث ------------	1101
73۔	کورم کی نشاندہی ------------	1110
	سوموار، 5۔جنوری 2015	
	جلد 11: شمارہ 16	
74۔	ایجنڈا ------------	1113
75۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1115
76۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1116
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
77۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1117
78۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1164
	تعزیت	
79۔	معزز ممبر اسمبلی ملک محمد نواز کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر دعائے مغفرت ------------	1178
	پوائنٹ آف آرڈر	
80۔	گرین ٹاؤن لاہور میں معصوم بچے کا زیادتی کے بعد قتل ------------	1179
	توجہ دلاؤ نوٹس	
81۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	1184
	تحاریک التوائے کار	
82۔	انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاہور کی جانب سے خریدے گئے کاغذ میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	1184

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
83۔	جھنگ میں تعمیر ہونے والی سڑک میں عملہ کی ملی بھگت سے ناقص مٹیریل کے استعمال سے حکومتی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان (۔۔۔جاری)	1185
84۔	گجرات کے شہر ڈنگہ میں ناجائز تجاوزات کے خلاف نوٹس جاری کرنے کے باوجود آپریشن ملتوی کرنا (۔۔۔جاری)	1186
85۔	پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دس فیصد مستحق اور غریب بچوں کو مفت تعلیم کی حکومتی شرط کو پی پی ایس ایم اے کے صدر کا یکسر مسترد کرنا (۔۔۔جاری)	1186
86۔	خوشاب روڈ سرگودھا کی متعدد مارکیٹوں اور کالونیوں میں ایل پی جی کی جاری ری فلنگ سے بڑا حادثہ پیش آنے کا خدشہ (۔۔۔جاری)	1188
87۔	پنجاب کے محکمہ داخلہ اور ضلعی حکومتوں کے احکامات کے باوجود سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سکیورٹی کے معقول انتظامات کا نہ ہونا (۔۔۔جاری)	1189
88۔	ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے شعبہ انجیو گرافی کو ختم کرنے کے فیصلہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	1190
89۔	الہ آباد چوک قصور میں دن دہاڑے ڈاکوؤں کی واردات	1191
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
90۔	مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014	1193
	پوائنٹ آف آرڈر	
91۔	لبرٹی مارکیٹ لاہور میں سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر (مرحوم) کی منعقدہ برسی میں آنے والی خواتین اور دیگر لوگوں پر حملہ	1196
92۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	1198
93۔	انڈکس	

739

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

عام بحث

صحت سے متعلق مسائل پر عام بحث

ایک وزیر صحت سے متعلق مسائل پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

741

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

بدھ، 24-دسمبر 2014

(یوم الاربعاء، یکم ربیع الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِo

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ
فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُوْرَا ۨ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

سُوۡرَةُ الأحزَاب آيات 38 تا 40

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کر دیا اور جو لوگ گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا ہے (38) اور جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے (39) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (40)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اللہ اللہ اللہ لا الہ الا ہُو
آمنہ بی بیؓ کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج در و دیوار نبی جی
اللہ اللہ اللہ لا الہ الا ہُو
بارہ ربیع الاوّل کو وہ آیا دُر یتیم
ماہ نبوت مِہر رسالت صاحب خلق عظیم نبی جی
اللہ اللہ اللہ لا الہ الا ہُو
جبرائیلؑ آئے جھولا جھلانے لوری دے دی شان
سو جا سو جا رحمت عالم میں تیرے قربان نبی جی
اللہ اللہ اللہ لا الہ الا ہُو

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ زراعت کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2990 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2991 بھی جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1183 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1190 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1243 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1843 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2455 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2457 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2628 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کنّو کی سالانہ پیداوار و دیگر تفصیلات

*2628: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کنّو کی سالانہ پیداوار کتنی ہے نیز سال 2012 کے لئے کتنی برآمدگی قیمت مقرر کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں سال 2011 کے دوران برآمدگی قیمت دس کلو گرام کے لئے پانچ ڈالر مقرر کی گئی تھی؟

(ج) صوبہ پنجاب کے کون کون سے اضلاع سب سے زیادہ کنّو پیدا کرتے ہیں نیز ان علاقوں میں کنّو کی بہتر سے بہتر پیداوار کے لئے حکومت کیا عملی اقدام اٹھاتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سال 13-2012 میں صوبہ پنجاب میں کنّو کی پیداوار 17 لاکھ 8 ہزار 603 ٹن رہی۔ حکومت کنّو کی برآمد کی قیمت مقرر نہیں کرتی ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں ضلع سرگودھا کنّو کی پیداوار میں سرفہرست ہے جبکہ بالترتیب ٹوبہ ٹیک سنگھ، منڈی بہاالدین، لیّہ، ساہیوال، خانیوال، بہاولپور، اوکاڑہ، وہاڑی اور ملتان کنّو پیدا کرنے والے بڑے اضلاع میں شامل ہیں۔

ان علاقوں میں کنّو کی بہتر سے بہتر پیداوار کے لئے حکومت نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

- حکومت پنجاب، محکمہ زراعت نے کنّو پیدا کرنے والے اضلاع: سرگودھا، ٹوبہ ٹیک سنگھ، منڈی بہاؤالدین اور لیّہ میں فروٹ اینڈ ویجیٹیبل منصوبہ کے تحت 120 فارمر فیلڈ سکول قائم کئے جن میں 3000 سٹرس کے باغبانوں کو پورے ایک سال کے لئے عملی تربیت دی گئی جس میں زمین کی تیاری سے لے کر برداشت تک کے تمام مراحل اچھی طرح روشناس کرائے گئے۔
- ان اضلاع میں 600 ایکڑ پر Good Agricultural Practices کے بلاک بنائے گئے جن کے لئے محکمہ نے جپسم وغیرہ مہیا کیا۔
- اس کے علاوہ ان اضلاع میں کثیر التعداد پودوں اور Canopy Management کے 4,848 نمائشی بلاک جو کہ ایک ایک ایکڑ پر مشتمل تھے بنائے گئے۔
- Fruit fly کے خاتمہ کے لئے ان اضلاع میں چار بلاک بنائے گئے، ہر بلاک 200 ایکڑ پر محیط تھا جس میں سٹرس باغبانوں کو نر اور مادہ مکھی کے خاتمے اور باغ کی صفائی کے امور سے متعلق عملی تربیت دی گئی۔
- citrus کے باغبانوں کو بیماریوں سے پاک پودا جات کی فراہمی کے لئے ضلع خوشاب اور پاکپتن میں جرم پلازم یونٹ قائم کئے گئے ہیں جن سے نرسریوں کو اچھی لکڑی اور بیج مہیا کئے جا رہے ہیں جو پودے تیار کر کے کسانوں کو مہیا کر رہی ہیں۔ اس مقصد کے لئے اب تک 29 نرسریوں کو رجسٹرڈ کیا جا چکا ہے۔

درج بالا اقدامات سے citrus کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے سوال نہیں پڑھا؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے سوال کا ہی نہیں پتا اس لئے جو پچھلا tenure تھا 2008 کا اُس میں ایک دن پہلے ایجنڈا مل جاتا تھا تو معزز ممبران کو بھی پتا ہوتا تھا اور وہ تیاری بھی کر کے آتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس میں ترمیم کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرتی ہوں، میں اس سوال کو پڑھ تو لوں۔

جناب سپیکر: میری اطلاع کے مطابق کل سے ایجنڈا جاری ہو چکا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! کیا ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: ایجنڈا کل جاری ہو چکا تھا۔ اب آپ ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں یا اسی پر بحث ہو گی؟ پہلے دو منٹ پڑھ لیا کریں اب اتنا وقت نہیں ہے، مہربانی کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کنّو کی برآمد میں اضافے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ Citrus ہمارا سب سے Horticulture میں important فروٹ ہے جو کہ ہم major and huge quantity میں export کرتے ہیں اور اُس سے بہت سا زرمبادلہ کماتے ہیں۔ میری بہن کو اچھی طرح یاد ہو گا کہ روس میں Citrus کی جو export ہے وہ ban ہو چکی تھی حکومت نے اپنی جگہ پر اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی Current Team نے Agriculture Department نے اور Plant Protection Department سب نے مل کر اُس کی export پر پابندی ختم کروائی ہے اور اُس کی export میں جو سب سے زیادہ بڑے impediments جیسے scab ہے melanosis اور اس طرح کا canker ہے یہ diseases ہیں اُن کے کنٹرول کے لئے گورنمنٹ نے اُن کی prevention کے لئے اور curative measure کے لئے دونوں کے لئے بڑی substantial amount رکھی ہے اور خرچ بھی کر رہے ہیں 227 ملین روپے کا یہ پروگرام ہے جو کہ ورلڈ بنک کے تعاون سے جو ابھی چل رہا ہے fruit fly کے against کہ fruit fly کو ہم کس طرح کنٹرول کریں تاکہ ہماری بین الاقوامی export جو sanitary and phytosanitary condition ہے اُن پر پورا اُتر سکیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! جن کا سوال ہے اُن کو تو پوچھ لینے دیں، جنہوں نے محنت کی ہے، آپ کا سوال آئے تو پھر ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ روس کی طرف سے پابندی تھی تو اس کی کیا وجہ تھی، کیوں پابندی لگی تھی اور کیا ہمارے کنّو کی کوالٹی کی وجہ سے پابندی تھی، ساتھ ہی میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب کنّو کی کوالٹی میں بہتری لانے کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وجہ کیا ہے جس کی وجہ سے export نہیں ہو رہا تھا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اگر میری بہن اُس علاقے سے تعلق رکھتی ہیں تو میرے سے بہتر انہیں پتا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ وہاں سے تعلق نہیں رکھتیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! روس میں ہماری کنّو کی export پر پابندی Nematode کی وجہ سے لگی تھی، Potato پر پابندی لگی تھی، Golden Nematode کی وجہ سے جو کہ ورم ہے کیڑا ہے وہ Potato میں ملا تو اُس کی وجہ سے انہوں نے ہمارے سارے فروٹ پر پابندی لگا دی۔ ہم نے پھر روس سے delegation منگوایا انہوں نے ہمارے field visit کئے، processing unit visit کئے اور ہماری فیکٹریاں دیکھیں جس کے بعد انہوں نے export سے پابندی ہٹالی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ 120 farm field school قائم کئے گئے جن میں تین ہزار citrus کے باغبانوں کو تربیت دی گئی اور بھی مراعات دی گئی ہیں اس میں میرا سوال یہ ہے کہ جو یہ تین ہزار باغبانوں کو تربیت دی گئی تھی کیا وہ اب فیلڈ میں کام کر رہے ہیں اور اس کے کیا positive results برآمد ہوئے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ agriculture ہو یا اس طرح کا کوئی اور discipline اُس میں ongoing training جو ہے یہ کسانوں کے لئے یا کسی کے لئے بھی جو اس فیلڈ میں کام کرنا چاہتا ہے اُس کے لئے بڑی ضروری ہوتی ہے تو خاص طور پر کسان کے لئے تو یہ بدلتے حالات جس طرح

climate changes آرہی ہیں water shortage ہو رہی ہے اور اس طرح کے extreme climate آجاتے ہیں اس کے لئے تو اور بھی ضروری ہے تو کسانوں کو ہم ہر فصل پر ربیع کی فصل پر خریف کی فصل پر یا اُس علاقے کی ضرورت کے مطابق جو فصل ہوتی ہے، یہ mobile school ہوتے ہیں ہمارے کوئی permanent school نہیں ہوتے جہاں ٹریننگ ہوتی ہے جو کہ دس یا پندرہ دن یا ہفتہ کے لئے tailor made training ہوتی ہے اور یہ اُس علاقے کے لئے دی جاتی ہے جہاں وہ فارمر پھر آگے جاکر دوسرے فارمر کو وہ knowledge disseminate کرتے ہیں جس سے ظاہر ہے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، اب آگے چلیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے، سوال نمبر بولیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2633 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد و سرگودھا میں کنّو کی پیداوار و دیگر تفصیلات

*2633: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کنّو کے کل کتنے رقبہ پر باغات ہیں نیز ان باغات میں سالانہ کتنی پیداوار ہوتی ہے؟

(ب) سال 2011 کے دوران ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کنّو کی کل کتنی پیداوار ہوئی؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کنّو کے باغات کا رقبہ اور پیداوار کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام ضلع	رقبہ باغات (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)
فیصل آباد	7ہزار105	21ہزار215
سرگودھا	2لاکھ8ہزار590	8لاکھ56ہزار409

(ب) سال 2011 کے دوران ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کنّو کی پیداوار اس طرح رہی۔

نام ضلع	پیداوار (ٹنوں میں)
فیصل آباد	21ہزار474
سرگودھا	9لاکھ68ہزار917

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو کنّو کی پیداوار ہوتی ہے اس کو مارکیٹ تک لے جانے کے لئے ٹھیکیدار جو باغبانوں کو payment کرتے ہیں کیا وہ timely payment ہوتی ہے اور جو ریٹ مقرر ہوتا ہے وہ کیسے مقرر ہوتا ہے؟

MR. SPEAKER: I think it depends upon the contract between two parties.

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! یہ ایک پرائیویٹ contract between two parties ہوتا ہے جس طرح ساری منڈی کا سسٹم چلتا ہے۔ گورنمنٹ کی اس میں involvement وہاں ہوتی ہے جہاں فروٹ منڈی میں اس کی auction ہو۔ جب سرگودھا یا فیصل آباد کی منڈی میں citrus آتا ہے اور وہ open auction کے ذریعے sale ہوتا ہے تو اس وقت ہمارا کچھ چیک اینڈ بیلنس ہوتا ہے باقی تو وہ ٹھیکے پر باغ لے لیا جاتا ہے۔ between two parties اس لئے اس میں ہمارا کچھ اتنا عمل دخل نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار شہاب الدین خان کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2639 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گریٹر تھل کینال منصوبے میں کام کرنے والے سپروائزر کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کی تفصیلات

*2639: **سردار شہاب الدین خان:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے پراجیکٹ گریٹر تھل کینال میں تقریباً 50 سپروائزر تعینات کئے گئے تھے جنہوں نے بطور کنٹریکٹ ملازم آٹھ سال تک کام کیا اب ان کا کنٹریکٹ ختم کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب ان سپروائزر کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے تحت سپروائزرز کو "گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" میں حکومت پنجاب کی کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے

مطابق کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا۔ تاہم انہوں نے آٹھ سال تک کام نہیں کیا بلکہ یہ منصوبہ سال(09۔2008تا13۔2012)کی مدت کے لئے تھالہذا انہیں اسی عرصہ کے لئے بھرتی کیا گیا تھا۔ "گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" کی مدت 2013۔06۔30 کو پوری ہونے پر قواعد وضوابط کے مطابق کام کرنے والے تمام ملازمین کا کنٹریکٹ ختم ہو گیا ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے اس میں دو ضمنی سوال بنتے ہیں۔ میری یہ request ہے کہ گریٹر تھل کینال کا منصوبہ غالباً 2004 میں شروع ہوا تھا اور وہ کینال چار ڈسٹرکٹ کو پانی سیراب کرتی ہے۔ یہ over flooded پانی ہوتا ہے یہ seasonal canal نہیں ہے۔ اس میں اُس وقت پچاس سپروائزر بھرتی کئے گئے تھے جن کو آٹھ سال کام کرنے کے بعد فارغ کر دیا گیا۔ آپ کے توسط سے میں وزیر آبپاشی سے یہ request کئی بار کر چکا ہوں کہ south کے پچاس گھرانوں کو بے روزگار کیا گیا ہے۔ ان کا جو جواب آیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کہ وہ کام بند ہو چکا ہے۔ اس وقت current situation یہ ہے کہ وہاں اب بھی پانی آتا ہے، زمینیں سیراب ہوتی ہیں اور لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ وہاں problem یہ ہے کہ سپروائزر نہ ہونے کی وجہ سے کام بہت suffer ہوتا ہے اور پانی کا بہت زیادہ زیاں ہو جاتا ہے۔ میں دو تین دفعہ محترم منسٹر صاحب سے request کر چکا ہوں کہ اس کے لئے کوئی mechanism بنائیں۔ مہربانی کر کے اگر پچاس نہیں ہو سکتے تو کم از کم بیس، تیس گھرانوں کو تو روزگار دے دیں کیونکہ وہاں ضرورت بھی ہے۔

جناب سپیکر: یہ ایک اچھی تجویز ہے ضمنی سوال تو یہ بنتا نہیں ہے، بہر حال منسٹر صاحب! آپ جواب دیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! پہلے بھی یہ question آ چکا ہے۔ میں ان کی رائے سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ گریٹر تھل کینال ان اضلاع کے لئے جن کو وہ سیراب کرتی ہے شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں ایک green revolution sort آ جائے گا اگر یہ پورا منصوبہ مکمل ہو جائے۔ یہ basically واپڈا کا منصوبہ تھا۔ محکمہ زراعت کے ذمے اس کے water courses کے channels بنانا تھے۔ محکمہ زراعت نے 2004 کی contractual policy کے تحت ان سپروائزر کو پانچ سال کے لئے رکھا تھا۔ پانچ سال کا contract پورا ہونے کے بعد خود بخود ہی ان کی جاب کی

termination ہو گئی۔اس کے بعد یہ پراجیکٹ PIPIP کے حوالے کر دیا گیا جو کہ World Bank Assisted Programme ہے۔اب وہ کھالے وہاں PIPIP والے بنا رہے ہیں جن کا میرے بھائی ذکر کر رہے ہیں۔میں بھی کسی وقت ان سپر وائزرز کا حمایتی رہا ہوں اور منسٹر بننے سے پہلے ان کے لئے محکمہ زراعت کے پاس جاتا رہا ہوں لیکن مجھے خود نہیں پتا تھا کہ یہ کس سلسلے میں terminate کئے گئے ہیں۔اب چونکہ میں خود ڈیپارٹمنٹ کا ایک حصہ ہوں مجھے ان خاندانوں کے ساتھ بہت ہمدردی ہے لیکن کیا کیا جائے کیونکہ وہ contract پر رکھے گئے تھے۔

جناب سپیکر:ان کے لئے کچھ ہو سکتا ہے؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):جناب سپیکر!میں اسمبلی کے اس فورم پر وعدہ تو نہیں کر سکتا لیکن میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور ہم اس کے لئے کچھ سوچ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر:اچھا،ٹھیک ہے۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!ضمنی سوال۔

جناب سپیکر:میاں طاہر صاحب!چنیوٹی صاحب کافی دیر سے کھڑے ہیں۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!پھر مجھے پوائنٹ آف آرڈر دے دیں۔

جناب سپیکر:نہیں،نہیں۔پوائنٹ آف آرڈر نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ Question Hour ہے۔جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبر نے یہاں سپر وائزرز کا مسئلہ اٹھایا ہے کہ ان کے خاندان متاثر ہو رہے ہیں۔یہ جو سپر وائزرز مقرر کئے جاتے ہیں یا فیلڈ اسسٹنٹ مقرر کئے جاتے ہیں یہ اس لئے ہوتے ہیں کہ---

جناب سپیکر: آپ اس کے متعلقہ ضمنی سوال کریں وہ تو بات انہوں نے کر لی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:اسی کے متعلق بات کر رہا ہوں کہ جیسے یہاں سپر وائزرز ختم کئے گئے ہیں محکمہ زراعت کے تقریباً سات سو فیلڈ اسسٹنٹ کی بھرتی نہیں ہو رہی ہے۔ابھی جو ہمارے منسٹر صاحب نے

بتایا کہ آلو کو کیڑا لگ گیا تھا وہ کیڑے اور بیماریاں اسی لئے لگتی ہیں کہ فیلڈ میں کام کرنے والے لوگ مہیا نہیں ہیں۔ زمینداروں کو بتانے والا کوئی نہیں ہے کہ فصل کو یہ دوا دینی ہے اور یہ دوا لگانی ہے اسی لئے فصل تباہ ہو جاتی ہے۔ جو سات سو فیلڈ اسسٹنٹ کی سیٹیں خالی ہیں میں ان کے بارے میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بھرتیاں کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! ویسے ان کا سوال تو نیا بنتا ہے یہ اس سے related نہیں ہے لیکن بہر حال میں جواب دے دیتا ہوں۔ اُن کا معاملہ سپر وائزر کا تھا جو contract پر تھے اور چنیوٹی صاحب نے سوال فیلڈ اسسٹنٹ کی خالی سیٹوں کے بارے میں کیا ہے جن کی ٹرانسفر ہو گئی یا shortage ہو گئی ہے۔ ان کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ اس وقت بھرتیوں پر پابندی ہے تو جیسے ہی یہ پابندی اٹھتی ہے تو ہم فیلڈ اسسٹنٹ بالکل رکھیں گے اور ان کو بھرتی کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2898 سردار وقاص حسن موکل کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ان کے behalf پر آرہے ہیں، آگے آپ کا سوال آرہا ہے پھر اس میں چھٹی ہو جائے گی۔ کیا ٹھیک ہے؟

سردار شہاب الدین خان: نہیں۔ میں یہ سوال نہیں لیتا کیونکہ آگے میرا سوال آرہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مرضی۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ سردار موکل صاحب تو غیر حاضر رہنے والی چیز نہیں ہیں انہیں کوئی مسئلہ ہو گا یا دھند کی وجہ سے کہیں رُکے ہوں گے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3144 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے شعبہ جات و داخلہ کی تفصیلات

*3144: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں واقع زرعی یونیورسٹی میں کس کس فیلڈ میں تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ب) 2012 کے دوران ہر شعبہ میں کتنے کتنے طالب علموں نے داخلہ لیا؟

(ج) مذکورہ سال میں کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کتنے داخلہ سے محروم رہے، شعبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے ہر شعبہ میں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں بچے داخلے سے محروم رہ جاتے ہیں، حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں 153 فیلڈ میں ایف ایس سی، بی ایس سی، بی ایس سی (آنرز)، بی ایڈ، ایم ایس سی، ایم ایس سی (آنرز) ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر تعلیم و تحقیق کی سہولیات دی جارہی ہیں۔ فیلڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تمام شعبہ جات میں 2012 کے دوران 4740 طلباء نے داخلہ لیا جس کی شعبہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سال کے دوران تمام شعبہ جات میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد 4740 تھی جبکہ داخلہ سے محروم طلباء کی تعداد 10742 رہی۔ شعبہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو 1960 کی دہائی میں 2500 سے 3000 طلباء و طالبات کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا تھا۔ چونکہ حکومت نے 2003 میں تمام پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو داخلوں کی تعداد بڑھانے کا حکم دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہو سکیں اس لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے اس حکم پر عملدرآمد کرتے ہوئے اپنے تمام شعبہ جات میں 15 فیصد داخلوں کی تعداد کو بڑھا دیا اور مزید کئی نئے ڈسپلن کا بھی آغاز کیا جس سے اب طلباء کی تعداد 11000 سے تجاوز کر چکی ہے۔

حکومت داخلے سے محروم رہ جانے والے طلباء کے مسئلہ سے بخوبی آگاہ ہے۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد بھی پاکستان کی باقی یونیورسٹیوں کی طرح مالی مشکلات کا شکار ہے لہٰذا جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے یونیورسٹی میں مزید توسیع کر کے اس مسئلہ کو کافی حد تک حل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر!اس سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں فیلڈ میں 153 ایف ایس سی، بی ایس سی، بی ایس سی آنرز، بی ایڈ، ایم ایس سی، ایم ایس سی آنرز، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تعلیم و تحقیق کی سہولیات جاری ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا کل اخراجات کا تخمینہ کتنا ہے، اس کی آمدن کہاں سے حاصل ہوتی ہے اور طالب علموں سے سالانہ کتنی فیس لی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ ایگریکلچر یونیورسٹی کا 13-2012 کا جو بجٹ ہے وہ 2۔ارب 58 لاکھ اور 92 ہزار روپے ہے۔ 14-2013 کا جو بجٹ ہے وہ 2۔ارب 49 کروڑ 76 لاکھ ہے۔ انہوں نے جو دوسرا سوال پوچھا کہ اس کا source کیا ہے تو HEC ان کا major contributor ہے اور باقی یونیورسٹی جو فیسیں generate کرتی ہے وہ بھی اس کا اپنا source ہے۔ پنجاب گورنمنٹ developmental budget دیتی ہے جیسے ابھی ہم نے انہیں ہاسٹل بنوا کر دیئے ہیں۔ اگر کسی اور قسم کی construction ہو تو پنجاب حکومت بھی ان کی developmental budget میں help کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کیا research میں آپ نہیں دیتے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! Research کے لئے یا تو HEC سے آتا ہے یا یونیورسٹی کے اپنے sources سے آتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ میں نے منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ پوچھا ہے کہ طالب علموں سے سالانہ کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟ یہ سوال میں mention ہے اگر یہ پڑھیں تو میرا خیال ہے کہ بہتر طریقے سے جواب دے سکتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ جو وہاں ڈگری آفر کی جاتی ہیں وہ 153 قسم کی کیٹیگریز ہیں۔ اگر معزز ممبر ہر ایک کے بارے پوچھنا چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ پھر یونیورسٹی سے پوری booklet منگوانی پڑے گی کیونکہ ہر ایک کی different category ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر وہ سوال آپ کو دہرا دوں تو پھر آپ جواب دے پائیں گے؟ جہاں آپ رہ رہے ہیں اس محلے کی کل آبادی کتنی ہے اور وہاں کے تمام لوگوں کے نام کا آپ کو مکمل پتا ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! مجھے بالکل پتا ہیں۔ میں وہاں سے الیکشن لڑ کر آیا ہوں اور مجھے ایک ایک بندے کا نام پتا ہے۔ میں نے جو سوال کیا ہے اس کے جواب میں مجھے تفصیل نہیں بتائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ ساری detail آپ کو دی ہوئی ہے۔ یہ آپ دیکھ لیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ 153 ڈگریاں وہاں سے بچے حاصل کرتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے اور انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ وہاں پر بچوں کی تعداد گیارہ ہزار ہے تو ان سے ماہانہ یا سالانہ کتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں یہ پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ وہاں 153 کیٹیگریز ہیں اور میٹرک کے بعد بھی بچے entertain کئے جاتے ہیں جو ایف ایس سی کرتے ہیں، ایف ایس سی کے بعد بچے جاتے ہیں جو بی ایس سی کرتے ہیں ان میں کچھ بی ایس سی کرتے اور کچھ بی ایس سی (آنر) کرتے ہیں، بی ایس سی (آنر) کے بعد بچے ایم ایس سی، ایم ایس سی (آنر) کرتے ہیں اور ایم ایس سی (آنر) کے بعد وہ ایم فل یا پی ایچ ڈی کرتے ہیں۔ اگر معزز ممبر اس میں interested ہیں تو ہر categories کی تفصیل یونیورسٹی سے منگوائی جا سکتی ہے اور ان کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: سوال مبہم ہے۔ میرے خیال میں آپ مہربانی فرمائیں اس کے جواب پر ٹائم ضائع نہ کریں۔ آپ اگلے سوال پر آ جائیں اس کو چھوڑ دیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس میں ابھی میرے ضمنی سوالات باقی ہیں۔ دیکھیں! فیصل آباد کی آبادی 80 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے، وہاں پر لوگوں کے بچے certificate ہاتھ میں لئے در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس یونیورسٹی سے related بات کر رہا ہوں اور یہاں پر فیصل آباد کے ممبران موجود ہیں۔ ایگریکلچر یونیورسٹی میں لوگ داخلوں کے لئے تمام ممبران کے دروازے کھٹکھٹا کر جس طرح ذلیل و خوار ہوئے ہیں میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس لئے پوچھنا چاہ رہا تھا کہ ایگریکلچر یونیورسٹی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ اس پر تقریر نہ جھاڑیں، آپ مہربانی کریں۔ آپ اگلے سوال پر آئیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر ایسے ہی جواب آنے ہیں تو پھر مجھے سوال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اگر آپ سوال ہی ایسا کریں گے تو اس کا جواب کیسا ملے گا؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا ہے اور میرے سوال کا ابھی تک مجھے جواب نہیں ملا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مہربانی فرمائیں، اچھے طریقے سے سوال کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! دیکھیں، میں نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب ابھی تک مجھے نہیں دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، دوسروں کا ٹائم ضائع نہ کریں، آپ مہربانی کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں بالکل اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! باقیوں کا بھی تو ٹائم ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس میں ٹائم ضائع کرنے والی تو بات ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ہم اتنی محنت کر کے سوال لاتے ہیں۔ ہمیں لوگوں نے ووٹ دے کر اس ایوان میں بھیجا ہے اگر ہم لوگوں کی بات نہیں کریں گے تو پھر کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، جو بات کرنے والی ہے اور جو سوال سے متعلقہ بات ہے وہ آپ کی اس بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے سوال سے متعلقہ بات پوچھی ہے کہ وہاں پر بچوں کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کتنی فیسیں وصول کی جاتی ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے محکمے بتا دیئے، particularly آپ ایک ایک محکمہ کا پوچھیں تو وہ بتا بھی دیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یا پھر یہاں پر کھڑے ہو کر یہ کہہ دیں کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ وہ نہیں کہہ سکتے، وہ ایسا کیوں کہیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! تو پھر مجھے بتا دیں جو میں نے سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ جو پوچھنے والی بات ہے آپ وہ پوچھیں میں ان سے جواب لیتا ہوں۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیسوں کی مد میں 11 ہزار بچوں سے کتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں؟ یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال دیں پھر میں پوچھوں گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے سوال دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے۔ آپ کی مہربانی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ میاں طاہر صاحب! اگلے سوال پر آئیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر جواب ہی نہیں آنا تو پھر میں اگلا سوال withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ میں اگر آپ کو کہوں کہ آپ کے اپنے سر کے بال کتنے ہیں تو آپ بتا سکیں گے؟ Is it possible?

میاں طاہر: جناب سپیکر! گیارہ ہزار بچے وہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان گیارہ ہزار بچوں سے کتنی فیسیں وصول کی جاتی ہیں؟ یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کا جواب بتائیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس کا جواب ہے کہ یونیورسٹی کا 50 فیصد بجٹ HEC سے آتا ہے اور 50 فیصد بجٹ یونیورسٹی اپنے resources سے generate کرتی ہے جس کا ایک حصہ فیسیں بھی ہیں۔ معزز ممبر نے ابھی ذکر کیا ہے کہ یہ فیصل آباد کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے فیصل آباد کی آبادی پوری نہیں بتائی اور مجھ سے توقع رکھ رہے ہیں کہ یونیورسٹی کے 153 categories کی پوری فیس کا ذکر کروں۔

جناب سپیکر: جی، ہم ان سے یہ بات نہیں پوچھ سکتے، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا خیال ہے وزیر صاحب personal ہونے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنے سوال پر آئیں، please come to your question. جی، میاں طاہر!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اگلا سوال کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ آپ جلدی سے بولیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں withdraw کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! جی، انہوں نے خود ہی withdraw کر لیا ہے۔ اب سوال نمبر 3145 کو چھوڑ دیں۔ اب اگلا سوال نمبر 3215 چودھری فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: آپ دو ضمنی سوال پہلے کر چکی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، کوئی اور نہیں ہے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3358 جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: اچھا! ایک تو آپ کا چلا گیا ہے باقی ایک رہ گیا ہو گا چلیں! ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3364 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احمد شاہ کھگہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

غلہ منڈیوں میں آڑھتی صاحبان کے ہاتھوں کاشتکاروں کا استحصال

*3364: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غلہ منڈیوں میں جو کاشتکار اپنی فصل فروخت کرنے جاتا ہے اس کے ساتھ غلہ منڈی کے آڑھتی صاحبان موجود ریٹ سے کم کا سودا کر کے رقم دیتے ہیں؟

(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مارکیٹ کمیٹی کے ادارے کو کام میں لاتے ہوئے مذکورہ مسئلے کو حل کر سکتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ دُرست نہ ہے۔ غلہ منڈیوں میں جو کاشتکار اپنی فصل فروخت کرنے جاتا ہے وہ اپنی مرضی سے کسی بھی آڑھتی کی دُکان پر اپنی جنس رکھتا ہے اور ایک مقررہ وقت پر مختلف خریدار اس

زرعی جنس کی کھلے عام بولی لگاتے ہیں جو خریدار زیادہ سے زیادہ بولی لگاتا ہے وہ جنس اُسے فروخت کر دی جاتی ہے ہاں اگر زیادہ سے زیادہ کھلے عام لگائی گئی قیمت کسی کاشتکار کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو وہ آڑھتی کو اپنی جنس کسی اور دِن فروخت کرنے کا کہہ دیتا ہے۔کاشتکار زرعی جنس فروخت ہونے کے بعد قانون کے مطابق مقرر کردہ کمیشن آڑھتی کو ادا کرتا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بولی کی نگرانی کرتی ہے تاکہ کاشتکار کا نقصان نہ ہو۔

(ب) کاشتکار جب بھی کسی غیر قانونی عمل کی شکایت کسی آڑھتی کے خلاف کرتے ہیں تو متعلقہ مارکیٹ کمیٹی اس کا تدارک کرتی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز(ب)میں دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں سوال کی جز(ب)کے حوالے سے clarification چاہوں گا۔اس میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟اور اس کا جواب ہے کہ کاشتکار جب بھی کسی غیر قانونی عمل کی شکایت کسی آڑھتی کے خلاف کرتے ہیں تو متعلقہ مارکیٹ کمیٹی اس کا تدارک کرتی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا پچھلے سال یا اس سال کی کوئی لسٹ ہے کہ پورے پنجاب کی مارکیٹ کمیٹی میں جو شکایات درج کرائی گئیں کیونکہ میری اطلاع کے مطابق مارکیٹ کمیٹی کے اندر کوئی ایسا mechanism ہی نہیں ہے جس کے مطابق اس قسم کا کوئی سد باب کیا جائے۔اگر کوئی لسٹ ہے یا ان کے پاس verification یا وہ سوال یا مسائل جو کاشتکاروں کو آڑھتیوں کے ساتھ پیش آئے ہیں اگر ہیں تو مجھے نمبر بتا دیئے جائیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منڈی میں جو معاملات ہوتے ہیں یہ آڑھتی اور کسان کے درمیان written معاملات نہیں ہوتے بلکہ سارے verbally ہوتے ہیں۔اگر کسی کسان کو کوئی شکایت ہوتی ہے تو وہ مارکیٹ کمیٹی کے سیکرٹری یا چیئرمین یا ایڈمنسٹریٹر کو جب verbally بتاتے ہیں تو وہ ان کی redressal ضرور کرتے ہیں کیونکہ ان کے لائسنس فیس اور باقی لائسنس کا اجراء مارکیٹ کمیٹی والوں نے کرنا ہوتا ہے۔دوسرا میں معزز ممبر کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ مارکیٹ کمیٹی کا ایک نیا ایکٹ لانے جا رہے ہیں جس میں middleman کا minimize role کر دیا جائے گا تاکہ کسان اپنی productions منڈی میں لا کر competitive rate پر اس کا معاوضہ لے سکے۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!یہ کس قسم کا محکمہ ہے کہ جہاں پر ایک verbally transaction کو acknowledge کیا جارہا ہے؟حکومت آڑھتیوں سے ٹیکس لیتی ہے۔ اگر ہر verbal transaction ہے تو ٹیکس کس بنیاد پر calculate کیا جاتا ہے اور کیسے پتا لگتا ہے کہ کس آڑھتی نے کتنی جنس کا transaction کیا ہے اور اس نے کاشتکار کو کتنے پیسے دیئے ہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے اور کیا آپ کے ماننے میں یہ بات آرہی ہے کہ verbal transaction کے بعد، وہ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کا مطلب ہے کہ وہ وہاں پر بدمعاش ہیں کہ جناب مجھے اس آڑھتی نے پیسے کم دیئے اور مارکیٹ کمیٹی کا بندہ جاکر اسے کہے کہ تم نے اس کو پیسے کیوں کم دیئے ہیں؟اگر یہ mechanism ایسے ہے تو پھر کاشتکاروں کا تو اللہ ہی حافظ ہے، جن کی redressal کے لئے ایک institution بنا ہوا ہے اس کا کوئی mechanism ہی نہیں ہے، مجھے یہ بتایا جا رہا ہے کہ ان کی آپس میں verbal transaction ہوتی ہے اس لئے اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر! میرے بھائی misunderstand کر گئے ہیں، میں نے ان سے یہ گزارش کی ہے کہ آڑھتی اور فارمر کے درمیان جو لین دین کے معاملات ہوتے ہیں وہ زبانی ہوتے ہیں، کبھی کاشت کار آتا ہے آڑھتی سے کھاد لے جاتا ہے، کبھی کوئی اور چیز لے جاتا ہے، یہ چیزیں ان کے درمیان verbally طے ہوتی ہیں لیکن جو produce منڈی میں auction کے لئے آ جائے اس کا open auction ہوتا ہے اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔اس بارے میں جو farmer complaint کرتا ہے وہ عام طور پر verbally کرتا ہے، تحریری طور پر نہیں کرتا ہے اور اسی وقت اس کی redressal کی جاتی ہے۔جو product open auction کے ذریعے منڈی میں auction کی جاتی ہے اس کا پورا ریکارڈ موجود ہوتا ہے کیونکہ منڈی نے تو اس سے فیس لینی ہوتی ہے۔ اگر منڈی ریکارڈ نہیں رکھے گی تو فیس کیسے لے گی لہذا اس کا پورا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر:شکریہ۔اگلا سوال نمبر 3415 جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3504 جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!سوال نمبر 3571 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب جعفر علی ہوچہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل تاندلیانوالہ: مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3571: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کی حدود میں کون کون سی مارکیٹ کمیٹیاں کہاں کہاں واقع ہیں، سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں ان کی کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب) اس تحصیل کی حدود میں کہاں کہاں سبزی منڈی قائم ہے، ان میں کتنی دکانیں ہیں اور ان سے حکومت کتنی رقم وصول کر رہی ہے؟

(ج) اس تحصیل کی کون کون سی سبزی منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہے، یہ کب بنائی گئی تھیں؟

(د) جو سبزی منڈیاں شہر کی حدود میں آچکی ہیں حکومت ان کو شہروں سے باہر منتقل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) ان سبزی منڈیوں کی صفائی اور دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں مزید کتنے عملہ کی ضرورت ہے؟

(و) کیا حکومت ان سبزی منڈیوں کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کی حدود میں دو مارکیٹ کمیٹیاں، مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ اور مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن موجود ہیں۔ دونوں مارکیٹ کمیٹیوں کی مذکورہ سالوں کی مدوار آمدن اس طرح سے ہے۔

مارکیٹ کمیٹی

آمدن (روپوں میں)

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	کرایہ	میزان
2011-12	33لاکھ55ہزار55	12لاکھ4ہزار780	1لاکھ39ہزار492	8لاکھ34ہزار634	55لاکھ33ہزار961
2012-13	20لاکھ41ہزار541	6لاکھ84ہزار305	56ہزار318	10لاکھ64ہزار203	38لاکھ46ہزار367

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن

آمدن (روپوں میں)

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	میزان
2011-12	31لاکھ20ہزار111	5لاکھ9ہزار570	36ہزار178	36لاکھ65ہزار859
2012-13	32لاکھ56ہزار210	5لاکھ55ہزار82	79ہزار655	38لاکھ90ہزار947

(ب) مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ میں سبزی منڈی قائداعظم روڈ پر واقع ہے۔اس میں 16 دکانیں ہیں اوران سے مارکیٹ فیس کی وصولی ٹی ایم اے تاندلیانوالہ کر رہی ہے جبکہ مارکیٹ فیس کی وصولی کا کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے۔
مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کی حدود میں دو عدد سبزی منڈیاں قائم ہے۔سبزی منڈی ماموں کانجن اور سبزی منڈی مریدوالہ۔
سبزی منڈی ماموں کانجن میں آٹھ دکانات جبکہ سبزی منڈی مریدوالہ میں بارہ دکانات ہیں۔یہ دونوں منڈیاں پرائیویٹ ہیں۔

(ج) تاندلیانوالہ کی سبزی منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہے اور یہ منڈی 1953 میں بنائی گئی تھی۔
ماموں کانجن میں دونوں سبزی منڈیاں پرائیوٹ ہیں ماموں کانجن منڈی کا قیام 1970 اور سبزی منڈی مریدوالہ کا قیام 1987 میں آیا۔

(د) سبزی منڈی تاندلیانوالہ شہر کی حدود میں آچکی ہے۔سبزی منڈی کی منتقلی کے لئے باقاعدہ طور پر زمین کا قبضہ جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ضلع فیصل آباد نے مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کو لے کر دے دیا ہے اور ترقیاتی کام شروع کر دیئے گئے ہیں۔

(ہ) سبزی منڈی تاندلیانوالہ کی صفائی کا ذمہ ٹی ایم اے کا ہے۔اور ٹی ایم اے تاندلیانوالہ باقاعدگی کے ساتھ صفائی کر رہی ہے اور منڈی کی دیکھ بھال کے لئے مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کا عملہ (سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی، ایک انسپکٹر، دو سب انسپکٹر اور ایک نائب قاصد) ہمہ وقت موجود ہوتے ہیں جو کہ باقاعدہ طور پر سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی کی زیر نگرانی سبزی و پھل کی آکشن کو نوٹ کرتے ہے۔مزید عملے کی ضرورت نہ ہے۔
سبزی منڈی ماموں کانجن اور سبزی منڈی مریدوالہ میں صفائی کے لئے خاکروب موجود ہیں۔سبزی منڈیوں کی دیکھ بھال کے لئے انسپکٹر، سب انسپکٹر اور فیلڈمین موجود ہوتے ہیں۔ مزید عملے کی ضرورت نہ ہے۔

(و) مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ میں کوئی مسئلہ زیر التواء نہ ہے۔مارکیٹ کمیٹی کی طرف سے تمام سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔اگر کوئی مسئلہ پیش آتا ہے تو اسے فوری طور پر حل کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ جو سبزی منڈیاں تاندلیانوالہ شہر کی حدود میں آچکی ہیں حکومت ان کو شہروں سے باہر منتقل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟ اس کے لئے کوئی ٹائم فریم نہیں دیا گیا صرف یہ کہہ دیا گیا ہے کہ یہ منڈی شہر کی حدود میں آ گئی ہے، اس کے ساتھ ساتھ سوال میں یہ بھی پوچھا گیا تھا جن شہروں میں یہ منڈیاں شہری حدود میں آچکی ہیں، اسی کے adjacent ساہیوال ہے، وہاں پر بھی منڈی شہر میں آچکی ہے اور اس کے لئے زمین بھی پچھلے دو سال سے acquire ہو چکی ہے، وزیر موصوف مجھے یہ بتا دیں کہ کب تک یہ منڈیاں شہر سے باہر شفٹ ہو جائیں گی تاکہ شہریوں کے آرام اور سکون میں خلل واقع نہ ہو سکے؟

جناب سپیکر: تاندلیانوالہ ساہیوال میں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال سے adjacent ہے، میرے حلقہ کے ساتھ ہی ہے اور دریائے راوی لگتا ہے، دریا کے ایک طرف تاندلیانوالہ ہے اور دوسری طرف میرا حلقہ ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ویسے تو معزز ممبر کا نیا سوال بنتا ہے لیکن اگر آپ کا حکم ہے تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلو اچھی بات ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پنجاب میں محکمہ زراعت کا یہ collective decision ہے کہ جہاں بھی سبزی منڈی شہر کی حدود میں آ گئی ہے اس کو باہر شفٹ کر دیا جائے۔ ان کے ضلع ساہیوال کی جو منڈی ہے وہ بھی اسی اصول کے تحت شہر کے باہر شفٹ کر دی جائے گی۔ اس سلسلے میں ڈی سی او کے ماتحت ایک کمیٹی بنتی ہے اور غالباً 4 rule ہے جس کے تحت وہ دکانوں وغیرہ کا auction کرتے ہیں۔ جیسے ہی auction ہو گا تو منڈی operational ہونے کے لئے محکمہ زراعت کے پاس آ جائے گی تو اس کے بعد وہ منڈی operational ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر موصوف کی مہربانی ہے کہ انہوں نے اس کا تفصیلی جواب دے دیا ہے، اس سلسلے میں یہ جس rule اور کمیٹی کا ذکر کر رہے ہیں اس پر عمل ہو چکا ہے، وہاں پر آج بھی ایسے لوگ ہیں جو وہاں کی سبزی منڈیوں، غلہ منڈیوں کے آڑھتی ہیں لیکن ان کو participation نہیں دی جا رہی۔ اس سلسلے میں میرے پاس کئی complaints بھی آئی ہیں تو یہ مہربانی فرما کر اس معاملہ کو take up کروا دیں۔

جناب سپیکر:اس سلسلے میں آپ اجلاس کے بعد وزیر موصوف کو مل لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہے کہ ایک تو اس معاملے کو take up کر لیا جائے دوسرا انہوں نے زمین بھی acquire کی ہوئی ہے یہ کوئی ٹائم فریم بھی دے دیں کہ کب تک یہ منڈیاں شفٹ ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر:آپ آپس میں بیٹھ کر یہ معاملات طے کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر:اگلا سوال نمبر 3617 بھی جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3619 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کی طرف سے ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:جناب سپیکر!سوال نمبر 3623 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زرعی گریجویٹس کو زرعی زمین دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3623:لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں زرعی گریجویٹس کو پچیس ایکڑ زرعی رقبہ دینے کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) زرعی گریجویٹس کو کن کن شہروں میں زرعی زمین دی گئی ہے نیز جن گریجویٹس نے درخواستیں دی تھیں کیا سب کو زرعی رقبہ دیا گیا ہے نیز کون کون سے زرعی گریجویٹس کو کتنا رقبہ دیا گیا ہے؟

(ج) کیا زرعی گریجویٹس کو دیا گیا تمام زرعی رقبہ کاشت کیا جا رہا ہے اگر ہاں تو اس سے حکومت کو کیا فوائد حاصل ہو رہے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) زرعی گریجویٹس کو درج ذیل 26 اضلاع میں زرعی زمین الاٹ کی گئی۔

1۔	فیصل آباد	2۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ
3۔	جھنگ	4۔	چنیوٹ
5۔	سرگودھا	6۔	خوشاب
7۔	میانوالی	8۔	بھکر
9۔	حافظ آباد	10۔	شیخوپورہ
11۔	ننکانہ صاحب	12۔	قصور
13۔	ساہیوال	14۔	پاکپتن
15۔	اوکاڑہ	16۔	ملتان
17۔	وہاڑی	18۔	خانیوال
19۔	لودھراں	20۔	بہاولپور
21۔	بہاولنگر	22۔	رحیم یار خان
23۔	ڈیرہ غازی خان	24۔	مظفر گڑھ
25۔	لیہ	26۔	راجن پور

متعلقہ اضلاع سے مرد / خواتین زرعی گریجویٹس، ویٹرنری گریجویٹس اور فارسٹ گریجویٹس سے DCOs نے درخواستیں وصول کیں اور قرعہ اندازی کی بنیاد پر 1609 زرعی گریجویٹس کو زرعی رقبہ پانچ سال کی لیز پر دیا گیا ہے۔ زرعی، ویٹرنری اور فارسٹ گریجویٹس کو 12 ایکڑز سے لے کر 25 ایکڑ تک زرعی رقبہ لیز پر دیا گیا

(ج) پنجاب کے 26 اضلاع میں 1609 گریجویٹس کو زمین الاٹ کی گئی جن میں سے 911 زرعی گریجویٹس نے زمین کا قبضہ حاصل کیا۔ ان میں 589 نے زرعی زمین کو آباد کر کے اس سے پیداوار لینی شروع کر دی ہے۔

زرعی گریجویٹس نے گندم، چاول، کپاس، سورج مکھی اور کماد وغیرہ کی فصلات کاشت کیں جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ روزگار میں اضافہ ہوا۔ بنجر قدیم رقبہ آباد ہوا۔ علاوہ ازیں محکمہ زراعت کی زرعی تربیتی ورکشاپس سے الاٹی گریجویٹس کو تربیت کی گئی جس سے مجموعی قومی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ 1609 زرعی گریجویٹس کو زرعی رقبہ الاٹ کیا گیا تھا، میرا اس پر ضمنی سوال ہے کہ 1609 میں سے ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کتنے گریجویٹس کو زرعی رقبہ الاٹ کیا گیا اور ان میں سے کتنے لوگوں کو قبضہ لے کر دیا گیا؟

جناب سپیکر: کتنے زرعی گریجویٹس کو یہ رقبہ الاٹ کیا گیا اور کتنے لوگوں کو قبضہ لے کر دیا گیا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! 1609 زرعی گریجویٹس میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بھی شامل ہے، اگر یہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بارے میں تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے علیحدہ سوال کریں، انہوں نے پنجاب کے بارے میں سوال کیا تھا تو پنجاب کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ 1609 گریجویٹس ہیں جن کو ہم نے الاٹ کیا تھا، اس میں سے 911 گریجویٹس نے قبضہ لے لیا ہے باقی لوگوں کی کورٹ میں litigation چل رہی ہے جس کی وجہ سے وہ قبضہ نہیں لے سکے۔ اس پر بھی Government actively peruse کر رہی ہے، اس کو follow کر رہی ہے کہ جیسے ہی litigation سے ان کا stay vacate ہوا تو ان کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی لسٹ میں معزز ممبر کو دے دوں گا، یہ مجھ سے رابطہ کر لیں اجلاس کے بعد ہی میں ان کو لسٹ فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: رابطہ تو انہوں نے اجلاس میں ہی آپ کے ساتھ کر لیا ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں اجلاس کے بعد ان کو وہ لسٹ فراہم کر دوں گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! انہوں نے 26 اضلاع کے نام لکھے ہیں جن میں 1609 ایکڑ رقبہ تقسیم کیا گیا ہے، ان کے پاس اس کی تفصیل ہونی چاہئے کہ 26 اضلاع میں سے ہر ضلع میں کتنا کتنا رقبہ الاٹ ہوا ہے، میرے خیال میں تو یہ الگ سوال نہیں بنتا بلکہ یہ اسی سوال کا حصہ ہے۔ اگر ان کے پاس اس سوال کا جواب فوری طور پر نہیں ہے تو میں وزیر موصوف سے بعد میں پوچھ لوں گا۔ میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ 911 زرعی گریجویٹس کو زمین الاٹ کی گئی جس میں سے صرف 589 زرعی گریجویٹس نے زمین آباد کی ہے، جو زمین آباد نہیں ہوئی اس کے بارے میں انہوں نے اب تک کیا ایکشن لیا ہے، کیا وہ لوگ جنہوں نے درخواستیں دی ہوئی تھیں اور ان کے نام نہیں نکلے تھے، ان کو یہ زمینیں دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا جن لوگوں نے زمین آباد ہی نہیں کی ان سے حکومت نے زمین واپس لے لی ہے اور اس بارے میں انہوں نے کیا ایکشن لیا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا initiative تھا یہ ان کا vision تھا کہ زرعی گریجویٹس، ویٹرنری گریجویٹس اور فاریسٹ گریجویٹس کو یہ زمینیں ساڑھے بارہ ایکڑ سے لے کر پچیس ایکڑ تک فراہم کی جائیں۔ پچھلے دنوں ان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ کچھ زمینیں غیر آباد پڑی ہوئی ہیں۔ انہوں نے ان زمینوں کے مسائل حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اس میں بڑا مسئلہ آبپاشی کا ہے کیونکہ وہاں پر پانی available نہیں ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں محکمہ زراعت، محکمہ آبپاشی اور پی اینڈ ڈی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی ہے جو اس پر actively کام کر رہی ہے کہ وہاں پر کس طرح سے ان زمینوں کو پانی فراہم کیا جا سکے۔ میں اپنے معزز ممبر کو آپ کی وساطت سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم اس سلسلہ میں ہر قسم کی کوشش کریں گے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ facilities فراہم کی جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ساہیوال میں بھی زرعی گریجویٹس کو زمینوں کی الاٹمنٹ ہوئی ہے جو صرف کاغذوں کی حد تک محفوظ ہے، وزیر موصوف اتنا بتا دیں کہ ان کو کب تک قبضہ دے دیا جائے گا کیونکہ انہیں قبضہ ملے گا تو وہ زمینیں آباد کریں گے لہذا وزیر موصوف قبضہ مافیا سے کب تک قبضہ چھڑا لیں گے؟

جناب سپیکر: آپ کوئی specific سوال کریں کہ فلاں بندے کو قبضہ نہیں ملا تاکہ وہ اس کے مطابق جواب دے سکیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال کے جتنے cases ہیں ان کا ریکارڈ چیک کریں، میرے چار specific cases ہیں جو میں ان کو بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ ساہیوال کے جتنے بھی گریجویٹس ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پھر یہ انہیں possession لے کر دیں تاکہ وہ گریجویٹس اس پر اپنا کام شروع کر سکیں اور یہ بھی بتائیں کہ انہیں کب تک قبضہ دے دیا جائے گا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی معزز ایوان کی خدمت میں گزارش کی ہے کہ کچھ قبضے تو ایسے ہیں جو litigation کی وجہ سے نہیں مل سکے، اگر کوئی specific

caseایسا ہے جو کہ معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ کاغذوں کی حد تک ہے تو یہ اس کی نشاندہی کریں ہم رپورٹ منگوالیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں انہیں اس کی لسٹ دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، دیں بلکہ ضرور دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں انہیں لسٹ دے دیتا ہوں، یہ ان پر مہربانی کروا دیں۔

جناب سپیکر: اگر تو ان کا کیس کورٹ میں نہیں ہے پھر تو یہ کروادیں گے اگر کورٹ میں کیس ہے تو پھر اس کا طریق کار تو آپ کو پتا ہی ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ان کو بھی ہم pursue کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3787 جناب خالد غنی چودھری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جناب خالد غنی چودھری صاحب محنت تو بہت کرتے ہیں آج شاید دھند کی وجہ سے نہیں پہنچ سکے لیکن میں اب کیا کر سکتا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 3788 بھی جناب خالد غنی چودھری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ ان کے چار سوال کیسے آ گئے؟ اچھا دو سوال پہلے کے pending تھے۔ اگلا سوال نمبر 4130 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فرحانہ افضل صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ فرحانہ افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 4158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھلوال: کنّو کی فروخت سے متعلقہ مسائل اور حکومتی اقدامات

*4158: محترمہ فرحانہ افضل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنّو کے ٹھیکیدار کنّو کے باغبانوں کو وقت پہ پیسے نہیں دیتے اور فیکٹری مالکان اپنی مرضی کا بھاؤ لگاتے ہوئے صحیح ریٹ نہیں لگاتے؟

(ب) وزیر زراعت اس صورتحال کے پیش نظر کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں اور مسئلہ کے تدارک کے لئے کون سا واضح لائحہ عمل اختیار کر رہے ہیں؟

(ج) بھلوال جو کہ کنّو کی پاکستان میں سب سے بڑی مارکیٹ ہے کیا حکومت وہاں پر باقاعدہ کنّو کی تجارت کی منڈی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں کراچی، کوئٹہ اور پشاور کے بیوپاری براہ راست زمینداروں سے مال خریدیں نیز کنّو کی تجارت کو ریگولیٹ کرنے اور زمینداروں کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) عام طور پر بیوپاری حضرات زمینداروں کی مرضی سے کنّو کے باغات پھول آنے پر ہی خرید لیتے ہیں۔ قیمت خرید تقریباً چار اقساط میں ادا کرتے ہیں۔ پہلی قسط باغ کی خرید کے وقت ہی زمیندار کو ادا کر دی جاتی ہے دوسری قسط پہلی توڑائی کے وقت اور باقی دو اقساط مکمل توڑائی تک زمیندار کو ادا کر دیتے ہیں۔

بیوپاریوں کے علاوہ کنّو فیکٹری مالکان بھی کنّو کی خریداری کرتے ہیں اور اُن کی گریڈنگ اور پیکنگ کے بعد دوسرے شہروں سے آئے ہوئے بیوپاریوں کو فروخت کرتے ہیں۔ یہ تمام عمل زمیندار کی مرضی سے ہوتا ہے۔ جو زمیندار اپنی مرضی کی قیمت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ مارکیٹ میں اپنے پھل کو کھلی نیلامی کے ذریعے فروخت کرتے ہیں۔

(ب) زرعی اجناس خصوصاً کنّو کی ایکسپورٹ بڑھانے کے لئے حکومت پنجاب نے Value Chain Analysis کا پراجیکٹ شروع کر رکھا ہے۔ اس پراجیکٹ کا مقصد مارکیٹنگ کے دوران ہر مرحلہ یعنی پیداوار، پراسسنگ، ٹرانسپورٹ، گریڈنگ، پیکنگ وغیرہ کو بہتر کرنے کے لئے حکومت کا مالی اعانت کرنا ہے۔

(ج) بھلوال سرگودھا اور کوٹ مومن کنّو کی پیداوار کے لئے نہایت موزوں علاقے تصور ہوتے ہیں اس لئے کنّو کے باغات کثرت سے ان علاقوں میں پائے جاتے اور کنّو کی ترسیل پورے ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی یہاں سے ہوتی ہے۔

کنّو کی فروخت کے لئے گورنمنٹ نے بھلوال اور سرگودھا میں فروٹ منڈیاں قائم کی ہوئی ہیں جہاں کنّو کی فروخت نیلامِ عام کے ذریعے سے ہوتی ہے تاکہ زمیندار کو بہتر سے بہتر قیمت وصول ہو سکے اس طرح کنّو کی علیحدہ منڈیوں کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فرحانہ افضل: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ کنّو کے ٹھیکیدار کنّو کے باغبانوں کو وقت پر پیسے نہیں دیتے اور فیکٹری مالکان اپنی مرضی کا بھاؤ لگاتے ہوئے صحیح ریٹ نہیں لگاتے، میرا وزیر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ کیا فیکٹری مالکان زمینداروں کو اعتماد میں لے کر rate fix کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: زمینداروں کو؟

محترمہ فرحانہ افضل: زمینداروں کو اعتماد میں لے کر rate طے کرتے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! سرگودھا، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جتنے باغات لگے ہیں ان کا کوئی ایک ریٹ نہیں ہوتا، ہر باغ کا different rate ہے کیونکہ بعض تو ٹھیکے پر دے دیئے جاتے ہیں بعض کی جب fruiting ہو جاتی ہے تو ان کی منڈی میں جا کر auction ہوتی ہے، بعض ٹھیکیدار fruiting کے وقت لے لیتے ہیں اس لئے یہ کوئی ایک ریٹ نہیں ہوتا بلکہ different rate ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کو کوئی مقرر کرتا ہے۔ جو بھی ریٹ ہو یہ تو ان دونوں پارٹیوں کے درمیان طے ہوتا ہے، ویسے competitive rate ہوتا ہے جس میں farmers کا استحصال نہیں ہوتا۔

محترمہ فرحانہ افضل: جناب سپیکر! میں ان سے متفق نہیں ہوں، فیکٹری مالکان اپنی مرضی کے ریٹ لگاتے ہیں انہوں نے monopoly قائم کی ہوئی ہے اور آپس میں ہی مل کر ریٹ طے کر لیتے ہیں، زمینداروں کو اعتماد میں نہیں لیتے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ کاشتکاروں اور مل مالکان کی ایک مجلس بنائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں وہ تو آپ کی تجاویز ہیں۔

محترمہ فرحانہ افضل: جی، ٹھیک ہے۔ میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ وہ ریٹ طے نہیں کرتے اور ان کے جواب سے متفق نہیں ہوں۔ انہوں نے ایک monopoly قائم کی ہوئی ہے اور وہ زمینداروں کو اعتماد میں نہیں لیتے۔ ایک ٹائم ہوتا ہے جس میں فیکٹری والے خود مل جل کر ریٹ طے کر لیتے ہیں اور زمینداروں کو بتا دیتے ہیں کہ ہم نے یہ rate fix کر لیا ہے جس سے زمیندار بہت متاثر ہو رہا ہے اور خاص طور پر کنّو کا کاشتکار بہت زیادہ متاثر ہو رہا ہے۔ میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے جائیں گے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں نے خود بھی farmers کے پاس سرگودھا میں دو تین دفعہ حاضری دی ہے۔ ہم نے farmers کا ایک "کنّو گروپ" بنایا ہے جس کی سربراہی وفاقی پارلیمانی سیکرٹری جناب محسن رانجھا کر رہے ہیں، جو خود بھی کنّو کے ایک بڑے progressive farmers ہیں، وہ جو ہم نے گروپ بنایا ہے۔ وہ سارا farmers کے تحفظ کے لئے ہے۔ ادھر ایک کنّو گروپ بڑا functional ہے، وہ کام کر رہا ہے، وہ export کے معاملات دیکھ رہا ہے، وہ diseases کے معاملات دیکھ رہا ہے اور پیداوار کے معاملات بھی دیکھ رہا ہے۔ اگر کوئی specific complaint ہو یا کوئی example quote کر دی جائے کہ اس جگہ کسی farmer کا ٹھیکیدار کی طرف سے استحصال ہوا ہے تو میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کا action لیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کوئی complaint یا کوئی سپیشل کیس ہے تو بتا دیں؟

محترمہ فرحانہ افضل: جناب سپیکر! میں مانتی ہوں کہ وزیر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میں specific مل مالکان کی بات کر رہی ہوں کہ وہ اپنا ریٹ خود ہی طے کر لیتے ہیں اور زمینداروں کو اعتماد میں نہیں لیتے جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ انہیں اعتماد میں لینا چاہئے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جواب کے جز (ج) میں ہے کہ کنّو کی علیحدہ منڈیوں کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔ میری گزارش ہے چونکہ ضلع سرگودھا پنجاب میں کنّو کی پیداوار میں سرفہرست ہے اس لئے وہاں پر کنّو کی ایک علیحدہ منڈی کی بہت اشد ضرورت ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے بیشتر شہروں سے مختلف قسم کے بیوپاری آ کر یہاں منڈی سے اپنا مال خریدیں تاکہ کاشتکاروں کو اس سے فائدہ حاصل ہو تو محکمہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ہم نے ورلڈ بنک کے تعاون سے Value Chain Analysis کا پراجیکٹ شروع کیا ہے جو near future میں شروع ہونے جا رہا ہے۔ محکمہ اس بارے میں seriously غور کر رہا ہے کہ بھلوال میں کنّو کی منڈی اور ملتان میں mango کی منڈی establish ہونی چاہئے۔ ہم انشاء اللہ اس بارے میں near future ضرور دیکھیں گے۔

محترمہ فرحانہ افضل: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر4238 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4239 بھی جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4278 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4344 جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4345 بھی جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر4401 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی-86 میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4401: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں اور کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں؟

(ب) سال2013 میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا، ان کی پیمائش اور ناموں سے آگاہ کریں؟

(ج) جو کھالہ جات محکمہ کے ناقص ڈیزائن اور تعمیر کی وجہ سے پانی کھیتوں میں پہنچانے سے قاصر ہیں، ان کا ذمہ دار کون ہے؟

(د) کیا حکومت پختہ نہ ہو سکنے والے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل کھالہ جات کی تعداد143 ہے جس میں سے اب تک134 کھالہ جات پختہ تعمیر ہو چکے ہیں جبکہ9 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہوئے ہیں۔

(ب) پی پی-86 میں سال14-2013 میں2 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ہے۔ پیمائش اور ناموں کی تفصیل اس طرح سے ہے:

کھال نمبر	چک نمبر	کل لمبائی	پختہ لمبائی
7062-TF	380ج ب	4,990میٹر	1,331میٹر
20924-R	324ج ب	2,888میٹر	327میٹر

(ج) محکمہ کے علم میں ایسا کوئی کھال نہیں ہے۔

(د) PIPIP پروگرام کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ہے کہ جو کھالہ جات محکمہ کے ناقص ڈیزائن اور تعمیر کی وجہ سے پانی کھیتوں میں پہنچانے سے قاصر ہیں ان کا ذمہ دار کون ہے؟ جواب ہے کہ محکمہ کے علم میں ایسا کوئی کھال نہیں ہے۔ میں ایک سال سے اس ہاؤس کے اندر بار بار عرض کر چکا ہوں، دو مرتبہ سوال آ چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کوئی اور مائیک لے لیں چونکہ میرے تک آپ کی آواز صحیح نہیں آ رہی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے حلقے کے دو دیہات ہیں ان کے اندر ایک کھال ہے جس کی ڈیڑھ کلومیٹر لمبائی ہے وہ محکمے کی طرف سے بنا ہوا ہے۔ میں ایک سال سے اس کے پیچھے لگا ہوں اس پر ایوان میں دو مرتبہ سوال آیا ہے، تحریک التوائے کار بھی آ چکی ہے، میں visit بھی کر چکا ہوں اور آپ نے چھ ماہ پہلے منسٹر صاحب سے فرمایا تھا کہ آپ اس کا کچھ کریں۔ کرنا تو کیا تھا محکمہ تو اس سے ویسے ہی مکر گیا ہے کہ ہمارے علم میں ہی نہیں کہ کوئی کھال ہے۔ اس پر تین چار directive ہو چکے ہیں وہ دیہات بیس بائیس سال سے اس کھال کی وجہ سے اجڑ گئے ہیں اور محکمہ اس کھال کو ماننے سے انکاری ہو گیا ہے۔ یہ ان کا حال ہے تو یہ اس کا کیا کریں گے؟ ابھی تو اس کے ذمہ داران کا بتانا ہے اس کھال پر آج سے پندرہ بیس سال پہلے 80 لاکھ روپے کے قریب لگے تھے لیکن آج تو وہ چار پانچ کروڑ روپے کا ہو گا۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! بہتر ہوتا اگر معزز ممبر اس کھال کا یہاں ذکر کر دیتے تو میرے پاس آج اس کی پوری صورتحال ہوتی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ کھال چک نمبر JB/437 اور JB/439 کو سیراب کرتا ہے اور یہ جھنگ برانچ کے کھیوڑہ مائنر سے نکلتا ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! انہوں نے اس کھال کا حکم فرمایا ہے تو میں اس بارے ضرور پتا کروں گا۔ باقی ان کے سوال کا دوسرا حصہ ذمہ داران سے متعلق ہے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ محکمہ کھال بناتا ہے میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ یہ محکمہ کوئی کھال

نہیں بناتا۔ یہ ایک کمیٹی بنتی ہے جو کہ اس کھال کے حصہ داران پر مشتمل ہوتی ہے ان کے نام ہی بنک میں اکاؤنٹ کھلتا ہے، اس کے صدر، خزانچی کا جائنٹ اکاؤنٹ ہوتا ہے۔ وہی بازار سے مٹیریل لیتے ہیں، وہی مٹیریل خرچ کرنے کے ذمہ دار ہیں، نقشہ بھی وہی پاس کراتے ہیں، ایک تھرڈ پارٹی سے ڈیزائن بھی وہی پاس کراتے ہیں۔ یہ سارا شروع سے لے کر آخر تک کا process ہے اس کمیٹی کے ممبران جو کہ اس گاؤں یا ساتھ والے گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں وہ کھال بنانے کے تمام مراحل کے ذمہ دار ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر کوئی ایسا کھال ہے جو کہ non functional ہے تو میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے بارے visit بھی کریں گے، رپورٹ بھی منگوائیں گے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی بھی کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ یہ سارا کام زمیندار خود کرتے ہیں تو پھر محکمہ واٹر مینجمنٹ کیا کرتا ہے، اس محکمہ کے لئے اربوں روپے کا بجٹ allocate ہوتا ہے اگر یہ سب کام زمیندار نے کرنے ہیں تو پھر محکمہ والے کیا کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: کیا آپ کو اس کا تجربہ نہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے تجربہ ہے تب ہی تو بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف نے جو بات بتائی ہے اس میں آپ کو کیا محسوس ہو رہا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ساری technical assistance محکمہ کی طرف سے فراہم کی جاتی ہے۔ اس محکمہ کے اندر ہزاروں ملازم ہیں اور اس کا specific کام یہی ہے کہ آب رسانی کے لئے کھالہ جات کی تعمیر کرے۔ یہ محکمہ PIPIP پروگرام کے تحت کھالہ جات کو پختہ کرتا ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس سارے process کو transparent رکھنے اور private public partnership کے vision کو آگے بڑھانے کے لئے community کی participation کی جاتی ہے۔ معزز ممبر نے خود دیکھا ہو گا کیونکہ وہ متعدد مرتبہ منتخب ہو کر اسمبلی میں آ چکے ہیں کہ جہاں community کی involvement ہوتی ہے تو وہاں transparency آتی ہے اور بعد میں اس کی حفاظت بھی انہی کے ذمے ہوتی ہے اس لئے community کی participation ہر کام میں ضروری ہے، باقی محکمہ واٹر مینجمنٹ کے بہت سے کام ہیں اور سارا محکمہ ہی زمینداروں

کو assist کرتا ہے۔ اس کمیٹی کو بھی ہمارا محکمہ assist کرتا ہے لیکن کھالہ جات کے حوالے سے decision making محکمہ نہیں کرتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت پختہ نہ ہونے والے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "PIPIP پروگرام کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں"۔ جب زمیندار درخواست لے کر محکمہ کے پاس جاتا ہے تو اسے جواب دیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی funds نہیں یا funds ختم ہو گئے ہیں جبکہ یہاں جواب میں کہا جا رہا ہے کہ زمیندار درخواست دیں۔ لوگ ہمارے کپڑے پھاڑتے ہیں اور پیچھے پھر رہے ہیں اگر محکمہ کے پاس پیسے ہیں تو پھر زمینداروں کو funds نہ ہونے کا کیوں کہا جاتا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ان کا سوال دو حصوں پر مشتمل ہے۔ زیادہ تر وہ لوگ آتے ہیں کہ جن کا one third کھال پختہ ہو چکا ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارا کھال مزید پختہ کیا جائے۔ ورلڈ بنک کے تعاون سے PIPIP پروگرام بنا ہے۔ پنجاب میں کھالہ جات کی کل تعداد 58 ہزار ہے اور اس میں سے ہم 43 ہزار کھالہ جات پختہ کر چکے ہیں اور جو پختہ ہونے سے رہ گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اگلے تین چار سالوں میں ہم انہیں بھی پختہ کر دیں گے۔ زیادہ تر لوگ one third سے زائد کھال پختہ کروانے کی درخواست دیتے ہیں جبکہ ہم فی الحال ایسے کھال پختہ نہیں کر رہے لیکن اس کے لئے ہم نے ورلڈ بنک سے درخواست کی ہے کہ ہمیں allow کیا جائے کہ ہم کھال کو 50 فیصد تک پختہ کر سکیں۔ انشاء اللہ ہم جلد ہی one third سے زائد کھال پختہ کرنے کے حوالے سے آنے والی درخواستوں کو بھی entertain کرنا شروع کر دیں گے۔ اسی طرح جو کھالہ جات بالکل کچے ہیں اُن کو پختہ کرنے کی درخواست refuse نہیں کی جاتی۔ ہمارے پاس اس حوالے سے ample funds available ہیں اور ہم کسی کو refuse نہیں کرتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف ایوان میں یقین دہانی کرا دیں کہ وہ اس حوالے سے ہماری درخواستوں کو entertain کر لیں گے تو میں درخواستیں ان کو پہنچا دیتا ہوں کیونکہ وہاں تو کوئی نہیں سُنتا۔ میری اپنی ذاتی زمین کا کھال ایک فٹ بھی پختہ نہیں ہے۔ مجھے پچھلے دو سال سے یہی جواب دیا جا رہا ہے کہ funds نہیں ہیں۔ میں یہ درخواست وزیر موصوف کو پہنچا دیتا ہوں یہ اس کو entertain کروا دیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اگر وہ سرکاری کھال ہے اور پہلے پختہ نہیں ہوا تو میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ وقفہ سوالات کے بعد منسٹر صاحب کو اس حوالے سے مل لیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کھالہ جات پختہ کئے جاتے ہیں اُن کی اوسط عمر کتنی ہوتی ہے اور جب یہ اپنی عمر پوری کر لیتے ہیں تو ان کو مرمت کرنے یا نئے سرے سے بنانے کے لئے کوئی funds مختص کئے جاتے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے اس مقدس ایوان میں پہلے گزارش کی ہے کہ زمینداروں پر مشتمل کمیٹی کھالہ جات کو بنانے کا فیصلہ کرتی ہے اور محکمہ صرف اس کمیٹی کو assist کرتا ہے۔ اسی طرح کھالہ جات کے بننے کے بعد اس کی مرمت یا دوسرے چھوٹے موٹے مسائل بھی یہی کمیٹی حل کرتی ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ کمیٹی اپنے پاس سے پیسے لگا کر کھالہ جات کی مرمت کرتی ہے یا حکومت کی طرف سے مرمت کے لئے کوئی رقم مہیا کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! کھالہ جات کی مرمت بھی اسی کمیٹی کے ذمے ہے۔

جناب سپیکر: کیا کمیٹی کے پاس اتنے funds ہوتے ہیں کہ وہ کھالہ جات کی مرمت کروا سکے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! کمیٹی نے اپنے funds اکٹھے کئے ہوتے ہیں کیونکہ یہ بات پہلے ہی explain کر دی جاتی ہے۔ ویسے اتنی جلدی مرمت کا کام نہیں نکلتا کیونکہ نیسپاک سے باقاعدہ اس کا design approve کرانے کے بعد construction کا کام کروایا جاتا ہے۔ نیسپاک جو کہ third party ہے وہ construction کے ہر مرحلے کی نگرانی کرتی ہے اس لئے بڑا معیاری کام ہوتا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ جو کھال پختہ ہوتا ہے یا نیا بنتا ہے تو وہ کتنے عرصے کے لئے بنتا ہے؟ دوسرا کمیٹی کے پاس تو کوئی پیسے نہیں ہوتے تو کیا ان کی مرمت کے لئے زمیندار پیسے اکٹھے کر کے دیں گے یا حکومت اپنے وسائل سے ان کھالہ جات کی مرمت کرانے یا دوبارہ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ ہمارے علاقے میں تیس تیس سال پرانے کھالہ جات بنے

ہوئے ہیں اور وہ کیٹیاں بھی ختم ہو گئی ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ ایسے کھالہ جات کی مرمت یا انہیں نئے سرے سے بنانے کے لئے حکومت funds فراہم کرے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے لئے کوئی طریق کار طے کریں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ صوبہ پنجاب میں 58 ہزار کھالہ جات ہیں۔ جب ہم یہ تمام کھالہ جات پختہ کر لیں گے تو پھر معزز ممبر نے جس جانب توجہ مبذول کروائی ہے اس کے لئے بھی ضرور بجٹ مختص کریں گے تاکہ ایسے پرانے کھالہ جات جن کی مرمت درکار ہے ان کی مرمت کروا دی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم جلد ہی اس کے لئے فنڈز رکھیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4402 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے عملہ کی Strength سے متعلقہ تفصیلات

*4402: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا محکمہ زراعت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا عملہ strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) محکمہ کی خالی اسامیوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے، محکمہ ان کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے پاس کاشتکاروں کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے موجود مشینری کی تفصیلات فراہم کریں؟

(د) سال 2013 میں مشینری خرید پر کتنے فنڈز خرچ کئے گئے؟

(ہ) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2013 میں زمینوں کی لیولنگ کے لئے بلڈوزروں کو کتنا ڈیزل فراہم کیا گیا، کیا یہ ضلع کے لئے منظور شدہ بجٹ کے مطابق تھا، اگر نہیں تھا تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کا عملہ یکم اگست 2014 تک مجموعی طور پر strength کے مطابق نہ ہے جس کی وجہ ملازمین کی ریٹائرمنٹ، تبادلے اور بھرتیوں پر پابندی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام شعبہ جات میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 84 ہے جن میں 73 براہ راست بھرتیاں ہیں۔ جونہی بھرتیوں پر پابندی اٹھائی جائے گی توان کو پُر کر لیا جائے گا۔

(ج) محکمہ زراعت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس 30 عدد زرعی مشینری موجود ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ محکمہ زراعت خود مشینری خریدنے کی بجائے کاشتکاروں کو نئی مشینری خریدنے کے لئے 50 فیصد سبسڈی کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

(د) سال 2013 میں محکمہ زراعت نے اپنے لئے نئی مشینری خریدنے کے لئے کوئی فنڈ خرچ نہ کئے۔تاہم مذکورہ سال میں کسانوں کو 50 فیصد سبسڈی پر نئی مشینری خریدنے کی مد میں کل 3 کروڑ 92 لاکھ 30 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) مذکورہ ضلع میں زمینوں کی لیولنگ کے لئے سال 2013 میں حکومت نے 42 ہزار 560 لیٹرز ڈیزل فراہم کیا جس کی رقم 46 لاکھ 81 ہزار 600 روپے بنتی ہے جو کہ محکمہ کی ڈیمانڈ سے کم تھی کیونکہ ڈیمانڈ کے مطابق 89 ہزار 730 لیٹر ڈیزل درکار تھا جس کی رقم 98 لاکھ 70 ہزار 300 روپے بنتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ سال 2013 میں مشینری کی خرید پر کتنے funds خرچ کئے گئے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "سال 2013 میں محکمہ زراعت نے اپنے لئے نئی مشینری خریدنے کے لئے کوئی funds خرچ نہ کئے ہیں"۔ کیا funds خرچ نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ کے پاس موجودہ مشینری ضروریات کے لئے کافی ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس ضلع میں درکار مشینری پوری ہے لیکن ہمیں اپنے resources کے اندر رہتے ہوئے خریداری کرنی ہوتی ہے۔اسی سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "محکمہ زراعت خود مشینری خریدنے کی بجائے کاشتکاروں کو نئی مشینری خریدنے کے لئے 50 فیصد subsidy کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے"۔ محکمہ زراعت کو جو مشینری درکار ہوتی ہے وہ خریدی جاتی ہے لیکن سال 2013 میں کوئی مشینری درکار نہ تھی اس لئے نہیں خریدی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمہ زراعت کے تحت ایک شعبہ ایگریکلچر انجینئرنگ ہے جس کے پاس زمین کو level کرنے کے لئے bulldozer ہوتے ہیں۔اس جواب کی تفصیل میں لکھا گیا ہے کہ ان کے پاس چھ bulldozer ہیں۔زمینوں کو level کرنے یا نئی زمینیں آباد کرنے کے لئے جو لوگ درخواستیں دیتے ہیں کیاان سب کو سال کے اندر bulldozer فراہم کر دیا جاتا ہے اگر نہیں تو کتنے فیصد لوگوں کو bulldozer ملتا ہے اور کتنے فیصد لوگوں کو نہیں ؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ہم first come first serve کی بنیاد پر ان کو deal کرتے ہیں۔ جس ترتیب سے درخواستیں آتی ہیں اسی ترتیب سے ہم ان کو bulldozer کی سروس فراہم کرتے ہیں۔ معزز ممبر کی خدمت میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اس وقت ہمارے پاس پنجاب میں 340 کے قریب bulldozer ہیں جو کہ اپنی average life پوری کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبر تو بلڈوزروں کی تعداد چھ بتا رہے تھے جبکہ آپ 340 کہہ رہے ہیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں تو پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ان کے ضلع میں جو available bulldozer ہیں تو جن زمینداروں نے پہلے سے درخواستیں دی ہوئی ہیں پہلے اُن کا کام کر رہے ہیں جیسے ہی اُن کا کام کر کے فارغ ہوتے ہیں تو اگلے زمیندار کی باری آ جاتی ہے اُس کے بعد پھر اگلے زمیندار کی باری آ جاتی ہے۔ ہم first come, first serve basis پر کام کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس طرح تو پانچ سال بعد کسی کی باری آئے گی اور وہ زندہ ہوا تو اُس کو bulldozer مل جائے گا لیکن میرا سوال تو یہ ہے کہ کتنے فیصد لوگ محروم رہتے ہیں اور کتنے فیصد لوگوں کو bulldozer ملتا ہے ؟ وزیر موصوف خود فرما چکے ہیں کہ ان bulldozers کی عمر پوری ہو چکی ہے اگر ان کی عمر پوری ہو چکی ہے اور جیسے انہوں نے پہلے جواب میں فرمایا ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق خریدتے ہیں اگر اُن bulldozers کی عمر پوری ہو چکی ہے تو پھر اُن bulldozers کو خریدنے کی ضرورت کب ہونی ہے ؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ بجا ہے کہ اُن bulldozers کی عمر پوری ہو چکی ہے جس کی وجہ سے summary move کر دی گئی ہے اور نئے bulldozers خریدنے کے لئے سوچ رہے ہیں لیکن ہمارے پاس جتنے bulldozers ہیں ان میں سے 90 فیصد کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب امجد علی جاوید صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ time ختم ہو گیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ آج کے سوالات بھی مکمل ہو گئے ہیں لہذا وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ٹیوب ویلز شمسی توانائی پر چلانے کی تفصیلات

*1243: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت شمسی توانائی پر چلنے والے ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ پر کب تک عملدرآمد ہو گا؟

(ج) اس منصوبہ کے لئے کیا معیار تشکیل دیا گیا ہے جسے پورا کر کے شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلز حاصل کرنے کا خواہشمند کسان یہ ٹیوب ویل حاصل کر سکے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) حکومت فی الوقت توانائی کے متبادل ذرائع کو ترجیح دے رہی ہے جس میں بائیو گیس سے چلنے والے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ شامل ہے۔ اس منصوبے کے تحت پنجاب میں ایک لاکھ بائیو گیس ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ فی الحال شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(ب) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) اس کا جواب بھی جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

کھالہ جات کو پختہ کرنے پر فی میٹر لاگت و دیگر تفصیلات

*2455: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی حکومت کے زیر اہتمام کھالہ جات کو پختہ کرنے پر فی میٹر کتنی لاگت حکومت ادا کرتی ہے۔ فی الوقت ادائیگی کس پیمانے سے کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کھالہ جات کو پختہ کرنے کے نام پر خاصی رقم خورد برد کر لی جاتی ہے حکومت نے بروقت اور درست ادائیگی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے اور قواعد و ضوابط طے کئے گئے ہیں؟

(ج) پنجاب کے تمام کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے اور اس کی کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) محکمہ زراعت کا شعبہ اصلاح آبپاشی کھال کی پختگی کے لئے کاشتکاروں کو تمام تعمیراتی سامان بشمول اینٹیں، سیمنٹ، ریت، نکہ جات وغیرہ کی کل لاگت بطور مالی اعانت فراہم کرتا ہے جبکہ متعلقہ حصہ داران کچے کھال کی اصلاح اور پختہ حصے کی تعمیر کے لئے راجوں، مزدوروں کا خرچہ برداشت کرتے ہیں۔اس وقت اوسطاً فی میٹر لاگت تقریباً 1300 سے 1500 روپے تک ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ کھالہ جات کی اصلاح / پختگی میں کوئی رقم خورد برد کی جاتی ہے۔ کھالہ جات کی اصلاح کے لئے شفاف طریق کار وضع کیا گیا ہے جو اس طرح سے ہے

کھال کے جملہ حصہ داران اپنی انجمن آبپاشاں کی تشکیل دیتے ہیں اور اپنے حصے کی رقم انجمن آبپاشاں کے صدر اور خزانچی کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرواتے ہیں۔ کھال کا سروے اور ڈیزائن مشاورتی ادارے سے پاس ہونے کے بعد گورنمنٹ اپنے حصہ کی رقم کی پہلی قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے چونکہ کھال کو پختہ کرنے سے پہلے کچے کھال کی اصلاح کی جاتی ہے جس میں کھال کے کناروں کو ہموار کرنا، نکے بنانا اور کھال کی سمت کو بہتر کرنا وغیرہ شامل ہے اس لئے کچے کھال کی اصلاح کے کام کا 100 فیصد اور کھال کے پختہ کرنے کی اصلاح کا کام 40 فیصد مکمل ہونے پر حصہ داروں کے ذمہ کی بقایا رقم مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادی جاتی ہے جس پر مشاورتی ادارے کی منظوری کے بعد حکومت اپنے حصہ کی دوسری قسط انجمن کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

پختہ اصلاح کا کام مکمل ہونے، مشاورتی ادارہ کی چیکنگ اور تکمیلی رپورٹ کے بعد حکومت اپنے حصے کی تیسری اور آخری قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادیتی ہے۔ پختگی کا کام

مکمل ہونے کے بعد کھال کو انجمن آبپاشاں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جو کہ اس کی دیکھ بھال اور ٹوٹ پھوٹ کے ذمہ دار ہوتی ہے۔

(ج) پنجاب میں 58,000 نہری کھالہ جات ہیں جس میں سے اب تک 43,720 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں۔ "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت پورے صوبے میں پانچ سالوں 13-2012 تا 17-2016 میں مزید 5,500 کھالا جات کی اصلاح کی جائے گی۔ حکومت پنجاب کی کوشش ہے کہ تمام نہری کھالہ جات کی اصلاح جلد از جلد مکمل کر لی جائے۔

فیصل آباد: ایگرانومی (فاریج پروڈکشن ریسرچ فارم) کے اخراجات و آمدن و دیگر تفصیلات

*2457: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایگرانومی (فاریج پروڈکشن) فیصل آباد کے پاس پانچ ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ ہے؟

(ب) اس زرعی ریسرچ فارم پر 13-2012 میں کل کتنا خرچ ہوا اور کل کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) اس ریسرچ فارم کے انچارج کون ہیں اور ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے۔ کب سے تعینات ہیں۔ وہاں کتنے ماہرین اور ریسرچ فیلوز کام کر رہے ہیں۔ ان کی تحقیقات سے ہمارے زرعی شعبہ کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ کیا اس ریسرچ فارم کی تمام زمین آباد ہے جو زمین پٹہ پر دی گئی ہے وہ کتنے افراد کو دی گئی ہے سالانہ پٹہ کیا وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) فیصل آباد میں شعبہ ایگرانومی کے تحت چلنے والے فارم کا نام "گورنمنٹ سیڈ فارم فیصل آباد" ہے جس کا کل رقبہ 175 ایکڑ 11 کنال اور 17 مرلے ہے۔

(ب) چونکہ شعبہ ایگرانومی کے تحت فیصل آباد، خانیوال، بہاولپور، فاروق آباد (ضلع شیخوپورہ) اور کروڑ (ضلع لیہ) کا بجٹ اکٹھا وصول ہوتا ہے لہٰذا دوسرے اضلاع میں کام کرنے والے شعبہ جات کو علیٰحدہ علیٰحدہ بجٹ دے دیا جاتا ہے چونکہ وہ خود DDO ہیں ان کے پاس خرچ کرنے کی پاورز ہوتی ہیں جبکہ فیصل آباد میں کام کرنے والے تمام سربراہان شعبہ جات کے

پاس خرچ کرنے کی پاورز نہیں ہیں اس لئے ڈائریکٹر ایگرانومی خود خرچ کرتا ہے لہٰذا مذکورہ ریسرچ فارم کا علیحدہ خرچہ نکالنا ممکن نہ ہے۔

سال 13-2012 کے دوران آمدن 20 لاکھ روپے ہوئی جو کہ کل آمدن کا 40 فیصد ہے جو کہ محکمہ کو موصول ہوا۔

(ج) گورنمنٹ سیڈ فارم فیصل آباد کا ایڈمنسٹریٹر اور فنانشل کنٹرول عبدالستار، ڈائریکٹر ایگرانومی کے پاس ہے تاہم فارم کے انتظامی امور کو چلانے کے لئے وہاں پر ایک اسسٹنٹ ایگرانومسٹ اور ایک اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر تعینات ہے۔ ان تمام حضرات کی تعلیمی قابلیت ایم ایس سی (ایگریکلچر) ہے۔ اس وقت مسٹر فیاض احمد اسسٹنٹ ایگرانومسٹ بطور انچارج فارم کام کر رہے ہیں جنہوں نے 8۔اپریل 2013 کو اس فارم پر اپنی ڈیوٹی جائن کی۔ دیگر عملے کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (ایگریکلچر آفیسر)	1
2	فیلڈ اسسٹنٹ	2
3	سینئر کلرک	1
4	ٹریکٹر ڈرائیور	1
5	مکینک	1
6	بلیک سمتھ (لوہار)	1
7	ٹریکٹر کلینر	1
8	چوکیدار	4
9	نائب قاصد	1
10	بیلدار	16
11	سویپر (خاکروب)	1
12	کل تعداد	31

جہاں تک اس فارم سے زرعی شعبہ کو ہونے والے فوائد کا تعلق ہے اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ یہ سیڈ فارم ہے جہاں پر مختلف فصلات کے بیج کی پیداوار لی جاتی ہے اور یہ بیج مختلف کسانوں کو فروخت کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اعلیٰ اور اچھی پیداوار حاصل کی جاتی ہے۔ اس فارم پر اس وقت 23 پٹہ دار کاشتکاری کر رہے ہیں۔ فارم کی ساری زمین آباد ہے پٹہ کی تجدید کے لئے کوئی رقم موصول نہیں کی جاتی۔

صوبہ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے سرپرائز وزٹ اور بے قاعدگیوں کی نشاندہی و دیگر تفصیلات

*2898: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت پنجاب نے اپنی تعیناتی کے دوران صوبہ کی کتنی مارکیٹ کمیٹیوں کے surprised visit کئے اور یہاں پر کون کون سی بے قاعدگیوں کی نشاندہی کی گئی اور ان کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) صوبہ کی کتنی مارکیٹ کمیٹیوں کے کون کون سے افسران واہلکاران کے خلاف بے قاعدگیوں اور کرپشن کی بناء پر کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، ان افسران واہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کتنے افسران واہلکاران ایسے ہیں جن کے خلاف ہونے والی کارروائیاں روک دی گئیں ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ و مارکیٹ کے نام سے آگاہ کریں؟

(د) ان افسران واہلکاران کے خلاف ہونے والی کارروائی کو کس اتھارٹی کی سفارش پر روکا گیا، ان کا نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت پنجاب کی مارکیٹنگ کمیٹیوں کے علاوہ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ ونگ کے کام کی نگرانی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تعیناتی کے دوران اب تک 25 سے زائد مارکیٹ کمیٹیوں کے سرپرائز وزٹ کئے اور وہاں پر ہونے والی بے قاعدگیوں کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی اور مختلف ہدایات جاری کیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن افسران واہلکاران کو سزا دی گئی ان کی مارکیٹ کمیٹی وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی افسر یا اہلکار کے خلاف ہونے والی کارروائی نہیں روکی گئی۔ سوائے مارکیٹ کمیٹی شاہ جیونہ کے ملازمین کے خلاف عدالت کے حکم پر کارروائی ملتوی کی گئی۔

(د) اس جز کا جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع سرگودھا: کنّو کی فصل کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3215: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنو ہمارے صوبہ پنجاب اور بالخصوص سرگودھا ضلع کی انتہائی اہم فصل ہے جس کی ایکسپورٹ سے سالانہ اربوں روپے زرمبادلہ ہمارے ملک میں آتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے مناسب توجہ نہ دینے کی صورت میں یہ فصل اور کاشتکار نہایت بدحالی کا شکار ہیں؟

(ج) کیا مستقبل قریب میں حکومت اس فصل اور اس کے کاشتکاروں کو معاشی بدحالی سے بچانے کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیرزراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ ضلع سرگودھا کے سٹرس پھلوں کے زیرکاشت رقبہ میں کنّو کاشت و پیداوار کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہونے کی وجہ سے دوسرے سٹرس پھلوں سے زیادہ اہمیت کا حامل اور اہم برآمدی پھل ہے جس کی برآمدگی سے اربوں روپے زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

(ب) پچھلے سال کوٹ مومن اور بھلوال کے کچھ علاقوں میں Citrus Scab بیماری کا باغات پر حملہ ہوا۔ اس سلسلہ میں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ 70 فیصد سے زائد باغات بہتر حالت میں ہیں اور ایران، روس، انڈونیشیا اور ملائیشیا کو پھل کی برآمد جاری ہے۔ سال 14-2013 میں گزشتہ سال 13-2012 کی نسبت 3 فیصد سے زیادہ کنّو برآمد ہوا۔ Citrus Scab بیماری گزشتہ دو سالوں میں ان باغات میں دیکھنے میں آئی ہے جن کی عمر 40 سال سے زائد ہے جن میں زائد پانی لگایا گیا ہے جو کہ ہوا میں نمی کے اضافے کا باعث بنا اور ان باغات کی مناسب دیکھ بھال بھی نہیں کی گئی۔

(ج) جی ہاں! اس فصل کو بیماریوں سے بچانے کے لئے محکمہ نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

- اس بیماری کے خلاف آگاہی کے لئے 597 دیہاتوں میں باغبان حضرات کی ٹریننگ ورکشاپس کا بندوبست کیا گیا جس میں 2622 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔
- شعبہ توسیع کے فیلڈ افسران کو بھی پلانٹ پتھالوجی کے ماہرین نے ٹریننگ دی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ باغبان حضرات کو اس بیماری کے بارے میں آگاہ کر سکیں۔

- ای ڈی او زراعت کے دفتر میں ایک انفارمیشن سیل قائم کیا گیا جس میں باغبانوں کو ٹیلی فون کے ذریعے راہنمائی مہیا کی جاتی رہی۔
- اس بیماری سے بچاؤ کے لئے تفصیلی پمفلٹ بھی کافی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔
- Fruit Fly کے خاتمے کے لئے 227 ملین روپے کا ایک پراجیکٹ بھی شروع کیا گیا ہے۔

مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*3358: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ لکھپت مارکیٹ کمیٹی لاہور کب بنائی گئی تھی؟

(ب) اس کا دفاتر کہاں پر ہے؟

(ج) اس مارکیٹ کمیٹی کی سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن سال وار بتائیں؟

(د) اس کی ان سالوں کی آمدن کی تفصیل اور آمدن کے ذرائع کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس کے ملازمین کی تعداد کتنی ہیں، ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(و) اس مارکیٹ کمیٹی کی اراضی اور دکانوں کی تفصیل مع جگہ وار بتائیں؟

(ز) اس مارکیٹ کمیٹی کی گاڑیوں کی تفصیلات بتائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت لاہور 1977 کو بنائی گئی تھی۔

(ب) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کا دفتر پہلے کوٹ لکھپت میں تھا اب چونکہ نئی سبزی و پھل منڈی کاچھا (گجومتہ) قصور روڈ لاہور منتقل ہو چکی ہے لہٰذا اس کمیٹی کا دفتر بھی گجومتہ منتقل ہو گیا ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت کی مذکورہ سالوں کی کل آمدن 83 کروڑ 15 لاکھ 75 ہزار 837 روپے رہی۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	آمدن (روپوں میں)
2010-11	8 کروڑ 63 لاکھ 39 ہزار 478
2011-12	36 کروڑ 76 لاکھ 1 ہزار 96
2012-13	37 کروڑ 76 لاکھ 35 ہزار 263

(د) مذکورہ سالوں کی آمدن (روپوں میں) اور ذرائع کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کے ملازمین کی کل تعداد38ہے۔عہدہ اور گریڈ وار تفصیل(ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کی اراضی کی تفصیل مع جگہ(و)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) مارکیٹ کمیٹی کی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ دوٹریکٹر۔ایک چھوٹا میسی فرگوسن SLF-6117اور بڑا میسی فرگوسن LXC-3475مع بکٹ۔

2۔ دوٹرالیاں۔

3۔ ایک پانی کی ٹینکی۔

4۔ ایک عدد کلٹس کار LRP-6515چالو حالت میں ہے۔

5۔ ایک پجارو LHY-5482جو کہ ناکارہ ہے۔

لاہور:پختہ کھالہ جات کی تعداد و متعلقہ دیگر تفصیلات

*3415:جناب شہزاد منشی:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں اور کون کون سے موضع/دیہات کے کھالہ جات پختہ نہ ہیں؟

(ب) سال12۔2011اور13۔2012ضلع لاہور میں کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے،ان کے نمبر، موضع/گاؤں کانام مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کون کون سے کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے،ان کھالوں کے نمبر، موضع کا نام اور تخمینہ لاگت مع ان پر ہونے والے کام کی تفصیل اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں،کیا حکومت ان کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع لاہور میں کھالہ جات کی کل تعداد 479 ہے جن میں سے 423 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی ہو چکی ہے جبکہ 56 کھالہ جات ایسے ہیں جن کی اصلاح و پختگی ہونا باقی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں بالترتیب 13 اور 11 کھالہ جات پختہ تعمیر کئے گئے۔ان کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلع لاہور میں 15 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کرتی تاہم اس کام کے لئے راجوں اور مزدوروں کے کل اخراجات بذمہ حصہ داران کھال ہوتے ہیں جو وہ خود ہی اکٹھے کر کے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکاروں کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ ضلع میں 56 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں۔

حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ غیر اصلاح شدہ کھالہ جات کی آئندہ سالوں میں اصلاح کی جائے گی بشرطیکہ متعلقہ زمینداران اس کام کے لئے درخواست دیں، اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کر لیں۔

نئی ریسرچ کے لئے ٹریننگ کے بارے میں تفصیلات

*3504: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زراعت کے عملہ کو بھرتی کرنے کے بعد کوئی ٹریننگ نہ دی جاتی ہے جس کے باعث زراعت کا عملہ نئی ریسرچ کے بالکل قابل نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زراعت ایک ترقی پذیر شعبہ ہے، نئی ریسرچ پیداوار میں معاون ثابت ہوتی ہے لیکن زراعت کا عملہ نئی ریسرچ سے روشناس نہ ہونے کے باعث کاشتکاروں کو مفید مشورہ دینے سے قاصر ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زراعت پر نیا لٹریچر کاشتکاروں کو کبھی تقسیم نہ کیا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت زراعت کے عملہ کو نئی ریسرچ کے لئے ٹریننگ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ بھرتی کے بعد زراعت کے عملہ کو تربیت نہیں دی جاتی ہے۔ محکمہ زراعت میں تحقیق کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے منتخب شدہ افسران کم از کم M.Sc(Hons) ہوتے ہیں اور ان کی ڈگری اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی ہے جب تک وہ نئی تحقیق کر کے اس پر مقالہ نہ لکھ لیں۔ جب سروس شروع کرتے ہیں تو ان کو ماہر سینئر افسران کے ساتھ منسلک کر کے نئی تحقیق کرنے کے بارے میں مکمل ٹریننگ دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ہر موسم ربیع اور خریف کے آغاز پر ریفریشر کورسوں / ورکشاپوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں محکمہ شعبہ ریسرچ اور توسیع کے ماہرین اہم فصلات مثلاً گندم، چاول، کماد اور کپاس کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں ماسٹر ٹرینرز کو تربیت دیتے ہیں جو کہ واپس جا کر اپنے اپنے ضلع میں فیلڈ عملہ کو ویسی ہی تربیت دیتے ہیں جو کہ سارا سال جاری رہتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ زراعت کا شعبہ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے اور نئی ریسرچ پیداوار میں معاون ثابت ہوتی ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ زراعت کا عملہ نئی ریسرچ سے روشناس نہ ہے اور کاشتکاروں کو مفید مشورے دینے سے قاصر ہے۔ زراعت کا عملہ زراعت کے شعبہ میں ہر نئی تحقیق بارے بالکل آگاہ ہے اور عمل پیرا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زراعت پر نیا لٹریچر کاشتکاروں میں کبھی تقسیم نہ کیا ہے کیونکہ محکمہ زراعت کا شعبہ انفارمیشن باقاعدگی سے پندرہ روزہ زراعت نامہ شائع کر رہا ہے جس میں جدید ریسرچ کے بارے میں مضامین کے علاوہ نئی تحقیق سے متعلقہ مفید مشورے بھی شامل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں زرعی ریسرچ سے متعلقہ ہر شعبہ اپنی اپنی فصل کے بارے میں لٹریچر پمفلٹ کی شکل میں شائع کروا کر کاشتکاروں کو مہیا کر رہا ہے۔

(د) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

فیصل آباد میں مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3617: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں مارکیٹ کمیٹیاں کتنی ہیں اور کتنی سبزی منڈیاں ہیں؟

(ب) اس وقت ان مارکیٹ کمیٹیوں اور سبزی منڈیوں کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں اور سبزی منڈیوں میں دکانوں کی تعداد کتنی ہے، ان کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کی آمدن بتائیں؟

(د) ان دو سالوں کے دوران ان مارکیٹ کمیٹیوں نے کون کون سے ترقیاتی کام کروائے؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے کسانوں اور کاشتکاروں کو کیا کیا سہولیات مہیا کی ہوئی ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کی حدود میں دو مارکیٹ کمیٹیاں، مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ اور مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن موجود ہیں جبکہ تین عدد سبزی منڈیاں سبزی منڈی تاندلیانوالہ، سبزی منڈی ماموں کانجن اور سبزی منڈی مریدوالہ واقع ہیں۔

(سبزی منڈی مریدوالا مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کے نوٹیفائیڈ ایریا میں واقع ہے۔ تاہم یہ علاقہ تحصیل سمندری میں واقع ہے)

(ب) مذکورہ مارکیٹ کمیٹیوں اور سبزی منڈیوں میں 33 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) سبزی منڈی تاندلیانوالہ میں بارہ عدد دکانیں اور سبزی منڈی ماموں کانجن میں آٹھ عدد دکانات واقع ہیں جبکہ سبزی منڈی مریدوالہ میں بارہ عدد دکانات ہیں۔

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	کرایہ	میزان
12۔2011	33 لاکھ 55 ہزار 55	12 لاکھ 4 ہزار 780	1 لاکھ 39 ہزار 492	8 لاکھ 34 ہزار 634	55 لاکھ 33 ہزار 961
13۔2012	20 لاکھ 41 ہزار 541	6 لاکھ 84 ہزار 305	56 ہزار 318	10 لاکھ 64 ہزار 203	38 لاکھ 46 ہزار 367

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن

آمدن (روپوں میں)

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	میزان
12۔2011	31 لاکھ 20 ہزار 111	5 لاکھ 9 ہزار 570	36 ہزار 178	36 لاکھ 65 ہزار 859
13۔2012	32 لاکھ 56 ہزار 210	5 لاکھ 55 ہزار 82	79 ہزار 655	38 لاکھ 90 ہزار 947

(د) مذکورہ مارکیٹ کمیٹیوں میں ترقیاتی کام کی ضرورت نہ تھی لہذا ان دو سالوں میں کوئی ترقیاتی کام نہ کیا گیا۔

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں میں کسانوں اور کاشتکاروں کو ٹھنڈے پانی کی سہولت، ٹینٹ کرسیاں، چارپائیاں، پانی کے نلکے، اور الیکٹرک کولر وغیرہ مہیا کیے ہوئے ہیں۔

جھنگ: شور کوٹ میں زراعت کی ترقی سے متعلقہ تفصیلات

*3787: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ میں جنوری 2008 تا دسمبر 2013 زراعت کی ترقی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے، مذکورہ عرصہ میں کتنی مشینری خریدی گئی، زراعت کی ترقی کے لئے کتنا فنڈ جاری ہوا اور کتنا خرچ ہوا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ میں محکمہ زراعت کی طرف سے مذکورہ عرصہ میں زراعت کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

- 2008-09 میں پیداواری مقابلہ برائے گندم میں سب سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے کاشتکاروں میں پہلا انعام ٹریکٹر، دوسرا ریپر اور تیسرا انعام پیٹر انجن تقسیم کیا گیا۔
- 2008-09، 2009-10، 2012-13 میں کل 22 ربیج ڈرل، 44 بینڈ پلیسمنٹ ڈرل، 8 سیڈ گریڈر اور 510 سپرے مشینیں خریدیں جو کاشتکاروں کو 50 فیصد سبسڈی پر دی گئیں۔
- اسی عرصہ کے دوران 23 واک ٹنل 1 لاکھ 60 ہزار روپے، 25 پست ٹنل 60 ہزار روپے فی ٹنل سبسڈی پر کاشتکاروں کو دی گئیں جس پر 51 لاکھ 80 ہزار روپے لاگت آئی۔
- گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت 210 ٹریکٹر کاشتکاروں کو 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے گئے جس پر 4 کروڑ 20 لاکھ روپے لاگت آئی۔
- 119 کھالہ جات کی اصلاح کی گئی جس پر 7 کروڑ 71 لاکھ 31 ہزار 826 روپے خرچ ہوئے۔
- 22 لیزر لینڈ لیولر بذریعہ قرعہ اندازی کسانوں کو فراہم کئے گئے جن پر 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی یونٹ کے حساب سے مبلغ 49 لاکھ 50 ہزار روپے کی مالی اعانت فراہم کی گئی۔
- چھ جگہوں پر 72 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ اور سپرنکلر نظام آبپاشی کی تنصیب عمل میں لائی گئی جس کے لئے حکومت کی طرف سے 55 لاکھ 65 ہزار 668 روپے بطور مالی اعانت فراہم کئے گئے۔
- 57 لاکھ 69 ہزار 101 روپے کی سبسڈی سے ہموار زمین کے لئے bulldozer کی مدد سے 7213 گھنٹے کام کیا گیا جس سے 720 ایکڑ رقبہ ہموار کیا گیا۔
- زیر زمین پانی کی کوالٹی اور مقدار جانچنے کے لئے بذریعہ الیکٹرک رزسٹیوٹی میٹر 20 عدد زمینی پانی کے سروے کئے گئے۔
- 2 لاکھ 50 ہزار روپے کی سبسڈی سے 5 عدد فیملی سائز بائیو گیس پلانٹ نصب کئے گئے۔
- 7 لاکھ 47 ہزار 926 روپے کی سبسڈی سے ایک بائیو گیس پلانٹ پر ٹیوب ویل نصب کیا گیا۔

- 64لاکھ 82 ہزار روپے کی سبسڈی سے مختلف نوعیت کے 93 زرعی آلات بشمول چیزل پلو (Chisel Plow)، ایم بی پلو(Mould Board Plow)، ڈسک ہیرو(Disc Harrow)،روٹاویٹر(Rotavator)50فیصد سبسڈی پر زمینداروں کو فراہم کئے گئے۔
- 35عدد ٹیوب ویل بور کئے گئے۔
- 09۔2008اور10۔2009 میں فوڈ سکیورٹی پروگرام کے تحت 58 عدد نمائشی پلاٹس گندم کی زیادہ پیداوار کے لئے لگائے گئے۔
- کچن گارڈننگ کے فروغ کے لئے ہر موسم میں5عدد نمائشی پلاٹ لگائے گئے اور ہر سال5,5مرلے پر8سبزیوں کی کاشت کے لئے1000پیکٹ بیج سبزیات رعائتی نرخوں پر فراہم کئے گئے۔
- کیڑوں مکوڑوں سے بچاؤ کے لئے پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی۔

جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ہے محکمہ زراعت اپنی بجائے کسانوں کو نئی مشینری خریدنے کے لئے سبسڈی فراہم کرتا ہے۔

مذکورہ عرصے کے دوران تحصیل شورکوٹ میں زراعت کی ترقی کے لئے کل 14 کروڑ80 لاکھ76ہزار521روپے کا فنڈ جاری ہوا جو کہ سارا خرچ ہوگیا۔

شورکوٹ:حلقہ پی پی۔80میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3788:جناب خالد غنی چودھری:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔80شورکوٹ میں کتنے کھالہ جات ہیں، کتنے پختہ اور کتنے پختہ نہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سال میں پختہ کھالہ جات پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کھالے کا نمبر اور گاؤں کا نام مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت مذکورہ حلقہ میں کن کن کھالوں پر کام جاری ہے اور جو کھالہ جات پختہ نہیں کیا حکومت ان تمام کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک،اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پی پی۔80شورکوٹ میں کل352 کھالہ جات ہیں جن میں سے اب تک 344 کھالہ جات پختہ ہو چکے ہیں جبکہ 8 کھالہ جات ابھی پختہ نہ ہوئے ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں مذکورہ حلقے میں119 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی پر 7 کروڑ71لاکھ 31ہزار826روپے خرچ ہوئے۔ کھالے کا نمبر، گاؤں کا نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) رواں سال2013-14 میں تحصیل شور کوٹ حلقہ پی پی۔80 میں جو8 کھالہ جات پختہ نہیں ہوئے تھے ان میں سے دو پر کام جاری ہے۔ باقی کھالہ جات حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ"(PIPIP) کے تحت آئندہ سالوں میں مکمل کئے جائیں گے بشرطیکہ متعلقہ زمینداران اس کام کے لئے درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

سرگودھا: کچے کھالہ جات اور پختہ کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4278: چوہدری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں؟

(ب) سال2010-11 اور2012-13 میں مذکورہ حلقہ کے کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں، ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(د) مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں کل287 کھالہ جات میں سے268 کھالہ جات پختہ ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں13 کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں۔ کھال نمبر، گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رواں سال2013-14 میں10 کھالہ جات پر پختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کوئی رقم

وصول نہیں کی جاتی البتہ کھال کی پختگی پر راج، مزدوروں کی مزدوری اور کچے کھال کی اصلاح زمینداران کے ذمہ ہوتی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں صرف 19 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں۔ البتہ پنجاب حکومت کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

بہاولنگر: تحصیل فورٹ عباس میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4344: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں ان کی پیمائش کیا ہے اور کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں اور ان کی پیمائش کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان نہ پختہ کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہے تو کب تک؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں تحصیل فورٹ عباس میں کتنے کھالوں کو پختہ کیا گیا۔ ان کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کل 542 کھالہ جات ہیں جن میں سے 502 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں اور ان کی کل لمبائی 18 لاکھ 55 ہزار 419 میٹر اور ان کے پختہ حصوں کی لمبائی 4 لاکھ 27 ہزار 541 میٹر ہے جبکہ 40 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہوئے ہیں۔ جن کی لمبائی ایک لاکھ 20 ہزار میٹر ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت باقی کھالہ جات، جن کے زمینداران / حصہ داران اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کر لیں گے، کو آئندہ سالوں میں مکمل کیا جائے گا۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں تحصیل فورٹ عباس میں 25 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تعداد کھالہ جات
1	2008-09	3عدد
2	2009-10	4عدد
3	2010-11	9عدد
4	2011-12	3عدد
5	2012-13	6عدد
	میزان	25عدد

کھال وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولنگر: فورٹ عباس میں سبزی و پھل منڈی سے متعلقہ تفصیلات

*4345: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس شہر میں کوئی نوٹیفائیڈ سبزی و پھل منڈی نہ ہے؟

(ب) اگر جواب نہ میں ہے تو کیا حکومت سبزی و پھل منڈی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) اگر مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کے پاس سبزی و پھل منڈی بنانے کے لئے فنڈز موجود ہیں تو اس سے سبزی و پھل منڈی بنائے جانے میں کیا رکاوٹ ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس سٹی فورٹ عباس میں سبزی و پھل منڈی بنانا چاہتی ہے۔ چونکہ وہاں پر سرکاری زمین دستیاب نہ ہے اس لئے زرعی مارکیٹنگ رولز 1979 کے رول 67 کے تحت پرائیویٹ رقبہ حاصل کرنے کی کوشش جاری ہے۔ (اس قانون کے تحت کوئی بھی شخص 100 روپے فی مرلہ کے حساب سے مارکیٹ کمیٹی کو اپنا رقبہ ٹرانسفر کر سکتا ہے اور منڈی میں دکانوں / پلاٹوں کی نیلامی سے حاصل ہونے والی آمدن میں 1/3 حصہ بھی اسے ملتا ہے) جونہی محکمہ کو 67 rule کے تحت رقبے کی آفر ہوتی ہے تو مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس شہر فورٹ عباس میں سبزی و پھل منڈی بنا دے گی۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ فنڈز کی کمی کے باعث 67 rule کے تحت سبزی و پھل منڈی کے لئے رقبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جونہی یہ آفر ہوتی ہے تو مذکورہ منڈی فورٹ عباس شہر میں قائم کر دی جائے گی۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری محمد اکرم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ہائرایجوکیشن پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرم: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

The Punjab Higher Education Commission Bill 2014, Bill No. 27 of 2014

کے بارے مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب چودھری عامر سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 14 / 237 اور 14 / 728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 14 / 237 اور 14 / 728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 14 / 237 اور 14 / 728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 14 / 237 اور 14 / 728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

مارکیٹ کمیٹی کنگن پور ضلع قصور کے عملہ کی ملی بھگت سے تین کنال کے پلاٹ پر لینڈ مافیا کا قبضہ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ کے اندر قصبہ کنگن پور کی مارکیٹ کمیٹی کے دفتر میں تین / ساڑھے تین کنال کا ایک پلاٹ ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کے افسران نے ملی بھگت سے ایک قبضہ گروپ کو وہ پلاٹ handover کر دیا ہے۔ وہاں پر تین دن پہلے تک تازہ ترین information یہ تھی کہ اُس قبضہ گروپ نے وہاں پر ٹرکوں کا اڈا بنانا ہے اور اُنہوں نے اُس پلاٹ کی سائیڈوں پر بانس لگانے شروع کر دیئے ہیں۔ وہاں پر رکشے اور ریڑھیاں کھڑے ہوتے تھے اور اُس گروپ نے فی رکشا اور فی ریڑھی یومیہ دس روپے بھتہ لینا بھی شروع کر دیا ہے۔ میں وہاں موقع پر خود گیا ہوں، وہاں نائب تحصیلدار صاحب بھی آئے ہیں میں نے اے سی چونیاں اور ڈی سی او قصور کو بھی اس سارے معاملہ کے حوالہ سے intimate کیا ہے۔ وہاں سے مجھے یہ جواب ملا ہے کہ کنگن پور مارکیٹ کمیٹی کے سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس پلاٹ کا باقاعدہ ٹینڈر کیا ہے، bidding ہوئی ہے اور bidding process کے بعد اُن لوگوں کو ہم نے یہ پلاٹ ٹھیکے پر دے دیا ہوا ہے۔ میں نے اُن سے کم از کم آدھا گھنٹہ اس بات کی request کی، منت کی اور بحث کی کہ آپ مجھے اخبار کا وہ اشتہار دکھا دیں، مجھے وہ bidding process دکھا دیں جس کے تحت یہ کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت صاحب! سردار صاحب کی بات غور سے سُن کر اُس پر عملدرآمد بھی کرائیں۔ سردار صاحب! آپ وزیر صاحب سے مل لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ وزیر صاحب سے صرف یہ کہہ دیں کہ وہاں سے رپورٹ منگوا کر آپ کو دے دیں یا مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ وزیر صاحب سے مل لیں وہ وہاں سے معلومات لے کر آپ کو بتا دیں گے پھر اگر رپورٹ پیش کرنی ہوئی تو کر لیں گے۔ جی، میں آپ کو ایک خوشخبری دے رہا ہوں۔ اس معزز ایوان کے ایم پی اے جمیل حسن خان منج الحمدللہ آج ایوان میں تشریف لائے ہیں آپ سب کے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ ہم اُن کو welcome کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جمیل حسن خان صاحب کو خیریت کے ساتھ اسمبلی کے اندر آنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ کل میں نے یہ بات اُٹھائی تھی کہ پی آئی اے نے کرائے بڑھا دیئے ہیں جس پر آپ نے مہربانی کرتے ہوئے کہا کہ اس پر تحریک التوائے کار لے کر آئیں تو میں اس پر انشاء اللہ تعالیٰ تحریک التوائے کار لے کر آؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، اس پر آپ قرار داد لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت ملک کے اندر گیس کا بحران ہے تو کھانا پکانے اور دیگر ضروریات کے لئے اس کے alternative LPG use ہوتی ہے۔ اس وقت international market کے اندر LPG کی جو قیمت ہے اُس کے مطابق اس کو مارکیٹ میں 96 روپے فی کلو available ہونا چاہئے لیکن اس وقت LPG مافیا نے اس کا ریٹ 250 روپے تک پہنچا دیا ہے۔ میں حکومت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی governance کدھر ہے؟ کس نے اس کو چیک کرنا ہے اور کس نے اس کے rates کو دیکھنا ہے؟ ایک طرف گیس نہیں آ رہی دوسری طرف LPG مافیا نے اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر اس کی قیمت 250 روپے پر پہنچا دی ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس کا بروقت نوٹس لیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، حکومت اس معاملہ پر بروقت نوٹس لے۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 995/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور اس کا جواب پڑھ دیں۔

غیر قانونی متوازی بنکاری کے ظلم وستم سے مجبور اور بے کس لوگوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ صوبائی دارالحکومت میں سود کا کاروبار کھلے عام نہ ہو رہا ہے۔ کچھ پیسے والے لوگ

خفیہ طور پر سادہ لوگوں اور غریب عوام کی مجبوری کے باعث یہ گھناؤنا کاروبار کرتے ہیں۔اس سلسلہ میں تمام ڈویژنل ایس پی صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ ایسی شکایات ملنے پر فوری طور پر کارروائی عمل میں لائی جائے۔اب تک اس سلسلہ میں ضلع لاہور میں دس مقدمات درج ہو چکے ہیں جن کی فہرست لف ہے۔علاوہ ازیں میڈیا کے ذریعے بھرپور مہم چلائی جا رہی ہے۔چند اشخاص کو تیس یوم کی نظر بندی کے لئے بھی تحرک کیا گیا ہے اور آئندہ کوئی بھی شکایت ملنے پر فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔شہر کے مختلف علاقوں میں بینر لگا کر لوگوں کو اس بڑی لعنت سے بچنے کی ترغیب دی جا چکی ہے۔اس سلسلہ میں تھانہ باغبانپورہ میں شوکت علی، تھانہ ہنجر وال میں رزاق احمد، تھانہ مزنگ میں قیصر شاہ، تھانہ اچھرہ میں رانا عبدالمنان اور طاہر جمشید، تھانہ مستی گیٹ میں شیخ فیاض، تھانہ پرانی انارکلی میں شان، غالب مارکیٹ میں عمران علی، اچھرہ میں محمد عدنان اور ٹاؤن شپ میں رانا صغیر کے خلاف تین چار منی لانڈرنگ ایکٹ کے تحت مقدمات درج ہو چکے ہیں۔ان تمام کی گرفتاری کے بعد چالان عدالتوں میں submit کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں محرک بھی تشریف نہیں لائیں اور تحریک التوائے کار کا جواب بھی آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1181/14 قاضی احمد سعید صاحب، خواجہ نظام المحمود اور محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1187/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔جی، میاں صاحب!

ریجنل انٹی کرپشن آفس گوجرانوالہ میں اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے سائلین کو پریشانی کا سامنا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 29۔نومبر 2014 کی خبر کے مطابق محکمہ انٹی کرپشن میں عملے کی قلت کی وجہ سے 500 انکوائریاں التواء کا شکار ہیں۔ڈپٹی ڈائریکٹرز کی چار میں سے 3، اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی 12 میں سے 11 اور دیگر سٹاف کی مجموعی طور پر 35 سیٹیں خالی ہیں جبکہ ریجنل ڈائریکٹر انٹی کرپشن علالت کی وجہ سے دفتر نہیں آتے اور گھر میں ہی سرکاری کام انجام دیتے ہیں وہ بھی صرف ضروری کام سرانجام دیتے

ہیں۔یہ صورتحال ریجنل آفس گوجرانوالہ کی ہے۔اس ریجنل آفس میں عملاً کام ٹھپ ہو چکا ہے کیونکہ ڈپٹی ڈائریکٹر گجرات اور سیالکوٹ کی اسامیاں خالی پڑی ہیں۔اس ریجن میں 12 اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی سیٹیں ہیں مگران میں سے صرف ایک سیٹ پر ملازم کام کر رہا ہے۔باقی 11 سیٹیں اس ریجن کی خالی پڑی ہیں جس بناء پر اس ریجن میں 500 کے قریب انکوائریاں زیرالتواء ہیں۔اس صورتحال سے سائلین اور عوام میں شدید مایوسی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو یکم جنوری 2015 کے بعد تک کے لئے pending کیا جائے اس وقت تک جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!کیا اب یہ روایت بن جائے گی کہ محرک تحریک التوائے کار پڑھے گا اور پھر یہ اس کو delay کرالیں۔اصولی طور پر تو جب تحریک التوائے کار مل جاتی ہے تو متعلقہ محکمہ سے جواب آ جانا چاہئے اور جب یہاں تحریک التوائے کار پڑھی جائے تو فوراً اس کا جواب یہاں آنا چاہئے تب ہی بات مؤثر ہوتی ہے ورنہ وہ بات آگے پیچھے چلی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: آج تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے تو جواب پہلے کیسے دیں۔مہربانی۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1222/2014 بھی میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔جی، میاں صاحب!

تحصیل جڑانوالہ کے چک نمبر 69 ر ب رحمان پورہ کی پانی کی ٹینکی پر بااثر افراد کے قبضہ سے مکین پینے کے پانی سے محروم

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ ضلع فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کے علاقہ چک نمبر 69 ر ب رحمان پورہ میں پانی کی ٹینکی اور اس کے ملحقہ رقبہ پر بااثر لوگوں نے زبردستی قبضہ کر کے وہاں مویشی باندھ دیئے اور پانی کی سپلائی روک دی، اس علاقہ میں 8500 سے زائد لوگ مقیم ہیں جو اس پانی کی ٹینکی سے مستفید ہو رہے تھے جواب پینے کے پانی کی بوند بوند کو ترس گئے ہیں۔اہل علاقہ کے مکینوں نے اس معاملہ پر اعلیٰ حکام کی توجہ مبذول

کروائی لیکن کارروائی عمل میں نہ لائی گئی اور ان بااثر لوگوں کا قبضہ بدستور قائم ہے۔ تحصیل انتظامیہ ٹینکی کا قبضہ واگزار کروانے میں ناکام رہی۔ اس علاقہ میں پانی کی قلت کے باعث بالخصوص معصوم بچے مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ علاقہ کے لوگوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ٹینکی کا قبضہ فوری واگزار کروایا جائے اور خصوصی فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی مل سکے۔ متذکرہ صورتحال پر اہل علاقہ کے مکینوں میں حکومت کے اس رویہ کے خلاف سخت غم وغصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

ضلع گجرات کے بس سٹینڈوں کی ابتر صورتحال پر ایوان میں کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ ٹرانسپورٹ کے ایک سوال پر آپ نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو کہا تھا کہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ کو ساتھ لے کر ضلع گجرات کے اڈوں کا visit کیا جائے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے اڈوں کی صورتحال بہت خراب ہے۔ انہوں نے سوال میں بتایا ہوا تھا کہ ان کی صورتحال بہت اچھی ہے، جب پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے ساتھ گئے ہیں تو سب سے پہلے یہ بات ہے کہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ نے محسوس ہی نہیں کیا کہ وہ اسمبلی کی کارروائی کے بعد وہاں خود جاتے لیکن میرے خیال میں سیکرٹری ٹرانسپورٹ کے علاوہ ایڈیشنل سیکرٹری ٹرانسپورٹ بھی نہیں گئے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہاں گئے ہیں یہ خود بتادیں کہ وہاں کیا صورتحال ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا تھا وہ ٹھیک ہے یا جو محکمہ کا جواب تھا وہ ٹھیک ہے۔ اس پر جناب نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ایسی صورتحال ہوئی تو ایک کمیٹی بنائی جائے گی اور وہ کمیٹی آئندہ ان معاملات خاص طور پر اس issue کو چونکہ یہ public issue

ہے۔ ہر غریب آدمی بس اڈے پر جاتا ہے اور انتظار کرتا ہے۔ ہم نے جتنے سرکاری بس سٹینڈ دیکھے ہیں تو کسی ایک پر بھی کوئی سہولت موجود نہیں تھی۔ اسمبلی کے floor پر جو کچھ کہا گیا ہے وہ سارے کا سارا غلط تھا۔اس پر جناب سے میری گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھ کر کارروائی کریں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹی ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی بالکل درست بات کر رہے ہیں۔ میں نے اس وقت ایوان میں کہا تھا کہ میں ساتھ چلوں گا اور سیکرٹری ٹرانسپورٹ بھی ساتھ جائیں گے لیکن سیکرٹری ٹرانسپورٹ اس وقت چھٹی پر تھے تو ان کے سپرنٹنڈنٹ ہمارے ساتھ گئے۔ ہمارے ساتھ متعلقہ ڈی سی او اور ایڈمنسٹریٹر بھی تھے۔ ہم نے visit کیا تو واقعی وہاں کی حالت بہتر نہیں تھی جس کی وجہ سے ہم نے وہاں کے اڈوں کو seal کر دیا اور اس کے بعد ان کو warning دی گئی کہ جب تک وہاں کے معاملات درست نہیں ہوں گے اس وقت تک اڈے نہیں کھلیں گے۔ ہمارے ساتھ ڈی سی او تھے انہوں نے ensure کرایا کہ جب اڈے درست ہو جائیں گے تو اس کے بعد کھلیں گے۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within one month ایوان میں پیش کی جائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی نے ٹرانسپورٹ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ میں بڑی معذرت سے کہوں گی کہ یہاں جتنے بھی جوابات دیئے جاتے ہیں ان میں سے mostly کے جوابات محکمہ جات غلط دیتے ہیں اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ اسی طریقے سے میرے خیال میں تمام پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کی ڈیوٹی لگادیں کہ وہ جوابات کے بعد چیک کیا کریں کہ کیا محکمہ سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اب جیسے خود physically جا کر بس اڈوں کو دیکھا ہے اور یہاں بتایا ہے کہ معزز ممبر نے یہاں جو بیان کیا تھا وہاں اس سے بھی بدتر حالات تھے۔ ہم یہاں صرف عوام کو تسلی دینے اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے نہیں بیٹھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم اس طرح عوام کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں اور ویسے ہی یہاں بیٹھ کر تنخواہیں لے رہے ہیں اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! گزشتہ دنوں ایوان میں گنے کی قیمت کی بات ہوئی۔ آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد آپ کے چیمبر میں میٹنگ بھی ہوئی یہاں پر وزیر خوراک اور Cane Commissioner بھی تھے۔ بہر حال وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سے پہلے ہی گنے کی قیمت -/180 روپے فی من announce کر دی تھی کہ کوئی شوگر مل اس سے کم قیمت پر گنا نہ خریدے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے اس سے پہلے بھی بات کی تھی کہ ہدیٰ شوگر مل میں زمینداروں کا مسئلہ چل رہا ہے۔ Sugar Act 1950 میں کہیں بھی درج نہیں ہے کہ CPR کے بدلے زمیندار کو چیک دیئے جائیں بلکہ درج ہے کہ زمیندار کو نقد payment کی جائے۔ اگر شوگر مل مالکان پندرہ دن کے اندر payment نہیں کرتے تو اصل رقم کے ساتھ 11 فیصد مارک اَپ بھی ادا کیا جائے۔ یہ دیکھیں میرے پاس ہدیٰ شوگر مل کے cheques ہیں اور ساتھ slip لگی ہوئی ہے کہ ان کے اکاؤنٹ میں پیسے ہی نہیں ہیں۔ آپ دیکھیں کہ کتنا بڑا ادارہ ہے جن کے 25 اور 50 ہزار روپوں کے 20 کے قریب 14-2013 کے سیزن کے cheques ہیں لیکن ابھی تک ان کی payment نہیں ہو سکی۔ وہاں پر لوگ دھکے کھا رہے ہیں۔ اب پھر نیا سیزن شروع ہو گیا ہے لیکن اس مسئلے کو کون حل کرے گا، کیا قانون صرف غریبوں کے لئے ہے؟ آپ مہربانی فرما کر ان کو یہ حکم صادر فرمائیں اور اس کا کوئی طریقہ نکالیں۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی مگر جو میٹنگ ہوئی وہ نشستن، گفتن اور برخاستن۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! آپ اجلاس کے بعد میرے پاس تشریف لائیں، مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Now, Minister for Mines and Minerals to introduce the Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within 2 months.

مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Mines and Minerals to introduce the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of Rules of procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report within 2 months.

پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! خیر تو ہے؟

صوبہ میں بھرتی کے اشتہارات میں جنوبی پنجاب کا نظر انداز کیا جانا

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! خیریت ہی ہے۔ میں ایک اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن House in order نہیں ہے۔ پنجاب حکومت نے بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملازمین کی بھرتی پر سے پابندی اٹھالی ہے اور ان کی advertisements اخباروں میں آرہی ہیں۔ میرے خیال میں ان advertisements میں جنوبی پنجاب کے اضلاع کو ignore کیا جارہا ہے۔ یہاں معزز وزیر

بیٹھے ہوئے ہیں، میں آپ کے توسط سے یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کو پنجاب کے نقشے سے کاٹ دیا جائے یا پھر ختم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: سرادر صاحب! اللہ خیر کرے۔ایسی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ علاقائی معاملات ہیں ان کو ایسے ہی سلجھایا کریں کیونکہ آپ پنجاب اسمبلی کے ممبر ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہم نے اپنے حلقے کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! پھر آپ اپنے حلقے کی بات کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے پاس ریکارڈ موجود ہے۔ان vacancies کی جو تعداد mention ہے آپ وہ دیکھ لیں۔لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راجن پور، ڈی جی خان، لیہ، مظفر گڑھ اور بھکر میں سیٹیں ہی نہیں دی گئیں حالانکہ وہاں پر سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔میری یہ گزارش ہے کہ اس معاملے میں کچھ ہو یا نہ ہو ریکارڈ میں لانے کی بات ہے کہ اگر ہمارا کوئی بچہ یا بچی لاہور میں آکر interview دیتی ہے، کمیٹی اس کو qualify کر لیتی ہے اور اس کے بعد وہ لسٹ 8۔کلب میں جاتی ہے اور پتا نہیں کون سی شخصیت وہاں پر بیٹھی ہے جس کی liking/disliking پر بھرتی ہو رہی ہے۔اگر ایسا سلوک ہو گا تو پھر سرائیکی صوبے یا بہاولپور صوبے کی بات کیوں نہ کریں؟ جب صوبے میں اتنا استحصال ہو رہا ہو کہ صوبہ صرف سنٹرل پنجاب ہے مگر جنوبی پنجاب صوبہ نہیں ہے۔میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں اور آپ کے توسط سے حکومت وقت کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے جنوبی پنجاب بھی پنجاب کا حصہ ہے، مہربانی کر کے ان کا بھی خیال رکھا جائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ مان بھی رہے ہیں کہ پنجاب کا حصہ ہے اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ نکال بھی دیں یہ آپ کیا بات کرتے ہیں؟ اس طرح نہ کیا کریں اچھی بات نہیں ہے۔مہربانی

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کیونکہ میں خود بھی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتا ہوں۔الحمد للہ پنجاب حکومت نے پچھلے tenure میں اور خاص طور پر اس tenure میں بھی جنوبی پنجاب کو ہر معاملات میں چاہے وہ development کا یا نوکریوں کا issue ہو extra favour دی ہے۔حتیٰ کہ ایجوکیشن کے معاملات

میں بھی آپ دیکھیں کہ جنوبی پنجاب میں جتنی یونیورسٹیاں بنائی گئی ہیں شاید upper پنجاب میں اتنی نہیں بنائی گئیں۔ ہم جنوبی پنجاب والے چیف منسٹر صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب پر خصوصی توجہ دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جنوبی پنجاب کا result پہلی دفعہ history میں مسلم لیگ کے حق میں آیا ہے۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میری تمام معزز ممبران سے التماس ہے کہ کیفے ٹیریا میں پولیو کے بارے میں کچھ بات ہونی ہے لہذا تمام ممبران نے polio eradication کے لئے وہاں تشریف لانا ہے۔وہاں تمام ممبران تشریف لائیں، یہ نہیں کہ صرف گورنمنٹ کے لئے ہے۔ گورنمنٹ کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام ممبران کے لئے ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے پاس advertisement موجود ہے۔ جیسے معزز وزیر ابھی فرما رہے تھے۔آپ کو یاد ہوگا اور اسمبلی کے ریکارڈ پر بھی موجود ہوگا کہ وزیر جیل خانہ جات جنوبی پنجاب کی بات کر رہے تھے۔ میں لیہ کی مثال دیتا ہوں کہ بہادر کیمپس لیہ میں عرصہ چھ سال سے وہاں پر جتنا بجٹ رکھا گیا ہے، وہ بھی ریکارڈ میں موجود ہے اور میں recruitment کی کتنی مثالیں دوں، کون کون سے ڈیپارٹمنٹس میں کتنی کتنی سیٹیں آئی ہیں اس کا میرے پاس ریکارڈ موجود ہے اگر جناب ملاحظہ فرمالیں یا محترم منسٹر صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میرے چیمبر میں آکر مجھے بتائیں اور ان کو بھی میں ادھر ہی بلاتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر جیل خانہ جات سے پوچھتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ جیل لیہ میں جو آدمی recruit ہوئے ہیں وہ کہاں سے آئے ہیں، وہ آسمان سے آئے ہیں؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! وہ پنجاب کے ہی ہوں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہی request کرتا ہوں کہ اسی معاملے کی چھان بین کر لیں کہ لیہ کی کتنی سیٹیں تھیں جیل خانہ جات میں اور لیہ کے کتنے بچے وہاں پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ ایک ہی point پر بات ختم کرتا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر کی دو باتیں ہیں۔ایک بات انہوں نے میرے خیال میں BZU کے کیمپس کے بارے میں کی ہے تو چونکہ میں خود BZU میں

Syndicate Committee کا ممبر رہا ہوں تو وہ Syndicate کے issues ہیں نہ کہ پنجاب گورنمنٹ کے۔ دوسرا میں جیل کے حوالے سے یہ ensure کرتا ہوں کہ جتنے بھی لوگ وہاں بھرتی ہوئے وہ جنوبی پنجاب کے ہیں جبکہ upper پنجاب کا کوئی آدمی بھی نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں لیہ کی جیل کی بات کر رہا ہوں۔

MR SPEAKER: Don't make it controversial.

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! دوسرا میں یہ گزارش کروں گا کہ جیل میں ہم درجہ چہارم کی بھرتیاں کر رہے ہیں تو میں معزز ممبر سے کہوں گا کہ یہ بھی اپنے بندوں کی درخواستیں ضرور جمع کروائیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آج صحت پر discussion تھی لیکن polio eradication کے لئے ہم نے جانا ہے۔ یہ request بھی آئی ہے کہ صحت پر debate آج کی بجائے کسی اور دن کر لیں۔ میرے خیال میں اس پر debate ہم بعد میں کر لیں گے کیونکہ آج اُدھر بھی اسی سے متعلقہ بات ہو گی تو جب ہم دوبارہ صحت پر debate کریں گے تب اس پر بھی بات ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جس طرح آج صحت کا subject ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ جس issue کے اوپر جس دن بحث ہو تو ایک دن پہلے House کو inform کر دیا جائے کہ کل صحت پر یا فلاں شعبہ پر بحث ہونی ہے تاکہ ہم اپنی تیاری کر کے آئیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے اور آپ کو بتائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے علاوہ سردار شہاب الدین صاحب جو بات کر رہے ہیں وہ بالکل valid بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ valid نہیں ہے۔ یہ valid اس طرح نہیں ہے جس طرح آپ کرتے ہیں۔ آپ طریق کار، قاعدہ اور سروس رولز دیکھیں کیونکہ اس کے مطابق ہی یہ کرتے ہیں۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 26۔دسمبر 2014 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

جمعتہ المبارک،26۔دسمبر2014

(یوم الجمع،3۔ربیع الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارہواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 12

811

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ26۔دسمبر2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث

ایک وزیر گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

813

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

جمعتہ المبارک،26-دسمبر2014

(یوم الجمع،3-ربیع الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9بج کر47منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ
تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ
إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ
وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

سُوْرَۃُ الحُجرَات آیات9 تا11

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرادو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے(9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے(10) مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ اُن سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں(11)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بن کے خیرالوریٰ آ گئے مصطفیٰ
ہم گنہگاروں کی بہتری کے لئے
اک طرف بخششیں اک طرف جنتیں
کیسے انعام ہیں امتی کے لئے
ہلکے ہلکے جو دل کو سرور آئے ہیں
بزم میں کملی والے ضرور آئے ہیں
تو ہاتھ پھیلاؤں کشکول لے کے سبھی
بٹ رہے ہیں کرم ہر کسی کے لئے
چین سے زندگانی گزر جائے گی
بے کسی خود ہی موت اپنی مر جائے گی
اے شفیع امم اپنا دے دے جو غم
یہ ہے کافی میری زندگی کے لئے

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2135 میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2677 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1783 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2013 قاضی عدنان فرید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2037 چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن اس سوال کا جواب نہیں آیا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آ چکا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب print نہیں ہوا۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2084 سردار شہاب الدین خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2175 جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2420 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2421 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2627 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2886 بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3189 جناب محمد آصف

باجوہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3191 بھی جناب محمد آصف باجوہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3193 میاں خرم جہانگیر وٹو صاحب کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3194 بھی میاں خرم جہانگیر وٹو صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3209 چودھری فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 3210 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب فیصل فاروق چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: سرگودھا یونیورسٹی کے طلباء کے لئے بس کی سہولت کی فراہمی

*3210: **چودھری فیصل فاروق چیمہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی ضلع سرگودھا میں کافی دور دراز علاقوں سے آنے والے طلباء کے لئے یونیورسٹی کی ٹرانسپورٹ موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل 111، چک 46 جنوبی اور ان کے مضافات کے چکوک سرگودھا شہر سے کافی فاصلہ پر ہیں جبکہ ان طلباء کے آنے جانے کے لئے کوئی مناسب سہولت میسر نہ ہے؟

(ج) کیا سرگودھا یونیورسٹی کی انتظامیہ ان طلباء کے لئے بس سروس مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا میں 2007 میں دو بسیں لی گئیں اس وقت یونیورسٹی میں طلباء کی تعداد تقریباً سات ہزار تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ کی ضرورت بڑھتی گئی اس وقت یونیورسٹی کے پاس اکیس بسیں ہیں جبکہ طلباء کی تعداد 27000 تک پہنچ چکی ہے جن کے لئے یہ بسیں ناکافی ہیں۔ مناسب تعداد میں بسیں ملنے کی صورت میں مزید طلباء کو

ٹرانسپورٹ مہیا کی جا سکتی ہے۔ سر دست حکومت پنجاب پانچ سے چھ بسیں مہیا کر دے تو صورتحال میں بہتری آ سکتی ہے۔

(ب) یونیورسٹی ایک وسیع علاقے کے طلباء کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ موجودہ بسیں دور دراز علاقوں سے طلباء و طالبات کو لانے کے لئے ناکافی ہیں۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے حکومت پنجاب کی مدد درکار ہے۔ ان علاقوں کے طلباء پرائیویٹ ٹرانسپورٹ استعمال کرتے ہیں۔

(ج) اندریں حالات ایسا ممکن نہیں ہے تاہم حکومت پنجاب کے تعاون سے دور کے چکوک کو سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی ضلع سرگودھا میں کافی دور دراز علاقوں سے آنے والے طلباء کے لئے یونیورسٹی کی ٹرانسپورٹ موجود ہے اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ ٹرانسپورٹ تو موجود ہے مگر بسوں کی تعداد کم ہے اگر حکومت 5/6 بسیں مہیا کر دے تو صورتحال میں بہتری آ سکتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ادارے کو بسیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! یونیورسٹیوں کو حکومت کا بسیں فراہم کرنے کا منصوبہ بالکل ہے لیکن وہ HEC کے under آتا ہے۔ HEC کا بل قائمہ کمیٹی سے پاس ہو چکا ہے اور اب پنجاب اسمبلی میں جلد ہی پیش کیا جائے گا۔ HEC پنجاب یونیورسٹیوں کو گرانٹ فراہم کرے گا جس کے تحت یونیورسٹیوں کی تمام missing facilities یا ضروریات کو اس فنڈ سے پورا کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3247 چودھری افتخار حسین چھچھر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3275 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3344 ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

اگلا سوال نمبر 3348 محترمہ ثمینہ نور صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز میں فرنیچر کی تفصیلات

*3381: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز وہاڑی میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کتنی ہے، کلاس وار تعداد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شہر کے سب سے بڑے کالج میں فرنیچر کی کمی کی وجہ سے اکثر طلباء کھڑکیوں میں بیٹھ کر اور دروازوں میں کھڑے ہو کر تعلیم حاصل کرتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کالج کو فرنیچر مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ فار بوائز وہاڑی میں طلباء کی تعداد کی کلاس وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام کلاس	تعداد
1	انٹر میڈیٹ پارٹ-I	1360
2	انٹر میڈیٹ پارٹ-II	1002
3	بی اے/بی ایس سی پارٹ-I	322
4	بی اے/بی ایس سی پارٹ-II	404
5	ایم اے پارٹ-I	26
6	ایم اے پارٹ-II	35
	کل تعداد	3149

(ب) بنیادی طور پر کالج میں فرنیچر کی کمی نہ ہے۔کالج میں کل 29 کلاس رومز، 5 لیبارٹریز، ایک لائبریری اور ایک ہال ہے جن میں گنجائش کے مطابق فرنیچر موجود ہے۔تاہم سال 2010 میں ایم اے بلاک کے چار کلاس رومز، ایک لائبریری اور دو سٹاف رومز ضلعی حکومت نے

تعمیر کئے تھے جن کے لئے فرنیچر مہیا نہ کیا گیا تھا۔اس وقت 200کرسیوں کی ضرورت ہے علاوہ ازیں طلباء بعض اوقات کسی پاپولر ٹیچر کی کلاس میں کمرے کی گنجائش سے زیادہ چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔عام طور پر طلباء کرسیوں اور بنچوں پر بیٹھ کر ہی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

(ج) اگلے مالی سال15-2014 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایکblock allocation کو شامل کیا ہے جس میں صوبہ بھر کے کالجز کو مرحلہ وار فرنیچر فراہم کیا جائے اور ضلع وہاڑی کے کالجز کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم:جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ب)میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ شہر کے سب سے بڑے کالج میں فرنیچر کی کمی کی وجہ سے اکثر طلباء کھڑکیوں میں بیٹھ کر اور دروازوں میں کھڑے ہو کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ گنجائش کے مطابق فرنیچر موجود ہے۔ میرے حساب سے جواب بالکل غلط ہے کیونکہ میرا اپنا بیٹا اسی کالج میں زیر تعلیم ہے جو عموماً کھڑکی میں بیٹھ کر یا دروازے میں کھڑے ہو کر اپنا لیکچر لیتا ہے تو میں چاہوں گی کہ اس کالج میں مطلوبہ فرنیچر فراہم کیا جائے۔ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ البتہ جو ایم اے کی کلاسز شروع کی گئی ہیں اس میں فرنیچر کی کمی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ فرنیچر کی کمی کب تک پوری کی جائے گی اور حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے کہ پورے کالج کو فرنیچر مہیا کر سکے؟

جناب سپیکر:جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!اس حوالے سے ایک سمری وزیراعلیٰ پنجاب کو2014-11-21کوmove کی گئی ہے جس میں تمامmissing facilities کے لئےdemand کی گئی ہے اور یہ تقریباً5۔ارب روپے کاmissing facilitiesکا منصوبہ ہے جو phasesمیں مکمل کیا جائے گا تو اس کالج میں فرنیچر کی کمی انشاء اللہ تعالیٰ پہلے پوری کی جائے گی اور پنجاب میں جتنے بھی کالجز ہیں جہاں پر بچے نیچے بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں تو ہماری کوشش ہے کہ جون سے پہلے پہلے انہیں فرنیچر فراہم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3402 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ کسی اخبار نے to trouble لکھ دیا ہے حالانکہ میں نے ان کے حلقے کا نمبر 222 کی مناسبت سے انہیں کہا تھا اور میرا خیال ہے کہ کہیں یہ misprint ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے to trouble کہتے ہیں۔ میں انہیں to trouble نہیں کہتا بلکہ two triple کہتا ہوں جو کہ ان کے حلقے کا نمبر ہے۔ اگلا سوال نمبر 3411 جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3412 بھی جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3434 جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3435 بھی جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3448 میاں طاہر صاحب کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3449 بھی میاں طاہر صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3497 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد انیس قریشی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں پرائیویٹ یونیورسٹیوں کی تفصیلات

*3497: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کتنی پرائیویٹ یونیورسٹیوں کو کن کن شہروں میں operate کرنے کی اجازت دی گئی ہے؟

(ب) ایسی یونیورسٹیوں کو پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ یا دیگر سرکاری یونیورسٹیوں کے ساتھ الحاق کرنے کا کیا طریقہ ہے، اس کی کیا ریکوائرمنٹ ہیں؟

(ج) ایسی یونیورسٹیوں کو ڈگریاں جاری کرنے کا اختیار کس قانون کے تحت دیا گیا ہے؟

(د) کیا ایسی ڈگریوں کی کوئی قانونی حیثیت ہے، کیا کچھ یونیورسٹیاں بیرونی ڈگریاں ملک کے اندر دینے کی مجاز ہیں؟

(ہ) کیا ایسی یونیورسٹیاں من مانی فیس چارج کر سکتی ہیں؟

(و) ایسے اداروں کو کھولنے کی اجازت کون سا محکمہ دیتا ہے، کیا ان کو کنٹرول کرنے کا کوئی میکنزم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) پنجاب میں کل 23 پرائیویٹ اداروں اور یونیورسٹیز کو کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ لاہور سکول آف اکنامکس، لاہور
2۔ یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیاء، لاہور
3۔ یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، لاہور
4۔ یونیورسٹی آف لاہور، لاہور
5۔ دی ہجویری یونیورسٹی، لاہور
6۔ دی یونیورسٹی آف فیصل آباد، فیصل آباد
7۔ یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور
8۔ گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ
9۔ فارمین کرسچین کالج، لاہور
10۔ بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی، لاہور
11۔ منہاج یونیورسٹی، لاہور
12۔ یونیورسٹی آف واہ کینٹ، واہ کینٹ
13۔ ہائی ٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا
14۔ لاہور لیڈیز یونیورسٹی، لاہور
15۔ قرشی یونیورسٹی، مریدکے
16۔ لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور
17۔ انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ سائنسز، لاہور
18۔ نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، لاہور
19۔ سپیریئر کالج، لاہور
20۔ ایمپیریل کالج، لاہور
21۔ علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن، لاہور
22۔ انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب، ملتان
23۔ گلوبل انسٹیٹیوٹ، لاہور

(ب) مندرجہ بالا تمام یونیورسٹیز خود مختار ہیں لہذا یہ اپنی ڈگری جاری کرتی ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا یونیورسٹیز/اداروں کو یہ اختیار پنجاب اسمبلی کے ذریعے ایکٹ پاس کر کے دیا گیا ہے۔

(د) ان اداروں کی ڈگریاں HEC سے منظور شدہ ہیں۔ مزید برآں یونیورسٹی linkages پروگرام کے تحت یہ یونیورسٹیز مشترکہ ڈگری دے سکتی ہیں۔

(ہ) فیسوں کا تعین ان یونیورسٹیز کا بورڈ آف گورنرز کرتا ہے۔

(و) ایسے تمام اداروں کو کھولنے کی اجازت محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب دیتا ہے جبکہ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہائر ایجوکیشن پنجاب تمام معاملات کی نگرانی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں یونیورسٹیوں کے نام دیئے گئے ہیں تو میرا جز (ب) سے متعلق سوال ہے کہ ان یونیورسٹیوں کا الحاق کن کن اداروں سے ہے اور یونیورسٹیوں کے الحاق کا جو این او سی جاری کیا جاتا ہے، اس کا process کیا ہے کیونکہ انہوں نے یہ بتایا ہے کہ مندرجہ بالا تمام یونیورسٹیاں خود مختار ہیں لہذا یہ اپنی ڈگری جاری کرتی ہیں۔ آیا جب یہ اپنی ڈگری جاری کرتی ہیں تو جن ڈگریوں کے ساتھ ان کا الحاق ہوتا ہے ان کا بھی این او سی اس ڈگری کے ساتھ جاری ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! جن یونیورسٹیوں کے ساتھ ان کا الحاق ہے وہ انہیں ساتھ ہی این او سی جاری کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یونیورسٹیوں کا چارٹرڈ پنجاب اسمبلی منظور کرتی ہے جس کے تحت یونیورسٹیاں کام کرتی ہیں جو کہ autonomous bodies ہوتی ہیں اور یہ اپنی ڈگری دینے کا اختیار رکھتی ہیں اور ہر یونیورسٹی اپنی ڈگری خود جاری کرتی ہے۔

جناب سپیکر: ان کا سوال صرف یہ ہے کہ جن کے ساتھ ان کا الحاق ہے کیا اس کے ساتھ این او سی وہ بھی جاری کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یونیورسٹیاں autonomous bodies ہوتی ہیں، independent bodies ہوتی ہیں اور اپنی ڈگریاں خود جاری کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی اسمبلی نے ہی autonomous bodies کے ایکٹ میں دیا ہوا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ہ) میں فیسوں کا تعین ان یونیورسٹیوں کا بورڈ آف گورنر کرتا ہے تو میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جب یونیورسٹی پرائیویٹ طور پر کھلتی ہے اور اس کا الحاق ایک لاء کے تحت کسی یونیورسٹی سے کر دیا جاتا ہے تو آیا ان کا کوئی ایسا لاء جو اپنی پرائیویٹ یونیورسٹی کا ہے تو وہ فیسوں کے معاملے میں تو لاگو نہیں ہوتا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ Universities کا Board of Governor اپنی فیسوں کا تعین کرتا ہے اور جن یونیورسٹیوں کے نام دیئے گئے ہیں ان کا پورا چارٹر ہے جس کے تحت یہ کام کر رہی ہیں ہر یونیورسٹی کا اپنا

Board of Governor ہے جس کے تحت یہ فیسوں کا تعین کرتے ہیں اور جہاں تک آپ نے یونیورسٹی کے چارٹر کی بات کی ہے تو اس کے by laws کی کاپی ہے جس کے تحت اُن کا چارٹر منظور کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایسے تمام اداروں کو کھولنے کی اجازت محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب دیتا ہے جبکہ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہائر ایجوکیشن پنجاب تمام معاملات کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن جو کہ اس کی اجازت بھی دیتا ہے اور جس کے ماتحت یہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں کام کرتی ہیں تو کیا ہائر ایجوکیشن کا کوئی audit system بھی ہے کہ جس میں ان کا audit بھی کیا جاتا ہے، فیسوں کے معاملات اور تمام اخراجات کی audit report بھی آیا ہائر ایجوکیشن کو آتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن ان کو اجازت نہیں دیتا ان کا Bill کمیٹی کے پاس آتا ہے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی Accreditation Committee ان کا معائنہ کرتی ہے اُس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق جو ایجوکیشن کمیٹی ہے وہ ان کو چارٹر allow کرتی ہے اس کے بعد اسمبلی اس چارٹر کو پاس کرتی ہے اور جہاں تک HEC کا معاملہ ہے تو HEC ابھی تک Federal level پر کام کر رہا تھا اب HEC پنجاب level پر آ گیا ہے جس کا Bill کمیٹی نے پاس کر دیا ہے جو کہ اسمبلی میں پیش ہونے والا ہے اُس ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تحت وہ یونیورسٹی کی quality enhancement جو Universities کو NOCs دیتے ہیں وہ اُس کی

Regularity body; development and non-development grants; scholarships; foreign funding; foreign collaborations; degree verifications; degree equations

اور ان کے جتنے بھی معاملات ہیں وہ پھر HEC کے under آجائیں گے جو اس کے تمام معاملات کی دیکھ بھال کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3525 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب امجد علی جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: گورنمنٹ کالج برائے خواتین کے بارے میں تفصیلات

*3525: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طالبات کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) اگر فرنیچر طالبات کی تعداد کے مقابلہ میں کم ہے تو حکومت اس کو طالبات کی تعداد کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کالج مذکورہ بالا میں سائنس لیبز کے لئے سامان کی خریداری کے لئے آخری فنڈز کب فراہم کئے گئے؟

(د) کیا مذکورہ کالج کی اپنی کمپیوٹر لیب موجود ہے اگر موجود ہے تو طالبات سے کمپیوٹر فنڈز فیس کیوں وصول کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 3,142 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) مذکورہ کالج میں اس وقت طالبات کے لئے 1600 کرسیاں موجود ہیں مزید فرنیچر کے لئے PC-I منظور ہو چکا ہے جس میں پنجاب بھر کے مختلف کالجز کے ساتھ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ بھی شامل ہے اور کالج ہذا کو مزید فرنیچر موجودہ مالی سال میں ہی فراہم کر دیا جائے گا۔

(ج) سائنس لیبز کے سامان کی خریداری کے لئے 07۔2006 میں چالیس لاکھ کے فنڈز فراہم کئے گئے۔

(د) اس سال کالج نے اپنی کمپیوٹر لیب قائم کر لی ہے چونکہ یہ لیب کالج فنڈز سے بنائی گئی ہے اس لئے طالبات سے کمپیوٹر فیس وصول کی جا رہی ہے اور اس سے کمپیوٹر ٹیچرز اور ملازمین کی تنخواہیں اور لیب کے دیگر اخراجات پورے کئے جاتے ہیں تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم مرحلہ وار فیس کی کمی پر غور کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال سب سے پہلے تو یہ ہوگا کہ جو یہاں پر طالبات ہیں 3ہزار 1 سو42ان کے لئے ٹیچر کی کتنی تعداد ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سوال میں انہوں نے ٹیچر کا الگ سے سوال نہیں کیا اگر کیا ہوتا تو اس کا جواب بھی آ جاتا اس میں صرف طالبات کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس لئے میرا ضمنی سوال ہے جو سوال کئے گئے تھے اُن کے تو جوابات موصول ہیں وہ تو پڑھے بھی جا سکتے ہیں لیکن میرا سوال الگ سے ضمنی ہے کہ teachers کی کتنی تعداد ہے؟

جناب سپیکر: جی، ان کو کوئی فارمولا ہی بتا دیں آپ کا فارمولا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! گرلز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ کا آپ نے سوال پوچھا ہے اس میں sanction post 43 ہیں fill 28 ہیں vacant 15 ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کتنی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! گرلز ڈگری کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں sanction post 43 ہیں

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے آگے چلیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ ٹیچنگ سٹاف 43 ہے تو میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے سوال یہ ہے کہ 3ہزار 1 سو42 طالبات کے لئے 43 ٹیچر ہیں تو کیا یہ سمجھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ ratio کیا رکھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! 120 students پر at least ایک ٹیچر ہوتا ہے لیکن اس میں بھی جہاں جہاں پر کالجز میں teachers کم ہیں اُن کی SNEs under process ہے اور اُس کمی کو پورا کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن کو انشاءاللہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کچھ عرصہ میں اپنی request بھیج رہا ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ کو authentication کے لئے 21 ہزار ٹیچرز کی request جا چکی ہے اس میں 5ہزار نئے ٹیچر بھرتی ہونے ہیں جس کا process چل رہا ہے وہ انشاءاللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ابھی دوسرا ہے یا تیسرا ہے،؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! دوسرا ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ 3 ہزار 1 سو 42 طالبات کے لئے 1600 کرسیاں ہیں تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی طالبات کو کس طرح سے manage کیا جاتا ہے کہاں اُن کو بٹھایا جاتا ہے اُن کی seating کا کیا arrangement ہے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بتایا ہے کہ جہاں جہاں بھی کالجز میں missing facilities ہیں جون 2015 میں انشاء اللہ تعالیٰ اُن کو پورا کر دیں گے 5۔ ارب روپیہ یہ فرما رہی ہیں کہ ہم نے اس کے لئے رکھا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتا رہی ہیں کہ انہوں نے missing facilities کے لئے نہیں رکھا وہ تو کہہ رہی ہیں کہ ٹیچر کو ہائر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹیچر کے بارے میں نہیں، انہوں نے پہلے بتا دیا ہے آپ اُس وقت نہیں تھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں پوچھا میں تو یہ پوچھ رہی ہوں کہ وہ تو اب جب آپ missing facilities کو پورا کریں گے جبکہ میں موجودہ صورتحال کے حوالے سے سوال کر رہی ہوں کہ اب وہ طالبات کس طرح سے کلاس کو attend کرتی ہیں اُن کا sitting arrangement کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ظاہر ہے یہ فرنیچر کا problem تو ہے۔ بچوں اور بچیوں کے لئے، اس کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ سمری تیار کی گئی ہے جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کو request کی ہے کہ وہ 5۔ ارب روپیہ HEC کو دیں تاکہ جتنی بھی missing facilities ہیں اُن کو پورا کیا جائے اور اس میں priority فرنیچر کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو next academic year ہو گا اُس سے پہلے پہلے ہم کوشش کریں گے کہ پوری ہو جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ج) سے متعلق ہے کہ 07-2006 میں چالیس لاکھ روپے کے Science Labs funds کی خریداری کے لئے فراہم کر دیئے گئے تھے تو کیا Science Labs مکمل ہو گئی ہیں وہاں جو خریداری تھی وہ ہو چکی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل Science Labs مکمل ہو چکی ہیں اور وہاں پر سائنس کی کلاسز جاری ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے حساب سے تو وہاں پر سائنس کی کلاسز پہلے بھی جاری تھیں لیکن جو lab کی ضروریات ہیں وہاں پر lab کی چیزیں ہی پوری نہیں تھیں اور میرا جز(د) کے حوالے سے آخری سوال ہے کہ Computer Lab کے بارے میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ lab کالج کے funds سے بنائی گئی ہے جبکہ وزیراعلیٰ نے تمام سکولوں اور کالجوں میں Computer Labs کا اجراء کیا تھا اور پنجاب کے جتنے بھی سکول و کالجز تھے وہاں پر یہ facilities دی گئی تھیں میرا سوال یہ ہے کہ کالج نے یہ اپنے خرچے پر کیوں بنائی اور طالبات سے جو فیس وصول کی جا رہی ہے وہ کتنی فیس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو College Labs کا سلسلہ ہے وہ اس سال بجٹ میں funds allocate کئے گئے تھے جس میں تمام کالجز میں College Lab بنائی جائے گی اور مرحلہ وار گورنمنٹ تمام کالجز کو labs فراہم کر رہی ہے اور اس سے پہلے جن کالجز نے اپنے funds سے labs بنائی تھیں اُن کے چونکہ different expenses ہیں اُس کو پورا کرنے کے لئے طالبات سے فیس وصول کی جاتی تھی جو کہ around five hundred per month ہے لیکن اب گورنمنٹ آہستہ آہستہ مرحلہ وار تمام کالجز کو سرکاری labs کی سہولت دے رہی ہے جس کے بعد یہ والا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3526 جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3575 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب امجد علی جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں بنیادی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3575: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ (ضلع گجرات) میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ب) حکومت اس کالج کی تمام missing facilities کو پورا کرنے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ ضلع گجرات میں مندرجہ ذیل missing facilities ہیں۔

1۔ کلاس رومز کے لئے 500 کرسیاں

2 10,000 گیلن واٹر ٹینک

3۔ ڈگری بلاک

4۔ کھیل کا میدان

5۔ گرلز ہاسٹل اور رہائشی ایریا کی چار دیواری

(ب) کالج ہذا کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کی مالیت 93.620 ملین روپے ہے اس منصوبے کے PC-I مندرجہ بالا missing facilities کو شامل کر لیا گیا ہے جسے جلد ہی وزیر اعلیٰ پنجاب سے رقم کی فراہمی کی منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ کالج ہذا کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کی مالیت 93.620 ملین روپے ہے۔ اس منصوبے کے PC-1 میں مندرجہ بالا missing facilities کو شامل کر لیا گیا ہے جسے جلد ہی وزیر اعلیٰ پنجاب سے رقم کی فراہمی کی منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا وہ کوئی time period دے سکتی ہیں کہ اس کالج میں کب تک missing facilities کو پورا کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے پہلے بتا دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ 21-نومبر 2014 کو سمری چیف منسٹر صاحب کے پاس جا چکی ہے regarding all the missing facilities وہاں سے جب وہ واپس آ جائے گی تو انشاء اللہ مرحلہ وار تمام کالجوں کی missing facilities کو پورا کیا جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں جو missing facilities ہیں ان میں ایک واٹر ٹینک کا ذکر ہے، کھیل کا میدان ہے اور سب سے اہم بات گرلز ہاسٹل اور رہائشی ایریا کی چار دیواری کا ذکر ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گرلز ہاسٹل اور رہائشی ایریا کی ابھی تک چار دیواری نہیں ہے تو وہاں طالبات کس طرح رہ رہی ہیں، ان کی سکیورٹی کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ missing facilities additional ہیں یہ تعمیر ہو گی۔ جب اس کی تعمیر ہو جائے گی تو پھر اس میں وہ طالبات رہائش پذیر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: ابھی تعمیر ہو رہی ہے بقول ان کے۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3576 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طارق محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ڈنگہ سے متعلقہ تفصیلات

*3576: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات کب قائم ہوا تھا؟

(ب) جب یہ کالج بنایا گیا تو اس کا PC-I بنایا گیا تھا۔ اس کے PC-I کی منظوری کس نے دی تھی، اس کے PC-I میں کیا کیا شامل تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس کالج میں فرنیچر کی کمی ہے اس میں کمپیوٹر لیب، سائنس لیب نہ ہے اور اس کی چار دیواری بھی نامکمل اور گری ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس کالج کی درج بالا missing facilities پوری کرنے اور اس کالج میں جو سائنس سٹاف و لیکچرار وغیرہ کی اسامیاں خالی ہیں وہ پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات 2004 میں قائم ہوا تھا۔

(ب) PC-I کی منظوری اس وقت کے ضلع ناظم نے دی تھی جس میں عمارت کے لئے 18.921 ملین روپے اور دیگر سامان کے لئے 0.942 ملین روپے شامل تھے۔

(ج) جی ہاں! کالج میں فرنیچر کی کمی ہے کمپیوٹر لیب اور سائنس لیب نہ ہے اور کالج کی چار دیواری کا کچھ حصہ گرا ہوا ہے۔

(د) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مذکورہ کالج میں فرنیچر کی فراہمی کے لئے 3.414 ملین روپے فراہم کر دیئے ہیں جس کی خریداری کا عمل اس سال کے اختتام تک مکمل کر لیا جائے گا۔ بقیہ ماندہ missing facilities کے لئے محکمہ نے تخمینہ لگانے کی ہدایات جاری کر دی ہیں ضروری قانونی کارروائی کے بعد ان missing facilities کی فراہمی کو اگلے مالی سال میں یقینی بنایا جائے گا مزید برآں یہ وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم صوبہ بھر کے کالجز کے اساتذہ کی خالی اسامیوں کو CTIs کے ذریعے پر کر لیتا ہے تاکہ طلباء وطالبات کی تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم اساتذہ کی خالی اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرنے کے لئے اعداد و شمار اکٹھے کئے جا رہے ہیں اور جلد ہی اسے مرحلہ وار کمیشن کو ارسال کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں جن missing facilities کا ذکر ہے ان میں سائنس لیب اور کالج کی چار دیواری ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ نے جب تمام کالجوں

میں کمپیوٹر لیب اور سائنس لیب وغیرہ کی facilities بالخصوص کمپیوٹر لیب کے لئے facilities دی تھیں تو اس کالج میں ابھی تک کمپیوٹر لیب کیوں نہیں بنی؟ جس طرح پہلے پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا کہ کالج نے اپنے فنڈ سے بنالی تھی تو یہاں محکمے کی طرف سے ان کو کوئی permission نہیں ملی یا کس وجہ سے انہوں نے خود اپنے فنڈ سے لیب بنائی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ یہ کالج 2004 میں قائم ہوا تھا۔ جب یہ کالج بنایا گیا تھا تب ہی اس میں funding کی کچھ کمی رہی تھی یہ پوری طرح سے fully funded کالج نہیں تھا جس کی وجہ سے اسے پہلے دن سے ہی کچھ نہ کچھ مشکلات کا سامنا رہا۔ کالج لیب اور سائنس لیب کے حوالے سے یہ ہے کہ ابھی تک کالج نہیں بنا پایا because وہ ابھی expenses کو پورا کر رہا ہے لیکن جیسے پہلے بتایا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ انشاء اللہ ان missing facilities کو پورا کیا جائے گا، اس کالج میں کمپیوٹر لیب اور سائنس لیب قائم کر دی جائیں گی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر علی!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں بتایا ہوا ہے کہ کالج کی چار دیواری کا کچھ حصہ گرا ہوا ہے۔ اس وقت جو ملک پاکستان کے حالات جا رہے ہیں اس میں تعلیمی اداروں کی سکیورٹی قومی فریضہ بن چکا ہے آیا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ بتا سکتی ہیں کہ یہ کالج کی چار دیواری جس کا اعتراف جز (ج) میں کیا گیا ہے کیا یہ اس کے security purpose کو ensure کرنے کے لئے اس پر فوری اقدام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ دیوار کا کچھ حصہ گرا ہوا ہے، ساری دیوار نہیں گری ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو کچھ حصہ گرا ہوا ہے اس کی تعمیر ہو رہی ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اگر کچھ حصہ بھی گرا ہوا ہے، یہ تو اعتراف کیا جا رہا ہے کہ وہاں پر security purpose کا فقدان ہے۔ اس وقت سکیورٹی پاکستان کی اوّلین ترجیح ہے اور خاص طور پر ایجوکیشن کے اداروں میں۔ انہیں اس کے لئے ایوان میں ایسا بیان دینا چاہئے جس میں کچھ پتا چلے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہمیں بھی سکیورٹی کا پوری طرح سے اندازہ ہے اس لئے اس دیوار پر کام ہو رہا ہے وہ اس وقت under construction ہے اور وہ within a week or 15 days انشاءاللہ بن جائے گی۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود کا یہ سوال ہے اور وہ ایوان میں تشریف لا چکے ہیں اب ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ وہ اپنے ٹائم پر پہنچ گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں جو اسامیاں ضرورت کے بارے میں لکھا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو SNE کی ضرورت ہے وہ دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا سوال یہ نہیں ہے بلکہ آپ کا سوال سب سے آخری ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 3576 کے جز (د) کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): میاں صاحب! پلیز آپ اپنا سوال دوبارہ بول دیں۔

جناب سپیکر: ان سے میں پوچھتا ہوں۔ میاں صاحب! پوچھیں کیا پوچھتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت اس کالج کی درج بالا missing facilities پوری کرنے اور اس کالج میں جو سائنس سٹاف و لیکچرار وغیرہ کی اسامیاں خالی ہیں ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل missing facilities کے بارے میں جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ وزیر اعلیٰ کو سمری جا چکی ہے۔ یہ سمری 21-نومبر کو گئی تھی اور اس میں پنجاب کے جتنے بھی کالج ہیں ان میں یہ تمام missing facilities کو

for the time being پر وہاں تو ہے بات کی کمی کی سٹاف اور SNE تک جہاں کیا گیا ہے۔ cover PTIs کے ذریعے اس کمی کو پورا کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام کالجوں میں جتنی بھی سٹاف کی کمی ہے اس کی ایک proposal بنا لی گئی ہے جو کہ under process ہے اور یہ پبلک سروس کمیشن کو انشاء اللہ تعالیٰ بھیجی جائے گی۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو already بھیجا جا چکا ہے for authentication of 21 thousand posts اور مزید پانچ ہزار کی بھرتی کی جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا یہاں پر ضمنی سوال کرنے کا مقصد اس لئے ہوتا ہے کہ ہم یہ بات سنتے رہتے ہیں کہ سمری جا چکی ہے اور سمری آ رہی ہے۔ پچھلے دور میں گیلانی صاحب نے وہاں پر جلسہ کیا اور چار دیواری توڑی، ابھی تک وہ چار دیواری مکمل نہیں ہوئی کیا ابھی تک سمری جا رہی ہے؟ اگر یہی صورتحال رہی تو مجھے جواب دیں کہ پھر کیا بنے گا اور یہ کب تک missing facilities پوری ہو جائے گی؟ میرا سمری سے کوئی تعلق نہیں ہے، سمری تو پڑی ہوئی ہے میں بھی ہر روز اس کا پتا کرتا ہوں مجھے بتائیں کہ یہ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: یہ بتائیں کہ آپ اس میں خود ہمت کیوں نہیں کرتے؟ جب آپ کو سمری کا پتا ہے کہ فلاں جگہ ہے تو پھر تھوڑی آپ کو بھی ہمت کرنی چاہئے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں شرم والی کوئی بات نہیں ہے اس سمری میں بہت سے کالج اکٹھے ہیں اب ان میں اس کالج کا کیا بنا ہے؟ پچھلے دور میں میرا اسی کالج کے فرنیچر کا مسئلہ تھا اور وہاں پر 33 لاکھ روپے کا فرنیچر چاہئے تھا۔ آپ یقین جانیں کہ دو، تین، چار سالوں تک میں نے اتنی کوشش کی کہ last time میں وہ بڑی مشکل سے۔۔۔

جناب سپیکر: اب تھوڑی سی کوشش کر کے پھر مجھے بتائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ دہشت گردی کے حوالے سے ہمارے ملک کے تعلیمی اداروں اور کالجوں کی جو صورتحال ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ یہاں چار دیواری گری ہوئی ہے اور پچھلے پانچ چھ سالوں سے گری ہوئی ہے۔ ابھی تک وہ سمری گئی ہوئی ہے تو پھر بنے گا کیا، مجھے یہ بتائیں کہ یہ کب تک کام شروع ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: سمری کی آپ خود بھی تھوڑی سی ہمت کر لیں پھر وہ اس کو pursue کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اُدھر تو ہم کوشش کرتے ہی رہتے ہیں وہ ریکارڈ سامنے ہے لیکن اس floor پر آنے کے بعد جو effort ہوتی ہے۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سنی گئی ہے اس پر انشاءاللہ عمل ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل، آپ درست فرما رہے ہیں اور اسی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے تمام ڈپٹی ڈائریکٹرز سے معلومات لے کر ایک سمری تیار کی ہے جس پر 5۔ارب روپے کی request بھیجی گئی ہے تاکہ مرحلہ وار تمام کالجوں کی missing facilities کو پورا کیا جاسکے اور جہاں تک چاردیواری کا تعلق ہے اس پر کام شروع ہو گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ انشاءاللہ وہ جلد مکمل ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں، آپ نے کہا ہے کہ کام شروع ہو گیا ہے یہ بالکل ہی غلط ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابھی تک پیسے نہیں پہنچے، یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھیں کہ پیسے پہنچے ہیں یا کام شروع ہوا ہے؟ کام شروع ہوا ہی نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم اس پر فوری طور کام شروع کراتے ہیں۔ جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ۔۔۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ بوائز کالج کی بات ہو رہی ہے اور وہ گرلز کالج کی بات ہے۔ مجھے اپنے تمام کالجوں اور ہسپتالوں کا اچھی طرح پتا ہے۔ آپ سے صرف اتنی سی گزارش ہے کہ آپ commitment دیں کہ یہ دو ہفتے، چار ہفتے یا دس ہفتے تک کام شروع ہو جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! انشاءاللہ اس کو priority پر کراتے ہیں۔ اس کو بالکل جلد مکمل کرا دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ missing facilities کی بات ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! missing facilities کو انشاءاللہ مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں، ان سے بات نہ کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں آپ سے ہی بات کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگلے ہفتے تک کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، ہم نے ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا سوال pending کیا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں فوگ کی وجہ سے جا نہیں سکا تھا، میں نے پونے دس بجے رابطے کی کوشش کی لیکن یہاں سیکرٹری صاحب سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا اس لئے میں خود حاضر ہو گیا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2420 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پنجاب یونیورسٹی کے کنٹرولر امتحانات کو فراہم کی گئی سہولیات و دیگر تفصیلات

*2420: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کنٹرولر آف امتحانات کون ہیں، کنٹرولر امتحانات کے حوالہ سے ان کا کیا تجربہ ہے اور انہیں بطور کنٹرولر امتحانات کیا مشاہرہ اور دیگر سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی دیگر بھی کوئی ذمہ داریاں مثلاً کالج کی سربراہی وغیرہ ادا کر رہے ہیں، اس شعبہ میں ان کا مشاہرہ کیا ہے اور دیگر کیا سہولیات حاصل ہیں؟

(ج) گزشتہ سال موصوف نے اپنے شعبہ میں self finance کے طلباء سے ہونے والی آمدنی میں کتنی رقم وصول کی؟

(د) کیا کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی کی پوسٹ پر ان کی تقرری مستقلاً ہے اگر جواب نہ میں ہے تو اس پوسٹ کو کیوں ایڈورٹائز کر کے یونیورسٹی کے قوانین کے مطابق پر نہیں کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جناب پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی مورخہ 2011-03-03 سے پنجاب یونیورسٹی میں بطور کنٹرولر امتحانات (اضافی چارج) اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس سے پہلے وہ

ڈائریکٹر جنرل پنجاب یونیورسٹی گوجرانوالہ کیمپس رہ چکے ہیں اور بطور پرنسپل ہیلی کالج آف کامرس وہ امتحانات کا خاصا تجربہ رکھتے ہیں۔ جناب وائس چانسلر نے پنجاب یونیورسٹی ایکٹ 1973 سیکشن (vi)(4)15 کے تحت جناب پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی کو کنٹرولر امتحانات کا اضافی چارج دیا ہے جس کے بدلے ان کو 20 فیصد ڈبل ڈیوٹی الاؤنس یا زیادہ سے زیادہ -/6000 روپے ماہانہ دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر لیاقت علی صاحب بہت سمجھدار اور زیرک آدمی ہیں۔ انہوں نے اب تک شعبہ امتحانات کی بہتری کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں:

1. اضافی شیٹس جو دوران امتحان امیدواران کو دی جاتی تھیں ان کی تجویز پر بند کی گئی ہیں اور اب ایک ہی جوابی کاپی صفحات کی تعداد بڑھا کر تیار کی گئی ہے۔ اس سے نگران عملہ بہتر انداز سے امیدواران کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے پنجاب کے سات بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے بھی اس کو اپنایا ہے جس سے ان کے امتحانات کی نگرانی کا نظام بھی بہتر ہوا ہے نیز بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے بھی اس طریق کار پر عمل کیا ہے۔
2. یونیورسٹی کے سکریسی شعبہ نے تمام جوابی کاپیوں جو امتحانی سنٹر سے آتی ہیں ان کی از خود چیکنگ کا سلسلہ شروع کیا ہے جس سے امتحانی سنٹر کی بغیر اطلاع تبدیلی اور جوابی کاپی میں اپنی شناخت جو طلبہ لکھتے تھے میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے۔
3. ان ہی کی تجویز پر 2014 میں ہر رول نمبر سلپ، رزلٹ کارڈ اور سند پر قومی شناختی کارڈ کا نمبر بھی لکھا جائے گا جس سے ایک آدمی کی ڈگری کوئی دوسرا استعمال نہ کر سکے گا۔

(ب) اس وقت جناب پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی، کنٹرولر امتحانات (اضافی چارج) کے علاوہ مندرجہ ذیل عہدوں پر بھی کام کر رہے ہیں:

ریگولر ڈین فیکلٹی آف کامرس (سربراہی اعزازیہ -/5000 روپے)
بطور ایکٹنگ ڈین فیکلٹی فارمیسی (نہیں)
بطور انچارج ڈین فیکلٹی آف لاء (نہیں)
بطور پرنسپل ہیلی کالج آف کامرس (ماہانہ تنخواہ پروفیسر)
بطور چیئرمین ایڈمیشن کمیٹی (نہیں)

ون ونڈو آپریشن بھی ان کی تجویز پر شروع کیا جا رہا ہے۔ اس سے وزٹرز کو اپنے مسائل کے حل میں بہت سہولت حاصل ہو گی۔ مجموعی طور پر امتحانی نظام کو بہت بہتر کیا گیا ہے جس کے

نتیجہ میں اب امتحانات اور نتائج بروقت انجام پاتے ہیں۔ الغرض انہوں نے نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے یہ اضافی خدمت سرانجام دی ہے اور کوئی خلل کہیں نہیں آیا۔

(ج) Self finance کے داخلے 2009 سے ختم ہو گئے ہیں۔

(د) ان کے پاس کنٹرولر امتحانات کا صرف اضافی چارج ہے۔ مستقل بھرتی کے لئے پوسٹ جلد مشتہر کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ جو کنٹرولر امتحانات کا اضافی چارج دیا گیا تھا آیا اب مستقل بھرتی کے لئے مشتہر کر کے باقاعدہ کنٹرولر کی تعیناتی کر دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس پر ابھی کام ہو رہا ہے۔ ڈپٹی کنٹرولر اور ایڈیشنل کنٹرولر کی طرف سے request آئی ہے اور تمام یونیورسٹیوں میں یہ circulate ہو گیا ہے۔ اس میں ان کی fitness اور seniority کی بناء پر کنٹرولر امتحانات کی تعیناتی ہو جائے گی۔ میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جواب تھوڑا پرانا ہے اس میں ڈاکٹر لیاقت صاحب بتائے گئے ہیں جو کہ ریٹائر ہو چکے ہیں اب ڈاکٹر شاہد منیر صاحب بطور کنٹرولر امتحانات وہاں پر کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال 9-ستمبر 2013 کو دیا گیا تھا، 12-دسمبر 2013 کو ان کے پاس چلا گیا اور 3-اپریل 2014 کو اس کا جواب آیا ہے۔ ابھی جو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جواب دیا ہے وہ بالکل vague سا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ملک کے اندر یونیورسٹیوں اور اعلیٰ پوسٹ گریجویٹ تعلیمی اداروں کی اہمیت آپ اور ہم سب سمجھتے ہیں۔ ہمارے پنجاب میں پچھلے چھ مہینے سے پانچ یونیورسٹیاں ایڈہاک پر چلا رہے ہیں، ایک قائم مقام، دوسرا قائم مقام اور تیسرا قائم مقام تعینات کئے گئے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے ہر کام centralize اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور ان کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ ماضی کے اندر گورنر صاحب چانسلر تھے وہ بااختیار ہوتے تھے ان سے وہ اختیار بھی لے لیا ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ---

جناب سپیکر: نہیں، کون سا چارج لے لیا؟ چانسلر گورنر صاحب ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چانسلر گورنر صاحب ہیں لیکن بے چارے بے بس ہیں، ان کے بازوں ہیں اور نہ ٹانگیں۔ ان کا بالکل ایک cosmetic سا عہدہ رہ گیا ہے۔ آپ بھی بار بار وہاں جاتے ہیں جب قائم مقام گورنر بنتے ہیں۔ آپ بتادیں کہ چائے پانی پینے اور پلانے کے علاوہ کوئی اختیار ہے؟

جناب سپیکر: جی، جو آئینی اختیار ہے ان کے پاس موجود ہے اور وہ استعمال کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یونیورسٹی کے معاملے میں چانسلر کو ماضی کی طرح بااختیار کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، ان سے کیا پوچھتے ہیں، یہ سوال ان سے پوچھنے والا تو نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترمہ حکومت کو ہی represent کر رہی ہیں ناں۔

جناب سپیکر: چانسلر کے حساب سے جو اختیارات ان کے پاس ہیں وہ موجود ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، پہلے یونیورسٹی میں وائس چانسلر کی تعیناتی وہ کیا کرتے تھے اور یونیورسٹی کے معاملات کو take care کرتے تھے۔ اب یہ اختیار واپس لے لیا گیا ہے اب یہ سارے معاملات چیف منسٹر صاحب کو refer ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جب تک وہ اس سمری کو approve نہیں کرتے اس وقت تک یونیورسٹی کا وائس چانسلر کام نہیں کر سکتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو سمری نیچے سے آتی ہے پھر ایک خاص پیریڈ تک اگر وہ سمری پر جواب نہیں دیں گے تو وہ خود بخود لاگو ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اس میں ایک طریق کار بنا ہوا ہے اور وہ آئینی طریقہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یعنی پہلے سمری براہ راست گورنر صاحب کے پاس جاتی تھی اور گورنر صاحب ہی approve کرتے تھے۔ اب وہ سسٹم ختم ہو گیا ہے اور اب یہ سب چیزیں چیف منسٹر ہاؤس کی طرف سے rout out ہوتی ہیں۔ Deans بھی وہیں سے لگتے ہیں اور چیئرمین بھی وہیں سے لگتے ہیں۔ گورنر صاحب ماضی کے اندر زیادہ اچھا input کر سکتے تھے۔ ماشاءاللہ آپ جب گورنر بنتے ہیں آپ معاملات کو زیادہ بہتر کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: گورنر صاحب کے پاس وہ اختیارات موجود ہیں جس کی آئین نے ان کو اجازت دی ہے

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ کم کر دیئے گئے ہیں یونیورسٹی سے متعلق سارے اختیارات لے لئے گئے ہیں، یہ پچھلے دور کے اندر ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس میں، میں تھوڑا سا انہیں بتانا چاہوں گی کہ جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکی ہوں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب under process ہے اس پر Bill بہت جلد اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا جو کہ تمام یونیورسٹیوں کی quality enhancement کے issues ہیں یا جتنی بھی ان کی recruiting body ہیں، جتنے development اور or non development budged, grants scholarships, foreign affiliations جتنے بھی HEC فیڈرل معاملات دیکھتا تھا وہ HEC Punjab کے پاس آ جائیں گے اور اس سے انشاء اللہ تعالیٰ یونیورسٹیوں کے معاملات زیادہ بہتر طریقے سے چل سکیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ Bill بھی اسمبلی کے اندر آ گیا ہے اور ہم نے پڑھا بھی ہے اس میں بھی controlling authority گورنر نہیں ہیں بلکہ چیف منسٹر صاحب ہیں۔ ہم انہی کے اختیار کے اندر amendments لا رہے ہیں۔ اس قانون میں یہ بھی شامل کر دیا گیا ہے کہ جو کچھ بھی وہ کریں گے وہ پاکستان کی کسی عدالت کے اندر چیلنج نہیں ہو سکے گا۔ ہم اس پر شور مچائیں گے جب یہ Bill اسمبلی میں آئے گا۔ یہ کون سا نیا قانون آ گیا ہے کہ جو یہ فیصلہ کر دیں گے وہ سپریم کورٹ یا ہائیکورٹ یا کسی کورٹ میں چیلنج نہیں ہو گا؟ سارے اختیار پھر ادھر چیف منسٹر صاحب کے پاس ہوں گے اور ان کی صوابدید پر ہو گا۔ اس میں لکھا ہے کہ اگر ایکٹ کی وجہ سے کوئی کام رک رہا ہے تو controlling authority کے پاس اتنے اختیارات ہوں گے کہ وہ ایکٹ میں بھی ترمیم کر سکے گا۔ یعنی اسمبلی جو approve کرے گی اس میں بھی ترمیم کے اختیارات controlling authority کے پاس چلے جائیں گے۔ یہ اس طرح کی قانون سازی ہو رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جب اسمبلی میں آئے گی آپ اس پر بحث کریں۔ کیا میں آپ کو اس پر بحث کرنے سے روکوں گا، نہیں روکوں گا۔ آپ ضرور اس پر بحث کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ایک بہت اہم سوال ہے کہ Provincial HEC بننے سے Federal HEC کا کیا role ہو گا؟ کیونکہ different Provinces کا different Curriculum ہو گا تو internationally پاکستان ایجوکیشن کی rating ہی کم ہو جائے گی۔اس بارے میں جاننا چاہتی ہوں کہ Provincial HEC کا کیا role ہو گا؟۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی شکریہ۔آپ سوال لکھ کر دیں گے اور اس کا یہ جواب دیں گے۔یہ وائس چانسلر کے بارے میں سوال ہو رہا تھا۔جی، اگلا سوال بھی شاہ صاحب! آپ کا ہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2421 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: 05-2004 میں پنجاب یونیورسٹی کو فراہم کی گئی گرانٹ و دیگر تفصیلات

*2421: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 05-2004 کے دوران پنجاب یونیورسٹی لاہور کو صوبائی اور وفاقی حکومت کی طرف سے کتنی گرانٹ کن کن مدات میں ملی؟ گرانٹ کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ب) ان گرانٹس سے کون کون سے اہم منصوبہ جات مکمل کئے گئے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں سیلف فنانس سکیم کے تحت 13-2012 میں کل کتنی آمدنی ہوئی اور اس آمدنی میں یونیورسٹی کا شیئر کتنا ہے اور کتنے اساتذہ میں کتنی رقم تقسیم کی گئی، سب سے زیادہ آمدنی کس شعبہ میں ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) مالی سال 05۔2004 کے دوران پنجاب یونیورسٹی لاہور کو ملنے والی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

پنجاب حکومت کی جانب سے

-/829,000 روپے	پانی کی پائپ لائن کی مرمت اور بجلی کی تار کے لئے
-/84,00,000 روپے	طلبہ کے لئے تین بسوں کی خریداری کے لئے
-/10,34,500 روپے	ہاسٹل نمبر 5،4،2 کے ساتھ تعمیر شدہ انڈر پاس کے ساتھ سہولیات کی فراہمی
-/2,00,00,000 روپے	سکول فزیکل سائنسز کا قیام
-/7,80,00,000 روپے	خواتین کے دو ہاسٹل کی تعمیر

وفاقی حکومت کی جانب سے

HEC annual recurring grant for salary	46,65,06,200/-

HEC PROJECT GRANTS FOR 2004-05

Hostel for Visiting Faculty	1,00,00,000/-
Characterization Bio-Regulators	57,50,000/-
Development of Chemicals of Industrial and Agricultural Significance	75,68,000/-
Establishment of Central Instrumental Laboratory	1,58,00,000/-
Computerization and Networking Enhancement Program	96,70,000/-
Up-gradation of Teaching & Research Facilities	2,15,60,000/-
Training of Ph D Fellow and Development of Scientific manpower	2,34,92,000/-
Strengthening of Laboratory of Pharmacy	2,00,15,000/-
Construction of Student Hostel	2,50,00,000/-
Establishment of Microelectronic Research Centre	2,00,00,000/-
Strengthening of Newly Initiated Academic Programs	8,04,41,000/-

(ب) درج بالا گرانٹ سے مکمل کئے گئے منصوبے درج ذیل ہیں:

پنجاب حکومت کے منصوبہ جات

1۔ پانی کی پائپ لائن مرمت کی گئی اور بجلی کی تار گزاری گئی۔
2۔ تین بسیں خریدی گئیں۔
3۔ ہاسٹل نمبر 2،4،5 کے ساتھ تعمیر شدہ انڈر پاس کے ساتھ سہولیات کی فراہمی
4۔ سکول فزیکل سائنسز کے لئے لیبارٹری کے آلات کی خریداری
5۔ خواتین کے دو ہاسٹل کی تعمیر۔

وفاقی حکومت کے منصوبہ جات

1۔ اساتذہ کے لئے ہاسٹل کی تعمیر
2۔ سکول برائے بائیولاجیکل سائنس میں تحقیقی آلات کی فراہمی
3۔ کیمسٹری میں لیبارٹری اور تحقیقی آلات کی فراہمی
4۔ سائنس شعبہ جات فزکس، سالڈ سٹیٹ فزکس، کیمسٹری وغیرہ میں لیبارٹری کے آلات کی خریداری
5۔ کمپیوٹر اور نیٹورکینگ آلات کی خرید اور تنصیب
6۔ کیمسٹری میں لیبارٹری اور تحقیقی آلات کی فراہمی
7۔ سکول برائے بائیولاجیکل سائنس کے اساتذہ اور تکنیکی ملازمین کی تربیت
8۔ فارمیسی میں لیبارٹری اور تحقیقی آلات کی فراہمی
9۔ ایک بوائز ہاسٹل کی تعمیر
10۔ مرکز برائے سولڈ سٹیٹ فزکس میں مائیکرو الیکٹرانک ریسرچ سنٹر کا قیام

11۔ یونیورسٹی کے درج ذیل شعبہ جات کی عمارات کی تعمیر اور ان شعبہ جات میں کتب، فرنیچر اور آلات وغیرہ کی فراہمی:

1۔	ہائی انرجی فزکس	2۔	کول ٹیکنالوجی
3۔	اکانومکس	4۔	انوائرمنٹل سائنس
5۔	ایڈمنسٹریٹو سائنس	6۔	بائیو کیمسٹری
7۔	بزنس انفارمیشن ٹیکنالوجی	8۔	تعلیم و تحقیق
9۔	ماؤنٹین ریسرچ	10۔	مائیکرو بائیالوجی
11۔	زرعی سائنس	12۔	خلائی سائنس
13۔	انڈر گریجویٹ بلاک	14۔	جینڈر سٹڈیز

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں self finance کی بنیاد پر داخلے 2009 سے ختم کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال پنجاب یونیورسٹی کے بارے میں ہے اور میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے یونیورسٹی میں خواتین کے ہاسٹل کی تعمیر کے حوالے سے لکھا ہے کہ 2004-05 کے اندر اتنی رقم رکھی گئی تھی۔ اس وقت آپ کو معلوم ہے کہ اعلیٰ تعلیمی ادارے میڈیکل کالجوں اور یونیورسٹیوں میں gender proportion یہ ہے کہ 70 فیصد بچیاں آتی ہیں اور 30 فیصد بچے آتے ہیں۔ اس میں اضافے کی وجہ کیونکہ پنجاب یونیورسٹی میں لڑکوں کی تعداد زیادہ تھی اور لڑکیوں کے ہاسٹل کم تھے۔ اس وقت وہاں پر لڑکیوں کے ہاسٹل کی facilities میں شدید مشکلات ہیں تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں اور اس مالی سال کے اندر پنجاب یونیورسٹی میں کتنے نئے ہاسٹل تعمیر کئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ یونیورسٹی autonomous body ہوتی ہے اور وہ اپنے تمام معاملات یا ہاسٹل کی تعمیر وغیرہ خود ہی دیکھتی ہے۔ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا ہے کہ HEC Punjab under process ہے جب وہ Bill پاس ہو جائے گا وہ اپنا کام شروع کر دے گا تو جتنی بھی یونیورسٹیوں کو funding کے معاملات ہیں وہ انشاء اللہ HEC deal کرے گا۔ اس میں پھر اس معاملے کو ضرور مد نظر رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں میں نے تو بہت ہی specific question پوچھا ہے کہ اس مالی سال کے اندر بچیوں کے لئے نئے ہاسٹلز بنانے کے لئے کوئی منصوبہ انہوں نے رکھا ہے؟ یہ specific question ہے اور یونیورسٹی سے متعلق ہے۔ اس

بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جو جواب دیا ہے وہ گول مول سا ہے کہ وہ بنے گی، یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ یہ گانا وانا تو ہم روز ہی سنتے رہتے ہیں کہ یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس مالی سال کے اندر پنجاب یونیورسٹی میں۔۔۔

جناب سپیکر: Syndicate میں آپ کی نمائندگی بھی موجود ہے، اگر وہ recommendations بھیجیں گے تو یقیناً اس پر عملدرآمد بھی ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں تو انہوں نے ایک ہی ممبر رکھا ہوا ہے، اب ہم اس پر ترمیم دے رہے ہیں کہ ایک آپ مقرر کریں، ایک گورنمنٹ کرے اور ایک خاتون بھی اس میں ہونی چاہئے کیونکہ انہوں نے اس میں سے خاتون کو تو اڑا ہی دیا ہے۔ میں تو specific سوال پوچھ رہا ہوں کہ اس مالی سال میں پنجاب یونیورسٹی میں بچیوں کے ہاسٹل کے لئے کوئی گرانٹ رکھی گئی ہے یا نہیں، یہ موٹی سی بات بتادیں کہ اس مالی سال میں ہاسٹل بنے گا یا نہیں؟

جناب سپیکر: ان کی request آئے گی تو اس پر ضرور عمل کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! آپ کی request پر ضرور غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ ان کی request نہیں ہے بلکہ یونیورسٹی آپ کو request کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ایچ ای سی بھی یونیورسٹیوں کو funding directly نہیں کرتا، ایچ ای سی بھی ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو funding کرتا ہے بہرحال انشاء اللہ ہم اس کو ضرور consider کریں گے۔

جناب سپیکر: ہم یہ سوال بھی ان کو بھیج دیں گے۔ سوالات کے جوابات مکمل ہوگئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گجرات: بوائز اور گرلز ڈگری کالجز میں طلباء و طالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2135: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات بوائز اور گرلز ڈگری کالج ڈنگہ میں بچوں / بچیوں کی تعداد کتنی کتنی ہے؟

(ب) کیا ان کالجز میں بچوں / بچیوں کی تعداد کے لحاظ سے سٹاف موجود ہے۔ اگر نہیں تو کیا حکومت سٹاف پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا ان کالجز میں سائنس لیبارٹری کی سہولت موجود ہے، اگر نہیں تو حکومت کب تک قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ میں طالبات کی کل تعداد 1200 ہے جبکہ گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز ڈنگہ میں طلباء کی کل تعداد 605 ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ میں کل چودہ منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ طالبات کی تعداد کے لحاظ سے سیٹوں کی کمی CTI کے ذریعے پوری کی ہوئی ہے۔ مگر حکومت سیٹیں بڑھانے کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔ SNE "under process" ہے۔ بہت جلد یہ عمل پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات میں سٹاف موجود ہے جتنی سیٹیں کم ہیں ان کو حکومت کی ہدایات کے مطابق CTI بھرتی کر کے پورا کر لیا گیا ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ ضلع گجرات میں اس سال بی ایس سی سائنس کی کلاسز شروع کی گئی ہیں اس سلسلے میں لیبارٹری سامان کی ترسیل بہت جلد شروع ہو جائے گی مزید فنڈز بھی مہیا ہو جائیں گے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات لیبارٹری سامان اور متعلقہ ضروریات جلد بہم پہنچا دی جائیں گی حکومت اپنے وسائل کے مطابق ہر ممکن تکمیل کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع بہاولپور:اساتذہ کی خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2013: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ پی پی۔268 بہاولپور میں لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز، پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ کالج میں ایم اے کی کلاسز کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میں اساتذہ کی درج ذیل اسامیاں ہیں:

اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات اختیاری	ایک
لیکچرار باٹنی	ایک
زوالوجی	ایک
ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	ایک
ریاضی	ایک
اکنامکس	ایک
سوشل ورک	ایک

(ب) کسی بھی کالج میں ایم اے کی کلاسز کا اجراء حکومت کے منظور شدہ criteria کے مطابق کیا جاتا ہے کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اگر گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ پی پی۔268 بہاولپور ان ضوابط پر پورا اترے اور علاقہ کے لوگ کلاسز کے اجراء کے خواہش مند ہوں تو کیس موصول ہونے پر حکومت کی مجوزہ پالیسی کے تحت فیصلہ کیا جائے گا۔

ضلع لیہ: پی پی۔263 میں بوائز و گرلز کالجز کے قیام کا مسئلہ

*2084: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔263 ضلع لیہ میں کالجز تو دور کی بات ہائر سیکنڈری سکول تک نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں ایک بوائز کالج اور ایک گرلز کالج کے قیام کی منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پی پی-263 ضلع لیّہ میں کوئی گرلز / بوائز کالج اور ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-263 ضلع لیّہ کی آبادی دیہی علاقہ پر مشتمل ہے۔ تاہم اس حلقہ کے شمال مشرق میں پی پی-262 جنوب میں پی پی-266 اور جنوب مشرق میں پی پی-264 کا ملحقہ علاقہ موجود ہے جن میں موجود کالجز کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

I. شمال مشرق پی پی-262 میں درج ذیل کالجز موجود ہیں:۔

1. گورنمنٹ بوائز کالج کروڑ
2. گورنمنٹ گرلز کالج کروڑ
3. گورنمنٹ بوائز کالج فتح پور
4. گورنمنٹ گرلز کالج فتح پور

II. جنوب پی پی-266 میں درج ذیل کالجز موجود ہیں۔

1. گورنمنٹ بوائز کالج لیّہ
2. گورنمنٹ گرلز کالج لیّہ

(III) جنوب مشرق پی پی-264 میں درج ذیل کالجز موجود ہیں۔

1۔ گورنمنٹ بوائز کالج چوک اعظم
2۔ گورنمنٹ گرلز کالج چوک اعظم

جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ اس حلقہ کی آبادی دیہاتی علاقہ پر مشتمل ہے اور مندرجہ بالا آٹھ کالجز اس حلقہ سے 5 تا 20 کلو میٹر کے فاصلے پر موجود ہیں جو اس حلقہ کی آبادی کی اعلیٰ تعلیم کی ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔

ضلع قصور: گورنمنٹ کالج کوٹ رادھا کشن میں بنیادی سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2175: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ انٹر میڈیٹ کالج کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں اس وقت طلباء کی تعداد پانچ سو ہے۔ اس سیشن میں 450 بچے فرسٹ ایئر میں داخل ہوئے ہیں اور

سینکڑوں بچے داخلہ سے محروم رہ گئے، کیا محکمہ اس کالج میں مزید پانچ کمرے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں لیکچرارز کی بھی کمی ہے اس کو حکومت کب تک پورا کر دے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج مذکور کی چار دیواری ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور کمپیوٹر لیبارٹری کی سہولت بھی نہ ہے حکومت یہ سہولیات کب تک مہیا کر دے گی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن میں گرلز ڈگری کالج ہے جبکہ لڑکے اس سے محروم ہیں، حکومت لڑکوں کے لئے ڈگری کالج کب تک بنا دے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں طلباء کی تعداد 658 ہے تاہم موجودہ سیشن میں فرسٹ ایئر میں داخل ہوئے، طلباء کی تعداد 401 ہے جو پچھلے سال میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد سے 100 زیادہ ہے اس لئے زیادہ بچے داخلہ لینے سے محروم نہیں رہے۔ جہاں تک نئے کمروں کی تعمیر کا تعلق ہے تو محکمہ اعلیٰ تعلیم تمام کالجز سے missing facilities کی تفصیل اکٹھی کر رہا ہے جو ایک مشترکہ سمری کے ذریعے وزیر اعلیٰ پنجاب کو جلد بھجوا دی جائے گی تاکہ ان کالجز کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے رقم کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

(ب) اس وقت اساتذہ کی تعداد 13 ہیں جن میں تین پوسٹیں خالی ہیں ان کی جگہ پر نسپل نے یکم اکتوبر 2013 سے اردو کے دو لیکچرارز اور انگلش، فزیکل ایجوکیشن اور اسلامیات کا ایک ایک لیکچرار CTIs پالیسی کے تحت بھرتی کر لئے ہیں تاکہ بچوں کا نقصان نہ ہو۔ مزید برآں بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر نئی SNE جاری کرنے کے لئے محکمہ کو درخواستیں دے رکھی ہیں تاکہ اساتذہ کی تعداد بڑھائی جا سکے۔

(ج) کالج میں چار دیواری موجود نہیں ہے۔ اس کے لئے محکمہ کو missing facilities میں درخواستیں دی ہوئی ہیں محکمہ جب گرانٹ جاری کرے گا تعمیر شروع ہو جائے گی۔ پرائیویٹ فرم کے تعاون سے کمپیوٹر موجود ہیں۔

(د) کوٹ رادھا کشن میں ایک بوائز کالج ہے جس میں طلباء کی تعداد 658 ہے اور ایک گرلز کالج ہے جس میں طالبات کی تعداد 1087 اور ان کالجز میں بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

لاہور: پنجاب یونیورسٹی میں ہاسٹلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2627: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں کل کتنے ہاسٹل ہیں نیز ان ہاسٹل میں طلباء و طالبات کے کتنے ہاسٹل ہیں؟

(ب) پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں کل کتنے میس ہیں نیز یہ میس کن کن ہاسٹلز میں ہیں؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں کتنے ٹھیکے پر دیئے گئے ہیں؟

(د) سال 2011 کے دوران کن کن ٹھیکیداروں کو میس کا ٹھیکہ دیا گیا ہر ایک میس کے ٹھیکیدار کا نام، ٹھیکے دینے کا دورانیہ نیز اس کے لئے کتنی سکیورٹی رکھی گئی اور اس کا ٹھیکہ کب دیا گیا، مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں کل 27 ہاسٹلز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔بوائز	16
2۔گرلز	11
کل تعداد:	27

(ب) پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں کل 26 ہاسٹلز ہیں۔ 11 ہاسٹلز لڑکیوں اور 15 ہاسٹلز لڑکوں کے ہیں اور ہر ہاسٹل کا اپنا ایک میس ہے۔

(ج) بحوالہ یونیورسٹی کیلنڈر (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس وقت یونیورسٹی میں تمام میس ہاسٹل میں موجود میس کمیٹی کے تحت چلائے جا رہے ہیں نیز ایسا کوئی میس موجود نہیں جو کہ ٹھیکیداری نظام کے تحت ہو۔

(د) سال 2011 سے لے کر اب تک پنجاب یونیورسٹی میں کوئی ہاسٹل میس ٹھیکیداری نظام کے تحت نہیں چلایا جا رہا ہے بلکہ کیلنڈر کے مطابق ہاسٹل کی منتخب میس کمیٹی بغیر نفع و نقصان کی بنیاد پر چلاتی ہے۔

ضلع لاہور: کالجز میں بوائے سکاؤٹ / گرلز گائیڈز کی تربیت و دیگر تفصیلات

*2886: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کن کن کالجز میں بوائے سکاؤٹ کی تربیت دی جاتی ہے؟

(ب) ضلع لاہور کے کن کن گرل کالجز میں گرل گائیڈز ایسوسی ایشن قائم ہیں؟

(ج) ضلع لاہور کے کن کن کالجز میں بوائے سکاؤٹ و گرلز گائیڈ ایسوسی ایشن کی تربیت کے لئے کتنے اساتذہ کام کر رہے ہیں نیز حکومت کی طرف سے ان اساتذہ کو کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

(د) ضلع لاہور میں جن کالجز میں بوائے سکاؤٹ اور جن کالجز میں گرلز گائیڈز ایسوسی ایشن موجود ہیں ان کی جانچ پڑتال کے لئے اور ان کی بہتر کارکردگی کو ماپنے کے لئے کیا پیمانہ مقرر کیا ہوا ہے؟

(ہ) صوبہ پنجاب میں موجود گرلز کالجز میں گرلز گائیڈز ایسوسی ایشن اور بوائے کالجز میں بوائے سکاؤٹ کا اہم مقصد کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل کالجز میں بوائز سکاؤٹ کی تربیت دی جاتی ہے نیز ایم اے فزیکل ایجوکیشن اور ڈپلومہ کورس مکمل کرنے کے لئے متعلقہ بوائز سکاؤٹ کی تربیت میں پاس ہونا ضروری ہے۔ چونکہ بوائز سکاؤٹ تربیت بھی اسی نصاب کا حصہ ہے۔

1۔ گورنمنٹ کالج فار بوائز گلبرگ لاہور

2۔ گورنمنٹ کالج فار بوائز دیال سنگھ کالج لاہور

3۔ گورنمنٹ شالامار کالج لاہور

(ب) ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل کالجز میں گرل گائیڈز کی تربیت دی جاتی ہے۔ نیز ایم اے فزیکل ایجوکیشن اور ڈپلومہ کورس مکمل کرنے کے لئے متعلقہ گرلز گائیڈز کی تربیت میں پاس ہونا ضروری ہے۔ چونکہ گرلز گائیڈز تربیت بھی اسی نصاب کا حصہ ہے۔

1۔ گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور

2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سمن آباد لاہور

3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور

4۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن لاہور

5۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور

(ج) ضلع لاہور میں گرلز کالجز میں گرلز گائیڈز کی تربیت اور بوائز کالجز میں بوائے سکاؤٹ کی تربیت کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ مختص کئے گئے ہیں:

نام	عہدہ	کالج کا نام
	بوائز کالجز	
پروفیسر سخاوت گجر	لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ دیال سنگھ کالج لاہور
ناصر کھوکھر	لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ شالامار کالج لاہور
محمد حسین	اسسٹنٹ پروفیسر ہسٹری	گورنمنٹ شالامار کالج لاہور
راناجاوید احمد	اسسٹنٹ پروفیسر ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ کالج فار بوائز گلبرگ لاہور
ظہیر احمد	انسٹرکٹر ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ کالج فار بوائز گلبرگ لاہور
	گرلز کالجز	
مسز انجم فلک	اسسٹنٹ پروفیسر ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن لاہور
مسز سونیہ سحر	لیکچرار انگلش	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن لاہور
ناہیدا سماعیل	لیکچرار اردو	گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور
شازیہ الطاف	لیکچرار انگلش	گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور
مسز ناصرہ جمال	ایسوسی ایٹ پروفیسر انگلش	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور
مسز شاہین بابر	ایسوسی ایٹ پروفیسر فزکس	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور
مسز سمعیہ نواب	لیکچرار کیمسٹری	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور
مسز ثناء طلعت	لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور
مسز شمائلہ نور	لیکچرار نفسیات	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سمن آباد لاہور

مزید برآں ان اساتذہ کو ان کی تنخواہ کے علاوہ کوئی اضافی رقم / مراعات نہیں دی جاتیں۔

(د) ضلع لاہور میں جن جن کالجز میں بوائز سکاؤٹ / گرلز گائیڈ یونٹ / گائیڈ کمپنی موجود ہے ان کی جانچ پڑتال کے لئے سالانہ بنیادوں پر بوائز سکاؤٹ ایسوسی ایشن / گرلز گائیڈ ایسوسی ایشن کیمپ منعقد کرتی ہے جن میں ان کی کارکردگی کے لحاظ سے انعامات دیئے جاتے ہیں نیز

موسم گرما کی تعطیلات میں تربیتی پروگرامز میں شرکت کروائی جاتی ہے جس میں متعلقہ ایسوسی ایشن کے نمائندے شریک ہوتے ہیں۔

(ہ) صوبہ پنجاب میں گرلز کالجز میں گرلز گائیڈ اور بوائے کالجز میں بوائز سکاوٹ کی تربیت کا مقصد اچھے اور ذمہ دار شہری پیدا کرنا، ایمرجنسی از قسم سیلاب، قدرتی آفات میں کام کرنے کے لئے قوم کے نوجوانوں کو تیار کرنا، خود اعتمادی پیدا کرنا، دوسروں کی مدد کا جذبہ، طلباء و طالبات میں شعوری طور پر ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنا شامل ہے۔

ضلع سیالکوٹ: گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ میں بی اے / بی ایس سی کی کلاسز شروع کرنے کی تفصیلات

*3189: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایف اے / ایف ایس سی کے علاوہ بی اے / بی ایس سی / بی کام کی کلاسز کیوں نہیں پڑھائی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ کلاسز یہاں پر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) مذکورہ کالج میں بی ایس سی اور بی کام کلاسز اس لئے نہیں شروع ہو سکتیں کیونکہ اس کالج کے موجودہ سٹاف کی تعداد ناکافی ہے فی الوقت یہ ممکن نہ ہے کہ ایف اے، ایف ایس سی اور بی اے کے علاوہ کسی اور نصاب کا اجراء کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ موجودہ بلڈنگ کے اندر مزید طلباء کو بیٹھانے کی گنجائش بھی نہیں۔

(ب) بمطابق رپورٹ ڈائریکٹر کالجز گوجرانوالہ ڈویژن پرنسپل گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ بی ایس سی اور بی کام کے نئے شعبہ جات کو ایوننگ کلاسز میں جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن تاحال کیس محکمہ ہائر ایجوکیشن میں جمع نہ کروایا گیا ہے۔ مذکورہ کیس موصول ہونے پر حکومت کی مجوزہ پالیسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج میں اردو و دیگر مضامین کی کلاسز شروع کرنے کی تفصیلات

*3191: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج میں صرف انگریزی اور اسلامیات کی کلاسز پڑھائی جارہی ہیں، لیکن اردو، اکنامکس، پولیٹیکل سائنس، سائیکالوجی کی کلاسز نہیں پڑھائی جارہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس کالج میں مذکورہ مضامین کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج ڈسکہ میں انٹر میڈیٹ اور ڈگری level تک تمام مضامین بشمول اردو، اکنامکس، پولیٹیکل سائنس اور سائیکالوجی پڑھائے جا رہے ہیں جبکہ پوسٹ گریجویٹ level میں انگریزی اور اسلامیات کی کلاسز پڑھائی جارہی ہیں۔

(ب) مذکورہ مضامین کالج ہذا میں پہلے سے ہی پڑھائے جارہے ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: ڈگری کالجز میں طلباء وطالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3193: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام ڈگری کالجز بوائز اور گرلز میں طلباء و طالبات کی کتنی تعداد ہے، ان تمام ڈگری کالجز میں طلباء وطالبات کی تعداد کالج وار بتائی جائے؟

(ب) تحصیل دیپالپور کے تمام ڈگری کالجز میں طلباء و طالبات کے رزلٹ کی شرح کیا ہے، سال 13-2012 میں کتنے پاس اور فیل ہوئے؟

(ج) تحصیل دیپالپور بالخصوص پی پی۔193 میں کالج وار تفصیل بتائی جائے کہ رزلٹ کی شرح کم کیوں رہی، ناقص کارکردگی کی وجوہات بتائی جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پی پی۔193 میں واقع ڈگری کالجز میں ناقص کارکردگی پر ان اساتذہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام ڈگری کالجز کی تعداد کالج وار اس طرح سے ہے:

سیریل نمبر	نام کالج	ٹوٹل تعداد
1	گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج دیپالپور	750
2	گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج دیپالپور	744
3	گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج بصیر پور	312
4	گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج بصیر پور	493
5	گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج حویلی لکھا	715
6	گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج حویلی لکھا	774
7	گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج حجرہ شاہ مقیم	505
8	گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج حجرہ شاہ مقیم	868

(ب) تحصیل دیپالپور کے تمام ڈگری کالجز میں طلباء وطالبات کے رزلٹ کی شرح کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل دیپالپور پی پی-193 میں دو کالج ہیں گورنمنٹ ڈگری کالج حویلی لکھا اور گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج حویلی لکھا جن کی شرح رزلٹ اوپر بیان کی گئی ہے چونکہ یہ تمام کالجز دور دراز کے علاقوں میں ہیں اور طلباء کی اکثریت کم نمبروں والی ہوتی ہے اس لئے کچھ کالجز کا رزلٹ بورڈ سے کم ہے تاہم ان کالجز کے رزلٹ میں اب بہتری لائی جارہی ہے۔

(د) پروموشن کے وقت اساتذہ کے رزلٹ کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور ناقص کارکردگی اور بورڈ سے کم رزلٹ کی بناء پر ترقی روک لی جاتی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور کے ڈگری کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی تفصیلات

*3194: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ڈگری کالجز بوائز اور گرلز کی تعداد شہر وار کتنی ہے؟

(ب) تحصیل دیپالپور کے ہر ڈگری کالج میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد مضمون وار بتائی جائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان ڈگری کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل دیپالپور میں 4 بوائز کالجز اور 4 گرلز کالج ہیں۔

(ب) تحصیل دیپالپور کے تمام کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	کالج	خالی اسامی
1	گورنمنٹ کالج دیپالپور	تاریخ:1، ریاضی 1، فزیکل ایجوکیشن 1، کیمسٹری 1، فزکس 1، فارسی 1، عربی 1، اسلامیات 1
2	گورنمنٹ گرلز کالج دیپالپور	عربی 1، پول سائنس 1، فارسی 2، اسلامیات 1، بیالوجی 1
3	گورنمنٹ بوائز کالج بصیرپور	بیالوجی 1، کیمسٹری 1، اکنامکس 1، سوشیالوجی 1، اردو 1، سائیکالوجی 1
4	گورنمنٹ گرلز کالج بصیرپور	فزکس 1، کیمسٹری 1، بیالوجی 1، سٹیٹ 1، ریاضی 1، سوشیالوجی 1، عربی 1، اکنامکس 1
5	گورنمنٹ بوائز کالج حویلی لکھا	کیمسٹری 1، انگلش 2، اسلامیات 1، ریاضی 1، شماریات 1، سوشیالوجی 1، اردو 2، سائیکالوجی 1
6	گورنمنٹ گرلز کالج حویلی لکھا	اکنامکس 1، انگلش 2، اردو 1، کیمسٹری 1، اسلامیات 1، ایجوکیشن 1
7	گورنمنٹ بوائز کالج حجرہ شاہ مقیم	بیالوجی 1، کیمسٹری 1، اکنامکس 1، انگلش 1، تاریخ 1، ریاضی 1، سوکس 1، پول سائنس 1
8	گورنمنٹ گرلز کالج حجرہ شاہ مقیم	کیمسٹری 1، فزکس 1، فارسی 1، کمپیوٹر سائنس 1، پول سائنس 1، فزیکل ایجوکیشن 1، انگلش 1، تاریخ 1، اسلامیات 1، جیوگرافی 1، شماریات 1، مطالعہ پاکستان 1، سوشیالوجی 1، بیالوجی 1۔

(ج) کالجز کی خالی سیٹوں پر سی ٹی آئی بھرتی کئے جا چکے ہیں اور ان سیٹوں کو حکومت مستقل بنیادوں پر پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سرگودھا یونیورسٹی کا قیام و بھرتی کی تفصیلات

*3209: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی کا قیام چند سال قبل عمل میں آیا تھا؟

(ب) 2010 سے اب تک کتنے لوگ اس یونیورسٹی میں بھرتی ہوئے ہیں، بھرتی کئے گئے ملازمین کی گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا نومبر 2002 میں قائم ہوئی تھی۔

(ب) یونیورسٹی آف سرگودھا چانسلر / گورنر پنجاب سے منظور شدہ سروس قوانین کے تحت ریگولر اور کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتیاں کر رہی ہے۔ اس کا شمار ایک بڑی تعلیمی درسگاہ میں ہوتا ہے جس میں چار کالجز اور تیس شعبہ جات موجود ہیں۔ مزید برآں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر دو

سب کیمپسز میانوالی اور بھکر میں قائم کئے گئے ہیں۔یونیورسٹی آف سرگودھا روز بروز ترقی کر رہی ہے اور ہر سال تقریباً 160 امتحانات (مختلف ڈگریوں کے لئے) بھی منعقد کئے جاتے ہیں جبکہ یونیورسٹیوں کے تینوں سرکاری کیمپسز میں تقریباً 29000 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ تعلیمی شعبہ جات کی ضروریات اور انتظامی شعبوں میں ملازمین کی ضرورت کے پیش نظر یونیورسٹی سروس رولز، ہائر ایجوکیشن کمیشن اور گورنر پنجاب سے منظور شدہ قوانین کی روشنی میں بھرتیاں کی جاتی ہیں۔ مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: گورنمنٹ ڈگری کالج بصیر پور کی عمارت کی تعمیر ومرمت ودیگر تفصیلات

*3247: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی باؤنڈری وال اور بلڈنگ خستہ حال ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باؤنڈری وال کے ٹوٹنے کی وجہ سے بے شمار قیمتی اشیاء چوری ہو چکی ہیں، مذکورہ کالج میں لڑکوں اور اساتذہ کے لئے کوئی فرنیچر نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج کی باؤنڈری وال و بلڈنگ کو مرمت کرنے، فرنیچر خریدنے اور دوسری سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ کالج 1994 میں قائم ہوا کالج کی چار دیواری اور عمارت کا زیادہ تر حصہ خستہ حال ہے۔

(ب) باؤنڈری وال کا ایک حصہ گر جانے کی وجہ سے کالج کی رہائشی کالونی سے ایک عدد برساتی پائپ (پرنالہ) اور چند ٹوٹیاں چوری ہوئی تھیں۔ جس کی ایف آئی آر متعلقہ تھانہ میں درج کروادی گئی جس کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک اساتذہ کرام اور طالب علموں کے لئے فرنیچر کی کمی کی صورتحال کا تعلق ہے اس ضمن میں وضاحت یہ ہے کہ اساتذہ کرام کے لئے فرنیچر کافی ہے تاہم کالج کے 350 طالب علموں کے لئے 150 کرسیاں موجود ہیں جبکہ 200 کرسیاں مزید درکار ہیں۔

(ج) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک مشترکہ سمری بھجوائی ہے جس میں صوبہ بھر کے کالجز کی missing facilities کے لئے منظوری کی درخواست کی گئی ہے۔اس سمری میں مذکورہ بالا کالج بھی شامل ہے اور اس کالج کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے 17 ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد اس منصوبہ پر عملدرآمد کا آغاز کر دیا جائے گا۔تاہم یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ کالج کی چار دیواری کا کچھ حصہ گر چکا ہے جس کے لئے M&R گرانٹ کو استعمال میں لانے کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کر لیا گیا ہے اور دیوار کی تعمیر کو جلد مکمل کروالیا جائے گا۔

سرگودھا: گرلز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3344: ڈاکٹر نادیہ عزیز: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔34 ضلع سرگودھا میں کتنے گرلز کالج ہیں۔کیا یہ درست ہے کہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کی آبادی والے حلقہ میں گرلز کالج کی تعداد انتہائی کم ہے؟

(ب) سرگودھا یونیورسٹی میں کتنے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی میں روزانہ کی بنیاد پر درجنوں لوگوں کو بغیر کسی انٹرویو اور میرٹ کے بھرتی کیا جا رہا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔34 ضلع سرگودھا میں گرلز کے لئے ایک ڈگری کالج فاروق کالونی سرگودھا میں موجود ہے جس میں تقریباً 2100 طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔اس کے علاوہ پی پی۔34 کے علاقہ میلہ منڈی گراؤنڈ میں ایک گرلز کالج کی تعمیر کی منظوری دی جا چکی ہے اور تعمیر کے لئے دو کروڑ روپے کی رقم فراہم کر دی گئی ہے اور تعمیر کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔

(ب) یونیورسٹی آف سرگودھا میں کل 342 شعبہ جات کام کر رہے ہیں جس میں چار کالجز بھی شامل ہیں۔مزید برآں 7 ذیلی شعبہ جات بھی کالجز کا حصہ ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔یونیورسٹی آف سرگودھا سروس statutes جو کہ گورنر پنجاب سے منظور شدہ ہیں اور ایچ ای سی کے قواعد و قانون کے مطابق بھرتیاں کرتی ہے۔تمام بھرتیاں میرٹ پر اور انٹرویو کے انعقاد کے بعد کی جاتی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: گرلز و بوائز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3348: محترمہ ثمینہ نور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی-185 اوکاڑہ میں کتنے گرلز اور بوائز کالجز ہیں اگر نہیں ہیں تو وہاں حکومت کا کب تک کالجز کھولنے کا ارادہ ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

حلقہ پی پی-185 میں کوئی بھی بوائز اور گرلز کالج نہیں ہے۔ البتہ اس حلقہ کے نزدیک ترین گوگیرہ کے علاقے میں ایک بوائز ڈگری کالج موجود ہے اور ایک گرلز کالج تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کے علاوہ رینالہ خورد میں ایک بوائز اور ایک گرلز کالج موجود ہے۔ یہ کالجز حلقہ پی پی-185 کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد: بوائز کالج سے متعلقہ تفصیلات

*3411: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے بوائز تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس کالج میں کرسیوں، فرنیچر، بینچز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا اس کالج میں سائنس اور کمپیوٹر لیب موجود ہیں؟

(د) اس کالج میں لیکچرار اور ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں کتنی ہے اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کی missing facilities پوری کرنے اور خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے بوائز تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل 735 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کلاس وار طالب علموں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

فرسٹ ایئر	سیکنڈ ایئر	تھرڈ ایئر	فورتھ ایئر	کل تعداد
381	262	53	39	735

(ب) کالج ہذا میں 328 کرسیاں، 85 بنچز، 77 سٹول اور 5 روسٹرم ہیں۔

(ج) کالج ہذا میں سائنس لیب ہے لیکن کمپیوٹر لیب نہ ہے۔

(د) کالج ہذا میں کل 23 اساتذہ کی اسامیاں ہیں جن میں سے 09 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اسامی	مضمون	تاریخ
1	اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	بیالوجی	13-06-06 سے خالی ہے۔
2	اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	باٹنی	06-11-15 سے خالی ہے۔
3	اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	فزکس	99-12-05 سے خالی ہے۔
4	اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	سائیکالوجی	12-08-31 سے خالی ہے۔
5	لیکچرار (BS-17)	کیمسٹری	11-04-21 سے خالی ہے۔
6	لیکچرار (BS-17)	انگریزی	11-08-24 سے خالی ہے۔
7	لیکچرار (BS-17)	اردو	13-05-23 سے خالی ہے۔
8	لیکچرار (BS-17)	تاریخ	13-08-13 سے خالی ہے۔
9	لیکچرار (BS-17)	زوالوجی	13-12-08 سے خالی ہے۔

(ہ) جہاں تک missing facilities کا تعلق ہے محکمہ اعلیٰ تعلیم صوبے بھر کے کالجز سے اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے تاکہ مرحلہ وار تمام کالجز کی اشد ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ مالی سال 15-2014 کا آغاز ہو چکا ہے اور اس مالی سال کے دوران کالجز کی missing facilities کی مرحلہ وار فراہمی کو یقینی بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ جہاں تک خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی بات ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ لیکچرار (BS-17) کی تمام بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔ دور دراز کے علاقہ جات میں نئی بھرتی پر سیٹیں پُر کی جاتی ہیں تاہم بعد ازاں ٹرانسفر کے ذریعے اساتذہ اپنے نزدیکی علاقوں میں چلے جاتے ہیں جس وجہ سے ان علاقوں میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18) کی تعیناتی ترقی کے بعد کی جاتی ہے اور حکومت جلد ہی ترقی کے ذریعے اسسٹنٹ پروفیسر کی خالی اسامیوں کو fill کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس صورتحال کے باوجود اساتذہ کی وقتی کمی گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق CTI کے ذریعے ہر سال پوری کی جاتی ہے۔ اس طرح طلباء کا تعلیمی لحاظ سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔ گورنمنٹ کالج برائے بوائز تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں سیٹیں خالی ہیں لیکن تمام سیٹیں فی الحال CTI کے ذریعے پُر کی گئی ہیں اور جلد ہی ان خالی سیٹوں پر اساتذہ بذریعہ تبادلہ تعینات کر دیا جائے گا۔

تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد۔ گرلز ڈگری کالج سے متعلقہ تفصیلات

*3412: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج خواتین تاندلیانوالہ (فیصل آباد) میں طالبات کی تعداد 1200 ہے جبکہ ان کے بیٹھنے کے لئے صرف 200 کرسیاں / بنچ ہیں؟

(ب) اس کالج میں ابھی تک کمپیوٹر اور سائنس لیب نہ ہیں، سائنس لیکچرار و کمپیوٹر لیکچرار کی اسامیاں بھی سرے سے نہ ہیں، اگر اسامی ہے بھی تو ان پر کوئی تعیناتی نہ ہوئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کالج کے لیکچرارز اور دیگر اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) کالج ہذا میں 1066 طالبات زیر تعلیم ہیں جن کے لئے 225 عدد بنچ (675 طالبات کے بیٹھنے کے لئے) اور 304 عدد کرسیاں موجود ہیں۔ مزید برآں اس سال revenue گرانٹ میں سے مزید 390 کرسیاں کالج کو فراہم کر دی جائیں گی جن کی منظوری ہو چکی ہے۔

(ب) کالج ہذا میں کمپیوٹر لیبارٹری تعمیر ہو چکی ہے کمپیوٹر کی متعلقہ اسیسریز اور فرنیچر وغیرہ خریدنے کے لئے ریونیو گرانٹ اس سال 15-2014 میں allocate ہو چکی ہے اور جلد ہی یہ تمام چیزیں خرید کر کالج ہذا کی لیبارٹری مکمل کر دی جائے گی۔ فی الحال کالج ہذا نے اپنی مدد آپ کے تحت کمپیوٹر لیب میں کمپیوٹرز کا اہتمام کر رکھا ہے۔ کمپیوٹر ٹیچر موجود ہے جو کہ طالبات کو کمپیوٹر کی تعلیم سے آراستہ کر رہی ہے۔ سائنس کی لیبارٹریز مع سامان موجود ہے۔ سائنس کی اسامیاں بھی موجود ہیں جبکہ باٹنی، کیمسٹری، ریاضی اور زوالوجی کی اسامیاں خالی ہے۔ تاہم ان اسامیوں پر محکمہ تعلیم کی مرضی کے مطابق CTI بھرتی کی گئی ہے جو کہ تدریسی فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

(ج) محکمہ تعلیم نے کالجز میں لیکچرار کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجنے کے لئے سمری تیار کر لی ہے جن پر کمیشن جلد ہی بھرتی کا عمل شروع کرے گا۔ تاہم کالجز میں اساتذہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے محکمہ تعلیم کی ہدایت پر پرنسپلز نے اپنے اپنے کالجز میں ضرورت کے مطابق CTIs بھرتی کر لئے ہیں جو تدریسی فرائض سرانجام دے رہے

ہیں۔ دیگر اسامیوں پر بھرتی کرنے کے لئے فہرستیں تیار کر لی گئی ہیں جن پر جلد ہی بھرتی کر لی جائے گی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: کالج میں طالبات اور اساتذہ کی شرح کے بارے میں تفصیلات

*3526: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ تعلیم کے یارڈ سٹک کے مطابق کسی تعلیمی ادارے میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد کا تناسب کیا ہونا چاہئے؟

(ب) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طالبات اور اساتذہ کی شرح تناسب کیا ہے کتنی طالبات کو ایک استاد میسر ہے؟

(ج) اگر حکومت مذکورہ کالج میں سٹاف کی شدید کمی کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا حکومت کالج مذکورہ بالا میں نان ٹیچنگ سٹاف کی شدید کمی کو بھی پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) محکمہ تعلیم کے یارڈ سٹک کے مطابق کسی تعلیمی ادارے میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد کا تناسب 1:60 ہوتا ہے۔

(ب) مذکورہ کالج میں طلبہ کی تعداد 3122 ہے اور اساتذہ کی تعداد 31 ہے۔ اس طرح 93 طالبات کو ایک استاد میسر ہے۔

(ج) اس ضمن میں محکمہ کو 36 اساتذہ کی نئی سیٹوں کی ڈیمانڈ مل چکی ہے جو کہ پبلک سروس کمیشن کو جلد بھجوادی جائے گی۔

(د) حکومت پنجاب نے بھرتیوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ کالج میں نان ٹیچنگ سٹاف کل منظور شدہ اسامیاں 32 ہیں جن میں سے 25 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 7 اسامیاں خالی ہیں جس کو بذریعہ ٹرانسفر جلد از جلد پورا کیا جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت شیخ صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔جناب سپیکر! مجھے مختصراً آج پھر یہ گزارش کرنی ہے کہ جس طرح پچھلے پانچ سالوں میں یہ پریکٹس رہی ہے کہ سوالات کی کاپی پہلے مل جاتی تھی اور معزز ممبران کو یہ پتا ہوتا تھا کہ ہمارے سوالات آرہے ہیں جس کی وجہ سے mostly سوالات take up ہو جاتے تھے،اب مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ پچھلے پانچ سالوں میں جو پریکٹس رہی ہے وہ ٹھیک تھی یا ان ڈیڑھ سالوں میں جو پریکٹس چل رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں آگیا ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے،ایک آدھ دن میں آپ کو بتادیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جب ایم پی ایز کی گاڑیاں مال روڈ سے turn کر کے اندر آتی ہیں تو وہاں پر ان کو چیکنگ کے لئے روک لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ایک لمبی لائن لگ جاتی ہے اور مال روڈ کی regular ٹریفک رُک جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ نے گاڑیوں کے بونٹ کی چیکنگ کرنی ہے تو اس کو تھوڑا آگے چیک کرلیں تاکہ پیچھے جو ٹریفک آرہی ہے اس کا flow خراب نہ ہو۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! سکیورٹی کے معاملات کو آپ دیکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سکیورٹی کے معاملات discuss ہو رہے ہیں،کرنل صاحب بھی تشریف فرما ہیں یہ forces سے ہی آئے ہیں،میں ابھی پچھلے دنوں پشاور گیا تھا تو وہاں پر شدید سکیورٹی تھی،جب ہم چیک پوسٹ سے گزرے ہیں تو وہاں پر وردی میں جو سکیورٹی اہلکار تھے،وہ آئے ان کے پاس چھوٹا سا کوئی آلہ تھا گاڑی کے ساتھ touch کرتے تھے،گاڑی ان کے پاس سے گزر رہی تھی اور چیک ہوتی جا رہی تھی یعنی بونٹ،ڈگی کو کھولنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اس سے آپ کیا چیک کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس کے ذریعے سے ہمیں explosive indicate ہو جاتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر داخلہ کرنل(ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی اسی طرح کا arrangement کریں،بار بار بونٹ کو کھولنا ٹھیک نہیں ہوتا،بعض اوقات تو وہ صحیح طرح سے بند بھی نہیں ہوتا۔وہاں پر ٹھکا ٹھک ہو رہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ٹائم بھی بہت لگ جاتا ہے اور پیچھے سے ٹریفک بھی بلاک ہو جاتی ہے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ security arrangements کو improve کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سکیورٹی بھی improve کریں اور اس کے لئے لائن بھی علیحدہ سے لگوائیں تاکہ دوسری ٹریفک میں hurdle پیدا نہ ہو، سکیورٹی والوں سے بھی کہیں اور آپ خود بھی اس کو monitor کریں۔

وزیر داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 908/14 شیخ علاؤالدین کی طرف سے ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لاہور میں بڑھتی ہوئی آلودگی سے سانس کی بیماریوں میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ WHO کی 2011 کی رپورٹ میں لاہور کا جو data دیا گیا ہے وہ 04-2003 کا ہے جو گیارہ سال پرانا ہے۔ لاہور شہر کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے گزشتہ سالوں میں حکومت پنجاب نے بہت سارے اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے چند ایک میں عرض کر دیتا ہوں۔ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس نے لاہور میں صفائی کے نظام کو بہتر کیا ہے اور سڑکوں کے کناروں سے اڑتی ہوئی دھول پر قابو پایا ہے۔ انڈر پاسسز اور فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں جس سے ٹریفک کی روانی میں بہتری آئی ہے۔ رنگ روڈ کے منصوبے سے ٹریفک کی آلودگی میں قابل ذکر کمی آئی ہے اور اس کے علاوہ دھواں دینے والی ویگنوں کو بھی ختم کر کے نئی بسیں چلائی گئی ہیں۔ مزید برآں لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے قیام اور میٹرو بس سروس سے شہر میں ٹریفک کی آلودگی کم ہوئی ہے۔ لاہور شہر سے دور سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں تین سو فیکٹریاں چل رہی ہیں اور مزید فیکٹریاں زیر تعمیر ہیں۔ ضلع لاہور میں اکتالیس فیکٹریوں نے آلودہ پانی کو صاف کرنے کے لئے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا رکھے ہیں، دریائے راوی کی

آلودگی کو پاک کرنے کے لئے واساد ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے پر کام کر رہا ہے۔ فضائی آلودگی کی monitoring کے لئے محکمہ کی ایک موبائل فیکٹری باقاعدگی سے کام کر رہی ہے اور EPA کے تینوں مانیٹرنگ یونٹ مرمت ہونے کے بعد درست طور پر اپنا کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے جن دو جگہوں کا ذکر کیا ہے کہ یہاں پر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا رہے ہیں کبھی آپ نے یہاں پر خود بھی visit کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ واقعی اس وقت آلودگی کا مسئلہ بہت serious ہے، حکومت پنجاب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آلودگی کی تینوں اقسام جیسے فضائی آلودگی، زمین کے اوپر کی آلودگی اور زمین کے اندر پانی کی جو آلودگی ہے تینوں پر مفصّل طور پر کام کر رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس پر ایک پالیسی بھی بننے والی ہے جس سے آلودگی پر قابو پا لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ اپنے محکمہ سے مفصل رپورٹ لیں کہ یہ جو آپ دریائے راوی پر دو واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا رہے ہیں، مجھے بھی بتائیں کہ یہ کس جگہ پر لگا رہے ہیں اور میں خود بھی اس کو visit کرنا چاہوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جس دن میں جاؤں گا آپ بھی میرے ساتھ چلیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 942/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ضلع لاہور میں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ بھی میرے ساتھ visit کرنے چلیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، شکریہ

صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ضلع لاہور میں ٹائروں سے تیل نکالنے والے چالیس کارخانے موجود ہیں، یہ تمام کارخانے غیر قانونی ہیں کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے کسی کو بھی اجازت، این او سی جاری نہیں کیا۔ ان کارخانوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کے پیش نظر محکمہ تحفظ ماحول نے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے سترہ یونٹس کو seal کیا ہے تاہم seal ہونے والے سترہ یونٹوں میں سے نو یونٹوں نے سول کورٹ، ہائیکورٹ سے stay order حاصل کر لئے ہیں۔ اس وقت ضلع لاہور میں چالیس استعمال شدہ ٹائروں سے تیل نکالنے والے کارخانوں میں سے چوبیس بند ہیں، مندرجہ بالا چالیس کارخانے بشمول چوبیس بند کارخانوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں صوبائی دارالحکومت اور مختلف اضلاع کے انتیس یونٹس نے Environmental Agency Punjab کے Environmental approval نہ دینے پر Environmental Tribunal میں اپیلیں دائر کی ہیں جن میں ان کو stay مل گیا ہے۔ Stay ختم کروانے کے لئے حسب ضابطہ عدالتوں میں کارروائی جاری ہے۔ ان تمام cases کو اچھے طریقے سے follow کیا جا رہا ہے۔ Environmental Tribunal میں سابقہ پیشی 13۔ جنوری تھی اور اس کی باقاعدگی سے پیروی جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عدالتوں کے حکم کے مطابق یہ کارروائی بھی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو press نہیں کیا گیا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/983 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وہ عمرہ پر گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پیش ہو چکی ہے، یہ تو اب ایوان کی پراپرٹی ہے، شیخ صاحب کی 24 تاریخ تک کی request تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا نمبر 983/14 ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سکینڈل کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے تاہم پھر بھی ادارہ ہذا کی جانب سے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمیں ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کو پہنچانے کا مؤثر طور پر بندوبست کرتی ہے، گوشت کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ضائع کیا جاتا ہے، وفاقی حکومت کے طے شدہ قوانین کے مطابق پاکستان میں بیرون ملک سے گوشت کی درآمد اور برآمد کی ذمہ داری وزارت تحفظ خوراک پاکستان کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ علاؤالدین صاحب ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: آپ کو عمرہ مبارک ہو۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ خیر مبارک۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 983/14 اس وقت چل رہی ہے، اس سے پہلے بھی آپ ہی کی تحریک التوائے کار تھی جس پر میں نے ان سے کہا ہے کہ میں خود بھی وہاں پر جانا چاہتا ہوں۔ شیخ علاؤالدین صاحب! آپ اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ پارلیمانی

سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم نے راوی پر polluted water کے لئے دو واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے شروع کر دیئے ہیں، ہم اس کو خود دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس میں کیا کچھ progress ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب میکڈونلڈ والی تحریک التوائے کار کا جواب دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: اس وقت اسی کا جواب دے رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی، اس وقت ڈپٹی سپیکر صاحب Chair کر رہے تھے۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ وزیر خوراک اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: چلیں! ان سے بھی جواب لے لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے، یہ خوراک کا مسئلہ ہے۔ میں بار بار گزارش کرتا ہوں کہ جب میرے بھائی گوندل صاحب ہر چیز کا جواب دیتے ہیں تو متعلقہ منسٹر کو کچھ پتا نہیں ہوتا کہ actually محکمے کا کیا مسئلہ ہوا ہوا ہے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ 71 ٹن گوشت آیا ہے، تین مہینے میں 236 ملین ڈالر پاکستان سے باہر گیا ہے۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں اور یہ سٹیٹ بنک کی رپورٹ ہے کہ میکڈونلڈ اور کے ایف سی نے پاکستان کے 236 ملین ڈالرز regular طریقے سے باہر بھیجے ہیں، irregular کتنے بھیجے ہوں گے آپ سوچ ہی نہیں سکتے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے آپ مہربانی کر دیجئے ویسے تو جو آپ کا حکم لیکن میری استدعا ہے کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں چونکہ میں چاہتا ہوں کہ وزیر خوراک اس پر توجہ دیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب یہاں تشریف فرما ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے عرض کرنے کی جرأت کی ہے، میں نے انہیں دیکھ کر کہا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اسے pending کر لیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے، آپ نے اس کی latest position لے کر آنا ہے اور سوموار کو جواب دینا ہے۔ پھر میں اس بارے میں وزیر صاحب سے بھی پوچھوں گا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1096/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: ذرا آرام آرام سے پڑھیں تاکہ آپ کی بات کی سب کو سمجھ آئے۔

والڈ سٹی آف لاہور کی بہتری کے لئے قرضے میں خُورد بُرد کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے بحالی ثقافت اندرون لاہور کے پراجیکٹ کے لئے 226 ملین روپے منظور کرائے گئے جو کہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی زیر نگرانی گرانٹ نمبر 36 میں رکھے گئے۔ اندرون لاہور میں تعمیراتی کام کی نوعیت اور مقامی لوگوں کے رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے کام مکمل نہیں ہو سکا اس لئے 106 ملین روپے کی رقم کو بروقت پنجاب حکومت کو واپس کر دیا گیا۔ مورخہ 30-06-2014 کو اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ جنرل نے چار بلز کی وضاحت طلب کی کہ یہ بل والڈ سٹی پراجیکٹ نے جمع کرائے ہیں یا نہیں جس کے جواب میں تحریری طور پر وضاحت کی گئی کہ یہ چاروں بل والڈ سٹی پراجیکٹ نے جمع نہیں کرائے۔ مزید برآں مورخہ 01-07-2014 کو والڈ سٹی پراجیکٹ کی طرف سے اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے آفس کو مطلع کیا گیا کہ ان جعلی بلوں اور اس جعل سازی میں ملوث اکاؤنٹنٹ جنرل آفس کے ملازمین کے خلاف انکوائری کی جائے جس پر اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے آفس نے کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس اسلام آباد کو تحریری اطلاع دی کہ جعلی چار بل جو کہ بظاہر والڈ سٹی پراجیکٹ کی طرف سے بنانے کی کوشش کی گئی تھی اور یہ بلز زاہد رشید سابقہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی

درازمیں sanctioned order کے بغیر پائے گئے۔اس کے علاوہ جعلی مہر، جعلی دستاویزات، جعلی چیک بک اور چند قلم زاہد رشید سابق اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے کمرے میں پائے گئے جس پر کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس اسلام آباد نے محکمہ NAB میں زاہد رشید سابق اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے خلاف انکوائری کے لئے درخواست کی۔ والڈ سٹی آف لاہور پراجیکٹ نے اکاؤنٹنٹ جنرل کے ساتھ اپنے بلوں کی reconciliation کی درخواست کی جس پر اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب نے جعلی چیکوں کی ادائیگی کو بروقت رکوادیا۔مزید وزیراعلیٰ پنجاب نے اس معاملے کی چھان بین کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کو والڈ سٹی پراجیکٹ اس وقوعہ کی تفصیل دے چکا ہے جبکہ محکمہ خزانہ، محکمہ لوکل گورنمنٹ، انسپکٹر آف ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس کے محکموں کو بھی reconciliation رپورٹ بھجوائی جاچکی ہے تاحال ابھی انکوائری فائنل نہیں ہوئی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بھی یہ توجہ سے سنا لیکن یہ دیکھ لیجئے کہ پنجاب کا اربوں روپیہ ان لوگوں کی disposal پر ہے جو ہر بل پاس کرنے کے لئے کھلے عام پیسے لیتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے چونکہ یہ فیڈرل کے تحت ہے لیکن پیسا پنجاب کا ہے اس لئے اس پر توجہ دے لیں۔ 30۔جون کا واقعہ ہے کہ میں اکاؤنٹنٹ جنرل کے کمرے میں تھا اور میرے سامنے وہاں جو مار دھاڑ ہوئی انہوں نے نیا آدمی appoint کیا تو پہلے اکاؤنٹنٹ جنرل رانا زاہد نے پولیس کے ذریعے کمرے کا قبضہ چھوڑا۔ کھلے عام پیسے چلتے ہیں 15 سے 30۔جون تک ان کی چاند رات ہوتی ہے۔ یقین کیجئے کہ اے جی آفس میں چھ چھ، سات سات فیصد کے حساب سے ایک ایک بل پر پچاس پچاس لاکھ روپے رشوت لی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو press نہیں کیا گیا لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ گوندل صاحب! آپ کو پتا ہے کہ اس کی رپورٹ کدھر کدھر جارہی ہے اس لئے آپ اپنے طور پر اسے pursue کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1097 بھی آپ کی ہے، اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

والڈ سٹی لاہور اتھارٹی اندرون شہر لاہور کی تاریخی اور پرانی عمارات کی مرمت و بحالی میں ناکام

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر! Project Management Unit کے تحت دہلی دروازہ سے چوک کوتوالی منصوبے کا کام 96 فیصد تک مکمل کر لیا گیا ہے۔اس میں باقی چار فیصد کام بجلی کی کیبل کی لگوائی،اس کام کی تکمیل لیسکو کی منظوری کی وجہ سے رکی ہوئی ہے جو کہ جلد از جلد مکمل کر لی جائے گی۔ پائلٹ پراجیکٹ پر کئے جانے والے کاموں کی تفصیل یہ ہے کہ 33 گلیوں میں 527 گھروں کو facility مہیا کی گئی۔ شاہی گزر گاہ میں سڑک کے دونوں اطراف 162 دکانوں اور اوپر کی منزل کی rehabilitation،48 گلیوں میں انفراسٹرکچر کی تبدیلی، پائلٹ پراجیکٹ پیکیج-I میں دہلی گیٹ سے چوک پرانی کوتوالی تک انفراسٹرکچر کا کام زیر زمین ہے اور اس میں سیوریج سسٹم، سٹور، واٹر سسٹم زیر زمین high-tension cable، ٹیلی کام کیبل، پینے کے صاف پانی کے لئے لائنیں بچھائی گئی ہیں جبکہ یہی کام اوپر دی گئی 48 گلیوں میں بھی مکمل کیا گیا ہے۔ شاہی حمام اور مسجد وزیر خان کے گرد و اطراف سے 57 تجاوزات کو ختم کر دیا گیا ہے۔ دہلی دروازہ قابضین سے خالی کروایا جا چکا ہے۔ شاہی حمام کی بحالی کا کام شروع ہے جس پر عالمی معیار کے مطابق کام کیا جا رہا ہے اور وہ بھی جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ دہلی دروازہ سے چوک کوتوالی تک کی جانے والی تزئین و آرائش کی حامل عمارات پر بھی کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ پراجیکٹ پیکیج-I کے تحت تاریخی عمارات کے بارے میں علامتی سائن بورڈ ٹورسٹ کی سہولت کے لئے نصب کئے گئے ہیں، محمدی محلہ اندرون لاہور کی تزئین و آرائش ہو چکی ہے۔ والڈ سٹی ایکٹ لاہور کے تحت rules and regulation by laws کی تیاری آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے جسے منظوری کے لئے اتھارٹی کی میٹنگ میں پیش کیا جائے گا جو transition period سے گزر رہی ہے۔ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے notified area میں کام کرنے والے سابقہ ادوار کی ٹرانسفر کا عمل کیا جا چکا ہے۔ شاہی قلعہ کے قریب فورٹ روڈ، فوڈ سٹریٹ کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ کچھ لوگ پرانے تاریخی مکانات کو مسمار کر کے پلازے تعمیر کرنا چاہتے ہیں ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ تاریخی مقامات کو محفوظ رکھنے کے لئے اتھارٹی نے انفورسمنٹ قائم کی ہے جو کہ دن رات کام کر رہی ہے۔ پائلٹ پراجیکٹ چار فیز پر محیط ہے جس کا پیکیج-I دہلی دروازہ تا چوک کوتوالی مکمل کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی جو کام ہیں ان کے

بھی PC-1 تیار ہیں، اس کے علاوہ تاریخی علاقے کی مکمل دیکھ بھال کے لئے ایک کنسلٹنٹ کمپنی کی خدمات آغا خان ٹرسٹ کی معاونت سے حاصل کی گئی ہیں جس کے لئے PC-II لوکل گورنمنٹ کے ذریعے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس میں شاہی حمام کا جو ذکر آگیا ہے میں نے کہیں نہیں کیا تھا۔ میں نے فوڈ سٹریٹ کا ذکر بھی نہیں کیا تھا۔ میرے بھائی جان نے شاہی حمام کا بڑے زور سے ذکر کیا ہے۔ شاہی حمام مسئلہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ ان لوگوں کے گھروں کا ہے جو اتنی استطاعت نہیں رکھتے کہ وہ اپنے گھر مرمت کرا لیں۔ آپ یقین کیجئے کہ Athens میں انہوں نے جس طریقے سے کئی ہزار سال پرانے شہر کو maintain کیا ہے یہ تمام والڈ سٹی اسی طرح بچنی چاہئے۔ مکانات گر رہے ہیں، میں نے گزارش کی تھی کہ آپ کسی طریقے سے funding کر کے ان مکانات کو بچائیں۔ آغا خان ٹرسٹ کا اپنا کمال اور ہے اگر میں اس پر بحث شروع کروں گا تو شام ہو جائے گی۔ جو لوگ وہاں رہ رہے ہیں ان کے مکانات نہایت بُری حالت میں ہیں اور مکانات گر رہے ہیں۔ میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری نے ذکر کیا ہے کہ پلازے بن رہے ہیں۔ پورا پیپل ویہڑا، شاہ عالم مارکیٹ کا اندرون علاقہ اور رنگ محل یہ تمام علاقے کمرشل convert ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: Walled City Authority کے سربراہ یہاں خود آئیں اور briefing دیں تو بہتر رہے گا۔ وہاں پرانے مکانات کی صورتحال کیا ہے اور محکمہ والے ان کو کچھ facilitate کر رہے ہیں یا نہیں؟ اس briefing سے ہم سب کو پتا چل جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ ان کو بُلا لیتے ہیں۔ جب وہ briefing دیں تو شیخ علاؤالدین بھی آپ کے ساتھ تشریف فرما ہوں اور اگر شیخ صاحب کہیں تو اس علاقے کا visit کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بڑی اچھی بات ہے۔ ان کو یہاں بُلائیں اور میں ان کو visit کراتا ہوں کہ اندرون شہر کا علاقہ کس بُری حالت میں ہے۔ ہم نے شاہی حمام کو کیا کرنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! وہ بھی پرانا علاقہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ شاہی حمام کو عوام نے استعمال نہیں کرنا۔ وہاں تو عوام کو کوئی گھسنے نہیں دے گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کبھی کبھی عوام بھی ایسی جگہ پر پہنچ جاتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بجا فرما رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فوڈ سٹریٹ کی بات کر رہے ہیں۔ آپ تو وہاں پر کبھی نہیں گئے ہوں گے لیکن یقین کریں کہ فوڈ سٹریٹ کے اندر ستائیس سو روپے per head charge کیا جا رہا ہے تو کیا وہاں پر غریب آدمی جا سکتا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس سے بھی زیادہ پیسے لئے جا رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ دیکھیں، ڈاکٹر فرزانہ نذیر کہہ رہی ہیں کہ اس سے بھی زیادہ پیسے charge کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! Walled City Authority کے سربراہ کو یہاں اسمبلی میں کسی دن بُلائیں تاکہ وہ مجھے اور شیخ صاحب کو briefing دیں۔ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کی بہتری کے لئے کیا کچھ کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! گوندل صاحب ہمارے ساتھ چلیں۔ ہم انہیں بتاتے ہیں کہ فوڈ سٹریٹ عوام کے لئے ہے یا خواص کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو محرک مزید press نہیں کرتے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1107/14، شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کم ہونے کی وجہ سے سکولوں سے طلباء وطالبات کے اخراج کی تعداد میں مسلسل اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!محکمہ تعلیم (سکولز)معزز ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہے کہ سال 13-2012میں سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ایک کروڑ،8لاکھ اور 50ہزار تھی جو کہ سال 14-2013میں بڑھ کر ایک کروڑ،10لاکھ اور 4ہزار ہو گئی ہے۔موجودہ تعداد میں ایک لاکھ اور 54ہزار طلباء کا اضافہ ہوا ہے۔مزید برآں محکمہ تعلیم نے پورے صوبہ میں طلباء کی تعداد کے تناسب سے اساتذہ کی re-allocation کی ہے۔اس طرح سے ایسے سکولز جن میں اساتذہ کی تعداد طلباء کے تناسب سے زیادہ تھی اُن کو وہاں سے تبدیل کر کے ایسے سکولوں میں تعینات کر دیا گیا ہے کہ جہاں اساتذہ کی کمی تھی۔اس طرح سے سکولوں میں اساتذہ کی کمی کا مسئلہ ممکنہ حد تک حل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر!طلباء اور اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے ایک مربوط monitoring کا نظام قائم ہے جس میں 939کے قریب Monitoring and Evaluation Assistants تعینات ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر Android Tablet کے ذریعے on line & real time حاضری چیک کرتے ہیں۔ان کاوشوں کے نتیجہ میں محکمہ تعلیم اساتذہ کی حاضری کو 90فیصد تک لانے میں کامیاب ہوا ہے۔

جناب سپیکر!محکمہ تعلیم (سکولز)نہایت احترام سے اس معزز ایوان کو مطلع کرنا چاہتا ہے کہ یہ بات درست نہ ہے کہ سرکاری سکولوں کی enrollment اب کم ہو گئی ہے بلکہ سابقہ سال سے 80لاکھ زیادہ ہوئی ہے۔اس وقت سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی کل تعداد ایک کروڑ،10لاکھ اور 4ہزار ہے۔سو فیصد بچوں کو سکولوں میں لانے کے لئے محکمہ تعلیم (سکولز)نے اس سال 39لاکھ اور 98ہزار بچوں کو سکولوں میں لانے کا ہدف مقرر کیا تھا۔مسلسل کاوشوں سے نہ صرف یہ ہدف حاصل کر لیا گیا ہے بلکہ 4لاکھ اور 40ہزار طلباء ہدف سے زائد داخل کئے گئے ہیں۔مزید برآں سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے رواں سال میں 32ہزار کے لگ بھگ اساتذہ کی بھرتی نہایت شفاف طریق کار کے تحت کی جارہی ہے جس سے اساتذہ کی کمی کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور ہمیں امید واثق ہے کہ 22۔مارچ 2015تک یہ بھرتی مکمل کر لی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو کچھ کہا ہے میں اس پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ آپ دیکھ لیں میں نے اپنی اسی تحریک التوائے کار میں کہا ہے کہ ایچی سن کالج کے اساتذہ کو 17 کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میری ایک بات ذرا دھیان سے سُنیں۔ آپ ایچی سن کالج کا ذکر کر رہے ہیں جس کے چیئرمین گورنر پنجاب ہوتے ہیں اور گورنر صاحب کے conduct کو یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک Board of Governors ہے جس کو پنجاب حکومت تشکیل دیتی ہے۔ میں گورنر پنجاب کے بارے میں کچھ نہیں کہہ رہا کیونکہ وہ تو اکثر چھٹی پر رہتے ہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ Board of Governors پنجاب حکومت بناتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی بات انہوں نے نوٹ کر لی ہے۔ محرک اپنی تحریک التوائے کار کو press نہیں کرتے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1111/14 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور میں نصب ٹیوب ویل کے ٹرانسفار کی خرابی

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں الاٹیوں کو پانی کی فراہمی کے لئے دو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں جن کے ذریعے---(شور و غُل)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

میں تمام معزز ممبران سے ملتمس ہوں کہ گپ شپ کے لئے آپ کے پاس لابی موجود ہے۔ آپ اگر گپ شپ لگانا چاہتے ہیں تو وہاں تشریف لے جائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں اور آپ کے شور کی وجہ سے میں ان کی بات سُن نہیں پا رہا۔ آپ مہربانی کر کے یہاں آپس میں باتیں کم کیا کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں الاٹیوں کو پانی کی فراہمی کے لئے دو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں جن سے ڈائریکٹ اور اوور ہیڈ ٹینکی کے ذریعے پانی کی فراہمی بلا تعطل جاری ہے۔اس سے پہلے مورخہ 25۔اپریل 2014 کو بڑی گراؤنڈ کے قریب والے ٹیوب ویل کے پاس لگا ہوا 100-KV کا ٹرانسفارمر چوری ہو گیا تھا جس کی ایف آئی آر اس وقت کے ایس ڈی او، بلڈنگ سب ڈویژن نمبر 2، چوبرجی گارڈن اسٹیٹ نے پولیس سٹیشن لٹن روڈ میں درج کروا دی تھی۔حسب ضابطہ پرچہ درج ہوا اور اس کی تفتیش جاری ہے اور وقتاً فوقتاً واپڈا اتھارٹی لیسکو سے نیا ٹرانسفارمر لگانے کے لئے رجوع کیا جاتا رہا ہے۔ کافی تگ و دو کے بعد لیسکو نے بذریعہ چٹھی نمبر 16-5912 مورخہ 5۔دسمبر 2014 کو مطلع کیا کہ ہمارے پاس ٹرانسفارمر موجود نہیں ہے۔آپ ہماری منظور شدہ کمپنیوں سے ٹرانسفارمر خرید کر کے ہمیں مہیا کریں۔لیسکو کی طرف سے لکھی گئی چٹھی کی روشنی میں نئے ٹرانسفارمر کی خرید کے لئے منظور شدہ کمپنیوں سے کوٹیشن بذریعہ چٹھی نمبر 26-8921 مورخہ 9۔دسمبر 2014 کو طلب کی گئیں جو کہ مورخہ 18-12-2014 کو وصول ہو گئیں ہیں۔حسب ضابطہ نیا ٹرانسفارمر لینے کے لئے محکمہ سے تحرک کیا جا رہا ہے۔نیا ٹرانسفارمر لگنے کے بعد یہ تیسرا ٹیوب ویل بھی چالو کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جواب تسلی بخش ہے۔محرک اس تحریک التوائے کار کو press نہیں کرتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر گنّے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث ہے۔بحث کا آغاز وزیر خوراک کریں گے۔اس بحث میں جو معزز ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔آپ گنّے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث شروع کروا رہے ہیں لیکن اس وقت ایوان میں صرف دس معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔آپ

اس کے لئے کوئی اور دن مقرر کر لیں۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے اس لئے اس بحث کو کسی اور دن کے لئے رکھ لیں تاکہ زیادہ سے زیادہ معزز ممبران اس میں حصہ لے سکیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ بات کئی دنوں سے چل رہی ہے۔ اب میں کیا کروں، معزز ممبران کو کس طرح ایوان میں لے کر آؤں، کیا میں ان کو گھروں سے لے کر آؤں؟ They should come.

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! آپ معزز ممبران کو گھروں سے نہ لائیں لیکن کورم تو پورا کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پہلے بھی دو اہم issues کے اُوپر بحث رکھی گئی تھی۔ پچھلے working day پر صحت سے متعلق مسائل پر عام بحث رکھی گئی تھی لیکن المیہ یہ ہے کہ ہمارے بھائی خواجہ سلمان رفیق بہت pushing ہیں، دن رات بہت بھاگتے اور محنت کرتے ہیں لیکن ان کو وزیر نہیں بنایا گیا اگر وہ وزیر ہوتے تو بحث مکمل ہو جاتی۔ پارلیمانی سیکرٹری، خواجہ عمران نذیر رات کو ملک سے باہر چلے گئے اور اس وجہ سے صحت پر بحث نہ ہو سکی۔ پولیو والوں کی مہربانی ہے کہ وہ آ گئے اور اس کی آڑ لے کر ہم نے کہا کہ پولیو والوں کی بات سُن لیں اور بحث ملتوی ہو گئی۔ یہ اچھا طریق کار نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بحث ہونی چاہئے کیونکہ منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں اور معزز ممبران بھی موجود ہیں۔ معزز ممبران کی تعداد تو کم یا زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ ابھی اگر میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں تو پھر اجلاس ملتوی ہو جائے گا لیکن میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ آج جتنا بھی وقت میسر ہے ہمیں گنّے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک! آپ شروع کریں۔ جو صاحبان اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر جتنے ممبران ہیں وہ اپنا interest show کریں گے اور ان کو زیادہ ٹائم مل جائے گا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آپ وہ بات چھوڑیں۔ میں نے وہ بات سن لی ہے۔ میں تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ ذرا غور سے بات سنیں کیونکہ سب کے کام کی بات ہو رہی ہے۔ اگر گپ شپ لگانی ہے تو لابی موجود ہے وہاں تشریف لے جائیں۔

MINISTER FOR FOOD (Mr. Bilal Yasin): Mr Speaker! I move the general discussion on grievances of Sugar Cane growers.

کورم کی نشاندہی

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ بڑا افسوس ہے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورام پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11 بج کر 57 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس 29- دسمبر 2014 بروز سوموار سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

سوموار،29۔دسمبر2014

(یوم الاثنین،6۔ربیع الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 13

879

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس ہائر ایجوکیشن پنجاب 2014 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:۔

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 (15 بابت 2014) نافذ شدہ مورخہ 2۔اکتوبر 2014 میں مورخہ 31۔دسمبر 2014 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

880

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014

(مسودہ قانون نمبر32بابت2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014منظور کیا جائے۔

881

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

سوموار، 29- دسمبر 2014

(یوم الاثنین، 6- ربیع الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾

سورۃ الأحزاب آیات 39 تا 44

اور جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے (39) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (40) اے اہل ایمان اللہ کا بہت ذکر کیا کرو (41) اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو (42) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے (43) جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے (44)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
جدھر دیکھی اسی ماہ مبیں کی چاندنی دیکھی
برستا نور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
محمد مصطفٰے کے عشق میں ہر آنکھ پُرنم ہے
یہ دیکھا ہے محبت کا اثر طیبہ کی گلیوں میں
سلام ان پر درود ان پر، درود ان پر سلام ان پر
وظیفہ ہے یہی شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات تحفظ ماحول اور سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2130 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2226 قاضی عدنان فرید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2131 بھی میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2147 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 23- مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ضلع گجرات: محکمہ تحفظ ماحول میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2147: میاں طارق محمود: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے لوگ محکمہ تحفظ ماحول میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں 14-2013 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ج) مذکورہ بجٹ کن کن مدات میں کتنا کتنا خرچ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ تحفظ ماحول کی منظور شدہ اسامیاں 13 ہیں جبکہ 9 افراد کام کر رہے ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں۔ ان کے نام، گریڈ اور عہدہ کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ ضلع میں ضلعی دفتر محکمہ تحفظ ماحول کو 14-2013 میں کل غیر ترقیاتی بجٹ -/24,89,350 روپے فراہم کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ بجٹ میں سے ماہ اکتوبر 2013 کے اختتام تک -/7,47,839 روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ -/17,41,511 روپے بقایا ہے۔ اس کی ہر مد میں اخراجات کی تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں بتائی گئی منظور شدہ اسامیاں 13 ہیں جبکہ 9 افراد کام کر رہے ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں۔ کیا حکومت ان چار اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! بالکل، حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنا چاہتی ہے۔ اس پر باقاعدہ کام شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی یہ اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کے اوپر کیا کام شروع ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ کام کس stage پر ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس پر process شروع ہے اور جلد ہی انشاء اللہ اخبار میں اشتہار دے کر باقی کام شروع کر کے مکمل کیا جائے گا اور یہ اسامیاں انشاء اللہ پُر کی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ تو کوئی جواب نہیں۔ کل 13 آدمی کام کرتے ہیں جن میں 9 افراد کام کر رہے ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں تو میرا صرف یہ سوال ہے کہ یہ اسامیاں کیوں نہیں پُر کر رہے اور کتنے عرصے سے یہ اسامیاں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنے عرصے سے یہ چار اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! بھرتیوں پر پابندی تھی جو کہ اب ختم ہو گئی ہے تو اب process جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد پُر کر دی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے تو ان سے یہ پوچھا ہے کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ process ہو رہا ہے تو یہ جواب صحیح دے دیں کہ یہ کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ تقریباً ایک سال سے خالی ہیں۔ اس میں نائب قاصد اور کلرک وغیرہ کی بھرتیوں کے سلسلے میں انٹرویوز وغیرہ بھی ہو چکے ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا process ہو رہا ہے اور جیسے ہی یہ مکمل ہوتا ہے تو اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تو ابھی فرما رہے تھے کہ اشتہار اخبار میں دیا جائے گا۔ آپ کو پہلے مکمل پتا کرنا چاہئے پھر اس کے بعد بات کیا کرنی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس کے علاوہ اور بھی اسامیاں خالی ہیں جن کے متعلق میں بات کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2148 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 23۔ مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ضلع گجرات: بجٹ کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*2148: میاں طارق محمود: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات تحفظ ماحول کا سال 12-2011 اور 13-2012 کا بجٹ سال وار کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران یہ بجٹ کس کس مد پر خرچ ہوا؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع کی حدود میں کہاں کہاں پر کون کون سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی ختم کرنے کے منصوبے شروع کئے گئے، ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس ضلع میں کون کون سی فیکٹریاں آبی آلودگی اور فضائی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں ان کے نام اور جگہ بتائیں، ان کے خلاف ان دو سالوں کے دوران کیا ایکشن لیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) ضلع گجرات تحفظ ماحول کا بجٹ سال وار مندرجہ ذیل تھا۔

سال 2011-12	=	کل بجٹ	20,90,600
سال 2012-13	=	کل بجٹ	23,82,070

(ب) ان سالوں کے دوران مختلف مدوں میں خرچے کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دو سالوں کے دوران ضلعی آفیسر تحفظ ماحول گجرات کی طرف سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی ختم کرنے کا کوئی ترقیاتی منصوبہ شروع نہ کیا گیا کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول کا کردار تحفظ ماحول ایکٹ 1997 پر عملدرآمد کروانا ہے جبکہ ترقیاتی منصوبے دوسرے متعلقہ محکموں کی ذمہ داری ہے۔

(د) اس ضلع میں موجود پنکھا ساز فیکٹریاں، رائس ملز، اینٹوں کے بھٹے، سروس فیکٹری، ماربل یونٹ اور دیگر کارخانے آلودگی کا باعث بن رہے ہیں۔ ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کے بعد 63 کارخانوں کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے سیکشن 16 کے تحت حکم نامے جاری کئے گئے۔ ان حکم ناموں پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 17 کے تحت تحفظ ماحول ٹربیونل میں کیس بھیجے جائیں گے جہاں ان کو جرمانہ کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں لکھا ہوا ہے کہ اس ضلع میں موجود پنکھا ساز فیکٹریوں، رائس ملز، اینٹوں کے بھٹے، سروس فیکٹری، ماربل یونٹ اور دیگر کارخانے آلودگی کا باعث بن رہے ہیں جن کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کے بعد 63 کارخانوں کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے سیکشن 16 کے تحت حکم نامے جاری کئے گئے ہیں۔ ان حکم ناموں پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 17 کے تحت تحفظ ماحول ٹربیونل میں case بھیجے جائیں گے جہاں ان کو جرمانے کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ کیا یہ جواب اس طرح کا ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: انہوں نے تتمہ (ب) میں بھی بتا دیا ہے، تھوڑا سا چیک کر لیں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ بھیجے جائیں گے یہ کب سےprocessشروع ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر!اس کا ایک processہے پہلےEnvironment Departmentاُن کو ایک نوٹس جاری کرتا ہے اور جو ہدایات اُن کو دی جاتی ہیں اگر وہ اس پر عملدرآمد نہ کریں تو پھر یہ tribunal casesمیں بھیجے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،وہ پوچھ رہے ہیں کہ کب جاری کئے تھے آپ اُن کو بتا سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر!یہ سوال پرانا ہے میرا خیال ہے یہ ابھی تک چلے گئے ہوں گے اور اس میں جولائی 2014سے لے کر اب تک تقریباً114جا چکے ہیں اور13اس وقتtribunalمیں دائر کر دیئے گئے ہیں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میرا ان سے جو سوال تھا مجھے اُس کا تو جواب نہیں ملا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اگر ماحول کی آلودگی کے بارے میں ان کے خلاف کارروائی ہوئی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوا تو پھر یہtribunalکو بھیجے جائیں گے میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر:میاں صاحبlegal processتو اُن کو مکمل کرنے دیں۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!ٹھیک ہے کر لیں۔

جناب سپیکر:اگلا سوال نمبر2847محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2848بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1602ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے،سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ:جناب سپیکر!سوال نمبر3267ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں خصوصی تعلیم کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3267: محترمہ حنا پرویز بٹ:کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں خصوصی تعلیم کے کل کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟
(ب) ان اداروں کے لئے کتنی رقم مالی سال13۔2012کے دوران مختص کی گئی تھی؟
(ج) ہر ادارے میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟
(د) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟
(ہ) کیا ہر ادارے کے پاس بچوں کے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ خصوصی تعلیم کے کل239تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ان اداروں کے لئے مالی سال13۔2012میں درج ذیل رقم مختص کی گئی تھی۔
مختص کی جانے والی رقم: 2,31,60,83,578/۔روپے
خرچ کی جانے والی رقم: 1,89,23,93,155/۔روپے
مذکورہ بالا رقم کی تفصیل ادارہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے ادارے پنجاب کی تمام تحصیلوں میں موجود ہیں جن کی تعداد239ہے اور ان تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم خصوصی بچوں کی کل تعداد27606ہے۔ادارہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد6745ہے جس کی تفصیل ادارہ وار (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) جی ہاں! حکومت پنجاب نے خصوصی بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے تمام اداروں میں ٹرانسپورٹ مہیا کر رکھی ہے اور زیر تعلیم بیشتر خصوصی بچے اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے مطابق مختص کی جانے والی رقم 2۔ارب31کروڑ میں سے ایک ارب89کروڑ روپے خرچ ہوئے بقیہ رقم تقریباً40کروڑ خرچ نہ ہوئی اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جو اخراجات نہیں ہو سکے ان کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! جو post خالی رہ جاتی ہے اور جو رقم stipend کی مد میں خرچ نہیں ہو پاتی یہ اُس کی saving ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) کے مطابق 6745 اسامیوں میں سے کتنی اسامیاں اس وقت خالی ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر یہ جو جواب بھیجا گیا تھا کہ ٹوٹل اسامیاں 6ہزار 7سو 50 ہیں اُس وقت اتنی اسامیاں تھیں لیکن اب ہمارے مزید school centres establish ہو گئے ہیں اور کل اسامیوں کی تعداد اب 7ہزار 181 ہو گئی ہے جبکہ اس میں سے 5ہزار 157 پر ہیں اور 2ہزار 24 ابھی خالی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی اور ضمنی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1732 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بند روڈ کی بھٹیوں میں ٹائر جلانے کے مضر اثرات کی تفصیلات

*1732: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بند روڈ لاہور پر ایسی لاتعداد بھٹیاں قائم ہیں جو ٹائر جلا کر تیل نکالتی ہیں اور ان سے نکلنے والے دھوئیں سے وہاں کے رہائشی خطرناک دائمی امراض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ کے مکینوں نے بارہا محکمہ تحفظ ماحول کو شکایات درج کروائیں لیکن ان کی شکایات کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا؟

(ج) کیا حکومت اس انسانی مسئلہ کے حل کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک مذکورہ بالا بھٹیوں کو بند کروا دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ بند روڈ پر ٹائروں کو جلا کر تیل نکالنے والے آٹھ کے قریب کارخانے / بھٹیاں موجود ہیں اور ان سے نکلنے والے دھوئیں سے ارد گرد کے رہائشیوں کو تکلیف کا سامنا تھا تاہم خطرناک دائمی امراض پھیلنے کی محکمہ ہذا کو مصدقہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

(ب) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ کرول گھاٹی بند روڈ لاہور میں واقع ٹائروں سے تیل نکالنے والی پانچ عدد فیکٹریوں کے خلاف درخواستیں موصول ہوئیں۔ اسسٹنٹ کمشنر شالامار ٹاؤن اور ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول لاہور نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے ان پانچوں فیکٹریوں کو مورخہ 25-09-2013 کو سیل کر دیا ہے جو کہ تاحال سیل ہیں اور ان کے مالکان نے مختلف عدالتوں میں کیس کر رکھے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا کہ پانچ فیکٹریاں سیل کر دی گئی ہیں اور ابھی تک سیل ہیں۔ باقی تین فیکٹریاں از خود بند پڑی ہیں لہذا ان فیکٹریوں سے پیدا ہونے والا مسئلہ حل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے جیسے سوال کے اندر لکھا ہے کہ ایسی لاتعداد بھٹیاں قائم ہیں جو ٹائر جلا کر تیل نکالتی ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ ٹائروں کی availability کہاں سے ہے، کدھر سے آتے ہیں اور اگر یہ illegal ہیں تو کیوں ابھی تک ان کو supply کئے جا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ ٹائر import ہوتے ہیں اور لائسنس وفاقی گورنمنٹ دیتی ہے اور اسی طریقے سے یہ ٹائر یہاں پر آتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ قانون کے اندر acceptable practice ہے کہ آپ ٹائر کو جلا کر بطور ایندھن استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ یہ بات medically approve ہے کہ rubber کو جلانے سے جو گیس نکلتی ہے وہ انسانی صحت کے لئے مضر ہے میری

صرف clarification یہ ہے کہ کیا یہ acceptable ہے کہ اس کو fuel کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس میں عرض یہ ہے کہ ٹائر کو raw material کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں سے جو تیل نکلتا ہے وہ OGRA کی طرف سے approved نہیں ہے اور اسی وجہ سے یہ فیکٹریاں seal بھی کی ہوئی ہیں۔ میرے خیال میں ایک دو کے cases بھی چل رہے ہیں ان کا سوال تھا جو تیل اس میں سے نکلتا ہے، وہ OGRA کی طرف سے approved نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ان کا جو جواب لکھا ہوا ہے اس کو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں جو انہوں نے فرمایا اُس کے اور اس کے اندر تضاد آپ کو نظر آ جائے گا۔ جز (الف) کے جواب کی آخری لائن ہے ارد گرد کے رہائشیوں کو تکلیف کا سامنا تھا تاہم خطرناک دائمی امراض پھیلنے کی محکمہ ہذا کو مصدقہ اطلاع موصول نہ ہوئی ہے یہ طریق کار بتا دیں کہ مصدقہ خبر کیسے پہنچتی ہے؟ جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان سے کوئی particular case پوچھ لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ کوئی کیس ہے میں ان سے کیا پوچھوں؟

جناب سپیکر: جی، وہ بتا رہے ہیں، آپ کی بات کا جواب دے رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ کوئی کیس ہی نہیں ہے وہ اس چیز کے denial میں ہی چلے گئے ہیں کہ ہے ہی نہیں، پہلے انہوں نے کہا کہ ربڑ کو جلانا قانوناً غلط ہے لیکن جل رہے ہیں۔ اگلی بات انہوں نے یہ کہی کہ ہمارے پاس کسی کی کوئی مصدقہ رپورٹ ہی نہیں ہے کیونکہ کوئی بیمار ہی نہیں ہوا تو میں اس جواب کا کیا کروں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے عرض کی ہے کہ OGRA کی طرف سے ٹائروں سے بننے والا تیل approve نہیں ہے لیکن سیمنٹ فیکٹریوں کے لئے اس کی import کی اجازت ہے اس کے علاوہ جتنی بھی فیکٹریاں جو تیل نکال رہی ہیں وہ غیر قانونی ہیں

اور اُن کے cases high court میں لے کر گئے ہیں اور محکمہ نے وہ فیکٹریاں بند کی ہوئی ہیں اور High Court نے وہ cases اس وقت Environment Tribunal کو refer کئے ہوئے ہیں۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! مؤکل صاحب کے سوال کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں اگر valid ہوا تو ضرور جواب ملے گا۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے اس جواب سے تسلی و تشفی نہیں ہو رہی جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے رہے ہیں۔ شاید یہ سوال کو سمجھ نہیں پا رہے۔ مختصر گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں، مجھے بتائیں ہم ان سے پوچھ لیتے ہیں؟

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں پوچھنا یہ چاہ رہا ہوں اور خود سمجھنے کی بھی کوشش کر رہا ہوں کہ یہ جو ٹائر بھٹوں میں جلتا ہے کیا اس کی اجازت ہے یا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! ٹائر جلانے کی بھٹوں میں اجازت نہیں ہے اور کسی بھی جگہ ٹائر جلانے کی اجازت نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! وہ کہہ رہے ہیں کہ قانونی کارروائی کر رہے ہیں اور وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا تو کوئی قصور نہیں ہے انہیں جو پڑھنے کو دیا گیا ہے وہ انہوں نے پڑھ کر بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ جب کوئی particular case بتائیں گے تو وہ میں ان سے پوچھ سکتا ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں محکمہ نہیں ہوں، لغاری صاحب محکمہ نہیں ہیں بلکہ محکمہ تو کہہ رہا ہے کہ ہے ہی نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست اگر کوئی particular case point out کر دیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو مزید چیک کر لیتا ہوں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: باؤ جی! دیکھ لیں اس پر کافی ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ بہت ضروری سوال ہے۔ جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ایسے کسی کیمیکل یونٹ کو رہائشی علاقے میں کام کرنے کی اجازت نہ دی ہے جو ارد گرد رہنے والے رہائشیوں کے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہو۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور پی پی۔144 جہاں سے میں ممبر ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کون سا سوال لے رہے ہیں؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں ان کو یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ ان کا جواب غلط ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ کہاں پہنچ گئے ہیں، کون سا سوال ہے، سوال کا نمبر بولیں؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 1739 ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال تو ابھی آیا ہی نہیں ہے۔ (قہقہہ)

چلیں، کوئی بات نہیں اگر انہوں نے کچھ کہہ دیا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3834 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سپیشل ایجوکیشن کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3834: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے دفاتر ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کون کون سے ملازمین ہیں جن کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ہے اور کون سے ملازمین ایسے ہیں جو ان دفاتر میں ایک بار سے زائد مرتبہ تعینات رہ چکے ہیں؟

(ج) گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کون سے ایسے ملازمین ہیں جو 2010 سے اب تک مالی بدعنوانی یا کسی بھی قسم کی بے ضابطگی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سپیشل ایجوکیشن) کا ایک دفتر ہے جو کہ پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں واقع ہے۔

(ب) مذکورہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سپیشل ایجوکیشن) کے دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کے ناموں کی لسٹ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مسٹر عبدالرزاق باجوہ مرحوم (تاریخ وفات 2010-12-23) سابقہ ڈی او (سپیشل ایجوکیشن) گوجرانوالہ جن کو محکمہ نے زبردستی ریٹائر کیا اور جس کے خلاف انٹی کرپشن عدالت گوجرانوالہ میں کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کون کون سے ملازمین ہیں جن کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ہے۔ اس کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں سات لوگوں کا بتایا ہے جو 2005,2009 میں تعینات ہوئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا تین سال سے زائد عرصے کے لئے کوئی ملازم اس پوسٹ پر کام کر سکتا ہے، اگر نہیں تو پھر ان کے تبادلے کیوں نہیں کئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ایک ملازم تین سال سے زائد عرصہ کے لئے بھی کام کر سکتا ہے ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر اس کی کوئی complaint نہ ہو۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! وہ ایک علیحدہ issue ہے otherwise ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا کہ گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کون سے ایسے ملازمین ہیں جو 2010 سے اب تک مالی بدعنوانی یا کسی بھی قسم کی بے ضابطگی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟ جواب میں کہا ہے کہ مسٹر عبدالرزاق باجوہ مرحوم (تاریخ وفات 2010-12-23) سابقہ ڈی او (سپیشل ایجوکیشن) گوجرانوالہ جن کو محکمہ نے زبردستی ریٹائر کیا اور جس کے خلاف انٹی کرپشن عدالت گوجرانوالہ میں کارروائی جاری ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے خلاف ابھی بھی کارروائی جاری ہے اور مسٹر عبدالرزاق جو فوت ہو چکے ہیں ان کی جانب سے عدالت میں کون پیش ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ان کے خلاف 453 hearing aids کی misappropriation کا کیس تھا۔ اس میں صرف مسٹر عبدالرزاق ہی involve نہیں ہیں بلکہ اس میں جو hearing aids کا سپلائر تھا وہ بھی ملوث ہے۔ یہ انکوائری 2009 میں شروع ہوئی اور 2009 میں ہی ان کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا پھر وہاں سے ان کو compulsory retire کر دیا گیا۔ meanwhile ان کی death ہو گئی۔ ابھی یہ کیس سپیشل جج انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن کی عدالت میں چل رہا ہے وہاں پر ان کی طرف سے ان کی بیوہ پیش ہوتی ہیں اور دوسرا سپلائر بھی پیش ہوتا ہے۔ اصل مسئلہ hearing aids جن میں غبن کیا گیا تھا اس کا تھا، وہ سپلائر اب recover کرانے میں راضی ہو گیا ہے اور وہ یہ hearing aids کچھ دنوں میں سپلائی کر دے گا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ شرعی طور پر جائز ہے کہ جرم کوئی کرے اور اس کی سزا کوئی دوسرا بھگتے؟ قرآن پاک میں تو ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

یعنی ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جائے گا جبکہ وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ عدالت میں ان کی بیوہ آتی ہے۔ جرم تو خاوند نے کیا جو عالم برزخ میں پہنچ چکا ہے اور یہاں ابھی تک عدالت جاری و ساری ہے مجھے اس کی سمجھ نہیں آتی۔ان کی بیوہ کو بلا کر تو یہ شریعت کے بالکل خلاف کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! میں شریعت کی وضاحت تو نہیں کر سکتا ہم تو جو ضابطہ قانون ہے اس کے تحت ہی چل رہے ہیں۔ جو اصل مسئلہ ہے اس کا حل میں نے بتا دیا ہے کہ ہم اس کے قریب پہنچ گئے ہیں اور ہمارا جو loss ہے وہ recover ہو جائے گا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا قانون شریعت کے خلاف نہیں ہے۔ یہ ان کی بیوہ کو بلا کر بہت بڑے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ان کے جواب کے مطابق تو جرم کرنے والا عالم برزخ میں پہنچ چکا ہے۔ کیا انہوں نے قیامت یہاں پر ہی قائم کر لی ہے کہ یہاں پر ہی یہ مجرموں کو پوچھنا شروع کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! جب کیس عدالت میں چلا جاتا ہے تو تب عدالت کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ کسی کو طلب کرے، محکمے کی مرضی پر طلب نہیں کیا جاتا۔ جس کو عدالت طلب کرے گی وہ پیش ہو گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ بہر حال آپ پوچھ لیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جرم کیا یا نہیں کیا اول تو وہ ثابت بھی نہیں ہوا اور ان کی وفات ہو چکی ہے۔ کیا محکمہ اس کیس کو واپس نہیں لے سکتا تھا جو ان کی بیوہ کو بلا کر عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اور ابھی تک کارروائی چل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! گورنمنٹ کا 73 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے اس کو ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ ہم نے گورنمنٹ کا loss بھی recover کرنا ہے میں پہلے ہی عرض

کر چکا ہوں کہ ہم اس کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں اور گورنمنٹ کا یہ نقصان انشاء اللہ recover ہو جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! 2010 میں ان کی death ہو گئی تھی اور یہ کیس 2010 سے ہی چل رہا ہے تو چار سالوں میں انہوں نے کتنی recovery کر لی ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم قریب پہنچے ہوئے ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! کیس عدالت میں ہے انہوں نے اس کی recovery کرانی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! کیا مسٹر عبدالرزاق نے غبن کیا تھا کیونکہ جب جرم ثابت ہو گا پھر اس کے بعد recovery ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! یہ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟ میں بتا تو چکا ہوں کہ اُس وقت کا ڈی او بھی ملوث تھا اور وہ سپلائر جس نے یہ hearing aids سپلائی کرنا تھی وہ بھی ملوث ہے۔ وہ ابھی admit کر گیا ہے کہ میں یہ recovery دینے کے لئے تیار ہوں اس لئے ہم اس کو drop نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے گورنمنٹ کا 73 لاکھ روپے recover کرنا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1739 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کیمیکل فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کرنے کی تفصیلات

*1739: **سردار وقاص حسن موکل:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے رہائشی علاقوں میں بے شمار کیمیکل فیکٹریاں قائم ہیں جو کہ مکینوں کی جان و مال کے لئے مسلسل خطرہ ہیں اور کسی بھی وقت کوئی ناگہانی حادثے کا باعث بن سکتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت رہائشی علاقوں میں قائم کیمیکل فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا تمام فیکٹریاں حکومت کی اجازت سے قائم ہیں تو ان کو اجازت کس بناء پر دی گئی اور کیا یہ اجازت قانون کے مطابق تھی، تفصیلات دی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) لاہور کے رہائشی علاقوں میں کیمیکل تیار کرنے والی فیکٹریاں موجود نہ ہیں تاہم 550 کے قریب کیمیکل سٹور کرنے والے گودام اور دکانیں شہر کے مختلف کمرشل علاقوں میں کام کر رہے ہیں ان علاقوں میں اکبری کیمیکل مارکیٹ بند روڈ، ایسڈ مارکیٹ اک مور یا پل، ہمدرد چوک ٹاؤن شپ اور شو مارکیٹ والڈ سٹی شامل ہیں۔ ضلعی حکومت لاہور کے سروے کے مطابق ان میں سے اکثر گوداموں اور دکانوں میں Health & Safety کے مناسب اقدامات نہ ہیں۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے سال 2012 میں لاہور شہر کے رہائشی علاقوں میں موجود 7850 صنعتی یونٹوں کا سروے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ریسکیو 1122 ٹی ایم اے محکمہ تحفظ ماحول اور سول ڈیفنس کے ذریعے کروایا۔ اس سروے کے مطابق 267 صنعتی یونٹس ایسے تھے جن میں مختلف قسم کے حفاظتی انتظامات موجود نہ تھے اور کسی بھی حادثے کا باعث بن سکتے تھے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب سے منظور ہونے والی سمری کے مطابق مندرجہ بالا 267 فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کی ذمہ داری سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ہے اور ضلعی حکومت لاہور نے ان صنعتی یونٹس کو بذریعہ ٹی ایم ایز شفٹنگ نوٹسز جاری کرنے کے علاوہ اخبارات میں اشتہار بھی شائع کر دیئے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول کو ملنے والے مینڈیٹ کے پیش نظر، ان فیکٹریوں کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کی دفعہ 11 اور 16 کے تحت کارروائی جاری ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ایسے کسی کیمیکل یونٹ کو رہائشی علاقے میں کام کرنے کی اجازت نہ دی ہے جو ارد گرد رہنے والے رہائشیوں کے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہو۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے سال 2012 میں لاہور شہر کے رہائشی علاقوں میں صنعتی یونٹوں کا سروے کیا۔ 2012 سے پہلے کب سروے ہوا تھا جس کے اندر کوئی list compile ہوئی تھی کہ یہاں پر لاہور میں کون کون سے Industrial Units ہیں جو اس وقت غیر محفوظ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ تو چیک کروانا پڑے گا۔ انہوں نے 2012 کا پوچھا تھا وہ بتا دیا گیا اور 2012 سے پہلے کب سروے ہوا تھا اس کو میں چیک کروا لیتا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال لکھنے کا مقصد یہی تھا کہ اس کو ہم historically دیکھیں۔ میرا پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ 2012 سے پہلے کبھی کوئی سروے نہیں ہوا؟ یہاں محکمہ بیٹھا ہوا ہے I am sure وہ ان کو intimate کر سکے گا کہ 1947 سے لے کر 2012 کے درمیان کوئی سروے ہوا یا نہیں؟ یہ اگر clear کر دیں تو میں انتظار کر لیتا ہوں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر وہ نہیں بتا سکتے تو میرے خیال میں تو یہ معاملہ اتنا بڑا نہیں ہے۔ اگلی بات یہ ہے کہ اسی کے اندر آگے لکھا ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے منظور ہونے والی سمری کے مطابق 267 فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کی ذمہ داری سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ہے اور انہوں نے notices بھجوا دیئے ہیں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب سے سمری کی approval کی date کب کی ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا این ایم اے یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کب بھجوائے؟ تیسرا سوال یہ ہے کہ 2012 سے 2014 تک دو سال ہو گئے ہیں ان دو سالوں کے اندر 267 فیکٹریوں میں سے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ایک کا جواب لیں پھر اس کے بعد آپ دوسرا سوال کریں یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ ایک تسلسل ہے میں دوبارہ سے سوال کرتا ہوں بڑا آسان سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں۔ آپ اس طرح نہ الجھانے کی کوشش کریں اور وہ الجھتے بھی نہیں ہیں، آپ فکر نہ کریں، ایسی بات نہیں ہے۔ جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ سمری کب جاری ہوئی تھی؟ آپ نے کب چیف منسٹر صاحب کو بھیجی یا ادھر سے کب آئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! 20۔مارچ 2012 کو سمری بھیجی گئی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال کا جواب آگیا ہے۔ اب اگلے سوال کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ٹی ایم اے کے notices کب جاری ہوئے، وہ تاریخ پوچھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! ٹی ایم اے notices چیک کرنا پڑے گا۔ یہ سوال سے related نہیں ہے، انہیں fresh question کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ ٹی ایم اے نے notices تو دیئے ہیں۔ اب ان notices کے بارے میں پتا کر کے پھر بتانا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! ان کا اگلا سوال اسی محکمے سے متعلق تھا کہ یہ شفٹ ہوئی ہیں۔ یہ بھی انہوں نے پوچھا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جی، یہ پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ ٹوٹل 267 چھوٹے چھوٹے کارخانے ہیں جو اس سروے میں آئے ہیں۔ اس میں سے تقریباً 58 نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹس وغیرہ خرید لئے ہوئے ہیں۔ وہاں سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں ایک کنال سے کم پلاٹ نہیں ملتا تو اس حوالے سے ان لوگوں کی یہ بھی grievances ہیں کہ ہم چھوٹے چھوٹے پانچ سے سات مرلے میں کام کرنے والے ہیں کیونکہ وہاں پر تو چھوٹی چھوٹی جوتے بنانے کی فیکٹریاں ہیں، کوئی بیکریاں ہیں اور اسی طرح کے چھوٹے printing press ہیں۔ بہر حال ابھی تقریباً 58 نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹس لے لئے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بیکری یا جوتے بنانے والی فیکٹری کیسے شفٹ ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ جوتے بنانے والی فیکٹری اور بیکری وہاں سے شفٹ ہو رہی ہیں لیکن یہاں پر کیمیکل کی بات ہو رہی ہے، اگر یہ محکمہ جوتے بنانے والی فیکٹریوں اور بیکریوں کو سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں شفٹ کر رہا ہے تو یہ کس طریق کار کے تحت یا کون سا criteria ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ ان کو شفٹ کر رہے ہیں بلکہ میں نے مثال دی ہے کہ وہاں پر اس قسم کی یہ چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں ہیں، اس قسم کی پرنٹنگ پریس بھی ہیں، بک بائنڈر بھی ہیں اور گتا packing والے بھی ہیں۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے یونٹ ہیں، اس میں کیمیکل کی بات کی گئی ہے اب اگر جوتے کو جوڑنا ہے تو اس میں بھی صمد بونڈ یا کیمیکل استعمال ہوتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! صمد بونڈ فیکٹری مین فیروز پور روڈ پر ماڈل ٹاؤن پارک کے بالکل opposite آج بھی آپریشنل ہے اور میرا نہیں خیال کہ وہ شفٹ ہو رہی ہے۔ اگر اس کی بات ہی ہو رہی ہے اور میرا صرف سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہاں پر جواب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ یہ residentional areas ہیں اور walls city کا بھی اس کے اندر نام ہے۔ وہاں اتنی چھوٹی گلیاں ہیں کہ شاید وہاں موٹر سائیکل بھی نہیں جا سکتی۔ اگر یہ وہاں پر operate کر رہی ہیں تو یہاں سے جلد از جلد باہر جانی چاہئیں۔ دو سال ہو گئے ہیں ابھی تک میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایک فیکٹری بھی شفٹ ہوئی ہے اور اگر ہوئی ہے تو مجھے یہ by name بتا دیں؟ سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہر اس چیز کو شہر سے باہر نکالا جائے جو کہ عام عوام کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ایک کی نشاندہی کی ہے، کہیں وہ political matter تو نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! انہوں نے جس کی نشاندہی کی ہے میرے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں تو اس کو چیک کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسی پر ضمنی سوال کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسی پر ہی ضمنی سوال کروں گا۔ ویسے تو یہ سوال بالکل ٹھیک ہے لیکن جواب بالکل شاہکار ہے۔ محکمے نے جز (الف) کے جواب میں پہلے یہ کہا ہے کہ لاہور کے رہائشی علاقوں

میں کیمیکل تیار کرنے والی فیکٹریاں موجود نہ ہیں اور جز(ب) میں ایک نیا سلسلہ از خود اپنے طور پر شروع کر دیا ہے "آ بیل مجھے مار" جب اوپر آپ نے لکھ دیا کہ کوئی فیکٹری نہیں ہے تو پھر جز(ب) میں جواب کیا دینا ؟ بہر حال ان کی مرضی ہے یہ خود پھنسنا چاہتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز(الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ فیکٹریاں تو نہ ہیں لیکن 550 کے قریب کیمیکل سٹور ہیں، گودام اور دکانیں شہر کے کمرشل علاقوں میں کام کر رہے ہیں اور مارکیٹوں کا نام بھی لکھا ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ ان میں سے اکثر گوداموں اور دکانوں میں ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے مناسب اقدامات نہ ہیں محکمہ نے یہ admit کر لیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس جواب کو آئے ایک سال گزر گیا ہے۔ یہ ہیلتھ اور سیفٹی کے جو مناسب اقدامات نہیں تھے اس کی درستی کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہاں پر جو یہ چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں اور گودام ہیں اس میں ہیلتھ اینڈ سیفٹی کا یہی نامناسب اقدام ہے کہ exit کے کوئی راستے نہیں ہیں۔ خدانخواستہ کوئی آگ لگ جائے یا اس طرح کی صورتحال ہو تو اس سلسلے میں ان کو ہدایات جاری کی گئی ہیں اور ان میں سے کافی کو چیک بھی کیا جاتا ہے اور ان ہدایات پر جو عمل نہیں کرتے ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ سمجھ رہے ہیں کہ جواب بالکل vague سا ہے۔ میں نے pin point پوچھا ہے کہ آپ نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، ان کو کوئی لیٹر گیا ہے، ان کا کوئی چالان ہوا ہے یا کسی طرح آپ نے ان کو جو ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے مناسب measure لینے تھے کس طرح ان کو چیک کیا ہے ؟ انہوں نے بیٹھے بٹھائے اس حوالے سے جواب دے دیا ہے لیکن اس کی کوئی تفصیل بتائیں ؟

جناب سپیکر: چلیں! آپ تشریف رکھیں۔ ان کا جواب سنتے ہیں، کیا آتا ہے ؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف! فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ان میں سے 131 یونٹس کو EPO جاری ہوئے ہیں جنہوں نے اس پر عملدرآمد نہیں کیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو 267 صنعتی یونٹس کو باہر منتقل کرنے کے لئے آرڈر دے دیئے گئے تھے تو کیا یہ 267 صنعتی یونٹس شہر سے باہر منتقل ہو گئے ہیں ؟

جناب سپیکر: جی، وہ اس بارے میں پہلے بھی بتا گئے ہیں۔ آپ نے اس بارے کچھ بتایا ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر!اس بارے میں عرض کر چکا ہوں کہ 58 نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹس لے لئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:چلیں!بس ٹھیک ہے۔آپ نے اس کا پہلے جواب دے دیا ہے اب اس کو چھوڑ دیں۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔جی،اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!.On his behalf

جناب سپیکر:جی،سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!سوال نمبر 3835 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے چودھری اشرف علی انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سپیشل ایجوکیشن کے زیرانتظام سکولز و کالجز سے متعلقہ تفصیلات

***3835:چودھری اشرف علی انصاری**:کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے زیراہتمام کتنے سکولز،کالجز اور سنٹرز کام کر رہے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ہر ادارے میں کتنے کتنے سپیشل بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان بچوں کو کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے،ہر ادارے کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) جس طرح نارمل بچوں کے لئے Universal Enrolment Scheme متعارف کرائی گئی ہے کیا سپیشل بچوں کے لئے بھی ایسی کوئی سکیم متعارف کرائی گئی ہے،معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیراہتمام کل گیارہ تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام و پتاجات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں کل خالی اسامیوں کی تعداد 45 ہے اور یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں ان کی تفصیل ادارہ وار (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں واقع محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے گیارہ اداروں میں کل 1151 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان بچوں کو کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے تفصیل ادارہ وار (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! سپیشل ایجوکیشن میں بھی نارمل بچوں کی طرح یونیورسل انرولمنٹ سکیم متعارف کروائی گئی ہے جس پر سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن کے حکم پر کاپی (د) تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز (سپیشل ایجوکیشن) اور اداروں کے سربراہوں کو خصوصی ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ رواں ماہ (مئی) میں ہر ادارہ میں 10 بچوں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے کاپی (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں سوال تھا کہ ادارے میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں تو ان کی جو تفصیل دی گئی ہے ایک تو میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے اور جواب میں کہا گیا ہے کہ 45 اسامیاں خالی ہیں تو کل کتنی اسامیاں ہیں جن میں 45 اسامیاں خالی ہیں؟ پہلے مجھے اس کا جواب دے دیں پھر میں دوسرا ضمنی سوال کروں گی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اس سوال میں خالی اسامیوں کا پوچھا گیا تھا اور وہ بتا دی گئی ہیں۔ اس میں ٹوٹل اسامیوں کا نہیں پوچھا گیا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال میں تو خالی اسامیاں پوچھی گئی ہیں۔ اب میں پوچھ رہی ہوں کہ کل اسامیاں کتنی ہیں؟ یہ تو میرا ضمنی سوال ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! یہ اس کے لئے fresh question دے دیں تو ہم ان کو ٹوٹل اسامیوں کی تعداد بتا دیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ محکمے کی کارکردگی دیکھ لیں کہ کم از کم محکمے کے جو لوگ بیٹھے ہیں ان کے پاس اس چیز کا جواب ہونا چاہئے اور وہی منسٹر صاحب کو جواب لکھ کر بھیج دیتے کہ کل کتنی اسامیاں ہیں لیکن محکمے کو کچھ نہیں پتا۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے اور جو تفصیل دی گئی ہے اس میں جو خالی

اسامیاں ہیں، ایک سکول Institute for the Blind Gujranwala میں کچھ اسامیوں میں ایک اسامی ایسی ہے جو 1994 سے خالی ہے تو کیا محکمہ ضروری نہیں سمجھتا کہ اس کو پُر کیا جائے یا وہاں ضرورت نہیں ہے، اس کو ابھی تک کیوں خالی رکھا گیا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اسامی خالی ہونے کی وجوہات ہوتی ہیں، کافی عرصہ سے recruitment پر ban چلا آ رہا ہے، اس وجہ سے بعض posts fill نہیں ہو سکیں، یہی وجہ ہے کہ یہ اسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو فرما رہی ہیں 1994 سے خالی چلی آ رہی ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! 1988 سے خالی چلی آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں 1988 سے خالی چلی آ رہی ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ban کی وجہ سے recruitment نہیں ہو سکی ہو گی یا پھر اتنی ضروری پوسٹ نہیں ہو گی جس کی وجہ سے اسے fill نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: ضروری نہیں ہو گی تو بھی آپ کو وجہ بتانی پڑے گی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! میں تو بتا رہا ہوں کہ اس کی main وجہ تو ban ہے، آپ کو بھی پتا ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے ban چلا آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: کیا یہ 1988 سے ban چلا آ رہا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اس وقت سے تو ban نہیں ہے، اصل میں اس پوسٹ کا nomenclature بدل گیا ہے اور نئے nomenclature کے ساتھ اس کی بھرتی بھی ہو چکی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ وزیر موصوف کا کیا جواب ہے؟ مجھے وزیر موصوف اس بات کا جواب دے دیں کہ کیا 1988 سے 2014 تک اس محکمہ میں کبھی بھی ان اسامیوں پر سے ban نہیں اٹھا؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کبھی ban اٹھا ہے یا نہیں، کیا ابھی بھی ban ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! یہ مجھے کوئی specific post بتائیں، میں ان کو تفصیل دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کسی specific post کے متعلق پوچھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! specific post vocational teacher scale 11 جو 1994 سے خالی ہے، یہ اتنا misprint ہے کہ پڑھنا بھی مشکل ہو رہا ہے، اسی طرح ایک اور پوسٹ Arabic teacher کی ہے جو 1988 سے خالی پڑی ہوئی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! Arabic teacher کا nomenclature change ہو کر mobility instructor ہو گیا ہے اور ان کی recruitment بھی ہو گئی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا؟

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سن نہیں پایا، آپ کیا فرما رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ ووکیشنل ٹیچر کی پوسٹیں 1988 سے خالی پڑی ہوئی ہیں، اسی طرح عربی ٹیچرز کی پوسٹیں اور mobility instructors کی پوسٹیں 1994 سے خالی پڑی ہوئی ہیں، ابھی وزیر موصوف کہہ رہے تھے کوئی specifically بتادیں اب تین اسامیوں کا میں پوچھ رہی ہوں ان کی تفصیل مجھے بتادیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ان کے nomenclature بدل دیئے گئے ہیں اور اب جو اس پوسٹ پر نئے ٹیچرز بھرتی ہو رہے ہیں وہ جونیئر اور سینئر ٹیچرز category wise بھرتی ہو رہے ہیں، یہ subject اب ان ٹیچرز کے ذریعے cover ہو رہے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا کہ 1988 سے لے کر آج تک ان پوسٹوں کی بھرتی پر ban اٹھا تھا یا نہیں، اگر ban اٹھا تھا تو پھر یہ پوسٹیں کیوں fill نہیں ہوئیں اور اگر ban نہیں اٹھا تو کیوں نہیں اٹھا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اس سوال میں ban کی تفصیلات نہیں پوچھی گئی تھیں کہ کس عرصہ میں ban لگایا گیا تھا اور کس عرصہ میں ban lift کیا گیا تھا، محترمہ جو پوچھنا چاہ رہی ہیں اس کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں کہ ان پوسٹوں کے اب nomenclature

changeہو گئے ہیں اور ان کو ہم نے جونیئر ٹیچرز، سینئر ٹیچرز میں mergeکر دیا ہے، یہ شعبے ان ٹیچرز کے ذریعے coverہو رہے ہیں، اس کے علاوہ ان کی بھرتی بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ہو رہی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ کتنا اہم شعبہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے اس کا جواب تو دے دیا ہے، اس کا nomenclature changeہو گیا ہے، اب آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ بچے ہمارے لئے بڑے اہم ہیں، اگر محکمہ اس طرح سے کام کرے گا تو ان بچوں کا کیا بنے گا، 1988 سے پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں جس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا جا رہا، میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہو گی کہ اس مسئلے کو کمیٹی کے پاس referکریں تاکہ اس معاملے کو اچھی طرح سے take upکیا جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین انجینئر قمر الاسلام راجہ
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ ان پوسٹوں کا nomenclature changeہو چکا ہے، ان کو ہم نے جونیئر ٹیچرز اور سینئر ٹیچرز کی پوسٹوں میں mergeکر دیا ہے اور ان کی بھرتی کا عمل بھی جاری ہے۔ اس وقت بھی ہم تقریباً پانچ سو پوسٹوں پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کرنے جا رہے ہیں۔ پوسٹوں کو خالی رکھنے یا بچوں کو ان کی تعلیم سے محروم رکھنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو رہا۔ نئے nomenclatureکے ساتھ جو بھرتیاں کر رہے ہیں ان کے تحت ان کو تعلیم بھی دی جائے گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب چیئرمین! پہلے ان کا اس بات کا جواب دینا تو بنتا ہے کہ 1988 سے یہ پوسٹیں خالی ہیں کیا یہ سپیشل بچے ہیں اس لئے ان پر توجہ نہیں دی جاتی یا محکمہ صرف اپنی تنخواہیں لیتا رہتا ہے کیونکہ یہ تو ایک ناانصافی والی بات ہے، محکمہ کو اس بات کا تو جواب دینا چاہئے، کوئی تو اس میں جواب دہ ہونا چاہئے کہ 1988 سے جو سیٹیں خالی چلی آ رہی ہیں ان پر کس طرح سے کام ہو رہا ہے، دو تین پوسٹوں کا تو وزیر موصوف نے مجھے کہا تھا کہ specificallyبتائیں، اس کے علاوہ میرے پاس پوری ایک لسٹ موجود ہے۔ انہوں نے اپنے جواب میں خود تسلیم کیا ہے کہ 45 سیٹیں اس وقت خالی ہیں؟

جناب چیئرمین: وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ کچھ پوسٹوں کا nomenclature change ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سیٹوں کی نوعیت change ہو گئی ہے، ظاہر ہے وہ سیٹیں تو پھر خالی ہی رہیں گی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! ان کا نام اب جونیئر ٹیچرز اور سینئر ٹیچرز کر دیا گیا ہے، ان میں سے کچھ کی بھرتی ہو گئی ہے کچھ pipeline میں ہیں اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعے وہ بھرتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو میں اس پر ایک آخری ضمنی سوال کر لوں؟

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

میاں طاہر: جناب چیئرمین! ابھی ایوان میں یہ بتایا گیا ہے کہ 1988 سے لے کر 2014 تک پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں، میں پہلے بھی اس معزز ایوان میں یہ آواز اٹھا چکا ہوں کہ بہت ساری پوسٹیں پنجاب حکومت میں خالی پڑی ہوئی ہیں بلکہ عرصہ دراز سے خالی پڑی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا ضمنی سوال کریں؟

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان بچوں کا کیا قصور ہے جن کی آنکھیں 1988 سے تک رہی ہیں کہ کوئی ٹیچر آئے گا اور ہمیں پڑھائے گا۔ وزیر موصوف سوال کے جواب کو گول تو کئے جا رہے ہیں لیکن اس کے جواب کی طرف وہ نہیں آ رہے۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب تو آ گیا ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! مجھے اس کا یہ جواب چاہئے کہ انہوں نے اگر ٹیچرز کی پوسٹوں کے نام تبدیل کئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! پبلک سروس کمیشن میں بھرتی کا عمل کب تک مکمل ہو جائے گا، ویسے اس میں ٹائم تو لگتا ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! ڈیپارٹمنٹ پبلک سروس کمیشن کو اپنی requisition بھیجتا ہے، پھر وہ rules کے مطابق add دیتے ہیں اور ان کا اپنا procedure ہوتا ہے۔ میں اس وقت آپ کو exact بتا دوں کہ 367 اساتذہ کی بھرتی کے لئے ہماری requisition

پبلک سروس کمیشن کو بھجوائی جا چکی ہے۔ تقریباً150اساتذہ کیrequisition اگلے چند دنوں میں بھجوائی جارہی ہے۔ کچھ اساتذہ اس سے پہلے بھرتی ہو کر آ بھی چکے ہیں باقی مزیدprocessپبلک سروس کمیشن کی طرف سے ہونا باقی ہے۔

جناب چیئرمین: پبلک سروس کمیشن اس سلسلے میں تھوڑا ٹائم لیتا ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! پبلک سروس کمیشن قاعدے اور قانون کے مطابق بھرتی کرے گا۔ اس وقت پنجاب میں سپیشل بچوں کا ایسا کوئی ادارہ موجود نہیں ہے کہ جہاں پر ٹیچر نہ ہو، ہر جگہ پر ٹیچرز موجود ہیں۔ بچوں کیenrolmentکے مطابق ٹیچرز پورے ہیں اور ان کو اچھے طریقے سے تعلیم دی جارہی ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: بس کافی ہو گیا ہے۔ اگلا سوال۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! خود محکمہ لکھ کر دے رہا ہے کہ اتنے عرصہ سے پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: اب تو وزیر موصوف نے یہ کہہ دیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گا۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! محکمہ نے تو لکھ کر دے دیا ہے کہ وہاں پر پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نےon the floor of the Houseیہ بھی کہہ دیا ہے کہ خالی پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہیں۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! گیارہویں سکیل کی پوسٹیں ہیں، یہ پبلک سروس کمیشن میں نہیں جائیں گی۔ یہاں ایوان میں جھوٹ کا پلندہ بیان کیا جا رہا ہے، میں پچھلے پندرہ منٹوں سے وزیر صاحب کے جوابات سن رہا ہوں، اگر گیارہویں سکیل کی کوئی بھی پوسٹ پبلک سروس کمیشن میں جاتی ہے تو میں اپنے ضمنی سوال کوwithdrawکر لوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ وزیر موصوف!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! میں اس بات کی وضاحت بار بار کر چکا ہوں کہ وہpostجن کا یہ ذکر کر رہے ہیں وہfillہو گئی ہیں، گیارہویں سکیل کی پوسٹ واقعی پبلک سروس کمیشن میں نہیں جاتی، ان کی یہ بات ٹھیک ہے۔ میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ ان کاnomenclature changeہو گیا ہے وہ اب جونیئر ٹیچر اور سینئر ٹیچر کہلاتے ہیں۔ جونیئر ٹیچر

گریڈ16 کا ہوتا ہے اس کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کرتا ہے اور سینئر ٹیچر گریڈ17 کا ہوتا ہے اس کی بھرتی بھی پبلک سروس کمیشن کرتا ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اب clear ہو گیا۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! اس ایک post کو پورے پنجاب کے ساتھ link کرنا کہ ایک post fill نہیں ہے تو پورے پنجاب کے سپیشل بچے تعلیم سے محروم ہیں، یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟

جناب چیئرمین: اب آپ کو مطمئن ہو جانا چاہئے کہ جب گریڈ ہی 16 ہو گیا ہے تو پھر پبلک سروس کمیشن میں ہی جائے گا۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میں کہہ رہا ہوں کہ وزیر موصوف یہاں کھڑے ہو کر بتا دیں کہ جو specific post بتائی گئی ہے وہاں پر بھرتی کب تک کی جائے گی؟

جناب چیئرمین: وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ انہوں نے پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیا ہے اس کا تو process ہوتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1790 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: اب ہم اگلے سوال پر آ گئے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر3906 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سپیشل ایجوکیشن کے زیر انتظام سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*3906: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے زیر اہتمام کتنے سکولز، کالج اور سنٹرز کام کر رہے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) اس وقت کس ادارے میں کتنی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ہر ادارے میں کتنے کتنے سپیشل بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان بچوں کو کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے ہر ادارے کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) جس طرح نارمل بچوں کے لئے یونیورسل انرولمنٹ سکیم متعارف کرائی گئی، کیا سپیشل بچوں کے لئے بھی ایسی کوئی سکیم متعارف کرائی گئی ہے، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ خصوصی تعلیم کے کل 18 تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں کل خالی اسامیوں کی تعداد 104 ہے اور یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں ان کی تفصیل ادارہ وار (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم خصوصی بچوں کی موجودہ تعداد 2810 ہے اور یہ ادارے ان بچوں کو کہاں تک تعلیم دیتے ہیں ادارہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! سپیشل ایجوکیشن میں بھی نارمل بچوں کی طرح یونیورسل انرولمنٹ سکیم متعارف کروائی گئی ہے جس پر سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن کے حکم پر کاپی (د) تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز (سپیشل ایجوکیشن) اور اداروں کے سربراہوں کو خصوصی ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ رواں ماہ (مئی) میں ہر ادارہ میں بچوں کی تعداد میں دس بچوں کا اضافہ ہونا چاہئے کاپی (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں جز (ب) کے حوالے سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا 104 خالی اسامیاں fill کرنے کا ارادہ ہے۔ کیا اس کی کوئی deadline دے سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ٹیچر کیڈر کی 367 posts کی requisition پبلک سروس کمیشن کے پاس pending ہے اور ہم اگلے چند دنوں میں مزید 145 اسامیوں کی requisition کرنے جا رہے ہیں۔ باقی درجہ چہارم اور گریڈ 15 سے نیچے کی اسامیوں پر ban کی وجہ سے recruitment نہیں ہو پا

رہی۔ٹیچنگ سٹاف کی recruitment ڈیپارٹمنٹ directly خود نہیں کرتا بلکہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے،امید ہے کہ اگلے چند دنوں میں وہاں سے ٹیچرز آ جائیں گے۔یہ ایک ongoing process ہے ہماری requisitions ان کے پاس جاتی رہتی ہیں اور وہاں سے جو بھی سفارشات آتی ہیں ہم اس کے مطابق کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین:اب تو نچلے درجے کی posts پر بھرتی کی پابندی اُٹھ گئی ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منہیس):جناب چیئرمین!ابھی تک پابندی نہیں اٹھی۔

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین:جناب چیئرمین!اجازت ہے؟

جناب چیئرمین:جی،فرمائیں!

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین:جناب چیئرمین!وزیر موصوف کے محکمے سے متعلقہ جتنے بھی سوال آئے ہیں ان میں خالی اسامیوں کے متعلق تو اکثریہ دیکھا گیا ہے کہ میز پر رکھ دیئے گئے ہیں،میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔انہوں نے بڑے اچھے انداز سے اپنی جان چھڑوائی ہے۔اب اس سوال کے جز(ب) کے اندر ہے کہ ان اداروں میں کل خالی اسامیوں کی تعداد 104 ہے اور پھر یہ بتا رہے ہیں کہ ہم نے ان کی requisition پبلک سروس کمیشن میں پہنچادی ہے۔پبلک سروس کمیشن میں جانے کا مقصد یہ ہے کہ ان اسامیوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور سپیشل سکولوں کے اندر بڑے اہم قسم کے اساتذہ کو لگایا جاتا ہے۔1988 سے لے کر اب تک بیس پچیس سال ہو گئے ہیں تو وہ بچے جنہیں اساتذہ نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم نہیں دی گئی۔اتنے سالوں سے ان بچوں کا جو حرج ہوا ہے اس کا جرم کس پر ڈالا جائے گا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منہیس):جناب چیئرمین!ہم نے یہ جواب 30۔مئی کو اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیجا تھا اس وقت خالی اسامیوں کی تعداد 104 تھی اب presently یہ تعداد صرف 76 ہے۔جیسے جیسے ٹیچرز آتے ہیں یا transfer through کرتے رہتے ہیں۔انہوں نے جو کہا کہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں وہ ہم نے نہیں بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا جو procedure ہے وہ اس کے تحت کر رہے ہیں۔کہیں پر بھی ایسے نہیں ہے کہ ٹیچرز کی کمی کی وجہ سے تعلیم کا حرج ہو رہا ہے۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ سپیشل ایجوکیشن کا کوئی بھی سنٹر سکول ایسا نہیں ہے جہاں پر ٹیچر نہ ہوں،ہر جگہ ٹیچرز ہیں،ہیڈز بھی ہیں اور پوری طرح سے تعلیم دی جا رہی ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب چیئرمین! اگر اساتذہ موجود ہیں تو پھر خالی اسامیوں کا ذکر کیوں ہے؟ ہر استاد سپیشل بچوں کو نہیں پڑھا سکتا۔

جناب چیئرمین: وہ تو ان کے اپنے سپیشل اساتذہ ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب چیئرمین! پھر انہوں نے جو اتنی دیر سے اسامیاں خالی رکھی ہوئی ہیں میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان بچوں کا جو تعلیم میں حرج ہوا ہے اس کا جرم کس پر ڈالا جائے؟

جناب چیئرمین: جس سوال کا جواب آ گیا ہے اسے رہنے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح normal بچوں کے لئے Universal Enrolment Scheme متعارف کرائی گئی، کیا سپیشل بچوں کے لئے بھی کوئی ایسی سکیم متعارف کرائی گئی ہے تو معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ جن کا سوال ہے پہلے وہ ضمنی سوال کر لیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جز(د) کے مطابق اب تک بچوں کی تعداد میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! جب میں نے اس وزارت کا چارج سنبھالا تھا تو بچوں کی کل تعداد تقریباً 23500 تھی اور presently یہ تعداد تقریباً 28200 ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئرمین! پلیز مجھے ضمنی سوال کرنے دیں۔ میں اب دوبارہ کھڑی ہوئی ہوں۔ میرا بہت اہم سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد سپیشل ایجوکیشن کے کچھ ادارے devolve ہوئے تو ان کے ملازمین کی اب تک merger کے حوالے سے کوئی پالیسی نہیں بنی لہذا میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ملازمین کے merger کے حوالے سے پالیسی بنانے کا کب تک ارادہ ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! اس پر کام ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی ان تمام کا سروس سٹرکچر اور سروس رولز complete کر لئے جائیں گے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئرمین! اس پر ابھی تک کیا working ہوئی ہے اور کب تک لانے کا ارادہ ہے؟ چونکہ ابھی تک تو وہاں پر کچھ بھی نہیں ہوا۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! محترمہ ایک نئی نوعیت کا سوال پوچھ رہی ہیں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد فیڈرل گورنمنٹ کے جو ادارے devolve ہو کر پنجاب گورنمنٹ کے پاس آئے ہیں۔ میں نے اس میں عرض کر دیا ہے کہ ان کے سروس سٹرکچر / سروس رولز کے حوالے سے working ہو رہی ہے۔ اگر یہ specific dates چاہتی ہیں تو پھر fresh question دے دیں تو ہم ان کو پوری تفصیل دے دیں گے ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! کافی سوال ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! انہوں نے جز (ب) میں 104 خالی اسامیوں کا تذکرہ کیا ہے اور اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی۔ اس میں ایک سکول گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیفیکٹو ہیئرنگ ماڈل ہائی سکول برائے طالبات راج گڑھ لاہور ہے۔ اس میں سینئر اورل ماسٹر پندرہ سکیل کی ایک پوسٹ ہے اس سکول کے اندر اس کی چھ اسامیاں موجود ہیں اور 1996 سے یہ پوسٹیں خالی ہیں۔ اگر ان کی ضرورت نہیں ہے تو کیا محکمہ ان پوسٹوں کو ختم کرنے کا کوئی notification یا process شروع کرنے کے لئے تیار ہے؟ یعنی یہ پوسٹیں 1996 سے خالی ہیں۔ یہ اس حوالے سے قوم کے ساتھ کیا مذاق کرتے ہیں یہ اس کی وضاحت کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! کوئی مذاق نہیں کر رہے۔ میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ ان کا nomenclature change ہو گیا ہے اب یہ JST اور SST ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کا جواب آ گیا ہے کہ اب یہ پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کے پاس چلی گئی ہیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئرمین! سوال نمبر1825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سمندری ڈرین کے باعث فضائی آلودگی میں اضافہ کی تفصیلات

*1825: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمندری ڈرین (فیصل آباد) کی وجہ سے فضائی آلودگی اور واٹر آلودگی پھیل رہی ہے ماحول پر اس کے کیا اثرات اس ڈرین کے ایریا میں پڑ رہے ہیں؟

(ب) حکومت نے اس ڈرین کی فضائی اور واٹر آلودگی کو روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات پچھلے پانچ سال میں اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات بتائیں نیز ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) یہ درست ہے کہ سمندری ڈرین کی وجہ سے فضائی و آبی آلودگی پھیلتی ہے اس آلودگی کی وجہ سے ملحقہ قریبی علاقہ کے مکینوں کے علاوہ آبی مخلوق اور نباتات کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا سمندری ڈرین کی فضائی و آبی آلودگی کی بابت بیس عدد فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کر رہا ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ ان میں سے آٹھ فیکٹریوں کو پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت Environmental Protection Orders جاری ہو چکے ہیں (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سات فیکٹریوں کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ بقیہ پانچ پر ابتدائی قانونی کارروائی مکمل کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ انہار، واسا اور ٹی ایم اے سمندری و تاندلیانوالہ کے خلاف بھی قانونی کارروائی کے نوٹسز جاری کئے جا چکے ہیں تاکہ نہ صرف اس ڈرین کو پختہ کیا جائے بلکہ غیر صاف شدہ پانی و کوڑا کرکٹ کا بھی تدارک کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئرمین! اس سوال کے اندر ڈیپارٹمنٹ خود یہ چیز own کر رہا ہے کہ آلودگی پھیل رہی ہے۔ اس سوال کے اندر ڈیپارٹمنٹ خود یہ own کر رہا ہے کہ علاقہ مکینوں کی زندگی

اس وجہ سے خراب ہو رہی ہے اور آخر میں اس کا جواب دیکھیں تو اس میں انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ اس کے لئے پختہ ہونا ضروری ہے۔ میرے خیال میں یہاں منسٹر صاحب تو موجود نہیں ہیں میں تو چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب یہاں خود ہوتے چونکہ وہ مجھے اس پر بارہا agreement دے چکے ہوئے ہیں۔ اس ڈرین پر اس اسمبلی سے قرارداد پاس ہو چکی ہوئی ہے لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اگر ان لوگوں نے صرف سوالات کی حد تک لکھ کر دینا ہے کہ ہاں یہ چیز ہونی چاہئے اور اسے ماننا بھی ہے لیکن کرنا نہیں ہے تو مجھے بتا سکتے ہیں کہ اسے پختہ کرنے کے لئے کیا steps لے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں چونکہ مجھے ان کی بات کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب چیئرمین: انہوں نے پوچھا ہے کہ اس ڈرین کو پختہ کرنے کے لئے کیا steps لے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب چیئرمین! اس ڈرین کو پختہ کرنے کے حوالے سے میں فی الحال کچھ نہیں بتا سکتا لیکن یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ اس کے اُوپر Waste Water Treatment Plant لگانے کے لئے PC-II تیار کیا جا چکا ہے۔ اس کا تخمینہ 53.3 ملین روپے لگایا گیا ہے اور ایک فرنچ کمپنی کے ساتھ مل کر اس پراجیکٹ کو مکمل کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس ڈرین پر Waste Water Treatment Plant لگا دیا جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئرمین! شاید پارلیمانی سیکرٹری کو اس چیز کا علم نہیں ہے کہ ابتدائی طور پر جو پراجیکٹ تیار کیا گیا وہ بلین روپے میں تھا اور وہ ملین روپے میں نہیں تھا۔ میرے خیال میں اس ایوان کو [****************] گمراہ نہ کریں۔ میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کا صحیح جواب دیں۔

جناب چیئرمین: یہ الفاظ [*****] مناسب نہیں ہیں۔ ان کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب چیئرمین! عرض یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کا جو PC-II تیار ہوا اس کی brief report میرے پاس ہے اور اگر معزز ممبر چاہیں تو میں ان کو دکھا سکتا ہوں۔

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: احسن ریاض فتیانہ صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس brief report میں اس کے صحیح figures موجود ہیں آپ وہ دیکھ لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئرمین! تحریری جواب کے ساتھ مجھے جو Annex دیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 2013 سے لے کر اب تک فلاں فلاں EPO جاری کئے گئے۔ کیا یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ پچھلے ڈیڑھ یا دو سال کے عرصے میں جو EPO جاری ہوئے تھے ان پر کیا عملدرآمد ہوا، محکمہ نے اب تک ان پر کیا کارروائی کی ہے اور اس وقت ان cases کا status کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ 162 فیکٹریوں کو EPO جاری ہوئے تھے اور 119 فیکٹریوں کے خلاف حکم نامہ کی تعمیل نہ کرنے پر کارروائی مکمل کی گئی ہے جبکہ 44 فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے یہ بتایا جائے کہ اب تک کیا کارروائی مکمل کی گئی ہے اور دوسرا EPO جاری کرنے کے بعد کیا procedure ہوتا ہے؟ اس EPO کا مطلب کیا ہے، یہ کیوں جاری کیا جاتا ہے اور اس کا result کیا ہوتا ہے؟

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: احسن ریاض فتیانہ صاحب! جلدی کریں کیونکہ وقفہ سوالات ختم ہونے والا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے بڑا simple سوال پوچھا ہے کہ EPO کس لئے جاری کئے جاتے ہیں، ان پر کیا عملدرآمد ہوتا ہے، 2013 کے شروع میں جن لوگوں کو EPO جاری ہوئے تھے ان پر اب تک کیا عمل درآمد ہوا ہے اور اس وقت ان کا status کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ EPO میں ان کو ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ ماحول کی بہتری کے لئے اقدامات اُٹھائے جائیں۔ اگر وہ ان ہدایات پر عملدرآمد نہیں کرتے تو پھر یہ cases ٹربیونل کو بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ ٹربیونل میں ان کو جرمانے کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2130: میاں طاہر: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول میں فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کو کون کون سا ایریا دیا گیا ہے؟

(ب) ان ملازمین نے اس ضلع میں فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے کن کن اداروں، فیکٹریوں اور گاڑیوں کے کتنے چالان کئے، تفصیل یکم جنوری 2012 سے آج تک کی فراہم کی جائے؟

(ج) ان چالانوں سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی؟

(د) اس وقت کتنے چالان کس کس عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد کے دفتر میں کل منظور شدہ سات اسامیاں ہیں جبکہ ان اسامیوں پر سات ہی انسپکٹر کام کر رہے ہیں جن کے نام، عہدہ، گریڈ اور متعلقہ ایریا کی تفصیل (Annex-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(ا) ضلع فیصل آباد سے یکم جنوری 2012 سے لے کر 31-اکتوبر 2013 تک کل 307 عدد فیکٹریوں اور کارخانوں کی رپورٹ ادارہ تحفظ ماحول پنجاب لاہور کو ارسال کی گئی۔ (Annex-2 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اور ان میں سے 234 عدد یونٹ کو ماحولیاتی

تحفظ کا حکم نامہ (EPO) جاری کر دیا گیا ہے۔ (Annex-3&4 ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں)۔

(ii) ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ساتھ مشترکہ طور پر محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹرز نے 1464 عدد چالان کئے۔

(ج) ان چالانوں سے حکومت کو -/286010 روپے آمدن ہوئی۔

(د) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے مختلف کارخانوں، فیکٹریوں اور عوامی شکایات پر 389 کیسز بعدالت سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ اور بعدالت سینئر سول جج/انوائرمینٹل مجسٹریٹ کو ارسال کئے گئے جن میں سے 120 عدد کیسز پر عدالت نے کارروائی کرتے ہوئے -/4,10,000 مبلغ چار لاکھ دس ہزار روپے جرمانہ عائد کیا جبکہ باقی 269 عدد کیسز زیر سماعت ہیں۔

ضلع بہاولپور: تحصیل احمد پور شرقیہ میں سپیشل ایجوکیشن سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2226: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل احمد پور شرقیہ میں کتنے سپیشل ایجوکیشن سنٹرز موجود ہیں، ان میں بچوں کی تعداد کلاس وار اور ان میں ٹیچرز کی تفصیل سنٹر وار بھی فراہم کریں؟

(ب) کیا ان بچوں کی تفریح کے لئے شہر احمد پور شرقیہ میں کوئی پارک موجود ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) تحصیل احمد پور شرقیہ میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیر انتظام ایک ہی ادارہ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر کام کر رہا ہے جو کہ چار طرز کی معذوری کے حامل 115 طلباء و طالبات کو مڈل تک مفت تعلیمی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ اس سنٹر میں ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 12 ہے جس میں سے 10 اسامیاں خالی ہیں اور محکمہ ان دس اسامیوں کو جلد پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مذکورہ سنٹر میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کلاس وار اور ٹیچرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سپیشل بچوں کی تفریح کے لئے شہر احمد پور شرقیہ میں کوئی خاص پارک موجود نہ ہے۔البتہ احمد پور شرقیہ میں عام لوگوں کی تفریح کے لئے پارک موجود ہے جس میں سپیشل بچے اپنے والدین، اساتذہ اور سکول سٹاف کے ہمراہ اس سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔مزید برآں پنجاب حکومت کی پالیسی کے مطابق سپیشل بچوں کی تفریح کے لئے ڈویژنل سطح پر بہاولپور شہر میں یونیورسٹی چوک کے قریب محکمہ خصوصی تعلیم کی جانب سے پارک بنایا جا رہا ہے جو disability friendly ہوگا۔ جس میں ان بچوں کو معذوری کے لحاظ سے سہولیات میسر ہوں گی اور ان بچوں کی رسائی ممکن ہو گی جس میں تمام سکول بشمول سپیشل ایجوکیشن سنٹر احمد پور شرقیہ اور دوسرے سپیشل بچوں کے لئے تفریح اور کھیلوں کی سہولت میسر ہو گی۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2131: میاں طاہر: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے جو ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس ضلع کا فضائی آلودگی کا لیول کیا ہے اور کن کن علاقوں میں مقررہ لیول سے زیادہ ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کے دو دفاتر موجود ہیں۔ایک دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول کا ہے جو کہ ہلال احمر چوک نزد ہزارہ ہوٹل کینال کالونی فیصل آباد میں واقع ہے جبکہ دوسرا دفتر تحفظ ماحول لیبارٹری کا ہے جو کہ C-524، گلی نمبر36 امین ٹاؤن میں واقع ہے۔

(ب) ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد29 ہے جن کی تفصیل(Annex-01) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ تحفظ ماحول لیبارٹری کے ڈپٹی ڈائریکٹر لیب کا اضافی چارج ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد کے پاس ہے۔اس کے ساتھ

ایک ریسرچ آفیسر (محمد احمد اکرم)، ایک انسپکٹر (محمد اکرم) ایک جونیئر کلرک (محمد کاشف) اور ایک چوکیدار (محمد طارق محمود) کام کر رہے ہیں۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(د) فیصل آباد کے شہری علاقوں میں اہم گیسیں مثلاً سلفر ڈائی آکسائیڈ، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور اوزون کی مقدار National Environmental Quality Standards سے تجاوز نہ ہے تاہم کمرشل علاقوں و مصروف شاہراہوں پر سلفر ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ اور گردو غبار کی مقدار National Environmental Quality Standards سے زیادہ پائی گئی ہے۔ اس کی وجہ قدرتی موسمیاتی عوامل، گاڑیوں و فیکٹریوں کا دھواں اور سڑکوں کے divider اور کناروں پر مٹی کی موجودگی و کچا ہونا ہے۔

ساہیوال: سپیشل ایجوکیشن کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*4305: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے تحت کتنے ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں، ان میں کتنے بچے کلاس وار زیر تعلیم ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان اداروں کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے تحت پانچ ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام اور پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن برائے متاثرہ سماعت، فرید ٹاؤن، ساہیوال
2- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی سلولر نرز، شادمان ٹاؤن، ساہیوال
3- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار بلائنڈ، Y بلاک طارق بن زیاد کالونی، ساہیوال
4- گورنمنٹ الساہی سپیشل ایجوکیشن سنٹر (ذہنی معذور)، Y بلاک طارق بن زیاد کالونی، ساہیوال
5- گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، علی ٹاؤن چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

مذکورہ اداروں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کلاس وار (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کو مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران فراہم کی گئی رقوم کی تفصیل ادارہ وار (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں missing facilities کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں ماحول میں آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کی تفصیلات

*1830: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں ماحول میں آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کو کتنی دفعہ وارننگ جاری کی گئی؟

(ب) حکومت کی جانب سے ان 144 فیکٹریوں کو کس نے اور کب این او سی جاری کئے؟

(ج) یہ 144 فیکٹریوں کو ماحول کو گندا کرنے سے باز رکھنے میں حکومت کون کون سے سخت اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) پی پی۔58 فیصل آباد سے گزرنے والے پانی کی لیب رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں 18 عدد فیکٹریاں ایک شوگر مل، آٹھ عدد کاٹن ویسٹ فیکٹریاں، دو عدد آئل مل، دو عدد ماربل فیکٹریاں اور پانچ عدد برف کے کارخانے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی اور 17 عدد بھٹہ خشت چل رہے ہیں تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سب کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے اور اس ضمن میں ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد ضروری کوائف مرتب کر رہا ہے۔

(ب) صرف ایک تاندلیانوالہ شوگر مل کو 2009 میں ڈائریکٹر جنرل محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے این او سی جاری کیا۔

(ج) پی پی۔58 فیصل آباد میں 18 عدد فیکٹریاں اور 17 عدد بھٹہ خشت چل رہے ہیں۔ ان سب کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے اور اس ضمن میں ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد ضروری کوائف مرتب کر رہا ہے۔ تاندلیانوالہ شوگر مل کے خلاف پہلے ہی ضروری ہدایات جاری ہو چکی ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحول کو مانیٹرنگ کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ کرشنگ سیزن شروع ہونے کے بعد ضلعی آفیسر کی رپورٹ موصول ہوتے ہی مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) پی پی۔58 سے سمندری ڈرین میں سے گزرنے والے گندے پانی کے 29عدد نمونہ جات کی لیب رپورٹس کی تفصیل(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کو فراہم کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

*2099: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ کو فیصل آباد میں مالی سال13۔2012کے لئے کل کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ شہر میں محکمہ ہذا نے کتنی گرانٹ فضائی آلودگی کے خاتمہ پر خرچ کی ہے؟

(ج) فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے گئے،ان کے نام اور تخمینہ لاگت سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کو سال13۔2012کے دوران ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں 1,03,50,796/-روپے اور دیگر دفتری اخراجات کی مد میں -/13,95,151روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کو فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کوئی گرانٹ نہ دی گئی ہے، کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول کا کردار ریگولیٹری ہے یعنی تحفظ ماحول ایکٹ 1997 پر عملدرآمد کروانا ہے اور آبی و فضائی آلودگی کے تدارک کے لئے فنڈز متعلقہ محکموں کو جاری کئے جاتے ہیں۔

(ج) اس کا جواب جز(ب)میں دے دیا گیا ہے۔

فیصل آباد: فیکٹریوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے نوٹس و دیگر تفصیلات

*2100: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) فیصل آباد میں12۔2011کے دوران ماحول میں آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں / کارخانوں کے کتنے چالان کئے گئے؟

(ب) محکمہ نے مذکورہ فیکٹریوں / کارخانوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کوئی نوٹس وغیرہ جاری کئے اگر نہیں، تو جاری کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے 12-2011 کے دوران 53 فیکٹریوں / کارخانوں کے خلاف سروے رپورٹس ادارہ تحفظ ماحول پنجاب، لاہور کو ارسال کی تھیں (Annex-1) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جبکہ مذکورہ عرصہ کے دوران ان فیکٹریوں / کارخانوں کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت تحفظ ماحول تحفظ کے حکم نامے (EPOs) جاری کر دیئے گئے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے یکم جنوری 2012 سے لے کر 31۔اکتوبر 2013 تک کل 307 عدد فیکٹریوں اور کارخانوں کی رپورٹ ادارہ تحفظ ماحول پنجاب لاہور کو ارسال کیں (Annex-2) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور ان میں سے 234 عدد یونٹ کو ماحولیاتی تحفظ کا حکم نامہ (EPO) جاری کر دیا گیا ہے (Annex-3&4) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضلع پاکپتن: پاکپتن شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالان و دیگر تفصیلات

*2198: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پاکپتن شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا چالان کرنے کے لئے محکمہ کا کتنا عملہ تعینات ہے؟

(ب) یکم جنوری 2011 سے اب تک محکمہ کے عملہ نے ایسی کتنی گاڑیوں کے چالان کئے ہیں اور ان سے کتنی رقم وصول کی اور کتنی گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع ہوئی، سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) محکمہ کے جو افسران و ملازمین پاکپتن میں تعینات ہیں ان کے زیر استعمال گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی تعداد کتنی ہے نیز ان پر مذکورہ عرصہ کے دوران کتنا خرچہ آیا ہے تفصیل کے ساتھ بتایا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع پاکپتن کے دفتر میں منظور شدہ ملازمین کی کل تعداد 10 ہے۔ جن میں سے ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ایک انسپکٹر اور ایک فیلڈ اسسٹنٹ بطور خاص ہفتہ میں تین دن ٹریفک عملہ کے ساتھ ضلع میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف شیڈول کے مطابق کارروائی کرتے ہیں جن کی تفصیل Annex-1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2011 سے تاحال محکمہ ٹریفک پولیس کے تعاون سے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ سال 2011 میں 295 گاڑیاں چیک کی گئی، 182 چالان کئے گئے اور 28000 جرمانہ کیا گیا سال 2012 میں 1162 گاڑیاں چیک کی گئی، 727 چالان کئے گئے اور 261500 جرمانہ کیا گیا، سال 2013 میں 1381 گاڑیاں چیک کی گئی، 337 چالان کئے گئے اور 138050 جرمانہ کیا گیا۔ کارروائی کی تفصیل Annex-ii ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کے جو افسران و ملازمین ضلع پاکپتن میں تعینات ہیں ان کے زیر استعمال ایک Suzuki Liana اور دو موٹر سائیکل ہیں۔ ان کے اخراجات کی تفصیل Annex-iii ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور اور بہاولپور کے شہروں میں فضائی آلودگی کی شرح و دیگر تفصیلات

*2447: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور اور بہاولپور کے شہروں میں فضائی آلودگی کا کیا لیول ہے کس کس علاقہ میں گرد و غبار اور فضائی آلودگی کی شرح بہت زیادہ ہے جدید آلات کے ساتھ ان شہروں کے مختلف مقامات کا سروے کب کیا گیا اور سروے کے کیا نتائج تھے؟

(ب) لاہور شہر میں صفائی کے انتہائی ناقص انتظامات کی وجہ سے فضائی آلودگی کے بڑھ جانے کو کنٹرول کرنے کے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) کیا کبھی محکمہ نے سنتو کتلہ ڈرین لاہور سے ملحقہ ٹاؤن شپ اور گرین ٹاؤن کے علاقوں کی فضائی آلودگی کو چیک کیا ہے، اگر نہیں تو وجوہات اور اگر جواب ہاں میں ہے تو اس ڈرین کے

Adverse Environmental Effect کے کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) لاہور شہر کی فضائی آلودگی چیک کرنے کے لئے آخری سروے 24۔ستمبر تا 10۔اکتوبر 2013 میں کیا گیا ہے۔ سروے کے مطابق فضا میں موجود اہم گیس یعنی کاربن مونو آکسائیڈ (CO) اور نائٹروجن آکسائیڈز (NOx) کا لیول رہائشی اور دیہاتی علاقوں میں مقررہ ماحولیاتی معیار کے اندر پایا گیا ہے۔ اوزون (O3) کا لیول دیہاتی علاقوں میں اور گرد و غبار کا لیول تمام علاقوں میں مقرر کردہ معیار ماحولیاتی معیار سے زیادہ پایا گیا ہے۔ بہاولپور شہر کا سروے حال ہی میں یعنی جنوری 2014 میں کیا گیا ہے۔ اس سروے کے مطابق گرد و غبار کا لیول رہائشی علاقوں میں مقررہ کردہ معیار کے اندر پایا گیا ہے جبکہ اس کا لیول کمرشل اور صنعتی علاقوں میں مقرر کردہ معیار سے زیادہ ہے لاہور اور بہاولپور شہروں کی لیبارٹری رپورٹ کی تفصیل Annex-A اور تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) لاہور شہر میں فضائی آلودگی کا سبب گاڑیاں، ٹو سٹروک موٹر سائیکل رکشے اور سٹیل ملز ہیں۔ حکومتی اقدامات کے نتیجے میں ٹریفک کے نظام میں بہت بہتری آئی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک میں روانی کا عمل تیز ہوا ہے ٹریفک کی روانی میں بہتری لانے کے لئے بہت سارے حکومتی منصوبے مثلاً رنگ روڈ، ملتان روڈ، یتیم خانہ چوک، آزادی چوک، میٹرو بس سروس، فیروزپور روڈ اور کینال روڈ انڈر پاسز مکمل ہو چکے ہیں۔ کچھ منصوبے فی الحال زیر تکمیل ہیں جن میں جنرل بس سٹینڈ اور مینار پاکستان چوک کی ٹریفک بہتری کا منصوبہ شامل ہیں۔ سٹیل ملیں، سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے متبادل ایندھن استعمال کرتی ہیں جن میں لکڑی، پاؤڈر کوئلہ، ٹائر، کاربن پاؤڈر، ویسٹ پلاسٹک وغیرہ شامل ہیں مندرجہ بالا چیزیں بطور ایندھن استعمال کرنے سے شہر کے شمالی علاقوں میں فضائی آلودگی کے مسائل پیدا ہوئے۔ محکمہ تحفظ ماحول لاہور نے کارروائی کرتے ہوئے، ٹائر جلانے والی 28 فیکٹریوں کو اور کاربن پاؤڈر استعمال کرنے والی 98 ملوں کو سیل کیا۔ وہ ملیں جو پاؤڈر کوئلہ استعمال کر رہی تھیں اور ان کے پاس آلودگی کنٹرول کرنے کے انتظامات نہ تھے، ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کے نتیجے میں 85 ملوں نے فضائی آلودگی کنٹرول والے آلات نصب کر لئے ہیں اور

35 ملیں آلات لگانے کے آخری مراحل میں ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے سٹی پولیس کے تعاون سے سال 2012 میں4403اور 2013 میں5914 دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی۔ مندرجہ بالا حکومتی اقدامات کے نتیجے میں لاہور شہر میں فضائی آلودگی کے مسائل میں کمی ہوئی ہے۔

(ج) ستوکتلہ ڈرین لاہور سے ملحقہ علاقہ ٹاؤن شپ میں فضائی آلودگی کو چیک کرنے کے لئے حال ہی میں سروے کیا گیا ہے۔ سروے کے دوران یہ چیز سامنے آئی ہے کہ اس علاقہ میں اوزون اور گرد وغبار کا لیول National Environmental Quality Standard سے زیادہ ہے۔ ستوکتلہ ڈرین کو حال ہی میں پختہ کیا گیا ہے۔اس سے پانی کے بہاؤ میں بہتری آئے گی اور نتیجتاً بدبو میں کمی واقع ہو گی۔

ضلع قصور: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2843: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور ان میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کو سال 12۔2011اور13۔2012 کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی، تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں ٹینریز سے جو فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پائی جاتی ہے،اس کی روک تھام کے لئے ان دو سالوں کے دوران جو منصوبہ جات شروع کئے گئے،ان کی تفصیل اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں ٹینریز کے استعمال شدہ پانی کو ٹھکانے لگانے کے لئے ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا وہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اس کی اب پوزیشن کیا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلعی آفیسر ماحول کا دفتر قصور شہر میں واقع ہے جبکہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول کا دفتر پھولنگر میں واقع ہے ضلعی آفس قصور شہر میں12ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ ڈپٹی

ڈسٹرکٹ آفس پھولنگر میں 9ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع قصور کو سال 12-2011کے دوران -/62,12,000روپے جبکہ سال 13-2012کے دوران -/68,40,000روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ج) گزشتہ دو سالوں میں واحد منصوبہ UNIDOکے مالی تعاون سے Fat Extraction Unit قائم کیا گیا جس کا تخمینہ 160ملین روپے ہے۔

(د) حکومت نے UNIDO، UNDPاور وفاقی حکومت کے تعاون سے 2001 میں 424ملین روپے کی خطیر رقم سے ٹینریوں کے زہریلے پانی کو صاف کرنے کے لئے پرائمری ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا گیا تھا لیکن اس وقت پانی کا اخراج ٹریٹمنٹ پلانٹ کی capacityسے زیادہ ہے۔ اس کی گنجائش کو ضرورت کے مطابق بڑھانے اور استعداد کو مزید بہتر بنانے کے لئے سیکنڈری ٹریٹمنٹ پلانٹ کی تنصیب کی سفارش کی جاتی ہے تاکہ پانی مکمل معالجہ کے بعد اخراج کیا جائے۔ مزید برآں ڈی سی او قصور و Managing Director KTWMAکو موجودہ Treatment Plantکی Capacity Enhancementاور Secondary treatment plantلگانے کے لئے لیٹر نمبر SO(T)EPD1-3/2005(Vol-III)مورخہ 03.04.2013 اور نمبر SO(T)EPD1-3/2005(Vol-III)مورخہ 08.07.2013کے تحت اقدامات کا کہہ دیا گیا ہے۔

صوبہ بھر میں پولی تھین بیگ کی تیاری واستعمال سے متعلقہ تفصیلات

*4435:راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پلاسٹک بیگ کے بے دریغ استعمال سے عوام الناس مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ماحولیاتی آلودگی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عوام الناس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پولی تھین بیگ کی تیاری اور استعمال پر پابندی عائد کی جائے لیکن ابھی تک پولی تھین بیگ کی تیاری جاری ہے؟

(ج) کیا حکومت اس انتہائی اہم اور صحت عامہ سے متعلق سنگین مسئلے کے حل کے لئے فوری اقدامات کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول/ داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات پنجاب کے نوٹس میں ایسی کوئی شکایت یا شہادت نہیں آئی جس سے یہ قطعی علم ہو کہ صوبہ بھر میں پلاسٹک بیگ کے بے دریغ استعمال سے عوام الناس کا مختلف بیماریوں میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے تاہم یہ درست ہے کہ پلاسٹک بیگ استعمال کے بعد جب پھینک دیئے جاتے ہیں تو استعمال شدہ شاپنگ بیگز solid waste میں شامل ہو کر یا سیور سسٹم میں گر کر اس کی بندش کا سبب بنتے ہیں جس سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

(ب) عوام الناس نے پولی تھین بیگ کی تیاری اور استعمال پر پابندی کا کوئی باضابطہ مطالبہ نہ کیا ہے تاہم حکومت پنجاب نے پولی تھین شاپنگ بیگز کے بننے، فروخت اور اس کے استعمال کو regulate کرنے کے لئے 2002 میں پنجاب پولی تھین بیگ آرڈیننس اور 2004 میں اس کے رولز بنائے تھے جن کے تحت کالے شاپنگ بیگز پر مکمل طور پر پابندی اور دیگر شاپنگ بیگز کے لئے 15 مائیکرون سے زیادہ thickness ہونا ضروری قرار دی گئی۔ محکمہ تحفظ ماحول صوبہ بھر میں اپنے ضلعی سٹاف کے ذریعے پولی تھین بیگ آرڈیننس 2002 اور رولز 2004 پر عملدرآمد کروا رہا ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جارہی ہے محکمہ تحفظ ماحول نے سال 2008 تا اپریل 2014 تک 8237 کالے اور غیر معیاری شاپنگ بیگز بنانے، فروخت کرنے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف مذکورہ بالا قوانین کے تحت کارروائی کی اور 2795600 روپے جرمانہ عائد کیا مزید برآں محکمہ تحفظ ماحول نے موجودہ قانون کو مؤثر بنانے کے لئے ترامیم وضع کی ہیں جس میں شاپنگ بیگ کا وزن کم از کم 15 مائیکرون سے بڑھا کر 30 مائیکرون کر دیا جائے گا اور سزا تین ماہ سے بڑھا کر چھ ماہ جبکہ جرمانہ 50 ہزار سے بڑھا کر -/3,50,000 روپے تجویز کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کا پولی تھین شاپنگ بیگز پر یکمشت پابندی لگانے کا فوری ارادہ نہ ہے۔ کیونکہ مختلف اشیاء کی ترسیل کرنے کے لئے فی الوقت کوئی اور مناسب متبادل سستا انتظام نہ ہے مزید یہ کہ صوبہ بھر میں شاپنگ بیگ بنانے والی انڈسٹری سے بہت سے لوگوں کا روزگار وابستہ ہے جن کی بے روزگاری کا معاملہ بھی زیر غور لانا ضروری ہے۔ تاہم عوام الناس کو بھی

چاہئے کہ وہ شاپنگ بیگ میں کھانے پینے والی اشیاء (Food items) نہ ڈالیں تاکہ صحت عامہ کے مسائل پیدا نہ ہوں۔

جناب سپیکر: اذان ہو چکی ہے۔ اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 47 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ گلناز شہزادی: شکریہ۔ جناب سپیکر!

"The Punjab Local Government (third Amendment) Bill 2014 Bill No. 34 of 2014

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

امریکہ کی جانب سے پاکستان کے مقتدر عالم دین پروفیسر حافظ محمد سعید کے سر کی قیمت مقرر کرنے پر امریکی سفیر کو طلب کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر امریکہ نے ہمارے ملک کے ایک مقتدر عالم دین پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب جو کہ بہت ویلفیئر کا کام کرتے ہیں ان کے سر کی قیمت 10 ملین ڈالر کے قریب مقرر کی ہے۔ آج کے اخبارات میں جلی سرخیوں سے خبر لگی ہوئی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ طاقت کے زعم میں اس طرح کی حرکات امریکہ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی سنگین معاملہ ہے اور ہمیں کسی بھی طرح قابل قبول نہیں ہے کہ امریکہ ہمارے عالم دین کے خلاف اس کے سر کی قیمت مقرر کر کے مشتہر کرتا پھرے۔ اس کے نتیجے میں امت مسلمہ کے اندر ایک reaction develop ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی غلط ہے جس پر میں احتجاج کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ فیڈرل گورنمنٹ کے level پر اس کو take up کریں۔ اس چیز کے اوپر امریکہ سے شدید ترین الفاظ میں احتجاج کیا جائے کہ انہوں نے جو مشتہر کر کے پروفیسر حافظ سعید صاحب کے سر کی قیمت 10 ملین ڈالر مقرر کی ہے ہم پاکستانی قوم اور پوری ملت اسلامیہ اس پر احتجاج کرتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کو ہمارا یہ احتجاج بھی پہنچائے، وہاں دفتر خارجہ میں امریکہ کے سفیر کو طلب کیا جائے، ان سے احتجاج کیا جائے اور انہیں کہا جائے کہ وہ اس طرح کی حرکتیں نہ کریں کیونکہ پاکستان کے اندرونی معاملات کے اندر یہ صریحاً مداخلت ہے۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! آپ جواب دیں گے، لاء منسٹر صاحب دیں گے یا پھر اس پر ٹائم لیں گے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں نے بھی اخبار میں پڑھا ہے لیکن ابھی تک پنجاب حکومت کو official intimation نہیں آئی۔ اگر official intimation آتی ہے تو جیسے ہمارے معزز ممبر نے بات کی ہے certainly اس سے پہلے بھی امریکہ سے protest ہوئے ہیں تو ہم اس کو بھی protest میں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

SARDAR MUHAMMAD JAMAL KHAN LEGHARI: Mr Speaker! Point of order because issue is very important.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں اسلحہ لائسنس پر پابندی ختم کرنے کا مطالبہ

SARDAR MUHAMMAD JAMAL KHAN LEGHARI: Mr Speaker! I am grateful. The issue relates to the fact that Punjab has been boasting that it Heads all the four provinces as for as the law and order situation is concerned. I have spoken numerous times in my national language which is Urdu in the presence of the Law Minister. The Home Department charge was with him, I am talking about honourable Mr Rana Sana Ullah Sahib. Punjab is the only province right now in Pakistan that is breaching Article 25 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. Constitution of Pakistan stipulates that every citizen has the basic right to arm himself for the protection of his life, his family and property. Over the last one and half years, this right has been suspended by the Punjab Government. All the other three provinces are exercising this right after necessary verifications by the concerned SHO of the police station. I would like, the House also to kindly after the resolution that has passed and this point of order the honourable Minister to please take the policy because right now our children are threatened. What happened in Peshawar? Actually the death toll is more than three hundred. The army credible sources have verified and a lot of the school children were slaughtered. My ten year old daughter, I taught her how to shoot when she was nine and half. She with care in her eyes came to her mother meaning my wife and said that I am not going to school after the winter vacations. My wife asks her, why would you not go, your father has taught you how to shoot. She said, mummy I can't take a hand gun to my school. So in this situation I implore to you that kindly please gets the necessary permission after the requisite verification as every citizen of

Punjab has the right to get a legal documented license to bear arms. Very kind Sir!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس پوری armory ہو گی اور ان کو weapons کی problem نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ان کے پاس ماشاء اللہ کافی collection ہے۔ لاء اینڈ آرڈر ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس کے حوالے سے میں نے پہلے بھی اس ایوان کے floor پر بات کی ہے اور کبھی موقع ملا تو لاء اینڈ آرڈر کو بہتر کرنے کے لئے ہم پولیس میں جو reforms لا رہے ہیں ان پر بات کروں گا۔ لاء اینڈ آرڈر کا ایک step یہ ہے کہ ہم پورے پنجاب میں deweaponization campaign شروع کریں لیکن campaign سے پہلے ہم اپنے پورے سسٹم کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ سندھ میں جب deweaponization campaign ہوئی تو انہوں نے پچاس weapon recover کئے اور بڑی embarrassment ہوئی لیکن ہم چاہتے ہیں کہ پورے سسٹم کو streamline کریں۔ ہم نے سسٹم کو in place کر دیا ہے، حکومت پنجاب نے یہ ساری ذمہ داری NADRA کے ساتھ tie up کر لی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ 15۔ فروری سے licensing system شروع ہو جائے گا۔ پنجاب کا جو بھی individual لائسنس بنوانا چاہتا ہے تو وہ NADRA کے دفتر میں جائے گا جس طرح آپ کا شناختی کارڈ بنتا ہے، وہاں آپ کی تصویر بھی لی جائے گی اور پندرہ دن کے اندر اندر آپ کو لائسنس issue ہو جائے گا۔ آپ کے موبائل پر text آ جائے گا کہ آپ کا لائسنس تیار ہو گیا ہے لہذا آپ فلاں facilitation centre سے اپنا لائسنس collect کر لیں۔ اس سے آپ کا سارا سسٹم streamline ہو جائے گا۔ آپ کے weapons, armorer, manufactures اور جتنے بھی dealers ہوں گے وہ سارے streamline ہو جائیں گے اور سب database پر آ جائیں گے۔ یہ سسٹم ہم شروع کرنے والے ہیں اس لئے ہمیں آپ 15۔ فروری تک مہلت دے دیں اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ یہ لائسنس بھی مل جایا کرے گا جیسے آپ کو شناختی کارڈ ملتا ہے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں اس پر چھوٹا سا comment کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، آپ جلدی کریں کیونکہ ہم نے آگے بھی بڑھنا ہے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب کے notice میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ دہشت گرد 15۔فروری کی مہلت ہمیں نہیں دے سکتے کیونکہ وہ کسی وقت بھی strike کر سکتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈیڑھ سال سے صرف اس صوبہ پنجاب کے اندر ہی یہ چیز کیوں معطل تھی، ہمارا آئین کا جو آرٹیکل 25 ہے کیا ہم اس کے پابند نہیں ہیں، میری یہ مختصر سی گزارش ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ہمارے پنجاب میں اس وقت تقریباً 18 ہزار لائسنس issue ہو چکے ہیں جن کے حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ تقریباً پچاس فیصد fake ہیں۔ ان کو درست کرنے کے لئے ہم نے یہ مہلت لی ہے اور انشاء اللہ جب یہ سسٹم ہمارا on ground ہو جائے گا تو اس میں پوری عوام اور پنجاب کی بہتری ہو گی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 673 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 674 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔ جی، موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرے توجہ دلاؤ نوٹس کا نمبر 679 ہے۔

قصور: خواتین سے اجتماعی زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

679: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 23-12-2014 روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق قصور کے نواح میں دو خواتین کو اجتماعی زیادتی کے بعد انتہائی بہیمانہ طریقے سے قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا پولیس نے واقعہ کا مقدمہ درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے؟

(ج) اب تک ہونے والی پیشرفت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ واقعہ دو اخباروں میں مختلف طریقے سے پیش کیا گیا تھا۔ یہ واقعہ ایک ہوا ہے لیکن خبر ایسے دی گئی جس طرح اس علاقے میں یہ

دو مختلف واقعات ہوئے تھے۔ حالات مقدمہ اس طرح ہیں کہ مسمی محمد ابراہیم ولد نواب دین قوم بھٹی سکنہ بستی عید گاہ کھڈیاں نے ایس ایچ او تھانہ کھڈیاں کو ایک درخواست دی جس میں ضمیر ولد محمد علی اور ندیم ولد سلیم رہائش پذیر بیگ پور تحصیل و ضلع قصور اور نامعلوم افراد نے مسلح اسلحہ اور گولہ بارود کے ساتھ ثمینہ بی بی زوجہ بشیر احمد قوم بھٹی سکنہ جبدی والا تحصیل و ضلع قصور مورخہ 14-12-12 کو بوقت 4:00 بجے شام کھڈیاں بازار سے سودا سلف خریدنے آئی تو ملزمان کو مرض بلوغت چڑھ گئی اور اس لڑکی کو موٹر سائیکل پر بٹھا کر لے گئے اور اس کے ساتھ زیادتی کرنے کے بعد اس کو قتل کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! اس کی تفتیش جاری ہے اور تقریباً تین ملزمان arrested ہیں جبکہ ایک نے consist بھی کر لیا ہے لیکن فرانزک رپورٹ ابھی تک آئی نہیں ہے اور فرانزک رپورٹ آنے کے بعد اس case کی نوعیت کا پتا چلے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ آخری انجام تک پہنچا دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پنجاب فرانزک لیبارٹری کے اندر اگر آپ کوئی بھی material دیتے ہیں، اس خاتون کو فوت ہوئے، تھوڑی سی تصحیح بھی کر لیں کہ وہ 14-12 نہیں بلکہ 14-12-14 ہے آج تیسرا ہفتہ ہو چکا ہے اور ابھی تک اگر ایک basic فرانزک لیبارٹری کی رپورٹ ہی واپس نہیں آئی تو وہ معاملہ کیسے آگے چلے گا؟ rape اور قتل ہوا ہے، تین ملزمان اگر تین ہفتے سے جیل یا تھانہ کے اندر بیٹھے ہیں تو ان سے کس چیز کی تفتیش کی جا رہی ہے؟ ابھی تک اگر پراسیکیوشن یہی نہیں establish کر سکی کہ اس کے ساتھ کون کون زیادتی کرنے والے تھے، rapist کون تھا اور قاتل کون تھا تو یہ کارروائی آگے کیا چلے گی؟ آج یہ معاملہ اٹھا ہے اور اس کے بعد خاموشی ہو جائے گی۔ وہ بے چارے در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ یہ صرف ایک واقعہ نہ لیا جائے بلکہ overall اس چیز کو establish کیا جائے کہ جب یہ ہو گا تو اس کے within a certain designated time فرانزک لیبارٹری سے اس کی رپورٹ آئے گی اور اس چیز کو proper completion کی طرف لے کر جایا جائے گا۔ ابھی تک یہی نہیں establish ہو سکا کہ اس کا قاتل کون ہے اور اس کا rapist کون ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں نے جیسے ابھی بتایا کہ لوگ پکڑے ہیں جو کہ arrested ہیں، جیل میں ہیں اور فرانزک لیب، ہماری اس وقت ایک لیب پر reports کا اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ right now when I am talking to میرا خیال ہے کہ

چار پانچ ہزار reports ان کے پاس آئی ہیں اور یہ صرف یہاں سے ہی نہیں آتیں بلکہ باہر کے ممالک سے بھی ان کے پاس آ رہی ہیں تو جو نہی اس کا وقت آئے گا تو وہ رپورٹ پیش کر دی جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! قتل اور rape سے زیادہ کیا اہمیت ہو سکتی ہے اگر انہوں نے یہ کہا کہ جی، ایک لیبارٹری ہے تو وہ کر کیا رہی ہے؟ اگر ہمیں یہ بتا دیا جائے کہ پچھلے ایک یا دو سالوں میں فرانزک لیبارٹری نے کتنے قتل یا اس طرح کی reports کن کن تھانوں میں۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا سوال دیں گے تو ہم پھر اس کا جواب بھی لیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ یہ اس حوالے سے۔۔۔

جناب سپیکر: موکل صاحب! آپ کی بڑی مہربانی اور آپ تشریف رکھیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ میرے ساتھ آئیں میں انہیں فرانزک لیب پر بھی لے جاتا ہوں اور ان کی satisfaction کروا دیتا ہوں۔ This is one of the classic lab in Asia میں ایشیا کی بات کر رہا ہوں کہ ایسی لیب نہیں ہے اور آپ جا کر بے شک دیکھ لیں۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کسی بھی پرائیویٹ لیبارٹری چلے جائیں تو آپ کو تین گھنٹے کے اندر اندر اس کی رپورٹ مل جاتی ہے۔ شوکت خانم دیکھ لیں، آغا خان لیب یا دوسری لیب ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات تو سن لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! دیکھیں اور میری بات سنیں کہ میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ وہ لیبارٹری نہیں ہے، وہ سب سے اچھی لیبارٹری ہو گی لیکن بات تو یہ ہے کہ تین ہفتے سے ابھی تک اس نے basic رپورٹ نہیں دی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ ایک scientific معاملہ ہوتا ہے even اس فرانزک لیب میں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں کو بھی invite کیا ہے اور ان کا پورا ایک دن کا carder چلا ہے اس لئے کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سے کبھی کبھی وہ objections آتی تھیں کہ آپ ایک ایک رپورٹ چھ ماہ بعد دیتے ہیں۔ جب آپ اس کے

چیئرمین سے پوچھتے ہیں تو وہ یہ کہتا ہے کہ آپ اسے جدھر بھی لے جائیں، امریکہ لے جائیں یا انگلینڈ لے جائیں تو چھ ماہ سے پہلے یہ رپورٹ mature نہیں ہو گی۔ بات یہ ہے کہ بات کہنا یہاں پر آسان ہے کہ اتنی دیر سے کیوں رپورٹ آتی ہے۔ میں آپ کو لیب میں لے جاؤں گا اور آپ کی satisfaction کرواؤں گا کہ کیوں رپورٹ میں اتنی delay ہوتی ہے، اس کا باقاعدہ ایک procedure ہوتا ہے۔ یہ تو نہیں ہے کہ باقی لیب پچاس روپے لے کر 24 گھنٹے میں رپورٹ دے دیتی ہیں اور جس طرح آپ چاہتے ہیں وہ آپ کو رپورٹ دے دیتی ہیں۔ یہاں پر ہر چیز میرٹ پر ہو رہی ہے۔ That is why it takes time اور جو بھی اس کی رپورٹ ہو گی وہ سو فیصد میرٹ پر ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آج بڑے اہم Bills آنے ہیں تو kindly کورم پورا کروا لیا جائے تاکہ اس پر proper بات ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق نمبر 33/2014 لیتے ہیں جو کہ مظہر عباس راں صاحب کی ہے۔

تحصیل مخدوم رشید کے تھانہ بدھلہ سنت کے ایس ایچ او کا معزز ممبر کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

ملک مظہر عباس راں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کے رہائشی محمد اکرم ولد نور محمد سکنہ چاہ اکبر والا موضع ملتانی والا تھانہ بدھلہ سنت کے گھر میں مورخہ 21۔دسمبر 2014 رات 11:00 بجے ڈکیتی کی

واردات ہوئی جس کا مقدمہ درج کروانے کے لئے میں نے ایس ایچ او بدھلہ سنت ارشد بھٹی کو فون کیا لیکن اس نے کہا کہ ڈکیتی کی ایسی کوئی واردات نہیں ہوئی۔ میں نے اسے ذاتی طور پر تصدیق کرنے کے بعد کہا کہ یہ واردات واقعی ہوئی ہے اور آپ اس کا پرچہ درج کریں اور مدعی کو انصاف دلوائیں لیکن موصوف ایس ایچ او نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا اور مجھے کہا کہ آپ مدعی مقدمہ کی ملزمان کے ساتھ صلح کروادیں۔ میں نے اس بارے سی پی او، ملتان سے بات کی تو انہوں نے ڈی ایس پی مخدوم رشید مسعود احمد کو مقدمہ درج کرنے کے لئے کہا چونکہ ایس ایچ او اور ڈی ایس پی آپس میں ملے ہوئے ہیں لہذا انہوں نے آج تک مقدمہ درج نہیں کیا اور میرے بار بار فون کرنے اور مدعی مقدمہ کے چکر لگانے کے باوجود دونوں پولیس افسران ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں، میرا فون بھی سننا گوارا نہیں کرتے اور ایس ایچ او موصوف نے مدعی مقدمہ کے سامنے میری تضحیک کی اور کہا کہ تمہارے ایم پی اے نے پرچہ درج کروالیا ہے؟ اگر پرچہ درج کروانا ہے تو مجھے 40ہزار روپے رشوت دو۔

جناب سپیکر! عوامی نمائندہ ہونے کے ناتے میرا فرض ہے کہ میں عوام کو انصاف دلواؤں لیکن ایک عوامی نمائندہ کے ساتھ پولیس افسران کے ایسے سلوک کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر کی تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ کم از کم ایک ماہ میں پیش کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 922/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کے متعلق استدعا کی تھی کہ یکم جنوری کے بعد کوئی دن جواب کے لئے رکھ لیا جائے۔ معزز ممبر کی تین تحاریک التوائے کار ہیں لہذا ان تینوں کا جواب یکم جنوری کے بعد آ جائے گا۔

جناب سپیکر: یکم جنوری تک کے لئے یہ تحاریک التوائے کار pending کی تھیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں نے اس دن بھی استدعا کی تھی کہ یکم جنوری کے بعد ان کا جواب آ جائے گا لہذا یہ تحاریک التوائے کار pending کر لی جائیں۔

جناب سپیکر: آپ نے تو ایک ہفتہ کے لئے یہ تحاریک التوائے کار pending کروائی تھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 983/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے وہ request کر کے گئے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو 2۔جنوری 2015 تک pending کیا جاتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، پہلے مجھے یہ کام کرنے دیں پھر میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1103/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا طلباء سے سرٹیفکیٹ کے نام سے کروڑوں روپے بٹورنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پنجاب بھر میں قائم 9 تعلیمی بورڈ مالی طور پر خود مختار ادارے ہیں جو Punjab Board of Intermediate and Secondary Education Act 1976 کے تحت قائم کئے گئے ہیں۔ ہر بورڈ مذکورہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے rules and regulation کے تحت اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ سب تعلیمی بورڈ اپنے تمام اخراجات مختلف طرح کی فیسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے پورا کرتے ہیں۔ حکومت کے خزانے سے کسی قسم کی گرانٹ یا بجٹ allotment وغیرہ بورڈ کو نہیں دی جاتی لہذا ایکٹ کی سیکشن 10 سب سیکشن 2 کے سب سیکشن 8 کے تحت ہر بورڈ فیس نافذ کرنے، طلب کرنے اور وصول کرنے کا مجاز ہے نیز 4 regulation کے تحت فیس مقرر کرنے اور واپس کرنے کے rules بنانے کا بھی مجاز ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے سال 2010 میں گورنمنٹ کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات کو سیکنڈری سکول کی سطح پر رجسٹریشن اور امتحانی فیس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا جبکہ حکومت کی طرف سے بورڈ کو کسی قسم کی مالی معاونت نہ ہے جس کی وجہ سے پنجاب بھر کے 9 تعلیمی بورڈ کے مخدوش مالی حالات کے پیش نظر controlling authority حکومت پنجاب کی منظوری سے certificate fee کا نفاذ کیا گیا ہے بعد ازاں مورخہ 2012-06-29 کو جناب سیکرٹری Higher Education Government of Punjab کی زیر صدارت Chairman Punjab Board of Company کے اجلاس میں یہ فیس 450 روپے سے بڑھا کر 550 روپے منظور کی گئی۔ اس ضمن میں مزید عرض یہ ہے کہ امتحانی فیس کے ساتھ certificate فیس وصولی کا معاملہ مختلف writ petition کی صورت میں لاہور ہائیکورٹ، لاہور میں بھی زیر سماعت آیا جہاں تمام petitions کو dispose of کر دیا گیا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1105/14 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ کی فیس میں بے جا اضافہ کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ Board of Intermediate and Secondary Education Lahore میں جوابی کاپیوں کی rechecking کی فیس پچھلے کئی سالوں سے مبلغ 700 روپے ہی ہے اس فیس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ اس سال بھی فیس مبلغ 700 روپے وصول کی گئی ہے۔ rechecking کے لئے درخواستیں online وصول کی جاتی ہیں فیس چالان بنک میں جمع ہونے کے بعد اگلے دن امیدوار کو فون پر بذریعہ SMS اطلاع کر دی جاتی ہے تاکہ وہ دفتر آ کر اپنی جوابی کاپیاں دیکھ سکے اور rechecking کے متعلقہ تمام معلومات طلباء و طالبات کی سہولت کے لئے بورڈ کی website پر بھی دستیاب ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں مزید عرض یہ ہے کہ پیپر مارکنگ میں ہونے والی غلطی کی صورت میں طلباء و طالبات پر کوئی بوجھ نہ ہے مزید یہ کہ اگر امیدوار کے نمبر میں اضافہ ہو جائے تو بورڈ وصول شدہ فیس موقع پر ہی واپس کر دیتا ہے تاکہ طلباء و طالبات اور ان کے والدین کو فیس واپسی کے لئے کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

MR SPEAKER: Not of importance nature 83c applicable disposed of اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1116 عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے، ان کی request آئی ہے تو اس تحریک التوائے کار کو 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1124 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1136 میاں طارق محمود صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی 2۔جنوری 2015 تک pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب یکم جنوری کے بعد آ جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1138 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں فیسوں کی زیادتی

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل ریگولیٹ کرتی ہے اور اپنے قواعد وضوابط پر سختی سے عمل کرواتی ہے۔ یہ کونسل میڈیکل کی تعلیم کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سختی سے regulate کرتی ہے اور تمام پبلک اور پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو یکساں criteria پر چیک کرتی ہے جس میں بلڈنگ فیکلٹی لیبارٹری لائبریری اور تمام دیگر سہولیات بشمول ہاسٹل وغیرہ شامل ہیں چیک کی جاتی ہیں اور اس کی منظوری کے بعد کلاسز کا اجراء ہو سکتا ہے اور یہ checking ہر دو تین سال بعد ہوتی ہے اور اس طرح پاکستان کے تمام میڈیکل کالجز میں خصوصی پرائیویٹ طلباء کے لئے ہر سال یکساں فیس کا تعین کرتی ہے اور یہ تمام معاملات پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے متعلقہ ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے محرک اس کو press نہیں کرتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1175/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جی، تمام ممبران! متوجہ ہوں جو صاحبان اس معزز ایوان کے ممبر ہیں پریس گیلری میں وہ نہیں بیٹھ سکتے مہربانی فرما کر آپ اپنی لابی میں آجائیں۔

اگلی تحریک التوائے کا نمبر 1184/14 میاں محمد رفیق صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے سردار شہاب الدین خان صاحب کیا فرما رہے تھے کدھر چلے گئے ہیں؟ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1173/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1199/14 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے کیا یہ move ہو چکی ہے؟ اس کو پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1210 محترمہ خدیجہ عمر اور سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

صوبہ بھر کے شہروں کے مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہونے والے بچوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ لوگوں کی جان و مال کا تحفظ حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے تاہم معصوم بچوں کا گٹروں، نالوں اور کھلے مین ہول میں گر کر جاں بحق ہونا نہایت افسوسناک ہے اس پہلو کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم نے اس طرح کے ایک افسوسناک واقعہ کی انکوائری کی جو کہ سرگودھا میں 26-07-2014 کو پیش آیا۔ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم نے اس معاملے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لئے کچھ سفارشات کی ہیں جن کی بناء پر تمام ٹی ایم ایز اس ہدایت پر عمل کر رہے ہیں۔ اس کے مطابق ہر ٹی ایم اے میں ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو ٹی ایم او یا ٹی او آئی این ایس کے تحت ہے اور وہ روزانہ کی بنیاد پر missing main holes کی رپورٹ کرتے ہیں اور ان ہدایات کے پیش نظر واسا لاہور میں بھی مین ہول کی specification اور drawing فائنل کر دی ہے جو کہ لوکل گورنمنٹ کی ویب سائٹ پر upload کر دی گئی ہے۔ ٹی ایم ایز کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ وہ ان کے مطابق procurement کریں۔ مزید برآں تمام ٹی ایم ایز میں مانیٹرنگ ٹیم تشکیل دے دی گئی ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر اس سنگین مسئلہ کی جانچ پڑتال کی ذمہ دار ہیں۔ انشاء اللہ حکومت پاکستان کی یہ کوشش بھی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں گے اگر کوئی واقعہ ہوا تو ذمہ داران کے خلاف سختی سے کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے محرک اس کو press نہیں کرتے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1211 محترمہ گلناز شہزادی کی ہے۔ اگر اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے تو پھر پڑھ دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پنجاب ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے آٹھویں جماعت کے سالانہ امتحانات
میں نصاب کے آٹھ مضامین کی بجائے پانچ مضامین
شامل کرنے سے طالبعلموں اور والدین میں بے یقینی اور مایوسی کا پایا جانا
(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے تحت امتحانات کے پانچ مضامین کی حد تک کرنے کا فیصلہ باہم مشاورت کے بعد وزیراعلیٰ صاحب نے کیا۔ اس کا مقصد بنیادی طور پر امتحانات کا focus core subject پر مقصود تھا تاکہ بچوں کی تعلیمی استعداد کو ان کے مضامین کے ذریعے جانچا جاسکے۔ سکول کی سطح پر دوسرے مضامین کا داخلی امتحان لینے سے ان مضامین کی اہمیت میں فرق نہیں پڑتا جن مضامین میں internal assessment کے لئے کہا جاتا تھا ان کے امتحانات بہر صورت ہوتے ہیں۔ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے امتحانات کے علاوہ سکول نے اپنی سطح پر بچوں کی assessment کا انتظام بہر حال کرنا ہوتا ہے۔ PEC امتحان کا مقصد بنیادی طور پر بچوں کی grading کرنے سے زیادہ تعلیم کو بہتر کرنا ہے۔ ان نتائج کو بہتر بنانے، اساتذہ کی تربیت کے لئے اور محکمہ تعلیم کو سفارشات پیش کرنا ایک الگ مقصد ہے تاکہ مستقبل میں اساتذہ کی تربیت کا انتظام ان کی تدریسی ضروریات کو مدنظر رکھ کر کیا جاسکے۔ اس لحاظ سے پنجاب ایگزامینیشن کمیشن اس assessment کو اس تناظر میں لینے کا مشورہ دے رہی ہے کہ assessment کو بنیادی طور پر grading اور certification کے لحاظ سے استعمال کرنا تعلیمی عمل کی بہتری کی بجائے نقصان دہ ثابت نہ ہو۔ چونکہ گریڈ 5، گریڈ 8 کے level پر حکومت کی منشا بچوں کے تعلیمی عمل کو جاری رکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ drop out کم سے کم ہو اور تمام بچے بنیادی تعلیم حاصل کر سکیں۔ یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ 14-2013 سیشن کے PEC کے امتحان مندرجہ بالا پانچ مضامین کے صوبائی سطح پر ہونے اور بقایا تین مضامین کی internal assessment کی گئی ہے۔ جہاں تک mismanagement کا تعلق ہے اکا دکا واقعات امتحان کے دوران وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں جن کا مداوا موقع پر ہی کر دیا جاتا ہے۔ رزلٹ کارڈ کے issue پر تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ رزلٹ ہر لحاظ سے مستند بنایا جائے جس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ رزلٹ کے مستند ہونے کی تصدیق کرے گی۔ اس تصدیق کے بعد رزلٹ کارڈ issue کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو 15-01-02 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1224/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے انہوں نے request بھیجی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک التوائے کار کو کل تک pending کرنے کو کہا تھا آپ نے 2۔جنوری 2015 تک pending کر دی ہے۔

جناب سپیکر: میرے علم میں جو آیا تھا میں نے اس کے مطابق کر دیا ہے اب انتظار کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ review کر لیں ایسی کون سی بات ہے، میں تو کل تک کے لئے pending کرنے کے لئے کہہ کر گیا تھا اور گورنمنٹ کے کام ہی گیا تھا۔ آپ اس کو کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اب کیا کیا جائے when order has been passed?

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ review کر لیں۔

جناب سپیکر: Review کی گنجائش بہت کم ہوتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: نہیں، جناب! legal ground پر تو ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اب آپ تھوڑا انتظار کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ان کی باتوں میں نہ آئیں، آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: جب جواب نہیں آئے گا تو پھر کیا ہو گا؟

شیخ علاؤالدین: نہیں، جناب! جواب تو الحمد للہ جو آئے گا وہ مجھے بھی پتا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کو کل تک سن تو لیں۔ (قہقہہ)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شیخ صاحب تسلی رکھیں انشاء اللہ ہم اس کا جواب 2۔جنوری 2015 کو ضرور دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: مجھے بڑی تسلی ہے، جو جواب آئے گا مجھے اس کا بھی پتا ہے اور وہ dispose ofہی ہونا ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے پوچھ کر ہو گا۔ اب آپ انتظار کریں order has been passedآپ کی مہربانی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1230/14 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے اس کو ابھی پڑھنا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس تحریک کا جواب ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر جواب نہ بھی آیا ہو تو پھر کیا ہوا، یہ کسی اور کا جواب پڑھ دیں معاملہ تو وہی ہو گا۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جی، محترمہ پڑھیں!

میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کی شرط سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے انٹرمیڈیٹ ایف اے اور ایف ایس سی کے امتحانات کا ایک بہت ہی اچھا طریقہ adopt کیا ہوا ہے جس میں خصوصاً central marking شامل ہے جس سے کسی بھی قسم کی ردوبدل اور کرپشن کا عنصر مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے۔ اس نظام سے پنجاب بھر کے طلباء کافی حد تک مطمئن ہیں اور اس سے امتحانی سسٹم میں بھی transparency بھی موجود ہے لیکن یہ سب کچھ اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔ بڑی بڑی اکیڈیمیاں جنہوں نے سارا نظام held کیا ہوا ہے وہ ایک طرف تو بچوں کے والدین سے اربوں روپے ماہانہ انٹری ٹیسٹ کی تیاری کے نام پر اکٹھے کر رہے ہیں اور دوسری طرف بچے بھی overburden ہو رہے ہیں۔ ان کے ساتھ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ ایف اے اور ایف ایس سی کے بعد میڈیکل اور انجینئرنگ کے علاوہ بھی بہت سارے شعبوں میں بچے جاتے ہیں لیکن کسی بھی شعبے میں انٹری ٹیسٹ کی شرط نہیں ہے۔ اگر حکومتی نظام امتحانات اتنا ہی کمزور، ناقص ہے اور انٹری ٹیسٹ ہی سب کچھ ہے تو پھر صرف میڈیکل اور انجینئرنگ میں ہی انٹری ٹیسٹ کیوں ضروری ہے پھر تو تمام شعبوں میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ لازمی قرار دیا جائے ورنہ میڈیکل اور انجینئرنگ کا بھی انٹری ٹیسٹ ختم کر دیا جائے۔ اس انٹری ٹیسٹ کا مطلب تو یہ ہے

کہ حکومت کو اپنے امتحانی طریق کار پر اعتماد نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو انٹر میڈیٹ کا امتحان ختم کر دیا جائے اور صرف انٹری ٹیسٹ ہی جاری رکھیں۔ طلباء اور والدین کی طرف سے متعدد بار احتجاج بھی کیا گیا ان کا یہ مطالبہ متعلقہ حکام تک پہنچایا گیا جس پر خادم اعلیٰ پنجاب نے وعدہ بھی کیا لیکن پھر بھی اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ طلباء کے والدین اسی طرح اکیڈیمیوں سے لُٹ رہے ہیں، طلباء burden کا شکار ہیں اور اکیڈیمی مافیا چھایا ہوا ہے۔ اس سے پنجاب بھر کے طلباء، ان کے والدین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار آج ہی پیش ہوئی ہے اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1232/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار 2۔ جنوری 2015 تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1233/14 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی 2۔ جنوری 2015 تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی 2۔ جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، اجازت تو خود ہی ہو گئی۔

کسانوں کو گنے کی مناسب قیمت اور بروقت ادائیگی کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مہربانی کی تھی اور گنے کے کاشتکاروں کے مسئلہ پر بحث رکھی تھی اسی دن بوجہ کورم بحث نہیں ہو سکی لیکن اب وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ میں کل اپنے حلقے میں رہا ہوں، آپ کو بھی علم ہے کہ اس وقت 25 روپے فی من پر کٹوتی ہو رہی ہے یعنی اگر کسی کے دس من ہیں تو بظاہر 180 روپے فی من ہے لیکن گیٹ پر 25 روپے فی من کے حساب سے پیسے اس سے کاٹ کر دیئے جا رہے ہیں۔ میں نے صرف یہ عرض کرنی تھی کہ آپ نے بطور گورنر بھی اس پر میٹنگ بلائی تھی اور کین کمشنر کو وہاں بلایا تھا، یہاں اپنے چیمبر میں بھی بلایا تھا، شوگر ملوں کے نمائندوں کو بھی بلایا تھا۔ یہ اتنا مقتدر ایوان ہے اور دس کروڑ کا ایوان ہے لیکن آج تک ہم ان کا کچھ نہیں کر سکے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس کو اس angle سے دیکھیں کہ اب ان کو تین لاکھ ٹن export کی بھی اجازت مل گئی ہے لیکن وہ کسان کا پیسا pay نہیں کرتے اور اسی پیسے پر منافع لیتے ہیں۔ میں نے یہ بات کئی دفعہ اس ایوان میں کہی ہے کہ آپ اس کو inland LC کی طرف لے کر آئیں، اگر بنک نہیں دے گا تو میں ذمہ دار ہوں۔ آپ جس بنک کا کہیں گے تو میں ان کو کہوں گا کہ وہ وہاں برانچ کھولے۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ انشاءاللہ برانچ کھلے گی۔ Inland LC کے تحت کسان کو payment ہو، پندرہ دن بعد اس کا account debit کرے اور اس سے پیسے لے ورنہ اس کو 17 فیصد چارج کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر کچھ کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ 9 بج کر 45 منٹ پر کین کمشنر کو یہاں بلائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کل 2 بج کر 45 منٹ پر؟

جناب سپیکر: نہیں، 9 بج کر 45 منٹ پر بلائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری ایک عرض یہ ہے کہ آپ ان کو ضرور بلائیں، بہتر ہے کہ آپ ان کو 11:00 یا 11:30 بجے بلالیں لیکن آپ ان سے میٹنگ شروع کرنے سے پہلے ان کو کوئی ایسا نُسخہ ضرور دیں جس سے ان کے اندر کوئی نہ کوئی طاقت آئے۔ آپ یقین کریں کہ وہ شوگر ملز والوں کے سامنے ایسے لگتے ہیں جیسے ان کو اغواء کیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایسی بات ہے۔ آپ اس کا ٹائم تھوڑا سا آگے کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، میں حکومت کو بھی کہوں گا کہ آپ جتنی جلدی کر سکیں اس پر بحث ہونی چاہئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! فوڈ منسٹر کو بھی کہیں کہ وہ بھی تشریف لائیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ تو خود تشریف لائے تھے لیکن ہماری وجہ سے اس پر بحث نہیں ہو سکی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جس دن آپ اس پر بحث کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ مہربانی کر کے ٹائم ضائع نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ٹائم ضائع کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ادھر انہوں نے floor لے لیا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ تو بالکل ہی نہیں کر سکتے، میری ایک عرض سن لیں کہ جس دن آپ یہاں پر بحث کرائیں اسی دن وزیر خزانہ اور فنانس سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہوں۔ وہاں کیسے Bank of the Punjab برانچ نہیں کھولتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں پہلے صبح ان کی بات سن لوں اس کے بعد پھر آپ بات کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعلیمی اداروں میں مناسب سکیورٹی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ 16۔دسمبر کو پشاور میں جو سانحہ ہوا اس نے پوری قوم کو جس حال میں چھوڑا ہے اس کے آپ بھی گواہ ہیں اور میں بھی دیکھ رہا ہوں۔ آج ہر وہ باپ جو اپنے بچے کو سکول بھیجنے کے بارے میں سوچتا ہے اس کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ان سکولوں میں جہاں پر security arrangements میرے بھی نوٹس میں ہیں اور آپ کے بھی نوٹس میں

ہے اور اس ایوان کے اندر بیٹھے ہر معزز ممبر کے نوٹس میں ہے۔ میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ جو پرائیویٹ سکول ہیں اور جو گورنمنٹ سکول ہیں ، گورنمنٹ کے regulation کے اندر کوئی ایسا mechanism available نہیں ہے۔ ہم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی working سے بھی واقف ہیں اور ہائرایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی working سے بھی واقف ہیں۔ یہ ایک threat سر پر منڈلا رہا ہے اور سکولوں کی چھٹیوں کو ایک ہفتے کے لئے بڑھا کر 12۔جنوری تک کر دیا گیا ہے۔

So this message is for every parent of this Province and Pakistan now.

جناب سپیکر! اب اس خوف کی فضا میں اگر میں نے اپنے بچوں کو سکول بھیجنا ہے تو میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی وساطت سے دو باتوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ کیا کوئی ایسا نظام وضع ہو گیا ہے یا ہونے جا رہا ہے یا کسی حکومتی سطح پر کوئی ایسی کاوش ہے جس سے یہ پتا چلے کہ جب میں اپنے بچوں کو بھیجوں گا کسی بھی سیاسی نسبت سے، کسی بھی اخلاقی جواز سے زیادہ مجھے سب سے پہلی رغبت کہ میں اپنے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج سکتا ہوں یا نہیں، مجھے ان کی سکیورٹی درکار ہو گی۔ ابھی جو سردار صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر لیا اس پر انہوں نے یہ بات کی، ذرا دیکھیں تو سہی کہ ہم کہاں پر آ کر کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے یہ کہا کہ My daughter has the knowledge to shoot. اس کے پاس ٹریننگ ہے یعنی میرا یہ سوچنا بحیثیت باپ تو کیا یہ ریاست کی ناکامی نہیں، حکومت کی ناکامی نہیں ؟ اگر آج مجھے اس بات کا اختیار ہو اور یہ ایوان in sitting ہو، 16۔دسمبر کو بھی یہ ایوان بیٹھا ہو اور اس دن سے لے کر آج تک ان پندرہ دنوں کے اندر میں، آپ اور یہ تمام معزز ممبران کسی کا پوتا ہو گا، کسی کا بیٹا ہو گا، نواسی ہو گی اور نواسا ہو گا جب ہم ان کی انگلی پکڑ کر سکول کی طرف بھیج رہے ہوں گے ---

جناب سپیکر: جی، حکومت پوری طرح ان چیزوں کا نوٹس لے رہی ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی سوچ سمجھ سکتا ہوں کہ آپ کس وجہ سے مجھے کہہ رہے ہیں۔ میں یہ بھی سمجھ سکتا ہوں، لیکن میری صرف یہ گزارش ہے کہ:

> One Parliamentary Committee headed by the Minister Education, Home Minister, Law Minister and eight to ten members of this House. This Parliamentary Committee for oversight should be constituted and this

committee should sit in meeting every single day to check the performance.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس معاملے کو اتنی ہی سنجیدگی سے لیا جائے جتنی اس کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا جو معزز ممبر نے بات کی ہے۔ میں اس پر بتانا یہ چاہوں گا کہ پشاور کے انتہائی افسوسناک سانحہ کے بعد آپ نے دیکھا کہ جس طرح تمام قوم ابھی تک اس کے دکھ میں مبتلا ہے۔ اس سانحہ کو دیکھتے ہوئے اور جس پر آگے بھی دہشت گردوں کی طرف سے threats ہیں جس طرح حکومت اس پر کارروائی کر رہی ہے۔ میں اس معزز ایوان کو آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 16۔دسمبر کے بعد حکومت پنجاب نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی سربراہی میں سب سے زیادہ ہماری daily basis پر meetings ہو رہی ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو ہمیں threats ہیں ان چیلنجز سے کس طرح نمٹنا ہے؟ وزیر اعلیٰ اس پر خود daily basis chair meetings کر رہے ہیں اور پورا ایک mechanism بنایا گیا ہے جس میں پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر کے سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے بارے میں ایک پورا plan بن چکا ہے وہ بہت لمبی details ہیں۔ اگر معزز ممبر چاہیں یا کسی وقت ٹائم عنایت کریں تو ہم اس ایوان میں بھی وہ سارا بتا سکتے ہیں کیونکہ پنجاب حکومت نے اس کو بہت seriously لیا، وزیر اعلیٰ پنجاب نے خود اس چیز کو بہت seriously لیا جو سانحہ پشاور ہوا اس کے بعد ہم نے اس پر بہت کام کیا۔ جہاں تک ہمارے کچھ معزز ممبران کی فنڈز کے حوالے سے observations ہیں تو میں بتانا چاہوں گا کہ اس مد میں ہمارے سرکاری کالجز اور سکولز کے لئے 2۔ارب روپے درکار تھے جو کہ حکومت پنجاب نے فنڈز release کر دیئے ہیں۔ اس میں ایک پورا mechanism بنایا گیا ہے، security plans بنائے گئے ہیں یہاں تک کہ DPOs اور DCOs سکولوں میں خود جا کر لیکچر دیں گے، اگر خدانخواستہ سانحہ یا دوبارہ کوئی ایسی چیز واقع ہو تو وہ ان کو explain کریں کہ وہ کس طرح ایمرجنسی exit ہوں گے۔ اس پر بہت سارا کام ہوا

ہے، اس میں CCTVs بھی لگیں گے۔ اگر معزز ایوان کے ممبران چاہتے ہیں تو میں آپ سے کہوں گا کہ اگر آپ اس پر کسی وقت اسمبلی میں ٹائم رکھنا چاہیں، کیونکہ جو اس کی کیبنٹ کمیٹی بنی ہے اس کو وزیر داخلہ chair کرتے ہیں اور میں بھی اس کیبنٹ کمیٹی کا ممبر ہوں، ہمارے وزیر تعلیم صاحب بھی اس کے ممبر ہیں۔ آج بھی میں یہ بتانا چاہوں گا کہ کیبنٹ کمیٹی نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے تمام RPOs, Commissioners, DPOs اور DCOs کے ساتھ تقریباً تین گھنٹے کی میٹنگ ہوئی ہے جس میں پورے پنجاب کے سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کو briefings دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں اگر اس معزز ایوان کو further briefing بھی چاہئے تو جناب حکم کریں، میں یا وزیر داخلہ ان کو brief کر دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس معزز ایوان کے ایک معزز ممبر ہیں بلکہ گورنمنٹ کی طرف سے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! مجھے بات کرنے دیں. Let me talk گورنمنٹ پوری طرح سے ان چیزوں کا نوٹس لے رہی ہے اور اب جو آپ چاہتے ہیں کہ ایوان کو بھی اس بارے میں مکمل طور پر briefing دیں تو اس کے لئے بھی وہ تیار ہیں۔ میرے خیال میں اس مسئلے پر بات کرنے کے لئے next week میں ایک دن رکھیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ in camera sitting رکھ لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے in camera briefing ہو جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ جو پرائیویٹ سکولز اور کالجز ہیں ان کے صدر نے باقاعدہ ایک پریس کانفرنس کر کے کہا ہے کہ ہم سکیورٹی کی ذمہ داری نہیں لیں گے، منسٹر صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں وہ گورنمنٹ کے سکولوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ سکولوں کے مالکان کو بھی بلایا جائے کہ وہ کتنی فیسیں لے رہے ہیں اور وہ سکیورٹی کیوں نہیں دیں گے، گورنمنٹ ان کو ضرور support کرے لیکن ان کو ساتھ کیوں نہیں بلایا جائے گا؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولوں والے لائبریری کی سکیورٹی فیس تو لیتے ہیں، سکول کی سکیورٹی فیس کیوں نہیں دے سکتے؟ اس کے لئے ایک پارلیمنٹری کمیٹی constitute کریں جو کہ اس کو

oversight کرے، یہ کیبنٹ کمیٹی کا کام نہیں ہے۔ یہ in the interest of the public ہے اس معاملے کو پارلیمنٹری کمیٹی دیکھے۔

جناب سپیکر: آپ کی اس سلسلے میں ایجوکیشن کمیٹی موجود ہے آپ اس میں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ جو Committees constitute کی جارہی ہیں، یہ تمام school level تک جائیں گی، آپ کو یاد ہوگا کہ اس طرح کا threat ایک دفعہ 2010 میں بھی آیا تھا اور پنجاب میں ہم نے اس پر بہت کام کیا تھا مگر بعد میں اس کی proper monitoring نہیں ہوئی تھی لیکن اب ہم نے اس بارے میں جو نیا mechanism بنایا ہے اور اس کی جو details بنائی ہیں، اس کے مطابق proper monitoring کا mechanism بھی موجود ہے جس میں school level پر اس کو دیکھا جائے گا اور سکیورٹی بھی provide کی جائے گی۔ اس کے علاوہ جہاں تک یہ سکیورٹی کی بات کر رہے ہیں، اس سلسلے میں سکیورٹی کمپنیاں بھی identify کی گئی ہیں---

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ---

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں بھی عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: پلیز آپ تشریف رکھیں. Have your seats

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ بڑی لمبی discussion ہے، اس پر اگر آپ in camera briefing لینا چاہیں تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: آپ یہاں in camera briefing دیں گے۔

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جو صاحبان اس میٹنگ میں تشریف لانا چاہیں آ سکتے ہیں۔ وزیر موصوف اگلے ہفتے کے لئے کوئی دن مقرر کر لیں۔

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میں ان کو بتادوں گا پھر اس کے مطابق آپ ان سب کو بریفنگ دیں گے۔

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ آخری بات جو میں یہاں بتانا چاہوں گا، شیخ علاؤالدین صاحب نے فیسوں کے حوالے سے یہاں پر بات کی تھی، آپ کو تو پتا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب میٹنگ کو strictly head کرتے ہیں، انہوں نے اس میں یہ کہا ہے کہ اگر کوئی پرائیویٹ سکول اپنی fee increase کرے گا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی لہذا کسی سکول، کالج یا یونیورسٹی کو سکیورٹی کی مد میں fee increase کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس دفعہ آپ نے یہ بھی دیکھا ہو گا اتنی high level meetings ہو رہی ہیں کہ وزیر اعلیٰ اور کور کمانڈر لاہور کی بھی ایک کمیٹی بنی ہے۔ اس دفعہ ہم نے پنجاب کے تمام کینٹونمنٹس کو بھی اس سارے process میں شامل کیا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ اس کے لئے دو ارب روپے رکھے گئے ہیں، پچھلے سال جب سیلاب آیا تو سڑکیں ٹوٹ گئیں، اس کے لئے بھی چار پانچ ارب روپے رکھے گئے تھے لیکن ابھی تک ان کے funds release نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014."

Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats please and Secretary Assembly should count the members. At this stage Secretary Assembly counted the member. There are more than 100 members and therefore leave was granted.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move his Resolution.

قرارداد

آرڈیننس ہائرایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 کی میعاد

میں توسیع کی قرارداد کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014 (XV of 2014), promulgated on 2nd October 2014, for a further period of ninety days with effect from 31st December 2014."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014 (XV of 2014), promulgated on 2nd October 2014, for a further period of ninety days with effect from 31st December 2014."

The Resolution moved and the Question is:

"That the provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014 (XV of 2014), promulgated on 2nd October 2014, for a further period of ninety days with effect from 31st December 2014."

(Resolution is passed.)

(اذان عشاء)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Higher Education Commission Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Higher Education Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Higher Education Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza

Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Any mover may move it. None is present. It shall be deemed as withdrawn.

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Higher Education Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. None is present. It is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood,

Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR. SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram

Jahangir Wattoo. Any mover may move it. None is present. Therefore, it is treated as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That Punjab Higher Education Commission Bill 2014, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That Punjab Higher Education Commission Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That Punjab Higher Education Commission Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014 (Bill No.32 of 2014). Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, as recommended by the

Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Any mover may move it. None is present. Therefore, it is treated as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں اس Bill کے حوالے سے ایک دو چیزوں کی clarification چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ نے اس کو oppose نہیں کیا اس لئے اب تشریف رکھیں۔ اگر آپ نے اس میں کوئی amendment دی ہوتی تو پھر بات کر سکتی تھیں۔

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Any mover may move it. None is present. Therefore, it is treated as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر! منڈا صاحب! مجھے بتائیں کہ میں نے کون سی Clause ابھی پیش کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

جناب سپیکر! Clause 17 بولی ہے۔ (قہقہے)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill”

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 30۔دسمبر 2014 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

منگل،30۔دسمبر2014

(یوم الثلاثہ،7۔ربیع الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 14

975

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ30۔دسمبر2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور آبکاری ومحصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

1۔ محترمہ شمیلہ اسلم: اس ایوان کی رائے ہے کہ معذور افراد کی سہولت کے لئے تمام اداروں، سرکاری عمارات، تفریحی مقامات اور سہولت فراہم کرنے والے اداروں میں سیڑھیوں کے ساتھ (Ramp) ریمپ بھی بنوائے جائیں۔

2۔ شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام نئے و پرانے موبائل فونز کی خرید وفروخت کے لئے اصل خریداری رسید (Original Invoice) بمعہ خریدار کی مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو سختی سے نافذ کیا جائے نیز تمام موبائل فون مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کر کے (Monitoring Network) سے منسلک کیا جائے۔

3۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں۔

4۔ محترمہ کنول نعمان: اس ایوان کی رائے ہے کہ گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ میں 1988 سے قائم مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔

5۔ محترمہ لبنیٰ فیصل: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی NGOs اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔

977

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

منگل، 30-دسمبر 2014

(یوم الثلاثہ، 7-ربیع الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ
فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾

سورة النِّسَاء آیات 64 تا 65

اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول (اللہ) بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے (64) تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے (65)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گجر ہواؤں کے گنگنائے، حضور آئے حضور آئے

فضا کی خوشبو یہی بتائے، حضور آئے حضور آئے

عطائے ربّ جہاں دیکھو، نبی کی آمد کی شان دیکھو

ہواؤں نے بھی دیئے جلائے، حضور آئے حضور آئے

اللہ کے گھر سے ہوئے روانہ، مدینے پہنچے شہ زمانہ
تو بچیوں نے یہ گیت گائے، حضور آئے حضور آئے

لبوں کو اپنے سنوارتا ہے، ہر ایک سرور پکارتا ہے
حضور آئے حضور آئے حضور آئے حضور آئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔
باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔
باؤ اختر علی: جناب سپیکر! بہت اہم بات ہے۔
جناب سپیکر: تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات جیل خانہ جات اور آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میرے پاس معزز ممبر نے ایک complaint کی ہے لیکن اس کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔ First come first serve کے حساب سے سوالات آتے ہیں اور جو pending کئے جاتے ہیں ان کا نمبر بھی پہلے آ جاتا ہے۔ پہلے باؤ اختر علی صاحب پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتے تھے شاید وہ کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، باؤ اختر علی صاحب!
باؤ اختر علی: جناب سپیکر! کل لاہور انار کلی بازار میں ہولناک آتشزدگی کا جو واقعہ ہوا ہے جس کے باعث کافی جانیں چلی گئی ہیں یہ ایوان اس واقعہ پر غمگین ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کے لئے فاتحہ کر لی جائے۔
جناب سپیکر: پہلے پتا کر لیں کہ اُن کی تدفین ہو چکی ہے؟
باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ کل کا یہ واقعہ ہے تو تدفین ہو چکی ہو گی۔
جناب سپیکر: ظاہر والی بات نہیں ہے پہلے آپ پتا کریں۔ اگر تدفین ہو چکی ہے تو پھر ہم فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہمیں بڑا افسوس ہے اور اس میں کوئی شک کی بات نہیں۔ اس پر ہم سب کو صدمہ ہے۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں بھی اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! چونکہ میں بھی فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میرا تعلق walled city سے ہے۔ میں نے بارہا اس ایوان میں کہا کہ جتنا علاقہ شاہ عالم مارکیٹ، رنگ محل، انار کلی، برانڈرتھ روڈ، پیپل ویہڑے اور اکبری منڈی کا ہے یہ time bomb ہے۔ یہاں اللہ نہ کرے کوئی واقعہ ہو جیسے کل

انار کلی میں ہوا ہے لیکن یہاں تو پھر بھی Rescue والے پہنچ گئے۔ اربوں روپے کا بزنس ایسی گلیوں میں ہو رہا ہے جن میں آدمی بھی سیدھا نہیں چل سکتا۔ میرا اشارہ شاہ عالم مارکیٹ، رنگ محل مارکیٹ اور رنگ محل کا وہ علاقہ ہے جہاں کبھی ڈبل ڈیکر جایا کرتی تھی لیکن اب وہاں سے سائیکل بھی نہیں گزر سکتی۔ آپ کو بھی یاد ہو گا کہ لاہور میٹروپولیٹن کا اُس وقت کا جو ماسٹر پلان تھا اس میں ہر جگہ پانی دو طرح سے استعمال ہوتا تھا۔ ایک گھوڑوں کو پانی پلانے کے لئے اور ایک اللہ نہ کرے اس قسم کی آفات کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ ان تمام جگہوں پر پلازے بن گئے ہیں، پانی کی کہیں بھی availability نہیں ہے اور کہیں کوئی گیس لائن ایسی نہیں ہے جہاں سے لے کر anti fire gas چلائی جائے۔ ہم تجاوزات کو ختم تو نہیں کر سکیں گے جس کا آپ کو بھی معلوم ہے کہ وہ پیسا کہاں جا رہا ہے لیکن ہم کم از کم واٹر لائنیں ضرور کھینچ سکتے ہیں جن کے اندر ہم pumping کر کے حادثے کی صورت میں پانی پہنچا سکیں۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ انار کلی میں جیسے اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے تو لاہور کا بہت بڑا آبادی کا علاقہ time bomb ہے اس پر آپ ایک دن مقرر کریں، کچھ تجاویز میں بھی دینا چاہتا ہوں اور دیگر میرے معزز ممبران بھی دیں گے لہذا اس معاملے کو بہت seriously لیں۔ آپ کا بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات اس میں add کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر کوئی سیاست نہیں ہونی چاہئے اور میں تمام ممبران سے یہ اپیل کروں گا کہ اس معاملے میں سیاسی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس واقعہ میں قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں جو بہت ہی افسوسناک بات ہے۔

جناب سپیکر: بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے ساتھ کراچی میں ٹمبر مارکیٹ کا واقعہ بھی کل ہی ہوا جو بہت افسوسناک ہے۔ میں یہ التماس کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میرے بھائی شیخ علاؤالدین صاحب نے بات کی ہے تو آپ گورنمنٹ کو یہ ہدایت کریں جیسے وزیر اعلیٰ پنجاب نے چوبیس گھنٹے میں اس کی انکوائری رپورٹ طلب کی ہے۔ چوبیس گھنٹے میں یہ انکوائری رپورٹ ایوان میں بھی آ جائے اور اس پر بحث بھی ہو کیونکہ اب ہم زیادہ reactive ہو گئے ہیں pro active نہیں ہیں۔ پیش بندی ہم نہیں کرتے اور جب واقعہ ہو جاتا ہے تو ہم سر پیٹنا شروع کر دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ پوری رپورٹ یہاں پر آنی

چاہئے، اس پر بحث ہونی چاہئے اور یہ پوری طرح سے thrash out ہو تاکہ اس کی روشنی میں مستقبل کے اقدامات کا تعین کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، نوٹ کر لیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ on record بات ہے کہ کل وقفہ سوالات کے دوران میرے ہی سوال میں تھا کہ 267 بلڈنگز لاہور میں ایسی ہیں جن میں کل تک کی رپورٹ کے مطابق اس وقت بھی خاطر خواہ safety prevention measures نہیں ہیں۔ کل شام کو ہی یہ واقعہ ہو گیا ہے تو اگر آپ مہربانی کر کے متعلقہ محکمہ کو یہ کہہ دیں کہ وہ 267 بلڈنگز at least on record ہیں، ان کے لئے کوئی نہ کوئی خاطر خواہ طریق کار یا ایکشن پلان بنا لیا جائے تاکہ آنے والے وقت میں جو on record ہیں، اس پر یہ سانحہ نہ ہو۔ صرف اتنی سی request ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات نوٹ کریں اور پھر متعلقہ وزیر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بھی کہیں کہ اس پر پوری طرح سے notice لیں۔ باؤ اختر صاحب! آپ نے پتا کیا کہ ان کی تدفین ہو گئی ہے تاکہ ہم کراچی والے واقعہ اور لاہور کے واقعہ پر فاتحہ خوانی کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں پتا کروا لیتا ہوں۔

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اس حوالے سے پتا کر لیں اور اتنی دیر میں ہم سوالات لے لیتے ہیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2492 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 20۔مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

صوبہ کی جیلوں میں سزایافتہ خواتین سے لی جانے والی مشقت و دیگر تفصیلات

*2492: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا صوبہ کی جیلوں میں سزایافتہ خواتین سے مشقت لی جاتی ہے، اس مشقت کے عوض انہیں کتنی سالانہ معافی دی جاتی ہے؟

(ب) پنجاب کی جیلوں میں اپنے خاوندوں کو قتل کرنے یا قتل میں معاونت کرنے کے الزام میں کتنی سزایافتہ خواتین قید ہیں، کیا ان میں ایسی خواتین بھی ہیں جن کے ساتھ ان کے شیر خوار بچے بھی موجود ہوں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب بچوں کی طرح خواتین کے لئے علیحدہ جیل بنانے پر غور کر رہی ہے؟

(د) پنجاب کی جیلوں میں کتنی غیر ملکی خواتین منشیات کے الزامات کے تحت بند ہیں، ان میں کتنی حوالاتی under trial ہیں اور کتنی سزایافتہ ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سزایافتہ خواتین سے صرف خواتین وارڈ میں ہی کڑھائی اور سلائی کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ ان کی فنی تعلیم کو یقینی بنایا جائے اور اس کے عوض انہیں چھ یوم ماہانہ کے حساب سے 72 یوم سالانہ معافی دی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں مورخہ 2014-01-19 تک 40 خواتین مقید ہیں جن پر اپنے خاوندوں کو قتل کرنے کا الزام ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان میں ایسی خواتین بھی شامل ہیں جن کے ہمراہ شیر خوار بچے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ خواتین اسیران کے لئے علیحدہ جیلیں بنائی جائیں گی اس وقت خواتین اسیران کے لئے زنانہ جیل ملتان میں موجود ہے اس کے علاوہ پنجاب کی اکیس جیلوں میں خواتین اسیران کے لئے علیحدہ بیرکس موجود ہیں جن میں چار دیواری اور پردہ کا خصوصی انتظام ہے۔

مزید برآں حکومت پنجاب ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں بھی خواتین اسیران کے لئے علیحدہ جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے زمین کی تلاش جاری ہے اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ

کوآرڈینیشن آفیسر کے اکاؤنٹ میں مبلغ 80.898 ملین روپے جمع کروائے جا چکے ہیں ضلعی حکومت راولپنڈی سے اس سلسلے میں گفت و شنید جاری ہے۔

(د) پنجاب کی جیلوں میں مورخہ 20-01-2014 تک منشیات کے الزامات کے تحت چار غیر ملکی قیدی خواتین اور پانچ غیر ملکی حوالاتی خواتین موجود ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے یہ پوچھنا ہے کہ شیر خوار بچے جو قیدی خواتین کے ساتھ ہوتے ہیں محکمہ ان کے لئے کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شیر خوار بچے چھ سال کی عمر تک قانونی طور پر اسیران عورتوں کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور بچوں کے لئے خاص قسم کی ڈائٹ جو ڈاکٹر recommend کرتے ہیں وہ انہیں دی جاتی ہے۔ ایجوکیشن کا بھی انتظام کیا جاتا ہے، ان کے ساتھ ٹیچرز کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور بچوں کی خوراک و تعلیم وغیرہ کا سارا انتظام کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک شیر خوار بچے کے لئے محکمہ کتنا بجٹ allocate کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! خوراک کا کل بجٹ جتنا بھی ہوتا ہے یہ بجٹ اس میں شامل ہوتا ہے اور یہ علیحدہ نہیں ہوتا۔ جب اس کو count کیا جاتا ہے تو فی کس جو بھی آتا ہے اس وقت 80 روپے کے قریب total ہے وہ اس پر ہوتا ہے، علیحدہ نہیں ہوتا بلکہ وہاں موجود ڈاکٹر لکھ کر دیتا ہے کہ اس بچے کو یہ ڈائٹ چاہئے اور وہ ensure کی جاتی ہے جو کہ اس بچے کو دی جاتی ہے جس میں دودھ، چینی، پھل اور چاول وغیرہ ہیں جو ڈاکٹر اس وقت بچے کی صحت کے مطابق recommend کرتا ہے تو وہ اسے دی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع راولپنڈی کے بارے میں کہا ہے کہ خواتین کے لئے ایک علیحدہ جیل بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے لئے 80.898 ملین روپے ڈی سی او کے

پاس جمع کروا دیئے گئے ہیں۔ یہ جواب 2014-02-27 کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں موصول ہوا ہے اور دس ماہ گزر گئے ہیں تو اس کی latest position کیا ہے، زمین acquire کر لی گئی ہے، منصوبہ بن گیا ہے اور تعمیر شروع ہو گئی ہے تو اس کی وضاحت کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ابھی تک اس جیل کی تعمیر شروع نہیں ہوئی کیونکہ اس کی زمین کے حصول کے لئے کافی مسائل آ رہے تھے۔ فنڈز ہم نے ڈی سی او کے behalf پر وہاں بھیج دیئے ہیں، acquire کرنا اور زمین کے معاملات وغیرہ ڈی سی او کرتا ہے کیونکہ وہ ضلع کا کلکٹر ہوتا ہے تو as such وہاں ابھی تک زمین فائنل بھی نہیں ہوئی اور کام شروع نہیں ہو سکا۔ اس وقت پنجاب کی جتنی بھی جیلیں ہیں، ہر جیل میں خواتین کے لئے علیحدہ بیرک موجود ہے اور خواتین کے لئے سپیشل جیل ایک ہی ہے جو کہ ملتان میں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ خواتین کے لئے راولپنڈی جیل کے تعمیراتی کام کو شروع کیا جائے کیونکہ ہمارا زیادہ focus تھا کہ 12 نئی جیلیں بن رہی تھیں جن کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ 10۔ ارب روپے سے بھی زیادہ فنڈ دیا ہے اور انشاء اللہ ہم اگلے مہینے جنوری کے آخر تک چار نئی جیلیں open کرنے جا رہے ہیں اور priority پر وہ جیلیں تھیں جن اضلاع میں وہ جیلیں نہیں تھیں اور پچھلے دس سالوں سے بننے کے لئے کام ہو رہا ہے لیکن وہ مکمل نہیں ہو رہی تھیں اس لئے زیادہ focus ان جیلوں پر رہا کیونکہ دور دراز کے علاقوں میں قیدیوں کے لواحقین بھی پریشان تھے جبکہ ان قیدیوں کو عدالتوں میں لے جانے پر پولیس کا اربوں روپے خرچ ہوتا تھا، focus رہا ہے اور میں ڈاکٹر صاحب کو ensure کرواتا ہوں کہ انشاء اللہ اس بجٹ میں یہ جیل بھی شامل ہو گی اور اس کو جلدی شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میں ایک بات معزز ممبران سے کرنا چاہتا ہوں۔ تمام معزز ممبران کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ کے رولز کے مطابق جب کوئی مقرر تقریر فرما رہے ہوں تو ان کے سامنے سے اس طرح سے نہیں گزرا جاتا بلکہ avoid کیا جاتا ہے تو مہربانی کر کے اچھا طریق کار اختیار کیا کریں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے تو بہت لمبا چوڑا جواب اور باقی چیزیں بھی اس کے اندر لپیٹ کر اس کو گول مول کرنے کی کوشش کی ہے۔ عبدالوحید صاحب ہمارے بھائی اور اچھے منسٹر ہیں جو کہ بڑی محنت بھی کرتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ کا proper follow up نہیں ہے۔ 2014-02-27 کو جواب آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ضلعی حکومت راولپنڈی سے اس سلسلے میں

گفت و شنید جاری ہے۔اب دس ماہ کی گفت و شنید ہو گئی ہے اور مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ کتنے مہینے مزید گفت و شنید جاری رہے گی، منسٹر صاحب یقین دہانی کروائیں کہ ایک ماہ کے اندر یا دو ماہ کے اندر جگہ فائنل کر لی جائے گی؟میں نہیں سمجھتا کہ ضلع راولپنڈی کے اندر جگہ موجود نہیں ہے لیکن اس کو اگر proper follow upنہیں کیا جاتا تو اسی طرح کئی چیزیں sludgeرہتی ہیں کیونکہ رکاوٹ کوئی نہیں۔ محکمہ نے کہا ہے کہ پیسے جمع کروا دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے، محکمہ کی طرف سے بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور کلکٹر صاحب نے اب اس کو لینا ہے اور زمین acquireکرنی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!میں معزز ایوان اور معزز ممبر کو یہ ضرور ensureکرواؤں گا کہ آئندہ جلد ہی یہ زمین حاصل کر لی جائے گی اور اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس کی تعمیر کے لئے فنڈز رکھ کر اس کا کام بھی شروع کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!یہ فنڈ تو رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!وہ فنڈز مین کے لئے تھا اور جیل بنانے کے لئے اگلے مالی سال میں فنڈز رکھے جائیں گے۔ میں ensureکرتا ہوں اور ذاتی طور پر اسے take upکرتا ہوں۔اس حوالے سے میں جلد ہی ایوان کو بھی بتا دوں گا کہ کب تک ہم اس کو کر رہے ہیں۔یہ ڈی سی او صاحب نے کرنا ہے اور ہم تو اسے followکرتے ہیں اور اس حوالے سے دو تین letterبھی لکھ چکے ہیں۔ میں اس معاملے کو personally take upکرتا ہوں اور جلدی کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔جناب سپیکر!میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ کیا Land Acquisition Act 1894 activeہے؟اگلی بات میں پھر کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ ضلعی حکومت کا ہے اور ہمارے محکمہ کے under یہ ایکٹ نہیں آتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Public interest میں 1894 کے Land Acquisition Act کے تحت صرف 90 دنوں میں ہر زمین اور ہر constructed property بھی acquire کر سکتے ہیں۔ ایوارڈ کرنا صرف land acquisition collector کا کام ہے۔ اس کا indent دینا، اس کو proceed کرنا محکمہ کا کام ہے۔ جب 1894 کے ایکٹ کے تحت اس وقت بھی تمام زمینیں جہاں پر کوئلے کے power plant لگ رہے ہیں وہ اس وقت بھی acquire کی جا رہی ہیں تو یہ کیوں نہیں ہو رہا اور اس کے اندر delay کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو ڈی سی او سے رپورٹ لے کر ہی بتا سکتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: نہیں۔ جناب سپیکر! یہ تو محکمہ نے کہنا ہے کہ ہمیں یہ پراپرٹی چاہئے اور یہ پیسے ہمارے پاس ہیں اور آپ ایوارڈ issue کریں تو land acquisition collector ایوارڈ سنا دیتا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ تین دفعہ نوٹیفکیشن ہوتا ہے۔ پہلے دفعہ 4 کا ہوتا ہے اور آخر میں 4-17 کا ہوتا ہے جس کے لئے کم از کم چھ ماہ سے ایک سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ یہ اتنی جلدی نہیں ہو جاتا کہ میں نے زمین لینی ہے تو فوراً مل جائے بلکہ negotiation کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد بات آگے بڑھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ایکٹ موجود ہے؟

جناب سپیکر: وہ کب کہہ رہے ہیں کہ ایکٹ نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایکٹ موجود ہے لیکن ایکشن نہیں ہے لہذا ایکشن لیا جائے۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!یہ ضلعی حکومت کا کام ہے اور انہوں نے کرنا ہے کیونکہ ہم نے پیسے دے دیئے ہیں۔ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ ہم اسے جلدی کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر608میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زیب النساء اعوان:جناب سپیکر!سوال نمبر 838ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چکوال:بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*838: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈائریکٹر ایکسائز چکوال کو مالی سال12-2011اور13-2012کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران ڈائریکٹر کے دفتر کی تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات(میاں محمد منیر):

(الف) مالی سال12-2011میں-/2,414,320روپے فراہم کئے گئے۔

اسی طرح مالی سال13-2012کے لئے-/3,692,604روپے فراہم کئے گئے۔

چکوال میں ڈائریکٹر ایکسائز کی اسامی نہ ہے۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر ضلع چکوال میں محکمہ ایکسائز کو ہیڈ کرتا ہے لہذا بجٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کو ہی دیا جاتا ہے۔

(ب) سال12-2011 میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر -/458,262,4 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے/ڈی اے پر کل-/11,310روپے خرچ ہوئے۔

اسی طرح سال13-2012 میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر-/5283871روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے/ڈی اے پر کوئی خرچ نہ ہوا۔

نوٹ: تنخواہ کمپیوٹرائزڈ پے رول کے ذریعے ملتی ہے اور sanctioned strength کے مطابق جاری ہوتی ہے۔

(ج) سال 12-2011 میں یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر کل -/67852 روپے خرچ ہوئے جس میں ٹیلیفون کی بل ادائیگی پر -/10,750 روپے اور بجلی کے بل کی ادائیگی پر -/57,102 روپے خرچ ہوئے۔

اسی طرح سال 13-2012 میں یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر کل -/138,515 روپے خرچ ہوئے جس میں ٹیلیفون کے بل کی ادائیگی پر -/56,000 روپے اور بجلی کے بل کی ادائیگی پر -/82,515 روپے خرچ ہوئے۔

(د) یہ سوال محکمہ ہذا کے متعلق نہ ہے۔

(ہ) سال 12-2011 میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر کل -/102470 روپے خرچ ہوئے جس میں پٹرول پر -/87,500 روپے خرچ ہوئے اور مرمت پر -/14,970 روپے خرچ ہوئے۔

اسی طرح سال 13-2012 میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر کل -/91,959 روپے خرچ ہوئے جس میں پٹرول پر -/66,700 روپے خرچ ہوئے اور مرمت پر -/25,259 روپے خرچ ہوئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1154 محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے ان کی request آئی ہے تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 839 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وصولیوں میں ہدف سے کم ریکوری کی تفصیلات

*839: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 11-2010 کے لئے محکمہ ایکسائز میں وصولیوں کا ہدف 20-ارب 10 کروڑ روپے رکھا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 10 ماہ میں صرف 7-ارب 90 کروڑ کی ریکوری ہو سکی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو اتنی کم ریکوری (وصولی) کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ مالی سال 11-2010 کے لئے محکمہ ایکسائز میں وصولیوں کا ہدف 20-ارب 10 کروڑ روپے رکھا گیا تھا بلکہ مالی سال 11-2010 میں محکمہ ایکسائز میں وصولیوں کا ہدف 12-ارب 32 لاکھ رکھا گیا تھا۔

(ب) جی، نہیں۔ یہ بھی درست نہ ہے کہ 10 ماہ میں صرف 7-ارب 90 کروڑ کی ریکوری ہو سکی بلکہ پہلے 10 ماہ میں 9-ارب 45 کروڑ 53 لاکھ کی ریکوری ہوئی جو کہ مختص شدہ ہدف کا 79 فیصد ہے جبکہ پورے مالی سال کی وصولی 11-ارب 43 کروڑ 51 لاکھ روپے ہے جو کہ مختص شدہ ہدف کا 95 فیصد ہے۔

(ج) چونکہ سوال بیان بالا جز (الف و ب) میں بیان کردہ حقائق سے محکمہ ایکسائز انکاری ہے لہذا جز (ج) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں دیئے گئے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1155 محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1808 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2386 سردار محمد آصف نکئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر سوال نمبر 2330 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پراپرٹی ڈیلروں کو لائسنس جاری کرنے اور اسمبلی میں قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*2330: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت صوبہ میں پراپرٹی ڈیلروں کو تربیت دینے اور لائسنس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ بیرونی ممالک میں پراپرٹی ڈیلر بننے کے لئے چھ ماہ کی تعلیم و دیگر قواعد و ضوابط پر عمل کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پراپرٹی ڈیلر تمام ترقیاتی اداروں میں بلا لائسنس دندناتے پھرتے ہیں اور ان اداروں میں 80 فیصد فراڈ کے کیسوں میں پراپرٹی ڈیلر ملوث ہوتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب کے تمام پراپرٹی ڈیلروں کا ڈیٹا اکٹھا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا حکومت پراپرٹی کا کاروبار کرنے والوں کو قانون کے شکنجے میں لانے کے لئے اسمبلی میں legislation لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف)

Punjab Real Estate Agents and Motor Vehicles Dealers (Regulation of Business Ordinance 1980 (VI of 1980)

کے تحت پراپرٹی ڈیلروں کے لئے لائسنس بنوانا ضروری ہے مگر پراپرٹی ڈیلروں کو تربیت دینے کا کوئی ذکر نہ ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں پنجاب میں موجود تمام پراپرٹی ڈیلروں کا ڈیٹا اکٹھا کیا گیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب میں پراپرٹی کا کاروبار کرنے والے تمام پراپرٹی ڈیلر پنجاب رئیل اسٹیٹ ایجنٹ اینڈ موٹر وہیکلز ڈیلرز (ریگولیشن آف بزنس) آرڈیننس 1980 کے قانون کے تحت کاروبار کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں متعلقہ منسٹر صاحب سے یہ سوال کروں گا کہ پتا نہیں انہوں نے یہ سوال کیسے لے لیا ہے میں نے تو ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ سے یہ پوچھا تھا لیکن انہوں نے اپنے پاس یہ سوال لے لیا ہے یہ تو صرف پیسے اکٹھے کرنے، محصول لینے کے بارے نہیں ہے بلکہ یہ سوال اس بارے تھا کہ پراپرٹی ڈیلر جو ہیں اُن کی تربیت کی جائے، ان کو ٹریننگ دی جائے اور ان کو ایسے ہی لائسنس دیا جائے جیسے ڈاکٹروں، وکیلوں کو دیا جاتا ہے اگر وہ کوئی گڑبڑ کرتے ہیں، کوئی غلط کام کرتے ہیں تو ان کا لائسنس منسوخ کر دیا جاتا ہے اسی طرح ان کا لائسنس بھی منسوخ کر دیا جائے اور ان کو property dealing کا کام نہ کرنے دیا جائے۔ محصول اکٹھے کرنے کے لئے لائسنس تو میونسپل کارپوریشن نے بھی دیئے ہوئے ہیں میں نے اس بارے یہ سوال تو کیا ہی نہیں تھا۔ میں اُن سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس بارے تشریح کریں کہ اُن کو کیوں لائسنس نہ دیا جائے اور کیوں ٹریننگ نہ دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! بالکل لائسنس جاری کئے جاتے ہیں اور کوئی سلسلہ ایسا نہیں ہے کہ جس کی بنیاد پر ان کو ٹریننگ دی جائے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں لیکن انہوں نے جز (ب) میں غیر متعلقہ لکھا ہوا ہے یعنی جتنا بڑا فراڈ پراپرٹی ڈیلر ملک کے اندر کر رہے ہیں، کروڑوں روپے کے پلاٹ جو لوگ بیرون ممالک میں رہائش پذیر ہیں اُن کو اپنے پلاٹ دکھا کر sale کر رہے ہیں اور ان کے کوئی لائسنس نہیں ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ایل ڈی اے اور دوسرے محکموں میں دندناتے ہوئے جاتے ہیں وہاں پراپرٹی ڈیلر فائل نکلواتے ہیں اور جو اہلکار وہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں ان کے ساتھ گفت وشنید کرتے ہیں intrigues ہیں وہاں سے فائلیں نکلوا کر وہ باہر لوگوں کو جعل سازی سے فروخت کر دیتے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ یہ غیر متعلقہ ہے، یہ غیر متعلقہ کیسے ہو گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! میں نے غیر متعلقہ کا لفظ نہیں بولا۔

جناب سپیکر: یہ آپ نے سوال کے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے متعلقہ نہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! اس میں جو لائسنس ہولڈر ہیں اُن کی پوری تفصیل لکھ کر دی ہوئی ہے لیکن جو لائسنس ہولڈر نہیں ہیں وہ اگر کاروبار کر رہے ہیں تو وہ غیر قانونی کر رہے ہیں اُن کے خلاف محکمہ کارروائی کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، اُن کے خلاف ایکشن لیا جا سکتا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ ان سے متعلقہ سوال ہی نہیں ہے یہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کا سوال تھا پتا نہیں یہ اسمبلی سیکرٹریٹ والوں نے ان کو کیسے بھیج دیا ہے ان کا اس سے کوئی concern ہے اور نہ ہی انہیں اس چیز کا پتا ہے صرف محصول collect کرنا، اسی کا جواب دے سکتے ہیں اس کے علاوہ ان کو کوئی پتا نہیں ہے۔ یہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کا سوال ہے۔ یہ ان کے متعلقہ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب پھر ان سے کیا پوچھیں؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! ان سے کیا پوچھ سکتے ہیں یہ ان کے متعلقہ ہی نہیں ہے، یہ تو صرف محصول اکٹھا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چلیں ٹھیک ہے۔ Rules of Business کے تحت یہ سوال متعلقہ محکمے کو چلا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کیا کریں گے؟ وہ تو جن کا سوال تھا وہ خود کہہ گئے ہیں کہ ٹھیک ہے اس سوال کو دوسرے محکمے کو منتقل کر دیں جس کے متعلقہ ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اس سوال کو متعلقہ محکمے کو بھیجا جائے۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2493 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں بند ذہنی مریضوں کی مینٹل ہسپتال منتقلی و دیگر تفصیلات

*2493: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں قید ذہنی مریض اور پاگل افراد کو مینٹل ہسپتال میں منتقل کرنے کے لئے مینٹل ہسپتال میں سکیورٹی وارڈز زیر تعمیر ہیں، ان کی تعمیر کب تک مکمل ہو گی، اس میں کتنے افراد کو رکھنے کی گنجائش ہو گی اور انہیں کیا کیا سہولیات فراہم ہوں گی؟

(ب) کیا حکومت پنجاب ٹی بی سے متاثرہ مریض قیدیوں کو بھی دیگر قیدیوں سے الگ کر کے انہیں علاج کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کو تیار ہے، کیونکہ ٹی بی ایک اچھوت کی بیماری ہے جو کہ جیلوں میں بہت تیزی سے پھیل رہی ہے اس کے لئے کیا اقدامات زیر غور ہیں؟

(ج) کن کن جیلوں میں منی آپریشن تھیٹر، ایکسرے اور ای سی جی مشین کی سہولیات مہیا کر دی گئی ہیں، بقایا جیلوں میں کب تک مہیا کر دی جائیں گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں ذہنی امراض میں مبتلا اسیران کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

حوالاتی	=	91
قیدی	=	31
سزائے موت	=	54
غیر ملکی	=	17
ٹوٹل	=	193

ذہنی امراض میں مبتلا اسیران کو جیل میڈیکل آفیسر کی خصوصی نگرانی میں رکھا جاتا ہے اور بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے علاج تجویز کیا جاتا ہے۔ جیلوں میں قید ذہنی مریض، پاگل اسیران کے علاج معالجہ کے لئے متعلقہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے ایک سائیکاٹرسٹ کی بھی ہفتہ وار خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور میں ایک وارڈ زیر تعمیر ہے۔ ہسپتال کے بارے معلومات متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ جن ذہنی مریضوں کا علاج جیل ہسپتال میں نہیں ہو سکتا ان کو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔
تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں ٹی بی کے امراض میں مبتلا اسیران کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

حوالاتی	=	91
قیدی	=	46
سزائے موت	=	22
سول	=	01
ٹوٹل	=	160

پنجاب کی جیلوں میں ٹی بی کے مریضوں کو باقی قیدیوں سے الگ ٹی بی وارڈ میں رکھا جاتا ہے۔ ان مریضوں کو ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق خوراک دی جاتی ہے اور ان کا علاج مکمل ہونے تک ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اور یہ بات درست نہ ہے کہ ٹی بی کا مرض جیلوں میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ٹی بی کے مریضوں کو مخصوص مدت کے لئے باقی صحت مند اسیران سے الگ رکھا جاتا ہے تاکہ وہ اس بیماری کے پھیلانے کا باعث نہ بنیں۔ جیلوں میں آنے سے پہلے زیادہ تر قیدی ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں ان کا فوری طور پر علاج شروع کر دیا جاتا ہے اور ان کو دوسرے اسیران سے الگ رکھا جاتا ہے ٹی بی میں مبتلا اسیران کی سکریننگ پنجاب ٹی بی کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جاری ہے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) پنجاب کی تقریباً تمام جیلوں میں منی آپریشن تھیٹر، ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ مشین موجود ہیں۔ اس کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور، گوجرانوالہ، ساہیوال، فیصل آباد، میانوالی، ملتان، راولپنڈی اور ڈسٹرکٹ جیل قصور، سیالکوٹ، گجرات میں ایکسرے مشین موجود ہیں۔ بقایا جیلوں میں ایکسرے مشین مہیا کرنے کے لئے حکومت پنجاب کے ساتھ کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ مینٹل ہسپتال میں سکیورٹی وارڈ زیر تعمیر ہیں۔ جو ذہنی مریض قیدی حوالاتی ہیں ان کے لئے تو انہوں نے بتایا ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور میں ایک وارڈ زیر تعمیر ہے۔ محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے 4-جولائی 2014 کو، پانچ ماہ تو اس جواب کو آئے ہو گئے ہیں مجھے یہ پوچھنا ہے کہ اس وارڈ کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ وارڈ محکمہ ہیلتھ تعمیر کر رہا ہے اور latestصورتحال یہ ہے کہ یہ تقریباً99 فیصد مکمل ہو گیا ہے ایک یا ڈیڑھ ماہ میں یہ چالو ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ بہت جلد یہ مکمل ہو جائے گا اور یہ محکمہ بھی دوسرا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب نامکمل ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تھا اس کی تعمیر کب تک مکمل ہو گی۔ یہ گانا تو ہم روز سنتے رہتے ہیں گا، گے، گی۔ یہ ہو گا، وہ ہو گا۔ یہاں پر یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے اور ہر حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، گانا سننے کا آپ کو شوق ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس قسم کے گانے تو ہر حکومت گاتی رہتی ہے۔ میں نے specific یہ پوچھا ہے کہ کب اس کی تعمیر مکمل ہو گی، ظاہر ہے گورنمنٹ جب کوئی چیز بناتی ہے ریکارڈ ہوتا ہے کہ کب اس کا ٹھیکہ الاٹ ہو گا پھر وہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں 99 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے، تھوڑے دنوں کے بعد یہ مکمل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مکمل ہو گیا ہے لیکن یہ بتائیں کہ نمبر ایک date of completion کیا ہے اور نمبر دو میں نے یہ پوچھا ہے کہ اس میں کتنے افراد کو رکھنے کی گنجائش ہو گی اور انہیں کیا کیا سہولیات میسر ہوں گی۔ تین specific باتیں پوچھی ہیں date of completion بتائیں، کتنی capacity ہو گی، کتنے افراد اس میں رکھے جائیں گے اور ان کے لئے کیا سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پہلی بات کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے کہ یہ محکمہ ہیلتھ والے اس کو بنائیں گے اور ان کے حوالے کریں گے۔ آپ کو دے دیں گے اس میں یہ کہہ رہے ہیں ایک ڈیڑھ ماہ کی تاخیر ہو سکتی ہے۔ دوسری بات کا جواب ابھی منسٹر صاحب دے دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پراجیکٹ میں date of completion لکھی ہوتی ہے کہ یہ date of completion ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ نہیں بنا رہے بلکہ دوسرا محکمہ ہے اُس کو سوال دیں گے تو پھر اُن سے پوچھیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے گنجائش کا پوچھا تھا؟

جناب سپیکر: جی، گنجائش کی بات پوچھ لیتے ہیں کہ وہاں کتنے patient رکھنے کی گنجائش ہو گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! کل ہی آئی جی صاحب نے محکمہ ہیلتھ سے اس سوال کے لئے آدمی بھیج کر چیک کیا ہے۔ یہ وارڈ مکمل ہو چکا ہے اور اب صرف اس نے operational ہونا ہے اس میں 150 کے قریب beds ہوں گے۔ یہ سوال محکمہ جیل کے اندر نہیں آتا بلکہ محکمہ ہیلتھ کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کو بتادیا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ مکمل ہو چکا ہے اس کو انہوں نے اسی ماہ یا اگلے ماہ functional کرنا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی کاوش رنگ لے آئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگلا سوال میں نے پوچھا ہے کہ اس میں کیا سہولیات فراہم ہوں گی اور یہ جو وارڈ تعمیر ہو رہا ہے یہ جیل کے جو ذہنی مریض ہیں اُن کو وہاں پر علاج کی سہولیات دینے کے لئے ان مریضوں کو بالخصوص جن کا جیل کے ہسپتال کے ڈاکٹر سے علاج ممکن نہیں ہے یہ ان کے لئے تعمیر کیا گیا ہے اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں سکیورٹی وارڈ ہوگا اور سکیورٹی فراہم ہوگی۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس علاج کے لئے جو بھی سہولیات درکار ہیں definite وہ وہاں موجود ہوں گی۔ اس کے علاوہ جیل ڈیپارٹمنٹ وہاں سکیورٹی کو ensure کرے گا۔ ہم سکیورٹی کو ensure کریں گے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کے علاج کے لئے جو بھی سہولیات وضروریات ہیں ان کو definite hundred percent پورا کرے گا۔ علاج معالجہ، ان کی خوراک، ان کا نفسیاتی علاج اور سب کچھ اس میں ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا آخری ضمنی سوال ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب کی تقریباً تمام جیلوں میں، اس میں تقریباً کا لفظ نہیں ہونا چاہئے۔ انہیں جیلیں بھی معلوم ہیں کہ کتنی ہیں اور انہیں سہولیات کا بھی پورا پتا ہونا چاہئے۔ جو انہوں نے کہا کہ ہم نے جیل میں الٹرا ساؤنڈ مشینیں بھی فراہم کی ہیں الٹرا ساؤنڈ مشینوں پر جو ٹیسٹ ہوتا ہے کیا جیلوں میں الٹرا ساؤنڈ مشین operate کرنے کے لئے کوئی سپیشلسٹ ڈاکٹر موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! تمام جیلوں میں الٹرا ساؤنڈ مشینیں موجود ہیں اور وہاں ہر جیل میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر بھی موجود ہے۔ اگر یہ ایکسرے سپیشلسٹ کا کہہ رہے ہیں تو اگر کوئی complicated case ہو تو وہ متعلقہ ڈی ایچ کیو سے request کرتے ہیں اور وہاں سے سپیشلسٹ ڈاکٹر visit پر آتا ہے۔ تمام جیلوں میں یہ سہولت موجود ہے اور ڈاکٹر بھی موجود ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزیر جیل خانہ جات نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ پنجاب کی تمام جیلوں میں الٹرا ساؤنڈ مشینیں موجود ہیں تو میں اس کی verification کرواؤں گا۔

جناب سپیکر: جہاں نہیں ہوگی وہاں راتوں رات بھجوا دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پھر میں آپ کے توسط سے ایوان کے اندر انشاء اللہ اس کو raise کروں گا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): ڈاکٹر صاحب اگر چیک کرنے کے لئے جیل جانا چاہیں تو میں ان کے ساتھ جا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ اگر جائیں گے تو آپ کو ساتھ لے کر جائیں گے، ایسے نہیں جائیں گے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ کیا ان کے دو سوال آ نہیں گئے یا یہ pending ہوا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ محکمہ دوسرا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2405 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے ؤ

لاہور: محکمہ ایکسائز میں خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2405: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران لاہور میں کون کون سے اداروں کو فلاحی ادارہ ہونے کی وجہ سے پراپرٹی ٹیکس کی معافی دی گئی ہے، ان اداروں کی تفصیل اور پراپرٹی ٹیکس کی معافی حاصل کرنے والی جائیداد کا کیا مصرف ہے، تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ب) اس وقت محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کن وجوہات کی بناء پر گزشتہ پانچ سال کے دوران انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز کی ترقی کے لئے کوئی بھی پروموشن میٹنگ منعقد نہ کی گئی ہے؟

(ج) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ضلع لاہور میں اس وقت کون کون سی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔آخری مرتبہ کب بھرتی کی گئی تھی اور آئندہ کب مزید خالی جگہوں پر تقرری کا امکان ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران لاہور میں 95 فلاحی اداروں کو پراپرٹی ٹیکس کی معافی دی گئی ہے۔ان فلاحی اداروں کی تفصیل، جائیداد کا مصرف اور معاف شدہ پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی کل 162 اسامیاں ہیں جن میں سے 23 اسامیاں خالی ہیں۔جہاں تک پچھلے پانچ سال کے دوران انسپکٹرز ایکسائز سے اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی ترقی کے لئے کوئی بھی پروموشن میٹنگ منعقد نہ ہونے کا تعلق ہے تو اس میں کوئی سچائی نہ ہے۔پچھلے تین سال میں ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی تین میٹنگیں ہو چکی ہیں جس میں 67 انسپکٹران کو اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کے عہدہ پر ترقی دی جا چکی ہے جن کے آرڈرز کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن لاہور میں مختلف کیڈرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔آخری مرتبہ بھرتی کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جہاں تک ایکسائز انسپکٹر کی بھرتی کا تعلق ہے تو اس کے لئے کیس پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوا دیا گیا ہے جس پر اخبار میں اشتہار آ چکا ہے۔باقی کیڈرز کی خالی اسامیوں پر بھرتی گورنمنٹ کی پالیسی سے مشروط ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران لاہور میں کون کون سے اداروں کو فلاحی ادارہ ہونے کی وجہ سے پراپرٹی ٹیکس کی معافی دی گئی

ہے؟انہوں نے بتایا ہے کہ 95 فلاحی اداروں کو پراپرٹی ٹیکس کی معافی دی گئی ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ جو انہوں نے اس میں فہرست فراہم کی ہے، یہ محکمہ کوئی اندھا، گونگا اور بہرہ نہیں ہے بلکہ انہیں غور سے اس کو دیکھنا چاہئے تھا کہ اس فہرست میں 85 نمبر پر انجمن احمدیہ ہے۔ احمدی اس ملک کے اندر یعنی جو مرزائی ہیں وہ غیر مسلم ہیں اور ان پر اس حوالے سے پابندی ہے کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کریں اور ان پر پابندی ہے کہ وہ اپنی کتب print کروا کر فروخت کریں۔ انہوں نے انجمن احمدیہ کو مذہبی کتب کی اشاعت کے لئے 33 لاکھ 36 ہزار 260 روپے کی rebate دی ہے۔ میں اس پر شدید ترین احتجاج کرتا ہوں اور یہ پورا ایوان بھی اس پر احتجاج کرے گا۔ دل تو میرا کرتا ہے کہ میں سب ایوان کو اپنے سمیت کہوں کہ ہم اس پر واک آؤٹ کریں اور یہ میرا احتجاج proper طریقے سے رجسٹر ہو کہ ہم نے ان کو کس طرح معافی دی ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ محکمے کو اس کا ایکشن لینا چاہئے اور جن لوگوں نے احمدی لوگوں کو اس طرح ان کی کتب کی اشاعت کے لئے rebate دی ہے، ان کو معافی دی ہے.they must be taken to task میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو معافی نامہ دیتے ہیں، ان کو rebate دیتے ہیں ان کے پاس اس حوالے سے کیا criteria ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس کی معافی قانون کے مطابق بلا امتیاز مذہب دی جاتی ہے اگر وہ قانونی تقاضے پورے کرتی ہو۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ احمدیوں کو کسی طرح کی بھی facilitation دینا آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ میں نے بات کر دی ہے ہم تین بھائی اس پر ٹوکن واک آؤٹ کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ڈاکٹر سید وسیم اختر، سردار وقاص حسن موکل اور سردار شہاب الدین خان احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: یہ سوال مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو refer کیا جاتا ہے۔ شاہ صاحب! آپ تشریف لے آئیں۔ میں وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران کو کہوں گا کہ وہ اپوزیشن کے ممبران کو منا کر لائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اب اس پر ضمنی سوال نہیں ہو سکتا Now it has been referred to Committee اگلا سوال نمبر 2620 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3479 جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 2622 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ لکھپت جیل میں قیدیوں کا اضافہ و دیگر تفصیلات

*2622: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں سال 2012 کے دوران کل کتنے قیدیوں کا اضافہ ہوا؟

(ب) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں سال 2012 کے دوران کل کتنے قیدیوں کو پھانسی کی سزائیں ہوئیں؟

(ج) سال 2012 کے دوران کوٹ لکھپت جیل کے لئے کل کتنا فنڈ رکھا گیا نیز یہ فنڈ کہاں کہاں پر خرچ کیا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سال 2012 کے دوران سنٹرل جیل لاہور میں 356 قیدیوں کا اضافہ ہوا۔

(ب) سال 2012 کے دوران مختلف عدالتوں نے 66 قیدیوں کو پھانسی کی سزا سنائی لیکن صدارتی حکم کے تحت تاحال عملدرآمد نہ ہوا ہے۔

(ج) سال 13-2012 میں سنٹرل جیل لاہور کے لئے کل فنڈ مبلغ -/438199571 روپے مختص کئے گئے تھے جن میں سے مبلغ -/177118646 روپے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں اور مبلغ -/261080925 روپے contingent مد میں مختص تھے۔ اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کوٹ لکھپت جیل لاہور میں 2012 کے دوران کل کتنے قیدیوں کو پھانسی کی سزا ہوئی؟ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ تقریباً 66 قیدیوں کو پھانسی کی سزا سنائی گئی لیکن صدارتی حکم کے تحت تاحال عملدرآمد نہ ہوا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب صورتحال بدل چکی ہے اور دہشت گردی کی وجہ سے قیدیوں کو پھانسی دی جا رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران ٹوکن واک آؤٹ
ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! بہت بہت شکریہ

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ان میں سے کتنے قیدی ہیں جو دہشتگردی کے الزام میں قید ہیں جن کو پھانسی کی سزا ہوئی ہے اور کیا حکومت اب ان سب کو پھانسی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! انہوں نے جو جواب مانگا تھا وہ تو دے دیا لیکن latest صورتحال یہ ہے کہ 2012 میں 71 لوگوں کو وہاں سزائے موت ہوئی، 14-2013 میں 32 لوگوں کو سزائے موت ہوئی اور یہ تقریباً 103 لوگ بنتے ہیں۔ جن کی سزائے موت پر پھانسیوں پر عملدرآمد کرنے کا فیصلہ ہوا ہے وہ ملٹری کورٹس سے سزا یافتہ ہیں اور یہ صرف ان قیدیوں کے لئے ہے۔ سولین پر عملدرآمد کا ابھی تک کوئی حکم یا آرڈر جاری نہیں ہوا اور تقریباً پونے چھ سو کے قریب سزائے موت کے قیدیوں کی اپیلیں صدر پاکستان کے پاس ابھی تک pending ہیں اس میں بہت سارے قیدی لاہور جیل کے بھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3480 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب شہزاد منشی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گلبرگ ٹاؤن سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*3480: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گلبرگ ٹاؤن لاہور سے سال 13-2012 کے دوران کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ب) اس ٹاؤن میں ایک لاکھ سے زائد کن کن افراد/فرموں/اداروں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا، ان کے نام اور وصول کردہ ٹیکس کی تفصیل نیز ان کی پراپرٹی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کتنا پراپرٹی ٹیکس حکومت نے وصول کرنا ہے؟

(د) جن جن سے 50 ہزار یا اس سے زیادہ پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا ہے ان کے نام اور ٹیکس کی رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنا سٹاف کام کر رہے ہیں، ان کے عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف) گلبرگ ٹاؤن ریجن۔A اور ریجن۔B لاہور سے متعلقہ علاقہ جات سے دوران سال 13-2012 میں۔/551,314,952 پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔

(ب) تفصیلات متعلقہ ریجن۔A اور ریجن۔B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گلبرگ ٹاؤن ریجن۔A اور ریجن۔B لاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں 4468 ڈیفالٹرز ہیں اور ان کے ذمہ۔/57,672,343 ٹیکس واجب الادا ہے۔

(د) تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گلبرگ ٹاؤن ریجن۔A اور ریجن۔B لاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں کام کرنے والے سٹاف کی تفصیلات (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں specially جز (ج) سے بات کروں گا اور اس میں سوال تھا کہ اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹرز کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کر لیا

ہے ؟اس کا جواب ہے کہ گلبرگ ٹاؤن ریجن۔Aاور ریجن۔Bلاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں 4468 ڈیفالٹرز ہیں اور ان کے ذمہ۔/57,672,343 ٹیکس واجب الادا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ جو ڈیفالٹرز ہیں ان سے recovery کب تک کی جاتی ہے اور ان کے جو ذمہ پیسے ہیں وہ قسط وار وصول کئے جاتے ہیں یاڈائریکٹ پورے پیسے لئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر!ڈیفالٹرز کی تفصیل بتا دی گئی ہے۔ان سے recovery کاطریق کار یہ ہے کہ ان کو نوٹس جاری کیا جاتا ہے اس کے بعد پھر ان کی پراپرٹی کو سیل کر دیا جاتا ہے اور اگر پراپرٹی نہ ہو تو ان کو گرفتار بھی کیا جاتا ہے۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی پوری کوشش ہے کہ ان ڈیفالٹرز سے بقایا جات جلداز جلد recover کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ بات سمجھ گئے ہیں؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! بات تو سمجھ گیا ہوں لیکن میں نے بات کی ہے کہ یہ معاملات کتنی دیر، کتنے وقت اور کتنی limit میں resolve ہوتے ہیں؟ یہ تو نہیں کہ ان کو سالہا سال لگ جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! سالہا سال نہیں لگیں گے۔ میں نے کہا ہے کہ ہماری کوشش ہو گی کہ جلداز جلد recover کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! کوئی ٹائم پیریڈ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! ہماری یہ کوشش ہو گی کہ اس مالی سال میں ہم اس کو recover کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! جون سے پہلے ہو جائیں گے؟

جناب سپیکر: Before that میرے خیال میں اس سے پہلے ہونی چاہئے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 2780 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں ایڈز کے مریضوں کی تفصیلات

*2780: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں ایڈز میں مبتلا قیدی موجود ہیں لیکن ان کے علاج معالجے سے دانستہ پہلو تہی کی جارہی ہے؟

(ب) ایڈز میں مبتلا قیدیوں کی تعداد کتنی ہے، جیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ایڈز کے مریض قیدیوں کے علاج کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) محکمہ جیل خانہ جات جیلوں میں خطرناک بیماریوں کی تشخیص و علاج کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران موجود ہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ ان کے علاج میں دانستہ پہلو تہی کی جارہی ہے۔ جیل میں تمام قیدیوں اور حوالاتیوں کے ایڈز کے ٹیسٹ کرنے کی سہولت حکومت نے میسر کی ہے۔ ایڈز کی بیماری کو کنفرم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چار ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں:۔

(1) کٹ میتھڈ (2) Elisaٹیسٹ

(3) CD–4ٹیسٹ (4) PCRٹیسٹ

علاوہ ازیں جو قیدی اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں ان کا باقاعدگی سے علاج کروایا جاتا ہے۔ پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کا جیل میڈیکل آفیسر باقاعدگی سے چیک اپ کرتے ہیں۔ ان کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں اسیران کا ایچ آئی وی سکریننگ کا ٹیسٹ کروایا گیا۔

متاثرہ اسیران کا علاج معالجہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں شروع کیا گیا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیحدہ رکھا گیا ہے تاکہ دوسرے اسیران اس بیماری سے محفوظ رہیں۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو باقاعدگی سے سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان سے چیک کروایا جارہا ہے اور ڈاکٹر صاحبان کی ہدایات کے مطابق ادویات دی جاتی ہیں۔ اسیران کو خصوصی خوراک فراہم کی جاتی ہے۔

(ب) ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کی تعداد 31 ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس معاملے میں معاونت کر رہا ہے۔ متاثرہ اسیران کا علاج معالجہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں شروع کیا گیا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیٰحدہ رکھا گیا ہے تاکہ دوسرے اسیران اس بیماری سے محفوظ رہیں۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو باقاعدگی سے سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان سے چیک کروایا جا رہا ہے اور ڈاکٹر صاحبان کی ہدایات کے مطابق ادویات دی جاتی ہیں اور اسیران کو خصوصی خوراک فراہم کی جاتی ہے۔

(د) جیلوں میں بیماریوں کی تشخیص کے لئے لیبارٹری کی سہولت موجود ہے اس کے علاوہ میڈیکل آفیسر، ڈسپنسر اور نرسنگ اسسٹنٹ بیمار قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے 24 گھنٹے میسر ہیں علاوہ ازیں DHQ/Teaching ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز صاحبان ہر ہفتے جیلوں کا باقاعدگی سے دورہ کرتے ہیں اور ان کی ہدایات کی روشنی میں بیمار مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے ایمرجنسی کی صورت میں بیمار قیدی کو برائے علاج معالجہ فوراً متعلقہ DHQ/Teaching ہسپتال میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔
پنجاب کی جیلوں میں صفائی ستھرائی کے نظام کو بہت بہتر بنایا گیا ہے اور اس وقت جیلوں میں کسی بھی خطرناک یا مہلک بیماری کے ہونے یا پھیلنے کا خطرہ نہ ہے اور خطرناک بیماریوں کے خلاف تشخیص و علاج کے مناسب انتظامات کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وہ مجھے بتا سکیں گے کہ ان دوائیوں کی فی مریض cost کیا ہے اور دوسرا یہ کہ یہ دوائیاں کون خریدتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ پنجاب حکومت کا ایڈز کنٹرول پروگرام ہے، وہی ان کا علاج کرتے ہیں اور وہی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے اس پر اخراجات کرتے ہیں لیکن یہ بات ensure ہے کہ ان تمام ٹیسٹوں کی سہولت جیلوں میں موجود ہے اور ان کا proper علاج ہو رہا ہے ان کے لئے علیحدہ بیرک بنائی گئی ہیں تاکہ ان کو دوسرے ماحول سے علیحدہ رکھا جائے۔ اس سلسلے

میں تمام ضروری انتظامات کئے ہوئے ہیں، ان کا proper علاج ہو رہا ہے اور یہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس کا علاج کرتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو قیدیوں کی لسٹ دی ہے اس میں تفصیل نہیں دی گئی کہ وہ کس جرم میں قید ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب ایک قیدی release ہو جاتا ہے اور وہ واپس سوسائٹی کا حصہ بن جاتا ہے تو اس کے لئے کیا متعلقہ جیل کوئی کارروائی یا follow up کرتی ہے یا ضلعی ایڈز کنٹرول پروگرام کسی کو بتاتا ہے کہ فلاں مریض ہے اور فلاں جگہ پر جا رہا ہے۔ اگر ایک دفعہ وہ جیل سے باہر چلا گیا تو وہ پھر سوسائٹی کی ذمہ داری ہے جیل کی نہیں ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ mostly وہ لوگ ہیں جو ڈرگ کے عادی ہوتے ہیں یعنی نشئی لوگ جن کا جیلوں میں آنا جانا لگا رہتا ہے۔ ایسے لوگ بہت کم ہیں جو سزائے موت یا سزا یافتہ قیدی ہیں۔ اس میں 377 لوگوں کے ٹیسٹ positive ہوئے تھے اور ان کا CD test کے بعد 113 کا علاج کیا گیا۔ اس وقت جیلوں میں صرف 80 لوگ موجود ہیں ان میں سے چھ کی death ہو چکی ہے اور باقی موجود ہیں لیکن جب یہ جیل سے رہا ہو جاتے ہیں تو پھر ہمارا concern ختم ہو جاتا ہے۔ یہ سول سوسائٹی یا دیگر اداروں کا کام ہے، ہم اس کو follow نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3587 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3270 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3748 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال رانا محمد افضل صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3325 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے رانا محمد افضل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں اصلاحی پروگرام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3325: رانا محمد افضل: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت جیلوں میں موجود موبائل فون کی شکایات کے سد باب کے لئے جیلوں میں جیمر لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت صوبہ کی جیلوں میں اصلاحی پروگرام کے تحت کوئی پراجیکٹ لانچ کر رہی ہے جس کے تحت ماہر نفسیات، سوشل ورکر اور عالم دین مجرموں کی برین واشنگ کریں اور جیل میں آنے والوں کی اصلاح ہو؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) حکومت پنجاب نے جیمرز لگانے کے لئے عملی اقدامات شروع کئے ہیں جس کے تحت پہلے مرحلے میں مندرجہ ذیل چودہ جیلوں پر جیمرز لگائے جائیں گے اور دوسرے مرحلے میں باقی ماندہ جیلوں پر جیمرز لگائے جائیں گے جس کی تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔	سنٹرل جیل، راولپنڈی	2۔	سنٹرل جیل، ڈیرہ غازی خان
3۔	سنٹرل جیل، لاہور	4۔	ڈسٹرکٹ جیل، لاہور
5۔	سنٹرل جیل، فیصل آباد	6۔	ڈسٹرکٹ جیل، سیالکوٹ
7۔	سنٹرل جیل، میانوالی	8۔	ڈسٹرکٹ جیل، شیخوپورہ
9۔	سنٹرل جیل، ساہیوال	10۔	ڈسٹرکٹ جیل، قصور
11۔	سنٹرل جیل، ملتان	12۔	ڈسٹرکٹ جیل، گجرات
13۔	سنٹرل جیل گوجرانوالہ	14۔	سنٹرل جیل، بہاولپور

(ب) حکومت پنجاب نے صوبہ کی جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح کے منظم اور مربوط پروگرام شروع کر رکھے ہیں ان پروگراموں کے تحت قیدیوں کی اصلاح کے لئے خاتون ماہر نفسیات موجود ہیں جو کہ جیلوں میں سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سوشل ویلفیئر آفیسرز تعینات کئے گئے ہیں جو کہ ان کی دینی ورسمی تعلیم وتربیت کے لئے ہر جیل میں سرکاری اور دیگر این جی اوز کے تعاون کے ساتھ عالم دین تعینات کئے گئے ہیں۔ جو اسیران کو کلمہ نماز وغیرہ سکھانے سے لے کر ناظرہ قرآن مجید ترجمہ، قرآن مجید اور حفظ قرآن مجید اور دیگر دینی تعلیم دیتے ہیں۔ صرف سال 2013 میں پنجاب کی جیلوں میں 1433 اسیران نے ناظرہ / ترجمہ اور حفظ قرآن کریم مکمل کیا۔ 1206 شریک امتحان ہوئے جس میں سے 1031 کامیاب قرار پائے ان میں سے 892 قیدیوں نے ناظرہ قرآن کریم، 127 قیدیوں نے ترجمہ

قرآن اور 12 قیدیوں نے حفظ قرآن پاک کا امتحان دے کر کامیابی حاصل کی ان امتحانات پاس کرنے والے قیدیوں کو ان کی سزا میں پاکستان پریزن رولز 215 کے تحت معافی بھی دی جاتی ہے جو کہ 15 یوم سے لے کر 2 سال تک ہو سکتی ہے جیل انتظامیہ کی طرف سے مسلسل قیدیوں کی اصلاح کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں جو چودہ سنٹرل جیل کا بتایا گیا ہے کہ یہاں جیمرز لگائے جائیں گے تو کیا یہ جیمرز لگائے جا چکے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ان چودہ جیلوں میں جیمرز لگ چکے ہیں، وہ کام کر رہے ہیں اور ان پر 33 کروڑ 30 لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ working position میں ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں قیدیوں کی اصلاح کے لئے خاتون ماہر نفسیات اور علماء دین کے حوالے سے ایک تفصیل دی گئی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پنجاب کی تمام جیلوں میں لیڈی ڈاکٹرز موجود ہیں اور کیا ان جیلوں میں اصلاح صرف دینی نقطۂ نگاہ سے کی جاتی ہے یا کوئی ٹیکنیکل ایجوکیشن بھی ان کو دی جاتی ہے تاکہ ان کو روزگار کے مواقع ملیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس وقت تقریباً تمام جیلوں میں لیڈی ڈاکٹرز موجود ہیں۔ پنجاب کی تمام جیلوں میں میڈیسن اور ہر قسم کے علاج کی سہولت موجود ہے۔ جہاں تک محترمہ کا سوال ٹیکنیکل ایجوکیشن کا ہے تو ہم نے پاکستان میں پہلی دفعہ جیلوں میں ٹیوٹا (TEVTA) کے تعاون سے ٹیکنیکل ایجوکیشن شروع کی ہے۔ جیلوں میں پانچ قسم کے کورسز کرائے جا رہے ہیں۔ جن نوجوان قیدیوں کی سزائیں چار یا پانچ سال یا اس سے تھوڑا بہت اوپر ہیں۔ اس میں موٹر ریوائنڈنگ، الیکٹریشن، ویلڈنگ کورس اور موٹر سائیکل ریپئرنگ کورس کرائے جا رہے ہیں۔ یہ اس لئے شروع کئے گئے ہیں تاکہ وہ لوگ جب جیل سے باہر نکلیں تو کسی چور اور ڈاکو کا پتا پوچھنے کی بجائے باعزت طور پر اپنی روزی روٹی کا بندوبست کر سکیں اور معاشرے کے positive شہری بنیں۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو ایک ضمنی سوال کر لوں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: آپ بھی ضمنی سوال فرمالیں لیکن ایک معزز ممبر آپ سے بھی پہلے کے کھڑے تھے ان کو ٹائم دینا بہتر نہیں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہو گی، میں نے پبلک کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بھی پبلک کی ہی بات کرنی ہے، انہوں نے اپنی ذات کی بات نہیں کرنی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم جیمر کی وجہ سے ایک بڑی problem کو face کر رہے ہیں اگر آپ میری بات سن لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! میں تو اب آپ کو floor دے رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بھی تو indirect ruling دیتے ہیں، direct ruling دیا کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خواتین کو بھی موقع دے دیا کریں۔

جناب سپیکر: آپ ایسی بات نہ کیا کریں، یہاں gender کی کوئی تمیز نہیں ہے، اس ایوان کے سب معزز ممبران ہیں اور سب برابر ہیں۔

چودھری طارق سبحانی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو چودہ جیلوں میں جیمر لگائے گئے ہیں، باقی جیلوں میں جیمر لگانے کا کیا ارادہ ہے، وہ کب تک لگ جائیں گے کیونکہ آج کل جو حالات دہشت گردی سے متعلق چل رہے ہیں، اس معاملے میں تو جتنی جلدی ممکن ہو سکے جیمر لگانے چاہئیں کیونکہ سب سے پہلے اس وقت اگر کوئی important چیز ہے تو وہ جیمر ہی ہیں، مہربانی فرما کر وزیر موصوف فرمادیں کہ باقی جیلوں میں کب تک جیمر لگ جائیں گے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! پورے پاکستان میں سب سے پہلے پنجاب گورنمنٹ نے ہی جیلوں میں جیمر لگانے کا فیصلہ کیا ہے اور ہمارا target تو 30۔دسمبر تک کا تھا جو کہ 14 جیلوں میں ہم نے achieve کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ جو جیلیں باقی رہ گئی ہیں وہاں بھی انشاءاللہ تعالیٰ ہم 30۔جون تک جیمر لگادیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب سپیکر: جی، آپ معزز ممبر ہیں آپ بولیں، اپنا سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ چودہ جیلوں میں جیمر لگا دیئے گئے ہیں، ساہیوال جیل جہاں پر ہائی سکیورٹی ہوتی ہے، وہاں پر جو جیمر لگائے گئے ہیں ان کی frequency اتنی high ہے کہ وہاں ارد گرد کا جو رہائشی ایریا ہے، جیل کے ساتھ ہی فرید ٹاؤن ایک posh علاقہ ہے، وہاں پر میڈیکل کالج اور اس کے سامنے بیوروکریسی کے تمام دفاتر جیسے کمشنر آفس، ڈی سی او آفس، ڈی پی ایس سکول موجود ہیں اور یہ تمام اس کی surrounding میں ہیں۔ اس جیمر کی وجہ سے اس سارے علاقہ کے لوگ بہت متاثر ہو رہے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ گزارش ہے کہ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ وہاں پر High Security risk موجود ہے لیکن میری یہ گزارش ہوگی کہ جیمر کی frequency کو اتنا کروائیں جس سے ارد گرد کے شہریوں کی زندگی متاثر نہ ہو، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے نوٹ کر لیا ہے، دیکھیں گے اگر گنجائش ہوئی تو آپ کی بات مان لی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہوگا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر کی یہ بات ٹھیک ہے، یہاں ایک ٹیکنیکل مسئلہ درپیش ہے کہ وہاں پر موبائل کمپنیوں نے جو ارد گرد موبائل ٹاور لگائے ہوئے ہیں جہاں پر ان موبائل کمپنیوں نے دو ٹاور لگانے تھے اس وقت وہ کمپنیاں ایک ٹاور سے کام چلا رہی ہیں، کوٹ لکھپت جیل میں جب ہم یہ جیمر لگانے جا رہے تھے تو وہاں پر بھی یہ issue سامنے آیا، ہم نے frequency کم رکھی لیکن وہاں پر mobile jam نہ ہو سکے، اب فیڈرل گورنمنٹ کے تعاون سے ان کمپنیوں کے ساتھ ہماری بات چیت چل رہی ہے۔ اس وقت انہوں نے اپنی full frequency کی ہوئی ہے اور وہ illegally چلا رہے ہیں۔ جب جیمر لگتا ہے تو ضرور اس قسم کی problems آتی ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس کو readjust کر دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ان موبائل کمپنیوں سے بات چیت جاری ہے وہ بھی اپنی حد میں رہیں اور ہم تو چاہتے ہی ہیں کہ صرف جیل کے اندر اندر mobile jam کئے جائیں، ہمارا باہر کے لوگوں کو تنگ کرنے کا کوئی مقصد نہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کب تک یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: وہ اس سلسلے میں کوشش کر رہے ہیں، اس وقت جیمرز کی ضرورت ہے، جو ضروری چیز ہے وہ انہوں نے پوری کر دی ہے، اس میں اگر آپ کو تھوڑی سی تکلیف بھی ہوتی ہے تو اس کو برداشت کریں۔ مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ان کو کوئی direction دے دیں۔

جناب سپیکر: میں ان کو direction نہیں دوں گا وہ خود سمجھدار ہیں۔ میں اس معاملے میں expert نہیں ہوں، آپ کی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ مجھے اگلے سوال پر جانے دیں، اگلا سوال نمبر 4556 سردار علی رضا خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3347 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کی طرف سے ہے۔ چودھری صاحب! آپ بڑے دنوں کے بعد تشریف لائے ہیں تین چار دن آپ کے سوالات ایسے ہی چلے گئے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3369 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل گوجرنوالہ: قیدیوں کی خوراک سے متعلقہ تفصیل

*3369: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں فی قیدی روزانہ کی بنیاد پر کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) مذکورہ بالا جیل میں قیدیوں کو جو کھانا فراہم کیا جاتا ہے اس کے ہفتہ وار menu کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا جیل میں قیدیوں کو معیاری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے؟

(د) کیااس جیل میں قیدیوں کو پینے کے لئے پانی فلٹریشن پلانٹ سے فراہم کیا جارہاہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ہر قیدی پر روزانہ کی بنیاد پر 59.61 روپے کی رقم خرچ ہوتی ہے۔

(ب)

دن	ناشتہ	دوپہر کا کھانا	شام کا کھانا
سوموار	چپاتی + چائے	روٹی + سبزی	روٹی + گوشت بڑا
منگل	چپاتی + چائے	روٹی + دال چنا	روٹی + گوشت مرغی
بدھ	چپاتی + چائے	روٹی + دال ماش	روٹی + گوشت مرغی
جمعرات	چپاتی + چائے	روٹی + سبزی	روٹی + گوشت بڑا
جمعتہ المبارک	چپاتی + چائے	روٹی + سفید چنا	روٹی + گوشت مرغی
ہفتہ	چپاتی + چائے	روٹی + سبزی	روٹی + گوشت مرغی
اتوار	چپاتی + چائے	روٹی + مکس دال مسور مونگ	روٹی + سفید لوبیا

نوٹ: ہر ماہ کے پہلے منگل کو دال چنااور چاول پکائے جاتے ہیں اور ہر ماہ میں دو دفعہ میٹھے چاول (زردہ) پکائے جاتے ہیں۔

(ج) اسیران کو معیاری خوراک کی فراہمی کے لئے خوردنی اشیاء دفتر انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب لاہور کی مقرر کردہ انسپکشن ٹیم کی سفارشات بمطابق پاکستان خالص خوراک رولز ترمیم شدہ 2011 کے تحت خریدی جاتی ہیں اسی طرح گوشت کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے گوشت جیل پر تیار کروایا جاتا ہے۔ جیل ہذا پر کچن اسیران کی تمام کھلی جگہوں پر جالی نصب کر کے فلائی پروف بنایا گیا ہے۔ نیز کھانے کی تیاری میں درکار معاون مشینری کے علاوہ مخصوص ڈھکنوں والے برتن استعمال کئے جاتے ہیں تاکہ اسیران کے لئے کھانے کی تیاری یا تقسیم کے دوران کوئی مضر صحت چیز کھانے میں شامل نہ ہو سکے۔ تیار شدہ کھانا اسیران میں تقسیم کرنے سے قبل سپرنٹنڈنٹ جیل، میڈیکل آفیسر، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور انچارج اسسٹنٹ، سپرنٹنڈنٹ کھانے کے معیار کو چیک کرنے کے بعد ہی تقسیم کی اجازت دی جاتی ہے۔

(د) اسیران کو شفاف پانی کی فراہمی کے لئے جیل ہذا میں مختلف مقامات پر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے گئے ہیں جن سے اسیران ضرورت کے مطابق پینے کا شفاف پانی حاصل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں فی قیدی روزانہ کی بنیاد پر کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہر قیدی پر روزانہ کی بنیاد پر 59.61 روپے کی رقم خرچ کی جاتی ہے اور جو menu دیا گیا ہے اس میں صبح کا ناشتہ ہے جس میں چپاتی اور چائے ہے، پھر دوپہر کا کھانا ہے اس میں بھی روٹی اور سبزی شامل ہے پھر شام کا کھانا ہے جس میں بلا ناغہ روٹی اور گوشت دیا جاتا ہے۔ مجھے یہ وہ فارمولا یا criteria سمجھا دیں 59.61 روپے میں کس طرح سے اس کو manage کیا جاتا ہے، جب وزیر موصوف جواب دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ menu ہوتا ہے، جس طرح سے ڈاکٹر recommend کرتے ہیں اس کے مطابق diet بھی دی جاتی ہے جس میں پھل ہوتے ہیں، یہ ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے۔ اس میں پھلوں کا ذکر ہے نہ کہیں سری لیک کا ذکر ہے، کیا وہ زبانی کلامی پھلوں کا ذکر کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ بھی اپنا بجٹ بناتے ہوں گے، آپ کو بھی کچھ پتا ہونا چاہئے۔ وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چوہدری): جناب سپیکر! میں معزز ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ جو figures ہیں یہ اس وقت کے ہیں جب یہ سوال پوچھا گیا تھا، اب latest صورتحال یہ ہے، اس وقت 80 روپے 90 پیسا ہے۔ میرے بھائی نے جیل میں کھانے کے چارٹ کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ اس میں بھی اب تبدیلی کی جا چکی ہے، بڑا گوشت جس کی ناقص ہونے کی بڑی شکایات تھیں، جس پر میں نے بھی ان کو جیلوں میں چھاپا مار کر پکڑا ہے، اس کو اب بند کر دیا گیا ہے، اس کی جگہ مرغ چنے کر دیا گیا ہے، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جیلوں میں اسیران کو جو کھانا دیا جاتا ہے چھ دن شام کو چکن دیا جاتا ہے۔ ہمارے گھروں میں اور عام گھروں میں بھی اس level کا کھانا نہیں ہوتا۔ یہ اخراجات اس لئے کم ہیں کہ قیدیوں کے لئے وہاں بہت انتظامات ہیں بڑے خوبصورت کچن بنے ہوئے ہیں، صفائی کے تمام انتظامات موجود ہیں، وہ وہاں پر کھانا خود بناتے ہیں، بجلی کا بل اور دیگر اخراجات گورنمنٹ ادا کرتی ہے۔ سندھ گورنمنٹ اس وقت جو اپنے قیدیوں پر خرچ کر رہی ہے وہ تقریباً اڑھائی روپے کے قریب ہے، الحمدللہ پنجاب گورنمنٹ کے یہ انتظامات ہیں اور میں اپنے بھائی کو ensure کرواتا ہوں کہ یہ کسی دن جیل میں جا کر کھانا ضرور کھائیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: ان سب نے سارا کھانا کھانے کا آپ کو اختیار دیا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اگر یہ visit کرنا چاہیں تو میں بھی اپنے بھائی کے ساتھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، بھائی نہیں جانا چاہتے، آپ خود ہی کھائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ ہی بتادیا کریں بہتر ہے، ان میں سے وہاں کسی کو نہ لے جائیں، مہربانی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا چونکہ میرا حلقہ جیل کے بالکل قریب ہے، مجھے اکثر جیل میں جانے کا موقع ملتا ہے، میں visit کرتا رہتا ہوں، دیکھتا رہتا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ جیل کا جو کھانا ہے وہ کھانا تو دور کی بات ہے اس کو دیکھنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔ میری آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ گزارش ہوگی کہ یہ وہاں پر visit کریں، یہ باتیں صرف کاغذی حد تک ہیں، عملی طور پر یہ چیزیں وہاں پر نہیں ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے بھائی کا تجربہ بہت پرانا ہے latest صورتحال اس سے مختلف ہے۔ میں اپنے تمام ایوان کے ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ جب بھی چیک کرنے کے لئے، ویسے نہیں، چیک کرنے کا ان کو اختیار ہے کسی بھی جیل میں کھانے کے وقت وہ جاسکتے ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ چیک کریں اگر کسی جیل کا کھانا ناقص ہوا تو مجھے بتائیں۔ میں نے بہت سارے surprise visit کئے ہیں، پہلے والی بات ٹھیک ہوگی اب جیل کا کھانا بہت بہتر ہوگیا ہے اور جہاں کہیں بھی کوئی کوتاہی یا کوئی ایسی بات ہوئی ہے ہم نے ان کو spare نہیں کیا۔ بہت سارے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں اور کچن کا فوڈ کا معیار الحمد للہ بہت بہتر ہوگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ اور کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اقبال نے فرمایا تھا کہ:

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی یہ تو بنا کردار کا غازی بن نہ سکا

جناب سپیکر! اس سوال کے جز(د) میں جو فرمایا گیا ہے کہ اسیران کو شفاف پانی کی فراہمی کے لئے جیل ہذا میں مختلف مقامات پر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے گئے ہیں جن سے اسیران ضرورت کے مطابق پینے کا شفاف پانی حاصل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شعر میں آپ نے ان کے لئے کیا کہا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کردار کا غازی ان کو کہا تھا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یعنی ایک سے زیادہ جگہوں پر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے گوجرانوالہ جیل کے اندر ایک سے زیادہ جگہوں پر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں۔ میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ وہ یہ بتادیں کہ کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں، کب لگائے گئے ہیں اور کس کس مقام پر لگے ہیں اور ان پر کتنی لاگت آئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں پہلے تو اپنے بھائی کے دونوں سوالوں کا جواب دوں گا اور میں معزز ایوان کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہم جیل میں کھلا دودھ یا کھلی چائے استعمال نہیں کرتے بلکہ دودھ اولپر کا، چائے وائٹل کی اور کسان کو کنگ آئل استعمال کرتے ہیں۔ میں معزز ایوان کو ایک اور information بھی دوں گا کہ ہلدی، مرچیں یا جو دوسری چیزیں استعمال کی جاتی ہیں وہ ثابت خرید کر جیلوں میں grained کی جاتی ہیں، میرے بھائی نے جو فلٹریشن پلانٹ کی بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ بہت سارے پلانٹ مخیر حضرات نے بھی لگائے ہیں، خاص طور پر گوجرانوالہ کے لوگوں نے اس میں بڑا تعاون کیا ہے۔ جب بھی گرمی آتی ہے تو نہ صرف گوجرانوالہ کی جیل بلکہ پورے پنجاب کی جیلوں کے لئے فلٹر پلانٹ اور پنکھے بھی مہیا کرتے ہیں۔ اس کی ایک لمبی تفصیل ہے اگر کہیں تو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ یہ بات بالکل ensure ہے کہ اس وقت وہاں فلٹر پلانٹ موجود ہے۔ وارڈر لائن بیرک میں فلٹریشن پلانٹ لگا ہوا ہے، لنگر خانے میں بھی لگا ہوا ہے۔ اس وقت وہاں تقریباً دو فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ تو ایوان کا privilege breech کرنے کے مترادف ہے۔ وزیر صاحب مجھے ٹائم دیں ہم گوجرانوالہ جیل visit کرتے ہیں اور یہ وہاں پر مجھے ایک بھی فلٹریشن پلانٹ دکھادیں چونکہ وہاں تو ایک فلٹریشن پلانٹ بھی نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کی اس بات پر بالکل agree کرتا ہوں یہ جو بھی ٹائم دیں میں ان کے ساتھ جا کر visit کروں گا۔ میں خود چار دفعہ جا چکا ہوں وہاں کے ایم پی اے توفیق بٹ صاحب اور دوسرے لوگ بھی میرے ساتھ موجود تھے۔ میں ان کو ساتھ لے کر جیل میں گیا لیکن میرا بھائی اکیلا جاتا ہے اب میں انہیں ساتھ لے کر جاؤں گا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں بھی ساتھ تھا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرے خیال میں میرے معزز ساتھی اور منسٹر صاحب کو پتا نہیں ہے یا پھر مجھے سمجھادیں کہ فلٹریشن پلانٹ کس کو کہتے ہیں؟ وہاں پر کسی مخیّر نے ایک بور کروا کر دیا ہے لیکن ادھر فلٹریشن پلانٹ نہیں ہے۔ میں فلٹریشن پلانٹ کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں ensure کرتا ہوں کہ وہاں فلٹریشن پلانٹ موجود ہے۔ میرے بھائی نے کوئی اور جیل دیکھی ہو گی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ چودھری صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3370 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل گوجرانوالہ: رقبہ اور قیدیوں کی تعداد و تفصیل

*3370: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی رکھے گئے ہیں، ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بچوں، خواتین اور بالغ قیدی وار فراہم کریں؟

(ب) درج بالا جیل میں قانوناً کتنے قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) یہ جیل کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور اس کی عمارت کتنے رقبہ پر ہے؟

(د) مذکورہ بالا جیل کے سال 13-2012 اور 14-2013 کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس جیل کو حوالاتیوں / قیدیوں کی تعداد کے مطابق توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں اس وقت مورخہ 14-02-19 کو 3085 اسیران بند ہیں جس میں 62 نفر خواتین اور 72 نفر بچے بند ہیں جبکہ 2951 نفر بالغ افراد مقید ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں 1425 اسیران مقید کرنے کی گنجائش ہے۔

(ج) سنٹرل جیل گوجرانوالہ چالیس ایکڑ سات کنال پانچ مرلہ پر مشتمل ہے اور جیل کی عمارت 32 ایکڑ سات کنال پانچ مرلے پر محیط ہے۔

(د) سنٹرل جیل گوجرانوالہ کے مالی سال 13-2012 کے اخراجات 252523986 روپے اور مالی سال 14-2013 کے اخراجات 226979500 روپے ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل گوجرانوالہ کو 2011 میں توسیع دی گئی ہے اور فی الحال اس کو مزید توسیع نہ دی جا رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل، حافظ آباد زیر تعمیر ہے جس کی تکمیل کے بعد سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں اسیران کی تعداد میں کمی آجائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ وہاں پر 3085 اسیران بند ہیں اور جز (ب) میں فرمایا گیا ہے کہ وہاں پر 1425 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے۔ وہاں پر دُگنی سے بھی زیادہ تعداد میں قیدی ٹھونسے گئے ہیں کیا اس طرح ان کے جو انسانی بنیادی حقوق ہیں وہ متاثر نہیں ہوتے اگر متاثر ہوتے ہیں تو پھر اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ وہاں capacity سے زیادہ لوگ رکھے گئے ہیں۔ میں یہ admit کرتا ہوں کہ اس وقت نہ صرف ایک جیل بلکہ پورے پنجاب کی جیلوں میں capacity سے زیادہ لوگ موجود ہیں۔ جہاں تک گوجرانوالہ جیل کی بات ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ حافظ آباد جیل کا تقریباً ساٹھ ستر فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جب یہ جیل مکمل ہو جائے گی تو اسیران اس میں shift ہو جائیں گے اور گوجرانوالہ جیل پر load کم ہو جائے گا چونکہ حافظ آباد جیل میں ایک ہزار اسیران کی گنجائش ہو گی۔قریب اضلاع میں جیلیں نہیں ہیں اس وجہ سے capacity سے زیادہ لوگ ہیں۔انشاء اللہ ہم جنوری میں پورے پنجاب میں پانچ نئی جیلیں open کرنے جا رہے ہیں جن میں لیہ، بھکر، پاکپتن، اوکاڑہ اور ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال شامل ہیں ہم نے انہیں مکمل کر لیا ہے۔ جب حافظ آباد کی جیل مکمل ہو گی تو پھر گوجرانوالہ جیل پر بوجھ کم ہو جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نہیں کر سکتے۔ چونکہ آپ on behalf بھی کر چکے ہیں اور آپ نے سوال بھی کر لیا ہے اس لئے اب rules کے مطابق آپ سوال نہیں کر سکیں گی۔ شکریہ۔اس پر اب کوئی ضمنی سوال نہیں ہو گا۔اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا نمبر آ رہا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں ان کو حق دیتا ہوں وہ سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ اپنی بات کریں۔ ذرا جلدی کریں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ہ) میں فرمایا گیا ہے کہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ کو 2011 میں توسیع دی گئی ہے اور فی الحال اس کو مزید توسیع نہ دی جا رہی ہے تو یہ توسیع کس قسم کی تھی، کس طرح کنسٹرکشن کی گئی تھی اور اس میں کون کون سی نئی چیزوں کا اضافہ کیا گیا تھا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر نے اس جیل کا visit کیا ہے تو ان کو پتا ہو گا کہ اس جیل کی capacity اور جگہ بہت کم ہے۔ اس میں ایک دو بیرکس بنائی گئی تھیں لیکن اس جیل کے ساتھ مزید توسیع کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس کا یہی حل ہے کہ حافظ آباد کی جیل مکمل ہو جائے تو پھر یہ رش کم ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے سوال پوچھ لیا ہے اب آگے نہیں پوچھ سکیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں کر سکتے، جی، قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3514 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قیدی خواتین کو خاوند کے ساتھ رہنے کی اجازت کے بارے میں معلومات

*3514: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں زیادہ تر خواتین قیدی شادی شدہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مغربی ممالک میں conjugal rights کی ادائیگی کے لئے ہفتے میں ایک بار ایسی قیدی خواتین کو ان کے خاوندوں سے ملاقات کا موقع فراہم کیا جاتا ہے، حکومت پنجاب نے جیلوں میں ایسا کوئی سسٹم متعارف کروایا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ مقصد کے لئے پنجاب کی جیلوں میں کوئی علیحدہ کمرے بنائے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جیلوں میں زیادہ تر خواتین قیدی شادی شدہ ہیں۔

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ مغربی ممالک جیسا کہ ڈنمارک، جرمنی، آئرلینڈ، روس، سپین اور انگلینڈ وغیرہ کی جیلوں میں conjugal rights کی سہولت میسر ہے جو کہ ہر ملک نے اپنے اپنے قوانین کے مطابق دی ہوئی ہے۔ جبکہ پنجاب میں رول نمبر 545-A کے تحت ایسا قیدی جس کی سزا پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو کو اپنی بیوی سے سال میں تین مرتبہ ملاقات کا حق دیا گیا ہے جو کہ سال میں تین مرتبہ استعمال کر سکتا ہے اور اس دوران اس کا بچہ جس کی عمر چھ سال سے کم ہو وہ بھی ساتھ رہ سکتا ہے۔

(ج) مذکورہ مقصد کے لئے پنجاب کی 32 جیلوں میں سے درج ذیل چار سنٹرل جیلوں پر فیملی رومز کی تعمیر کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور سٹاف کی بھرتی وغیرہ مکمل ہونے کے بعد اس سسٹم کو متعارف کر دیا جائے گا۔

1۔ سنٹرل جیل ملتان

2۔ سنٹرل جیل لاہور

3۔ سنٹرل جیل فیصل آباد

4۔ سنٹرل جیل راولپنڈی (تعمیر کا کام آخری مرحلے میں ہے)

سنٹرل جیل لاہور میں سٹاف کی بھرتی کا عمل جاری ہے تمام جیلوں میں سٹاف بھرتی ہونے کے بعد یہ سہولت میسر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سارے foreign countries میں قیدی خواتین کو restoration of conjugal rights کی اجازت ہوتی ہے لیکن صرف ہمارا واحد ملک ہے جہاں پر یہ section A-545 quote کر رہے ہیں اس پر کبھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں دو اڑھائی سال ڈپٹی سیکرٹری جیل خانہ جات رہا ہوں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہاں پر آج تک کبھی بھی اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ ذرا ان کی بات سنیں کہ کیا کہہ رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہی اگر بات چیت کرنی ہے تو بے شک باہر گپ شپ لگا لیں مجھے اعتراض نہیں۔ جی، قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! وزیر موصوف یہاں فرما رہے ہیں کہ انہوں نے کچھ جگہوں پر restoration of conjugal rights کی اجازت دی ہے لیکن جہاں تک میرا مشاہدہ ہے آج تک کسی کو اجازت نہیں دی گئی۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! پورے پاکستان میں آج تک کسی صوبے میں فیملی رومز نہیں بنے لیکن یہ بھی پنجاب حکومت کا اعزاز ہے کہ ہمارے ہاں ملتان، لاہور اور فیصل آباد میں یہ فیملی رومز مکمل ہو چکے ہیں اور راولپنڈی کے بھی تقریباً 65 فیصد مکمل ہو چکے ہیں۔ ہم نے لاہور کے لئے سٹاف بھی بھرتی کر لیا ہے اور دوسرا بھرتی کرنے جا رہے ہیں۔ ہم نے ڈی سی او کو authorizes کیا ہے کہ DCO confirm کرے گا اور جو خواتین درخواستیں دیں گی انہیں ان کے خاوند کے ساتھ تین دن کے لئے جیل ڈیپارٹمنٹ کے خرچے پر رکھا جائے گا اور وہ اپنے چھ سال کے بچوں تک کو بھی ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ ڈی سی او اسے allow کرے گا، وہی نادرا اور دوسرے data سے information لے کر confirm کرے گا کہ درخواست دینے والی واقعی اس کی بیوی ہے۔ ہم اسے جلد ہی شروع کرنے جا رہے ہیں، لاہور کا سٹاف بھرتی ہو گیا ہے اور باقی بھرتی کر رہے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! وزیر موصوف future کی بات کر رہے ہیں لیکن آج تک اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوا جبکہ ساری دنیا میں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات مان گئے ہیں اور کر رہے ہیں۔ Question Hours is over now.

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جیل افسران کے صوبے کی مختلف جیلوں میں تعیناتی کی تفصیلات

*2386: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جیل رولز کے مطابق سپرنٹنڈنٹ جیل، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کتنے عرصے تک ایک ضلع میں تعینات رہ سکتے ہیں اور ان کو صوبے کی مختلف جیلوں میں تعینات کیوں نہیں کیا جاتا، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ایسے کتنے افسران ہیں جنہوں نے سروس کا زیادہ حصہ ایک ہی ضلع میں گزارا ہے ان کے نام، عہدہ و گریڈ کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ گورنمنٹ کی وضع کردہ ٹرانسفر پالیسی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، کے مطابق افسران کے تبادلہ کا عرصہ تین سال مقرر کیا گیا ہے اور ان کو صوبہ کی مختلف جیلوں میں ہی تعینات کیا جاتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں تحریر عرض ہے کہ جن افسران کا عرصہ تعیناتی ایک ہی ضلع میں زیادہ ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدیوں کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کرنے کی تفصیلات

*2620: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ جیل خانہ جات نے صوبہ پنجاب کی کتنی جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے؟

(ب) سال 2012 کے دوران کل کتنی جیلوں کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کیا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ محکمہ ہذا میں پنجاب انفارمیشن مینجمنٹ سسٹم (PIMS) کے تحت قیدیوں / حوالاتیوں کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے (UNODC) کے تعاون سے پائلٹ پراجیکٹ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں شروع کر دیا گیا ہے۔ جس میں ایک جامع ڈیٹا بیس سسٹم کے تحت قیدیوں / حوالاتیوں کے متعلق ہر طرح کی معلومات (ذاتی، جوڈیشل، ہیلتھ پروفائل وغیرہ) کو کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ اس پائلٹ پراجیکٹ کی کامیابی کے بعد پنجاب کی بقیہ 31 جیلوں میں اسی طرز پر یونیفارم سافٹ ویئر سسٹم تشکیل دے دیا جائے گا۔

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ 2012 میں کسی بھی جیل کا ڈیٹا باقاعدہ طور پر کمپیوٹرائزڈ نہ ہوا ہے۔ تاہم صوبے بھر کی جیلوں میں دفتری امور سرانجام دینے کے لئے جو کمپیوٹر استعمال ہوتے ہیں ان میں انفرادی طور پر قیدیان کا ریکارڈ محفوظ ہے۔

لاہور: گلبرگ ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کی معافی کی تفصیلات

*3479: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں سال 13-2012 کے دوران کن کن کو پراپرٹی ٹیکس معاف کیا گیا، ان کے نام اور پراپرٹی ٹیکس کی رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ب) یہ ٹیکس ان کو کس بناء پر معاف کیا گیا؟

(ج) یہ ٹیکس کس کی اجازت سے معاف کیا گیا؟

(د) اس وقت کن کن کے پراپرٹی ٹیکس کی معافی کے کیس محکمہ کے پاس زیر التواء ہیں؟

(ہ) حکومت کس پراپرٹی پر ٹیکس میں رعایت / معافی دے سکتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب اربن ایموایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کے تحت مندرجہ ذیل نوعیت و استعمال کی وجہ سے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں:

1) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔

2) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ، گردوارہ، رفاہی ہسپتال، ڈسپنسریاں، یتیم خانے، خیراتی ادارے وغیرہ۔

3) معذور افراد، بیوہ، نابالغ یتیم بچے کو سالانہ -/12,150 روپے تک ٹیکس۔

4) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔

5) ایک سے لے کر 5 مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے کیٹیگری "اے"۔

(ج) منسلکہ تفصیل میں ٹیکس معاف کرنے کی مجاز اتھارٹی ہر پراپرٹی کے سامنے درج ہے۔

(د) رفاعی ادارہ جات / حجاز ہسپتال، ممتاز بختاور میموریل ٹرسٹ، شوکت خانم میموریل ٹرسٹ، ہجویری فاؤنڈیشن، فاطمہ میموریل ہسپتال، مختار شاہ فاؤنڈیشن، لیٹن رحمت اللہ ہسپتال، کریسنٹ سکول وغیرہ برائے سال 13-2012 زیر التواء ہیں۔

(ہ) اس کا جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے تاہم پراپرٹی کے استعمال اور اس کی نوعیت میں تبدیلی کے مطابق ٹیکس کے بارے میں بمطابق قانون فیصلہ کیا جاتا ہے۔

لاہور: شالامار ٹاؤن سے پراپرٹی ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

*3587: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار ٹاؤن لاہور سے سال 13۔2012 کے دوران کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ب) اس ٹاؤن میں ایک لاکھ سے زائد کن کن افراد / فرموں / اداروں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا، ان کے نام اور وصول کردہ ٹیکس کی تفصیل نیز ان کی اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹرز کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کتنا پراپرٹی ٹیکس حکومت نے وصول کرنا ہے؟

(د) جن جن سے 50 ہزار یا اس سے زیادہ پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا ہے ان کے نام اور ٹیکس کی رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس ٹاؤن میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے جو ملازم کام کر رہے ہیں، ان کے عہدے اور گریڈ بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) شالامار ٹاؤن لاہور سے متعلقہ علاقہ جات سے دوران سال 13-2012 میں 70,143,946/- پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔

(ب) تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شالامار ٹاؤن لاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں 4,140/- ڈیفالٹرز ہیں اور ان کے ذمہ 16,633,814/- ٹیکس واجب الادا ہے۔

(د) تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) شالامار ٹاؤن لاہور سے متعلقہ علاقہ جات میں کام کرنے والے سٹاف کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: کوٹ لکھپت جیل کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3270: محترمہ حنا پرویز بٹ : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنے رقبہ پر بلڈنگ ہے اور کتنا رقبہ پر فصل کاشت کی جاتی ہے یا خالی پڑا ہے یا کوئی دیگر استعمال میں ہے؟

(ب) اس جیل کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے، تفصیل گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(ج) اس جیل کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں، کیا ان سالوں کا آڈٹ ہوا ہے تو آڈٹ کی تفصیلات فراہم کریں؟

(د) اس جیل کے کس کس ملازم کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر انکوائریاں چل رہی ہیں، تفصیل گریڈ 9 اور اوپر کے ملازمین کی فراہم کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور کا کل رقبہ 62 ایکڑ اور 4 کنال ہے جس میں سے 43 ایکڑ رقبہ پر جیل بلڈنگ پر مشتمل ہے بقایا رقبہ پر جیل سٹاف کالونی، وارڈر لائنز، ملاقات شیڈ، انتظار گاہ اور پریڈ گراؤنڈ شامل ہے۔

(ب) اس جیل میں ملازمین کی تعداد 792 ہے۔ گریڈ عہدہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل لاہور کے سال12-2011اور13-2012 کے اخراجات کی مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، جبکہ سال12-2011اور13-2012کا آڈٹ ہو چکا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

2011-12

مالی سال12-2011 کی آڈٹ رپورٹ کے مطابق کل آڈٹ پیرے 16 ہیں۔ان میں سے گیارہ آڈٹ پیرے ایڈوانس ہیں۔یہ ایڈوانس پیرے SDAC میٹنگ میں discuss ہو چکے ہیں اور سات پیرے settled ہو گئے ہیں۔

باقی پانچ پیرے ordinary پیرے ہیں جن کی DAC میٹنگ ابھی تک نہ ہوئی ہے۔

2012-13

مالی سال13-2012 کی آڈٹ رپورٹ کے مطابق کل آڈٹ پیرے 16 ہیں۔ان میں سے پانچ آڈٹ پیرے ایڈوانس ہیں۔یہ ایڈوانس پیرے SDAC میٹنگ میں discuss ہو چکے ہیں تاہم منٹس ابھی تک وصول نہ ہوئے ہیں۔

باقی گیارہ پیرے Ordinary پیرے ہیں۔جن کی DAC میٹنگ ابھی تک نہ ہوئی ہے۔

(د) اس جیل میں ملازمین کے خلاف چل رہی انکوائریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پراپرٹی ٹیکس کی مد میں اکٹھی ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3748: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں13-2012اور14-2013کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جو رقم اکٹھی ہوئی،اس کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال وار ٹارگٹ بتائیں، کیا ٹارگٹ سے کم آمدن ہوئی یا زیادہ؟

(ج) ان سالوں کے دوران کن کن ملازمین کے خلاف پراپرٹی ٹیکس کی غلط وصولی و دیگر بے قاعدگیوں پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی،ان کے نام وعہدہ و سزا سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع لاہور میں 13-2012 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ 1930.492 ملین وصول ہوئے جبکہ سال 14-2013 کے دوران مارچ 2014 تک 1885.833 ملین وصول ہو چکے ہیں۔

(ب) 13-2012 کے دوران ضلع لاہور کا پراپرٹی ٹیکس کا ٹارگٹ 2043.500 ملین تھا جبکہ وصولی پراپرٹی ٹیکس 1930.5 ملین تھی جو کہ ٹارگٹ 94.4 فیصد تھی۔ سال 14-2013 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کا ٹارگٹ 2372.6 ملین ہے اور مارچ تک وصولی 1885.8 ملین وصول ہو چکے ہیں جو ٹارگٹ کا 79.5 فیصد ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جیل خانہ جات کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*3347: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ جیل خانہ جات میں اس وقت تمام کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کنٹریکٹ ملازمین کی جب سے بھرتی ہوئی ہے اس میں کتنی بار توسیع کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جناب چیف منسٹر پنجاب کے حکم کے باوجود ان تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا گیا۔ اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت ان تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) محکمہ جیل خانہ جات میں اس وقت کنٹریکٹ ملازمین کی کل تعداد 740 ہے۔

(ب) جن ملازمین کا عرصہ کنٹریکٹ پورا ہوا ان کے کنٹریکٹ کی مدت میں ایک بار توسیع کی گئی ہے۔

(ج) کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کئے جانے کا عمل ہوم ڈیپارٹمنٹ (مجاز اتھارٹی) کے پاس زیر غور ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب ان تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور یہ عمل جلد پایۂ تکمیل تک پہنچنے کا امکان ہے۔

قیدیوں کو لے جانے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3625: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیل سے عدالت لانے والی گاڑیوں میں کتنے قیدیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں میں قیدیوں کو گنجائش سے زیادہ تعداد میں ٹھونسا جاتا ہے، مناسب وینٹی لیشن کے لئے جگہ بھی بہت تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے جولائی اور اگست کے مہینوں میں سانس گھٹنے سے کئی قیدی بے ہوش ہو جاتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان گاڑیوں میں انسان دوست سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) قیدیوں کی آمد و رفت کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی نہیں بٹھائے جاتے۔ زیادہ قیدی ہونے کی صورت میں بڑی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں اور قیدیوں کی تعداد کم ہو تو چھوٹی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ بڑی گاڑیوں میں چالیس افراد جبکہ چھوٹی گاڑیوں میں پچیس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ اگر قیدی ایک گاڑی میں گنجائش سے زیادہ ہوں تو دوسری گاڑی استعمال کی جاتی ہے۔ پنجاب کے تمام اضلاع سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے۔ کسی بھی ضلع میں گنجائش سے زیادہ قیدی ان گاڑیوں میں نہیں بٹھائے جاتے۔ چونکہ گاڑیوں میں عام گاڑیوں کی طرح کھڑکیاں اور شیشے نہیں لگے ہوتے اس لئے یہ تاثر ملتا ہے کہ گاڑیاں ہوادار نہیں ہیں۔ دراصل ان گاڑیوں میں جالیاں لگی ہوتی ہیں جن سے ہوا کی آمد و رفت آسانی سے ہوتی ہے اور سانس لینے میں دشواری نہیں ہوتی۔ البتہ چونکہ ان گاڑیوں میں ائیر کنڈیشنز نہیں لگے ہوتے اس لئے سخت گرم موسم میں گرمی کی شکایت ہو سکتی ہے۔

(ج) چونکہ ان گاڑیوں کی باڈی خاص ضرورت کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے اس لئے ان کو ائیر کنڈیشنڈ نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا گاڑی کی باڈی کی ساخت ایسی ہے۔ محکمہ پولیس ان گاڑیوں کو ائیر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ چونکہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ ہاں اگر نئی گاڑیاں نئے ڈیزائن کے مطابق خریدی جائیں تو ان میں ائیر کنڈیشنز کی سہولت مہیا ہو سکتی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گنجائش سے زیادہ قیدی رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

*3772: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش موجود ہے؟

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس وقت کتنے قیدی موجود ہیں؟

(ج) کیا قیدیوں کی تعداد گنجائش کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس گنجائش کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 500 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مورخہ 2014۔05۔15 کو 780 اسیران مقید تھے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اسیران کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہے جبکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں دو عدد بیرکس برائے عارضی قیدی سزائے موت کی تعمیر کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس سے جیل ہذا میں اسیران کو مقید کرنے کی گنجائش میں مزید 120 کا اضافہ ہو جانے سے کل 620 قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہو جائے گی۔

سنٹرل جیل جھنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3782: جناب خالد غنی چودھری: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل جھنگ میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی بند ہیں؟

(ب) اس وقت جیل میں کتنے قیدی گنجائش سے زیادہ قید ہیں؟

(ج) مذکورہ جیل میں قیدیوں کو دی جانے والی سہولیات کے بارے میں ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت قیدیوں کی تعداد کے مطابق جیل کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) سنٹرل جیل جھنگ میں 11-2010 تا 14-2013 کون سے ادارے کو کھانے پینے کی اشیاء کا ٹھیکہ دیا جاتا رہا ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ جیل میں ملاقات کرنے والوں سے سر عام رشوت لی جاتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت نے ان تمام مسائل سے بچنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور مذکورہ عرصہ میں رشوت کے الزام میں کتنے ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں اس وقت 1840 نفر قیدی / حوالاتی مقید ہیں۔

(ب) اب تک ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں تقریباً 924 اسیران گنجائش سے زیادہ ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں اسیران کو قانون کے مطابق تمام سہولیات میسر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) علاج معالجہ کے لئے ہسپتال 24 گھنٹے ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی موجودگی۔

(ii) ایمرجنسی کی صورت میں بیمار اسیران کو فوری طور پر سول ہسپتال میں منتقل کیا جاتا ہے۔

(iii) گورنمنٹ کے منظور شدہ مینو کے مطابق کھانے پینے کی سہولت جس میں ایک ہفتے میں چار مرتبہ چکن اور دو مرتبہ بڑا گوشت بھی شامل ہے۔

(iv) تمام اسیران کی قانون کے مطابق ان کے لواحقین سے ملاقات۔

(v) لاوارث اور ایسے اسیران جن کے لواحقین ان کی ملاقات کے لئے نہ آتے ہوں ان کو قانونی چارہ جوئی کے لئے مفت وکیل کی فراہمی۔ اس کے علاوہ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جھنگ روزانہ کی بنیاد پر دوران وزٹ اسیران کے تمام ایسے جائز مسائل جن کا حل ممکن ہو اس کو فوری طور پر حل کیا جاتا ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب ڈسٹرکٹ جیل جھنگ کو اسیران کی تعداد کے مطابق توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلہ میں ترقیاتی سکیم مالی سال 15-2014 میں شامل کی گئی ہیں:

1۔ تعمیر 2 عدد بارکس ڈسٹرکٹ جیل جھنگ

2۔ تعمیر 32 عدد ڈیتھ سیلز ڈسٹرکٹ جیل جھنگ

3۔ زنان خانہ کی توسیع ڈسٹرکٹ جیل جھنگ

(ہ) دوران سال 11-2010 تا 14-2013 گورنمنٹ کی رجسٹرڈ شدہ فرمز / ٹھیکیداران کی جانب سے کھانے پینے کی اشیاء سپلائی کی جاتی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں ملاقات کرنے والے کسی بھی فرد سے بالکل بھی رشوت نہ لی جاتی ہے۔ مذکورہ عرصہ میں ڈسٹرکٹ جیل جھنگ پر رشوت ستانی کے الزام میں چار ملازمین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

منڈی بہاؤالدین جیل میں باؤنڈری وال سے متعلقہ تفصیلات

93: سید طارق یعقوب: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) منڈی بہاؤالدین ڈسٹرکٹ جیل کی باؤنڈری وال کے ساتھ الگ سے ایک دیوار تعمیر کی جا رہی ہے؟

(ب) تین طرف سے تعمیر کے بعد ایک طرف سے یہ دیوار چھوڑ دی گئی ہے؟

(ج) دہشت گردی کے پیش نظر اگر اس دیوار کو بنانا بھی ضروری ہے تو اس کی تعمیر میں کیا رکاوٹ ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی ہاں! ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین کی باؤنڈری کے ساتھ جیل ہذا کی سکیورٹی کے لئے سکیورٹی وال زیر تعمیر ہے۔

(ب) جی ہاں! مذکورہ سکیورٹی وال جیل ہذا کے تین اطراف سے مکمل ہو چکی ہے جبکہ مغرب کی طرف سے مذکورہ سکیورٹی وال ابھی زیر تعمیر ہے جس کی تعمیر کا کام تاحال ضلعی پولیس کی انتظامیہ کے بے بنیاد اعتراض کی وجہ سے التواء کا شکار ہے۔

(ج) ملک میں موجودہ سکیورٹی کی صورتحال اور دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے پیش نظر سکیورٹی وال کی تعمیر از حد ضروری ہے کیونکہ کوئی بھی شر پسند عنصر جیل کی مغربی سائیڈ سے بآسانی جیل میں داخل ہو سکتا ہے ضلع پولیس کی انتظامیہ کو اعتراض ہے کہ مجوزہ سکیورٹی وال تھانہ سٹی منڈی بہاؤالدین کے رقبہ میں آتی ہے جبکہ اسسٹنٹ کمشنر ریونیو منڈی بہاؤالدین کی رپورٹ کے مطابق مجوزہ سکیورٹی وال محکمہ جیل خانہ جات پنجاب کی ملکیتی زمین کے اندر واقع ہے اور سکیورٹی وال کی تعمیر کے لئے 16 Ft جگہ درکار ہے وہ محکمہ جیل کی ملکیتی زمین میں موجود ہے لیکن اس رپورٹ کے باوجود ضلع پولیس کی انتظامیہ تحفظات رکھتی ہے محکمہ داخلہ پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبر (Prov) SO(Prs)10-10/2014 مورخہ 24۔اپریل 2014 کے تحت کمشنر گوجرانوالہ کو ہدایت کی ہے کہ معاملہ فوری حل کیا جائے اس وقت کمشنر اس معاملے کے حل کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔

ضلع ساہیوال میں موٹر رجسٹریشن برانچ کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

212: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں 14۔2013 کی مد میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں موٹر وہیکل ٹیکس میں کل آٹھ ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے نام اور عہدے کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1	جاوید افتخار، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	2	تنویر عباس، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر
3	محمد اسلم، جونیئر کلرک	4	اسد حنیف، جونیئر کلرک
5	سجاد حسین، ڈیٹا انٹری آپریٹر	6	کامران شہزاد، ڈیٹا انٹری آپریٹر
7	فہد حسین، ڈیٹا انٹری آپریٹر	8	محمد سلیم، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبل

(ب) ضلع ساہیوال میں مالی سال 14-2013 میں کل -/134,673,913 روپے موٹر رجسٹریشن کی مد میں آمدن ہوئی۔

(ج) مذکورہ عرصہ 14-2013 میں 33080 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں جن میں 220 موٹر کاریں، 31,429 موٹر سائیکلیں اور 1,431 کمرشل گاڑیاں شامل ہیں۔

گجرات: جیل میں بیرکوں سے متعلقہ تفصیلات

94: چودھری محمد اشرف: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات جیل میں کتنی بیرکیں ہیں اور قیدیوں / حوالاتیوں کی اس وقت تعداد کتنی ہے اور گنجائش سے کتنے لوگ زیادہ ہیں؟

(ب) اگر ہمیشہ گنجائش سے زیادہ قیدی / حوالاتی ہوتے ہیں تو کیا مزید کمروں / بیرکوں کا انتظام کرنے کا کوئی بندوبست کیا گیا ہے یا کب تک انتظام کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں بارکوں کی تعداد12 ہے اس کے علاوہ ہسپتال، ملحقہ بیرک کمپن اسیران، حفاظتی بیرک اور سزائے موت کے 26 سیل بھی ہیں۔ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں 377 نفر اسیران کی گنجائش ہے جبکہ اس وقت جیل ہذا میں تقریباً1400اسیران بند ہیں جو گنجائش سے تقریباً1000اسیران زائد ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں گنجائش سے زائد اسیران بند ہیں۔ نیو جیل پورشن زیر تعمیر ہے جس میں دو عدد بیرکس، کمپن کے ہمراہ بیرک اور ہسپتال شامل ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جن کی تعمیر کے بعدover crowding میں کافی حد تک کمی ہو جائے گی۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پراپرٹی ٹیکس دینے والے انڈسٹریل یونٹ کی تفصیلات

224: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے انڈسٹریل یونٹ پر پراپرٹی ٹیکس لاگو ہوا، اس مد میں 2012۔13 کے دوران کتنا ٹیکس وصول کیا گیا۔ایوان کو تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں2011۔12 اور2012۔13 کے دوران پراپرٹی ٹیکس، موٹر وہیکل ٹیکس، کاٹن فیس، تفریحی ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس سے کتنی آمدن ہوئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا محکمہ کو2012۔13 کے دوران ان مدات میں جو ٹارگٹ دیا گیا تھا وہ حاصل کیا گیا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ریٹنگ ایریاز میں انیس انڈسٹریل یونٹ پر پراپرٹی ٹیکس لاگو ہے اور اس مد میں سال2012-13 کے دوران-/74181 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔ تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں2011-12 اور2012-13 کے دوران پراپرٹی ٹیکس، موٹر وہیکل ٹیکس، کاٹن فیس، تفریحی ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) سال 13-2012 میں دیئے گئے ٹارگٹ 123.435 ملین کا 109.8572 ملین وصول کئے گئے جو کہ دیئے گئے ٹارگٹ کا 89 فیصد ہے۔

صوبہ بھر میں بچوں کی جیلوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

169: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں مرد، بچوں اور خواتین کو ایک ہی جگہ قید رکھا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بچوں کے لئے الگ جیلیں بنانے اور وہاں پر لیڈیز عملہ تعینات کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نئی جیلیں بن جائیں گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں مرد اسیران کے لئے الگ بیرکیں ہیں اور اسی طرح بچوں کے لئے ہر جیل میں Juvenile وارڈ بنی ہوئی ہیں جہاں صرف اٹھارہ سال تک کی عمر والے بچوں کو رکھا جاتا ہے اور اسی طرح جیل میں خواتین کے لئے علیحدہ بیرک بنی ہوئی ہے جہاں خواتین کو مردوں سے الگ رکھا جاتا ہے اور ان کی نگہداشت کے لئے زنانہ عملہ تعینات ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب بورسٹل و زنانہ جیل راولپنڈی میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی زمین کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر راولپنڈی سے خط و کتابت جاری ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں درج ذیل ڈسٹرکٹ جیلیں زیر تعمیر ہیں جن میں نو عمر وارڈ اور خواتین وارڈ بھی شامل ہیں خواتین وارڈ میں لیڈیز عملہ ہی تعینات کیا جاتا ہے۔ سیریل 1 سے 4 جیلیں تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے فنڈز مختص کر دیئے ہیں جبکہ سیریل نمبر 5 تا 10 جیلوں کا تعمیراتی کام جاری ہے اگر ان سکیمز کو مکمل فنڈز فراہم کر دیئے جائیں تو جلد ہی جیلیں مکمل ہو جائیں گی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	جیل کا نام	مکمل ہونے کی متوقع تاریخ
1	ڈسٹرکٹ جیل بھکر	30-11-2014
2	ڈسٹرکٹ جیل لیہ	31-12-2014
3	ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن	31-12-2014

4	ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ	31-12-2014
5	ڈسٹرکٹ جیل نارووال	30-06-2016
6	ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد	30-06-2016
7	ڈسٹرکٹ جیل خانیوال	30-06-2016
8	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	30-06-2016
9	ڈسٹرکٹ جیل راجن پور	30-06-2016
10	سب جیل شجاع آباد	30-06-2016

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پلازوں سے موصول ہونے والا پراپرٹی ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

225: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2012-13 میں کون کون سے پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ٹیکس وصول ہوا، جن سے ٹیکس وصول نہیں کیا گیا، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2012-13 میں پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد سے -/584835 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا۔ تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں اور اس سال کسی پلازہ کے ذمہ ٹیکس بقایا نہ رہا ہے۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں قائم صنعتوں سے متعلقہ تفصیلات

170: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کی کون کون سی جیل میں کون کون سی صنعتیں قائم ہیں؟

(ب) اگر ان صنعتوں میں کام کرنے والے قیدیوں کو کوئی معاوضہ ادا کیا جاتا ہے تو کون سی شرح سے ادا کیا جاتا ہے؟

(ج) جو اساتذہ قیدیوں کو صنعتی کام کی تربیت دیتے ہیں ان کو appoint کرنے کا کیا criteria ہے؟

(د) ان جیلوں میں قائم صنعتوں میں کون کون سی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں اور ان سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب کی مندرجہ ذیل جیلوں پر صنعتیں قائم کی گئی ہیں:

سنٹرل جیل لاہور	قالین بانی، کٹ بکس، چارپائی فریم لوہا و کاٹن نوار
سنٹرل جیل ساہیوال	قالین بانی، دری بانی وادنیٰ کمبل برائے اسیران
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	قالین بانی، وکاٹن نوار
سنٹرل جیل فیصل آباد	قالین بانی، دری ملازمین، قیدی چادر، ہسپتال بیڈ شیٹ، ہسپتال کمبل، فینائل وکاٹن نوار
سنٹرل جیل میانوالی	قالین و دریاں
سنٹرل جیل راولپنڈی	قالین، قالین اڈا، ہسپتال بیڈ مع سائیڈ لاکر، چارپائیاں وکاٹن نوار
سنٹرل جیل ملتان	ٹیکسٹائل/ ٹیلرنگ، کارپینٹری و قالین بانی
سنٹرل جیل بہاولپور	قالین، فرنیچر، قیدی دری، فرشی دری، کاٹن نوار و یونیفارم وارڈ گارڈ
سنٹرل جیل ڈیرہ غازی خان	کاٹن نوار
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	فٹبال سلائی
ڈسٹرکٹ جیل جہلم	قالین
وومن جیل ملتان	لیڈی وارڈ یونیفارم، زنانہ قیدی کپڑے وکشیدہ کاری

(ب) قیدیوں کو کام کرنے کے لئے کوئی اجرت نہیں دی جاتی تاہم سزا میں ماہانہ پانچ یوم معافی دی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں پرائیویٹ ٹھیکیدار کو فٹ بال کے لئے قیدی لیبر لیز پر دی ہوتی ہے جو کہ فی فٹبال سلائی کے 32 روپے دیتا ہے جو کہ قیدی کو ادا کئے جاتے ہیں۔

(ج) قیدیوں کی صنعتی تربیت کے لئے مختلف اساتذہ کو حکومت کی مروجہ پالیسی کے تحت بھرتی کیا جاتا ہے۔ بھرتی سے پہلے ان اساتذہ کرام کی تعلیمی قابلیت اور فنی علوم پر دسترس کو تحریری و زبانی امتحان کے ذریعے پرکھنے کے بعد منتخب کیا جاتا ہے۔

(د) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں قالین بانی، کٹ بکس، چارپائی فریم، کاٹن نوار، دری بانی، ادنیٰ کمبل برائے اسیران، قیدی دری، دری ملازمین، فرشی دری، قیدی چادر، ہسپتال بیڈ شیٹ، ہسپتال کمبل، فینائل، ٹیکسٹائل / ٹیلرنگ، فرنیچر، سرکاری یونیفارم اور سلائی کڑھائی کا کام کیا جاتا ہے۔ جیلوں میں قائم صنعتوں سے سالانہ تقریباً -/2,90,00,000 روپے آمدن ہوتی ہے۔

ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

259: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 13-2012 اور 14-2013 میں کل کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ب) پراپرٹی ٹیکس کا آخری سروے کب کرایا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں مالی سال 13-2012 میں مبلغ -/53,316,903 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا اور مالی سال 14-2013 میں مبلغ -/56,788,816 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔

(ب) پراپرٹی ٹیکس کا آخری سروے مالی سال 14-2013 میں کروایا گیا جس کا اطلاق یکم اگست 2014 سے ہو چکا ہے۔

صوبہ بھر میں جیلوں میں قیدیوں کو فراہم کردہ اشیاء سے متعلقہ تفصیلات

171: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیلوں میں قیدیوں کو ایک ہفتہ کے دوران کھانے پینے کے لئے روزانہ کی بنیاد پر کون کون سی اشیاء فراہم کی جاتی ہیں، لسٹ فراہم کی جائے؟

(ب) ہفتہ میں ایک قیدی کو کتنی دفعہ گوشت کتنی مقدار میں فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) جن قیدیوں سے مشقت لی جاتی ہے۔ اس کے عوض ان کو روزانہ کی بنیاد پر کتنا معاوضہ دیا جاتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ہفتہ وار خوراک menu ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) قیدیوں کو ہفتہ میں 6 دفعہ گوشت مرغی فراہم کیا جاتا ہے۔ ہفتہ میں فراہم کردہ گوشت مرغی کی کل مقدار 540 گرام ہے۔

(ج) قیدیوں کو کام کرنے کے لئے کوئی اجرت نہیں دی جاتی تاہم سزا میں ماہانہ پانچ یوم معافی دی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں پرائیویٹ ٹھیکیدار کو فٹبال کے لئے قیدی لیبر لیز پر دی ہوئی ہے جو کہ فی فٹ بال سلائی کے 32 روپے دیتا ہے جو کہ قیدی کو ادا کئے جاتے ہیں۔

لاہور: موٹر برانچ فرید کورٹ ہاؤس میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

276: **محترمہ بشریٰ انجم بٹ:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موٹر برانچ فرید کوٹ ہاؤس لاہور میں تعینات ای ٹی اوز اور ڈیٹا انٹری آپریٹرز کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس برانچ میں سال 2012 اور سال 2013 میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں، ان سے محکمہ کو کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(ج) مذکورہ ملازمین میں سے کون کون سے ایک ہی جگہ عرصہ پانچ سال سے زائد تعینات ہیں؟

(د) ان کو یہاں سے ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس وقت ان میں سے کس کس آپریٹر اور ای ٹی اوز کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی کہاں کہاں چل رہی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) موٹر برانچ فرید کوٹ ہاؤس لاہور میں چار ای ٹی اوز اور بیس ڈیٹا انٹری آپریٹرز تعینات ہیں جن کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) سال 2012 میں -/3,27,722 اور سال 2013 میں -/3,89,045 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ ان میں سے ہونے والی آمدن کی مد اور سال وار تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

(ج) کوئی ایسا ای ٹی او یا ڈیٹا انٹری آپریٹر نہ ہے جو ایک ہی جگہ پر پانچ سال سے زائد عرصہ سے تعینات ہو۔

(د) جز (ج) کی روشنی میں جز (د) کا جواب دینے کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: کیمپ جیل میں قیدیوں کو فراہم کردہ ادویات سے متعلقہ تفصیلات

172: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال13-2012 کے دوران کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ب) نیز سال13-2012 میں کیمپ جیل لاہور میں ادویات کی خرید کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سال13-2012 کے دوران کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کو -/8,31,187 روپے مالیت کی کل ادویات فراہم کی گئیں۔

(ب) سال13-2012 میں کیمپ جیل لاہور میں ادویات کی خرید کے لئے -/5,80,000 روپے بجٹ رکھا گیا تھا۔

ڈی جی ایکسائز کو فراہم کئے گئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

277: محترمہ بشریٰ انجم بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹر جنرل ایکسائز و ٹیکسیشن لاہور کو مالی سال14-2013 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں؟

(ب) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر خرچ ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ڈائریکٹر جنرل ایکسائز و ٹیکسیشن لاہور کو مالی سال14-2013 کے دوران مبلغ -/623,037,000 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے۔

(ب) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر مبلغ -/84,571,407 روپے اور ٹی اے/ڈی اے پر مبلغ -/842,711 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر مبلغ -/3,687,572 روپے اور پٹرول پر مبلغ -/4,827,863 روپے خرچ ہوئے۔

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

249: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کل کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی پڑی ہیں؟

(ج) اس جیل میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) مذکورہ ڈسٹرکٹ جیل میں کتنے غیر ملکی افراد کس کس جرم میں سزا کاٹ رہے ہیں، تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس وقت جیل ہذا پر کل 395 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت جیل ہذا پر درج ذیل 41 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

نمبر شمار	نام پوسٹ	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1	وومن میڈیکل آفیسر	17	02	01	01
2	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	17	03	02	01
3	لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	16	03	02	01
4	ہیڈ کلرک	14	01	00	01
5	سینئر کلرک	09	02	01	01
6	ڈینٹل ٹیکنیشن	09	01	00	01
7	ہیڈ وارڈر	07	30	24	06
8	لیڈی ڈسپنسر	06	01	00	01
9	ایکسرے آپریٹر	06	01	00	01
10	لیب ٹیکنیشن	06	01	00	01
11	ڈارک روم اٹنڈنٹ	05	01	00	01
12	وارڈر	05	292	273	19
13	فیمیل وارڈر	05	04	03	01
14	باربر	05	01	00	01
15	الیکٹریشن	05	01	00	01
16	پلمبر	04	01	00	01
17	کک	02	02	01	01
18	سویپر	02	29	28	01

(ج) جیل ہذا کے پاس دو عدد گاڑیاں ہیں:

ایک عدد سوزوکی بولان ایمبولینس بیمار اسیران کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔

ایک عدد سوزوکی بولان کیری ڈبہ جیل انتظامیہ کے زیر استعمال میں ہے۔

(د) جیل ہذا میں کوئی غیر ملکی اسیر قید نہ ہے۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کی گنجائش سے متعلقہ تفصیلات

283: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں کتنے قیدی / حوالاتی کو بند کرنے کی گنجائش ہے؟

(ب) یہ جیل کتنے رقبے پر مشتمل ہے، اس کی عمارت کتنے رقبہ پر ہے نیز زرعی رقبہ کی تفصیل بھی بیان کی جائے نیز اس جیل میں کتنی بیرکس اور سیل ہیں؟

(ج) اس جیل کے 13۔2012 اور 14۔2013 کے اخراجات بتائیں؟

(د) مذکورہ جیل کا زرعی رقبہ کن کے زیر قبضہ ہے، زرعی زمین سے ہونے والی آمدن سے بھی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال 1565 قیدی / حوالاتی کے لئے بنائی گئی ہے اور تاحال جیل ہذا میں تقریباً 3900 قیدی / حوالاتی مقید ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ 154 ایکڑ، چار کنال اور گیارہ مرلہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	ایکڑ	کنال	مرلہ
جیل کا کل رقبہ	154	04	11
جیل کی عمارت کا رقبہ	55	00	00
جیل کالونی کا رقبہ	60	00	00
جیل کا زرعی رقبہ	10	04	11
مختص برائے ٹریننگ کالج	29	00	00

اس جیل میں موجود بیرکس اور سیل کی تعداد درج ذیل ہے:

پنشمنٹ سیلز	72عدد
ڈیتھ سیلز	89عدد
سی پی وارڈز	05عدد
بیرکس	15عدد
زنانہ بیرکس	02عدد
ہسپتال سیلز	14عدد
ہسپتال بیرکس	02عدد
کچن مع بیرکس	01عدد
بی کلاس شیڈ	01عدد
نوعمر بیرکس	02عدد

(ج) اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جیل ہذا کا زیر کاشت رقبہ پر موسموں کی مناسبت اور اسیران کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مختلف اقسام کی سبزیات و فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ جن کی آمدن کی تفصیل دوران سال 14-2013 درج ذیل ہے:

1۔گندم	19ایکڑ	مبلغ-/223754روپے
2۔چارہ بریسم	08ایکڑ	مبلغ-/463020روپے
3۔سبزی	30ایکڑ04کنال	مبلغ-/1327225روپے
4۔چارہ جوار مکئی	22ایکڑ	مبلغ-/336700روپے

درج بالا فصلیں / سبزیات جو کہ سال میں ایک سے زائد بار کاشت ہوئی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے لگتا ہے کہ اس میں آپ کا بھی ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے اجازت ہے؟

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 2۔جنوری 2015 کو شوگر کین پر بحث ہو گی لہذا جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری صاحب کو لکھوا دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جس طرح آپ نے پڑھنا شروع کیا تھا ایسے لگتا تھا کہ معزز ممبران کو 2۔جنوری کی رات کو آپ سپیشل ڈنر دیں گے۔ لگ ایسے رہا تھا لیکن بعد میں شوگر کین نکل آیا۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری بات سن لیجئے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آج صبح آپ کی خدمت میں اور ایوان میں عرض کیا تھا کہ انار کلی میں جو آگ کا واقعہ ہوا ہے اسے light نہ لیں، اس میں متعلقہ محکمے کو بلائیں اور اس پر بحث کرائیں۔ یقین کریں کہ والڈ سٹی کا سارا علاقہ اور یہ جو لاہور کا business hub ہے یہ سخت خطرے میں ہے۔ آپ اس پر مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ حکومت کے نوٹس میں لا رہے ہیں اور پھر اس کے بعد آپ کو بتائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جی، بڑی مہربانی۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ایل پی جی کی قیمت میں اضافہ

محترمہ تحسین فواد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! پہلے ایل پی جی گیس 150 روپے کلو تھی لیکن آج کل 230 روپے کلو فروخت ہو رہی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت زیادہ مسائل کا سامنا ہے لہذا میں یہ درخواست کروں گی کہ اس پر action لیا جائے۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران صاحب! یہ بات نوٹ کریں اور متعلقہ منسٹر کو اس کے بارے میں ہدایات جاری کرنے کا کہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وفاقی حکومت نے اس بارے میں پہلے ہی نوٹس لے لیا ہے، ایل پی جی گیس کی قیمت کو کم کر دیا گیا ہے اور اس میں مزید بھی کمی کا امکان ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کمیٹی کے تحت اور سیکشن 144 کے تحت یہ کارروائی کر سکتے ہیں۔ وفاقی حکومت صرف distribution کی حد تک ذمہ دار ہے جبکہ قیمتوں کو پنجاب حکومت نے کنٹرول کرنا ہے۔ پنجاب حکومت کو ایل پی جی گیس کی قیمتوں پر ہر صورت کنٹرول کرنا چاہئے کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! لوگوں کی یہ پریشانی دُور کروائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر درست فرما رہے ہیں۔ ضلعی حکومت نے اس پر action لینا ہوتا ہے اور وہ already اس پر action لے رہی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر ٹینڈے یا گھیا دو روپے کلو مہنگے ہو جاتے ہیں تو اس کے لئے میٹنگ ہوتی ہے۔ یہاں ایل پی جی گیس کی قیمت فی کلو 60 روپے بڑھا دی گئی ہے لیکن کوئی اس جانب توجہ نہیں دے رہا۔ Nobody is carrying.

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

معذور افراد کی سہولت کے لئے سرکاری عمارتوں اور تفریحی مقامات پر سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ بنانے کا مطالبہ

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ معذور افراد کی سہولت کے لئے تمام اداروں، سرکاری عمارات، تفریحی مقامات اور سہولت فراہم کرنے والے اداروں میں سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ (Ramp) بھی بنوائے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ معذور افراد کی سہولت کے لئے تمام اداروں، سرکاری عمارات، تفریحی مقامات اور سہولت فراہم کرنے والے اداروں میں سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ (Ramp) بھی بنوائے جائیں۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں اور ہم یہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ اس پر question put کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ معذور افراد کی سہولت کے لئے تمام اداروں، سرکاری عمارات، تفریحی مقامات اور سہولت فراہم کرنے والے اداروں میں سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ (Ramp) بھی بنوائے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: دوسری قرارداد شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

موبائل فونز کی خرید وفروخت کے لئے مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو لازمی قرار دینے اور مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام نئے و پرانے موبائل فونز کی خرید وفروخت کے لئے اصل خریداری رسید (Original Invoice) مع خریدار کی مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو سختی سے نافذ کیا جائے نیز تمام موبائل فون مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کرکے Monitoring Network سے منسلک کیا جائے۔"

جناب سپیکر! ریکارڈ پر ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ 14 کروڑ Sims میں سے صرف دس فیصد کا data صحیح ہے۔ باقی تمام موبائل فون اس وقت ہماری قوم اور ملک کے لئے سخت خطرے کا باعث ہیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام نئے و پرانے موبائل فونز کی خرید وفروخت کے لئے اصل خریداری رسید (Original Invoice) مع خریدار کی مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو سختی سے نافذ کیا جائے نیز تمام موبائل فون مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کرکے Monitoring Network سے منسلک کیا جائے۔"

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب ہمیشہ بہت genuine باتیں کرتے ہیں اور یقیناً یہ بھی ایک genuine بات ہے۔ میری آپ کی وساطت سے ان سے اتنی درخواست ہے کہ اس قرارداد میں تھوڑی سی ترمیم کر لی جائے۔ اس قرارداد کے شروع میں لکھا گیا ہے کہ "اس ایوان کی رائے ہے" کی بجائے "یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے" کے الفاظ کر دیئے جائیں تو پھر مجھے اس قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ یہ معاملہ وفاقی حکومت کے domain میں آتا ہے اس لئے یہ الفاظ لکھنا ضروری ہیں۔ اگر شیخ علاؤالدین صاحب اس پر رضامند ہوں تو پھر اس قرارداد کو پاس کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

شیخ علاؤالدین: ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب جو کہہ رہے ہیں اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام نئے و پرانے موبائل فونز کی خرید و فروخت کے لئے اصل خریداری رسید (Original Invoice) مع خریدار کی مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو سختی سے نافذ کیا جائے نیز تمام موبائل فون مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کر کے Monitoring Network سے منسلک کیا جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اس وقت Speaker Box میں ہمارے قابل احترام فیصل ممتاز راٹھور، وزیر پانی و بجلی، حکومت آزاد کشمیر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ہم سب ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر معزز مہمان کو خوش آمدید کہا)

اب تیسری قرار داد چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ وہ آج نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد محترمہ کنول نعمان صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ کے مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دینے مطالبہ

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ میں 1988 سے قائم مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ میں 1988 سے قائم مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! حکومت اس کے لئے بالکل تیار ہے، حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں اور اس پر پیشرفت بھی ہو چکی ہے۔ میں بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی feasibility report تیار ہو گئی ہے۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ 2015-16 کے بجٹ میں اس کو reflect کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ میں 1988 سے قائم مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب پانچویں قرارداد محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم این جی اوز کا آڈٹ کرانے کا مطالبہ

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی این جی اوز اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔"

جناب سپیکر! ایک چیز نوٹ کیجئے گا کہ تمام خواتین کی ترقی اور بہبود کی پرائیویٹ تنظیموں اور این جی اوز کو جو ابھی رجسٹرڈ نہیں ہوئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنی قرارداد پڑھ دی ہے۔ اب تشریف رکھیں۔ میں پہلے منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں اور اس کے بعد اس پر بات کرنا ضروری ہوا تو پھر میں آپ کو موقع دوں گا۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی این جی اوز اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہر محکمہ اپنے طریقہ اور اپنے ordinance کے ذریعہ این جی اوز کو register کرتا ہے۔ اس قرارداد میں صرف اتنی ترمیم کر لی جائے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی این جی اوز اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ متعلقہ محکمہ جات کے قوانین کی روشنی میں مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔"

حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لہذا اس کو amend کر لیا جائے کیونکہ یہ اس میں ضروری ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم کی گئی این جی اوز اور دیگر تنظیموں کا ریکارڈ متعلقہ محکمہ جات کے قوانین کی روشنی میں مرتب کیا جائے اور ان کا آڈٹ کیا جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 2۔جنوری 2015 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعۃ المبارک،2۔جنوری2015

(یوم الجمع،10۔ربیع الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد11: شمارہ 15

1051

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ2۔جنوری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خزانہ،اطلاعات وثقافت اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث

ایک وزیر گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

1053

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 2۔جنوری 2015

(یوم الجمع، 10۔ربیع الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۴۵﴾ وَّ
دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا ﴿۴۶﴾ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
بِاَنَّ لَہُمۡ مِّنَ اللّٰہِ فَضۡلًا کَبِیۡرًا ﴿۴۷﴾ وَ لَا تُطِعِ الۡکٰفِرِیۡنَ وَ
الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ دَعۡ اَذٰىہُمۡ وَ تَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا ﴿۴۸﴾

سورۃ الأحزاب آیات 45 تا 48

اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (45) اور اللہ کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن (46) اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے (47) اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا اور نہ ان کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا۔ اور اللہ ہی کارساز کافی ہے (48)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

آمد مُصطفےٰ مرحبا مرحبا
آ گئے مُصطفےٰ مرحبا مرحبا
آپ کے آنے سے ہے بہار آ گئی
ہر کلی نے کہا مرحبا مرحبا
آمنہؓ تیری عظمت پہ قربان میں
نُور تُم کو ملا مرحبا مرحبا
گود میں لے کر حلیمہؓ نے سرکار کو
مُسکرا کر کہا مرحبا مرحبا
جن کے آنے سے دونوں جہاں سج گئے
اُن پر تَن من فدا مرحبا مرحبا

تعزیت

سانحہ انار کلی لاہور میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں آپ تمام معزز ممبران کو اس دعا کے ساتھ نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پاکستان کو امن کا گہوارہ بنادے اور ہمارے ملک کو ترقی اور خوشحالی عطا فرمائے۔ اس کے بعد میں مولانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہمارے 13 بھائی جو سانحہ انار کلی لاہور میں شہید ہوئے ہیں اور رینجرز کے دو جوان شہید ہوئے ہیں اُن کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات خزانہ، اطلاعات وثقافت اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات خزانہ، اطلاعات وثقافت اور بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پیشتر کہ میں محکمہ بہبود آبادی کی طرف بڑھوں تو محترمہ ذکیہ شاہنواز صاحبہ وزیر بہبود آبادی کی طرف سے request آئی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے جس کی وجہ سے آج وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی اس لئے محکمہ بہبود آبادی کے سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔ پہلا سوال نمبر 2445 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3450 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اور ان کی کوئی intimation بھی نہیں ہے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 740 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی: تاریخی عمارات وثقافت کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*740: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ ثقافت کی کون کون سی تاریخی عمارات اور ادارے موجود ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں حکومت پنجاب ثقافت کے فروغ کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) ضلع وہاڑی میں محکمہ ثقافت نے 13-2012 کے دوران ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے کتنی رقم مختص کی اور اسے کن مقاصد کے لئے کہاں کہاں خرچ کیا گیا؟

(د) ضلع وہاڑی میں محکمہ کی آمدنی کے ذرائع کیا ہیں، 13-2012 میں پچھلے سالوں کی نسبت آمدنی کی شرح کیا تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ ثقافت / پنجاب آرٹس کونسل کی کوئی تاریخی عمارت یا ادارہ موجود نہ ہے۔

(ب) پنجاب کونسل آف دی آرٹس ایکٹ 1975 کی شق نمبر (10)بی کے تحت ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ دفاتر کھولنا کونسل کے مقاصد میں سے ایک ہے اس ضمن میں پنجاب کی تمام ڈویژنوں میں دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اگر حکومت فنڈز مہیا کرے ضلعی سطح پر بھی دفاتر قائم کرنا ہمارے منشور میں ہے۔

(ج) ضلع وہاڑی میں محکمہ ثقافت / پنجاب آرٹس کا کوئی دفتر نہ ہے لہذا ثقافتی سرگرمیوں کے لئے رقم مختص کرنے کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا۔

(د) ضلع وہاڑی میں محکمہ ثقافت / پنجاب آرٹس کا کوئی دفتر / ادارہ نہ ہے اور نہ ہی آمدنی کے کوئی ذرائع ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میرا ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔ جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ ثقافت نے پنجاب کے تمام ڈویژنوں میں اپنے دفاتر قائم کئے ہیں۔ میرا

سوال یہ ہے کہ جو divisional level پر دفاتر قائم ہیں وہ ضلعی level پر ہونے والی سرگرمیوں کو کس طرح handle کرتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو کس طرح accommodate کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ جو میری بہن نے کہا وہ بڑا valid point ہے۔ پنجاب کونسل آف دی آرٹس ایکٹ 1975 کی شق نمبر (10) بی کے تحت ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ دفاتر کھولنا کونسل کے مقاصد میں سے ایک ہے لیکن as such ہمارے ڈویژنل level پر setup موجود ہیں اور ملتان کا جو علاقہ ہے وہاں اس range کے لوگ participate کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں نے پرائیویٹ آرٹ کونسلیں بنائی ہوئی ہیں۔ جیسے یوتھ فیسٹیول میں ملتان کے وہاڑی کے علاوہ دیگر اضلاع سے بھی نوجوانوں، بچوں اور طالبعلموں نے participate کیا تھا۔ ہمارا انشاء اللہ پروگرام ہے کہ اب ہم نے ڈویژنل level سے ڈسٹرکٹ level پر جانا ہے۔ جیسے ہی حکومت پنجاب ہمیں فنڈز فراہم کرے گی تو ہم ڈسٹرکٹ level پر بھی لوگوں کو ہر طریقے سے facilitate کرنا چاہیں گے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب آگیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1521 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ارکان کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1521: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ارکان کی تعداد کیا ہے، ان کے ناموں سے آگاہ کریں اور ان کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ب) موجودہ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے بنک کی ترقی اور منافع کو بڑھانے کے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بنک آف پنجاب کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تمام ارکان گورنمنٹ ریٹائرڈ آفیسرز ہیں؟

(د) بورڈ آف ڈائریکٹرز کو بنک کی طرف سے کتنی گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں اور ان کی مرمت و پٹرول پر 13-2012 کے دوران کتنے اخراجات آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) دی بنک آف پنجاب کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ارکان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1)جناب غفور مرزا	چیئرمین/ڈائریکٹر
2)جناب نعیم الدین	صدر
3)جناب جاوید اسلم	ڈائریکٹر
4)جناب محمد جہانزیب خان	ڈائریکٹر
5)جناب طارق محمود پاشا	ڈائریکٹر
6)جناب خواجہ فاروق سعید	ڈائریکٹر
7)جناب سعید انور	ڈائریکٹر
8)جناب ڈاکٹر عمر سیف	ڈائریکٹر
9)سید مراتب علی	ڈائریکٹر

بنک آف پنجاب کے بورڈ آف ڈائریکٹرز بشمول چیئرمین اور بنک کے صدر کے ارکان کی تعداد گیارہ ہے۔ بنک کے بائی لاز نمبر 19-A کے تحت بنک کے صدر کے علاوہ ڈائریکٹرز کو فی میٹنگ -/25,000 روپے بطور فیس ادا کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں لاہور سے باہر رہائش رکھنے والے ڈائریکٹرز کو میٹنگ میں حاضر ہونے کے لئے سفری سہولیات اور رہائش فراہم کی جاتی ہے۔

جناب غفور مرزا	چیئرمین دی بنک آف پنجاب ہیڈ آفس لاہور کی سہولیات کی تفصیلات
سفری سہولیات	دو عدد گاڑیاں مع ڈرائیور اور استعمال شدہ پٹرول کی اصل رقم کی ادائیگی
طبی سہولیات	ذاتی، زوجہ اور زیر کفالت بچوں کے لئے ہر قسم کی طبی سہولیات، آپریشن، تشخیص برائے امراض، مشورہ معالجین خاص کی سہولتیں حاصل ہیں۔
یوٹیلٹی بلز	پانی، بجلی، گیس اور ٹیلیفون کے ماہانہ بلوں کی اصل رقوم کی ادائیگی
خاطر تواضع الاؤنس	20 ہزار روپے ماہانہ
بونس	بنک/بورڈ کے فیصلے کے مطابق
چوکیدار	بنک کی طرف سے ایک گن مین یا 9 ہزار روپے کی ادائیگی
گھریلو ملازم	ذاتی ملازم کی حیثیت سے ایک ملازم کی تنخواہ کے لئے 9 ہزار روپے کی ادائیگی
موبائل فون	زیادہ سے زیادہ تین ہزار روپے تک ماہانہ کی ادائیگی
ٹیلیفون	زیادہ سے زیادہ تین ہزار روپے تک ماہانہ کی ادائیگی
رہائشی سہولت	بنک کی طرف سے فرنشڈ گھر یا ماہانہ ایک لاکھ روپے کی ادائیگی
لائف انشورنس	دس لاکھ روپے
کلب رکنیت	پنجاب کلب کی ماہانہ فیس کی ادائیگی (موجودہ چیئرمین نے ابھی تک اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھایا)

دیگر کوئی ایسی سہولت جو چیئرمین کی حیثیت سے بنک کی جانب سے دستیاب ہو۔

جناب نعیم الدین خان صدر دی بنک آف پنجاب کی سہولیات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سفری سہولیات	دو عدد گاڑیاں مع ڈرائیور (بنک قوانین کے مطابق)(بنک قوانین کے مطابق گاڑیوں کی مرمت وتبدیلی پرزہ جات پر اٹھنے والے اخراجات کا اصل خرچ)، (بنک قوانین کے مطابق استعمال شدہ پٹرول کی اصل رقم کی ادائیگی) زیر استعمال گاڑیوں کی خریداری بنک قوانین کے مطابق
بنک کے مقاصد کے لئے سفر اور رہائش	اندرون ملک (بزنس کلاس) ہوائی ٹکٹ کا اصل خرچ فائیو سٹار ہوٹل (قیام وطعام)، رہائش کا اصل کرایہ قیام وطعام الاؤنس-/5000 روپے بیرون ملک-/450 امریکی ڈالر روزانہ بشمول قیام وطعام
طبی سہولیات	اندرون اور بیرون ملک علاج معالجہ کی مکمل سہولیات برائے خود، زوجہ اور زیر کفالت بچے یا میڈیکل انشورنس (بنک بورڈ آف ڈائریکٹرز کے فیصلے کے مطابق)
لائف انشورنس	1000,000 روپے
بونس	بنک قواعد وضوابط کے مطابق ریگولر / کارکردگی کی بنیاد پر
موبائل چارجز	بنک قوانین کے مطابق اصل اخراجات پر ادائیگی
گریجویٹی	ملازمت کا ہر سال مکمل ہونے پر ایک بنیادی تنخواہ
خاطر تواضع الاؤنس	اصل اخراجات کے مطابق
کلب رکنیت	(بنک قوانین کے مطابق دو کلبوں کی رکنیت کی سہولت داخلہ فیس (admission fee) اس میں شامل نہیں۔ اصل ماہانہ subscription کی ادائیگی
گھر کی سجاوٹ	بنک ملازمت کا آغاز کرنے پر پہلی ادائیگی چار لاکھ روپے بعد ازاں ہر تین سال بعد ایک ادائیگی
تفریحی چھٹیوں کی ادائیگی	(LFA) سال میں ایک مرتبہ خود اور زوجہ کے لئے بزنس کلاس ہوائی ٹکٹ (لندن اور واپسی) اور دو ہزار امریکی ڈالر فی دورہ بطور سفری اخراجات
گھریلو ملازم	تین ملازمین کی تنخواہ (12 ہزار روپے ماہانہ فی ملازم) یہ سہولت صرف بنک ملازمت کے دوران حاصل رہے گی۔
گاڑی کا قرضہ	بنک قوانین کے مطابق

(ب) موجودہ بورڈ نے بنک کی ترقی اور منافع کو بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اہم اقدامات کئے ہیں:

1. بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل نو۔
2. بنک کے نظام اور ڈھانچے میں تبدیلیاں تاکہ بنک کو جدید خطوط پر چلایا جاسکے۔
3. تمام پالیسیوں پر نظر ثانی اور نئی پالیسیوں کی منظوری واجراء۔
4. سٹیٹ بنک اور دیگر سٹیک ہولڈرز کا اعتماد بحال کرنے کے لئے اقدامات۔

(ج) بنک آف پنجاب کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تمام ارکان گورنمنٹ کے ریٹائرڈ آفیسرز نہیں ہیں۔

(د) بنک کے ڈائریکٹرز صاحبان کو بطور ڈائریکٹرز کوئی گاڑی مہیا نہیں کی جاتی۔ صرف بنک کے چیئرمین اور صدر کو ان کے معاہدہ سروس کے مطابق گاڑیاں فراہم کی جاتی ہیں۔ ان گاڑیوں

پر جولائی 2012 تا جون 2013 کے عرصہ کے دوران مرمت اور پٹرول کی مد میں اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

صدر	دو گاڑیاں
پٹرول	-/695,848 روپے
مرمت	-/259,895 روپے
چیئرمین	دو گاڑیاں
پٹرول	-/590,839 روپے
مرمت	-/147,379 روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ بنک آف پنجاب کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تمام ارکان گورنمنٹ ریٹائرڈ آفیسرز ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ ریٹائرڈ آفیسرز نہیں ہیں اور انہوں نے ان کے ناموں کی فہرست بھی دی ہوئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ ریٹائرڈ آفیسر نہیں ہیں تو پھر یہ کون لوگ ہیں اور ان کا تعلق کن شعبہ جات سے ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جواب ٹھیک ہے کہ یہ تمام لوگ سرکاری ملازمین نہیں ہیں لیکن ان میں کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اس ڈیپارٹمنٹ میں بہت نام کمایا ہے۔ گورنمنٹ نے بنیادی طور پر ان کو اس لئے appoint کیا ہے کہ ان کے تجربہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور یہ بنک بہتر طریقے سے چلایا جا سکے۔ مثال کے طور پر بورڈ آف ڈائریکٹرز میں کچھ ریٹائرڈ لوگ ہیں، ان میں سیکرٹری فنانس بھی ہوتے ہیں اور کچھ لوگ پرائیویٹ اداروں میں سے لئے جاتے ہیں۔ اگر معزز ممبر خصوصی طور پر کسی ایک ممبر کے بارے میں point out کرنا چاہتی ہیں تو بتا دیں انشاء اللہ میں پوچھ کر بتا دوں گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ کن شعبہ جات سے ان کا تعلق ہے کیا یہ ایجوکیشن یا ہیلتھ سے ہیں یا کس ڈیپارٹمنٹ سے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! وہ تمام banking sector سے ہیں جو اس field میں بہت زیادہ تجربہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 4933 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: ان کی طرف سے اطلاع آئی ہے اس لئے ہم ان کا ابھی انتظار کر لیتے ہیں۔ اس سوال کو ان کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2595 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب سیڑھیوں پر نہ ہوں اس لئے ڈاکٹر صاحب کا بھی تھوڑا سا انتظار کر لیتے ہیں۔ اگر وہ وقت پر آ جائیں تو مجھے یہ سوال لینے میں اعتراض نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 4937 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ یہ سوال بھی ان کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4579 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ یہ سوال بھی سر دست pending کیا جاتا ہے۔ باؤ اختر علی صاحب! آپ جناب محمد ارشد ملک کا سوال on his behalf کر لیں اور سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4933 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تھیٹروں میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کے سکرپٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4933: جناب محمد ارشد ملک، (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا تھیٹروں میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کا سکرپٹ کسی ادارے سے منظور کروایا جاتا ہے اگر ہاں تو کس سے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال اور پنجاب کے دیگر شہروں میں ڈراموں میں فحش ڈانس ہوتا ہے اور ذومعنی جملے بولے جاتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارے میں کیا کارروائی کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) پنجاب آرٹس کونسل نے ایک ڈرامہ سکرپٹ سکروٹنی ٹیم تشکیل دی ہوئی ہے جو کہ تمام ڈرامہ سکرپٹ کی سکروٹنی کرتی ہے۔ اس میں کافی نامور نقاد موجود ہیں جو یہ فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ ان ممبران کے پاس ڈرامہ سکرپٹ برائے خواندگی بھجوائے جاتے ہیں جس پر وہ

اپنی تحریری رپورٹ بھیجتے ہیں۔ان کی رائے کے مطابق ڈرامہ سٹیج کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ تشکیل کردہ سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی برائے لاہور ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

الحمرا آرٹس سنٹر بھی ایک نامور ثقافتی ادارہ ہے۔لاہور آرٹس کونسل میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کے سکرپٹ کی سکروٹنی کے لئے نامور مصنف اور ڈرامہ نگاروں پر مشتمل کمیٹی کو سکرپٹ بھجوائے جاتے ہیں،ان کی منظور کردہ رپورٹ کے بعد ڈرامہ سٹیج کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔نیز بیک سٹیج پر دوران ڈرامہ ذمہ دار سٹاف موجود ہوتا ہے تاکہ کسی قسم کی ذو معنی مکالمہ بازی یا فحش ڈانس نہ ہو۔

(ب) ساہیوال اور پنجاب کے دیگر شہروں میں ڈرامہ کی اجازت ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی ہدایت بمطابق مراسلہ نمبر SPL-11/2003-H-2-13 بتاریخ 17۔نومبر 2013 کے تحت منظور شدہ کمیٹی سنسر ریہرسل دیکھنے کے بعد ڈرامے کو سٹیج کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ سنسر ریہرسل کے دوران اگر ڈرامہ میں کوئی نازیبا/ فحش اور ذومعنی جملے محسوس ہوں تو ان کو ختم کر دیا جاتا ہے اور اس کی اجازت نہیں دی جاتی۔تاہم دوران ڈرامہ فحش ڈانس اور ذومعنی جملے علم میں آئیں تو مروجہ SOP کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) دوران ڈرامہ اگر کوئی فحش ڈانس اور ذومعنی جملہ حکومت کی مقرر کردہ مانیٹرنگ / ویجیلنس کمیٹی جو متعلقہ ڈی سی او کے زیر نگرانی کام کرتی ہے، کے علم میں آئے تو وہ اس کی رپورٹ متعلقہ ڈی سی او کرتے ہیں۔متعلقہ ڈی سی او ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق ہوم ڈیپارٹمنٹ کو اس فنکار اور تھیٹر کے خلاف مناسب کارروائی کے لئے درخواست بھیجتا ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ بحیثیت مجاز اتھارٹی کارروائی عمل میں لاتا ہے، جو آرٹسٹ کی پابندی اور تھیٹر کی بندش ہوتی ہے۔کونسل کی ذمہ داری سکرپٹ سکروٹنی تک محدود ہے۔ لاہور میں ڈرامہ کی اجازت ہوم ڈیپارٹمنٹ جبکہ دوسرے اضلاع میں ڈرامہ کی اجازت کا این او سی متعلقہ ڈی سی او جاری کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں حکومت جو بھی حسب ضابطہ کارروائی کرنے کی ہدایت جاری کرتی ہے، لاہور آرٹس کونسل میں اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ سوال ہے کہ انہوں نے جز (الف) میں کہا ہے کہ ایک سکروٹنی کمیٹی سکرپٹ کی سکروٹنی کر کے اسے پاس کرتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس سکروٹنی کے باوجود بھی ڈرامہ تھیٹروں میں سکرپٹ سے ہٹ کر اور جو ذومعنی جملے بولے جاتے ہیں اس پر ان تھیٹروں یا ان لوگوں کے خلاف آج تک جو کوئی ایف آئی آر درج کی گئی ہو اور جو کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہو کیا اس کا ریکارڈ آپ کی table پر یا ایوان میں دیا جا سکتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! باؤ اختر صاحب کا سوال بڑا valid ہے۔ اس میں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری ایک سکرپٹ کمیٹی موجود ہے اور اس میں وہ لوگ ہیں جو بڑے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! مجھے آپ کی آدھی بات سمجھ آ رہی ہے اور آدھی نہیں آ رہی۔ آپ دوسرے مائیک پر چلے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری ایک کمیٹی موجود ہے اور اس کمیٹی میں وہ لوگ ہیں۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کی آدھی بات مجھے سمجھ آ رہی ہے اور آدھی سمجھ نہیں آ رہی لہذا آپ دوسرے مائیک پر تشریف لے جائیں کیونکہ اس مائیک میں کوئی گڑبڑ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! کیا آواز نہیں آ رہی؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! صحیح آواز نہیں آ رہی۔ اس مائیک کو چھوڑ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ باؤ اختر علی صاحب کا point بہت valid ہے اس کے لئے ہمارا جو procedure ہے اس کے لئے ہماری سکرپٹ کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کون سی کمیٹی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سکروٹنی کمیٹی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ کون سی کمیٹی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ سکروٹنی کمیٹی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اچھا سکروٹنی کمیٹی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جب بھی کسی ڈرامے کا سکرپٹ بنتا ہے تو اس ڈرامے کی permission سے پہلے اس سکرپٹ کو کمیٹی دیکھتی ہے۔ اگر اس میں خدانخواستہ کوئی ایسی نازیبا حرکات یا فحش جملوں کا استعمال کیا گیا ہو تو کمیٹی کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے وہ اس سکرپٹ کو ختم کر دیتی ہے۔ اس کمیٹی میں بہت سینئر لوگ ہیں وہ اس ڈرامے کے سکرپٹ کو دیکھتے ہیں اور اگر خدانخواستہ۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ جن لوگوں نے خلاف ورزی کی ہے ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل ان کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے لئے ان پر پابندی لگا دی جاتی ہے کہ وہ ڈراموں میں participate نہیں کر سکتے۔ اگر خدانخواستہ کوئی زیادہ serious issue ہو تو پھر تھانے میں ایف آئی آر بھی درج کروا دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہی تو وہ پوچھ رہے ہیں جو اب آپ بتا رہے ہیں کہ کس کے خلاف کارروائی کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہوم ڈیپارٹمنٹ اس کو دیکھتا ہے اور divisional level پر کمشنر صاحب اس کمیٹی کے چیئرمین ہوتے ہیں۔ اس کمیٹی میں ایک ممبر ڈی سی او، مقامی آرٹ کونسل اور امن کمیٹی کا بھی ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ وہ کمیٹی دیکھتی ہے اگر خدانخواستہ وہاں پر کوئی مسئلہ ہو تو وہ فوری طور پر اس کی complaint کرتے ہیں، پھر بذریعہ ہوم ڈیپارٹمنٹ ہم اس پر ایکشن لیتے ہیں۔ ان کی جزاو سزا کا عمل under process ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میرے پاس بھی ابھی تک ان کے سوال کا جواب نہیں پہنچا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ان کا جو سوال ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ وہ valid ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اگر آج تک آپ نے کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے تو اس بارے ہمیں اور اس ایوان کو بتادیں صرف اتنی سی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل ان کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔ اس سوال میں یہ شامل نہیں تھا لہذا یہ نیا سوال بنتا ہے۔ میں انشاء اللہ تمام information باؤ صاحب کو پہنچا دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جن کو میں نے پہلے اجازت دی ہے ان کو پہلے سوال کر لینے دیں اور پھر اس کے بعد آپ کی باری آئے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل جیسا کہ باؤ صاحب نے کارروائی کے بارے پوچھا ہے تو گوجرانوالہ میں ہم نے بابر علی اور عتیق کو سزا دی ہے اسی طرح فیصل آباد اور جڑانوالہ میں صوم چودھری کو سزا دی گئی اور منزا تھیٹر کو ہم نے پندرہ دن کے لئے ban کر دیا ہے۔ نشاط تھیٹر میں کنول شہزادی اور راشد کمال پر چار دن کے لئے پابندی لگا دی گئی اور further راولپنڈی میں کوئی تھیٹر نہیں ہے۔ ملتان، دنیاپور، میلسی، اور کہروڑ پکا میں نینا چودھری کو ban کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! چلیں، بس ٹھیک ہے ہمیں پتا چل گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جزا و سزا کا فارمولا موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! باقی جو باؤ صاحب propose کریں گے وہ ہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بڑی تفصیل بیان کی ہے۔[******]

جناب سپیکر: یہ الفاظ جن میں چٹ کا ذکر کیا گیا ہے ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر کسی تھیٹر کے یا فنکار کے خلاف سکرپٹ سے ہٹ کر جو ذو معنی جملہ جات بولے جاتے ہیں ان کے خلاف اگر کوئی کارروائی کی ہے ان کی documentations ایوان کی میز پر آ گئی ہیں یا وہ نہیں آئیں؟

جناب سپیکر: باؤ صاحب! اب جناب ارشد ملک صاحب خود تشریف لے آئے ہیں اصل میں یہ ان کا ہی سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس سوال میں کیونکہ یہ demand نہیں تھی لیکن پھر بھی میں نے ایک لسٹ آپ کو مہیا کر دی ہے۔ اس کے علاوہ further information باؤ صاحب point out کر دیں تو وہ ہم مہیا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: باؤ صاحب! آپ نے پہلے سوال میں لکھ کر نہیں پوچھا ہے اگر particular آپ یہ سوال پوچھتے تو پھر اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو دے سکتے تھے۔ جی، ارشد ملک صاحب! یہ سوال آپ کا ہے اس کا نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4933 ہے۔

جناب سپیکر: ارشد صاحب! اس پر بہت سے ضمنی سوال ہو چکے ہیں اور اب آپ دیکھ لیں کہ کیا کرنا ہے کیونکہ آپ کا سوال ہے۔ جو پوچھنا چاہتے ہیں آپ پوچھ لیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! جن کا سوال ہے وہ آ گئے ہیں۔ میں آپ کو کسی اور سوال پر ضمنی دے دوں گا۔ چلیں آج آپ کو ایک ضمنی سوال دے دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے راؤ صاحب کا ضمنی سوال لے لیں۔ میں اس کے بعد کر لوں گا۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! وہ انہوں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! نہیں بتایا گیا ہے، میں ٹوٹل ان کی تعداد پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! ٹوٹل تعداد پوچھنے کے لئے fresh question دیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! یہ نیا سوال نہیں بنتا ہے۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! نہیں، نیا سوال دیں پھر اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ بھی کچھ کہنا چاہ رہے ہیں، اب ارشد ملک صاحب کی اجازت کے بغیر کام نہیں کام چلے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ارشد صاحب اگلا سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! میری بات سنیں۔ ارشد صاحب کا سوال ہے ان کو بات کر لینے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ اگلا سوال کر لیں ان کا آگے بھی ایک سوال ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! نہیں، ابھی نہیں ہے انہوں نے ابھی کوئی سوال ہی نہیں کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ راستے میں دھند تھی جس کی وجہ سے میں late ہو گیا ہوں۔

جناب سپیکر: ارشد صاحب! ہم نے اس سوال کو آپ کے انتظار میں رکھ لیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور بھی آپ کا سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جو جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ارشد صاحب! کون سا جز ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ ڈرامہ سٹیج کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ تشکیل کردہ سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی برائے لاہور ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مجھے ابھی تک کوئی ایسا مواد نہیں ملا جس کو دیکھ کر پتا چل سکے کہ انہوں نے کیا تفصیل فراہم کی ہے۔ وہ اگر یہ ایوان کو بتا دیں تو بہت مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو تتمہ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جو ملک صاحب نے فرمایا ہے ہم یہ عرض کر رہے ہیں کہ ڈرامہ سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ ہر divisional level

پر پہلے ڈرامے کے سکرپٹ کو دیکھتی ہے اور اگر کوئی خدانخواستہ اس کی violation کرے تو کمیٹی کے پاس اختیار ہوتا ہے کہ وہ ان فقرات کو سکرپٹ سے نکال دے۔ جب کوئی ڈرامہ چل رہا ہوتا ہے اور اس موقع پر اگر کوئی فحش جملوں کا استعمال کرتا ہے تو اس پر علیحدہ ایکشن لیا جاتا ہے۔

جناب ابو حفص غیاث الدین: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: غیاث الدین صاحب! پہلے جن کا سوال ہے ان کو تو بات کرنے دیں۔ وہ بہت دوڑ لگا کر آئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ملک صاحب نے further کہا ہے کہ parameters ہیں اور ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: غیاث الدین صاحب! آپ ملک صاحب کے بعد سوال کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں مسز پروین ملک صاحبہ ہیں چودھری رحمت علی رازی صاحب ہیں جو کہ بہت سینئر کالم نگار ہیں، انتخاب حنیف اور انتخاب رسول صاحب اس میں شامل ہیں، یہ تقریباً دس لوگوں کی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ اس کا ایک process ہوتا ہے اور اس کے بعد ان کو permission دی جاتی ہے اور further اگر ملک صاحب ہمیں کوئی proposal دینا چاہتے ہیں تو بالکل ہم ان کی proposal پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے لیکن اصل میں سوال کچھ اور ہے اور جواب کچھ اور دیا جا رہا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ جز (ب) میں، میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال اور پنجاب کے دیگر شہروں میں چلنے والے ڈراموں میں فحش ڈانس ہوتا ہے اور ذومعنی جملے بولے جاتے ہیں اس حوالے سے انہوں نے کیا کوئی اقدام کیا ہے یا کر رہے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کہ ساہیوال میں جو سکروٹنی کمیٹی اس سارے نظام کو دیکھتی ہے اس نے اب تک کتنے ڈرامے دیکھے ہیں اور اس کو دیکھ کر کیا ایکشن لیا گیا ہے وہ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جو بات ملک صاحب فرما رہے ہیں کہ ساہیوال ہو یا پنجاب کے دیگر شہر ہوں ہر divisional level پر سکروٹنی کمیٹی موجود

ہے اور موقع پر جب فحش جملے بولے جاتے ہیں تو جو کمیٹی بنی ہوئی ہے اس کمیٹی میں ڈی سی او صاحب ممبر ہیں، امن کمیٹی کا ممبر ہے ، وہاں کی آرٹ کونسل کا ممبر ہے اور کمشنر صاحب کا نمائندہ ہے تو وہ written by complaint ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھیجتے ہیں اور پھر اس کے بعد ہم اس کے خلاف ایکشن بھی لیتے ہیں اور جو آرٹسٹ participate کرنے والے ہوتے ہیں ان کو بھی سزا دی جاتی ہے۔ ساہیوال میں further فی الحال کوئی ایسا تھیٹر نہیں چل رہا جس کی کوئی complaint آئی ہو لیکن اگر ملک صاحب کوئی چیز point out کرتے ہیں تو بالکل ہم اس issue کو resolve کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جہاں پر بھی کوئی complaint آتی ہے ہم اس کے خلاف ایکشن لیتے ہیں۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ وہاں موقع پر بھی موجود ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے کچھ دیکھا ہے تب ہی بات کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ point out کر دیں تاکہ ان کے سوال کا ہم جواب دے سکیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب چونکہ پنجاب کے مالک ہیں تو انہوں نے as usual ایک یونیورسل سا جواب جو گھڑا ہوتا ہے وہ دے دیا ہے۔ بدقسمتی ہے کہ ان کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ ساہیوال کا فرینڈز تھیٹر فحش حرکات کی وجہ سے ڈی سی او ساہیوال نے seal کیا ہوا ہے۔ چلیں یہ بھی بتا دیں کہ وہ کتنے عرصے سے seal ہے اور کس کمیٹی نے وہ کارروائی کی ہے؟ ہمارے وہاں کے رہائشی لوگوں نے بارہا مرتبہ درخواستیں دی ہیں کہ یہاں پر فحش حرکات ہوتی ہیں لہذا یہ صرف یہی بتا دیں کہ اس کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سوال کا جز (ب) پڑھ لیا جائے جس میں انہوں نے پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال اور پنجاب کے دیگر شہروں میں چلنے والے ڈراموں میں فحش ڈانس ہوتا ہے اور ذومعنی جملے بولے جاتے ہیں" میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہر ضلع میں ڈی سی او صاحب اس کو check کرنے کے پابند ہیں اور گورنمنٹ کی آرٹس کونسلوں میں سٹیج ڈرامہ نہیں ہوتا۔ ہم پرائیویٹ والوں کو بھی check کرتے ہیں جیسے ملک صاحب نے ابھی point out کیا ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ڈی سی او اور آرٹس کونسل کا نمائندہ جہاں بھی سٹیج ڈرامہ ہوتا ہے اس کو check کرتے ہیں اور complaint آنے کے بعد اس پر action بھی لیا جاتا ہے۔ جیسے ملک صاحب نے خود فرمایا کہ وہاں پر فحش جملے بولے جاتے تھے تب

ہی ڈی سی او صاحب نے اس پر action لیا ہے۔ چونکہ وہ گورنمنٹ کا نہیں بلکہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے لیکن گورنمنٹ کی کمیٹی ان کو دیکھتی ہے اور اس پر عمل ہوتا ہے۔ مزید ملک صاحب ہمیں بتائیں کہ اس کے خلاف کیا action لینا ہے تو وہ ہم لینے کے لئے تیار ہیں؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مولانا صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایک اور بات سن لیں پھر مولانا صاحب سوال کر لیں کیونکہ اُن کا بھی حق ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمادیا کہ وہ پرائیویٹ تھا جو بند ہو چکا ہے۔ کیا ساہیوال کے شہریوں کو بھی ایسی تفریح فراہم ہو سکتی ہے جیسے لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان اور فیصل آباد میں ہے؟ جس ادارے کے behalf پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب بات کر رہے ہیں، کیا یہ ساہیوال میں ایسی تفریح وغیرہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ وہاں پر جناح ہال بھی موجود ہے اور ان کے ادارے نے وہاں پر ڈائریکٹر بھی تعینات کیا ہوا ہے لیکن وہاں پر ایسی کوئی activity نہیں ہو رہی لہذا یہ بتادیں کہ اس پر کب تک implement کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر ہماری آرٹس کونسلیں موجود ہیں لیکن جیسے ہی وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے ساہیوال ڈویژن بنایا ہے تو وہاں پر آرٹس کونسل کا بھی arrange کیا گیا ہے۔ وہاں پر تقریباً پندرہ سو سے دو ہزار سیٹوں پر مشتمل بہت اچھا اور خوبصورت آرٹس کونسل کا ہال ہے جہاں پر ہمارا عملہ موجود ہے۔ ہر جگہ پر ہماری monthly activities گورنمنٹ کے issues کو highlight کرنے، culture کو promote کرنے اور صوفی ازم کو promote کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ وہاں پر ایجوکیشن، ہیلتھ اور ڈینگی کے seminars بھی ہوتے ہیں۔ جیسے ملک صاحب نے فرمایا ہے ساہیوال تو ہمارا شہر ہے جب گورنمنٹ نے اس کو ڈویژن بنایا ہے تو further بھی ہم انشاء اللہ ساہیوال کو لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد کے status کے مطابق لائیں گے۔ ہمارے پروگرام routine کے مطابق وہاں پر ہوتے ہیں جبکہ مزید ہم ان پروگراموں کو highlight کرنے کے لئے تیار ہیں اور انشاء اللہ وہاں کی community کے points کو آگے لے کر بڑھیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مولانا غیاث الدین صاحب! آپ ضمنی سوال کی طرف آئیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کا سوال ذرا غور سے سنئے گا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کے اندر انہوں نے جواب دیا ہے کہ "تاہم دورانِ ڈرامہ فحش ڈانس اور ذو معنی جملے علم میں آئیں تو مروجہ SOP کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔" الحمد للہ ہمارا ملک اسلامی ملک ہے اور اس کا آئین بھی اسلامی ہے۔ کیا اسلامی ملک کے اندر کسی عورت کا مردوں کے سامنے آکر ڈانس کرنا چاہے وہ فحش ہو یا غیر فحش، کیا یہ از روئے شرع جائز ہے؟

جناب سپیکر: اب اس کا فتویٰ تو آپ ہی دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! مولانا صاحب کے تحفظات بڑے جائز ہیں کیونکہ ہم سب مسلمان ہیں اور ہمارا اسلامی ملک ہے لیکن as such جو parameters بنے ہوئے ہیں یا ایکٹ بنا ہوا ہے اسی کو چلا رہے ہیں۔ مزید ہم چاہتے ہیں کہ اس میں تبدیلی لائی جائے تاکہ family members بیٹھ کر ڈرامے دیکھ سکیں۔ یہ ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، ہم اِن کی خواہش کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہیں اور انشاء اللہ ہماری کوشش ہو گی کہ یہی parameters جو مولانا صاحب کے ہیں انہی پر ہم عمل کر سکیں۔ شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ادھر بھی بڑی دیر سے ضمنی سوال لینا چاہ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر ملک صاحب کوئی خصوصی شفقت فرما دیں تو میں سوال کر لوں؟

جناب سپیکر: میں آپ کو بتا دوں کہ انہوں نے ٹیلیفون کیا تھا کہ میرا سوال pending کر دیا جائے کیونکہ میں راستے میں ہوں اور پہنچ رہا ہوں۔ ہم نے اس لئے ان کو ٹائم دیا ہے اور ابھی ایک مزید سوال ان کا بقایا بھی ہے۔ آپ کا آگے کوئی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان کے بعد آخری ضمنی سوال کر لوں گا۔

جناب سپیکر: کتنے ضمنی سوال اس پر کرنے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ "دورانِ ڈرامہ اگر کوئی فحش ڈانس اور ذو معنی جملہ حکومت کی مقرر کردہ Monitoring/Vigilance Committee جو متعلقہ ڈی سی او کے زیر نگرانی کام کرتی ہے، کے علم میں آئے تو وہ اس کی رپورٹ متعلقہ ڈی سی او کو کرتی ہے۔" میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں Monitoring/ Vigilance Committee کا ذکر ہے، یہ کمیٹی کون بناتا ہے، کیا یہ اضلاع میں مستقل ہوتی ہے یا ڈرامے کے لئے ہی مخصوص بنتی ہے اور اس کے جو ممبران ہوتے ہیں ان کی کوئی qualification ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ذرا لمبا ہے تو آپ سوچ سمجھ کر جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! کمیٹی کسی ایک ڈرامے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ مستقل ہوتی ہے۔ اس کے parameters یہ ہیں کہ ڈی سی او صاحب نے جب کسی ڈرامے کی permission دینی ہوتی ہے تو جب وہاں پر complaint آتی ہے تو ڈی سی او صاحب اس پر فوری action لیتے ہیں پھر ہوم ڈیپارٹمنٹ کو further action کے لئے recommend کر دیتے ہیں۔ چودھری صاحب نے جو پوچھا ہے تو اس حوالے سے کمیٹی میں ڈی سی او صاحب کا ایک نمائندہ سینئر گورنمنٹ آفیسر ہوتا ہے، ہماری آرٹس کونسل کا ڈائریکٹر اور متعلقہ شہر کی امن کمیٹی کا سینئر ممبر ہوتا ہے۔ کمیٹی اپنی observation تحریری بھیجتی ہے تب ہوم ڈیپارٹمنٹ اس پر action لیتا ہے۔ جو چیزیں میرے سب بھائی point out کر رہے ہیں ہم انشاء اللہ ان کو ملحوظِ خاطر رکھیں گے کیونکہ ہمارے SOPs یا rules میں یہ ہے کہ action ہوم ڈیپارٹمنٹ نے لینا ہے جبکہ ہماری آرٹس کونسل اس پر direct action لے سکتی ہے اور نہ ہی ان کے خلاف ہم ایف آئی آر درج کراتے ہیں۔ یہ parameters ہیں جو already بنے ہوئے ہیں۔ باقی ہماری کمیٹیاں permanent ہوتی ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: ملک صاحب! اب آپ اگلے سوال پر آ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس کے related صرف ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس سوال پر آپ نے دس ضمنی سوال کروا لئے ہیں۔ آپ نے بھی کئے ہیں اور دوسروں نے بھی کئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے آخری سوال ہی کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جیسے admit کیا ہے کہ ساہیوال الحمدللہ ڈویژن بنا ہوا ہے۔ یہ آج سے نہیں بلکہ 09-2008 سے ساہیوال ڈویژن بنا ہوا ہے۔ وہاں پر آرٹس کونسل موجود ہے تو انہوں نے وہاں پر کتنے arrangements کئے ہیں جیسے انہوں نے خود admit کیا ہے کہ وہاں پر بہت اچھا ہال بنا ہوا ہے اور ان کے افسران بھی موجود ہیں تو وہ وہاں پر کیا کام کر رہے ہیں کیونکہ وہاں پر ایسی کوئی activity نہیں ہو رہی، یہ صرف اس کی کوئی date دے دیں کہ یہ کب سے start کر دیں گے تاکہ ہمارے ساہیوال والوں کو ہفتہ وار یا ماہانہ کوئی تفریح مل سکے؟

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ملک صاحب کا point بڑی اہمیت کا حامل ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اتنا بڑا ہال اور گورنمنٹ کا عملہ ہونے کے بعد وہاں پر delivery ہونی چاہئے۔ وہاں پر مقامی نمائشیں لگتی ہیں، ایجوکیشن کے پروگرام اور ڈینگی کے seminars ہوتے ہیں لیکن ان کا جو point ہے اس حوالے سے جیسے لاہور یا فیصل آباد میں پروگرام ہوتے ہیں اسی level اور status پر ہم انشاء اللہ اسی مہینے سے ساہیوال کی آرٹس کونسل کو لے آئیں گے۔ میں ملک صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری توجہ دلائی ہے کیونکہ میں نے وہاں پر physically خود visit کیا تھا اور انشاء اللہ ہم ان کی خواہش کے مطابق وہاں پر پروگرام کا آغاز کر دیں گے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان کا بڑا مشکور ہوں۔ وہاں پر کوئی پروگرام پارلیمانی سیکرٹری صاحب خود شروع کروائیں تاکہ علاقے کو پتا چلے کہ یہ بڑی محنت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگلا سوال میں on his behalf لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کس کے behalf پر لینا چاہتے ہیں۔۔۔؟ وہ تو موجود ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: ڈاکٹر وسیم اختر صاحب کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ ملک ارشد صاحب کا سوال ہے۔ ملک صاحب! آپ کا اگلا سوال بھی ہے جو pending کیا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4937 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ اطلاعات سے متعلقہ تفصیلات

*4937: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اطلاعات کو 12-2011 اور 14-2013 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا۔ کتنی رقم ٹی اے / ڈی اے اور سرکاری گاڑیوں کی مرمت وتیل پٹرول کی مد پر خرچ ہوئی؟

(ب) محکمہ کے پاس اس وقت کتنی گاڑیاں ساہیوال میں موجود ہیں اور یہ کن افسران کو دی گئی ہیں، ان کے سال 12-2011 اور 14-2013 کے اخراجات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس ساہیوال کو سال 12-2011 میں تنخواہوں کی مد میں مبلغ 5202500/۔ اور متفرق اخراجات میں مبلغ 470440/۔ روپے فراہم کئے گئے اسی طرح سال 14-2013 میں تنخواہوں کی مد میں 2390800/۔ اور متفرق اخراجات میں مبلغ 461700/۔ روپے فراہم کئے گئے۔

مذکورہ بالا دفتر نے ٹی اے ڈی اے اور سرکاری گاڑی کی مرمت وتیل اور پٹرول کی مد میں درج ذیل رقم خرچ کی۔

برائے سال12۔2011میں اخراجات

i)ٹی اے ڈی اے ۔/24779روپے

ii)سرکاری گاڑی مرمت وغیرہ ۔/9966روپے

iii) تیل وپٹرول ۔/70,000روپے

برائے مالی سال14۔2013میں اخراجات

i)ٹی اے ڈی اے ۔/38610روپے

ii)سرکاری گاڑی مرمت وغیرہ ۔/29995روپے

iii) تیل وپٹرول ۔/147661روپے

(ب) ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس ساہیوال کے دفتر میں اس وقت ایک ہی گاڑی سوزوکی بولان وین ماڈل2001 موجود ہے۔جو کہ ڈپٹی ڈائریکٹر ساہیوال کے زیر استعمال ہے۔

مذکورہ بالا دفتر میں گاڑی کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل برائے مالی سال12۔2011

مالی سال12۔2011میں محکمہ اطلاعات ساہیوال نے گاڑی کی مرمت میں مبلغ ۔/9966 روپے خرچ کئے۔

تفصیل برائے مالی سال14۔2013

مالی سال 14۔2013میں محکمہ اطلاعات ساہیوال نے گاڑی کی مرمت میں مبلغ ۔/29995روپے خرچ کئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری گزارش ہے کہ ڈویژنل انفارمیشن آفس ساہیوال میں تعینات ڈپٹی ڈائریکٹر کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ملک صاحب کا سوال تھا کہ محکمہ کے پاس گاڑیاں کتنی ہیں اور دیگر اخراجات کی تفصیل مانگی تھی لیکن ان کے سوال کہ ڈپٹی ڈائریکٹر کب سے تعینات ہیں تو اس کا جواب۔۔۔

جناب سپیکر: اس سوال پر اس طرح کا ضمنی سوال کرنا ٹھیک نہیں لگتا کیونکہ اس طرح تو انہیں پتا نہیں ہو گا کہ کب، کون اور کتنے عرصہ سے ڈپٹی ڈائریکٹر تعینات ہوئے جب تک آپ سوال خود نہ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 12-2011 میں پٹرول کا خرچہ 70ہزار روپے جبکہ 14-2013 میں ایک لاکھ 47ہزار روپے ہو گیا تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ اس افسر کی کیا activities ہیں کہ ایک سال میں یہ اخراجات دگنا ہو گئے، اس نے ایسا کیا کام کیا اور اس کی کارکردگی کیسی رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ملک صاحب نے فرمایا تھا کہ ڈپٹی ڈائریکٹر کب سے ہیں تو اشفاق صاحب 2007 سے تعینات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے یہ چھوڑ دیا اور آپ نے اس کا جواب خود بخود دینا شروع کر دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! 12-2011 کے متفرق اخراجات ہیں اور اس کے بعد تنخواہیں، پٹرول اور گاڑیوں کی مرمت وغیرہ کی تفصیل جواب میں دی گئی ہے۔ خدانخواستہ کہیں پر کوئی چیز misuse ہوئی ہے، جو ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر ہوتے ہیں وہ پورے ضلع کو دیکھتے ہیں اور حکومت کی جو بھی activities ہوتی ہیں، ہر ڈیپارٹمنٹ کی activities کو انفارمیشن آفیسر نے monitor بھی کرنا ہوتا ہے اور اس کے مطابق خبر بھی اخبار میں دینی ہوتی ہے تو یہ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ گاڑی پر جائیں۔ گاڑی کا پٹرول اور مرمت وغیرہ کے اخراجات حکومت دیتی ہے لیکن یہ اخراجات minimum ہیں کوئی زیادہ نہیں ہیں چونکہ اس نے پورے ضلع میں ڈیوٹی دینی ہوتی ہے اور حکومت کی activities کو highlight بھی کرنا ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ وہ 2007 سے وہاں پر تعینات ہیں اور آپ دیکھیں کہ سات سال ہو گئے ہیں تو کیا ڈویژنل انفارمیشن آفس میں ان کے پاس کوئی ایسا alternate پیدا نہیں ہوا؟ یہ note کرنے والی بات ہے اور ایک وہی افسر صرف پٹرول کی مد میں 70ہزار روپے جو کہ اس جواب کے جز (الف) میں لکھا ہے کہ تیل وپٹرول کی مد میں 70ہزار روپے اور وہی افسر دوسرے سال میں پٹرول کی مد میں ایک لاکھ 47ہزار روپے استعمال کر رہا ہے جبکہ وہی افسر سرکاری گاڑی کی مرمت پر 12-2011 میں -/9966 روپے خرچ کرتا ہے اور اسی گاڑی کی

مرمت پر 14-2013 میں 29995 روپے استعمال ہو رہے ہیں اور ٹی اے ڈی اے کی مد میں ایک سال میں 24 ہزار روپے ہیں جو کہ اگلے سال بڑھ کر 38 ہزار روپے ہو گئے ہیں۔ وہی ضلع ہے اور وہی معاملات ہیں تو یہ کیسے expenditures ہو رہے ہیں یہ تفصیل بتا دیں؟ kindly یہ بھی بتا دیں کہ اس کی جو Government activities ہیں اس میں ایم پی اے اور ایم این اے کی بھی کوریج اس نے کرنی ہوتی ہے کیا اس کی ڈیوٹی میں یہ شامل ہے؟

جناب سپیکر: میں ضمنی سوال میں کیا پوچھوں وہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ملک صاحب نے جو بھی فرمایا وہ ہمارے لئے قابل احترام ہے۔ ٹی اے ڈی اے پورے سال کا 24 ہزار روپے ہے کہ اس نے جہاں پر بھی جانا ہے، اس کے job کی terms & conditions ہوتی ہیں کہ اس کا ٹی اے / ڈی اے کب شروع ہونا ہے، سرکاری گاڑی کی مرمت کے 9966 روپے ایک سال کے ہیں، اسی طرح پٹرول کا خرچہ 70 ہزار روپے تھا جو کہ 12-2011 کے سال میں تھا۔ اب 14-2013 میں ٹی اے / ڈی اے 38 ہزار روپے ہو گیا، گاڑی کی مرمت 29 ہزار ہو گئی اور اب چونکہ پٹرول کی قیمتوں میں تین ماہ میں تقریباً 34 روپے کی ہوئی ہے تو ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ پٹرول کی مد میں نہ صرف ہمارے بلکہ دیگر ڈیپارٹمنٹ کے پٹرول کے اخراجات میں بھی کمی واقع ہو جائے گی۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! 12-2011 میں 24779 روپے ٹی اے / ڈی اے دیا گیا، گاڑی کے پٹرول کا خرچ 70 ہزار روپے آیا جبکہ 14-2013 میں جب مہنگائی کا rate بھی بڑھا اور اس وقت ٹی اے ڈی 38610 روپے کر دیا گیا اور پٹرول کی مد میں ایک لاکھ 1,47,641 روپے کر دیا گیا۔ اگر پٹرول زیادہ استعمال ہوا تھا تو گاڑی کی مرمت اور ٹی اے / ڈی اے میں وہی لکھا گیا جو کچھ 12-2011 میں تھا۔ یہ بنا بنایا کھیل ہے اور یہ چیزیں کرتے ہوئے یہ نہیں دیکھا کہ 14-2013 میں تھوڑا سا اس کو بڑھا ہی لیں۔ صرف پٹرول کی مد میں دُگنا خرچہ کر دیا گیا اور ٹی اے / ڈی اے بھی 38610 روپے کر دیا گیا لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ سوالات کے جواب دیتے وقت ذرا بھی یہ زحمت گوارا نہیں کی جاتی کہ کم از کم figure کو تو ہم صحیح کر لیں تاکہ ہم کسی کو جواب دے سکیں اور یہی وجہ ہے کہ

جواب درست نہ آنے کی وجہ سے یہاں پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران کی دلچسپی کم ہو گئی ہے۔ وہ اس لئے کم ہوئی ہے کہ تمام اداروں کے بروقت، properاور صحیح جواب نہیں ملتے۔ شکریہ

جناب سپیکر: نہیں، اگر کوئی غلط جواب یہاں پر دے گا تو اس کا نوٹس لیا جائے گا۔ آپ ایسے ہی نہ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ڈوگر صاحب نے فرمایا ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ 12-2011 میں ٹی اے / ڈی اے اس اکیلے افسر کا نہیں ہے بلکہ اس آفس کے ملازمین کا بھی ہے۔ وہ جدھر بھی جاتے ہیں اور پورے ضلع میں گھومتے پھرتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ -/24700 روپے ایک سال کے ہیں اور سرکاری گاڑی کی مرمت کا -/9966 روپے خرچہ ہے جبکہ 14-2013 میں understood ہے کہ تنخواہیں بڑھی ہیں تو ٹی اے / ڈی اے بھی بڑھا ہے جو کہ 38ہزار ہو گیا اور سرکاری گاڑی کی مرمت 29ہزار روپے ہو گئی جبکہ تیل وپٹرول ایک لاکھ 47ہزار روپے ہو گیا تو اس کے لئے چیک اینڈ بیلنس کا نظام باقاعدہ موجود ہے اور اس کا آڈٹ ہوتا ہے۔ اگر ہمارے بھائی point out کریں تو اس کو دیکھا جائے گا۔ سرکاری ملازم حکومت کو جوابدہ ہیں اور اگر کہیں پر وہ سرکاری فنڈز کو misuse کریں گے تو انہیں کسی بھی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔ میں اپنے بھائیوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری توجہ دلائی ہے اور اگر کہیں پر کوئی سپیشل پوائنٹ ہو اور فنڈ یا گاڑی کو misuse کیا گیا ہو تو ہم اس پر ایکشن لینے کے لئے تیار ہیں۔ چونکہ یہ ڈیوٹی دن بدن بڑھتی رہتی ہے اور ڈی جی پی آر پنجاب آفس انہیں look after کرتا ہے۔ پنجاب کے 36اضلاع میں ضلعی انفارمیشن آفس ہیں اور کبھی کبھار انہیں میٹنگ کے لئے لاہور بھی آنا پڑتا ہے جبکہ دوسرے اضلاع میں بھی جاکر attend functions کرنے پڑتے ہیں لیکن یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام حکومتی نمائندوں اور وزیراعلیٰ کی ٹیم کے نمائندوں سے رابطہ بھی رکھیں اور ان سے گائیڈ لائن بھی لیں تاکہ ڈیپارٹمنٹ کی promotion صحیح طریقے سے deliver کر سکیں۔ انشاء اللہ ہم اپنے بھائیوں کی proposals سے مستفید ہوں گے اور جو سرکاری ملازم گاڑی یا ٹی اے ڈی اے کو misuse کرے گا تو اس کے خلاف ضرور پیڈا ایکٹ کے مطابق کارروائی ہو گی اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ملازمین بیش بہا ہوتے ہیں، پتا نہیں کتنے ہوتے ہیں تو kindly یہ بتا دیں کہ ساہیوال میں کتنا عملہ ہے جس کا یہ ٹی اے / ڈی اے 12-2011 اور 14-2013 میں ڈالا گیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ particular کسی ایک کا پوچھیں تو وہ بتائیں، مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ وہ ایسے کس طرح بتا سکیں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسی سٹاف کا بتا دیں۔

جناب سپیکر: یہ تو انہوں نے لکھ دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ملک صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ہمارے ڈی او انفارمیشن کا نام عقیل اشفاق ہے جو کہ 2007 سے تعینات ہیں۔ فوٹو گرافر ایک ہے جو کہ 2010 سے تعینات ہے، رمضان ناصر 2007 سے ہے، بشیر احمد سینئر کلرک، ظہور احمد جونیئر کلرک، غلام مرتضیٰ ڈرائیور، ایک نائب قاصد اور ایک ڈاک رنر ہے۔ یہ کل آٹھ لوگ ہیں جو پورے ضلع کو چلاتے ہیں اور حکومت، وزیراعلیٰ کے جو پروگرام ہیں ان کو highlight کرنے کے لئے اپنا role بھی play کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام ڈیپارٹمنٹس کو اچھے طریقے سے دیکھیں اور ان کی projection کو highlight کریں اور وہاں پر جو عوامی نمائندے ہیں ان سے رابطہ بھی رکھیں تو یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے آٹھ ملازم ہیں جن کا یہ ٹی اے / ڈی اے ہے اور یہی گاڑی استعمال کرتے ہیں اس کے علاوہ کوئی further ہو تو ہم بالکل جوابدہ ہیں لیکن ہماری کوشش ہو گی کہ ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کا role اچھے طریقے سے لوگوں کے سامنے پیش کریں۔

انشاءاللہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ نے ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا سوال pending کیا تھا۔

جناب سپیکر: اس کا نمبر کیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2595 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایما پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لوکل فنڈ آڈٹ میں آڈیٹرز کی سنیارٹی، پروموشن و دیگر تفصیلات

*2595: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لوکل فنڈ آڈٹ(LFA)اورtreasuryڈیپارٹمنٹ دونوں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ونگز ہیں اور سول سرونٹ ایکٹ1974دونوں ونگز پر یکساں لاگو ہیں؟

(ب) اگر ایسا ہے توtreasuryکی طرح لوکل فنڈ آڈٹPIPFAکوالیفائیڈ آڈیٹرز کی سنیارٹی لسٹ امتحان پاس کرنے کے بعد کیوں جاری نہیں کرتا، اگر آڈیٹرز کے لئے ترقی کی بنیادPIPFAکا امتحان ہے تو PIPFAکوالیفائیڈ آڈیٹرز کی سنیارٹی لسٹ میں پروموشن کے لئے کوالیفائیڈ ہونے کی تاریخ کا ذکر کیوں نہ ہے جبکہ treasury ونگ میں ایسا ہو رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ LFAمیں سولہ آڈیٹرز جوPIPFAکوالیفائیڈ ہیں ان کو کرنٹ چارج پر گریڈ17میں لگادیا گیا تھا کہ ان کے علاوہ پروموشن کا کوئی اور اہل نہ تھا جبکہ انہیں ایک سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود ریگولر نہ کیا گیا، کیوں اور LFAاورDPCکی تاریخ 13۔07۔17 مقرر ہوئی تو اس کو جان بوجھ کر ملتوی کر دیا گیا اور حال ہی میں سات نئے کوالیفائیڈ ہونے والے آڈیٹرز کو پہلے سے کوالیفائیڈ کی اکثریت سے سینئر کر دیا گیا جبکہ یہ اس میں شامل بھی نہ تھےtreasuryمیں ایسا کیوں نہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ آڈیٹرز سے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی پروموشن کے لئےPIPFAپاس کرنا ضروری ہے اگر ایسا ہے تو2011میں امتحان پاس کرنے والا ترقی کے لئے اہل ہوگا یا 2013میں پاس کرنے والا؟

(ہ) LFAآڈیٹرز کی سنیارٹی ڈویژن levelپرmaintainہوتی ہے اگر ایسا ہے تو ایک ڈویژن کے آڈیٹرز کو دوسرے ڈویژن سے کیسےcompareکیا جا سکتا ہے جبکہ دونوں کی میرٹ لسٹ PPSCجاری کرتا ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ LFAمیں2012۔01۔31 سے آڈیٹرز کی پروموشن کے کیسز زیر التواء ہیں جبکہtreasuryونگ میں ایسا نہ ہے؟

(ز) کیا ڈی پی سی سے پہلے کوالیفائیڈ آڈیٹرز کیtentativeسنیارٹی لسٹ جاری کی جاتی ہے اگر ایسا ہے توLFAکی ملتوی ہونے والی اور آئندہ ہونے والی ڈی پی سی کے لئے ایسا کیوں نہ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) یہ درست ہے کہ لوکل فنڈ آڈٹ(LFA)اورtreasuryڈیپارٹمنٹ دونوں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ونگز ہیں اور سول سرونٹ ایکٹ1974دونوں ونگز پر یکساں لاگو ہے۔

(ب) Treasury ڈیپارٹمنٹ میں PIPFA پاس کرنے کے بعد کوئی سنیارٹی لسٹ جاری نہیں کی جاتی لہذا لوکل فنڈ آڈٹ میں بھی PIPFA کوالیفائیڈ آڈیٹرز کی سنیارٹی لسٹ علیحدہ سے جاری نہیں ہوتی بلکہ سنیارٹی لسٹ صرف بھرتی کی تاریخ کی بنیاد پر جاری کی جاتی ہے۔ یہ درست ہے کہ آڈیٹرز کے لئے ترقی کی بنیاد PIPFA کا امتحان ہے۔ سنیارٹی لسٹ میں پروموشن کی پچھلی ترقی کی تاریخ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ سولہ آڈیٹرز جو کہ PIPFA کوالیفائیڈ تھے ان کو ایک سال کے لئے کرنٹ چارج پر گریڈ 17 میں لگایا گیا۔ یہ بات درست نہ ہے کہ ان کے علاوہ کوئی اور پروموشن کا اہل نہ تھا۔ جہاں تک DPC کی تاریخ کا تعلق ہے جو کہ 2013-07-17 مقرر کی گئی تھی اس کو اس لئے ملتوی کیا گیا کہ PIPFA کوالیفائیڈ آڈیٹرز کے آپس میں سنیارٹی پر اختلافات تھے اس کے علاوہ ان کو پروموشن کے قانون پر بھی اختلاف تھا۔ لوکل فنڈ آڈٹ (LFA) کے سروس رولز جو کہ سول سرونٹس ایکٹ 1974 کے عین مطابق ہیں کے مطابق سنیارٹی کم فٹنس کی بنیاد پر پروموشن ہوتی ہے جبکہ کچھ آڈیٹرز نے اس سے اختلاف کیا لہذا DPC جان بوجھ کر ملتوی نہ کی گئی تھی۔

(د) یہ بات درست ہے کہ آڈیٹرز سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی پروموشن کے لئے PIPFA پاس کرنا ضروری ہے لیکن پروموشن صرف اور صرف سروس رولز کے عین مطابق ہوتی ہے۔ لوکل فنڈ آڈٹ کے سروس رولز کے مطابق پروموشن سنیارٹی کم فٹنس کی بنیاد پر ہی ہوتی ہے نہ کہ امتحان پاس کرنے کی تاریخ سے۔

(ہ) لوکل فنڈ آڈٹ LFA میں آڈیٹرز کی دو appointing authorities ہیں یعنی اگر آڈیٹر پراونشل ڈائریکٹوریٹ میں بھرتی ہوتا ہے تو اس کی اتھارٹی پراونشل ڈائریکٹر ہے لیکن اگر آڈیٹر کسی ڈویژن میں بھرتی ہوتا ہے تو اس کی اتھارٹی ڈویژنل ڈائریکٹر ہے۔ لہذا آڈیٹرز کی سنیارٹی لسٹ اس کی مجاز اتھارٹی جاری کرتی ہے۔ سینارٹی لسٹ بناتے وقت میرٹ لسٹ Date of Joining اور Date of Birth کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن جب آڈیٹرز PIPFA کا امتحان پاس کر لیں تو ان کی پروموشن بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوتی ہے اور یہ پنجاب level پر ہوتی ہے نہ کہ ڈویژنل لہذا آڈیٹرز کی سنیارٹی لسٹ کو پنجاب level پر یکجا کیا جاتا

ہے۔ جس کے مطابق پھر پروموشن ہوتی ہے۔PPSC صرف ان آڈیٹرز کی لسٹ جاری کرتا ہے جو ان کے ذریعے بھرتی کئے جاتے ہیں۔

(و) یہ درست ہے کہ LFA میں آڈیٹرز کی پروموشن کے کیسز التواء میں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ PIPFA کوالیفائیڈ آڈیٹرز نے پروموشن رولز پر اختلاف کیا جس کی وجہ سے ابھی تک پروموشن نہ ہو سکی۔

(ز) لوکل فنڈ آڈٹ میں بھرتی تمام آڈیٹرز کے tentative سنیارٹی لسٹ DPC سے پہلے جاری کی گئی تھی۔ جب PIPFA کوالیفائیڈ آڈیٹرز کی ترقی بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر پہلی بار کی گئی تو ترقی پانے والوں میں سے کئی آفیسرز نے سنیارٹی لسٹ پر اختلاف کیا جس کی وجہ سے لوکل فنڈ آڈٹ نے اب DPC کرنے سے پہلے نئے سرے سے tentative سنیارٹی لسٹ 17-01-2014 کو جاری کی ہے جس پر تمام آڈیٹرز سے پندرہ روز کے اندر اندر اعتراض مانگے گئے تھے۔اب تک 49 آڈیٹرز کی طرف سے اعتراضات موصول ہوئے ہیں جن کو قانون کی روشنی میں check کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو آڈیٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر اضلاع میں ہوتے ہیں ان کے لئے home district کی کوئی پابندی ہوتی ہے یا وہاں posting کے tenure کی بھی مدت ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! پابندی تو نہیں ہے لیکن depend کرتا ہے کہ administrative post پر کتنا عرصہ کس آفیسر کو وہاں رکھنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پہلے سوال کا جواب ہی میرے سوال کے مطابق نہیں ہے کیونکہ انہوں نے tenure کی بات کی ہے جبکہ میں نے تو home district کی بات پوچھی ہے تو کیا جیسے دوسرے محکموں کے اندر یہ پابندی ہوتی ہے کہ اپنے ڈسٹرکٹ میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بتا دیا ہے کہ کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے tenure کی بات کی ہے کہ tenure کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! کسی کی appointment پر کوئی پابندی نہیں ہے اس کا ٹائم تین سال ہے basically home district کی وجہ سے شکایات ہیں جس کی وجہ سے avoid کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شاہ صاحب کا کوئی اور سوال بھی ہے on his behalf وہ سوال بھی لینا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4579 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب بنک کے صدر کے تقرر کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4579: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب بنک کے صدر کے تقرر کا کیا طریق کار ہے، کیا اس کے لئے کوئی سرچ کمیٹی بنائی جاتی ہے کیا موجودہ صدر بھی مروجہ طریق کار کے مطابق مقرر کئے گئے ہیں، اگر جواب مثبت میں ہے تو تمام documents اور correspondence کی نقول ایوان میں پیش کی جائیں نیز موجودہ صدر کی کوالیفکیشن اور تجربہ کا ریکارڈ ایوان میں پیش کریں؟

(ب) موجودہ صدر کا کیا نام ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) پنجاب بنک کے صدر کا تقرر پنجاب بنک کے ایکٹ 1989 کی شق (1)11 کے تحت کیا جاتا ہے جس کے مطابق حکومت پنجاب بنک آف پنجاب کے صدر کا تقرر پانچ سال کے لئے کرتی ہے اور اس کی تنخواہ اور دیگر قواعد و ضوابط بھی حکومت پنجاب خود وضع کرتی ہے۔ پنجاب بنک

کے ایکٹ 1989 کی شق (2)11 کے تحت پنجاب بنک کا صدر اپنے عہدے کی مدت ختم ہونے کے بعد دوبارہ تقرری کا اہل ہوتا ہے۔ تقرری کا نوٹیفکیشن جاری کرنے سے قبل مجوزہ صدر کے کاغذات سٹیٹ بنک آف پاکستان کو بھجوائے جاتے ہیں تاکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان ان کاغذات کو اپنے وضع کردہ Fit and Proper Test کے ذریعے جانچ سکے اور clearance کے بعد متعلقہ بنک کو مجوزہ صدر کی اہلیت کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے Fit and Proper Test کے طریق کار کے مطابق صدر کے عہدے کے لئے اس کا کسی بھی بنک میں اعلیٰ عہدے پر پانچ سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔

پنجاب بنک کے صدر کا تقرر بذریعہ سمری وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری سے کیا جاتا ہے لیکن حتمی منظوری سٹیٹ بنک آف پاکستان کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد ہی مجوزہ صدر کا نوٹیفکیشن جاری کیا جاتا ہے۔ موجودہ صدر بھی مروجہ طریق کار کے مطابق مقرر کئے گئے ہیں۔ موجودہ صدر کے تمام documents اور correspondence کی نقول نیز موجودہ صدر کی کوالیفکیشن اور تجربہ کا ریکارڈ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جہاں تک پنجاب بنک کے صدر کے لئے سرچ کمیٹی قائم کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ صدر کے تقرر کے لئے سرچ کمیٹی نہیں بنائی جاتی۔

(ب) پنجاب بنک کے موجودہ صدر کا نام نعیم الدین خان ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں جز (ب) ہے پنجاب بنک کے موجودہ صدر کا کیا نام ہے؟ جواب ہے پنجاب بنک کے موجودہ صدر کا نام نعیم الدین خان ہے میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ نعیم الدین خان صاحب پنجاب بنک کے صدر نامزد ہونے سے پہلے کسی پرائیویٹ بنک یا دیگر کسی بنک میں بھی اس عہدے پر کام کر چکے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! نعیم الدین خان صاحب کا banking sector میں بڑا لمبا چوڑا ریکارڈ ہے ان کی پوری detail ہے ان کی CV میں آپ کو دیئے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ان کا تعلق banking sector سے ہی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے مختلف سوال پوچھا ہے کہ وہ صدر کے عہدے پر کسی دوسرے بنک میں فائز رہے ہیں یا نہیں رہے ہیں باقی تو ظاہر ہے انہوں نے job شروع کی ہوگی 30 یا 35 برس service ہوگی تو وہ banking sector میں ہی رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! نہیں رہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اور کسی بنک میں صدر نہیں رہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے، بس یہی پوچھنا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پنجاب بنک کے صدر نعیم الدین خان کب سے appoint ہوئے ہیں اور یہ کتنا عرصہ صدر رہیں گے؟

جناب سپیکر: رہیں گے کا تو آپ کو پتا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! 2008 میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی انہوں نے appoint کیا تھا اور یہ 2008 سے onward وہی چل رہے ہیں، اب ان کی تبدیلی کا plan بن چکا ہے اور اس حوالے سے مختلف نام سامنے آئے ہیں، گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور نئے ناموں پر غور ہو رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں جو مدت دی گئی ہے وہ پانچ سال ہے اگر 2008 سے ان کا تعین کیا گیا ہے تو 2013 میں ان کی مدت ختم ہو گئی ہے کیا دوبارہ ان کی مدت میں extension کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! انہیں extension دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوالات ختم ہو چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج Ministry of Information and Culture کے سوال جواب تھے اور information کے

حوالے سے پورے میڈیا کے ہم مشکور ہیں کہ جو پنجاب گورنمنٹ کی activities کو highlight کرتے ہیں اور اسی طرح جو ہمارے artists ہیں وہ ہمارا سرمایہ ہیں جو culture کو promote کرتے ہیں ان کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے 2010 میں دو کروڑ روپے سے Artists Fund شروع کیا تھا اس سال گرانٹ کو وزیراعلیٰ پنجاب نے اڑھائی کروڑ روپے کر دیا ہے۔ پہلے ہم 117 لوگوں کو سکالرشپ دیتے تھے اب ہم نے monthly basis پر 143 لوگوں کو سکالرشپ دینا شروع کر دیا ہے کیونکہ وہ پاکستان کا asset ہیں، ہم culture کو promote کر کے پاکستان کے اصل culture کی بحالی کی طرف جانا چاہتے ہیں، میں وزیراعلیٰ پنجاب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری خواہش کے مطابق artists fund میں 50 لاکھ کا اضافہ کر دیا ہے۔ شکریہ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات کی تفصیلات

*2445: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات کو یکم جولائی 2012 تا جون 2013 صوبائی حکومت نے کتنی مالیت کے اشتہارات دیئے تمام روزناموں کو ملنے والے سرکاری اشتہارات کی مالیت اور شرح کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بیان کی جائے؟

(ب) ان اخبارات کو اشتہار دیتے وقت ان کی اشاعت کو مدنظر رکھا جاتا ہے یا کسی اور معیار کو اور اگر کوئی اور معیار بھی ہے تو وہ کیا ہے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کن کن اخبارات کو سرکاری اشتہارات کی فراہمی روک دی گئی، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات کو یکم جولائی 2012 تا جون 2013 ڈی جی پی آر، حکومت پنجاب کی جانب سے دیئے جانے والے اشتہارات کی مالیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضمیمہ (الف) میں درج اخبارات کو اشتہارات دیتے وقت ان کی سرکولیشن، باقاعدگی سے اشاعت، مثبت حکومتی سرگرمیوں کی تشہیر، ان کی شہر کے مختلف سٹالز پر دستیابی اور مثبت صحافتی اقدار کی پاسداری کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور صرف میرٹ پر اخبارات کو اشتہارات دیئے جاتے ہیں اس کے علاوہ کوئی معیار نہ ہے البتہ زرد صحافت کو فروغ دینے والے اخبارات کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران جن اخبارات کو اشتہارات جاری کئے جا رہے تھے کسی بھی اخبار کو اشتہارات کی ترسیل نہیں روکی گئی۔ البتہ سرکاری محکموں سے کم اشتہارات وصول ہونے پر اخبارات کو ملنے والے اشتہارات کی مقدار میں بعض اوقات کمی ہو جاتی ہے۔

دی بنک آف پنجاب کے بارے میں تفصیلات

*3450: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دی بنک آف پنجاب کب اور کس ایکٹ کے تحت وجود میں آیا؟

(ب) اس بنک کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ج) اس بنک کے اس وقت کے اثاثہ جات کی مالیت کتنی ہے؟

(د) یہ بنک کتنی رقم کا کس کس ادارے / فرم کا مقروض ہے؟

(ہ) اس بنک کے ایک کروڑ روپے تک کے قرض نادہندہ کے نام و پتا جات اور ان کے ذمہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(و) ان کو یہ رقم کس کے احکامات کے تحت دی گئی تھی؟

(ز) یہ بنک یا اس کی انتظامیہ ایک کروڑ روپے تک قرض کن شرائط کے تحت دے سکتی ہے؟

(ح) اس بنک کی انتظامیہ ان ڈیفالٹرز سے رقوم کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) بنک آف پنجاب، پنجاب پراونشل اسمبلی کے ایکٹ مجریہ 1989 ایکٹ XII آف 1989 کے تحت 30۔ جولائی 1989 کو معرض وجود میں آیا۔

(ب) دی بنک آف پنجاب ایکٹ 1989 کے تحت بنک کے قیام کا مقصد صوبہ پنجاب کے اندر بنکنگ کی سہولیات مہیا کرنا ہے۔

(ج) سال 2013 کے اختتام پر بنک آف پنجاب کے کل اثاثہ جات کی مالیت 352,698 ملین روپے ہے۔

(د) سال 2013 کے اختتام پر بنک آف پنجاب کے واجب الادا قرضہ جات مختلف سکیموں میں درج ذیل ہیں:

1۔	سٹیٹ بنک آف پاکستان (ایکسپورٹ ری فنانس)	8,039 ملین
2۔	انٹر بنک منی مارکیٹ بنکس	14,763 ملین
	کل واجب الادا رقم	22,802 ملین

(ہ) تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تمام قرضہ جات سٹیٹ بنک آف پاکستان کے مجوزہ احکام، 1962 کے بنکنگ قوانین 1984 کے کمپنی آرڈیننس اور ان احکامات اور بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظور شدہ کریڈٹ پالیسی کے تحت جاری کئے گئے۔ ان قرضوں کی مد میں سکیورٹی بھی لی گئی۔ بنک کے دیئے گئے قرضوں کا باقاعدہ سالانہ آڈٹ بھی کیا جاتا رہا جس کی سٹیٹ بنک، انٹرنل آڈٹ اور ایکسٹرنل آڈٹ نے تصدیق بھی کی ہے۔

(ز) بنک آف پنجاب، حکومت پنجاب کے نمائندہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے احکام اور انتظامیہ کے احکامات کے تحت کام کرتا ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ کریڈٹ پالیسی (جو کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان اور باقی قوانین سے ہم آہنگ ہیں) میں موجود ہیں ہر دیا جانے والا قرضہ اسی پالیسی اور اس میں تجویز شدہ دائرہ کار میں رہ کر کریڈٹ کمیٹی منظور کرتی ہے۔ ان ہدایات کی من و عن تکمیل کو ناگزیر بنانے کے لئے اس کو بنک کا انٹرنل آڈٹ، سٹیٹ بنک آف پاکستان کی انسپکشن ٹیم اور ایکسٹرنل آڈٹ سالانہ چیک کرتے ہیں اور یہ رپورٹس بورڈ آف ڈائریکٹرز کو پیش کی جاتی ہیں۔

(ح) بنک آف پنجاب اپنے غیر پیداواری قرضہ جات کی وصولی کے لئے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے طے شدہ پالیسی کے تحت متحرک کوششوں پر عمل پیرا ہے۔ اس سلسلے میں مطلوبہ نتائج کے حصول کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جاتے ہیں:

- ❖ بہتر نتائج کے لئے جملہ پیداواری قرضہ جات ریکوری افسران کی ٹیم میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں جو اپنے متعلقہ ناظم کی راہنمائی میں نادہندگان سے وصولی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

- ❖ نادہندگان کے جملہ کوائف بصیغہ نادہندگی، بنک کھاتہ جات اپنے بنک و دیگر مالیاتی ادارہ جات کے ساتھ جمع کئے جاتے ہیں۔ بنک کے پاس رہن شدہ اثاثہ جات کے تخمینہ جات لگوائے جاتے ہیں تاکہ نادہندہ کے وسائل سے متعلق معلومات محفوظ ہو جائیں۔
- ❖ بنیادی رپورٹ بہ ضمن مضبوط، کمزور پہلو، مواقع، حائل دشواریاں تیار کی جاتی ہیں تاکہ ایک مربوط پلان برائے ریکوری طے ہو سکے۔
- ❖ نادہندہ کی حیثیت، وسائل، قرض کی رقم، نادہندگی کی وجوہات کا جائزہ لے کر یہ طے کیا جاتا ہے کہ نادہندہ حادثاتی نادہندہ ہے یادانستہ نادہندگی کا مرتکب ہوا ہے اور اس کے بعد درج ذیل اقدامات کئے جاتے ہیں۔

1. جملہ سیال اثاثہ جات اگر میسں ہوں تو غیر پیداواری کھاتہ میں منتقل کر دیئے جاتے ہیں اور قرض میں سے منہا کر دیئے جاتے ہیں۔
2. نادہندگان کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کروائے جاتے ہیں۔
3. ریکوری ایکٹ 2001 کے تحت نادہندگان کے خلاف متعلقہ عدالتوں میں مقدمات دائر کر دیئے جاتے ہیں۔
4. نادہندگان کے خلاف وفاقی تحقیقاتی ادارہ اور متعلقہ ایجنسیوں کے روبرو شکایات درج کروائی جاتی ہیں۔
5. نادہندگان کے خلاف قومی احتساب بیورو کے روبرو ریفرنس دائر کئے جاتے ہیں۔
6. احتساب بیورو کے روبرو بسلسلہ دیگر قانونی استحقاق شکایات درج کروائی جاتی ہیں۔
7. نادہندگان کے مخفی اثاثہ جات تلاش کروائے جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

گزشتہ پانچ سالوں کے حوالے سے ریکوری جدول درج ذیل ہے:

رقم ملین میں(13-2009)

	اصل زر	منافع	درست شدہ کھاتہ جات	میزان
کارپوریٹ گروپ	19,955	5,398	17,685	43,038
کمرشل گروپ	2,489	567	33	3,089
حارث حیدر گروپ	3,847	- - -	- - -	3,847
میزان	26,291	5,965	17,718	49,974

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا تھا کہ انارکلی میں لگنے والی آگ کے معاملے کو سنجیدگی سے لیا جائے تو آپ نے فرمایا تھا کہ اس پر باقاعدہ سوچ کر جواب دیں گے تو میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس پر ایک دن بحث کے لئے رکھ لیں کیونکہ جتنا یہ Walled City کا area ہے یہ سارا area لاہور

کاbusiness hubہے۔وہاں پر جو ہوا ہے اور جتنے لوگوں کی ہلاکت ہوئی ہے یہ تو ہو گئی لیکن آئندہ کے لئے اگر آپ مہربانی کر دیں تو اس پر کچھ تجاویز ہیں جو میں بھی دوں گا اور دوسرے بھی معزز ممبران دینا چاہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اس حوالے سےWalled Cityوالوں کو اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو لیٹر بھی بھیجا گیا ہے وہ آ کرbriefingدیں گے آپ بھی اس میں آئیں، شاید اور بھی کچھ معزز ممبران ہوں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ڈی سی او کو بلائیں اور1122والوں کو بلائیں اور اس میں واسا کے لوگ بھی آئیں یہ ضروری ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اس میں ان کو بھیaddکر لیتے ہیں۔اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر14/982میاں طارق محمود صاحب کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو2۔جنوری کے لئےpendingکیا تھا اس کا جواب آج آنا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! اس کو ذرا غور سے سن لیں۔

گجرات کے پٹوار خانوں میں اندھیر نگری، لاکھوں کی رشوت اور کرپشن کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر! ڈی سی او گجرات نے بذریعہ مراسلہ نمبر494مطلع کیا ہے کہ زیر نظر اخباری تراشا اس لحاظ سے درست نہ ہے کہEASOآپس میں پٹواریوں کے تبادلے معمول کی کارروائی ہے۔ایسے پٹواریوں کیfield postingروکی جاتی ہے جس پر کرپشن کا الزام یا کسی کورٹ کے آرڈر ہوتے ہیں کہ ان کو فیلڈ میں نہ لگایا جائے۔ جہاں تک بعض پٹواریوں کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات ہیں ان کے بارے عرض ہے کہ تحصیل ہذا میں کل پٹوار سرکل102ہیں جبکہ پٹواریوں کی تعداد82ہے اور20اسامیاں خالی ہیں۔ اس بنا پر بعض پٹواریوں کو ایک سے زائد ملحقہ پٹوار سرکل دے رکھے ہیں تا کہ کام اچھے طریقے سے ہو اور

computerization revenue record بروقت مکمل ہو سکے۔ اضافی حلقہ جات جن کی تعداد سترہ ہے ریونیو افسران حلقہ کی تجویز پر پٹواریان کو دئیے گئے ہیں۔ تبادلوں سے متاثر چند پٹواریوں کو بھی سماعت کیا گیا جنہوں نے کسی قسم کی رشوت یا فیس دینے کی تردید کی ہے۔ جہاں تک پٹواریوں کی کارکردگی اور عوام الناس کی شکایت کا تعلق ہے اس ضمن میں جب بھی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے اس کا فوری ازالہ کیا جاتا ہے اور جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان کی حسب ضابطہ انکوائری کرنے کے بعد کارروائی کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ جو تحریک پیش کی گئی ہے اسی کے متعلقہ ایک دوسری تحریک التوائے کار نمبر 982 بھی ہے اس میں بھی انہی پٹواریوں کا ذکر ہے۔ میں ان دونوں تحریکوں کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ ڈی سی او صاحب نے جو موجودہ latest صورتحال بتائی ہے اس کے مطابق چار اہلکار جن میں مبشر حسین پٹواری حلقہ لنگے والا، لیاقت علی پٹواری حلقہ جسوکے، غلام رسول سیکرٹری یونین کونسل باگڑیاں، محمد اشرف سیکرٹری یونین کونسل بھدر کو معطل کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر گجرات کو دونوں مذکور پٹواریوں جبکہ کونسل آفیسر ضلع گجرات کو دونوں مذکور سیکرٹری یونین کونسل کے لئے انکوائری آفیسر مقرر کر دیا گیا ہے جو کہ رپورٹ حسب ضابطہ کریں گے۔ ڈی سی او صاحب کی latest رپورٹ کے مطابق یہ انکوائریاں فی الحال pending ہیں اور میں جناب کی وساطت سے قابل احترام محرک اور ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ حسب ضابطہ کارروائی مکمل ہونے کے بعد انکوائری رپورٹ کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ذرا 86 rule پڑھ لیں اور مہربانی کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کے لئے ایک منٹ ضرور دیں۔

جناب سپیکر: بس، جواب آ گیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں، میں ان کے صرف ایک جواب سے اتفاق کرتا ہوں۔ ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ جو پٹواری تحصیل گجرات میں تھے جن کے خلاف کرپشن کا الزام تھا اور ان کی اخبار میں خبر بھی چھپی۔ یونین کونسل کے سیکرٹری کو suspend کر دیا گیا مگر ESO کرپشن کر رہا ہے اسے کوئی پوچھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ اس وقت میرے ہاتھ میں اسی ESO کے خلاف انکوائری رپورٹ ہے۔ یہ جس پٹواری کو لگاتا ہے اگر وہ پٹواری اسے پیسے دیتا ہے تو وہ اسے حلقہ

میں رہنے دیتا ہے اور جو اس کو پیسے نہیں دیتا وہ اس کو حلقے سے ہٹا دیتا ہے۔اس اخبار کے تحت یہ انکوائری رپورٹ میرے ہاتھ میں ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا سوال نمبر3758 ہے اس سوال کے جواب کو آپ پڑھ لیں آپ کو پتا چل جائے گا کہ کتنی کرپشن ہے۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ اسی ESO کی وجہ سے تحصیل کھاریاں میں دو ماہ پہلے یہ ہوتا ہے کہ محکمہ خزانہ کا اشٹام نکالنے والا بندہ اور تحصیلدار دونوں جا کر چابی لگاتے ہیں اور خزانہ سے اشٹام نکال کر دن کو دیتے ہیں۔ خزانہ والا بندہ ڈیڑھ کروڑ روپے کے اشٹام نکال کر لے گیا ہے۔ تحصیلدار وہیں کا وہیں ہے اور ESO بھی اُدھر کا اُدھر ہی ہے۔پٹواری اور یونین کونسل کا سیکرٹری تو ٹارگٹ بن گیا ہے لیکن ESO اور تحصیلدار لوٹ مار کر رہے ہیں اور حکومت خاموش ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس پر ضرور ایکشن لیا جائے۔ میں ایم پی اے وہاں اتنی کرپشن دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا وہاں لوٹ مار کی انتہا ہے اور میرے پاس یہ سارا ثبوت ہے۔ جو انہوں نے جواب دیا ہے وہ غلط دیا ہے،یونین کونسل کے سیکرٹریوں پر جو الزامات تھے وہ جواب تو ٹھیک ہے لیکن دوسرا جواب بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب!اس میں ESO کو بھی شامل کریں اور ان کی بھی انکوائری کروائیں۔ پٹواریوں کی انکوائری تو ہو گئی ہے لیکن ESO کی بھی انکوائری کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!جو انکوائری رپورٹ میاں صاحب کے پاس ہے وہ مجھے دیں انشاء اللہ اس کے مطابق انکوائری ہو گی۔ جس آفیسر کے خلاف شکایت ہو گی اس کی انکوائری ہو گی اور اس کے خلاف کارروائی بھی ہو گی۔

جناب سپیکر:آپ اس کا serious notice لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):انشاء اللہ نوٹس لیں گے۔

جناب سپیکر:یہ دونوں تحاریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر983 شیخ علاؤالدین کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب تو پڑھ دیا تھا لیکن جناب نے مناسب احکام کے لئے۔۔۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار expired date والی ہے، میں نے اس تحریک التوائے کار کے بارے یہ گزارش کی تھی کہ فوڈ منسٹر اس کا خود جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل یہ وہی ہے۔یہاں فوڈ منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں،ان سے پوچھ لیتے ہیں۔کیا آپ نے یہ تحریک التوائے کار دیکھ لی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار مجھے ذرا دکھا دیں، میں ابھی جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کو تحریک التوائے کار دی جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو جتنی دیر تک فوڈ منسٹر صاحب تحریک التوائے کار کا مطالعہ کریں میں ایک بات کر لوں؟

جناب سپیکر: پہلے ڈاکٹر صاحبہ کھڑی تھیں۔ڈاکٹر صاحبہ! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس مہربانی کا بہت شکریہ۔رانا ارشد صاحب سے یہ گزارش ہے کہ کسی بھی ملک کی ثقافت کو highlight کرنے کے لئے فلم انڈسٹری ایک اہم role ادا کرتی ہے۔اس وقت انڈیا کی انڈسٹری پورے زمانے میں چھائی ہوئی ہے اور وہ اربوں روپے کا زر مبادلہ کما رہے ہیں۔ ہماری فلم انڈسٹری بالکل زمین دوز ہو گئی ہے جبکہ عوام کو بھی ذہنی تفریح چاہئے۔ سینما گھر بالکل تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں، وہاں مارکیٹیں بن رہی ہیں۔اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے، کوئی اکیڈمی قائم نہیں کی جا رہی ہے جس سے نئے اداکار آئیں ان کو ہم trained کریں اور اچھی معیاری فلمیں بنائیں۔ فلمیں ہی ایک ambassador کا role ادا کرتی ہیں۔ دبئی، انگلینڈ اور ہر جگہ پر انڈیا چھایا ہوا ہے۔اب اس وقت جبکہ مسلم لیگ کی حکومت ہے ہمیں کم از کم اپنے پرانے اداکار جیسے صبیحہ خانم اور بابرہ شریف وغیرہ جو legend اداکار ہیں ان کی supervision میں انڈسٹری بنانی چاہئے جہاں پر نئے اداکار تیار کئے جائیں تاکہ فلموں کی destruction روکی جائے۔ یہ terrorism اس طرح بھی کم ہو گا جب لوگ تفریح کے لئے picture houses میں جائیں گے اور پاکستان کو زر مبادلہ بھی بہت ملے گا۔ اس پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر آپ دبئی وغیرہ جائیں تو دل روتا ہے جب اپنی کوئی فلم ہی نہیں لگی ہوتی اور انڈیا کی فلمیں دھڑا دھڑ پیسا کما رہی ہیں لہذا اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ ہماری جو فلم انڈسٹری ہے ہم اس کو بالکل promote کرنا چاہ رہے ہیں۔ تقریباً کوئی چار پانچ مہینے پہلے وزیر اعلیٰ نے

فلم انڈسٹری ایسوسی ایشن کے عہدے داروں سے میٹنگ کی اور ان کی ڈیمانڈ پر پنجاب بھر کے سینماؤں پر حکومت پنجاب کا ٹیکس بالکل ختم کر دیا گیا۔ وہ ٹیکس جو گورنمنٹ کو ایک بہت بڑی amount کی صورت میں آتا تھا وہ ہم نے چھوڑ دیا کیونکہ ہم فلم انڈسٹری کو promote کرنا چاہتے ہیں لیکن جو ہمارا سنسر بورڈ ہے وہ کام کر رہا ہے۔ میں اپنے فلم انڈسٹری ایسوسی ایشن اور اپنے آرٹسٹ سے گزارش کروں گا کہ وہ لوکل فلمیں بنائیں۔ ہمیں خوشی نہیں ہوتی جب انڈین یا امریکن فلمیں یہاں آتی ہیں اور سنسر بورڈ میں آتی ہیں۔ ہم تو ان کی بالکل حوصلہ شکنی کرتے ہیں اور انشاء اللہ وزیراعلیٰ نے ملاقات کی ہے ہم ان کو promote کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہمارا اثاثہ ہے اور ultimately کام تو یہی لوگ کریں گے پھر ہی فلم انڈسٹری آگے آئے گی۔ ہم تو ان کو facilitate کر سکتے ہیں اور وہ ہم کر رہے ہیں۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ ہمارے بھائی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے جیسے پہلے فلمیں چلتی تھیں اسی طرح اب چلیں گی کیونکہ آج کا ہمارا جو آرٹسٹ ہے اس میں بڑا فن ہے۔ ہم انڈیا کا مقابلہ بڑے اچھے طریقے سے کر سکتے ہیں اور انشاء اللہ کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ وہ اسمبلی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا میں نے آپ کو اجازت دی ہے، آپ ایسے نہ کیا کریں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ سے اجازت لے کر یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ یہ پنجاب کی وہ اسمبلی ہے کہ جب Pakistan Resolution پاس ہوا تو اس کا کیا کردار تھا۔ جن لوگوں نے یہاں پر وہ کام کیا جس کی وجہ سے ہمیں یہ ملک ملا اور آج ان لوگوں کی روحیں تڑپ رہی ہوں گی کہ ہم یہ باتیں کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ جو بات کرتے ہیں کہ انڈین فلمیں یہاں ہمارے سینما ہاؤسز میں چل رہی ہیں جس پر ہم صرف یہ سوچ رہے ہیں کہ ہمیں ریونیو مل رہا ہے، ہمیں شرم آنی چاہئے جس طرح ہمارے جوانوں کو شہید کیا جا رہا ہے، جو کچھ ہندوستان ہمارے ساتھ کر رہا ہے اور ہم ان کی فلمیں دیکھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ نے دیکھی ہے میں نے تو نہیں دیکھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ آپ نے نہیں دیکھی لیکن ڈاکٹر صاحبہ سے بھی میرا یہ سوال ہے کہ اگر ہم دبئی جا کے ان کی فلمیں دیکھ کر ہمارا دل رو رہا ہے تو کیا ہمیں اپنی export items دیکھ کر دل نہیں رو رہا کہ ہمارے ساتھ ہندوستان کر کیا رہا ہے؟ یہ بڑی زیادتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب ہم آگے چلتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: دوسرا اگر کسی نے انڈسٹری کی بات کرنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: No, this is irrelevant now. جی، فوڈ منسٹر صاحب! آپ فرمائیں۔

محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سکینڈل کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر خوراک (جناب بلال یسٰین): جناب سپیکر! معزز شیخ صاحب کی جو تحریک التوائے کار کا جواب تو پارلیمانی سیکرٹری نے دے دیا ہے مگر میں نے ابھی جواب پڑھا ہے اور میں bound ہوں، ان کا حکم ہے کہ میں ان کو کچھ بتاؤں۔ ان کے دو concern ہیں۔ ایک یہ ہے کہ ہلال گوشت کے حوالے سے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے کہ اس پر آئے روز complaints آتی ہیں۔ یہ لائیو سٹاک سے related ہے اور میں چونکہ کیبنٹ کمیٹی Chair کرتا ہوں تو مجھے پتا ہے کہ ہم شبانہ روز اس پر کیا کام کر رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمارا کئی دفعہ اس طرح کا experience بھی ہوا ہے کہ نہ صرف گوشت کی کوالٹی پر compromise کیا گیا ہے بلکہ حرام جانور کا گوشت بھی ہمیں دیکھنے کو ملا ہے۔ ہم نے وہاں پر نہ صرف لاہور میں بلکہ پنجاب کے دور دراز کے علاقوں میں raid کئے ہیں وہ ریکارڈ میرے پاس نہیں ہے مگر اس کی فوٹیج ٹیلیویژن اور اخبار میں بھی کئی بار آئی ہے اور بہت دفعہ ایسا موقع نہیں آیا کہ ہم فوٹیج تیار کروا سکیں۔ ہمیں all of sudden رپورٹ ملی اور ہم نے وہاں پر raid کیا۔ پچھلے دنوں میرا اتفاق ہوا ایک complaint سرگودھا سے آئی کہ وہاں پر گدھوں کو ذبح کیا جا رہا ہے، میں بغیر کوئی وقت ضائع کئے اور میڈیا manage کئے وہاں پر گیا تو یہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ میں وہاں ڈی پی او اور ڈی سی او ساتھ لے کر گیا اور ان لوگوں کو وہاں سے گرفتار کروایا۔ جب آپ لاہور کی specific بات کریں تو یہاں کوئی چھوٹا یا بڑا ریسٹورنٹ شاید ایسا نہیں ہو گا کہ جس کو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم نے visit نہیں کیا۔ میں، میری ٹیم اور فوڈ اتھارٹی نے ان کے backyard میں جو کچن ہیں ان کو visit کیا۔ ان کے فریزر اور جہاں پر وہ اپنا میٹریل سٹاک کرتے ہیں ان کو visit کیا تو وہاں پر اتنی عجیب حالت تھی کہ شاید آنکھوں سے دیکھ کر ہی انسان یقین کر سکتا ہے۔ میں شیخ صاحب کے علم میں لے کر آؤں گا۔ مجھے یہ بھی اتفاق ہوا ہے کیونکہ بہت ساری باتیں ایسی کروں گا کہ آپ لوگ ایک ٹائم کے لئے رُک جائیں کہ واقعی یہ سچ بھی ہے یا نہیں۔

میں نے خود دیکھا کہ جو فریزر میں سامان پڑا ہوا تھا وہ میں، آپ اور لاہور میں بسنے والے لوگوں نے کھانا تھا، مجھے وہاں پر ایک پیکٹ ملا تو میں نے پوچھا کہ یہ کس چیز کے لئے رکھا ہوا ہے اور اس میں صرف ہڈیاں تھیں تو اس بندے نے مجھے کہہ دیا کہ وہ صاحب جن کا یہ ہوٹل ہے ان کے گھر کے کتوں کا سامان رکھا ہوا ہے۔ یہ میں کسی گلی یا محلے کے ہوٹل کی بات نہیں کر رہا بلکہ یہ ایم ایم عالم روڈ پر واقع ایک ہوٹل کی بات کر رہا ہوں جو کروڑوں روپے میں خریدے جاتے ہیں۔ ہم نے بکرا عید کا گوشت جس کو گزرے تقریباً مہینے ہو گئے تھے وہ بھی فریزر میں پڑا ہوا دیکھا۔ جب ہم پیچھے کچن میں گئے تو ایسی کوک، پیپسی وغیرہ بھی دیکھی کہ جب آپ لوگوں کے ساتھ فیملی اور بچے ہوتے ہیں شاید وہ drink ایک دو sip لینے کے بعد چھوڑ دیتے ہیں تو وہ دوبارہ تین چار drinks کو اکٹھا کر کے آپ کو گلاس میں serve کر دی جاتی ہیں، وہاں پر کوئی تفریق نہیں تھی کہ اگر آپ نے ایک دو bite لی ہیں یا ایک دو bite بچ جاتی ہیں تو وہ ضائع نہیں ہوتیں وہ ساری کی ساری assemble کر کے دوبارہ سے آپ کے سامنے سجا کر پیش کر دی جاتی تھیں یہ اس طرح کے حالات تھے۔ مگر الحمد للہ اگر آپ adulterations کی بات کریں تو اس میں بھی ایک لمبی کہانی ہے کہ گوشت سے لے کر آپ کی مرچوں میں ملاوٹ ہو رہی ہے۔ اس میں بھی بُرادے یا جو چارہ گھوڑے کھاتے ہیں ان کی مرچوں میں mixing کی جا رہی تھی۔ میں نے خود ان جگہوں کے visits کئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ ایوان کے ریکارڈ میں آ جائے اور یہاں پر جو میرے معزز ممبران بیٹھے ہیں ان کے علم میں بھی آ جائے کیونکہ صرف یہ نہیں ہے کہ ہر چیز ٹیلیویژن پر نظر آئے۔ میں نے خود جا کر دیکھا ہے، میرے ساتھ میرا ڈیپارٹمنٹ بھی موجود تھا ہم نے ایک مرچوں کی فیکٹری پکڑی ہے اس فیکٹری کے باہر گھوڑوں کی خوراک تیار کرنے کا بورڈ لگا ہوا تھا اور اندر اچھی خاصی مرچوں کی فیکٹری تھی۔ اس میں جو crushing ہو رہی تھی وہ شاید میں نہیں بتا سکوں گا کہ اس میں کیا کیا crush کیا جا رہا تھا۔ یہ ساری چیزیں آپ کے سامنے ہیں اور اس میں ہمارے ایکشن ہو رہے ہیں اس سے بہت بہتری ضرور آئی ہے کیونکہ یہ mandatory ہے جب فوڈ اتھارٹی اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی انسپکشن نہیں ہوگی اس وقت تک اس کو mandatory کیا گیا ہے کہ once in a month's time اس کو ضرور visit کیا جائے۔ اس سے بے پناہ بہتری آئی ہے مگر ابھی بھی بہت زیادہ کام کی ضرورت ہے کیونکہ یہ بگاڑ اتنا پرانا تھا کہ اس میں مزید بہتری کی ضرورت موجود ہے۔ میں آپ کی multinational company کو ضرور سراہوں گا کیونکہ ان میں یہ complaints کم ملی ہیں۔ اس میں ہمیں بہت بڑی political cost بھی pay کرنی پڑی ہے۔ ہم ووٹوں سے اس ایوان میں پہنچتے ہیں اور ووٹوں سے ہی وزیر بنتے ہیں تو یقین

جانئے کہ یہ آسان کام نہیں ہے۔ایک طرف ہمارے معزز ساتھی ہیں ان کا پریشر ہوتا ہے اور ایک طرف ہمارے جو گلی محلے میں سپورٹر ہیں ان کا پریشر ہوتا ہے ہمیں against the wall چلنا ہوتا ہے اور ہمیں ان کی بات نہیں ماننی ہوتی اور state the away ایک ریسٹورنٹ جس کی قیمت دس کروڑ یا پندرہ کروڑ روپے ہے اس کو sealing کے لئے کہہ دیا جاتا ہے اس کے بعد ہمیں کیا سننا پڑتا ہے وہ بھی ہم جانتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم پوری determination کے ساتھ کام کر رہے ہیں ابھی مزید ٹائم لگے گا مگر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پہلے سے زیادہ بہتری موجود ہے۔لوگوں کو پتا ہے کہ اگر یہاں پر raid ہو جاتا ہے تو ہم پکڑے جاتے ہیں اور کارروائی ہو گی۔اب وہ لوگ جو ریسٹورنٹ میں جاتے ہیں ان کو بھی یہ پتا چل گیا ہے کہ کہاں کہاں کیا ہوتا ہے۔ہم جہاں بھی گئے ہیں وہاں ڈائننگ ہال بھرا ہوتا ہے تو ان کو ہم offer کرتے ہیں کہ آپ یہاں sitting area میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں پر آپ کو ایک مکھی بھی نظر نہیں آتی، مگر آپ اس پر پیسے دینے جا رہے ہیں اور یہاں لاہور میں دو ہزار روپے per head دے رہے ہیں تو یہ آپ کا استحقاق ہے کہ آپ پیچھے جا کر کچن کی حالت دیکھیں۔اس طرح ہوا ہے ایک ہال پورا بھرا پڑا تھا اور میں نے خود جا کر خواتین سے درخواست کی کہ آپ کا یہ استحقاق ہے آپ میرے ساتھ چلیں اور پیچھے کچن دیکھیں کہ آپ باسی اور جوٹھے کھانے کھا رہے ہیں جب وہ پیچھے گئے تو دوبارہ مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی، within no time وہ پورا کا پورا ہال باہر ہوتا ہے اور ہم اس کی sealing کر دیتے ہیں۔اس طرح کی بے شمار مثالیں جو ہم نے set کی ہیں جس کی وجہ سے بہتری کی طرف چیزیں گئی ہیں۔ ان بڑے ریسٹورانوں میں کچھ چیزیں ٹھیک ہوئی ہیں کیونکہ ان کے پاس source تھے، ان کے open used oil جو کہ چار سے چھ مرتبہ استعمال کئے جا چکے تھے وہ پورے شہر سے collect کر کے بیچے جاتے تھے ان پر ٹوٹل پابندی لگا دی ہے۔میں نے آپ کو بتانا ہے کہ آپ جس جگہ بھی جائیں اگر کسی بزنس کو hit کریں گے تو اس کی طرف سے criticism بہت زیادہ آئے گی اور ہم نے یہ بھی سب کچھ کیا ہے۔ Open oil کو اس وقت آپ کے بڑے شہروں میں بکنے کے لئے بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہے اس میں بھی بہت زیادہ examples ہیں ہم نے raids کئے ہیں اور ان کو بند کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو لائیو سٹاک کا بتا چکا ہوں کہ لائیو سٹاک کے لئے سلاٹر ہاؤس بنا ہے اور وہ 1.6 بلین کی amount سے بنا ہے یہ کوئی چھوٹی amount نہیں ہے اس میں state of art وہاں پر جو جانور آتا ہے نہ صرف اس کو apparently دیکھا جاتا ہے بلکہ اگر وہ ذبح ہونے کے بعد بھی اس میں

کوئی بیماری نکلتی ہے تو اس کو بھی وہاں پر waste کر دیا جاتا ہے۔ اس میں بھی ہمیں بہت hue and cry کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ میں بتانا صرف یہ چاہتا ہوں کہ اگر آپ کوئی بھی چیز ٹھیک کرنے جائیں گے تو اتنے پرانے بگاڑ کے بعد پھر وہ چیزیں ٹھیک ہوں تو یہ آسان کام نہیں ہے اس کے لئے بہت بڑی criticism کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ Meat adulteration کے بارے میں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: Let him speak.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب irrelevant جواب دے رہے ہیں۔ میں نے صرف میکڈونلڈ کے بارے میں بات کی ہے کہ 71 ٹن گوشت آیا ہے، میں بات کچھ اور کر رہا ہوں، منسٹر صاحب نے ابھی کہا کہ ووٹوں سے منسٹر بنتے ہیں، ووٹوں سے بنتے ہیں منسٹر؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ used cooking oil استعمال ہوتا ہے، یہ بات بالکل اچھی نہیں ہے کہ اس معزز ایوان کے سامنے irrelevant جواب دیا جائے، میرا جناب سے سیدھا سا سوال ہے کہ میکڈونلڈ نے 71 ٹن expired گوشت امپورٹ کیا ہے، حکومت میکڈونلڈ کا ایک outlet بند نہیں کر سکتی، میں اس دن مانوں گا جس دن حکومت نے میکڈونلڈ کو بند کر دیا۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ جو انہوں نے کوکنگ آئل کے بارے میں کی ہے، میں ذمہ داری سے بات کر رہا ہوں کہ used cooking oil جس جانور کا میں اور آپ نام نہیں لے سکتے، صابن کے استعمال کے لئے منگوایا جاتا ہے لیکن وہ اس قوم کو کھلایا جا رہا ہے، میں بڑی simple بات کر رہا ہوں کہ آپ نے میکڈونلڈ کو امپورٹ کی اجازت دی ہے Quarantine Department موجود ہے۔ آپ نے اس کو custom stage پر پکڑنا تھا، وزیر موصوف نے جو کچھ ہوٹلوں یا ریسٹورنٹس میں کیا وہ انہوں نے کیا ہوگا لیکن میری جو تحریک التوائے کار ہے وہ یہ ہے کہ میکڈونلڈ جو کچھ ہمیں کھلا رہا ہے یا جو کچھ کے ایف سی ہمارے ساتھ کر رہا ہے اس سے 236 ملین ڈالر تین مہینوں میں ملک سے باہر گیا ہے اور یہ on record بات ہے۔ میں بالکل مختلف بات کر رہا ہوں، میں نے آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش اس لئے کی تھی کہ منسٹر صاحب اس کو دیکھ لیں کہ یہ multinational chains جو کچھ ہمارے ملک میں اس وقت ہمارے ساتھ کر رہی ہیں، یہ کوئی مقدس گائے نہیں ہیں کہ ان کو ہم چھوڑ دیں۔ ہندوستان نے صرف یہ کہنے پر، جاپان کی ایک بہت بڑی کمپنی کے جاپانی ایم ڈی نے جا کر یہ کہا کہ ہمارا آپ کے roads پر اس وقت 70 فیصد share ہے، اس نے کہا اچھا آپ کا 70 فیصد

share ہے، اس نے دوسرے دن ٹاٹا اور برلا کو بلایا اور ان سے کہا کہ ان کا 70 فیصد share ہے میں ان کو 30 فیصد پر لانا چاہتا ہوں اور آج اس کمپنی کا share صرف 30 فیصد رہ گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی اوپر سے اترے ہوئے ہیں یہاں سے کروڑوں اربوں روپے کما رہے ہیں، ہماری قوم کو کم از کم کھانے کے لئے تو صحیح دیں۔ چلیں اگر اس قوم کو نہیں پتا کہ ہم اس ملک کے زرمبادلہ کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں، خدا کے لئے کم از کم بات تو صحیح کریں۔

جناب سپیکر: وہ بات صحیح کر رہے ہیں، ہم جو اس وقت سن رہے ہیں، انہوں نے اچھی بات کی ہے کوئی بُری بات نہیں کی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بھی کچھ عرض کروں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ کوئی فیشن بن گیا ہے کہ ہر بات پر criticism اور ہر بات میں negativity ڈھونڈنی، محترم شیخ صاحب کی جو تحریک التوائے کار تھی اس کا قانونی طور پر جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ تو انہوں نے دے دیا ہے۔۔۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے تو اپنی input House میں ضرور دی ہے، میں اس کا پابند ہوں، میں نے یہ بات کی ہے کہ ہم عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آتے ہیں، اس کے بعد وزیر بنتے ہیں، میں نے کوئی غلط بات نہیں کی اور یہ جو فرما رہے ہیں کہ میں پھر مانوں گا، شیخ صاحب! ہم نے آپ سے نہیں منوانا اوپر بھی کوئی ذات بیٹھی ہوئی ہے، ہر بندہ سیاست، سیاست کے لئے نہیں کرتا، آپ کہہ رہے ہیں کہ میکڈونلڈ بند نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ نشاندہی کر رہے ہیں، آپ میری بات سنیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! آپ فرمائیں!

جناب سپیکر: انہوں نے جو نشاندہی کی ہے آپ اس کو ضرور چیک کریں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں انشاء اللہ تعالیٰ کرواؤں گا۔

جناب سپیکر: اس کو بھی ضرور چیک کریں بلکہ آپ اپنی مکمل ٹیم لے کر جائیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں ضرور کروں گا، میں یہ ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے نشاندہی کی ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں یہ بات ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے outlet بھی ہم نے seal کئے ہیں بلکہ میں نے خود seal کئے ہیں۔ Nando;s seal ہوا ہے، یہ کہتے ہیں McDonald seal نہیں ہوا، میں کہتا ہوں McDonald seal ہوا ہے، ملٹی نیشنل کمپنیوں کے جتنے بھی ریسٹورنٹس ہیں ان سب کو چیک کیا ہے، میں نے تو focus ہی اس پر کیا ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جو بھی غلط کام کرے آپ اسے چیک کریں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے بڑے بڑے outlets کو چیک کیا ہے Subways پر بھی میں نے raids کئے ہیں۔ اگر کوئی چیز وہاں پر ٹھیک ہے تو ٹھیک ہے جو ان کی complaint concerned ہے اس کو بھی چیک کر لیا جائے گا مگر ایسا نہیں ہے، یہ ساری چیزیں جو پبلک کے سامنے آئی ہیں یہ اس سے پہلے کبھی بھی نہیں آئی تھیں۔ ان چیزوں کو ہم نے خود highlight کیا ہے، میں نے خود کہا کہ اتنی adulteration ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ آپ دودھ کو ہی دیکھ لیں بلکہ آپ کے ساتھ ہماری اس سلسلے میں میٹنگیں ہوتی رہی ہیں، کتنا بڑا issue تھا کہ دودھ، گھی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس میں adulteration نہ ہو، کوئی ایسی چیز بھی ہو گی جس میں شاید adulteration کا element نہ ہو لیکن ہم نے اس سارے معاملے پر action لیا ہے، اس کو ہم نے counter کیا ہے۔ اب اس میں کمی آ گئی ہے، برائی تو جب سے دنیا بنی ہے اور جب تک دنیا رہنی ہے وہ تو رہنی ہے، برائی ختم نہیں ہو سکتی اس کو آپ صرف کنٹرول کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوشش کریں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ہم اسے کنٹرول کر رہے ہیں، میں نے کبھی بھی یہ کہا اور نہ ہی ایوان میں کہا ہے کہ یہ ساری چیزیں ٹھیک ہو گئی ہیں. All is well نہیں ہے مگر ہم نے اس سلسلے میں efforts کی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس بات پر بات ختم کر دیتے ہیں، وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ کیا used cooking oil کی امپورٹ ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: اس پر جب آپ سوال دیں گے تو پھر ہم ان سے پوچھیں گے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): آپ اس سلسلے میں fresh question کر لیں میں آپ کو اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اس بات کو رہنے دیں اب ہم Sugarcane پر بحث کرتے ہیں۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بی بی! میرے پاس ٹائم نہیں ہے آپ کیا کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں شیخ صاحب کی بات تب مانوں گی جب یہ یوم تکبیر پر ریلی کی قیادت کریں گے۔

سرکاری کارروائی

بحث

گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث

جناب سپیکر: ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی کو شروع کرتے ہیں، آج کے ایجنڈے پر گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر صاحب کریں گے۔ عام بحث میں حصہ لینے کے لئے میرے پاس کچھ نام آئے ہیں اگر مزید معزز ممبران اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں تو اپنا نام لکھ کر بھیج دیں کیونکہ آج جمعتہ المبارک ہے ٹائم ساڑھے بارہ بجے تک کے لئے ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بحث شروع کرنے سے پہلے اگر مجھے ایک بات کی اجازت دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: کس بات کی اور آج کتنی اجازتیں لینی ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے، مجھے تو اجازت ہے لیکن ویسے میں آپ سے اجازت لے کر پوچھ رہا ہوں۔ جناب سپیکر! اجازت ہے؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ انتالیس سٹینڈنگ کمیٹیوں کے چیئرمین، انتالیس پارلیمانی سیکرٹری، وزراء تو چلو بہت مصروف ہیں، اگر یہ خواتین ممبران بھی موجود نہ ہوں تو آپ مجھے بتائیں کہ کیا دس منٹ ایوان چل سکتا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ خود سوچیں کہ ہم گنے کے کاشتکاروں سے ووٹ لے کر آئے ہیں، جو گنا اگاتے ہیں ان کے بُرے حالات ہیں۔ آج اس کے لئے بھی کوئی سننے کے لئے تیار نہیں ہے، مجھے بتائیں کہ ہماری خواتین ممبران کا گنے سے کوئی تعلق ہے، ان کی مہربانی ہے کہ وہ بیٹھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ بلال یٰسین صاحب آپ تقریر کا آغاز کریں گے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ہم اکٹھے مل کر کر لیں گے۔ میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ پچھلے جمعہ کو بھی ہم نے اس معاملے پر discussion رکھی تھی اس وقت بھی چند ممبران تھے، اس وقت بھی میری submission یہی تھی، اب بھی یہی گزارش کروں گا کہ پانچ چھ دوستوں نے participate کرنا ہوتا ہے ہم consider کریں گے کہ یہ پورے ایوان کی آواز ہے اور ہم اسے note بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! پنجاب گورنمنٹ نے کاشتکاروں اور ملز والوں کی جو ایسوسی ایشن ہے ان کی consensus کے ساتھ گنے کا ریٹ 180 روپے فی چالیس کلوگرام رکھا تھا، اس کے بعد سندھ گورنمنٹ نے بھی اس کا نوٹیفکیشن کیا جس میں گنے کا ریٹ 182 روپے فی چالیس کلوگرام رکھا گیا، یہ تمام چیزیں smoothly چل رہی تھیں crushing season بھی start تھا مگر 3۔ دسمبر کو سندھ گورنمنٹ کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن ہوا جس میں انہوں نے گنے کی قیمت 155 روپے فی چالیس کلوگرام مقرر کر دی جس کی وجہ سے بڑا hue and cry ہوا۔ مجھے exact date معلوم نہیں ہے، 5۔ دسمبر کو اس معزز ایوان میں debate ہوئی اس کے بعد وزیراعلیٰ کو through media request آئی، ایک اپیل آئی کہ اس کو دیکھا جائے کہ پنجاب شوگر ملز ایسوسی

ایشن اور کسان اتحاد کے جو لوگ ہیں انہوں نے through media request دی ہے، اس وقت آپ غالباً بطور گورنر کام کر رہے تھے، آپ نے بھی ایک میٹنگ بلائی، اس سے پہلے آپ کی ہدایت کی روشنی میں وزیر اعلیٰ کی میٹنگ ہو چکی تھی جس میں طے یہ ہوا تھا۔ جس دن written request آئی اُسی دن اس کو دیکھا گیا کہ پنجاب کے جو کاشتکار ہیں ان کا بھی concern جائز ہے اور جو شوگر ملز ایسوسی ایشن ہے ان کا بھی concern ٹھیک ہے۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کاشتکار سے کسی صورت بھی گنا 180 روپے فی چالیس کلو گرام سے کم قیمت پر خرید نہیں کریں گے۔ ملز ایسوسی ایشن کا جہاں تک concern تھا وہ یہ تھا کہ اگر ہم 180 روپے فی چالیس کلو گرام گنا خرید کریں گے تو ہمارے لئے یہ possible نہیں ہو گا کہ صوبہ سندھ میں گنے کی جو خرید 155 روپے فی چالیس کلو گرام ہے اس کو compete کر سکیں۔ انہوں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ ہم تو crushing season start ہی نہیں کر سکتے۔ اس طرح کی situation تھی مگر چونکہ اس معزز ایوان کی recommendations تھیں، آپ کی طرف سے بھی ہدایات آئی تھیں تو وزیر اعلیٰ نے جس دن میٹنگ ہوئی same day ہم نے یہ instructions دے دیں کہ پنجاب کی جو 44 شوگر ملیں ہیں وہاں پر گنے کی buying ہر صورت میں 180 روپے فی چالیس کلو گرام ہی ہو گی۔ اس کے لئے ہمیں کسان اتحاد کے جو نمائندے تھے ان کو بھی بلانا پڑا، شوگر ملز ایسوسی ایشن کے ساتھ بھی بیٹھنا پڑا، ان دونوں کے ساتھ الگ الگ اچھی خاصی debate ہوئی، پھر ان دونوں کی آمنے سامنے اکٹھی ایک میٹنگ کروائی گئی تاکہ ان دونوں کا کوئی concern نہ رہے اور اس میٹنگ میں consensus کے ساتھ یہ طے ہوا کہ ہم اس پر عمل کریں گے مگر چند ملز مالکان عدالت میں چلے گئے اور انہوں نے resist بھی کیا کہ ہمارے لئے possible نہیں ہو گا لیکن ہمارے پاس ریکارڈ میں موجود ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اسی دن یہ instructions جاری ہوئیں کہ ملز 180 روپے فی من کے حساب سے گنا خرید کرنے کے لئے legally bound ہیں اگر کوئی مل ایسا نہیں کرے گی تو ان کے منیجر کو وہاں پر arrest کر لیا جائے گا۔ اس کے بعد چار ملوں نے تھوڑا سا resist کیا، اب جب میں ایوان میں آپ سے بات کر رہا ہوں تو دو ملیں ہیں جہاں پر کرشنگ شروع نہیں ہوئی باقی 42 ملز میں 180 روپے فی من پر گنے کی buying شروع ہو گئی ہے۔ اسی دوران جب سندھ گورنمنٹ پر بہت زیادہ pressure آیا تو انہوں نے بھی تیسرے دن بعد اپنے ہی 155 روپے والے نوٹیفکیشن کو withdraw کر کے 182 روپے کو continue کروا دیا۔ اب تک کی یہ صورتحال ہے کہ اس وقت دو ملیں ہیں جہاں پر ابھی کرشنگ شروع نہیں ہوئی اور 42 ملز میں کرشنگ

شروع ہے۔ میری گزارش ہے کہ یہاں پر کین کمشنر موجود ہیں، میں یہاں پر موجود ہوں، وزیر زراعت بھی موجود ہیں آپ اس پر debate کروالیں اور جو معزز ممبران بھی اس بحث میں حصہ لیں گے ہم ان کے points note کریں گے۔

جناب سپیکر: اپوزیشن کی طرف سے کوئی صاحب بھی نہیں ہے۔ کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ادھر جا کر بات کرلوں؟

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ادھر ہی رہیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شیخ صاحب کو ادھر جانے دیں۔

جناب سپیکر: ابھی تک میرے پاس حکومتی بنچوں کی طرف سے چھ نام آئے ہیں اور تین اپوزیشن کی طرف سے ہیں۔ جی، محمد آصف باجوہ صاحب!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پورے ملک میں سیلاب اور دوسرے مسائل کی وجہ سے ایک بحران کی کیفیت ہے۔ آج پاکستان اور پنجاب کا کاشتکار بہت زیادہ نقصان میں جا رہا ہے لیکن جس طرح شوگر ملز والوں نے کسان بھائیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اور 180 یا 182 روپے فی من ریٹ کی بجائے 150 روپے فی من ریٹ لے کر آئے ہیں اس کے باوجود بھی آج تک زمینداروں کو گنے کی payment نہیں دی گئی۔ میں ایوان اقتدار سے گزارش کروں گا کہ کسانوں کا جو نقصان ہوا ہے، ملز والوں نے جو 180 روپے کی بجائے 150 روپے فی من payments کی ہیں انہیں فوری طور پر compensate کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ جس طرح گورنمنٹ ریٹ مقرر کرتی ہے کہ گنے کا یہ ریٹ ہے چینی کا یہ ریٹ ہے، گندم کا یہ ریٹ ہے، کپاس کا یہ ریٹ ہے اس طریقے سے پاکستان کے کسان کو بچانے کے لئے، پنجاب کے کسان کو بچانے اور ملک کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ کھاد اور زرعی ادویات کا بھی ریٹ مقرر کیا جائے۔ جو لوگ منافع خور ہیں، جو سٹور کرتے ہیں انہیں کسی بھی قسم کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ جب shortage ہوتی ہے تو وہ اپنی مرضی سے ریٹ بڑھا لیتے ہیں جس سے کسان کو نقصان پہنچتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کسان کو بجلی سبسڈی ریٹ پر دی جائے اور انہیں ٹیوب ویل کے لئے کم از کم بارہ گھنٹے متواتر بجلی دی جائے تاکہ وہ اپنی فصلوں کو سیراب کر سکیں۔ اس کے

علاوہ ٹریکٹر پر سیلز ٹیکس ہے، زرعی آلات پر زرعی ٹیکس ہے میری استدعا ہے کہ وہ سیلز ٹیکس ختم کیا جائے۔ ٹیکس میں جو بڑھوتری کی جا رہی ہے یا گزشتہ کئی سالوں کا لوگوں کے ذمے جو سیلز ٹیکس بقایا ہے فرض کریں ایک آدمی کو ٹیکس کے زمرے میں لے آتے ہیں جو agricultural implements manufactures ہیں---

MR SPEAKER: Order please, Order please.

جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزشتہ کئی سالوں سے لوگوں کے سیلز ٹیکس pending پڑے ہوئے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر کسی شخص نے چار سال تک سیلز ٹیکس نہیں دیا یا انکم ٹیکس نہیں دیا تو اب اس سے گزشتہ چار سالوں کا ٹیکس کس طرح لیا جانا چاہئے؟ وہ کسی طریقے سے نہیں دے سکیں گے۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ عرض کروں گا کہ کسان کو اس بابت باور کرایا جانا چاہئے کہ اس سال ہمارے ملک میں اتنی گندم ہو گی، اتنی دھان کی فصل ہو گی، اتنی کپاس کی فصل ہو گی۔ مگر محکمہ زراعت تو اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہا، محکمہ زراعت کو چاہئے کہ وہ سارا bio data collect کر کے ہر یونین کونسل level پر لوگوں کو motivate کرے کہ اس علاقے میں آلو کی فصل ہو سکتی ہے اس لئے یہاں آلو کی فصل کاشت کی جائے۔ اس علاقے میں گنا کاشت ہو سکتا ہے گنا کاشت کیا جانا چاہئے، اس علاقے میں اس سے زیادہ گندم کاشت نہیں کی جانی چاہئے، اس علاقے میں اتنی دھان کی فصل کاشت کی جانی چاہئے۔ میں گزارش کروں گا کہ ارباب اختیار کو اس طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ ہمارا ملک جو بنیادی طور پر زرعی ملک ہے وہ ترقی کرے، کسان ترقی کرے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ اگلے مقرر جناب محمد جاوید اعوان صاحب!--- موجود نہیں ہیں۔ جی، طارق محمود باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؄

جناب سپیکر! پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی 68 فیصد آبادی کا کاشتکار طبقہ سے تعلق ہے اور پاکستان کا کاشتکار، پنجاب کا کاشتکار 25 فیصد زر مبادلہ پیدا کرتا ہے مگر بدقسمتی سے بے آسرا، بے سہارا، مفلوج اور مظلوم ہے۔ حالیہ سیزن میں دھان کا کاشتکار دھان کا fix rate نہ ہونے کی وجہ سے تیس ہزار روپے فی ایکڑ کا نقصان کر چکا ہے۔ اس مڈل مین کی وجہ سے دھان کا کاشتکار اپنی گندم کی بوائی بھی بروقت نہیں کر سکا کاشتکار ڈیڑھ سال میں شدید سردی کی راتوں میں جاگ کر اپنی بیوی اور بچوں کے لئے سانپوں کے

سروں پر پاؤں رکھ کر اپنی فصل کو پانی لگاتا ہے، ڈیڑھ سال محنت کرنے کے بعد گنے کی فصل تیار کرتا ہے اس ڈیڑھ سال میں حیوان چرند پرند اس کا نقصان کرتے ہیں پھر بیس روپے کٹائی اور لوڈنگ کے ادا کرتا ہے اس کے بعد اپنے گنے کی فصل کو مل تک لے جانے کے لئے 15 سے 20 روپے فی من تک کا کرایہ ادا کرتا ہے اور وہاں جا کر اسے 182 / 180 روپے ریٹ ملتا ہے۔

جناب سپیکر: پنجاب میں 182 روپے کدھر ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! 182 روپے ہے۔

جناب سپیکر: پنجاب میں؟

جناب طارق محمود باجوہ جی۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ذرا دوبارہ پتا کر لیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! sorry، وہ بھی آپ کی مہربانی ہے کہ اس دن آپ نے ایوان میں بڑا اچھا فیصلہ کیا اور شوگر ملز کو اس بات پر پابند کیا کہ 180 روپے فی من سے کم گنا نہ خریدا جائے اور شام کو ہی وزیر اعلیٰ پنجاب نے notification جاری کر دیا کہ کوئی مل بھی کاشتکار سے 180 روپے فی من سے کم گنا نہ خریدے۔ میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں مگر اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں وہ بات نہ سننا پڑی کہ جس دور میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی، یہ اللہ پاک کا خاص کرم ہے۔ آپ ذرا موازنہ کریں کہ مکئی کی فصل کو کسان تین ماہ میں تیار کرتا ہے اس میں کھاد بھی کم ڈالی جاتی ہے، خرچہ بھی کم ہوتا ہے، ٹائم بھی کم لگتا ہے، محنت بھی کم ہوتی ہے لیکن بازار میں اس چارے کی قیمت 160 روپے ملتی ہے اور وہ بھی نقد مل جاتی ہے۔ اس کے بعد برسیم کو دیکھیں کہ پانچ مہینوں میں چار کٹائیاں ہوتی ہیں محنت بھی کم ہوتی ہے، کھاد بھی کم ڈالی جاتی ہے لیکن اس کا چارہ 300 روپے فی من فروخت ہوتا ہے۔ اس کے بعد آپ چری کی فصل دیکھیں کہ اس پر محنت مزدوری بھی کم ہوتی ہے، کھاد بھی کم ڈالی جاتی ہے، پانی بھی کم لگتے ہیں وقت بھی تین مہینے لگتا ہے لیکن کسان اسے 150 روپے فی من نقد میں فروخت کرتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! یہ آپ کسان کے ساتھ دوستی نبھا رہے ہیں یا کچھ اور کر رہے ہیں؟ آپ مہربانی کر کے گنّے کے کاشتکاروں کے مسائل کی طرف آ جائیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں کسان کے ساتھ دوستی ہی نبھا رہا ہوں اور گنّے کے کاشتکاروں کے مسائل کی طرف آ رہا ہوں۔ گنّے کی فصل پر کسان ڈیڑھ سال محنت کرتا ہے، اس فصل کے

لئے ہل زیادہ چلانا پڑتا ہے، گوڈی زیادہ کرنی پڑتی ہے اور کھاد بھی زیادہ استعمال ہوتی ہے مگر بدقسمتی سے گنّے کی قیمت نہیں بڑھائی جاتی۔ مجھے اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی کہ گنّے کی قیمت کیوں نہیں بڑھائی جاتی؟ کسان گنّے کی فصل کو ڈیڑھ سال میں تیار کرتا ہے لیکن اسے اس کی قیمت فی من کے حساب سے 180 روپے ملتی ہے۔ کیا شوگر ملز مافیا اتنا طاقتور ہے کہ وہ ہمیں گنّے کی قیمت نہیں بڑھانے دیتا؟ اس گنّے کی فصل کو تیار کرنے میں کسان کو ڈیڑھ سال تک ذلیل و خوار ہونا پڑتا ہے۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ کسان کو گنّے کی فصل پر کتنی محنت کرنی پڑتی ہے مگر جب وہ اپنی فصل کو مل میں لے کر جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کے وزن میں کٹوتی کی جاتی ہے۔ 100 من وزن کو 80 من شمار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح payment کے لئے کسان کو سالہا سال دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ شوگر ملوں کے مالکان نے ایک کمیشن مافیا رکھا ہوا ہے جو کہ کسان سے CPR خرید لیتا ہے۔ وہ کسان سے ایک لاکھ کے بدلے دس ہزار خود لیتا ہے اور پھر ان کو payment دیتا ہے۔ اسی طرح کسان کو مہنگی قیمت پر چینی اُٹھانے پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ کسان کو CPR کے بدلے چیک فراہم کیا جاتا ہے جو کہ قانوناً جرم ہے۔ شوگر ملوں والے چیک فراہم نہیں کر سکتے۔ Sugar Factories Control Act,1950 کے تحت کہیں بھی درج نہیں کہ CPR کے بدلے چیک دیا جائے۔ اس Act میں یہ درج ہے کہ ادائیگی cash میں کی جائے۔ علاوہ ازیں اگر شوگر ملوں کے مالکان اپنی ادائیگی پندرہ دن کے اندر نہیں کرتے تو انہیں اصل رقم کے ساتھ گیارہ فیصد mark up بھی دینا ہوگا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر فرخ جاوید صاحب! نوٹ فرمائیں۔ معزز ممبر نے point out کیا ہے کہ گنّے کے وزن میں کٹوتی کرکے 100 من وزن کو 80 من کر دیا جاتا ہے۔ اس کا notice لیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! شوگر ملوں کی طرف سے گنّے کے کسان کو سال 2013-14 کی فصل کی ابھی تک ادائیگی نہیں ہوئی۔ میری یہ گزارش ہے کہ Sugar Factories Control Act,1950 میں ترمیم کی جائے۔

جناب سپیکر: یہ ترمیم تو آپ نے کرنی ہے۔ یہ اختیار تو اس ایوان کا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اگر آپ حکم کریں گے تو اللہ کے فضل و کرم سے اس Act میں ترمیم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: میں کیسے حکم کروں؟ یہ تو آپ کا اختیار ہے اور اگر آپ اس میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں وہ اس بات کو نوٹ کریں اور اس Act میں ترمیم کرنے کے بارے سوچیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ CPR کو چیک کا درجہ دلوانے کے لئے قانون بنایا جائے۔ ہر شوگر مل کے گیٹ کے باہر کمپیوٹر کانٹا لگایا جائے۔ کسان وہاں سے گنّے کا وزن کروانے کے بعد مل کے اندر جائے تاکہ اس کو مل کے اندر پورا وزن مل سکے۔ اس طرح کسان ناجائز کٹوتی سے بچ جائے گا اور وہ خوشحال ہو سکے گا۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ گنّے کی قیمت بھی بڑھائی جائے۔ کین کمشنر اور ڈی سی او صاحبان کے ماشاء اللہ اختیارات تو بہت ہیں لیکن انہیں یہ اختیارات استعمال کرنے کی اجازت بھی دی جائے تاکہ وہ شوگر ملز مافیا پر ہاتھ ڈال سکیں۔

جناب سپیکر: جس کے پاس اختیارات ہوتے ہیں وہ انہیں استعمال کرنا بھی جانتا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اگر کین کمشنر اور ڈی سی او صاحبان اپنے اختیارات استعمال کریں تو گنّے کے کاشتکار ذلیل و خوار نہ ہوں۔ کسان سال 14-2013 والے چیک لے کر دھکے کھا رہے ہیں لیکن اُن کو ادائیگی نہیں ہو رہی۔ آج شوگر ملز مافیا اتنا زیادہ مضبوط ہے کہ وہ کسی کی بات سُننے کو تیار نہیں۔ کین کمشنر پنجاب تمام شوگر ملوں سے پندرہ دنوں کا حساب منگوایا کریں کہ انہوں نے کتنا گنّا خریدا اور کتنی ادائیگی کی ہے تاکہ ادائیگی میں بہتری آ سکے۔

جناب سپیکر! میری اگلی گزارش یہ ہے کہ شوگر ملوں نے گنّے کے کاشتکاروں کو ابھی تک 14-2013 کی payment نہیں کی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ کاشتکاروں کو یہ payment فوری دلوائی جائے اور اس کے ساتھ گیارہ فیصد mark up بھی لے کر دیا جائے۔ Sugar Factories Control Act 1950 کے مطابق شوگر ملوں کے مالکان کو ہر پندرہ دن کے بعد payment کرنے کا پابند کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب تشریف رکھیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اگر مجھے دو منٹ مزید وقت دے دیتے تو اچھا ہوتا۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی دوسرے معزز ممبران نے بھی اس پر بات کرنی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب جناب امجد علی جاوید صاحب بات کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج ہم ایوان میں پنجاب کے ایک انتہائی اہم مسئلہ کے حوالے سے بحث کر رہے ہیں جس کو پاکستان اور خصوصاً پنجاب کا کسان face کر رہا ہے۔ پچھلے دنوں بھی اس ایوان نے اس مسئلہ میں intervene کیا تھا۔ جب کسان کا استحصال ہونے جا رہا تھا تو اس ایوان کی intervention کی وجہ سے نہ صرف پنجاب بلکہ سندھ کے کسانوں کو بھی relief ملا تھا۔

جناب سپیکر! پاکستان کے اندر کسان وہ مظلوم طبقہ ہے جس کو آج بھی سب سے کم مزدوری ملتی ہے۔ کسان کی اوسطاً مزدوری ایک لیبر کی نسبت کم ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو کہ اپنا خُون پسینا بہا کر ہمارے لئے اناج پیدا کرتا ہے لیکن بد قسمتی سے یہ اپنی پیداوار یا جنس کی قیمت کے تعین پر کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ جب کسان کی فصل اس کے پاس ہوتی ہے تو اس کی قیمت کم ہوتی ہے اور جونہی یہ فصل ذخیرہ اندوزوں کے پاس پہنچتی ہے تو اس کی قیمت بڑھ کر کئی گنا ہو جاتی ہے۔ کسان کو اس کی محنت کا پورا پھل نہیں ملتا۔ گنّے کی کاشت سے لے کر برداشت تک اور ملوں تک پہنچانے میں کسانوں کو بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اس کو فصل کا معاوضہ اس کی محنت کے مطابق نہیں ملتا۔ کسان کی فصل کی قیمت کا تعین حکومت وقت کرتی ہے۔ کنڈے پر اس کا حق مار لیا جاتا ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے گنّے کے کسانوں کو ایک اہم مسئلہ درپیش ہے، شوگر ملوں کے مالکان نے ایک نئی روش اختیار کر لی ہے کہ وہ کسانوں کا پیسا روک کر اس سے نہ صرف منافع کماتے ہیں بلکہ اپنی چینی کو بھی in advance فروخت کر لیتے ہیں۔ شوگر ملوں کے مالکان تاجروں سے ایک ایک سال کی advance payment لے چکے ہوتے ہیں لیکن دوسری طرف کاشتکار کو اپنی فصل کی payment کے لئے سالوں انتظار کرنا پڑتا ہے اور بنکوں کے دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ اس پر مزید ظلم یہ ہے کہ اس شوگر ملز مافیا نے اپنے ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں جو کاشتکاروں کی مجبوریوں کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان سے CPR خرید لیتے ہیں۔ یہ ایجنٹ کسانوں کو نقد ادائیگی کا لالچ دے کر ان سے 10 سے 15 فیصد کم قیمت پر CPR خرید لیتے ہیں جس سے کسان کا معاشی استحصال ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت کی طرف سے ایسے اقدامات اُٹھائے جائیں کہ جس سے کسان ان مسائل سے نجات حاصل کر سکے۔ کسان کو جو inputs درکار ہوتی ہیں ان پر اس کا کوئی اختیار نہیں ہوتا، اسے بیج مہنگا ملتا ہے، اسے کھاد مہنگی ملتی ہے اور اسے زرعی ادویات مہنگی ملتی ہیں لیکن جب کسان کی فصل آتی ہے تو اس کی قیمت کے تعین پر بھی اسے کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ یہ

ضروری ہے کہ اس ایوان کے اندر اس حوالے سے کوئی قانون سازی کی جائے۔ ہمارے پڑوسی ملک کے اندر کاشتکاروں کی انجمنیں موجود ہیں اور ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی فصل کو روک سکتے ہیں اور سٹور کر سکتے ہیں۔ یہاں ایک تجویز آئی تھی کہ جس شخص کے پاس CPR ہو اسے دس یا پندرہ دن بعد بنک ادائیگی کا پابند ہو۔ وہ جس بنک میں CPR لے کر جائے وہ بنک اُس کی ادائیگی کرے اور CPR جاری کرنے والی ملز کے account کو debit کرے اور وہ اُس سے 15 یا 18 فیصد charge کرے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ شیخ علاؤالدین صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے میں آپ کو ضرور ٹائم دوں گا That is my commitment with آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی باری آئے گی تو میں آپ کو ٹائم دوں گا ناں؟ .out

کورم کی نشاندہی

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں کورم point out کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے تو ہم پندرہ منٹ کے لئے اجلاس adjourn کرتے ہیں اور میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ دونوں طرف کے معزز ممبران خود بھی کاشتکار ہیں اور کاشتکاروں کے نمائندے بھی ہیں لیکن آپ نے گنے پر بحث کے دوران کورم point out کر دیا۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد 12 بج کر 12 منٹ پر جناب سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس بروز پیر مورخہ 5۔جنوری 2015 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

سوموار،5۔جنوری2015

(یوم الاثنین،13۔ربیع الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی:گیارھواں اجلاس

جلد11:شمارہ 16

1113

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ5۔جنوری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غوروخوض اوراس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(تیسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2014

(مسودہ قانون نمبر34بابت2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تیسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تیسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

1115

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

سوموار، 5۔جنوری 2015

(یوم الاثنین، 13۔ربیع الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین انجینئر تنویر الاسلام راجہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰـكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِيۡرًا ﴿۴۱﴾ وَّ
سَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِىۡ يُصَلِّىۡ عَلَيۡكُمۡ وَمَلٰۤئِكَتُهٗ
لِيُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَكَانَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَحِيۡمًا ﴿۴۳﴾

سورۃ الأحزَاب آیات 40 تا 43

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (40) اے اہل ایمان اللہ کا بہت ذکر کیا کرو (41) اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو (42) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے (43)

وما علینا الاالبلاغ

نعت رسول مقبولﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابوبکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمانؓ سے وہ زاویے شرم وحیا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھرا ے گدائے علم
دروازہ علیؓ سے یہ خیرات جا کے لا

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈا پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 84ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے ان کی request یہاں پر موجود ہے ان کا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 699 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے ان کا یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1229 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1358 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2236 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: پی پی۔113 کے راجباہوں کی تفصیلات

*2236: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات حلقہ پی پی۔113 میں کل کتنے راجباہ ہیں ان میں سے کتنے پختہ ہو چکے ہیں جو پختہ ہوئے ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں اور بقایا کتنے ہیں جن کو پختہ کرنے کی اشد ضرورت ہے؟

(ب) حکومت کب تک ان پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) ضلع گجرات حلقہ پی پی۔113 میں کل 15 راجباہ ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔	پوڑانوالہ (تین آر) ڈسٹری بیوٹری	2۔	ڈھلیان مائنر
3۔	باؤ (چار آر) ڈسٹری بیوٹری	4۔	منیوال (پانچ آر) ڈسٹری بیوٹری
5۔	کررای والہ (چھ آر) ڈسٹری بیوٹری	6۔	ڈنگہ مائنر
7۔	کسانہ (سات آر) ڈسٹری بیوٹری	8۔	گمٹی (آٹھ آر) ڈسٹری بیوٹری
9۔	سکر والی مائنر	10۔	کھوجہ (نو آر) ڈسٹری بیوٹری

11۔ وڑایچانوالہ مائنر 12۔ پٹیالہ مائنر
13۔ دھپ سڑی(دس آر)ڈسٹری بیوٹری 14۔ باگڑیانوالہ مائنر
15۔ کاگھڑامائنر

ان میں سے چار راجباہ پختہ ہوچکے ہیں جن کے نام مع تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام راجباہ	تخمینہ لاگت	مدت تکمیل بمعہ سال
1	پوڑانوالہ(تین آر)ڈسٹری بیوٹری	19.999ملین روپے	دوسال(جولائی2008تاجون2010)
2	ڈھلیان مائنر	4.960ملین روپے	دوسال(جولائی2008تاجون2010)
3	کررای والہ(چھ آر)ڈسٹری بیوٹری	24.999ملین روپے	دوسال(جولائی2008تاجون2010)
4	ڈنگہ مائنر	5.188ملین روپے	دوسال(جولائی2028تاجون2010)

(ب) بقایا گیارہ راجباہ کچے ہیں جن کو پختہ کرنے کی اشد ضرورت ہے اس سلسلے میں محکمہ مستقبل میں منصوبہ بندی کاارادہ رکھتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتادیں کہ 2008 سے 2010 تک چار راجباہ پختہ کئے گئے ان کے علاوہ بقایا پر کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔ یہ جز(ب) میں یہ بھی کہتے ہیں کہ بقایا گیارہ راجباہ کچے ہیں جن کو پختہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔اس سلسلے میں محکمہ مستقبل میں منصوبہ بندی کاارادہ رکھتا ہے۔یہ ارادہ کیا ہے اس کی وضاحت فرمادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب چیئرمین! گمٹی(آٹھ آر)ڈسٹری بیوٹری جس کا PC-I ابھی منظور ہوگیا ہے۔یہ سوال پوچھا گیا تھا باقی گورنمنٹ سارے مائنرز پکے کررہی ہے جس طرح ان کا نمبر آئے گا اس کے مطابق باقی مائنرز بھی پکے کردیئے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! انہوں نے جواب دیا ہے کہ گمٹی مائنرز زیر غور ہے اور باقی نہیں ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ زمینداروں کو بہتر سہولتیں دیں، ایگریکلچر کے شعبہ میں اچھے کام ہوں تو 2010 سے لے کر اب تک کوئی کام نہیں ہوا۔یہ جو بقایا گیارہ راجباہ ہیں ان کے بارے میں یہ کہہ دینا کہ مستقبل میں اسے پختہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ٹھیک نہیں ہے۔یہ ارادہ نہ بتائیں بلکہ یہ بتادیں کہ یہ ایک سال یا دو سال میں پختہ ہوجائیں گے؟

جناب چیئرمین: انہوں نے ایک کا تو بتادیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! ایک ڈسٹرکٹ یا ایک حلقہ میں پندرہ مائنرز ہیں تو گورنمنٹ نے سارے وہی پکے نہیں کرنے۔ ان کے چار مائنرز پہلے پکے ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے حلقہ 113 کے بارے میں پوچھا ہے میں نے بتایا ہے کہ ایک کا PC-I بن چکا ہے باقی مائنرز priority wise جس طرح funding ہو گی اپنی باری پر انشاء اللہ بن جائیں گے۔ اس دفعہ گورنمنٹ نے focus کیا ہوا ہے۔ ADP میں بھی 12 فیصد حصہ رکھا گیا ہے جو تقریباً 35، 35½۔ ارب روپیہ آبپاشی کے لئے رکھا گیا ہے۔ گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے اور جہاں پانی کڑوا ہے اس کو priority دے رہی ہے جہاں sweet water zone ہے ان کو second priority دے رہی ہے۔ محکمہ نے یہی بتایا ہے کہ باقی سارے مائنرز بھی پکے ہوں انشاء اللہ اگلے سال میں ان کا جو حصہ بنے گا اس کے مطابق پکے کر دیئے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! یہ بات اس طرح نہیں ہے۔ یہاں کڑوے میٹھے پانی والی بات ہی نہیں ہے۔ یہ تو محکمہ نہر کا پانی جانا ہے اور tail تک جانا ہے۔ اس میں کڑوے میٹھے پانی والی کون سی بات ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! ایک حلقہ میں پندرہ مائنرز فوری طور پر پکے نہیں کئے جا سکتے۔

جناب چیئرمین: ان میں سے کچھ اور ہو جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! کچھ نہیں۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ 2008 سے لے کر 2010 تک چار مائنرز پکے ہوئے۔ اب 2015 ہے سارے کا سارا کام بند ہے۔ یہ کہہ دیں کہ دو یا تین اس سال میں کر دیں گے تو ٹھیک ہے۔ میں بھی ان سے agree کر لیتا ہوں۔ یہ تو بالکل کوئی ڈویلپمنٹ ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں نے ایک کا عرض کیا ہے کہ اس کا PC-I منظور ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: بس اب دو کر دیں۔ آپ نے ایک کہہ دیا ہے اور ایک اور کرا دیں۔ آپ ایک اور کی یقین دہانی کرا دیں۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! جی، یہ یقین دہانی کرا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! محکمہ نے چار سو میٹر کی lining میں fix کرنے تھے۔ ان کی tendering کے بعد اگر saving ہو گی تو پھر دوسرے کی میں یقین دہانی کراتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں! انہیں ترجیح دی جائے گی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبران بڑی محنت کے ساتھ اپنے سوالات لے کر آتے ہیں تو ہمیشہ سے یہ روایت رہی ہے کہ جس محکمہ کے سوال جواب ہوتے ہیں ان کے سیکرٹری ہمیشہ gallery میں موجود ہوتے ہیں۔ میں Chair سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آیا سیکرٹری آبپاشی یہاں پر موجود ہیں۔ اس سے زیادہ کون سا important کام ہے کہ پنجاب کا یہ سب سے اعلیٰ ایوان convene ہوا ہے اور اس میں اگر سیکرٹری آبپاشی نہیں آئے تو ممبران اور ایوان کو apprise کیا جائے کہ اگر وہ نہیں آئے تو کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس بات کو ensure کریں۔ اس سے پہلے بھی یہ بات کئی دفعہ ایوان میں ہو چکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! سیکرٹری آبپاشی آئے تھے میرے خیال میں کوئی کال آئی ہے۔ وہ ابھی آ جائیں گے۔

میاں نصیر احمد: جناب چیئرمین! یہ مناسب attitude نہیں ہے۔ یہاں سارا ایوان بیٹھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! وہ نماز پڑھنے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! یہ اس طرح legal requirement نہیں ہے کہ جب تک سیکرٹری نہیں ہو گا کارروائی نہیں ہو گی لیکن یہ ضروری ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ نماز پڑھ رہے ہیں وہ ابھی آ جاتے ہیں۔ میں بالکل اتفاق کرتا ہوں اور اس سے پہلے کئی دفعہ یہ بات ہو چکی ہے کہ ایوان کی کارروائی کو سنجیدہ طریقے سے لیا جائے اور انتظامی افسران کا یہ فرض ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ جتنے دن ایوان چلنا ہے تو Chair کی طرف سے ایک observation آنی چاہئے کہ بغیر کسی وجہ کے خدانخواستہ کوئی بیماری یا issue ہے وہ تو اپنی جگہ موجود ہیں اگر نہیں ہے تو پھر یہ اسمبلی کا decorum اور عزت ہے کہ سیکرٹری صاحبان کو پابند ہونا چاہئے کہ وہ gallery میں موجود ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ observation اب بھی آ گئی ہے اور اس سے پہلے جناب سپیکر کی بھی متعدد مواقع پر ایوان کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو ensure کرایا جائے تاکہ دیگر محکمہ جات کی کارروائی میں بھی سیکرٹریز کی موجودگی ضروری ہے۔ اب اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2368 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 راجباہ کلیانوالہ میں منظور شدہ پانی و دیگر تفصیلات

*2368: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راجباہ کلیانوالہ پی پی۔58 فیصل آباد کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور اس میں اس وقت کتنا پانی چل رہا ہے؟

(ب) اس راجباہ پر کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس راجباہ پر سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم سالانہ مرمت و دیکھ بھال پر خرچ ہوئی ہے؟

(د) اس پر موگہ جات کی حالت کیسی ہے اور حکومت خراب موگہ جات کی مرمت و تعمیر کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) کیا اس راجباہ میں مزید موگہ جات لگائے جا سکتے ہیں تو کتنے اور کہاں کہاں پر؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) راجباہ کلیانوالہ پی پی۔58 فیصل آباد کا ہیڈ سے منظور شدہ پانی 226 کیوسک ہے اور اس میں اس وقت 212 کیوسک پانی چھوڑا جا رہا ہے۔ راجباہ کلیانوالہ کی ری ماڈلنگ ڈویلپمنٹ سرکل کے

زیر نگرانی tendering process میں ہے۔ری ماڈلنگ کے بعد ڈیزائن کے مطابق پانی چھوڑا جائے گا۔

(ب) راجباہ کلیانوالہ پر درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

عہدہ	تعداد ملازمین	سکیل/گریڈ
1۔سب انجینئر	01	11
2۔ارتھ ورک مستری	01	04
3۔میٹ	01	03
4۔بیلدار	05	02

(ج) راجباہ کلیانوالہ پر دوران سال 12-2011ء 1888415/-روپے خرچ ہوئے ہیں اور سال 13-2012 میں۔/402792روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(د) راجباہ کلیانوالہ کے موگہ جات کی حالت درست ہے۔راجباہ کلیانوالہ کے موگہ جات کو جب بھی کوئی shareholder توڑتا ہے۔توان کو ڈیزائن کے مطابق مرمت کرایا جاتا ہے۔

(ہ) راجباہ کلیانوالہ پر مزید موگہ جات لگانے کی کوئی گنجائش نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب چیئرمین!انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ راجباہ کلیانوالہ پی پی۔58 فیصل آباد کا ہیڈ سے منظور شدہ پانی 226 کیوسک ہے۔اس میں اس وقت 212 کیوسک پانی چھوڑا جارہا ہے۔یہ سراسر غلط بات ہے۔وہاں پر جو مقامی زمیندار ہیں وہ لوگ بے چارے پانی کے لئے ترس رہے ہیں۔ہفتے میں کبھی دو دن اور کبھی تین دن کے لئے پانی آتا ہے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب!آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین!یہ میرا ضمنی سوال ہی ہے۔یہ جو 226 کیوسک پانی ہے یہ کیوں نہیں ensure کیا جاتا ہے کہ ہفتے کے سات دن لوگوں کو سپلائی کیا جاسکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین!اس کا منظور شدہ پانی 228.10 کیوسک ہے جبکہ اس وقت یہ 212 کیوسک چلایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!یہاں پر آپ نے 226 کیوسک لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین!اصل میں 228 کیوسک ہے،یہ غلطی سے 226 کیوسک لکھا گیا تھا۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اسمبلی میں کوئی نقل جواب تو نہیں آتا ناں اس لئے ایک جواب آنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! اس کی لائننگ ہو رہی ہے اس کا 40 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے اور اس کی 200 ملین cost ہے۔ انشاء اللہ 31۔مارچ 2015 تک یہ مکمل ہو جائے گا تو اس سے پانی tail تک جو اس کا share بنتا ہے وہ اس کو ملے گا۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہتے ہیں 31۔مارچ 2015 تک مکمل ہو جائے گا۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میں ان کی 31۔مارچ والی بات سے agree کرتا ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو 226 کیوسک جواب دیا گیا تھا جبکہ اصل جواب 228 کیوسک ہے اس کی correction پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کرادی ہے۔ آپ سنجیدگی کا حال دیکھیں کہ on the floor of the House کھڑے ہو کر ایک طرف 228 کیوسک کہا جا رہا ہے اور دوسری طرف ہمیں جو written لکھ کر دیا جا رہا ہے یہ 226 کیوسک ہے۔ چلیں ہم مان لیتے ہیں کہ 228 یا 226 کیوسک ہے لیکن انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ہم 212 کیوسک پانی دے رہے ہیں جبکہ میں on the floor of the House کھڑے ہو کر اس بات سے deny کر رہا ہوں کہ 212 کیوسک کی تو بڑی دور کی بات ہے وہاں پر لوگوں کو تین تین دن پانی ہی نہیں ملتا۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ کیا یہ ایوان میں کھڑے ہو کر اس بات کی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ ہفتے کے جو سات دن ہوتے ہیں یہ پورے سات دن پانی وہاں لوگوں کو مہیا کریں گے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا 212 کیوسک پانی لگاتار چلتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! 212 کیوسک rotational programme ہے۔ کمی بیشی جب نہروں میں ہوتی ہے تو نہروں کی مائنر کی وارابندی کی جاتی ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کیونکہ مائنر کچا تھا اس لئے وہ پورا پانی نہیں لے رہا تھا اب اس کی لائننگ ہو رہی ہے، 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 200 ملین اس کی cost ہے۔ باقی انشاء اللہ 31۔مارچ تک جب یہ مکمل ہو جائے گا تو جتنا اس کا share بنتا ہے وہ پانی اس میں capacity کے مطابق

چھوڑا جائے گا۔ باقی کمی بیشی پانی پر منحصر ہے جب دریاؤں میں rotational programme جو بھی ہوتا ہے اس کے مطابق اس کو چلایا جاتا ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ کوئی انکوائری کمیٹی بنا دیں جو وہاں پر جا کر اس بات کی تصدیق کرلے کہ نہر میں پانی پورا ہو گا لیکن محکمے کی نا اہلی کی وجہ سے جو بے چارے لوگ ٹیلوں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ پانی کی بوند بوند کو ترستے ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ بات سن لیں۔ آپ کا سوال آگیا ہے انہوں نے ensure کروایا ہے کہ یہ technical issues ہیں اس میں کوئی hard and fast rule تو نہیں ہوتا کہ گنا ہوا اتنا آئے لیکن جب انہوں نے surety کروا دی ہے تو میرا خیال ہے کہ یہی کافی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! جب یہ پکا بن جائے گا اور اس کی لائننگ ہو جائے گی تو انشاءاللہ full capacity کے مطابق پانی آئے گا۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں جو ملازمین کی تعداد بتائی ہے یہ ملازمین موقع پر کام نہ کرتے ہیں۔ کیا کبھی کسی محکمے کے بندے نے وہاں پر inspection کر کے ان لوگوں کی حاضری کو چیک کیا ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا regular inspections ہوتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! بالکل regular inspections ہوتی ہیں لیکن پہلے وہ کچا تھا اور ابھی پکا بن رہا ہے۔ Definitely ایک سب انجینئر ہے ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ سب انجینئر کے بغیر معزز ممبر جیسا کہ پہلے کہہ رہے تھے کہ تین چار دن پانی چلتا ہے اور یہ میٹ نہیں ہے، بیلدار کے بغیر یہ جو figure بتائی ہے یہ بالکل درست ہے اور inspection ہوتی ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ وہاں پر ملازمین حاضر نہیں ہیں کیا آپ کی کوئی کمیٹی inspection کرتی ہے یہاں پر محکمے کے متعلقہ لوگ اور افسران بھی موجود ہیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ جواب دینا پسند فرمائیں گے کہ اس کی آخری inspection کب ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! یہ آخری inspection میرے متعلقہ نہیں ہے اور یہ اس سے متعلقہ سوال نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ آپ کے ہی متعلقہ ہے لیکن نیا سوال بنتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئر مین! یہ متعلقہ سوال نہیں ہے کہ آخری inspection کب ہوئی ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئر مین! میں نے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ راجباہ کلیانوالہ میں درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں اگر وہ کام کر رہے ہیں تو ان کی inspection کرنا میرا کام یا محکمے کا کام ہے اور ایوان میں کھڑے ہو کر جواب دینا کس کا کام ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئر مین! ایکسین، ایس ای بالکل وہ inspection کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! حاضری check کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئر مین! بالکل check کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میاں صاحب کی جو شکایت ہے اس بارے میں محکمے سے کہیں کہ جائزہ لے اور اگر وہ غیر حاضر ہیں تو ان کی حاضری کو یقینی بنائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال نمبر 2369 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2623 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ کنول نعمان: جناب چیئر مین! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول نعمان: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2747 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے بیراجز کی تعمیر ومرمت کی تفصیلات

*2747: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں 14 بیراج اور ہیڈورکس ہیں جن میں سے بلوکی، جناح، تونسہ، سلیمانکی، اسلام اور خانکی کو فوری تعمیر ومرمت کی ضرورت ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تونسہ بیراج کی بحالی کا کام 11۔ارب روپے کی لاگت سے مکمل کر لیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تونسہ بیراج کے نئے ڈیزائن کے مطابق منصوبے کی لاگت کا تخمینہ 21۔ارب اور 50 کروڑ روپے لگایا گیا ہے؟

(د) پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ ایشین ڈویلپمنٹ بنک خانکی بیراج کے لئے کن کن شرائط پر قرضہ فراہم کر رہا ہے نیز یہ رقم کتنے عرصہ پر محیط ہے اور کس حساب سے اسے واپس کرنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 13 بیراج ہیں جن کی تفصیل منسلکہ گوشوارہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں کئی ایک بیراج سو سال کی عمر پوری کر چکے ہیں۔ 1998 میں Safety Evaluation Study میں سات بیراجوں کی فوری بحالی و تجدید کی سفارش کی گئی جن میں تونسہ، جناح، خانکی، اسلام، سلیمانکی اور تریموں وپنجند بیراج شامل ہیں۔

(ب) تونسہ بیراج کی بحالی و تجدید کا منصوبہ سال 2009 میں مکمل کر لیا گیا تھا جس پر 10.772۔ارب روپے کی لاگت آئی۔

(ج) درست نہ ہے۔ تونسہ بیراج کے نئے ڈیزائن کے حوالے سے کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(د) نیو خانکی بیراج کی تعمیر کے لئے ایشیائی ترقیاتی بنک 270 ملین امریکی ڈالر کا قرضہ فراہم کرے گا جس کی مرحلہ وار فراہمی 18۔فروری 2012 سے شروع ہو چکی ہے۔ یہ قرضہ سال 2043 تک چکایا جائے گا۔ مئی 2020 تک گریس پیریڈ کے دوران قابل ادا اصل قرضہ پر ایک فیصد مارک اپ جبکہ گریس پیریڈ کے بعد 1.5 فیصد مارک اپ ادا کرنا ہوگا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول نعمان: جناب چیئرمین! انہوں نے اس سوال کے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ 1998 میں Safety Evaluation Study میں سات بیراجوں کی فوری بحالی و تجدید کی سفارش کی گئی جن میں تونسہ، جناح، خانکی، اسلام، سلیمانکی اور تریموں و پنجند بیراج شامل ہیں۔ تونسہ بیراج کی بحالی و تجدید کا منصوبہ سال 2009 میں مکمل کر لیا گیا تھا۔ نیو خانکی بیراج کی تعمیر کے لئے ایشین ڈویلپمنٹ بنک 270 ملین ڈالر کا قرضہ فراہم کرے گا جس کی مرحلہ وار فراہمی 18۔ فروری 2012 سے شروع ہو چکی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو باقی ڈیمز جناح، اسلام، سلیمانکی اور تریموں ہیں کیا یہ under study نہیں ہیں کیونکہ 1998 سے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ ان کی فوری بحالی و تجدید کی جائے لیکن ابھی تک ان باقی ڈیموں کے بارے میں کچھ کہا گیا اور نہ ہی لکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کے ڈیموں کی بحالی under consideration ہے اور کس مرحلے میں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! خانکی ہیڈ ورکس پر جولائی 2013 میں کام شروع ہوا ہے اور ستمبر 2017 تک انشاء اللہ یہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ باقی جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ گورنمنٹ نے اس سال کافی فنڈز رکھا ہے مثال کے طور پر خانکی ہیڈ ورکس کے لئے 23.4۔ ارب روپے مختص کئے ہیں اسی طرح بلو کی ہیڈ ورکس کے لئے 2.4۔ ارب روپے مختص کئے ہیں اور سلیمانکی ہیڈ ورکس کے لئے 3۔ ارب روپے مختص کئے ہیں اور کام شروع ہو چکا ہے۔ تریموں بیراج کے لئے 12.1۔ ارب روپے اور پنجند ہیڈ ورکس کے لئے 6۔ ارب روپے مختص کئے ہیں۔ انشاء اللہ باقی دو تین سالوں میں یہ باقی ڈیم کے ہیڈ ورکس بھی مکمل ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے دو ڈیموں کا پوچھا تھا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے چار کا جواب دے دیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! سوال نمبر 2778 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ:ڈسکہ میں وکلاء کالونی بنانے کی تفصیلات

*2778:جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ بی آر بی نہر کے کنارے جوڈیشل کمپلیکس کے ساتھ ساتھ پل نہر بھرو کے قریب محکمہ انہار کی اراضی نہر کے شمالی جانب، وکلاء چیمبرز کے ساتھ ساتھ فالتو پڑی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وکلاء کالونی بنانے سے ڈسکہ کے وکلاء کے رہائشی مسائل حل ہو سکتے ہیں،اس بارے میں حکومت کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ بی آر بی نہر کے کنارے جوڈیشل کمپلیکس کے ساتھ پل نہر بھرو کے پیچھے آبادی کی طرف صرف 10 سے 12 فٹ جگہ محکمہ انہار کی خالی پڑی ہے جس پر سیوریج کا نالہ موجود ہے۔

(ب) محکمہ قانون سے متعلقہ ہے۔تاہم جز(الف) کے جواب میں بیان کردہ جگہ پر کالونی بنانا ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):جناب چیئرمین!گزارش یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر 10 سے 12 فٹ اراضی پڑی ہوئی ہے لیکن یہ جواب facts کے خلاف دیا گیا ہے۔گورنمنٹ آف پنجاب نے ایسی جگہ جہاں پر پہلے 15 کروڑ روپے لگا کر جوڈیشل کمپلیکس تعمیر کیا ہے پورے شہر سے کچہریاں وہاں پر آ گئی ہیں اور تمام judicial offices وہاں پر آ گئے ہیں۔25،20 عدالتیں وہاں پر بنی ہیں اور اسی جگہ پر اسی کے ساتھ 400 کمرہ جات پر مشتمل وکلاء کمپلیکس تعمیر ہوا ہے۔یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہاں پر 10 سے 12 فٹ جگہ ہے وہاں پر نہر کا کنارہ پٹری چھوڑ کر 50 فٹ جگہ پڑی ہوئی ہے تو یہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔میری گزارش ہے کہ یہ جو انہوں نے غلط بیانی کی ہے اس matter کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ ڈیپارٹمنٹ نے جو غلط بیانی کی ہے اس کی بابت سٹینڈنگ کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! محترم آصف باجوہ صاحب میرے بھائی ہیں لیکن میں oppose کرتا ہوں۔ چلیں، ان کی بات بھی مان لی جائے کہ تیس چالیس فٹ جگہ بچتی ہے تو پھر بھی اریگیشن کے related یہ معاملہ نہیں ہے۔ اگر وہاں پر یہ وکلاء کالونی بنوانا چاہتے ہیں تو یہ معاملہ ریونیو بورڈ اور محکمہ قانون کے متعلقہ ہے۔ شکریہ

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ میں نے پہلے بھی بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ محکمہ قانون یا ریونیو بورڈ کی بات ہے تو ان کو چاہئے تھا کہ یہ Rules of Business کے تحت اس ڈیپارٹمنٹ کو سوال دیتے تب وہ جواب دیتے لیکن اس حوالے سے بھی انہوں نے یہاں پر غلط کہا ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہاں پر کالونی بنانا ممکن نہیں ہے تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر پچاس کمروں کا جوڈیشل کمپلیکس اور چار سو کمروں کا وکلاء کمپلیکس بن سکتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ صرف ایک بات پر concentrate کریں کہ suppose اگر نہر کی جگہ ہو تو کیا وہاں پر وکلاء کالونی کے لئے جگہ ہو یا اس کا کوئی محکمانہ استعمال بھی ہو؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے گزارش کرتا ہوں۔ جس طرح پورے پنجاب میں خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق لوگوں کے لئے مختلف جگہوں پر لیبر کالونیاں بنائی جا رہی ہیں، وکلاء کالونیاں بنائی جا رہی ہیں اور سب سے بڑھ کر آشیانہ ہاؤسنگ سکیمیں بنائی جا رہی ہیں تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر وکلاء کے لئے کالونی بن جائے گی جیسے پہلے وکلاء کمپلیکس شہر سے باہر آ گیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میری humble submission یہ ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی یا سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: باجوہ صاحب! ایسے نہیں ہو گا کیونکہ اس میں technical issues ہیں یعنی flood وغیرہ کا issue ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کے سوال کا جواب دیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! وہاں پر flood کا issue نہیں ہے کیونکہ میں وہاں کا رہنے والا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں اور ان کو جواب دے لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں باجوہ صاحب کی بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ مختلف کالونیاں بن رہی ہیں اور آشیانہ سکیم بھی بن رہی ہے۔ محترم باجوہ صاحب وکیل بھی ہیں تو میں نے ان سے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ معاملہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ نہیں ہے۔ اگر یہ وہاں پر چیمبرز یا وکلاء کالونی بنوانا چاہتے ہیں تو اس میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کچھ نہیں کر سکتا۔ ابھی باجوہ صاحب کہہ رہے تھے کہ ڈیپارٹمنٹ نے غلط کیا ہے جبکہ جز (ب) میں یہ پوچھتے ہیں کہ "کیا یہ بھی درست ہے کہ وکلاء کالونی بنانے سے ڈسکہ کے وکلاء کے رہائشی مسائل حل ہو سکتے ہیں؟"

جناب چیئرمین: باجوہ صاحب! آپ کے سوال میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جس پر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ جواب دیتا۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! انہوں نے دونوں جوابات غلط دیئے ہیں۔ یہ same وہی جگہ ہے جہاں پر جوڈیشل کمپلیکس بنا ہے اور وکلاء چیمبرز تعمیر ہوئے ہیں۔ اب وہاں پر لوگ قبضہ کر رہے ہیں، مٹی اٹھا کر لے گئے ہیں، درخت کاٹ کر لے گئے ہیں، وہاں پر لوگ اپنے ڈھور ڈنگر باندھ رہے ہیں اور ناجائز قابض ہو رہے ہیں تو کیا اس سے یہ بہتر نہیں ہے کہ وہاں پر لوگوں کو رہائش مہیا کر دی جائے۔ اس پر ان کو کیا اعتراض ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! مستقبل میں اس نہر کی remodeling کرنی ہے تو وہ جگہ اس purpose کے لئے کام آئے گی۔ دس پندرہ فٹ جگہ جو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی بچ جاتی ہے وہاں پر مناسب نہیں ہے کہ وکلاء کالونی بنائی جائے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ وہاں پر 10 سے 15 فٹ نہیں بلکہ کم از کم 50 فٹ جگہ موجود ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ محکمے سے اس کی رپورٹ منگوا لیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! یہ موقع پر جا کر visit کر لیں اور اس کی رپورٹ منگوا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کے ساتھ موقع دیکھ لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ ان کے ساتھ coordinate کر لیں اور اگر ایسی کوئی proposal بنتی ہے تو دیکھ لیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! اس کا فیصلہ کیا ہوا؟

جناب چیئرمین: یہ آپ سے coordinate کر کے محکمے سے رپورٹ لے لیتے ہیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! یہاں پر متعلقہ سیکرٹری صاحب موجود ہیں لہذا یہ موقع پر visit رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ ان کے ساتھ coordinate کر کے visit کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں اور ایڈیشنل سیکرٹری صاحب ان کے ساتھ coordinate کر لیتے ہیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 2844 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3228 چودھری فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سوال نمبر 3243 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: نالہ "ایک" پر Stone pitching کے کام کی تکمیل و دیگر تفصیلات

*3243: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نالہ "ایک" سیالکوٹ پر Stone pitching کا کام شروع کر دیا گیا ہے؟

(ب) Stone pitching کا کتنے فیصد کام مکمل ہوا ہے اور کتنا کام باقی ہے؟
(ج) اس نالہ پر کام کب تک مکمل کر لیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):
(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نالہ "ایک" سیالکوٹ پر Stone pitching کا کام شروع ہے۔
(ب) 31۔ جولائی 2014 تک 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 30 فیصد کام باقی ہے۔
(ج) اس نالہ پر 30۔ جون 2015 تک تعمیراتی کام مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! جز (ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس نالے پر 30۔ جون 2015 تک تعمیراتی کام مکمل کر لیا جائے گا۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ ذرا خاموشی اختیار کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ نالہ "ایک" کا وہ حصہ جو اربن ایریا جس میں رام گڑھ، دوبرجی ملیاں، فتح گڑھ اور حاجی پورہ جیسے گنجان آباد علاقے شامل ہیں جہاں بہت سی گورنمنٹ کی عمارتیں flood سے متاثر ہوتی ہیں، کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب براہِ کرم نالہ "ایک" کے اس حصے پر priority میں Stone pitching کا کام کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! اس پر 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اس project کو 30۔ جون 2015 تک انشاء اللہ مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: معزز ممبر کا سوال یہ ہے کہ جب یہ پراجیکٹ پورا مکمل ہو جائے گا تو کیا اس میں سارے علاقہ جات آ جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! اس کا جو PC-1 بنا ہوا ہے اس کے مطابق ہی بنے گا۔

جناب چیئرمین: جب مکمل ہو جائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ علاقے بھی آ جائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! بالکل آ جائیں گے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! یہ علاقے وہ ہیں جہاں پر بہت زیادہ تباہی پھیلتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سینکڑوں گاؤں زیر آب آتے ہیں۔ پورے سال میں ابھی تک اس پر کوئی کام نہیں ہو سکا لہذا میری گزارش ہو گی کہ اس کو priority میں تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، انہوں نے on the floor of the House یہ کہا ہے کہ جون تک یہ project مکمل ہو جائے گا۔ اس پر 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 30 فیصد بقایا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ سارے علاقے آ جائیں گے کیونکہ پورا کام ہو رہا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3342 محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3394 سید محمد سبطین رضا صاحب کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3505 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوٹ رادھا کشن: نہر اپر باری دوآب کے بارے میں تفصیلات

*3505: **جناب محمد انیس قریشی:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر اپر باری دوآب (سنٹرل باری دوآب) کوٹ رادھا کشن کے پل سے لے کر گندھیاں پل تک زمین سے ایک فٹ اونچی بہتی ہے جس کی وجہ سے کوٹ رادھا کشن پل سے لے کر گندھیاں پل تک نہری پانی کی seepage کی وجہ سے زمین سیم زدہ ہو رہی ہے، زیر زمین پانی کا لیول چار فٹ تک آ چکا ہے، RMB سائڈ کے کاشتکاروں کو سخت پریشانی لاحق ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ظفر کے مائنر کی brick paving کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور اس راجباہ میں brick paving کب تک کروائی جائے گی تاکہ پانی ٹیل تک پہنچ سکے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہر اپر باری دوآب میں دھان کی فصل کے وقت پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نہر اپر باری دوآب کی brick lining کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نہراپر باری دوآب (مین برانچ لوئر) زمین سے اونچی ہے لیکن seepage کا کوئی مسئلہ نہ ہے۔

(ب) ظفر کے راجباہ کی کنکریٹ لائننگ کے لئے 72.023 ملین روپے کا PC-I منظور ہو چکا ہے۔ تاہم تاحال فنڈز مہیا نہ کئے گئے ہیں۔ کام کی میعاد ایک سال رکھی گئی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر کام مکمل کر لیا جائے گا اور ٹیل پر authorized full supply پہنچ جائے گی۔

(ج) دوران خریف سیزن اپر دیپالپور سسٹم کی نہریں کھل جاتی ہیں جس کی بناء پر بی آر بی میں پانی کی کمی کی صورت میں نہروں کی وارابندی کی جاتی ہے۔

(د) حکومت نہر اپر باری دوآب کی brick lining کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے PC-1 بنانے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال 2015-16 میں اس سلسلے میں پیشرفت ہوگی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب چیئرمین! اس سوال کے جز (الف) میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ درست ہے کہ نہر اپر باری دوآب زمین سے ایک فٹ اونچی ہے لیکن seepage کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میری ان سے گزارش یہ ہے کہ وہاں پر ساڑھے تین فٹ پر جو موٹریں ایک فرلانگ کے فاصلے پر لگی ہوئی تھیں وہ بھی پانی میں ڈوب چکی ہیں اور نیچے جو انجن لگائے ہوئے تھے وہ بھی پانی میں ڈوب چکے ہیں جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر seepage کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے موقع پر جا کر دیکھا نہیں ہے اور صرف یہی presumptions ہیں جن کی بنیاد پر بتا دیا گیا ہے۔ کیا یہ اس بات کو explain کریں گے کہ انہوں نے موقع visit کیا ہے اور کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہاں پر seepage نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! سیم کی اور بھی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ معزز ممبر نے آخری جز میں یہ پوچھا ہے کہ حکومت نہر اپر باری دوآب کی brick lining کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے PC-1 بنانے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے تو 2015-16

میں اس پر پیشرفت ہو گی۔ اسی طرح انہوں نے ظفر کے مائنر کی brick paving کے لئے پوچھا ہے تو اس پر کام شروع ہو چکا ہوا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب چیئرمین! میں ان سے جز (الف) کا جواب مانگ رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! اس کا ڈیزائن یہی ہے کہ یہ نہر اپر باری دوآب زمین سے ایک فٹ اونچی بنائی گئی ہے۔ مٹی پر بھی منحصر ہوتا ہے یعنی اگر کسی جگہ پر compact مٹی نہیں ہے تو وہاں سے definitely سیم کا مسئلہ بن سکتا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمیں technical issues میں الجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا PC-1 کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب محمد انیس قریشی: اس میں technical issue کوئی involve نہیں ہے۔ یہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ نہر اونچی بہہ رہی ہے لہذا یہ اس کی brick lining کروائیں۔ جب تک brick lining نہیں ہو گی اس وقت تک seepage جاری رہے گی اور water logging salinity بڑھتی جائے گی۔

جناب چیئرمین: انہوں نے assurance دی ہے کہ 2015-16 میں اس کا PC-1 مکمل ہو جائے گا اور اس کے بعد کام شروع ہو جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! 2015-16 میں انشاء اللہ اس پر پیشرفت ہو گی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جز (ج) میں فرمایا ہے کہ نہر کا پانی کم ہو جاتا ہے کیونکہ سیزن آ جاتا ہے جس کی وجہ سے دوسری نہریں چل پڑتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ راوی کا سائفن silt up ہو چکا ہے اور آج تک انہوں نے اسے clear نہیں کیا۔ کیا یہ اس کو clear کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ آج کل نہریں بند ہیں تو ان کے پاس کافی وقت ہے راوی کے سائفن کی silt کو جلدی ختم کریں تاکہ نہر کا بہاؤ بہتر ہو سکے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے راوی سائفن کے متعلق پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! راوی سائفن کے متعلق انہوں نے کہا ہے تو میں ان سے میٹنگ کر لیتا ہوں جبکہ محکمے کو انہوں نے پہلے point out نہیں

کیا۔ پانی کی کمی کے حوالے سے عرض ہے کہ دیپالپور سسٹم کی ششماہی نہریں ہیں لیکن جب وہ کھلتی ہیں تو definite اُدھر بھی کمی آ جاتی ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب چیئرمین! ہمارا راوی سائفن کا مسئلہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): ویسے یہ new question بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں، آپ ان سے coordinate کر لیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! جس طرح یہ فرما رہے ہیں کہ وہاں پر پانی کی seepage کے اور بھی مسئلے ہو سکتے ہیں تو ایسی بات نہیں ہے۔ ڈسکہ میں بھی ہماری ایک اپر چناب نہر ہے جس کے سلسلے میں سیکرٹری آبپاشی اور سیکرٹری مائنز سے ملا اور منسٹر صاحب سے بھی میں نے گزارش کی کہ ڈسکہ میں ایک اپر چناب link ہے جو بھمبہ والا سے اوٹھیاں پُل تک اور آگے نندی پور پاور پراجیکٹ تک جاتی ہے لیکن آٹھ سال ہو گئے ہیں کہ وہاں پر نہر اپر چناب میں سے یہ silt نہیں نکالتے اور اس کی بھل صفائی نہیں کرتے جس سے دونوں اطراف سیم ہو گئی ہے اور لوگوں کی زمینیں برباد ہو رہی ہیں، لوگ ابھی تک مونجی کی فصل نہیں کاٹ سکے جو کہ ابھی تک کھڑی ہے تو میری گزارش ہے کہ یہ اس سلسلے میں وہاں بھی کام کریں اور جہاں جہاں پہلے ریت اور silt نکالی جاتی تھی یہ وہاں سے نکالنے کی کوشش کریں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا point آ گیا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سوال نمبر 3518 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: مائنز اور راجباہوں سے متعلقہ تفصیلات

*3518: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات پی پی۔113 میں مائنز اور راجباہوں کے نام اور ہر ایک کی لمبائی بتائیں؟

(ب) ان میں سے جو پختہ ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ج) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کون کون سے راجباہ اور مائنر پختہ کئے گئے ان کے نام، لمبائی اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) سال 14۔2013 کے دوران اس مقصد کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اور اس سے کون کون سے مائنز اور راجباہ پختہ کئے جائیں گے، ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ہ) بقایا راجباہوں اور مائنر کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) ضلع گجرات حلقہ پی پی۔113 میں کل 15 راجباہ ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔	پوڑانوالہ (تین آر) ڈسٹری بیوٹری	=	لمبائی 6.78 میل
2۔	ڈھلیان مائنر	=	لمبائی 1.75 میل
3۔	باؤ (چار آر) ڈسٹری بیوٹری	=	لمبائی 1.10 میل
4۔	منیوال (پانچ آر) ڈسٹری بیوٹری	=	لمبائی 0.70 میل
5۔	کررای والہ (چھ آر) ڈسٹری بیوٹری	=	لمبائی 7.12 میل
6۔	ڈنگہ مائنر	=	لمبائی 1.30 میل
7۔	کسانہ (سات آر) ڈسٹری بیوٹری	=	لمبائی 2.30 میل
8۔	گمٹی (آٹھ آر) ڈسٹری بیوٹری	=	لمبائی 4.00 میل
9۔	سکروالی مائنر	=	لمبائی 1.28 میل
10۔	کھوجہ (نو آر) ڈسٹری بیوٹری	=	لمبائی 6.30 میل
11۔	وڑا یچانوالہ مائنر	=	لمبائی 2.80 میل
12۔	ٹیپالہ مائنر	=	لمبائی 5.90 میل
13۔	دھپ سٹری (دس آر) ڈسٹری بیوٹری	=	لمبائی 6.80 میل
14۔	باگڑیانوالہ مائنر	=	لمبائی 4.09 میل
15۔	گاگھڑا مائنر	=	لمبائی 0.77 میل

(ب)

1۔ پوڑانوالہ (تین آر) ڈسٹری بیوٹری
2۔ ڈھلیان مائنر
3۔ کررای والہ (چھ آر) ڈسٹری بیوٹری
4۔ ڈنگہ مائنر

(ج) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کسی راجباہ کو پختہ نہ کیا گیا ہے۔

(د) سال 14۔2013 کے دوران اس مقصد کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے کوئی رقم نہ رکھی گئی ہے۔

(ہ) بقایا گیارہ راجباہوں اور مائنز آئندہ سالوں میں اپنی باری پر گورنمنٹ کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد پختہ کر دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جز(ج) میں کہا کہ 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کسی راجباہ کو پختہ نہ کیا گیا۔ 14-2013 کے دوران اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی رقم نہ رکھی گئی۔ باقی گیارہ راجباہ اور مائنز آئندہ سالوں میں اپنی باری پر حکومت کی منظوری اور فنڈ کی دستیابی کے بعد پختہ کر دیئے جائیں گے۔ کیا اس سال میں اس مد میں کوئی پیسے رکھے ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میاں صاحب نے جو سوال پہلے پوچھا تھا یہ بھی اسی سے متعلقہ ہے تو اس میں چار مائنز پختہ ہو گئے ہیں اور انہی پندرہ مائنز کی لمبائی پوچھی ہے جن میں سے ایک کے بارے میں عرض کر دیا ہے کہ اس کا PC-1 بن گیا ہے جبکہ دوسرے کا ان سے وعدہ کیا ہے کہ اگر saving ہو گی تو انشاء اللہ ان کا دوسرا مائنز بھی ADP میں رکھوا دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا اس مالی سال میں پیسے رکھے ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں نے عرض کیا ہے کہ ایک مائنز کا PC-1 منظور ہو چکا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا فنڈ رکھا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جی، حکومت نے فنڈز رکھے ہوئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! کیا دو مائنز اس مالی سال میں پختہ ہو جائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! ایک مائنر کا میں نے کہا ہے۔۔۔

میاں طارق محمود: نہیں، ایک کا آپ نے کیا کرنا ہے؟ آپ کا سارا جواب غلط ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! اب میاں صاحب یہ کہیں کہ میرے پندرہ کے پندرہ مائنر پختہ کر دیئے جائیں گے تو یہ ممکن نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس مالی سال میں فنڈز رکھے ہوئے ہیں؟ اگر یہ ADP کی سکیم پہلے ہی ہے اور فنڈز بھی رکھے ہوئے ہیں تو آپ ان کا یہ دیا گیا جواب پڑھ لیں جو کہ بالکل ہی غلط ہے۔

جناب چیئرمین: جواب میں تو انہوں نے کچھ کرنا ہی نہیں ہے ناں!

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ ADP کی سکیم ہے جو کہ ADP میں چھپی ہوئی ہے تو پھر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ PC-1 منظور۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! اس کے لئے فنڈز رکھے ہوئے ہیں جو کہ پورے پنجاب کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ فنڈز صرف پی پی۔113 کے لئے نہیں رکھے ہوئے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ صرف اس پر رہیں ناں کیونکہ آپ نے جواب دیا ہے کہ 14-2013 میں کوئی رقم نہ رکھی گئی ہے۔ اب آپ کہہ رہے ہیں کہ رکھی گئی ہے تو یہ رقم 15-2014 کے لئے ہے یا 14-2013 کی بات کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! 15-2014 کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میاں صاحب! 15-2014 کے لئے رکھی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! اس کا PC-1 ابھی منظور ہوا ہے اور یہ سوال تو انہوں نے ایک سال پہلے پوچھا ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! آپ صرف یہ نیچے لکھی ہوئی لائن دیکھیں اور جز (ہ) کو پڑھیں جس میں انہوں نے کیوں نہیں کہا کہ پیسے رکھے ہوئے ہیں، کیوں انہوں نے غلط جواب دیا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ جز (د) کی بات کر رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جی، میں جز (د) کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: وہ 14-2013 کی بات کر رہے ہیں ناں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں نے بتایا ہے کہ ان کے ایک مائنر کا PC-1 منظور ہو گیا ہے۔۔۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! یہ on the floor of the House سب کے سامنے جواب ہے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ 14-2013 میں نہیں تھی اور اب 15-2014 میں رکھی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! 15-2014 کا بجٹ کب آیا ہے، یہ جو book چھپی ہے کیا اس میں یہ سکیم ہے اگر book میں سکیم تھی تو پھر مطلب ہے کہ بالکل جواب غلط ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! 15-2014 کا بجٹ جون 2015 تک جانا ہے ناں تو ساری سکیمیں محکمہ یکمشت تو announce نہیں کر دیتا کیونکہ اس سے پی اینڈ ڈی کا اعتراض لگتا ہے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! انہوں نے پیسے رکھے ہوئے ہیں اور ensure کر دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! ان کا ایک مائنر رکھا ہوا ہے اور دوسرے کا ان سے وعدہ کر لیا ہے کہ انشاء اللہ یہ بھی ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! بس ٹھیک ہے، انہوں نے وعدہ کر لیا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 3642 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اس سے اگلا سوال نمبر 3643 بھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔

موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3652 جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے اور اس سے اگلا سوال نمبر 3653 بھی جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سوال نمبر 3689 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: آبپاشی کے لئے مختص سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3689: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 328 ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں امیر الدین ٹاؤن اور نواز ٹاؤن میں آبپاشی کے لئے مختص سرکاری کھال ہے جو آبپاشی بند ہو جانے کی وجہ سے محلہ گوبند پورہ کے لئے راستہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا کو بند کر کے رہائشی پلاٹوں میں شامل کر لیا گیا ہے جس سے ملحقہ آبادی کا راستہ بند ہو گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آبپاشی کے ان کھالوں کو پلاٹ بندی میں شامل نہیں کیا جا سکتا ہے اس کو نکاسی آب یا پارک کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے نواح میں زرعی اراضی کو رہائشی کالونیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور ان کالونیوں میں آبپاشی اور نکاسی آب کے کھالوں کا رقبہ پلاٹوں میں شامل کر کے فروخت کیا جا رہا ہے؟

(د) اگر درست ہے تو حکومت اس سرکاری اراضی کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چک نمبر 328/JB ٹوبہ ٹیک سنگھ میں امیر الدین ٹاؤن اور نواز ٹاؤن میں آبپاشی کے لئے کھال مختص تھا۔ جو مربع نمبر 8 اور 9 میں واقع ہے اور موگہ نمبر 24652/R سیوووال مائنر سے سیراب ہوتا تھا۔ زیر آبادی ہونے کی وجہ سے بحوالہ چٹھی نمبر SE LCCW Fsd No 3012/350 WP date 02-05-2005

متعلقہ رقبہ CCA سے خارج ہو چکا ہے اور مذکورہ رقبہ کی آبپاشی اب عرصہ دراز سے نہ ہو رہی ہے بدیں وجہ محکمہ آبپاشی کا مذکورہ زیر بحث کھال سے کوئی تعلق نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ کھال کا رقبہ تین کرم ہوتا ہے جس کا عملدرآمد محکمہ مال کے کاغذات جمع بندی میں پہلے ہی صوبائی حکومت کے نام ہو چکا ہے اور یہ رقبہ کینال ایکٹ کی دفعہ 21تا23اور Limitation Act کی دفعہ 20 کے تحت acquire کیا جا چکا ہے اور اس کی توثیق اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل (F)(3)24اور آرٹیکل (1)253ط کے تحت کی گئی ہے۔

(ج) شہر کی ملحقہ آبادیوں کے نتیجہ اخراج رقبہ سی سی اے کے کیسز مکمل ہو چکے ہیں جبکہ کھال جن کا رقبہ پلاٹ کی صورت میں فروخت کیا جا رہا ہے اب اخراج سی سی اے کی وجہ سے محکمہ انہار سے ان کا کوئی تعلق نہ ہے۔ یہ معاملہ محکمہ مال کے متعلقہ ہے۔

(د) محکمہ مال رقبہ بابت زیر بحث کھال لینڈ ریونیو ایکٹ دفعہ 34-32 کے تحت واگزار کروانے کا اختیار رکھتا ہے جس کے لئے متعلقہ محکمہ مال کو لکھ دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! محکمہ نے مکمل جواب دیا ہے لیکن اس میں سارا ملبہ محکمہ مال پر ڈال دیا ہے کہ یہ ان سے متعلقہ سوال ہے۔ اگر یہ ان کا سوال ہے تو اسی ایک شہر اور دیہہ کی آبادی کا مسئلہ ہے جس میں کروڑوں روپے کی involvement ہے۔ اگر پنجاب میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے تو یہ اربوں روپے کی زمین کا معاملہ ہے جس سے حکومت کو آمدن ہونی ہے تو اگر یہ محکمہ کے متعلقہ نہیں ہے تو میری یہ request ہو گی کہ پھر اسے جس محکمہ سے متعلقہ ہے اس کی طرف بھیجا جائے تاکہ وہ اس کا جواب دے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! جہاں ڈویلپمنٹ ہو جاتی ہے تو محکمہ آبپاشی نے اس کی کارروائی کر دی ہوئی ہے اور سپرنٹنڈنگ انجینئر نے مورخہ 14-9-24 کو اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ کو letter لکھ دیا ہے۔ یہ محکمہ مال نے واگزار کروانا ہے اور باقی بھی جو کھالہ جات وہاں پر ہیں ان کے بھی اخراج کے سارے cases مکمل ہو رہے ہیں تو ان سے متعلق بھی

محکمہ کی طرف سے ضلعی حکومت کو خط لکھ دیا جائے گا۔ یہ 2014-9-24 کو 3968/100m ایکسئین اریگیشن کی طرف سے letter لکھ دیا گیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! اگر ایسا ہے تو کس قانون کے تحت انہوں نے انہیں شفٹ کیا ہے اور میری معلومات کے مطابق تو یہ زمین محکمہ آبپاشی کے نام ہی ہوتی ہے اور موجود ہے۔ جس قانون کے تحت انہوں نے یہ کیا ہے اس کا حوالہ دیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! یہ درست ہے۔ کھال کا رقبہ 3 کرم ہوتا ہے جس کا عملدرآمد محکمہ مال کے کاغذات جمع بندی میں پہلے ہی صوبائی حکومت کے نام ہو چکا ہے اور یہ رقبہ کینال ایکٹ کی دفعہ 21 تا 23 اور Limitation Act کی دفعہ 20 کے تحت acquire کیا جا چکا ہے اور اس کی توثیق اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل (F)(3)24 اور آرٹیکل (1)253 کے تحت کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! جہاں آبادی بن جاتی ہے تو کارروائی 20 کے تحت خارج کر کے اسے پنجاب حکومت نے acquire کرنا ہے۔ جس کھال کا انہوں نے ذکر کیا ہے تو اس کے لئے ایکسئین نے اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ کو 14-09-24 کو letter لکھ دیا ہے تو اب انہوں نے وہ جگہ واگزار کروانی ہے اور وہ جگہ سٹیٹ لینڈ ہے۔ باقی کھالوں کے بھی جو case ہیں وہ سارے محکمہ مکمل کر کے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر صاحبان کو letter لکھ دے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو فرما رہے ہیں کہ رقبہ acquire کرنا اور لینا ہوتا ہے تو یہاں پر انہوں نے surrender کیا ہے یا acquire کیا ہے؟

جناب چیئرمین: حوالے کیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! وہ تو surrender ہے۔

جناب چیئرمین: اس قانون کے تحت۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! یہ تو انہوں نے تحریر کیا ہے کہ رقبہ acquire کر لیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! جب کھال منظور ہوتا ہے تو اس وقت acquire کیا جاتا ہے اور جب آبادی وہاں پر ہو گی اور جب کھال ختم ہو گیا تو اس کے بعد اسے اس CCIA سے نکال کر متعلقہ ایکسئین نے اسسٹنٹ کمشنر کو letter لکھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین: امجد صاحب! یہ procedure ایسا ہی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! اس کا رقبہ کتنا تھا جو کہ واپس ہوا ہے؟ جب بھی محکمہ رقبہ acquire کرتا ہے تو اس کی قیمت ادا کی جاتی ہے، جب وہ surrender کیا جاتا ہے تو اس کی قیمت محکمہ کو واپس ہوتی ہے تو اس میں ایسا تو ہوا نہیں ہے اور اس میں اربوں روپے involve ہیں تو یہ simple ہاں یا ناں کر کے معاملہ ختم نہیں ہو سکتا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! رقبہ صوبائی حکومت کے نام ہی ہوتا ہے۔ جب محکمہ نہر مقبوضہ کرتا ہے تو ضرورت پڑنے پر محکمہ مال کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ کتنا رقبہ تھا جو انہوں نے واپس کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! کھال تین کرم کا منظور ہوتا ہے۔ جتنا کھال محکمہ آبپاشی نے منظور کیا ہو گا اتنا ہی ہو گا۔

جناب چیئرمین: آپ انہیں اس letter کی کاپی دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں انہیں اس letter کی کاپی دے دیتا ہوں، یہ اپنے متعلقہ اے سی صاحبان سے pursue کر کے اسے vacate کروا لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! محکمہ کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ ان کے پاس کتنا رقبہ تھا جو انہوں نے surrender کیا ہے یا تو یہ کہہ دیں کہ محکمہ کے علم میں یہ بات نہیں تھی یا نہیں ہے اور اگر ہے تو یہ اس ایوان میں جواب دیں؟

جناب چیئر مین: چلیں، پھر آپ اس کی تفصیل دے دیجئے گا ویسے اس letter میں mention ہوگا کہ کتنا رقبہ ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! بات صرف میرے شہر یا حلقہ یا ایک گاؤں کی نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب کی ہے اور اس جواب میں انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے محکمہ مال کو دے دیا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ آپ اس سوال کو محکمہ مال کو refer کر دیں تاکہ وہ اس کا جواب دے کہ یہ اربوں روپے کہاں جا رہے ہیں کیونکہ مل جل کر سارے محکمہ والے یہ کھا رہے ہیں اور وہ کھا رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: جناب امجد علی جاوید صاحب! شاید پارلیمانی سیکرٹری صاحب سمجھا نہیں سکے جب اریگیشن کا استعمال ختم ہوتا ہے کوئی رقبہ آبادی میں شامل ہو جاتا ہے تو محکمہ ریونیو کو اس کا چارج دے دیا جاتا ہے، زمین تو وہی ہو گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! میرا ابھی یہی سوال ہے کہ اگر اب معاملہ ریونیو کا ہے تو سوال محکمہ ریونیو کو refer کر دیا جائے تاکہ وہ اس کا جواب دے جو کالونیاں بنانے والے ہیں ان کی ملی بھگت سے یہ اربوں روپے کی پراپرٹی وہ کھا رہے ہیں تو اس کا جواب آئے کہ یہ پیسا کون کھا رہا ہے؟ یہ ان کو دے دیا گیا ہے یہ محکمہ پیسے اُن سے وصول کر رہا ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ محکمہ ریونیو کو ایک fresh letter لکھیں اور اُن کو بتائیں کہ اس کی verification آپ کے حوالے کی گئی ہے جو procedure کے مطابق ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال نمبر 3713 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3726 جناب محمد ارشد ملک کا ہے اس سوال کو آج کے لئے وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 3741 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک نمبر 393 ج ب خانپور سے متعلقہ تفصیلات

*3741: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے گاؤں چک نمبر 393 ج ب خانپور کی زمین کو سیراب کرنے کے لئے پانی بجواڑہ مائنر کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر 382 ج ب جلال پور اور 384 ج ب عیسیٰ پور کی زمین کی آبپاشی کے لئے پانی ننگل مائنر کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعد ازاں ان مائنر کو کھالوں میں تبدیل کر دیا گیا اور نہر سے فاصلہ طویل ہونے کی وجہ سے ان دیہاتوں کو پانی کی مقررہ مقدار میں فراہمی متاثر ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دیہات کے باشندوں کے مطالبہ پر گزشتہ دور میں وزیر اعلیٰ کی جانب سے ان مائنروں کی بحالی اور لائننگ کے لئے ڈائریکٹو جاری کیا گیا تھا؟

(ہ) کیا محکمہ کاشتکاروں کے مفاد کے لئے ان مائنروں کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے گاؤں چک نمبر 393/JB خانپور کی زمین کو سیراب کرنے کے لئے پانی بجواڑہ مائنر کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے بلکہ گاؤں چک 393/JB کو کھیوڑہ نہر کے موگہ 72800/L سے سیراب کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے بلکہ چک نمبر 382/JB جلال پور اور 384/JB عیسیٰ پور کے کاشتکاروں کی زمین کی آبپاشی کے لئے موگہ نمبر 23510/L اور موگہ نمبر 23515/L کھیوڑہ نہر سے نکلتا ہے۔ 1997 سے پہلے یہ رقبہ ننگل نہر سے سیراب ہوتا تھا۔ 02-04-1997 کو ان چکوک کا رقبہ بذریعہ سپرنٹنڈنگ انجینئر ایل سی سی (ویسٹ) سرکل فیصل آباد چٹھی نمبر 633/171-WP dated 02-04-1997 ننگل مائنر سے کھیوڑہ ڈسٹی پر چلا گیا تھا۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ ان مائنروں کو کھالوں میں تبدیل کر دیا گیا تاہم یہ موگہ جات ہیڈ سے پورا پانی لے رہے ہیں۔

(د) یہ بات درست ہے کہ صرف چک نمبر JB/393 خانپور کے باشندوں کے مطالبہ پر وزیر اعلیٰ کی جانب سے جمالی مائنر (موگہ نمبر L/72800 راجباہ کھیوڑہ) کی بحالی اور لائننگ کے لئے ڈائریکٹو جاری کیا گیا تھا جو کہ زیر کارروائی ہے۔

(ہ) جی ہاں، محکمہ مستقبل قریب میں ان مائنروں کو بعد از منظوری مجاز اتھارٹی بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! اس سوال کے جز (ج) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ بات درست ہے کہ ان مائنروں کو کھالوں میں تبدیل کر دیا گیا تاہم یہ موگہ جات ہیڈ سے پورا پانی لے رہے ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتائیں کہ پھر کیا ضرورت پیش آ گئی تھی کہ مائنر بنے ہوئے تھے مائنروں کو ختم کر کے کھالوں میں تبدیل کیا گیا تو اس کی ضرورت کیوں پیش آ گئی تھی، نئے سرے سے پیسے خرچ کرنے کی کوئی وجہ یا تکلیف تو کہیں ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! یہ چک نمبر JB/382 جلال پور اور JB/384 عیسیٰ پور کے کاشتکاروں کی زمین کی آبپاشی کے لئے موگہ نمبر L/23510 اور موگہ نمبر L/23515 کھیوڑہ نہر سے نکلتا ہے۔ 1997 سے پہلے یہ رقبہ ننگل نہر سے سیراب ہوتا تھا۔ 02-04-1997 کو ان چکوک کا رقبہ کاشت کاروں کی درخواست پر بذریعہ سپرنٹنڈنگ انجینئر ایل سی سی (ویسٹ) سرکل فیصل آباد چٹھی نمبر 633/171 مورخہ 02-04-1997 ننگل مائنر سے کھیوڑہ ڈسٹی پر چلا گیا۔ اب زمینداروں کی درخواست پر ہی کیا گیا ہے اور جو موگے ڈائریکٹ لگ گئے وہ کھال کی شکل میں آ گئے ہیڈ سے پانی پورا لے رہے ہیں اُن کی لمبائی زیادہ ہے اس لئے اب اُن کو پانی کی کمی محسوس ہو رہی ہے پھر انہوں نے وزیر اعلیٰ صاحب کا ڈائریکٹو نکلوایا JB/393 کے لوگوں کی درخواست پر تو اس کے لئے مِسل تیار ہو رہی ہے اس کے لئے دو ماہ کا وقت دے دیا گیا ہے تو پہلے جو دو چکوک معزز ممبر نے لکھے ہیں وہ اُن لوگوں کی درخواست پر ہی شفٹ ہوئے ہیں۔ محکمہ نے اس پر کچھ نہیں کیا اب کیونکہ نہر میں ڈائریکٹ موگے لگے ہوئے ہیں لمبائی زیادہ ہے system rehabilitate ہو رہا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جب سارا system rehabilitate ہو جائے گا تو ان کو بھی پانی ٹیل تک پہنچ جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! یہ جواب میرے سوال کے مطابق نہیں ہے "سوال گندم جواب چنا" میں تو یہ پوچھ رہا ہوں جو انہوں نے کہا ہے کہ زمینداروں کی request پر یہ ختم کیا گیا ہے تو یہ ایوان میں وہ request present کر سکتے ہیں جس میں زمینداروں نے یہ کہا ہو کہ ہمارے مائنروں کو ختم کر کے کھال بنا دیئے جائیں۔

جناب چیئر مین: نہیں، وہ تو shifting کا کہہ رہے ہیں، ختم کرنے کا نہیں کہہ رہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! مائنر ختم کیا ہے، مائنروں کو ڈائریکٹ محکمہ آبپاشی دیکھتا ہے جو کھال ہیں اُن کو Water Management دیکھتا ہے جب محکمہ بدلتا ہے وہاں funds بھی بدل جاتے ہیں، وہ سارا سسٹم اُلٹ ہو جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئر مین! اس میں باقاعدہ سپرنٹنڈنگ انجینئر کی چٹھی لگی ہوئی ہے کہ یہ اُن کی درخواست پر ہوا اگر یہ مطمئن نہیں ہیں تو اس کو چیک کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کو اس چٹھی کی کاپی دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جی، ٹھیک ہے۔ یہ ایک نہر سے دوسری نہر پر رقبہ transfer کیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: جی ہاں! وہ درخواست نہر سے نہر کی transfer کی تھی، ختم کرنے کی نہیں تھی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! دوسرا اس میں موگہ نمبر L/72800 راجباہ کھیوڑہ کی بحالی اور لائننگ کے لئے ڈائریکٹو جاری کیا گیا تھا جو کہ زیر کارروائی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ڈائریکٹو کس سال اور کس تاریخ کو جاری ہوا تھا جس پر کارروائی جاری ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئر مین! 10۔جنوری 2013 کو جاری ہوا تھا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! ڈائریکٹو؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جی، ہاں! ڈائریکٹو۔

جناب چیئر مین: 10۔جنوری 2013 کو جاری ہوا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! پارلیمانی سیکرٹری صاحب دوبارہ appraise کر دیں۔ یہی ہے کہ یہ مختلف ڈائریکٹو ہے یا جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں وہ کوئی سال دو سال پیچھے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئر مین! یہی ڈائریکٹو ہے این اے۔93 ٹوبہ ٹیک سنگھ 10۔ جنوری 2013 کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ اس بات کو چیک کر لیں کہ ایوان کے اندر آپ جو جواب دے رہے ہیں وہ حقائق پر مبنی ہے یا نہیں ہے کیونکہ کہہ رہے ہیں 2013 کی بات ہے اس کو ذرا ریکارڈ سے چیک کر لیں، عملہ سے بوٹی منگوالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئر مین! میں مزید چیک کروالیتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، یہ ڈائریکٹو دیکھ لیں کہ اُسی نہر اور گاؤں کے متعلق ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئر مین 393/JB ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

Which is recommended by Muhammad Junaid Anwar Chaudhary, MNA (NA-93) Toba Tek Singh on the subject cited above, the Chief Minister has decided….?

جناب چیئر مین: امجد صاحب وہی ہے، 393/JB کا ہی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! جز (ح) میں محکمہ اقرار کرتا ہے، اوپر جو انہوں نے کہا ہے کہ زمینداروں کی request پر ہم نے مائنر ختم کئے ہیں محکمہ اقرار کرتا ہے جی ہاں! محکمہ مستقبل قریب میں ان مائنروں کو بعد از منظوری مجاز اتھارٹی بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو سوال یہ ہے کہ یہ ارادہ کتنے سالوں میں پورا ہو جائے گا، 2013 سے 2015 آ گیا ہے، مجاز اتھارٹی کون سی ہے جس سے ابھی تک یہ منظوری حاصل نہیں کر سکے اور کب تک یہ اُس مجاز اتھارٹی کی منظوری حاصل کر لیں گے؟

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے، سوال آ گیا ہے اب جواب لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئر مین! دو ماہ تک انشاء اللہ۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! دو ماہ تک یہ مائنر بحال ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین: انہوں نے یہی کہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3752 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: پانی چوری سے متعلقہ مقدمات کے اندراج کی تفصیلات

*3752: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں پچھلے دو سالوں کے دوران محکمہ آبپاشی نے پانی چوری کے کتنے مقدمات درج کروائے، اس وقت کتنے مقدمات زیر التواء ہیں اور کتنے مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے، اس ضمن میں تاوان کی مد میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی؟

(ب) پانی چوری روکنے کے لئے حکومت نے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کیا کیا اقدامات اٹھائے اور ان اقدامات کے نتیجہ میں پانی چوری میں کتنے فیصد کمی واقع ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) ضلع پاکپتن میں پچھلے دو سالوں کے دوران محکمہ آبپاشی نے پانی چوری کے 3603 کیسز پکڑے اور محکمہ پولیس کو برائے اندراج ایف آئی آرز بھجوائے گئے۔ ان میں سے 620 کیسز کی ایف آئی آرز درج ہو چکی ہیں اور بقایا 2983 کیسز متعلقہ تھانہ جات میں زیر کارروائی ہیں۔ درج شدہ ایف آئی آرز کے سلسلے میں مزید کارروائی متعلقہ محکمہ پولیس اور قانون ہے۔ زیر دفعہ 33-31 برائے تاوان کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت محکمہ آبپاشی 2760 مقدمات کا فیصلہ کر چکا ہے۔ تاوان کی مد میں 18.922 ملین روپے کی رقم عائد کی جا چکی ہے۔ خانواہ ڈویژن میں تاوان کے ضمن میں 6.465 ملین روپے کی رقم وصول ہو چکی ہے۔ تاہم آبیانہ اور تاوان کی وصولی محکمہ مال کرتا ہے۔

(ب) محکمہ انہار نے صوبہ پنجاب میں نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے اپنے شعبہ پی ایم آئی یو کی وساطت سے جدید نظام متعارف کروایا ہے۔ محکمہ انہار کا شعبہ پی ایم آئی یو پانی چوری کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات روزانہ کی بنیاد پر کر رہا ہے۔

- پانی چوری کی روک تھام کے لئے پی ایم آئی یو روزانہ کی بنیاد پر بغیر اطلاع دیئے موگہ جات کی مانیٹرنگ کرتا ہے۔ اس ضمن میں ستمبر 2014 تک 2668 رپورٹس بابت پانی چوری اور موگہ جات کی ٹمپرنگ محکمہ کے افسران کے خلاف محکمانہ کارروائی کے لئے مجاز افسران کو بھجوائی گئی ہیں جس کی بناء پر محکمہ کے مختلف اہلکاروں کے خلاف کارروائی شروع کی گئی ہے۔
- پی ایم آئی یو نے موگہ جات کی ترمیم کے سلسلے میں ایک منظم نظام وضع کیا ہے جس کی بدولت بغیر جواز کے موگہ جات کی ترمیم ناممکن بنائی ہے اور محکمہ کے میل ملاپ کے ذریعے موگہ جات کی غیر قانونی ترمیم کا سدباب ہوا ہے۔
- پی ایم آئی یو نے کسانوں کے لئے ایک سپیشل کمپیوٹرائزڈ نظام بنایا ہے جس میں کسانوں کی ٹال فری نمبر پر شکایات وصول کی جاتی ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب اور چیف سیکرٹری پنجاب کی طرف سے محکمانہ / نہری نظام کے متعلق شکایات بھی بذریعہ ای میل / فیکس / ڈاک متعلقہ افسران کو بھجوائی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں مورخہ ستمبر 2014 تک 264860 شکایات درج کی گئیں اور ان میں سے 162890 شکایات کا ازالہ کر دیا گیا باقی ماندہ شکایات کے تدارک کے لئے متعلقہ افسران کو باقاعدگی سے ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔
- پانی چوروں کے خلاف کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 33-31 کے تحت تاوان عائد کیا جاتا ہے۔ نیز کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 70 کے تحت بھی کارروائی کی جاتی ہے اور پانی چوروں کو قید اور جرمانہ یا دونوں سزائیں بیک وقت دی جاتی ہیں۔
- اس کے علاوہ محکمہ انہار، ضلعی انتظامیہ اور پولیس کے نمائندوں پر مشتمل مشترکہ ٹیمیں بھی نہروں اور موگوں کی واچنگ کرتی ہیں۔

مندرجہ بالا اقدامات سے پانی چوری میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔

- اس کے علاوہ پی ایم آئی یو ورلڈ بنک کے تعاون سے Real Time Flow Monitoring اور Decision Support System کے پراجیکٹس پر کام کر رہا ہے جس کا مقصد انسانی مدد کے بغیر موبائل ٹیکنالوجی کی مدد سے نہروں کے ہیڈ اور ٹیل ڈسچارجز کو ماپنا اور خودکار نظام کی بدولت محکمہ انہار کے ڈیٹا بیس میں معلومات کو اکٹھا کرنا ہے جس سے پانی کی ترسیل کے نظام میں مزید شفافیت اور یکسانیت آئے گی اور پانی چوری کی روک تھام میں مدد مل سکے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ کہ جز(الف) کے اندر جواب دیا گیا ہے کہ 3603 cases پکڑے گئے جن میں سے 620 cases کی ایف آئی آرز درج ہو چکی ہیں اور 2983 cases متعلقہ تھانہ جات میں زیر کارروائی ہیں۔ میں اس میں زیر کارروائی کا مطلب جاننا چاہتی ہوں کہ اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میری محترمہ بہن نے سوال پوچھا ہے کہ جی دو تھانہ جات میں ہیں۔آپ بھی سمجھتے ہیں کہ محکمہ تو صرف متعلقہ تھانوں میں پرچے کے لئے تار بھیج دیتا ہے اگر پولیس والے سارے یہی پرچے کاٹیں تو ان کی ایف آئی آرز ختم ہو جاتی ہیں۔620 کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ پولیس کے کاغذات کی بچت کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! نہیں، میں ان کی بچت نہیں کر رہا بلکہ جو ground reality ہے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جو باقی رہتی ہیں محکمہ ان کو pursue کر کے ان کی بھی ایف آئی آر درج کروا لے گا۔

جناب چیئرمین: ان کا سوال یہ ہے کہ زیر کارروائی کا مطلب کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! اس کا مطلب ہے کہ ان کی باری پر یہ ایف آئی آر درج ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: ایف آئی آر میں باری کون سی ہوتی ہے اس کا ذرا واضح جواب دیں، جب ایک complaint چلی گئی تو پھر جھوٹی ہے یا وہ سچی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! محکمہ تو تار بھیج دیتا ہے آگے تو پولیس کا کام ہے۔

جناب چیئرمین: مدعی یعنی محکمہ اس کی پیروی بھی تو کرتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! ٹھیک ہے میں اس کو ensure کرواتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس کو ensure کروائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! قانون کی طالب علم تھوڑی میں بھی ہوں، Constitution of Pakistan کے تحت ہر آدمی کا حق ہے اور جہاں بھی کہیں جرم ہو اس کی ایف آئی آر درج کرنا سب سے بڑا legal right ہے جو دیا جانا چاہئے۔ میں نے زیر کارروائی کا مطلب جاننا چاہا تھا کیونکہ میری بھی دس بارہ سال کی پریکٹس رہی ہے میں زیر کارروائی نہیں سمجھ سکی۔ جیسے آپ نے فرمایا کہ یا تو complaint پر ایف آئی آر درج ہو جاتی ہے یا وہ reject کر دی جاتی ہے۔ اتنے عرصے تک اس کو pending رکھنا اور جو زیر کارروائی ہے اس کا مقصد بڑا clear ہے جو آپ بھی جانتے ہیں میں بھی جانتی ہوں۔ اس پر محکمے کی سنجیدگی کا عالم یہ ہے کہ اس نے 620 کیس کئے ہیں۔ یہ کیس کسی غریب آدمی پر یا عام آدمی پر کئے ہوں گے لیکن جہاں کسی کی کوئی سفارش ہو گی یا کسی نے تھانیدار کو پیسے لگائے ہوں گے ان کے کیسوں کو انہوں نے زیر کارروائی میں رکھا ہوا ہے۔ کیا complaint کو زیر کارروائی یا pending رکھنے کا قانون کے اندر کوئی جواز ہے اگر ہے تو مجھے بتادیں؟

جناب چیئرمین: دیکھیں! یہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ پولیس کو برائے اندراج مقدمہ بھجوا دیا گیا ہے۔ انہوں نے تو بھجوا دیا ہے اب مسئلہ پیروی کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پیروی کون کرے گا؟

جناب چیئرمین: مدعی کرے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پیروی میں اور آپ تو نہیں کریں گے، پیروی تو اسی محکمے کو کرنی ہے جس نے complaint دیکھی، جس نے دیکھا کہ پانی چوری ہو رہا ہے۔ یہ محکمہ آنکھیں بند کرکے بیٹھ گیا کہ ہم نے کاغذ بھیج دیا اور ہم فارغ ہو گئے۔ ایسے تو نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: ذرا ان سے جواب لے لیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ ان کی پیروی کرے گا۔ اس میں چیف منسٹر صاحب نے بھی سمری approve کر دی ہے---

جناب چیئرمین: آپ اس پر ان کو احکامات دیں اور سمری منگوائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں ensure کرواتا ہوں کہ اس کی محکمہ پیروی کرے گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا کوئی اور سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(ب) میں کسی نئے نظام کی بات کی ہے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ پنجاب میں نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے جدید نظام کب سے متعارف کرایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! چیف منسٹر صاحب نے نہری پانی چوری کی روک تھام کے لئے سمری approve کر دی ہے ابھی یہ کیبنٹ میں discuss ہونی ہے۔ اس میں آبیانہ اور تاوان کی عدم ادائیگی کو جرم قرار دیا جائے گا جس کی سزا زیر دفعہ Canal-70 and Drainage Act کے تحت جرمانہ پانچ ہزار یا قید ہوگی۔ اس کو offence بنا دیا گیا ہے۔ مزید برآں عدم recovery کی صورت میں rule 32-A کے تحت اس کا نام وارابندی سے خارج کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ تو کر دیا جائے گا لیکن ان کا سوال یہ ہے کہ جو آپ نے جز(ب) میں بتایا ہے کہ محکمہ انہار کا شعبہ PMIU پانی چوری کی روک تھام کے لئے اقدامات روزانہ کی بنیاد پر کر رہا ہے۔ یہ انہیں بتا دیں کہ ہم یہ یہ کر رہے ہیں، جو کر رہے ہیں وہ بتا دیں۔ ان کا سوال وہی ہے جو آپ کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! جواب تفصیل سے دیا ہوا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں اپنا سوال دوبارہ revise کر دیتی ہوں۔ جز(ب) میں لکھا ہے کہ صوبہ پنجاب میں نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے شعبہ PMIU کی وساطت سے جدید نظام متعارف کروایا ہے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ جو آپ نے اپنی اتنی efficiency بتائی ہے یہ نظام کب سے کام کر رہا ہے، یہ میرا چھوٹا سا سوال ہے؟

جناب چیئرمین: آپ نے یہ نظام کب متعارف کرایا، بس اتنا سا جواب دے دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! یہ PMIU کو تو کافی عرصہ ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کاپی میں کوئی نوٹیفکیشن لگا ہو گا وہاں سے بتادیں ظاہر ہے کام تو کر رہا ہے کیونکہ آپ نے اتنی تفصیل سے جواب دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں اس کی صحیح تفصیل چیک کر کے بتادوں گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ آپ ہی کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں یہ سوال آپ کے کہنے پر چھوڑ دیتی ہوں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ میں نے بڑی categorical بات پوچھی ہے جس میں مجھے بتایا گیا کہ اس نئے نظام کے تحت یہ یہ کچھ ہو رہا ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ نیا نظام متعارف کب کروایا؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو کم از کم بریفنگ لیتے ہوئے نظام کے بارے میں پتا ہونا چاہئے تھا اور اب پرچی بھی آ گئی ہے شاید اب یہ بتا سکیں۔ بہر حال اس نظام کے باوجود میں خود کئی complaints منسٹر صاحب کے نوٹس میں لائی ہوں جہاں پر کچھ political influence بھی استعمال ہوا اور غریب کسانوں کے موگے بند کئے گئے۔ نئے نظام کے باوجود بھی یہ complaints ابھی تک موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، اس کا جواب آ گیا ہے اب آپ نیا سوال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میرا بڑا simple سا سوال ہے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ انہوں نے ایک کروڑ 90 لاکھ روپے جرمانہ کیا اور 60 لاکھ روپے کی وصولی دکھائی گئی۔ چوری بدستور اسی طرح ہو رہی ہے تو کیا گورنمنٹ اس جرم کو non bailable کرنا چاہتی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ آپ خود دیکھیں کہ یہ ایک کروڑ 90 لاکھ روپے میں سے صرف ان لوگوں سے پیسا لیا گیا ہو گا جو ذرا سے بھی زور آور نہیں ہوں گے۔ اسی طرح بمبولگ رہے ہیں، اسی طرح چوری ہو رہی ہے، دبا کر ہو رہی ہے اور ٹیل پر کوئی پانی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب چیئرمین!6.465 ملین صرف ایک ڈویژن کا تاوان اس جواب میں آیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین:ان کا سوال یہ تھا کہ کیا اس جرم کو non bailable یعنی ناقابل ضمانت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب چیئرمین!میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ سمری کو کیبنٹ نے approve کرنا ہے پھر انشاء اللہ یہ law بن جائے گا۔میں اس میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دفعہ 70-Canal and Drainage Act میں جرم ایک تا 4 موگہ توڑنا، cut کرنا اور پانی چوری کرنا وغیرہ کو ناقابل ضمانت جرم قرار دیا گیا ہے۔اس کی سزا ایک سال اور جرمانہ پندرہ ہزار روپے ہوگا جس کی اپیل سیشن کورٹ سنے گا۔

جناب چیئرمین:ٹھیک ہے اس کا جواب آگیا ہے۔

شیخ علاؤالدین:یہ بالکل سیدھا سیدھا کہیں کہ ہاں گورنمنٹ اس کو non bailable کرے گی۔

جناب چیئرمین:انہوں نے کہہ دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب چیئرمین!میں نے کہا ہے کہ سمری approve ہو گئی ہے،صرف کیبنٹ نے کرنا ہے۔

جناب چیئرمین:جی،ہو گیا ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):جناب چیئرمین!یہ اس کی سزا ایک سال کرنے جا رہے ہیں تو ایک سال کا جرم according to law bailable ہوتا ہے اس کی سزا اگر تین سال ہو گی تو پھر۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں،وہ لاء ڈیپارٹمنٹ دیکھ لے گا۔

جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):یہ اس پر کام کریں کیونکہ اگر یہ ایک سال سزا کریں گے تو پھر یہ bailable ہے۔۔۔

جناب چیئرمین:انہوں نے non bailable کی surety کرا دی ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب چیئرمین!سوال نمبر 3754 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ سیم نالوں سے متعلقہ تفصیلات

*3754: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کتنے سیم نالے ہیں ان کے نام و لمبائی سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان نالوں کی پچھلے پانچ سالوں کے دوران صفائی و کھدائی پر کتنی رقم سال وار خرچ ہوئی؟

(ج) ان کی صفائی اور کھدائی سے کیا فوائد حاصل ہوئے؟

(د) یہ صفائی اور کھدائی کن کن افسران و اہلکاران کی نگرانی میں ہوئی نیز ان کی صفائی کے بعد فائنل انسپکشن کس اتھارٹی نے کی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کل 70 سیم نالے ہیں۔ جن کی کل لمبائی 515 میل ہے۔ 47 سیم نالے رچناڈرینج ڈویژن شیخوپورہ اور 23 سیم نالے فیصل آباد ڈرینج ڈویژن فیصل آباد کے زیر انتظام ہیں۔ مزید تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان نالوں کی پچھلے پانچ سالوں کے دوران صفائی اور کھدائی پر جو رقم سال وار خرچ ہوئی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار		2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
1	رچناڈرینج شیخوپورہ (خرچہ ملین روپے)	38.950	16.107	13.014	12.127	7.358
2	فیصل آباد ڈرینج ڈویژن فیصل آباد (خرچہ ملین روپے)	--	0.725	8.445	22.444	5.970
	ٹوٹل	38.950	16.832	21.459	34.571	13.328

(ج) ان نالوں کی صفائی اور کھدائی سے سیلابی پانی کے بہاؤ میں رکاوٹیں دور کی گئیں جس کی وجہ سے پانی کے بہاؤ میں بہتری آئی ہے اور جس سے نہ صرف ملحقہ آبادیاں محفوظ ہوئیں بلکہ املاک کے ساتھ ساتھ گردونواح کا زرعی رقبہ بھی سیم و تھور سے محفوظ ہوا۔

(د) صفائی اور کھدائی کا کام محکمہ کے متعلقہ افسران کی موجودگی میں ہوا۔ بعد ازاں ان کاموں کی فائنل انسپکشن متعلقہ سپرنٹنڈنگ انجینئر نے کی۔ نیز ان کاموں کی نگرانی تھرڈ پارٹی مانیٹرنگ consultants نے بھی کی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں simple سا سوال کرنے کی کوشش کروں گی تاکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو سمجھ آ سکے۔ جز (ج) کے اندر کہا گیا ہے کہ نالوں کی صفائی اور کھدائی سے سیلابی پانی کے بہاؤ میں رکاوٹیں دور کی گئیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ابھی کچھ دن پہلے جو سیلاب آیا تھا اس میں محکمے کی کارکردگی اس حوالے سے کیا رہی، صفائی اور کھدائی کے بعد ضلع شیخوپورہ کو کتنے نقصان سے بچایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! صفائی اور کھدائی کا کیا فائدہ ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! وہ اتنی بڑی قدرتی آفت تھی کہ اس میں کافی نقصان ہوا ہے۔ میری بہن نے جو سوال پوچھا تھا وہ سیم نالوں کے متعلق تھا تو ان کا جو function ہے اس میں وہ ٹھیک چل رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں کیا کہوں؟ میری گزارش ہے کہ مجھے بھی اتفاق ہوا ہے اور میں بھی اس flood campaign کا حصہ رہی ہوں۔ وہاں سیم نالوں کی جو حالت تھی اگر وہاں ہمارے ٹیکس کی money کا کروڑوں روپیہ استعمال ہوا ہوتا تو اتنی تباہی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ میں نے جو جز (د) میں پوچھا تھا میں اس کو اس کے ساتھ relate کروں گی۔ جناب! آپ خود بھی سینئر پارلیمنٹیرین ہیں میرا ذرا سوال دیکھئے۔ میرا سوال تھا کہ یہ صفائی اور کھدائی کن کن افسران و اہلکاران کی زیر نگرانی ہوئی نیز ان کی صفائی کے بعد final inspection کس اتھارٹی نے کی؟

جناب چیئرمین: یہ جواب نامکمل آیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! یہ تو اس ایوان کی توہین ہے، کیا ہم یہاں ٹائم ضائع کرنے کے لئے آتے ہیں؟

جناب چیئرمین: یہ Question ensure کریں، سوال کا جو پہلا مرحلہ ہے وہ غائب ہو گیا ہے، دوسرا اور تیسرا موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جی، بہتر ہے۔

جناب چیئرمین: ان کو سخت ہدایت جاری کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! اس پر تحریک استحقاق بنتی ہے یعنی یہ توہین ہے اس ایوان کی اور ہم ممبران کی۔ اگر ہم نے یہ سوال put کیا ہے تو یقیناً اپنے عوام کی نمائندگی کرنے اور محکمے کی کارکردگی بہتر کرنے کے لئے کیا ہے۔ ہمیں پاگل تو نہ سمجھا جائے کہ ہم سارے یہاں پاگل بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں سمجھ ہی نہیں آتا کہ سوال ہم کچھ کرتے ہیں اور جواب کچھ دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو ensure کرائیں اس سے پہلے بھی یہ بہت دفعہ ہو چکا ہے۔ جن افسران کی زیر نگرانی یہ کام ہوا ہے اُن کا یہاں ذکر ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! انشاء اللہ ضرور ہوگا۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! بڑی اہم بات یہ ہے کہ جس طرح یہ سیلاب آیا اسی طرح ڈسکہ میں بھی آیا اور سیلاب کا پانی نہر بند کر کے سات جگہ سے نہر کو کاٹا گیا اور یہ ہر سال کاٹی جاتی ہے۔ محکمہ انہار والوں سے گزارش کی گئی کہ آپ نے جہاں جہاں سے نہر کاٹی ہے آپ اس پر وہاں inlet بنا دیں۔ اس طرح نہ ہو کہ وہاں ہر سال سیلاب آتا رہے اور ہم ہر سال نہریں کاٹ کر ان میں پانی ڈالتے رہیں۔ انہوں نے ابھی تک ایک بھی inlet نہیں بنایا، یہ اس طرح قوم کا پیسا اور سارا سرمایہ ضائع کرنے جا رہے ہیں اور یہ وہاں پر inlet کیوں نہیں بنا رہے؟

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میری بہن نے جن افسران کے نام پوچھے ہیں تو انہوں نے واقعی وہ جواب میں نہیں لگائے لیکن یہ کاغذ نیچے لگایا ہوا ہے۔ ایگزیکٹو انجینئر میں رانا محمد لطیف، چودھری محمد اشرف، میاں عبدالغنی، ابرار احمد ملک، عابد اکرم اور سب ڈویژن افسران میں شعیب اختر بٹل، ظفر احمد سندھو، رانا طارق، شیخ الطاف الرحمٰن، رانا محمد صادق۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ ٹھیک ہے لیکن ان کا سوال یہ تھا کہ وہ ایوان میں جواب آنا چاہئے تھا۔ آپ محکمہ کا حصہ ہیں آپ کے پاس تو جواب موجود ہے لیکن آئندہ یہ لسٹ ایوان کی میز پر آنی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں ensure کراتا ہوں کہ اگر آج کے بعد جواب میں نے دیئے تو انشاء اللہ آئندہ یہ شکایت نہیں ہوگی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میری گزارش صرف یہ ہے کہ اب تو ہمیں بھی اس ایوان کے اندر دس سے بارہ سال ہوگئے ہیں، میری گزارش ہے کہ یہ اس ایوان کی توہین ہے ہمیں محکمے نے جو جواب دیا اس میں یہ نام جان بوجھ کر خفیہ رکھے گئے۔ مجھ تک یہ نام نہیں پہنچائے گئے اگر یہ نام یہاں رکھے گئے ہوتے تو میں پھر آپ سے سوال کرتی کہ وہ انجینئر صاحب کتنے عرصے سے انجینئر ہیں، وہ کس کی back پر انجینئر ہیں اور وہ وہاں کیا کر رہے ہیں؟ میری گزارش یہ ہے کہ اس طرح سے ایوان کی کارکردگی بھی متاثر ہوتی ہے اور یہ ایوان کے استحقاق کے بھی خلاف ہے۔ محکمہ مادر پدر آزاد نہ بنے اور اس ایوان میں ان کو جواب دینا پڑے گا۔ ہم جو سوال کریں اس کے مطابق جواب ہونا چاہئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایوان کی توہین ہے اور اگر اسی طرح سلسلہ جاری رہا تو میں آئندہ سوال نہیں پوچھوں گی۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے surety کرا دی ہے۔ آپ منسٹر صاحب کو کہیں اس پر ذرا سخت ایکشن لیں۔ جی، اگلا سوال نمبر 3791 جناب خالد غنی چودھری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال میاں محمد اسلام اسلم صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3820 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل لیاقت پور میں انہار، چولستان میں سیراب ہونے والا رقبہ اور ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*3820: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل لیاقت پور حلقہ 287 میں کتنی نہریں ہیں اور مع چولستان کتنی زمین کو سیراب کرتی ہیں؟

(ب) جس اراضی کو سیراب نہیں کرتیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) سال 14-2013 میں بھل صفائی کے لئے محکمہ نے کتنا فنڈ رکھا ہے اور کس کس نہر کی بھل صفائی کی گئی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ریسٹ ہاؤس لیاقت پور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے کیا اس کی repair کے لئے محکمہ نے رپورٹ منگوائی ہے؟

(ہ) فیروزہ کا ریسٹ ہاؤس کیوں نیلام کیا گیا اور اس کی رقم کہاں خرچ ہوئی، کیا گزشتہ پانچ سال میں کوئی اور بھی ریسٹ ہاؤس پنجاب میں نیلام کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) تحصیل لیاقت پور حلقہ 287 میں کل 33 نہریں ہیں اور یہ مع چولستان 329940 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتی ہیں۔

(ب) جس اراضی کو یہ سیراب نہیں کرتیں وہ رقبہ جات اگرچہ نہری حدود میں شامل ہیں لیکن موقع پر بڑے بڑے ٹیلے ہونے کی وجہ سے ان کمانڈ ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی۔287 محکمہ انہار کے ڈویژن احمد پور اور خان پور میں آتا ہے، سال 14۔2013 میں حلقہ پی پی۔287 کی چار عدد انہار بھل صفائی کے لئے منتخب کی گئیں اور ان پر کام کرایا گیا۔ ان پر کل۔/33,02,089 روپے رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل درج ذیل ہے:

ڈویژن	نام نہر	خرچ شدہ رقم
خان پور کینال ڈویژن	ا۔ سانگھہ مائنر	۔/4,37,000 روپے
احمد پور کینال ڈویژن	ا۔3R عباسیہ برجی 83-53	۔/13,82,190 روپے
	3R عباسیہ برجی 15-0	۔/12,75,492 روپے
	۲۔3R/1R/1R مائنر برجی Tail۔0	۔/1,44,490 روپے
	۳۔3R/1R/1L مائنر	۔/62,917 روپے
	میزان	۔/33,02,089 روپے

(د) کینال ریسٹ ہاؤس لیاقت پور کی حالت خراب ہے اور قابل رہائش نہ ہے جس کے لئے محکمہ بلڈنگز کو معائنہ کے لئے لکھا گیا تاکہ اس کو مسمار کر کے اس کی تعمیرِ نو کی جائے۔ اس کی تعمیرِ نو کو PC-I برائے کنکریٹ لائننگ نہر 3R عباسیہ میں شامل کیا گیا۔ یہ سکیم برائے منظوری گورنمنٹ کے پاس زیرِ کارروائی ہے تاہم اس کو عارضی طور پر رہائش کے قابل بنانے کے لئے اس کا تخمینہ تیار ہو چکا ہے جو کہ ٹینڈرز کے مرحلہ میں ہے۔

(ہ) فیروزہ ریسٹ ہاؤس سال 09۔2008 میں پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت جناب ڈی سی او، رحیم یار خان کی زیرِ نگرانی 7.50 کروڑ روپے میں نیلام ہوا، یہ رقم Provincial Consolidated Fund میں جمع ہوئی۔ اس رقم کے خرچ کے بارے محکمہ خزانہ بتا سکتا

ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں بہاولپور آبپاشی زون میں واہ فقیراں، فیروزہ، اسرانی اور بوہڑ والا ریسٹ ہاؤس نیلام ہو چکے ہیں۔ پنجاب کے دیگر ریسٹ ہاؤسوں کے بارے تفصیل پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلام اسلم: جناب چیئرمین! اس سوال کے جز (الف) میں، میں نے پوچھا تھا کہ تحصیل لیاقت پور حلقہ پی پی۔287 میں کتنی نہریں ہیں اور مع چولستان کتنی زمین کو سیراب کرتی ہیں؟ جواب میں بتایا گیا ہے کہ تحصیل لیاقت پور حلقہ پی پی۔287 میں کل 33 نہریں ہیں اور یہ مع چولستان 329940 ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتی ہیں تو میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ چولستان ایک وسیع و عریض اراضی اور allotted land ہے اس کے لئے proper کتنی نہریں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! چولستان کے لئے ایک ہی نہر ہے، چولستان میں جو رقبہ الاٹ ہوا ہے محکمے نے اس کی figures بھی ساتھ add کی ہیں۔ اس کا پانی صرف فلڈ چینل کے لئے ہے کہ جب سالانہ نہروں میں سے پانی فالتو / زیادہ ہوگا تو تب پانی ان نہروں میں دیا جائے گا۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب چیئرمین! ایسا تو نہیں ہوتا کہ زمین الاٹ کر دی جائے اور اس کا پانی نہ ہو یہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔

جناب چیئرمین: جی، نہروں میں یہ کیٹیگری ہیں بہر حال پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دیں گے۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری صاحب جیسے فرما رہے ہیں کہ فلڈ چینل تو فلڈ چینل مئی میں آتا ہے اور میرے خیال میں ستمبر میں اسے wind up کر دیا جاتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی لنک بنائی جائے یا اس کا پراپر حل تلاش کیا جائے تاکہ جن لوگوں کی الاٹمنٹ ہے، لاکھوں ایکڑ اراضی ہے اور وہ بارہ بارہ ایکڑ کے زمیندار ہیں۔ وہاں زیر زمین پانی کڑوا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ ان سے کوئی ضمنی سوال کریں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے کہ اس کی پانی کی تقسیم کا کیا لائحہ عمل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب چیئرمین! میرے محترم بھائی نے چولستان میں جو زمین کی الاٹمنٹ کی بات کی ہے تو یہ سارے بہاولپور ڈویژن کا مسئلہ ہے۔ جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے تو ان کے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں بھی چولستانی کو ایک لاکھ ایکڑ رقبہ الاٹ ہوا ہے اور ڈیڑھ لاکھ ایکڑ کے قریب تقریباً بہاولپور میں ہے۔ حکومت ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کے لئے ایک نئی نہر نکالنے کا سوچ رہی ہے، جنوبی پنجاب کے میلسی سائفن کے لئے اس سال پچاس کروڑ روپے رکھے ہیں جس کی اپ گریڈیشن ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد بہاولپور اور رحیم یار خان کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

میاں محمد اسلام اسلم:جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ چولستان کے لئے تو فلڈ چینل ہے، میرے پارلیمانی سیکرٹری بھائی جانتے ہیں کہ وہیں پر ملڑی نے پنجاب لینڈ پر قبضہ کیا ہوا ہے اور ایک لاکھ سے زائد ایکڑ کو پانی جا رہا ہے۔ یہاں پر موگے نہیں بلکہ بڑے بڑے کٹ لگائے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین:آپ ان سے سوال کریں تاکہ وہ آپ کا جواب دے۔

میاں محمد اسلام اسلم:جناب چیئرمین! کیا ایسا کوئی سسٹم ہے کہ جس طرح فوجی حضرات نے وہاں پر بڑے بڑے کٹ لگائے ہوئے ہیں، ہماری بہن عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ جس طرح کہہ رہی تھیں اگر غریب آدمی چوری کرتا ہے تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی سزا وغیرہ ہوتی ہے تو کیا اس کے لئے آج تک کوئی ایف آئی آر درج ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب چیئرمین! وہ رقبہ کراچی کور کا ہے یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر میں غلط بیانی نہیں کرنا چاہتا۔ وہ حکومت پنجاب کے لئے نو گو ایریا ہے۔ میں کم از کم ایوان میں کھڑے ہو کر جھوٹ نہیں بولوں گا انہوں نے لوگوں کو رقبہ لیز پر دیا ہوا ہے اور وہ پانی وہاں چوری کر رہے ہیں بلکہ سیکرٹری صاحب نے ایک دن پانی کی شکایت پر تین ایس ڈی اوز suspend کئے جب وہ visit کرنے گئے تو انہیں وہاں پر روکا گیا اور یہ وہاں کی صورتحال ہے کہ کراچی کور نے یہ رقبہ reserve کیا ہوا ہے، انہوں نے یہ رقبہ چالیس ہزار روپے فی ایکڑ لیز پر دیا ہوا ہے اور خود ہی عباسیہ کینال سے excavator کے ذریعے نہریں نکالی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین:اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی برائے سیکرٹری آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان میں میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: راجباہ کلیانوالہ پر موگہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2369: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجباہ کلیانوالہ پی پی-58 فیصل آباد میں پندرہ/ بیس سال کے بعد پانی چھوڑا گیا ہے؟

(ب) اس راجباہ پر کتنے موگہ جات ہیں اور کہاں کہاں ہیں، ان موگہ جات کے نمبر بتائیں؟

(ج) اس راجباہ سے کتنے ایکڑ رقبہ کو پانی فراہم کیا جاتا ہے اور کس کس دیہات کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

(د) اس سے کتنے کاشتکار مستفید ہو رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ راجباہ کلیانوالہ پی پی-58 میں پندرہ بیس سال کے بعد پانی چھوڑا گیا ہے۔

(ب) راجباہ کلیانوالہ پر 105 موگہ جات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) راجباہ کلیانوالہ سے 47002 ایکڑ رقبہ کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے اور اس سے چکوک
437/GB,438/GB,439/GB,440/GB,441/GB,442/GB,443/GB44
44/GB,445/GB,446/GB,447/GB,448/GB,449/GB,450/GB,451/
GB,452/GB,453/GB,454/GB,455/GB,456/GB,457/GB,458/G
B,540/GB,541/GB,542/GB,543/GB,544/GB,546/GB,547/GB,
548/GB,549/GB,550/GB,551/GB,552/GB,553/GB,554/GB,55
5/GB Mouza Ghar and Mouza Killianwala

کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔

(د) راجباہ کلیانوالہ سے تقریباً 5000 کے قریب کاشتکار مستفید ہو رہے ہیں۔

سال 2012، صوبہ کی نہروں کی اپ گریڈیشن و دیگر تفصیلات

*2623: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2012 کے دوران حکومت پنجاب نے نہروں کی اپ گریڈیشن کے پروگرام پر کل کتنی رقم خرچ کی نیز یہ رقم کن کن نہروں پر خرچ کی گئی ہر ایک نہر پر ہونے والے اخراجات کی الگ الگ تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 2012 کے دوران نہروں کی اپ گریڈیشن کے کل کتنے منصوبے تھے نیز کتنے منصوبے مکمل کئے گئے اور کتنے منصوبے تاحال ادھورے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2012 کے دوران نہروں کی اپ گریڈیشن کے کتنے منصوبوں کی تکمیل کے لئے بیرونی امداد حاصل کی گئی نیز یہ بیرونی امداد کن کن ممالک نے کب دی اور یہ امداد کن کن نہروں پر کس حساب سے خرچ کی گئی، مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) حکومت پنجاب نے سال 2012 کے دوران نہروں کی اپ گریڈیشن پر 5951 ملین روپے خرچ کئے جس کے تحت مندرجہ ذیل منصوبوں پر عملدرآمد کیا گیا۔

1۔	ایل سی سی سسٹم	=	735 ملین روپے
2۔	ایل بی ڈی سی آئی پی	=	3006 ملین روپے
3۔	PISIP	=	2210 ملین روپے

(ب) سال 2012 کے دوران Rehabilitation of LCC System پراجیکٹ، لوئر باری دوآب کینال امپرووومنٹ پراجیکٹ اور PISIP پراجیکٹ کے تحت نہروں کی مرمت و بحالی عمل میں لائی گئی۔ PISIP کے تحت 1144 کلو میٹر بحالی و اصلاح، 800 کلو میٹر کے لئے LCC(W) سرکل فیصل آباد، ڈیرہ جات، ڈیرہ غازی خان اور بہاول نگر کینال سرکلز میں سال 2010 کے دوران کام شروع کئے گئے اور تاحال 1123 کلو میٹر پختگی اور 613 کلو میٹر بحالی و اصلاح مکمل ہو چکی ہے۔ نہروں اور ان کے کاموں کی تفصیل لف ہے۔ مزید برآں مندرجہ ذیل نہروں / راجباہوں کی بحالی و مرمت ہو چکی ہے:

1۔	جھنگ برانچ	2۔	بی آر بی ڈی کینال
3۔	شاہدرہ ڈسٹری بیوٹری	4۔	مریدکے ڈسٹری بیوٹری
5۔	ایس ایم بی لنک کینال	6۔	L-6 احمد پور برانچ کینال
7۔	بہاری ڈسٹری بیوٹری	8۔	بھونگ ڈسٹری بیوٹری

(ج) سال 2012 کے دوران (JICA) کے تعاون سے ایل سی سی سسٹم اور PISIP پراجیکٹ شروع کئے گئے اور ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے لوئر باری دوآب کینال امپرووومنٹ پراجیکٹ شروع کیا گیا۔ اس میں ایل سی سی سسٹم پر 390 ملین روپے، PISIP کے تحت 2037 ملین روپے اور ایل بی ڈی سی آئی پی کے تحت 2571 ملین روپے خرچ ہوئے۔

ضلع سرگودھا: ڈرینوں کی تفصیلات

*3228: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ:

1۔ فقیریا سلانوالی ڈرین (FS)
2۔ ہڈ مین ڈرین
3۔ لوئر رانی واہ ڈرین
4۔ موناڈرین
5۔ ریمونٹ ڈیپوڈرین
6۔ نڈوال ڈرین
7۔ سکندرپور سیم تحصیل و ضلع سرگودھا میں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز سے ان سیم نالوں کی صفائی نہ ہوئی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے رقبہ جات کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) کیا محکمہ ان سیم نالہ جات کی صفائی کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سرگودھا ڈرینج ڈویژن سرگودھا کے تحت ڈرین بلالحاظ حدود تحصیل و ضلع جاری ہیں۔ یہ ڈرین ضلع سرگودھا، چنیوٹ اور جھنگ کی حدود میں جاری ہیں۔

1۔ جی ہاں! یہ درست ہے کہ فقیریاں، سلانوالی ڈرین (ایف ایس ڈرین) ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال، سرگودھا اور سلانوالی کی حدود میں جاری ہے۔ اس ڈرین کا منظور شدہ ڈسچارج 1040 کیوسک ہے اور 557 سکوائر میل کیچمنٹ ایریا کے لئے بنائی گئی ہے۔

2۔ جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہڈ مین ڈرین ضلع سرگودھا کی تحصیل سرگودھا اور سلانوالی کی حدود اور ضلع چنیوٹ کی تحصیل لالیاں میں جاری ہے۔ اس ڈرین کا منظور شدہ ڈسچارج 720 کیوسک ہے اور 90 سکوائر میل کیچمنٹ ایریا کے لئے بنائی گئی ہے۔

3۔ جی ہاں! یہ درست ہے کہ لوئر رانی وان ڈرین ضلع سرگودھا کی تحصیل ساہیوال، سرگودھا اور جھنگ میں جاری ہے۔ اس ڈرین کا منظور شدہ ڈسچارج 450 کیوسک ہے اور 80 سکوائر میل کیچمنٹ ایریا کے لئے بنائی گئی ہے۔

4۔ جی ہاں! یہ درست ہے موناڈرین تحصیل ملکوال (ضلع منڈی بہاؤالدین) تحصیل بھلوال اور سرگودھا میں جاری ہے۔اس ڈرین کا منظور شدہ ڈسچارج 1719 کیوسک ہے اور کل کیچمنٹ ایریا 425 سکوائر میل ہے۔

5۔ جی ہاں! یہ درست ہے ریمونٹ ڈپو ڈرین ضلع سرگودھا کی تحصیل سرگودھا میں جاری ہے۔اس کا منظور شدہ ڈسچارج 114 کیوسک ہے اور کیچمنٹ ایریا 29 سکوائر میل ہے۔

6۔ تحصیل و ضلع سرگودھا میں اس نام کی کوئی ڈرین نہ ہے۔

7۔ جی ہاں! یہ درست ہے سکندرپور ڈرین ضلع سرگودھا کی تحصیل سرگودھا اور ساہیوال کے لئے جاری ہے۔اس کا منظور رشدہ ڈسچارج 94 کیوسک ہے اور کل کیچمنٹ ایریا 22 سکوائر میل ہے۔

(ب) جز (الف) کی تمام ڈرینوں کی صفائی مالی سال 12-2011 اور 13-2012 میں ہوئی ہے جس کی اب ضرورت نہ ہے اور یہ ڈرینیں ٹھیک کام کر رہی ہیں، سوائے ایف ایس ڈرین کے جس کی برجی نمبر 95 تا 195 کا کام جاری ہے اور برجی نمبر 0 تا 95 اور 195 تا 345 کا کام آئندہ مالی سال میں کرانے کا ارادہ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ ان سیم نالوں کی صفائی کراتا رہتا ہے اور آئندہ مالی سال میں بھی فنڈز کی دستیابی اور موقع پر ضرورت کے مطابق کام کرانے کا ارادہ ہے۔

ضلع ملتان: حافظ واہ سب مائنر کی بحالی کی تفصیلات

*3342: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل جلال پور پیروالا ضلع ملتان موضع نوراجہ بھٹہ میں حافظ واہ کے نام سے ایک سب مائنر گزر رہا ہے جو لودھراں کی جانب سے آرہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سب مائنر کا آخری حصہ جو تقریباً ایک ہزار ایکڑ پر محیط ہے اس کی بحالی کے لئے وہاں کے لوگ عرصہ گیارہ سال سے تگ و دو کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سب مائنر کی بحالی سے چھ ہزار لوگوں کو فائدہ ہوگا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وہاں کے کاشتکاروں کی فلاح کے لئے حافظ واہ سب مائنر کو جلد از جلد بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل جلال پور پیر والہ ضلع ملتان موضع نوراجہ بھٹہ میں حافظ واہ کے نام سے ایک سب مائنر گزر رہا ہے۔ جو لودھراں کی جانب سے آرہا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ وہاں کے لوگ گزشتہ چند سالوں سے اس سلسلے میں کوشش کر رہے ہیں مگر واضح رہے کہ محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق حافظ واہ سب مائنر کی ٹیل آر ڈی 40100 پر ہے اور اس کے آگے محکمہ کے ریکارڈ میں یہ نہر موجود نہ ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

(د) حافظ واہ سب مائنر کا معاملہ اس کی بحالی سے منسلک نہ ہے۔ بلکہ یہ مذکورہ سب مائنر کی توسیع اور نئے رقبہ جات کی شمولیت کا کیس ہے جس پر پنجاب گورنمنٹ نے مکمل پابندی عائد کر رکھی ہے۔

مظفر گڑھ کینال سے متعلقہ تفصیلات

*3394: سید محمد سبطین رضا: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مظفر گڑھ کینال ہیڈ تونسہ سے نکلتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مظفر گڑھ کینال ۔/9000 کیوسک کی نہر ہے اور سلٹ اپ ہونے کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ ۔/6000 کیوسک پانی لے سکتی ہے جس کی وجہ سے تحصیل علی پور اور تحصیل جتوئی کی ششماہی نہریں وارابندی کے مسئلے کا شکار ہیں؟

(ج) ہیڈ تونسہ سے مظفر گڑھ کینال کے شیئر کا طریق کار کیا ہے، مظفر گڑھ کینال سے تحصیل کوٹ ادو، تحصیل مظفر گڑھ اور تحصیل علی پور اور تحصیل جتوئی میں پانی کی تقسیم کا طریق کار کیا ہے؟

(د) مزید یہ کہ تحصیل علی پور و جتوئی کی نہروں کی وارابندی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کیا تجاویز زیر غور ہیں؟

(ہ) مظفر گڑھ کینال میں ہیڈ تونسہ سے ہیڈ بکائنی کے درمیان تقریباً ۔/2000 کیوسک پانی غائب ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے تحصیل علی پور شدید پانی کی کمی کا شکار ہے۔ براہ مہربانی بتایا جائے کہ دو ہزار کیوسک پانی کے ضائع / غائب ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مظفر گڑھ کینال8000کیوسک پر ڈیزائن کی گئی ہے اور مظفر گڑھ کینال ڈویژن کا شیئر بمطابق ڈیزائن4408کیوسک ہے جبکہ مظفر گڑھ کینال کے سلٹ اپ ہونے کی وجہ سے اس نہر کو کسی قدر کم چلانا پڑتا ہے اور مظفر گڑھ کینال ڈویژن کو پانی کی مجموعی کمی کے تناسب سے 3500کیوسک پانی کا حصہ ملتا ہے۔ پانی کی کمی کی وجہ سے متعلقہ نہروں کی وارابندی کی جاتی ہے اورrotational programmeکے مطابق نہریں چلائی جاتی ہیں۔ مظفر گڑھ کینال کی ری ماڈلنگ کا کام واپڈا نے شروع کر دیا ہے اس کام کے مکمل ہونے پر اس نہر کو پورا چلایا جا سکے گا اور پانی کی کمی دور ہو جائے گی۔

(ج) ہیڈ تونسہ پر مظفر گڑھ کینال کا شیئر دریائے سندھ میں پانی کی دستیابی پر منحصر ہے۔ انڈس ریور سسٹم اتھارٹی ہیڈ تونسہ پر پنجاب کی ڈیمانڈ کے مطابق پانی کے شیئر کا تعین کرتا ہے اور ڈائریکٹر ریگولیشن پانی کی تقسیم کے پلان کے مطابق مظفر گڑھ کینال کا شیئر مقرر کرتا ہے۔ اس وقت کوٹ ادو کینال کا شیئر دستیاب پانی کا48فیصد اور مظفر گڑھ کینال کا شیئر52فیصد ہے۔ تمام نہریں مختص کردہ پانی کے شیئر کے مطابق چلائی جاتی ہیں۔

(د) پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے چھوٹی نہروں کو پختہ کرنے کی تجاویز زیر غور ہیں فنڈز ملنے پر نہریں مرحلہ وار پختہ کر دی جائیں گی جس سے پانی ضائع ہونے سے بچ جائے گا اور پانی کی دستیابی بہتر ہو گی۔

(ہ) یہ بات درست ہے کہ مظفر گڑھ کینال کا پانی راستے میں کسی قدر ضائع ہوتا ہے مظفر گڑھ کینال ہیڈ تونسہ سے لے کر ہیڈ بکائنی تک غیر پختہ ہے اور زمینی قدرتی لیول(NSL) اوپر (فلنگ) میں بنائی گئی ہے۔ جس وجہ سے پانی ملحقہ زمینوں میںseepکرتا ہے اور نتیجتاً پانی کی کمی واقع ہوتی ہے۔

سرگودھا: بھل صفائی کے لئے رکھی گئی رقم کے بارے میں تفصیلات

*3713: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا کے لئے محکمہ آبپاشی کو سال14۔2013میں بھل صفائی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی خرچ کی گئی،اس رقم سے کتنے فیصد بھل صفائی ہو سکی؟

(ب) ہر سال نہروں کی بھل صفائی کتنے فیصد ہونی چاہیئے؟

(ج) کیا بھل صفائی کے ٹھیکہ جات ہوتے ہیں اگر ہاں تو کیا یہ ٹھیکہ جات مروجہ قواعد کے تحت ہوتے ہیں؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) ضلع سرگودھا کے لئے لوئر جہلم کینال سرکل سرگودھا میں بھل صفائی کے لئے مالی سال 14۔2013کے دوران۔/13755015روپے رکھے گئے تھے۔ اس میں سے ۔/7839313روپے بھل صفائی پر خرچ کئے گئے۔لوئر جہلم کینال سرکل سرگودھا میں مالی سال14۔2013کے دوران100 فیصد بھل صفائی کا کام مکمل کیا گیا ہے۔

(ب) نہروں کی بھل صفائی کرنے سے پہلے نہروں کا سروے کیا جاتا ہے اور جن نہروں کی بھل صفائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ان نہروں کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! بھل صفائی کے کاموں کے لئے پیپرا رولز کے تحت گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے ٹینڈرز وصول کئے جاتے ہیں اور سب سے کم ریٹ بھرنے والے ٹھیکیداران سے کام کروائے جاتے ہیں۔

شورکوٹ:دریائے چناب کے کٹاؤ سے متعلقہ تفصیلات

*3791:جناب خالد غنی چودھری:کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل شورکوٹ کے کئی دیہات، گاؤں ہر سال دریائے چناب میں طغیانی کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں اور لوگوں کے گھر، مویشی اور فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے کئی ایکڑ رقبہ اور آبادی دریا کے کٹاؤ میں آ چکی ہے، کیا حکومت ان موضع جات کو دریا کے کٹاؤ سے مستقل بچانے کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ تحصیل شورکوٹ کے چند مواضعات کو جن کے رقبہ جات حفاظتی بندوں کے اندر دریائی علاقے(within river bed)میں واقع ہیں دریائے چناب میں اونچے درجے کے سیلاب کی صورت میں متاثر ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔چونکہ مذکورہ علاقہ حفاظتی بندوں کے اندر اور دریائی علاقہ ہے اس لئے دریا میں پانی کے بہاؤ میں

اُتار چڑھاؤ سے متاثر ہونا ایک قدرتی امر ہے۔البتہ حفاظتی بندوں کے باہر والا کوئی علاقہ (bed outside river) دریا میں پانی کے بہاؤ کی وجہ سے متاثر نہ ہوا ہے۔

(ب) پچھلے کئی سالوں میں دریائے چناب سے تحصیل شورکوٹ کے علاقہ میں حفاظتی بندوں کے باہر نہ کوئی کٹاؤ ہوا اور نہ ہی کوئی رقبہ یا آبادی متاثر ہوئی۔البتہ حفاظتی بندوں کے اندر دریائی علاقہ ہے اس لئے دریا میں پانی کے اتار چڑھاؤ سے متاثر ہونا ایک قدرتی امر ہے حکومت سلطان باہو پُل کی تعمیر کی وجہ سے دریائی بہاؤ میں ممکنہ تغیر (تبدیلی) کے باعث شورکوٹ کے نزدیک حفاظتی فلڈ بندوں کو مضبوط کر رہی ہے تاکہ لوگوں کی جان ومال اور فصلات کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ کیا جا سکے۔

بہاولنگر: ہاکڑہ نہر کے واٹر الاؤنس سے متعلقہ تفصیلات

*3960: چودھری غلام مرتضیٰ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ہاکڑہ نہر ضلع بہاولنگر اور اس سے نکلنے والی نہروں کا واٹر الاؤنس کتنے کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہارون آباد اور فورٹ عباس میں زیر زمین پانی کڑوا ہے جس سے فصلیں سیراب نہیں کی جا سکتیں؟

(ج) کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ میسر واٹر الاؤنس کو بڑھا کر پنجاب کے باقی اضلاع کے مطابق کیا جائے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ہاکڑہ نہر اور اس سے نکلنے والی تمام نہروں کا واٹر الاؤنس 3.60 کیوسک فی 1000 ایکڑ ہے جبکہ فلڈ چینل صرف ایک ایسی نہر ہے جس کا واٹر الاؤنس 4.25 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ ہارون آباد اور فورٹ عباس دونوں تحصیلوں کے رقبہ جات کا زیر زمین پانی کڑوا ہے جس کی بناء پر کاشت کا مکمل انحصار نہری پانی پر ہے۔

(ج) پنجاب کے زیادہ تر اضلاع کا واٹر الاؤنس بھی کم و بیش یہی ہے۔واٹر الاؤنس کو بڑھانے کی کوئی تجویز فی الحال زیر غور نہ ہے کیونکہ دستیاب دریائی پانی میں ایسا ممکن نہیں ہے۔اس کے لئے نئے آبی ذخائر/ڈیم بنانا ضروری ہیں۔

گوجرانوالہ میں محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*4076: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ آبپاشی کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں اور کب بنائے گئے؟

(ب) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز کتنے رقبہ پر اور کتنے کمرہ جات یا covered area پر مشتمل ہیں اور ان میں کون کون سی سہولتیں میسر ہیں؟

(ج) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز میں سے کون کون سے کمرے working condition اور کون کون سے dilapidated condition میں ہیں؟

(د) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز کی maintenance اینڈ ریپئیر پر سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ہ) سال 11-2010 سے آج تک ان ریسٹ ہاؤسز کے خرچ اور آمدن سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(و) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز میں سے سال 11-2010 سے آج تک کون کون سا سامان یا چیزیں چوری ہوئیں اور ان پر کیا کارروائی کی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ آبپاشی کے کل پندرہ ریسٹ ہاؤسز ہیں۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز سے کوئی سامان چوری نہ ہوا ہے۔

ساہیوال: مائنرز، راجباہ اور انہار کی تفصیلات

*4301: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں کون کون سے مائنرز، راجباہ اور انہار ہیں؟

(ب) ان کی بھل صفائی پر سال 12۔2011 تا 13۔2012 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟
(ج) بھل صفائی مہم کے لئے مختص رقم سے کون کون سی اشیاء کس کس مقصد کے لئے خرید کی گئیں؟
(د) کتنی رقم مشینری کے لئے پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہوئی؟
(ہ) کتنی رقم کی خورد بُرد کا انکشاف ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ملازمین افسران تھے۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال میں مائنرز، راجباہ اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) 12۔2011 میں ان کی بھل صفائی پر 8.723 ملین روپے خرچ کئے گئے اور سال 13۔2012 میں بھل صفائی پر 5.073 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) تصدیق کی جاتی ہے کہ بھل صفائی کا کام ٹھیکہ پر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے کوئی اشیاء نہ خریدی گئی ہیں۔
(د) بھل صفائی کا کام ٹھیکہ پر دیئے جانے کی وجہ سے پٹرول اور ڈیزل کا کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔
(ہ) کوئی رقم خورد بُرد نہ کی گئی ہے۔

ضلع راجن پور میں فلڈ بند سے متعلقہ تفصیلات

*4351: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے، کون کون سے اور کہاں کہاں فلڈ بندز واقع ہیں؟
(ب) اس وقت ضلع راجن پور میں فلڈ بندز کے کتنے منصوبے، کہاں کہاں زیر تکمیل ہیں اور کتنے نئے بند بنانے کے لئے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں نیز کتنا بجٹ R&M کے لئے مختص کیا گیا ہے؟
(ج) ضلع راجن پور میں حکومت نے رود کوہی کے فلڈ سے بچاؤ کے لئے اب تک کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) ضلع راجن پور میں کتنے سیم نالے ہیں ان کی بہتری کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدامات کئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت داجل کینال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع راجن پور میں تین فلڈ بند ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ جام پور فلڈ بند، تحصیل جام پور، ضلع راجن پور۔
2۔ فخر فلڈ بند، تحصیل کوٹ مٹھن، ضلع راجن پور۔
3۔ روجھان فلڈ بند، تحصیل روجھان، ضلع راجن پور۔

(ب) اس وقت ضلع راجن پور میں کوئی فلڈ بند زیر تکمیل نہ ہے اور نہ ہی کسی نئے بند کا منصوبہ زیر غور ہے نیز سال 14-2013 میں M&R کے تحت 125.449 ملین روپے فنڈز مختص کئے گئے۔

(ج) حکومت چھاچھڑ اور کاہا رود کوہی پر ڈیم بنانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

(د) ضلع راجن پور میں کپر ڈرین، طیب ڈرین، بخاری ڈرین اور نیو منکہ ڈرین ہیں۔ طیب ڈرین کی remodeling کی گورنمنٹ نے منظوری دے دی ہے۔ باقی ڈرینوں کی سکیم حکومت کے زیر کارروائی ہے۔

(ہ) داجل برانچ موقع پر پہلے سے موجود ہے تاہم اس کی توسیع کا معاملہ بعداز remodeling ڈی جی خان کینال زیر غور آئے گا۔ ڈی جی خان کینال remodeling کا معاملہ ابھی feasibility کی سطح پر ہے۔

ضلع راجن پور میں نہروں سے متعلقہ تفصیلات

*4362: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کل کتنی اور کون کون سی نہریں ہیں۔ ہر نہر کون کون سے علاقے کا کون کون سا رقبہ سیراب کرتی ہے۔ اگر اس وقت نہری پانی کی تقسیم کا کوئی فارمولا رائج ہے تو اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 14-2013 میں کتنا آبیانہ وصول ہوا نہر وار آبیانہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) جن کاشتکاروں/زمینداروں سے آبیانہ وصول ہوا ہے ان کو کتنا نہری پانی فراہم کیا گیا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) راجن پور کینال ڈویژن میں کل 75 نہریں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نہروار سیراب ہونے والے علاقوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

داجل برانچ:	داجل، حاجی پور، تسکی، جھوک مہار، نوشہرہ اوراندرون چک بندی
لنک نمبر3:	محمد پور، مہرے والا، کوٹلہ دیوان، جام پور اور فاضل پور
قادرہ:	کوٹ مٹھن، روجھان اور عمر کوٹ
قطب دھندی:	راجن پور کا وسطی علاوہ، فاضل پور کا وسطی علاقہ، کوٹلہ عیسن، آسنی، کوٹلہ گامنوں اور بستی نصیر
صادق فیڈر:	دھندی سٹیٹ اور راجن پور کا مغربی علاقہ
نور دھندی:	دھندی سٹیٹ
فتح پور ڈسٹی:	دھندی سٹیٹ کے علاقے

ان میں پانی کی تقسیم کے لئے انٹرنل rotational programme (وارابندی) مرتب کیا جاتا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آبیانہ۔/85 روپے فی ایکڑ (فلیٹ ریٹ برائے فصل خریف) کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔ ایریا واٹر بورڈ، ڈی جی خان میں فصل خریف 2013 کے حوالے سے۔/5896800 روپے وصول کئے گئے جس کی نہروار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جتنا پانی دستیاب ہوتا ہے اس کو بمطابق وارابندی CCA میں شامل تمام رقبہ جات میں بلاتخصیص یکساں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح CCA میں شامل تمام رقبہ جات کے مالکان سے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: فورٹ عباس کی نہر ہاکڑہ برانچ سے متعلقہ تفصیلات

*4616: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس کی نہر ہاکڑہ برانچ (H.B) کی ڈیزائننگ اور واٹر الاؤنس جب SVL ستلج کینال ویلی پراجیکٹ 1932 میں مکمل ہوا تھا وہ چلا آ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہاکڑہ برانچ (H.B) کا کلچرڈ کمانڈ ڈایریا سوگنا بڑھ چکا ہے فوجی الاٹمنٹ زیادہ تر اس علاقہ میں ہوئی جبکہ گرو مور فوڈ کے تحت بہت زیادہ الاٹمنٹ ہوئی جس کی وجہ سے نہروں کے CCA میں سوگنا اضافہ ہوا ہے؟

(ج) کیا محکمہ ہاکڑہ برانچ (H.B) کی موجودہ حالات کے مطابق ڈیزائننگ اور واٹر الاؤنس بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-284 تحصیل فورٹ عباس کی نہر ہاکڑہ برانچ کا واٹر الاؤنس وہی چلا آرہا ہے جو کہ 1932 میں منظور ہوا تھا، تاہم نہر کی ڈیزائننگ اور کیپیسٹی وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہی۔ 1932 میں ہاکڑہ برانچ کا ڈسچارج 2711 کیوسک تھا جبکہ موجودہ منظور شدہ L-Section کے مطابق ڈسچارج 2897 کیوسک ہو چکا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہاکڑہ برانچ کا کلچرایبل کمانڈ ایریا (CCA) بڑھ چکا ہے اور زیادہ فوجی الاٹمنٹ اسی علاقہ میں ہوئی ہے اور گرومور فوڈ کے تحت بھی زیادہ الاٹمنٹ اسی علاقہ میں ہوئی ہے، اسی بنیاد پر ہاکڑہ برانچ کا ڈسچارج 2711 کیوسک سے بڑھ کر 2897 کیوسک ہو چکا ہے اور تازہ ترین CCA کے مطابق ہاکڑہ برانچ کا ڈسچارج 3197 کیوسک بنتا ہے۔

(ج) جہاں تک واٹر الاؤنس بڑھانے کا تعلق ہے اس ضمن میں اس وقت کوئی پالیسی زیر غور نہ ہے، البتہ موجودہ CCA کے مطابق ہاکڑہ برانچ کی کیپیسٹی بڑھانے کے لئے ایک پراجیکٹ rehabilitation آف ہاکڑہ برانچ زیر کارروائی ہے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب میں ایک ضروری اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ میں انتہائی مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر کے لئے ابتدائی انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کی نیشنل بنک برانچ میں مسجد کے اکاؤنٹ میں 58 لاکھ 86 ہزار روپے کی رقم موجود ہے جو 1997 کی اسمبلی کے ممبران نے مسجد کی تعمیر کے لئے جمع کی تھی۔ مسجد کی تعمیر کے لئے 2 کروڑ 50 لاکھ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ میری اپنے تمام ساتھی ممبران اسمبلی سے گزارش ہے کہ مسجد کی تعمیر اور اللہ کی رضا کے لئے 1997 کی اسمبلی کے ممبران کی تقلید کرتے ہوئے اپنی ایک ماہ کی تنخواہ مسجد کے اکاؤنٹ میں جمع کرائیں۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: اگر کوئی معزز ممبر اس سے زیادہ کی بھی استطاعت رکھتے ہیں تو وہ ضرور اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، آپ پنجاب اسمبلی کے اکاؤنٹ سیکشن کو ہدایت فرمائیں کہ آپ کی ایک ماہ کی

تنخواہ "مسجد کی تعمیر فنڈ" میں جمع کروادیں، شکریہ۔اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے، بیس منٹ کے بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع کی جائے گی۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 50 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں معزز خواتین ممبران کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ آپ معزز ممبر ہیں تو یہاں پر gender کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوتی یعنی یہاں پر gender کے حوالے سے کچھ نہیں لکھا ہوا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں تمام معزز ممبران اسمبلی کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کی آمد سے کچھ دیر پہلے ہی ہم سب ممبران پر ایک بم گرایا گیا ہے جس کے حوالہ سے میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔ جناب چیئرمین نے کہا کہ پنجاب اسمبلی کی مسجد بنانے کے لئے جملہ معزز ممبران اسمبلی کی اگلے مہینے کی تنخواہ کاٹ لی جائے گی۔ بات یہ ہے کہ یہ مسجد سرکاری زمین پر بن رہی ہے اور اس مسجد کو بنانا حکومت پنجاب کا کام ہے۔ ایک کھرب روپے کے بجٹ کے لئے اس طرح خیرات اکٹھی کی جاسکتی ہے اور نہ اس طرح کے آرڈر سے کسی معزز ممبر کی تنخواہ کاٹی جاسکتی ہے۔ بیوروکریٹس کے لئے جب اتنے بڑے بڑے بنگلے تعمیر ہوتے ہیں تو اللہ کا گھر مسجد بھی تعمیر کی جائے اس کے لئے معزز ممبران کی تنخواہ نہ کاٹی جائے اور یہ معزز ممبران کی sweet will ہے کہ مسجد کی تعمیر کے لئے کوئی معزز ممبر کتنے پیسے دیتا ہے۔ آپ تو بڑے دل کے ہیں لہذا آپ شفقت کا ہاتھ رکھیں اور جس نے بھی یہ تجویز دی ہے اُس کو آپ سمجھادیں۔

جناب سپیکر: نیکی کے کام میں جس نے کوئی حصہ لینا ہے وہ ضرور لے لیکن جو اس نیک کام میں حصہ نہیں لے سکتا ہمیں اس پر کیا اعتراض ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں آپ کے knowledge میں دو گزارشات لانا چاہتی ہوں۔ پہلی گزارش یہ ہے کہ میری اطلاع کے مطابق بہت سارے معزز ممبران اس ایوان میں تشریف نہیں لاتے لیکن اُن کی حاضری لگ جاتی ہے۔

جناب سپیکر: یہ نہیں ہو سکتا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں on record کہہ رہی ہوں آپ اس کو check کرا لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ راہوالی کینٹ گوجرانوالہ سے کچھ خواتین آئی تھیں جن کا یہ کہنا تھا کہ راہوالی کینٹ کے اندر کوئی exhibition چل رہی ہے جہاں پر جواء اور تمام غیر اخلاقی حرکات ہو رہی ہیں اس معاملہ پر میں اس معزز ایوان میں تحریری طور پر بھی کچھ لے کر آؤں گی۔

جناب سپیکر: آپ اس پر کچھ in writing لے کر آئیں پھر اُس پر بحث ہو گی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی ملک محمد نواز کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر دعائے مغفرت

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ گزارش کرنی ہے کہ فیصل آباد سے ہمارے معزز ممبر صوبائی اسمبلی ملک محمد نواز کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے تو اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فاتحہ خوانی کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ملک محمد نواز کی والدہ محترمہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! کلکٹر لاہور نے میری وراثت کو دو بار درست قرار دیا ہے اور اب تیسری بار cheater نے application دے دی ہے جو وہاں پر قابض ہے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر

(ریونیو) آصف اقبال اس کیس کو لے کر بیٹھا ہوا ہے وہ اُس کیس کا فیصلہ دیتا ہے اور نہ ہی میری وراثت کی درستی کرتا ہے۔ اگر وہ میری وراثت ہے تو صحیح لکھ دے اور اگر وہ میری وراثت نہیں ہے تو پھر غلط لکھ دے۔ آپ معزز وزیر کی ڈیوٹی لگائیں اور وہ اس معزز ایوان میں سب کو بتائے کہ میری وراثت کو اس طرح کیوں دبایا گیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ in writing کچھ لے کر آئیں پھر ہم اُس کو بُلوا بھی سکتے ہیں اور اُس کا جواب بھی لے سکتے ہیں۔ آپ لکھ کر بھیجیں ہم اُس پر نوٹس لیں گے۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

گرین ٹاؤن لاہور میں معصوم بچے کا زیادتی کے بعد قتل

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کے بھی علم میں ہو گا کہ گرین ٹاؤن میں ایک معصوم بچے کی جان پھر چلی گئی۔ نہ صرف اُس بچے کے ساتھ زیادتی کی گئی بلکہ اُسے قتل بھی کر دیا گیا۔ اب تک کی خبروں کے مطابق یہ کام ایک مؤذن نے کیا ہے جس سے وہ بچہ قرآن پاک پڑھتا تھا۔ میں اس ایوان میں یہ بات انتہائی دکھ اور تکلیف سے عرض کر رہا ہوں کہ ایسے واقعات مساجد اور مدارس میں روزمرہ ہوتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے واقعات میں ہماری مذہبی بدنامی ہے اس لئے ہم ایسے واقعات کو دبا دیتے ہیں۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ اس وقت خوش قسمتی سے اس معزز ایوان میں کچھ منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! مساجد اور مدارس میں معصوم بچوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ ایک regular معاملہ ہے۔ اس پر آج تک چشم پوشی کی جا رہی ہے، معاشرے کی طرف سے تو ہے ہی حکومت کی طرف سے بھی ہے۔

جناب سپیکر: حکومت کی طرف سے تو چشم پوشی نہیں ہوتی۔ ان کے notice میں جو بات آتی ہے اس پر باقاعدہ action ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ میری عرض تو سنیں۔ اگر action ہوتا تو آج تک اس کا کوئی نہ کوئی سدباب کیا جاتا اور کچھ نہیں تو close circuit cameras لگائے جاتے۔

بالکل youngster لڑکے جو کہ ان معصوم بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ ان بچوں کو 40، 45 سال سے کم عمر کے کسی شخص کو نہیں پڑھانا چاہئے۔

جناب سپیکر: اگر کسی کے پاس talent ہے تو کیا اسے ضائع کر دینا چاہئے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ خود سوچیں کہ کیا یہ talent ہے؟

جناب سپیکر: آپ لکھ کر لائیں۔ سارے ایک جیسے نہیں ہوتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سارے نہ ہوں میں کہتا ہوں کہ ایک بھی ہوتا ہے تو کتنا بڑا ظلم ہے؟

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس کو light نہ لیں۔

جناب سپیکر: آپ in writing لائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں in writing لاتا ہوں آپ اس کو 83(b) کے تحت decline کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں اسے crush نہیں کروں گا۔ میں ایوان کے سامنے پیش کروں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! چلیں آپ میری بات سنیں۔ اگر آپ نے in writing کی بات کی ہے تو میری تین تحاریک التوائے کار آپ نے اس بنیاد پر decline کی ہیں کہ اس پر بحث ہو گی۔ آپ اِدھر آ جائیں، کہاں بحث ہوئی؟

جناب سپیکر: مجھے زبانی یاد نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو ہمیشہ support کرتا ہوں۔ میں آپ کی بہت زیادہ قدر کرتا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں کہ معصوم بچوں کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کب کہا ہے کہ یہ زیادتی نہیں ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ گورنمنٹ کو پابند کریں کہ اس پر اقدامات کرے جو ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ پابند ہے اور اس کا notice لے رہی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! دیکھیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب سے ابھی جواب لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر ہم نے ان لوگوں کو چیک نہ کیا تو ایسے لوگوں کا کیا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر: بڑی نوازش، بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! لاہور میں یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے۔ اس پر ہماری پولیس اور دیگر اداروں نے بروقت فوری کارروائی کی۔ میں معزز ممبر کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کا چیف منسٹر پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بڑی سختی سے notice لیا ہے۔ اس میں ایف آئی آر درج ہو چکی ہے اور جو investigations کی ہیں اس کے بعد ہی پتا چلا جو یہ مؤذن کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس وقت مؤذن کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی پولیس کے زیر حراست ہیں۔ حکومت پنجاب اس طرح کے واقعات کا بہت سختی سے notice لیتی ہے۔ ہم اس کو condemn کرتے ہیں اور ہمیشہ قانون کے مطابق سخت سے سخت کارروائی اس طرح کے معاملات میں کی جاتی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اس واقعہ پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں محترمہ کو time دے رہا ہوں۔ انہوں نے آپ سے پہلے time مانگا تھا۔ جی، محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج بطور ممبر پنجاب اسمبلی پیپلز پارٹی کی طرف سے 5۔جنوری کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہی تھی۔ آج کا دن قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کی سالگرہ کا دن ہے۔ میں آج اس floor سے ان کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہتی ہوں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ ذوالفقار علی بھٹو (شہید) نہ صرف اس ملک کے بلکہ پوری دنیا میں اگر دیکھا جائے تو اسلامی ممالک کے لئے ایک ایسی قیادت کے طور پر اپنے وقت میں سامنے آتے رہے جنہوں نے پوری مسلم اُمہ کو unite کیا تھا۔ اس کے علاوہ پاکستان اور پاکستانی قوم کے لئے ان کی جو خدمات ہیں ان کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ میں آج اس ایوان سے ان کی 87ویں سالگرہ کے موقع پر خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔ آج پاکستان کی بقاء یا ہم جب as a nation کسی کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے فخر سے کھڑے ہوتے ہیں کیونکہ پاکستان کو نہ صرف آئین دینے والا وہ قائد ہے، پاکستان کے عوام کو ووٹ اور شناختی کارڈ کا حق دینے والا وہ قائد ہے، پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے والا وہ قائد ہے، سٹیل مل اور دوسرے energy

reservoirs جیسی چیزیں انہوں نے بنائی ہیں۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ وہ ہے جس کے لئے آج تمام سیاسی جماعتیں حکومت وقت بھی زور لگا رہی ہے کہ ہم سب united ہوں۔ ہمارے ملک میں جتنی بھی سیاسی جماعتیں ہیں اور جتنے بھی مسلم ممالک کو انہوں نے اس وقت آنے والے پچاس سالوں کے حالات کو دیکھتے ہوئے پاکستان میں کھڑا کیا اور پاکستان کو وہ طاقت اس لمحے انہوں نے دی کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ آنے والا وقت پاکستان کی ترقی کا وقت ہے اور شاید پاکستان کے لئے مشکلات کا وقت ہو۔ پاکستان کسی طور پر بھی ان طاقتوں کے لئے ہمیشہ قابل برداشت نہیں رہا اور اسی وجہ سے انہوں نے اس وقت Islamic Summit Conference پاکستان میں منعقد کی تھی۔ آج بھی اسی سوچ کی ضرورت ہے جو ذوالفقار علی بھٹو (شہید) نے اس وقت ہمارے سامنے رکھی تھی کہ ہمیں ان قوتوں کے خلاف متحد ہونا چاہئے جو پاکستان اور مسلم ممالک اور ان کی ترقی کو برداشت نہیں کرتیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار وقاص حسن موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شیخ صاحب نے پہلے جو بات کی تھی میں اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گا کہ گاڑی چلانی ہو تو لائسنس ضروری ہے، آپ نے اسلحہ رکھنا ہے تو لائسنس ضروری ہے، آپ نے دکان کھولنی ہے تو پرمٹ ضروری ہے، آپ نے ٹیچر لگنا ہے تو NTS exams ہیں حتیٰ کہ آپ نے جو بھی کام کرنا ہے اس کے لئے آپ کو گورنمنٹ کی طرف سے کچھ نہ کچھ چاہئے۔ یہ چیز صرف ایسی ہے جس کے لئے کسی قسم کا کوئی criteria نہیں ہے۔ میں شیخ صاحب کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ اگر ہم نے اس نظام کی ownership نہیں لینی تو پھر ہم کس طرح سے جوابدہ ہو سکتے ہیں۔ اس میں ایک simple سا procedure ہے کہ جو عالم، خطیب یا امام مسجد بننا چاہے یا لگنا چاہے وہ ایک procedure سے آئے۔ وہ procedure government owned ہو تاکہ جو کوئی بھی ان بچوں کو تعلیم دے رہا ہے، جو بھی کسی مدرسے کو چلا رہا ہے یا جو کوئی بھی کسی مسجد میں امامت کر رہا ہے اس کا کوئی نہ کوئی criteria ہو جس کی وجہ سے وہ وہاں پر اپنا کام کر رہا ہے۔ آج ہم جس جگہ پر کھڑے ہیں صرف ایک بنیادی نکتے کی کمی کی وجہ سے کھڑے ہیں کہ جب یہاں پر مسجد کی بات آتی ہے، جب دین کی بات آتی ہے تو ہم اس وقت خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ ہم اس کے اندر کسی قسم کی interference کرنا ہی نہیں چاہتے۔ آج اس نظر اندازی کی وجہ سے ہم یہاں پر کھڑے ہیں۔ یہ جو لاہور والا واقعہ ہوا ہے اور اس سے پہلے جو دہشتگردی والا واقعہ ہوا ہے ہر چیز ایک سلسلہ کی کڑی ہے۔ یہاں لاہور میں تو پھر ایڈمنسٹریشن تھوڑی سی بہتر ہے پتا لگ جاتا ہے رجسٹریشن ہوتی ہے۔ شیخ صاحب اور میں بات کر رہا ہوں

یہاں پر پورے پنجاب کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔آپ جیسے جیسے دیہاتوں میں چلے جائیں میں آپ کو مثال دے سکتا ہوں اور میں خود ایسے دو تین مولویوں کو جانتا ہوں جنہوں نے تین مختلف مسالک کی مساجد کی امامت کی ہے لیکن کسی نے پوچھا ہی نہیں جس نے آکر کہا کہ میں امام مسجد ہوں انہوں نے کہا کہ سو بسم اللہ آؤ۔

جناب سپیکر! یہ ہماری ذمہ داری ہے اور اس ایوان کی ذمہ داری ہے۔ ہم اتنی legislation کرتے ہیں ایک یہ legislation نہیں کر سکتے کہ جو وہاں پر خطیب ہے، جو مدرسہ چلا رہا ہے یا امام ہے اس کے پاس ایک certification ہو۔ ہم ٹیچر رکھنے کے لئے NTS exams کرا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان باتوں کا notice لیا جا رہا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے اس کا کوئی end چاہئے۔ وزیر قانون بیٹھے ہیں وہ اس بات کی ذمہ داری لیں کہ آئندہ آنے والے session میں اس پر legislation لائی جائے گی۔ تقریر کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ Private Members Day پر اپنی قرارداد لے کر آئیں پھر ہم اس کو دیکھیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ تو بڑی زیادتی کی بات ہے۔ میں تو گورنمنٹ کو suggestion دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ نے آپ کی بات سن لی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پھر گورنمنٹ جواب دے۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ نے سن لیا ہے وہ پہلے ہی اس پر کافی کام کر رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں نے ان کی تجاویز بالکل note کر لی ہیں۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ موجودہ حالات میں کافی سارے reforms حکومت لے کر آ رہی ہے اور اس ایجنڈے میں یہ بھی شامل ہے۔ بہت شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی۔ شکریہ۔ توجہ دلاؤ نوٹسز کے حوالے سے منسٹر صاحب کی طرف سے requestآئی ہوئی ہے۔ان توجہ دلاؤ نوٹسز کو pending کیا جاتا ہے۔ میاں طاہر صاحب کی request پر ان کی تحریک استحقاق نمبر 31/14 کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے تو request نہیں دی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے لیکن آج وہ تشریف نہیں رکھتے کوئی خاص وجہ ہے جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کے توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی pending کر دیا گیا ہے۔اب تحریک التوائے کار نمبر 1128 کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاہور کی جانب سے خریدے گئے کاغذ میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے پچاس ہزار رِم کاغذ سائز "17"x27 وزن 60 گرام کی خریداری کے لئے بذریعہ قومی اخبارات ٹینڈر طلب کئے جس کے جواب میں دو کمپنیوں میسرز ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ اور اے۔اے پیپر پرائیویٹ لمیٹڈ نے اپنے ٹینڈر جمع کرائے۔

جناب سپیکر! بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کی ٹیکنیکل جائزہ کمیٹی کے سامنے ٹینڈر دیئے متعلقہ کمیٹی نے پیپر ملوں کی طرف سے مہیا کردہ نمونہ جات کی جانچ پڑتال کی جس کے مطابق اے۔اے پیپر بورڈ انڈسٹری پرائیویٹ لمیٹڈ کی طرف سے بطور نمونہ کاغذ کی فراہم کردہ شیٹس دفتری تصریحات کے مطابق پائی گئیں جبکہ ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹری پرائیویٹ لمیٹڈ کی طرف سے بطور نمونہ فراہم کی گئی شیٹس کم وزن 50 گرام اور 60 گرام کی مکس غیر معیاری اور ناقص پائی گئیں۔بورڈ کی ٹیکنیکل جائزہ کمیٹی کی رپورٹ اور بورڈ کی Bulk Purchase Committee جو

کہ Senior Educationists پر مشتمل ہے کے اجلاس مورخہ 14-10-15 میں پیش کی گئی۔ کمیٹی نے ٹیکنیکل جائزہ رپورٹ پیپر ملوں کے نمائندوں کی موجودگی میں announce کی۔ ٹیکنیکل جائزہ کمیٹی کے مطابق ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کی طرف سے مہیا کئے گئے کاغذ کے نمونہ جات دفتری تصریحات کے مطابق نہ پائے گئے تھے لہذا بلک پرچیز کمیٹی نے تجویز کیا کہ ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کا ٹینڈر مسترد کر دیا جائے اور سفارش کی کہ اب صرف ایک ٹینڈر باقی رہ گیا ہے اور کاغذ کی خریداری کے لئے پیپر ملوں کے درمیان نرخوں کے مقابلہ کے لئے ناکافی ہے اس لئے ٹینڈر منسوخ کر دیا جائے جس پر چیئرمین، لاہور بورڈ نے مورخہ 29-10-2014 کو مذکورہ ٹینڈر منسوخ کر دیا اور کسی بھی فرم کو تاحال آرڈر جاری نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محرک اپنی تحریک التوائے کار کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1131 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔ جی، گوندل صاحب! اس کا جواب پڑھ دیں۔

جھنگ میں تعمیر ہونے والی سڑک میں عملہ کی ملی بھگت سے ناقص مٹیریل کے استعمال سے حکومتی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ ذکر کردہ تحریک التوائے کار میں سڑک کا نام واضح نہیں ہو رہا ہے تاہم محکمہ پنجاب ہائی وے ڈویژن جھنگ کے زیر نگرانی مارچ 2014 میں جھنگ شہر کی کارپٹ کا کام ٹھیکیدار کو الاٹ کیا گیا جس کی لمبائی 7.52 کلومیٹر ہے۔ ڈیزائن کے مطابق تعمیر کردہ سڑک کی کارپٹ کی موٹائی دو انچ ہے اور موقع پر بھی ڈیزائن کے مطابق کارپٹ ڈالی جارہی ہے جو کہ دو انچ سے بھی زیادہ ہے اور یہ تمام کام AZ Engineering Associates Consultant کے زیر نگرانی ہو رہا ہے اور ہائی وے کی تصریحات کے مطابق کنسلٹنٹ تمام لیبارٹری ٹیسٹ مکمل کرتا ہے اور ڈیزائن کی شرح کے مطابق تارکول ڈالی جاتی ہے جس کی وجہ سے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑا ہے۔ اس کے علاوہ Road Research And Material Test Laboratory کی کوئی رپورٹ دفتر ہذا میں موجود ہے جس میں سڑک کی تعمیر میں مختص کردہ شرح چیک کی گئی ہو، محکمہ کی جانب سے کسی بھی قسم

کی کمیٹی نے معائنہ کیا ہے اور نہ ہی کسی بے ضابطگی اور ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ موقع پر موجود کارپٹ انتہائی معیاری اور ڈیزائن کے مطابق ہے اور کسی بھی جگہ سے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔ مزید برآں سڑک کشادہ اور کارپٹ ہونے کی وجہ سے جھنگ کے شہریوں کو بہت فائدہ ہوا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1136 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ جی، گوندل صاحب!

گجرات کے شہر ڈنگہ میں ناجائز تجاوزات کے خلاف نوٹس جاری کرنے کے باوجود آپریشن ملتوی کرنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں گزارش ہے کہ ٹی ایم اے کھاریاں میں ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے جو کہ کھاریاں، لالہ موسیٰ اور ڈنگہ شہروں میں بلاامتیاز جاری ہے اور آپریشن روکا نہ گیا ہے بلکہ مورخہ 14-11-09 کے بعد بھی ڈنگہ شہر میں مسلسل ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے اور ہدایات پر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے مورخہ 14-11-05 کو اٹھائیس ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔ مزید برآں کارروائی کرتے ہوئے ماہ نومبر میں ڈنگہ شہر میں تجاوزات کے خلاف مبلغ 29ہزار روپے جرمانہ بھی کیا گیا اور ماہ دسمبر میں بھی مبلغ 5ہزار روپے جرمانہ کیا گیا ہے جو کہ وصول ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1175 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، گوندل صاحب!

پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دس فیصد مستحق اور غریب بچوں کو مفت تعلیم کی حکومتی شرط کو پی پی ایس ایم اے کے صدر کا یکسر مسترد کرنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ Punjab Free and Compulsory Act 2014 کی شق (B)13 باب نمبر 4 کی

رُو سے نجی سکولوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ10فیصد مستحق غریب بچوں کو مفت تعلیم دیں گے جس پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔تازہ ترین حاصل کردہ اعدادوشمار کے مطابق صوبہ پنجاب کے 36اضلاع کے25ہزار236 نجی سکولوں میں رواں تعلیمی سال15-2014 کے دوران نرسری جماعت میں 20لاکھ 32ہزار378 بچوں نے داخلہ لیا اور10 فیصد مفت تعلیم کے لحاظ سے2لاکھ 18ہزار208 بچوں کو نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے تعلیم دی جارہی ہے۔تاہم جو نجی سکولز ایکٹ پر عملدرآمد نہ کرتے ہوئے غریب بچوں کو مفت تعلیم مہیا کرنے سے انکار کریں گے، شکایت موصول ہونے پر ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔مزید برآں پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن کے قیام کے لئے بھی جلد ہی قانون سازی متوقع ہے۔بعداز منظوری مذکورہ کمیشن نجی سکولوں کے معاملات بشمول فیس، سکولوں کی درجہ بندی کی بناء پر ایک مربوط پالیسی کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔مسودہ کا ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے جلد ہی کابینہ سے منظوری کے بعد اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!آپ میری تحریک التوائے کار کو پڑھ لیں کہ کیا میں نے پوچھا تھا اور کیا جواب دیا گیا۔ 10 فیصد تو کیا2 فیصد بچوں کو بھی admission نہیں مل رہا۔دوسرا میں نے ذکر کیا ہے کہ جو پرائیویٹ سکول ہیں یہ20 سے 25ہزار روپے فیس نرسری کے بچوں سے لے رہے ہیں۔محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔جہاں تک یہ2012 کے فنانس بل کا حصہ تھا اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہے۔میں یہ بات ذمہ واری سے کہہ رہا ہوں کہ ان کے صدر نے پریس کانفرنس کر کے کہا ہے کہ ہم یہ نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر:گوندل صاحب!آپ اس کا جواب لے کر ان کو دیں گے۔میں اس تحریک التوائے کار کو pending کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!میں عرض کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر:آپ بعد میں جواب دے لیں لیکن پہلے اس کا جواب منگوالیں۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں آپ کو بتادوں کہ آپ ان کو تحریک استحقاق سے بچا گئے ہیں اور آپ نے یہ ان پر مہربانی کی ہے لیکن میرے ساتھ تو آپ زیادتی ہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1184 میاں رفیق صاحب کی ہے۔اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایک شعر ہی سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔آپ کی تحریک کا جواب ہی ابھی نہیں آیا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایک شعر تو سن لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! سنادیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شعر عرض ہے کہ:

خداوندیہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری ہے

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت مہربانی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1191 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے اس کا جواب آنا تھا جی، گوندل صاحب!

خوشاب روڈ سرگودھا کی متعدد مارکیٹوں اور کالونیوں میں ایل پی جی کی جاری ری فلنگ سے بڑا حادثہ پیش آنے کا خدشہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! غیر قانونی طور پر گیس کی ری فلنگ کرنے والی ایجنسیوں کے خلاف کارروائی کے لئے چھاپہ مار ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو مسلسل کارروائی کر رہی ہیں اور اب تک کی کارروائی میں مجرموں کے خلاف ایک لاکھ 94 ہزار 500 روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے نیز اس سلسلہ میں کڑی نگرانی بھی کی جا رہی ہے اور اگر کسی جگہ پر کوئی شخص گیس کی غیر قانونی ری فلنگ میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: محرک اپنی تحریک التوائے کار کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1199 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1222 کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا جو کہ آپ بتا رہے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1224 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پنجاب کے محکمہ داخلہ اور ضلعی حکومتوں کے احکامات کے باوجود سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سکیورٹی کے معقول انتظامات کا نہ ہونا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! روزنامہ "دنیا" کی مورخہ 17۔دسمبر 2014 کی خبر میں صداقت نہ ہے کہ پنجاب بھر کے سرکاری سکولوں میں سکیورٹی کے انتظامات نہ ہیں۔ صوبہ بھر کے سکولوں کی کل تعداد 53ہزار 3 ہے۔ تاہم صوبہ بھر میں سکولوں میں سکیورٹی گارڈز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 24ہزار 193 ہے جن میں سے 3150 اسامیاں خالی ہیں۔ تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ سکولوں کی چار دیواری کو آٹھ فٹ اونچا کیا جائے اور جن سکولوں کی چار دیواری آٹھ فٹ سے کم ہے وہاں خار دار تار لگائی جائے اور جہاں ضروری ہو وہاں CCTV کیمرے مع ریکارڈنگ نصب کئے جائیں۔ گیٹ پر مناسب سکیورٹی عملہ تعینات کیا جائے۔ بہتر سکیورٹی کے حوالے سے تمام پرائیویٹ اور سرکاری سکولوں کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کردہ ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جو ادارے ان ہدایات پر عمل نہیں کریں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ سکیورٹی کی اہمیت اور فوری ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے سے موجود چوکیدار/درجہ چہارم ملازمین کی اس طرح rationalization کی جا رہی ہے کہ تمام سکولوں میں فوری طور پر کم از کم ایک چوکیدار یا درجہ چہارم کے ملازم کو تعینات کر دیا جائے۔ اس طرح 30۔دسمبر تک تمام سکولوں میں کم از کم ایک چوکیدار یا درجہ چہارم کے ملازم کو تعینات کر دیا جائے گا۔ تمام سکولوں کی سکیورٹی کے انتظامات کو check کرنے کے لئے District Security & Audit Teams تحصیل اور مرکز کی سطح پر بھی بنا دی گئی ہیں جو

ایک ایک سکول کے سکیورٹی انتظامات check کر کے رپورٹ دیں گی۔ سکیورٹی اقدامات کے حوالے سے پنجاب کے تمام اضلاع کے تعلیمی افسران کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور وقتاً فوقتاً سکیورٹی اقدامات پر عملدرآمد کے حوالے سے اجلاس بھی منعقد کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں سرکاری سکولوں میں سکیورٹی گارڈز اور چوکیدار کی 3150 خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے فوری تحرک کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی تحریک التوائے کار کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1232 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1233 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1235 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1246 چودھری اشرف علی انصاری صاحب کی ہے۔ جی، چودھری صاحب! اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے شعبہ انجیو گرافی کو ختم کرنے کے فیصلہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

چودھری اشرف علی انصاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "انقلابی دنیا" مورخہ 12۔ دسمبر 2014 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ سے شعبہ انجیو گرافی ختم کرنے کا اعلان، قیمتی مشین پرائیویٹ کمپنی کو دینے کا فیصلہ اور دل کے مریضوں میں شدید مایوسی۔ تفصیل یوں ہے کہ گورنمنٹ ڈی ایچ کیو/ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں کئی سال پہلے ایک انجیو گرافی مشین donate کی گئی تھی جو پشاور کی ایک کمپنی Zelin سے معاہدہ طے کر کے شعبہ کارڈیالوجی میں نصب کر کے اسے functional کیا گیا تاکہ مقامی سطح پر ہی انجیو گرافی ٹیسٹ ہو سکے اور اب ایم ایس ہسپتال نے یہ خبر سنا دی ہے کہ ہیلتھ کیئر کمیشن کی ہدایت پر شعبہ انجیو گرافی ختم کیا جا رہا ہے اور اب وہی مشین سرکاری سطح سے ہٹا کر پرائیویٹ کمپنی کو

دی جا رہی ہے۔انجیو گرافی کی مشینری پرائیویٹ کمپنی کو دینے سے دل کے مریضوں میں سخت مایوسی پھیل گئی ہے۔اب دل کے مریض پرائیویٹ ٹیسٹ کروانے کی بھاری فیس ادا کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت عوام الناس کو صحت کی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے مؤثر اقدامات اٹھائے لیکن یہاں سسٹم ہی نرالا ہے، صرف ہیلتھ کمیشن کی ہدایت کو حرفِ آخر سمجھ کر دل کے مریضوں کو خوار کرنے کا پروگرام بنالیا ہے تاکہ دل کے مریض جو پہلے ہی پریشان ہیں وہ اب انجیو گرافی ٹیسٹ کروانے کے لئے پرائیویٹ لیب میں جانے پر مجبور ہوں گے اور وہاں منہ مانگے دام دینے کے پابند ہوں گے یا پھر صوبائی دارالحکومت لاہور آئیں گے۔حکومت کو فوری طور پر گوجرانوالہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے انجیو گرافی شعبہ ختم کرنے کی بجائے وہاں سرجیکل back up سمیت مزید سہولتیں بہم پہنچانی چاہئیں۔یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔اس خبر سے دل کے مریضوں میں حکومت کے اس فیصلہ پر شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!میری request ہے کہ میری ایک تحریک التوائے کار ہے اس کو out of turn پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی،آپ پڑھیں۔

الہ آباد چوک قصور میں دن دہاڑے ڈاکوؤں کی واردات

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 2-01-2015 کی خبر کے مطابق چوک الہ آباد قصور میں دن دہاڑے دوسری بڑی ڈکیتی ہوئی ہے۔تین مسلح ڈاکو گن پوائنٹ پر کھاد سٹور سے لاکھوں روپے لے کر موٹر سائیکل پر فرار ہو گئے۔اس کارروائی کے دوران مزاحمت پر ملازم خادم حسین شدید زخمی ہوا۔ہوائی

فائرنگ، ڈاکوؤں کی بڑھکیں اور پولیس بڑھتی ہوئی وارداتوں کو روکنے میں بُری طرح ناکام رہی ہے۔ عوام اس پر سراپا احتجاج ہیں اور چوک الہ آباد کئی گھنٹے بلاک رہا ہے۔ تفصیل کے مطابق چوک الہ آباد علاقہ غیر کا منظر پیش کرنے لگا ہے۔ گزشتہ پانچ دنوں سے ڈاکو دن دہاڑے شہر میں داخل ہوتے ہیں اور مین چوک کے درمیان ڈکیتیاں کرتے ہیں اور فرار ہو جاتے ہیں۔ مورخہ یکم جنوری 2015 کو چوک الہ آباد میں اسد کھاد سٹور سے دوپہر دو بجے تین مسلح ڈاکوؤں نے لاکھوں روپے کی نقدی لوٹ کر مالک شیخ محمد کو تشدد کا نشانہ بنایا اور سٹور پر موجود ملازم خادم حسین کے مزاحمت کرنے پر اسے فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا جس کو طبی امداد کے بعد تشویش ناک حالت میں لاہور شفٹ کر دیا گیا ہے۔ پولیس ہر واردات میں کسی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں لے رہی جس پر شہریوں نے شدید احتجاج کیا ہے۔ اس خبر سے صوبہ بھر بالخصوص قصور شہر کے عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار پر نمبر لگا کر اُن کو کاپی فراہم کی جائے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے request کرنے کی اجازت دے دیں اور میری ایک بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، مجھے اعلان کرنے دیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اسی procedure کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے صرف ایک سیکنڈ کے لئے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا ایک سیکنڈ پورا ہو گیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اخبار میں generally اس طرح کی جو خبریں آتی ہیں اس میں تھوڑا سا مرچ مصالحہ لگا ہوتا ہے لہذا میری صرف یہ request ہے کہ اگر یہ mandatory ہے کہ اخبار کی clipping تحریک التوائے کار کے ساتھ آنی چاہئے تو کیا اس طرح کی آپ کوئی Ruling دے سکتے ہیں یا ایسا ہو سکتا ہے کہ اصل حقائق کو ہی لکھا جائے اور اخبار کا صرف reference دیا جائے؟

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: آپ Rules میں تبدیلی کروالیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ Rules میں تبدیلی آپ نے کرنی ہے میں نے نہیں کرنی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی Consideration and Passage of Bill ہے۔

مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

None has opposed. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading start. We, take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND ARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کے لئے ایک پارلیمانی کمیٹی بنانے کا مجھے اختیار دیا ہے جو میں ایوان کی انفارمیشن کے لئے جلد ہی تشکیل دے دوں گا اور اسے notify کر دیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لبرٹی مارکیٹ لاہور میں سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر (مرحوم) کی منعقدہ برسی میں آنے والی خواتین اور دیگر لوگوں پر حملہ

میاں خرم جہانگیر وٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل لبرٹی مارکیٹ میں جو واقعہ پیش آیا ہے میں اس حوالے سے بات کروں گا کہ سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کی برسی پر vigils جو وہاں پر شمعیں روشن کی جا رہی تھیں اور وہاں سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے خواتین و حضرات اور بچے کافی تعداد میں اکٹھے ہوئے تو ایک پرامن احتجاج میں منصوبہ بندی کے تحت لوگ چھوڑے گئے جنہوں نے خنجروں اور دیگر اوزار جو ان کے پاس تھے، انہوں نے وہاں پر خواتین اور باقی لوگوں پر حملہ کیا ہے، ان کے پوسٹرز پھاڑے ہیں اور ان کی یاد میں ایک پُرامن پروگرام کو خراب کیا ہے۔ حکومت کے اہم وزراء یہاں تشریف رکھتے ہیں کہ اگر اس حوالے سے کوئی کارروائی کی گئی ہے تو میں اس حوالے سے یہاں استفادہ کرنا چاہوں گا کہ it's a big incident تو اس حوالے سے اگر کوئی ایکشن initiate ہوا ہے تو ضرور ایوان کو inform کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! انہیں بتا دیں، ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ٹی وی نہ دیکھا ہو اور خبریں بھی نہ سنی ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کا سوال ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے مگر میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گا کہ جو واقعہ ہوا اس پر حکومت نے سختی سے نوٹس لیا، اس کی ایف آئی آر بھی درج ہو چکی ہے، اس میں کچھ لوگ جو سی سی ٹی وی فوٹیج میں آئے تھے انہیں گرفتار بھی کیا گیا، ان کے خلاف کارروائی ہو گی اور ان پر دہشت گردی کی دفعہ بھی لگائی جا رہی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق آف ٹوبہ ٹیک سنگھ!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ہی تو ٹوبہ ٹیک سنگھ ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا نام میں نے میاں محمد رفیق لیا ہے اور ٹوبہ ٹیک سنگھ آپ کا نام نہیں ہے بلکہ آپ کا ضلع ہے اور آپ وہاں کے رہائشی ضرور ہیں۔

میاں محمد رفیق: جی، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایک گئی گزری بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں جو یہ ہے کہ موجودہ اجلاس جو جاری ہے کے شروع ہونے کے ابتدائی دنوں میں جناب ڈپٹی سپیکر نے اعلان فرمایا تھا کہ لاء اینڈ آرڈر، صحت اور زراعت پر ایوان میں بحث ہو گی اور ان پر تحاریک التوائے کار نہ دی جائیں وہ نہیں سنی جائیں گی۔ بہر حال ہم لوگوں کو تحاریک التوائے کار جمع کروانے سے بھی روک دیا گیا اور ادھر لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے ایک روز اعلان ہوا مگر اس پر بھی بحث نہیں ہوئی، پھر گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر بھی دو تین دفعہ پروگرام میں بات آئی لیکن اس پر بھی بحث نہ ہو سکی۔ چھٹیوں پر چھٹیاں، آپ working days کا موازنہ کر لیں کہ کتنی چھٹیاں ہوئیں اور کتنے working days یہاں پر آئے اور ان محکمہ جات پر کوئی بحث نہیں ہو سکی۔ اگر اس ایوان میں بحث کروانا مقصود نہیں ہے تو میں یہی سمجھوں گا کہ:

جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

باہر سب کچھ پتا ہے اور آپ ایوان میں یہاں پر بحث کروانے سے کیوں گریزاں ہیں مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی ہے اس پر تھوڑا سا اظہار فرما دیں۔ بہت شکریہ

MR SPEAKER: I am sorry to say, I am sorry to say, I am not part of the Government.

دیکھیں! میں ایجنڈے پر لے کر آیا ہوں جس پر باقاعدہ طور پر بحث شروع تھی کہ اسی دوران آپ کے ساتھیوں اور اس ایوان کے معزز ممبران نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا، میں نے بھی انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ آپ سب کے فائدے کی بات چل رہی ہے لیکن میں انہیں ان کے قانونی حق سے روک تو نہیں سکتا اور جو اختیار انہیں آپ کے رولز نے دیا ہے تو وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ایسی بات کر سکتے ہیں جبکہ آپ کا کوئی سرکاری کام ہو رہا ہو لیکن جہاں تک آپ نے بات کی کہ ہم گریزاں ہیں تو Chair کبھی گریزاں ہے اور نہ ہی Chair نے گریزاں کر کے اس میں کوئی استفادہ لینا ہے۔ آپ کی مہربانی ہے اس لئے آپ direct Chair کو اس میں involve نہ کریں۔ We are grateful to you.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(53)/2014/1171. Dated: 5th January, 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. January 05, 2015 (Monday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the
5th January, 2015

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding- 796
-ADJOURNMENT MOTIONS NO. 237 AND 728 OF 2014

questions REGARDING- 1169
-Details about funds allocated for desilting of canal of Sargodha *(Question No. 3713*)* 792
-Details about water courses in Sargodha *(Question No. 4278*)*

ABDUL WAHEED CHAUDHRY, MR. *(Minister for Prisons)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Area of Central Jail Gujranwala and number of prisoners therein *(Question No. 3370*)* 1017
-Area of Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 3270*)* 1024
-Details about barracks in prison of Gujrat *(Question No. 94)* 1032
-Details about boundary wall of Mandi Bahauddin Jail *(Question No. 93)* 1030
-Details about capacity of prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 283)* 1040
-Details about Central Jail Jhang *(Question No. 3782*)* 1029
-Details about computerization of data of prisoners in prisons of the province *(Question No. 2620*)* 1022
-Details about diet of prisoners in Central Jail Gujranwala *(Question No. 3369*)* 1012
-Details about employees in district Jail Faisalabad *(Question No. 249)* 1039
-Details about establishment of juvenile prisons in the province *(Question No. 169)* 1033
-Details about industries established in prisons of the province *(Question No. 170)* 1035
-Details about keeping prisoners in District Jail Toba Tek Singh more than capacity *(Question No. 3772*)* 1028
-Details about labour taken by women prisoners *(Question No. 2492*)* 982
-Details about medicines provided to prisoners in Camp Jail Lahore *(Question No. 172)* 1038
-Details about patients of AIDS in prisons of Punjab *(Question No. 2780*)* 1004
-Details about posting of officers in different prisons *(Question No. 2386*)* 1021
-Details about prisoner vans *(Question No. 3625*)* 1027
-Details about provision of diet and remunerations to the prisoners in the province *(Question No. 171)* 1036
-Details about regularization of contract employees of Prisons Department *(Question No. 3347*)* 1026

PAGE NO.

-Details about steps taken for welfare programme in prisons of the Punjab *(Question No. 3325*)* 1007

-Increase in number of prisoners in Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 2622*)* 1000

-Information about permission to confined women to avail conjugal rights *(Question No. 3514*)* 1019

-Shifting of psychiatry patient prisoners to hospitals and other details *(Question No. 2493*)* 993

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Anxiety amongst patients due to decision about closure of Angiography Department of DHQ Hospital Gujranwala 1190

-Anxiety amongst students and parents due to Entry Test for admission in medical/engineering colleges 946

-Apprehension of big incident due to filling of LPG in Markets and Colonies of Khushab Road Sargodha 1188

-Continuously increase in number of children died by falling into manholes 943

-Continuously increase in number of students leaving schools due to deteriorating standard of education in government educational institutions 872

-Deprivation of residents from drinking water due to illegal possession over water tank of Chak No. 69 Jarranwala 800

-Disclosure of corruption in patwarkhanas of Gujrat 1090

-Disclosure of embezzlement in loan granted for betterment of Walled City of Lahore 867

-Disclosure of millions of rupees embezzlement in purchase of paper by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore 1184

-Disclosure of scandal of supply of expired meat due to carelessness of Food Department 865, 1095

-Excess of fee in private medical colleges 942

-Failure of transformer of tube well installed in Government Chauburji Gardens Estate Lahore 873

-Failure of Walled City Lahore Authority in repair and rehabilitation of old buildings 869

-Inclusion of five subjects instead of eight in the date-sheet of 8th class by Punjab Education Commission 944

-Increase in breath diseases due to increasing pollution in Lahore 862

-Insufficient security measures at educational institutions despite of government instructions 1189

-Loss to government exchequer due to use of substandard material in construction of road in Jhang 1185

-Postponement of operation against encroachments in Dinga City of Gujrat 1186

-Problems faced by helpless people due to illegal parallel banking 798

-Receiving millions of rupees from students by Board of Intermediate

PAGE NO.

and Secondary Education Lahore on account of certificates 940
-Rejection of government condition of free education to 10 percent poor students in private educational institutions by President PPSMA 1186
-Robbery at Allahabad Chowk Kasur in the day light 1191
-Unjustified increase in fee for rechecking of answer sheets by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore 941
-Vacant posts in Regional Anti Corruption Gujranwala 799
-Victimization of citizens by Cancer due to permitting the factories to extract oil by burning tyres 864

ADNAN FAREED, QAZI

questionS REGARDING-

-Number of special education centres in tehsil Ahmedpur Sharqia, district Bahawalpur and other details *(Question No. 2226*)* 919
-Vacant posts of teachers in Government Girls College Ahmedpur Sharqia and other details *(Question No. 2013*)* 845

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-24th December, 2014 739
-26th December, 2014 811
-29th December, 2014 879
-30th December, 2014 975
-2nd January, 2015 1051
-5th January, 2015 1113

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Annual production of orange in the province and other details *(Question No. 2628*)* 743
-Details about allotment of land to agricultural graduates *(Question No. 3623*)* 763
-Details about departments and admissions of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 3144*)* 751
-Details about development of agriculture in Shorkot Jhang *(Question No. 3787*)* 790
-Details about extension in service contract of Supervisors working in Greater Thal Canal Project *(Question No. 2639*)* 748
-Details about fruit and vegetable market Fortabbas, Bahawalnagar *(Question No. 4345*)* 794
-Details about Market Committee in Faisalabad *(Question No. 3617*)* 788
-Details about Market Committee Kot Lakhpat Lahore *(Question No. 3358*)* 785
-Details about Market Committees of tehsil Tandlianwala *(Question No. 3571*)* 760
-Details about starting tubewells by solar energy *(Question No. 1243*)* 779

PAGE NO.

-Details about steps taken by government for betterment of citrus crop in Sargodha *(Question No. 3215*)* 784
-Details about strength of staff in Agriculture Department Toba Tek Singh *(Question No. 4402*)* 776
-Details about training of staff of Agriculture Department for new research *(Question No. 3504*)* 787
771
-Details about water courses in PP-86 *(Question No. 4401*)* 791
-Details about water courses in PP-80 Shorkot *(Question No. 3788*)* 792
-Details about water courses in Sargodha *(Question No. 4278*)* 793
-Details about water courses in tehsil Fortabbas *(Question No. 4344*)* 757
-Exploitation of farmers by brokers in grain market *(Question No. 3364*)*
-Income and expenditures of Government Seed Farm Faisalabad and other details *(Question No. 2457*)* 781
-Number of paved water courses in Lahore and other details *(Question No. 3415*)* 786
-Per meter cost of pavement of water courses and other details *(Question No. 2455*)* 779
-Problems in sale of orange in Bhalwal and steps taken by government in that regard *(Question No. 4158*)* 767
-Production of orange in distircts Faisalabad and Sargodha and other details *(Question No. 2633*)* 747
-Surprise visit of Market Committees and pointing out their irregularities and other details *(Question No. 2898*)* 783

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

questions REGARDING-

-Details about challans of smoke releasing motor vehicles in district Pakpattan *(Question No. 2198*)* 924
-Exploitation of farmers by brokers in grain market *(Question No. 3364*)* 757

AKMAL SAIF CHATTHA, MR. *(Parliamentary Secretary for Environment Protection)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Details about air pollution due to Samundari Drain Faisalabad *(Question No. 1825*)* 915
-Details about grant of budget to Environment Protection Department Gujrat and utilization thereof *(Question No. 2148*)* 886

-DETAILS ABOUT HARMFUL EFFECTS OF BURNING TYRES IN FURNACES OF BUND ROAD LAHORE *(QUESTION NO. 1732*)* 890
898

-DETAILS ABOUT SHIFTING CHEMICAL FACTORIES FROM RESIDENTIAL AREAS OF LAHORE *(QUESTION NO. 1739*)* 883

PAGE NO.

-NUMBER OF EMPLOYEES IN ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT GUJRAT AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 2147*)*

ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

questions REGARDING-

-Details about canals in district Rajanpur *(Question No. 4362*)* 1174

-Details about flood embankment in district Rajanpur *(Question No. 4351*)* 1173

ALLAUDDIN, SHEIKH

points of order REGARDING-

-An innocent child abused and murdered in Green Town Lahore 1179

-DEMAND FOR TAKING SOLID STEPS FOR PAYMENT OF PROPER PRICE TO SUGARCANE GROWERS WELL IN TIME 948

Resolution REGARDING-

-Demand for declaring the copy of NIC compulsory for purchase of mobile phones and registration of mobile phone repair shops 1044

AMJAD ALI JAVAID, MR.

DISCUSSION On-

-PROBLEMS OF SUGARCANE GROWERS 1109

questions REGARDING-

-Details about Government College for Women Toba Tek Singh *(Question No. 3525*)* 824

-DETAILS ABOUT INDUSTRIAL UNIT IN DISTRICT TOBA TEK SINGH PAYING PROPERTY TAX *(QUESTION NO. 224)* 1032

-Details about irrigation in Chak No. 393 G.B Khanpur Toba Tek Singh *(Question No. 3741*)* 1146

-Details about keeping prisoners in District Jail Toba Tek Singh more than capacity *(Question No. 3772*)* 1028

-Details about ratio of students and teachers in Government College for Women Toba Tek Singh *(Question No. 3526*)* 860

-Details about state land allocated for irrigation in Toba Tek Singh *(Question No.3689*)* 1141

-Details about strength of staff in Agriculture Department 776

771

PAGE NO.

Toba Tek Singh *(Question No. 4402*)*
-Details about water courses in PP-86 *(Question No. 4401*)*
ASIF SAEED MANAIS, MR. (*Minister for Special Education)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about institutions of special education in Sahiwal *(Question No. 4305*)* 921
-Details about offices of Special Education Department in Gujranwal *(Question No. 3834*)* 894
-Details about schools and colleges under administrative control of Special Education Department in Gujranwala *(Question No. 3835*)* 903
-Details about schools under administrative control of Special Education Department in Lahore *(Question No. 3906*)* 911
-Number of institutions of Special Education and other details *(Question No. 3267*)* 888
-Number of special education centres in tehsil Ahmedpur Sharqia, district Bahawalpur and other details *(Question No. 2226*)* 919
ASHRAF ALI ANSARI, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Anxiety amongst patients due to decision about closure of Angiography Department of DHQ Hospital Gujranwala 1190

questions REGARDING-
-Area of Central Jail Gujranwala and number of prisoners therein *(Question No. 3370*)* 1016
-Details about diet of prisoners in Central Jail Gujranwala *(Question No. 3369*)* 1011
-Details about offices of Special Education Department in Gujranwal *(Question No. 3834*)* 893

-Details about rest houses of Irrigation Department in Gujranwala *(Question No. 4076*)* 1172
-Details about schools and colleges under administrative control of Special Education Department in Gujranwala *(Question No. 3835*)* 903
AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

questions REGARDING- 1157
1025
-DETAILS ABOUT DAMP-DRAINS IN DISTRICT SHEIKHUPURA *(QUESTION NO. 3754*)* 1150

-DETAILS ABOUT PROPERTY TAX COLLECTED FROM LAHORE *(QUESTION NO. 3748*)* 1026
-Details about registration of cases of water theft in Pakpattan

PAGE

NO.

(Question No. 3752)*
-Details about regularization of contract employees of Prisons Department *(Question No. 3347*)*

B

BABAR HUSSAIN, RANA (*Parliamentary Seceretary for Finance)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-DETAILS ABOUT SENIORITY AND PROMOTION OF AUDITORS IN LOCAL FUND AUDIT *(QUESTION NO. 2595*)* 1080

1058

1083

-NUMBER OF MEMBERS OF BOARD OF DIRECTORS OF PUNJAB BANK AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 1521*)*

-Procedure of appointment of President Punjab Bank *(Question No. 4579*)*

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Disclosure of scandal of supply of expired meat due to carelessness of Food Department 1095
DISCUSSION On-
-Problems of sugarcane growers 1102
BILLS-
-Punjab Local Government (Third Amendment) Bill, 2004 *(Considered and passed by the House)* 1193-1195
-The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill, 2014 (Bill No.32 of 2014) *(Considered and passed by the House)* 964-971
-The Punjab Higher Education Commission Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 956-964
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill, 2014 *(Introduced in the House)* 804
-The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill, 2014 *(Introduced in the House)* 803

BUSHRA ANJUM BUTT, MST.

questions REGARDING-

1037

-DETAILS ABOUT EMPLOYEES OF EXCISE DEPARTMENT POSTED IN MOTOR BRANCH FARID COURT HOUSE LAHORE *(QUESTION NO. 276)* 1038

-Details about funds granted to DG Excise Lahore *(Question No. 277)*

PAGE NO.

C

Call attention Notice REGARDING 934
-Details about gang rape and murder of women in Kasur

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***
-For martyrs of Anarkali incident 1055
-On sad demise of mother of Malik Muhammad Nawaz MPA 1178

D

DISCUSSION On-
-Problems of sugarcane growers 874, 1101

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questionS REGARDING-
-Details about air pollution due to Samundari Drain Faisalabad *(Question No. 1825*)* 915
-Details about factories creating pollution in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1830*)* 922
-Number of water outlets at water course Kalianwala Faisalabad *(Question No. 2369*)* 1164
-Sanctioned water for water course Kalianwala PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 2368*)* 1121

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during session held on 29th December, 2014 937

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Budget granted to Environment Protection Department in Faisalabad and other details *(Question No. 2099*)* 923
-Details about air pollution due to Samundari Drain Faisalabad *(Question No. 1825*)* 915
-Details about challans of smoke releasing motor vehicles in district Pakpattan *(Question No. 2198*)* 924
-Details about factories creating pollution in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1830*)* 922

PAGE NO.

-Details about grant of budget to Environment Protection Department Gujrat and utilization thereof *(Question No. 2148*)* 885

889

-DETAILS ABOUT HARMFUL EFFECTS OF BURNING TYRES IN FURNACES OF BUND ROAD LAHORE *(QUESTION NO. 1732*)* 928

897

-DETAILS ABOUT PRODUCTION AND USE OF POLYTHENE BAGS *(QUESTION NO. 4435*)* 923

883

-DETAILS ABOUT SHIFTING CHEMICAL FACTORIES FROM RESIDENTIAL AREAS OF LAHORE *(QUESTION NO. 1739*)* 918

920

-Notices served to factories owners for installation of treatment plants in Faisalabad and other details *(Question No. 2100*)* 927

925

-NUMBER OF EMPLOYEES IN ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT GUJRAT AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 2147*)*

-Number of Inspectors of Environment Protection Department in Faisalabad *(Question No. 2130*)*

-Number of offices of Environment Protection Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 2131*)*

-Number of offices of Environment Protection Department in district Kasur and other details *(Question No. 2843*)*

-Ratio of air pollution in cities of Lahore and Bahawalpur and other details *(Question No. 2447*)*

PAGE

NO.

Excise & Taxation department-

questions REGARDING- 1037

-DETAILS ABOUT EMPLOYEES OF EXCISE 1031
DEPARTMENT POSTED IN MOTOR 1038
BRANCH FARID COURT HOUSE LAHORE *(QUESTION*
NO. 276) 1032

1025

-DETAILS ABOUT EMPLOYEES OF MOTOR
REGISTRATION BRANCH IN DISTRICT 1034
SAHIWAL *(QUESTION NO. 212)*

1002

-DETAILS ABOUT FUNDS GRANTED TO DG EXCISE
LAHORE *(QUESTION NO. 277)* 1023

-DETAILS ABOUT INDUSTRIAL UNIT IN DISTRICT 1036
TOBA TEK SINGH PAYING
PROPERTY TAX *(QUESTION NO. 224)* 1022

-DETAILS ABOUT PROPERTY TAX COLLECTED FROM 989
LAHORE *(QUESTION NO. 3748*)*

987

-DETAILS ABOUT PROPERTY TAX COLLECTED FROM
PLAZAS IN TOBA TEK SINGH 990
(QUESTION NO. 225)

997

-DETAILS ABOUT RECEIPT OF PROPERTY TAX FROM
GULBURG TOWN LAHORE

(QUESTION NO. 3480*)

-DETAILS ABOUT RECEIPT OF PROPERTY TAX FROM
SHALAMAR TOWN LAHORE
(QUESTION NO. 3587*)

-DETAILS ABOUT RECOVERY OF PROPERTY TAX
FROM DISTRICT SAHIWAL

(QUESTION NO. 259)

-DETAILS ABOUT REMISSION OF PROPERTY TAX IN
GULBERG TOWN LAHORE

PAGE NO.

(QUESTION NO. 3479)*

-DETAILS OF LESS RECOVERY THAN FIXED TARGET OF RECEIPTS IN EXCISE & TAXATION DEPARTMENT *(QUESTION NO. 839*)*

-GRANT OF BUDGET TO DIRECTOR EXCISE CHAKWAL AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 838*)*

-Issuance of licenses to property dealers and legislation in this regard *(Question No. 2330*)*

-Number of vacant posts in Excise & Taxation Department Lahore and other details *(Question No. 2405*)*

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Adjournment Motions No. 237 and 728 of 2014 796

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

questions REGARDING- 1166

-Details about drains in district Sargodha *(Question No. 3228*)* 784

-Details about steps taken by government for betterment of citrus crop in Sargodha *(Question No. 3215*)* 854

-Establishment of Sargodha University and details about recruitments therein *(Question No. 3209*)* 816

-Provision of buses for students of Sargodha University *(Question No. 3210*)*

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING- 1087

-DETAILS ABOUT THE BANK OF PUNJAB *(QUESTION NO. 3450*)* 927

-Number of offices of Environment Protection Department in district Kasur and other details *(Question No. 2843*)*

FARHANA AFZAL, MRS.

question REGARDING- 767

-Problems in sale of orange in Bhalwal and steps taken by government in that regard *(Question No. 4158*)*

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING- 744

PAGE

NO.

-Annual production of orange in the province and other details
(Question No. 2628)* 764
-Details about allotment of land to agricultural graduates
(Question No. 3623)* 752
-Details about departments and admissions of Agriculture
University Faisalabad *(Question No. 3144*)* 790
-Details about development of agriculture in Shorkot Jhang
(Question No. 3787)* 748
-Details about extension in service contract of Supervisors
working in Greater Thal Canal Project *(Question No. 2639*)* 794
-Details about fruit and vegetable market Fortabbas, Bahawalnagar 789
(Question No. 4345)* 785
-Details about Market Committee in Faisalabad *(Question No. 3617*)*
-Details about Market Committee Kot Lakhpat Lahore *(Question No. 3358*)* 760
-Details about Market Committees of tehsil Tandlianwala 779
(Question No. 3571)*
-Details about starting tubewells by solar energy *(Question No. 1243*)* 784
-Details about steps taken by government for betterment of
citrus crop in Sargodha *(Question No. 3215*)* 776
-Details about strength of staff in Agriculture Department
Toba Tek Singh *(Question No. 4402*)* 788
-Details about training of staff of Agriculture Department for new 772
research *(Question No. 3504*)* 791
-Details about water courses in PP-86 *(Question No. 4401*)* 792
-Details about water courses in PP-80 Shorkot *(Question No. 3788*)* 793
-Details about water courses in Sargodha *(Question No. 4278*)* 757
-Details about water courses in tehsil Fortabbas *(Question No. 4344*)*
-Exploitation of farmers by brokers in grain market *(Question No. 3364*)* 781
-Income and expenditures of Government Seed Farm Faisalabad
and other details *(Question No. 2457*)* 786
-Number of paved water courses in Lahore and other details
(Question No. 3415)* 780
-Per meter cost of pavement of water courses and other details
(Question No. 2455)* 768
-Problems in sale of orange in Bhalwal and steps taken by government
in that regard *(Question No. 4158*)* 747
-Production of orange in distircts Faisalabad and Sargodha and
other details *(Question No. 2633*)* 783
-Surprise visit of Market Committees and pointing out their
irregularities and other details *(Question No. 2898*)*

FINANCE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

1079
1087

PAGE NO.

-DETAILS ABOUT SENIORITY AND PROMOTION OF AUDITORS IN LOCAL FUND AUDIT *(QUESTION NO. 2595*)* 1057

-DETAILS ABOUT THE BANK OF PUNJAB *(QUESTION NO. 3450*)* 1083

-NUMBER OF MEMBERS OF BOARD OF DIRECTORS OF PUNJAB BANK AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 1521*)*

-Procedure of appointment of President Punjab Bank *(Question No. 4579*)*

G

GHULAM MURTAZA, CH.

question REGARDING-

-Details about Water Allowance of Hakra canal Bahawalnagar *(Question No. 3960*)* 1171

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

question REGARDING-

-Completion of stone pitching work at "Aik" drain Sialkot and other details *(Question No. 3243*)* 1131

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 930

-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 34 of 2014)

h

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Anxiety amongst students and parents due to Entry Test for admission in medical/engineering colleges 946

1024

questions REGARDING-

-Area of Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 3270*)* 1033

-Details about establishment of juvenile prisons in the province

PAGE NO.

(Question No. 169) 1034

-Details about industries established in prisons of the province
(Question No. 170) 1038

-Details about medicines provided to prisoners in Camp Jail Lahore
(Question No. 172) 1034

-DETAILS ABOUT PROPERTY TAX COLLECTED FROM PLAZAS IN TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 225)* 1036

1023

-Details about provision of diet and remunerations to the prisoners in the province *(Question No. 171)* 910

779

-DETAILS ABOUT RECEIPT OF PROPERTY TAX FROM SHALAMAR TOWN LAHORE *(QUESTION NO. 3587*)* 887

-Details about schools under administrative control of Special Education Department in Lahore *(Question No. 3906*)*

-Details about starting tubewells by solar energy *(Question No. 1243*)*

-Number of institutions of Special Education and other details
(Question No. 3267)*

	PAGE NO.
Higher Education department-	
questions REGARDING-	855
-Construction and repair of Government Degree College Basirpur, Okara and other details *(Question No. 3247*)*	835
-Details about facilities provided to Controller Examination Punjab University Lahore *(Question No. 2420*)*	853
-Details about filling the vacant posts of teachers in Degree Colleges of Depalpur *(Question No. 3194*)*	818
-Details about furniture in Government Postgraduate College for Boys Vehari *(Question No. 3381*)*	857
-Details about Government Boys College Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3411*)*	829
-Details about Government Boys Degree College Dinga Gujrat *(Question No. 3576*)*	824
-Details about Government College for Women Toba Tek Singh *(Question No. 3525*)*	859
-Details about Government Girls Degree College Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3412*)*	840
-Details about grant provided to Punjab University for the year 2004-05 *(Question No. 2421*)*	828
-Details about missing facilities in Government Girls College Dinga Gujrat *(Question No. 3575*)*	820
-Details about private universities in Punjab *(Question No. 3497*)*	860
-Details about ratio of students and teachers in Government College for Women Toba Tek Singh *(Question No. 3526*)*	851
-Details about starting classes of B.A/BSc in Government Boys College Daska *(Question No.3189*)*	852
-Details about starting classes of Urdu and other subjects in Government Postgraduate Girls College Daska *(Question No. 3191*)*	849
-Details about training of Boy Scouts/Girl Guides in Colleges of Lahore *(Question No. 2886*)*	845
-Establishment of colleges in PP-263 district Layyah *(Question No. 2084*)*	854
-Establishment of Sargodha University and details about recruitments therein *(Question No. 3209*)*	857
-Number of colleges in PP-185 Okara and other details *(Question No. 3348*)*	856
-Number of girls colleges in PP-34 Sargodha and other details *(Question No. 3344*)*	848
-Number of hostels in Punjab University Lahore and other details *(Question No. 2627*)*	844
-Number of students in degree colleges of district Gujrat and other details *(Question No. 2135*)*	852
-Number of students in degree colleges of district Okara *(Question No. 3193*)*	846
	816

PAGE NO.

-Provision of basic facilities in Government College Kot Radha Kishan district Kasur *(Question No. 2175*)* 845
-Provision of buses for students of Sargodha University *(Question No. 3210*)*
-Vacant posts of teachers in Government Girls College Ahmedpur Sharqia and other details *(Question No. 2013*)*

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY

question REGARDING-
-Construction and repair of Government Degree College Basirpur, Okara and other details *(Question No. 3247*)* 855

IJAZ AHMAD, SHEIKH

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-*** 1178
-On sad demise of mother of Malik Muhammad Nawaz MPA

INFORMATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about Information Department in district Sahiwal *(Question No. 4937*)* 1074
-Details about newspapers published from Lahore *(Question No. 2445*)* 1086
-Details about scripts of stage dramas *(Question No. 4933*)* 1061
-Details about steps taken for development of culture in district Vehari *(Question No. 740*)* 1056

IRRIGATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Completion of stone pitching work at "Aik" drain Sialkot and other details *(Question No. 3243*)* 1131
-DETAILS ABOUT CANALS AND REST HOUSES IN TEHSIL LIAQATPUR AND IRRIGATED AREA IN CHOLISTAN *(QUESTION NO. 3820*)* 1160 1174 1157 1166 1170
-Details about canals in district Rajanpur *(Question No. 4362*)* 1128 1173
-DETAILS ABOUT DAMP-DRAINS IN DISTRICT SHEIKHUPURA *(QUESTION NO. 3754*)* 1169
-Details about drains in district Sargodha *(Question No. 3228*)*
-Details about erosion by river Chinab in Shorkot *(Question No. 3791*)* 1175
-Details about establishment of Advocates Colony in Daska, Sialkot *(Question No. 2778*)* 1146

PAGE

NO.

-Details about flood embankment in district Rajanpur *(Question No. 4351*)* 1136
-Details about funds allocated for desilting of canal of Sargodha *(Question No. 3713*)* 1172
-Details about Hakra branch canal Fortabbas, Bahawalnagar *(Question No. 4616*)* 1168
-Details about irrigation in Chak No. 393 G.B Khanpur Toba Tek Singh *(Question No. 3741*)* 1150
-Details about minors and water courses in district Gujrat *(Question No. 3518*)* 1167
-Details about minors, water courses and canals in Sahiwal *(Question No. 4301*)* 1126
-Details about Muzaffargarh canal *(Question No. 3394*)* 1172
-Details about registration of cases of water theft in Pakpattan *(Question No. 3752*)* 1141
-Details about reinstatement of Sub Minor Hafizwah district Multan *(Question No. 3342*)* 1133
-Details about repair of barrages in the province *(Question No. 2747*)* 1171
-Details about rest houses of Irrigation Department in Gujranwala *(Question No. 4076*)* 1117
-Details about state land allocated for irrigation in Toba Tek Singh *(Question No.3689*)* 1164
-Details about Upper Bari Doab Canal Kot Radha Kishan *(Question No. 3505*)* 1121
-Details about Water Allowance of Hakra canal Bahawalnagar *(Question No. 3960*)* 1165
-Details about water courses in PP-113 district Gujrat *(Question No. 2236*)*
-Number of water outlets at water course Kalianwala Faisalabad *(Question No. 2369*)*
-Sanctioned water for water course Kalianwala PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 2368*)*
-Upgradation of canals during 2012 and other details *(Question No. 2623*)*

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

questionS REGARDING-

-Details about Government Boys College Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3411*)* 857
-Details about Government Girls Degree College Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3412*)* 859
-Details about Market Committee in Faisalabad *(Question No. 3617*)* 788
-Details about Market Committees of tehsil Tandlianwala *(Question No. 3571*)* 760

PAGE NO.

K

KANWAL NAUMAN, MRS.

Resolution REGARDING-

-Demand for upgradation of Middle School of Ganj Shakar Special Education Centre Okara 1045

KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.

questions REGARDING- 1028

-Details about Central Jail Jhang *(Question No. 3782*)* 790

-Details about development of agriculture in Shorkot Jhang *(Question No. 3787*)* 1170

-Details about erosion by river Chinab in Shorkot *(Question No. 3791*)* 791

-Details about water courses in PP-80 Shorkot *(Question No. 3788*)*

KHALID MEHMOOD JAJJA, CH. *(Parliamentary Seceretary for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING-

-Completion of stone pitching work at "Aik" drain Sialkot and other details *(Question No. 3243*)* 1132

-DETAILS ABOUT CANALS AND REST HOUSES IN TEHSIL LIAQATPUR AND IRRIGATED AREA IN CHOLISTAN *(QUESTION NO. 3820*)* 1161 1157

-DETAILS ABOUT DAMP-DRAINS IN DISTRICT SHEIKHUPURA *(QUESTION NO. 3754*)* 1128

-Details about establishment of Advocates Colony in Daska, Sialkot *(Question No. 2778*)* 1146

-Details about irrigation in Chak No. 393 G.B Khanpur Toba Tek Singh *(Question No. 3741*)* 1137

-Details about minors and water courses in district Gujrat *(Question No. 3518*)* 1150

-Details about registration of cases of water theft in Pakpattan *(Question No. 3752*)* 1126

-Details about repair of barrages in the province *(Question No. 2747*)* 1141

-Details about state land allocated for irrigation in Toba Tek Singh *(Question No.3689*)* 1134

-Details about Upper Bari Doab Canal Kot Radha Kishan *(Question No. 3505*)* 1117

-Details about water courses in PP-113 district Gujrat *(Question No. 2236*)*

-Sanctioned water for water course Kalianwala PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 2368*)* 1121

PAGE NO.

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

point of order REGARDING- 1196

-ATTACK ON PEOPLE ATTENDING DEATH ANNIVERSARY OF EX GOVERNOR PUNJAB MR. SALMAN TASEER IN LIBERTY MARKET LAHORE

questions REGARDING-

-Details about filling the vacant posts of teachers in Degree Colleges of Depalpur *(Question No. 3194*)* 853

-Number of students in degree colleges of district Okara *(Question No. 3193*)* 852

L

LUBNA FAISAL, MRS.

Resolution REGARDING- 1046

-Demand for audit of NGOs working for women welfare

M

MADIHA RANA, MRS.

questions REGARDING-

-Budget granted to Environment Protection Department in Faisalabad and other details *(Question No. 2099*)* 923

-Details about employees in district Jail Faisalabad *(Question No. 249)* 1039

-Notices served to factories owners for installation of treatment plants in Faisalabad and other details *(Question No. 2100*)* 923

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction and repair of Government Degree College Basirpur, Okara and other details *(Question No. 3247*)* 855

-Details about filling the vacant posts of teachers in Degree Colleges of Depalpur *(Question No. 3194*)* 854

-Details about Government Boys College Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3411*)* 857

-Details about Government Girls Degree College Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3412*)* 859

-Details about ratio of students and teachers in Government College 860

PAGE NO.

for Women Toba Tek Singh *(Question No. 3526*)* 851
-Details about starting classes of B.A/BSc in Government Boys College Daska *(Question No.3189*)* 852
-Details about starting classes of Urdu and other subjects in Government Postgraduate Girls College Daska *(Question No. 3191*)* 849
-Details about training of Boy Scouts/Girl Guides in Colleges of Lahore *(Question No. 2886*)* 846
-Establishment of colleges in PP-263 district Layyah *(Question No. 2084*)* 854
-Establishment of Sargodha University and details about recruitments therein *(Question No. 3209*)* 857
-Number of colleges in PP-185 Okara and other details *(Question No. 3348*)* 856
-Number of girls colleges in PP-34 Sargodha and other details *(Question No. 3344*)* 848
-Number of hostels in Punjab University Lahore and other details *(Question No. 2627*)* 844
-Number of students in degree colleges of district Gujrat and other details *(Question No. 2135*)* 853
-Number of students in degree colleges of district Okara *(Question No. 3193*)* 847
-Provision of basic facilities in Government College Kot Radha Kishan district Kasur *(Question No. 2175*)* 845
-Vacant posts of teachers in Government Girls College Ahmedpur Sharqia and other details *(Question No. 2013*)*

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK

Privilege motion REGARDING-

-Insulting behaviour of SHO Police Station Badhla Sant tehsil Makhdoom Rashid with MPA 937

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about facilities provided to Controller Examination Punjab University Lahore *(Question No. 2420*)* 835
-Details about furniture in Government Postgraduate College for Boys Vehari *(Question No. 3381*)* 818
-Details about Government Boys Degree College Dinga Gujrat *(Question No. 3576*)* 830
-Details about Government College for Women Toba Tek Singh *(Question No. 3525*)* 824
-Details about grant provided to Punjab University for the year 2004-05 *(Question No. 2421*)* 840
-Details about missing facilities in Government Girls College Dinga Gujrat *(Question No. 3575*)* 828
-Details about private universities in Punjab *(Question No. 3497*)* 821
-Provision of buses for students of Sargodha University *(Question No. 3210*)* 816

PAGE NO.

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Farrukh Javed, Dr.
MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION ADDITIONAL CHARGE OF HOME DEPARTMENT
-See under Shuja Khanzada, Col (Retd)
MINISTER FOR FINANCE ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS AND EXCISE & TAXATION
-See under Shuja Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian
MINISTER FOR FOOD
-See under Bilal Yasin, Mr.
MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Yawar Zaman, Mian
MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Sher Ali Khan, Mr.
MINISTER FOR PRISONS
-See under Abdul Waheed Chaudhry, Mr.
MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana
MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION
-See under Asif Saeed Manais, Mr.
MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Nadeem Kamran, Malik
MUHAMMAD AFZAL, RANA
QUESTION regarding-
-Details about steps taken for welfare programme in prisons of the Punjab *(Question No. 3325*)* 1006
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

point of order REGARDING- 949

-ANXIETY AMONGST STUDENTS AND PARENTS DUE TO ABSENCE OF SECURITY MEASURES IN EDUCATIONAL INSTITUTIONS

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 795

-The Punjab Higher Education Commission Bill, 2014 (Bill No. 27 of 2014)
MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about private universities in Punjab *(Question No. 3497*)* 820
-Details about training of staff of Agriculture Department for new research *(Question No. 3504*)* 787

PAGE NO.

-Details about Upper Bari Doab Canal Kot Radha Kishan *(Question No. 3505*)* 1133
-Information about permission to confined women to avail conjugal rights *(Question No. 3514*)* 1019
-Issuance of licenses to property dealers and legislation in this regard *(Question No. 2330*)* 990
-Provision of basic facilities in Government College Kot Radha Kishan district Kasur *(Question No. 2175*)* 846

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Seceretary for Information & Culture)*

Answers to the questions REGARDING- 1074
-Details about Information Department in district Sahiwal *(Question No. 4937*)* 1061
-Details about scripts of stage dramas *(Question No. 4933*)* 1056

-DETAILS ABOUT STEPS TAKEN FOR DEVELOPMENT OF CULTURE IN DISTRICT VEHARI *(QUESTION NO. 740*)*

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 1040
-Details about capacity of prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 283)* 1031

-DETAILS ABOUT EMPLOYEES OF MOTOR REGISTRATION BRANCH IN DISTRICT SAHIWAL *(QUESTION NO. 212)* 1074
-Details about Information Department in district Sahiwal *(Question No. 4937*)* 1036 1061

-DETAILS ABOUT RECOVERY OF PROPERTY TAX FROM DISTRICT SAHIWAL

(QUESTION NO. 259)

-Details about scripts of stage dramas *(Question No. 4933*)*

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

DISCUSSION On- 1104

-PROBLEMS OF SUGARCANE GROWERS

1128

questions REGARDING- 851
-Details about establishment of Advocates Colony in Daska, Sialkot

PAGE NO.

(Question No. 2778)* 852
-Details about starting classes of B.A/BSc in Government Boys College Daska *(Question No.3189*)*
-Details about starting classes of Urdu and other subjects in Government Postgraduate Girls College Daska *(Question No. 3191*)*

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR

question REGARDING- 1021
-Details about posting of officers in different prisons *(Question No. 2386*)*

MUHAMMAD ASHRAF, CH.

question REGARDING- 1031
-Details about barracks in prison of Gujrat *(Question No. 94)*

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

questions REGARDING-
-Details about allotment of land to agricultural graduates *(Question No. 3623*)* 763
-Details about prisoner vans *(Question No. 3625*)* 1027

MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

question REGARDING-
-DETAILS ABOUT CANALS AND REST HOUSES IN TEHSIL LIAQATPUR AND IRRIGATED AREA IN CHOLISTAN *(QUESTION NO. 3820*)* 1160

MUHAMMAD JAMAL KHAN LAGHARI, SARDAR

point of order REGARDING- 932
-Demand for lifting ban on issuance of arms license in the province

MUHAMMAD MUNIR, MIAN *(Parliamentary Secretary for Excise & Taxation)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-DETAILS ABOUT RECEIPT OF PROPERTY TAX FROM GULBURG TOWN LAHORE 1002
(QUESTION NO. 3480*) 989
987
-DETAILS OF LESS RECOVERY THAN FIXED TARGET OF RECEIPTS IN EXCISE & TAXATION DEPARTMENT *(QUESTION NO. 839*)* 990
998

PAGE NO.

-GRANT OF BUDGET TO DIRECTOR EXCISE CHAKWAL AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 838*)*

-Issuance of licenses to property dealers and legislation in this regard *(Question No. 2330*)*

-Number of vacant posts in Excise & Taxation Department Lahore and other details *(Question No. 2405*)*

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING-

-Details about fruit and vegetable market Fortabbas, Bahawalnagar *(Question No. 4345*)* 794

-Details about Hakra branch canal Fortabbas, Bahawalnagar *(Question No. 4616*)* 1175

-Details about water courses in tehsil Fortabbas *(Question No. 4344*)* 793

Muhammad Nawaz Chohan, Mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR TRANSPORT)***

point of order REGARDING- 802

-DEMAND FOR CONSTITUTION OF HOUSE COMMITTEE FOR CONSIDERATION

OF WORSE CONDITION OF BUS STANDS IN DISTRICT GUJRAT

MUHAMMAD SIBTAIN RAZA, SYED.

question REGARDING- 1168

-Details about Muzaffargarh canal *(Question No. 3394*)*

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answer to the question REGARDING- 1086

-Details about newspapers published from Lahore *(Question No. 2445*)*

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Finance Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs and Excise & Taxation)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-DETAILS ABOUT EMPLOYEES OF EXCISE DEPARTMENT POSTED IN MOTOR 1037

BRANCH FARID COURT HOUSE LAHORE *(QUESTION* 1031

PAGE NO.

NO. 276) 1038

-DETAILS ABOUT EMPLOYEES OF MOTOR REGISTRATION BRANCH IN DISTRICT SAHIWAL *(QUESTION NO. 212)* 1032 1026

1034

-DETAILS ABOUT FUNDS GRANTED TO DG EXCISE LAHORE *(QUESTION NO. 277)* 1024

-DETAILS ABOUT INDUSTRIAL UNIT IN DISTRICT TOBA TEK SINGH PAYING PROPERTY TAX *(QUESTION NO. 224)* 1036 1022

1087

-DETAILS ABOUT PROPERTY TAX COLLECTED FROM LAHORE *(QUESTION NO. 3748*)* 1193

-DETAILS ABOUT PROPERTY TAX COLLECTED FROM PLAZAS IN TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 225)* 964 956

-DETAILS ABOUT RECEIPT OF PROPERTY TAX FROM SHALAMAR TOWN LAHORE *(QUESTION NO. 3587*)* 951 955

-DETAILS ABOUT RECOVERY OF PROPERTY TAX FROM DISTRICT SAHIWAL

(QUESTION NO. 259)

-DETAILS ABOUT REMISSION OF PROPERTY TAX IN GULBERG TOWN LAHORE *(QUESTION NO. 3479*)*

-DETAILS ABOUT THE BANK OF PUNJAB *(QUESTION NO. 3450*)*

BILLS *(Discussed)*-

-PUNJAB LOCAL GOVERNMENT (THIRD AMENDMENT) BILL, 2004

-THE PAKISTAN KIDNEY AND LIVER INSTITUTE AND RESEARCH CENTRE BILL, 2014 (BILL NO.32 OF 2014)

PAGE NO.

-THE PUNJAB HIGHER EDUCATION COMMISSION BILL, 2014

point of order REGARDING-

-Anxiety amongst students and parents due to absence of security measures in educational institutions

Resolution REGARDING-

-Extension of the Punjab Higher Education Commission Ordinance, 2014

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-

-24th December, 2014 742
-26th December, 2014 814
-29th December, 2014 882
-30th December, 2014 978
-2nd January, 2015 1054
-5th January, 2015 1116

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

questions REGARDING-

-Details about institutions of special education in Sahiwal *(Question No. 4305*)* 921

-Details about minors, water courses and canals in Sahiwal *(Question No. 4301*)* 1172

NADIA AZIZ, DR.

question REGARDING-

-Number of girls colleges in PP-34 Sargodha and other details *(Question No. 3344*)* 856

NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Zakat &Ushr)*

Resolution REGARDING-

-Demand for making ramp along with stairs in Government buildings and recreation places for disabled persons 1043

PAGE NO.

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-Apprehension of big incident due to filling of LPG in Markets and Colonies of Khushab Road Sargodha
-Continuously increase in number of children died by falling into manholes
-Continuously increase in number of students leaving schools due to deteriorating standard of education in government educational institutions **1188**
-Disclosure of corruption in patwarkhanas of Gujrat
-Disclosure of embezzlement in loan granted for betterment of Walled City of Lahore **943**
-Disclosure of millions of rupees embezzlement in purchase of paper by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore
-Disclosure of scandal of supply of expired meat due to carelessness of Food Department
-Excess of fee in private medical colleges **872**
-Failure of transformer of tube well installed in Government Chauburji Gardens Estate Lahore 1090
-Failure of Walled City Lahore Authority in repair and rehabilitation of old buildings 867
-Inclusion of five subjects instead of eight in the date-sheet of 8th class by Punjab Education Commission 1184
-Increase in breath diseases due to increasing pollution in Lahore 865
-Insufficient security measures at educational institutions despite of government instructions 942
-Loss to government exchequer due to use of substandard material in construction of road in Jhang 873
-Postponement of operation against encroachments in Dinga City of Gujrat 869
-Problems faced by helpless people due to illegal parallel banking
-Receiving millions of rupees from students by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore on account of certificates
-Rejection of government condition of free education to 10 percent poor students in private educational institutions by President PPSMA **944**
-Unjustified increase in fee for rechecking of answer sheets by Board of Intermediate and Secondary Education Lahore **862**
-Victimization of citizens by Cancer due to permitting the factories to extract oil by burning tyres

1189

PAGE NO.

1185

1186

798

940

1186

941

864

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Annual production of orange in the province and other details *(Question No. 2628*)*

-Details about computerization of data of prisoners in prisons of the province *(Question No. 2620*)* 743

-Details about repair of barrages in the province *(Question No. 2747*)*

-Details about training of Boy Scouts/Girl Guides in Colleges of Lahore *(Question No. 2886*)* 1021 1126

-Increase in number of prisoners in Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 2622*)* 849

-Number of hostels in Punjab University Lahore and other details *(Question No. 2627*)* 1000

-NUMBER OF MEMBERS OF BOARD OF DIRECTORS OF PUNJAB BANK AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 1521*)* 848 1057

-Production of orange in distircts Faisalabad and Sargodha and other details *(Question No. 2633*)* 747

-Upgradation of canals during 2012 and other details *(Question No. 2623*)* 1165

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 11th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th December, 2014

1198

PAGE

NO.

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENVIRONMENT PROTECTION
-See under Akmal Saif Chattha, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR EXCISE & TAXATION
-See under Muhammad Munir, Mian
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR FINANCE
-See under Babar Hussain, Rana
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION

-SEE UNDER MEHWISH SULTANA, MS.
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Arshad, Rana
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR IRRIGATION
-See under Khalid Mehmood Jajja, Ch.

PAGE

NO.

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

Parliamentary Secretary for Transport

-SEE UNDER MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.

points of order REGARDING- 1179

-An innocent child abused and murdered in Green Town Lahore 949

-ANXIETY AMONGST STUDENTS AND PARENTS DUE TO ABSENCE OF SECURITY MEASURES IN EDUCATIONAL INSTITUTIONS 1196

-ATTACK ON PEOPLE ATTENDING DEATH ANNIVERSARY OF EX GOVERNOR PUNJAB MR. SALMAN TASEER IN LIBERTY MARKET LAHORE 931

-DEMAND FOR CALL UP AMERICAN AMBASSADOR ON FIXING PRICE OF HEAD OF VALUABLE RELIGIOUS SCHOLAR PROFESSOR HAFIZ MUHAMMAD SAEED BY AMERICA 801

-DEMAND FOR CONSTITUTION OF HOUSE COMMITTEE FOR CONSIDERATION OF WORSE CONDITION OF BUS STANDS IN DISTRICT GUJRAT 932

-DEMAND FOR LIFTING BAN ON ISSUANCE OF ARMS LICENSE IN THE PROVINCE 948

-DEMAND FOR TAKING SOLID STEPS FOR PAYMENT OF PROPER PRICE TO SUGARCANE GROWERS WELL IN TIME 804

-IGNORING SOUTHERN PUNJAB IN ADVERTISEMENTS FOR RECRUITMENTS IN THE PROVINCE 797

1042

	PAGE NO.
-ILLEGAL POSSESSION OVER THREE KANAL LAND BY CONSPIRACY OF STAFF OF MARKET COMMITTEE KANGANPUR	
-Increase in price of LPG	
Prisons department-	
questions REGARDING-	1016
-Area of Central Jail Gujranwala and number of prisoners therein	1024
(Question No. 3370)*	1031
-Area of Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 3270*)*	1030
-Details about barracks in prison of Gujrat *(Question No. 94)*	1040
-Details about boundary wall of Mandi Bahauddin Jail *(Question No. 93)*	1028
-Details about capacity of prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 283)*	
-Details about Central Jail Jhang *(Question No. 3782*)*	1021
-Details about computerization of data of prisoners in prisons	
of the province *(Question No. 2620*)*	1011
-Details about diet of prisoners in Central Jail Gujranwala	1039
(Question No. 3369)*	
-Details about employees in district Jail Faisalabad *(Question No. 249)*	1033
-Details about establishment of juvenile prisons in the province	
(Question No. 169)	1034
-Details about industries established in prisons of the province	
(Question No. 170)	1028
-Details about keeping prisoners in District Jail Toba Tek Singh	982
more than capacity *(Question No. 3772*)*	
-Details about labour taken by women prisoners *(Question No. 2492*)*	1038
-Details about medicines provided to prisoners in Camp Jail Lahore	1004
(Question No. 172)	1021
-Details about patients of AIDS in prisons of Punjab *(Question No. 2780*)*	1027
-Details about posting of officers in different prisons *(Question No. 2386*)*	
-Details about prisoner vans *(Question No. 3625*)*	1036
-Details about provision of diet and remunerations to the prisoners	
in the province *(Question No. 171)*	1026
-Details about regularization of contract employees of Prisons	
Department *(Question No. 3347*)*	1006
-Details about steps taken for welfare programme in prisons	
of the Punjab *(Question No. 3325*)*	1000
-Increase in number of prisoners in Kot Lakhpat Jail Lahore	
and other details *(Question No. 2622*)*	1019
-Information about permission to confined women to avail conjugal	
rights *(Question No. 3514*)*	992
-Shifting of psychiatry patient prisoners to hospitals and other	

PAGE

NO.

details *(Question No. 2493*)*

PAGE NO.

Privilege motion REGARDING-

-Insulting behaviour of SHO Police Station Badhla Sant tehsil Makhdoom Rashid with MPA 937

Prorogation-

-Notification of prorogation of 11th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th December, 2014 1198

Q

questions REGARDING-

AGRICULTURE DEPARTMENT-

-Annual production of orange in the province and other details *(Question No. 2628*)* 743

-Details about allotment of land to agricultural graduates *(Question No. 3623*)* 763

-Details about departments and admissions of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 3144*)* 751

-Details about development of agriculture in Shorkot Jhang *(Question No. 3787*)* 790

-Details about extension in service contract of Supervisors working in Greater Thal Canal Project *(Question No. 2639*)* 748

-Details about fruit and vegetable market Fortabbas, Bahawalnagar *(Question No. 4345*)* 794

-Details about Market Committee in Faisalabad *(Question No. 3617*)* 788

-Details about Market Committee Kot Lakhpat Lahore *(Question No. 3358*)* 785

-Details about Market Committees of tehsil Tandlianwala *(Question No. 3571*)* 760

-Details about starting tubewells by solar energy *(Question No. 1243*)* 779

-Details about steps taken by government for betterment of citrus crop in Sargodha *(Question No. 3215*)* 784

-Details about strength of staff in Agriculture Department Toba Tek Singh *(Question No. 4402*)* 776

-Details about training of staff of Agriculture Department for new research *(Question No. 3504*)* 787

-Details about water courses in PP-86 *(Question No. 4401*)* 771

-Details about water courses in PP-80 Shorkot *(Question No. 3788*)* 791

-Details about water courses in Sargodha *(Question No. 4278*)* 792

-Details about water courses in tehsil Fortabbas *(Question No. 4344*)* 793

-Exploitation of farmers by brokers in grain market *(Question No. 3364*)* 757

-Income and expenditures of Government Seed Farm Faisalabad and other details *(Question No. 2457*)* 781

PAGE NO.

-Number of paved water courses in Lahore and other details (*Question No. 3415**) 786
-Per meter cost of pavement of water courses and other details (*Question No. 2455**) 779
-Problems in sale of orange in Bhalwal and steps taken by government in that regard (*Question No. 4158**) 767
-Production of orange in distircts Faisalabad and Sargodha and other details (*Question No. 2633**) 747
-Surprise visit of Market Committees and pointing out their irregularities and other details (*Question No. 2898**) 783

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

-Budget granted to Environment Protection Department in Faisalabad and other details (*Question No. 2099**) 923
-Details about air pollution due to Samundari Drain Faisalabad (*Question No. 1825**) 915
-Details about challans of smoke releasing motor vehicles in district Pakpattan (*Question No. 2198**) 924
-Details about factories creating pollution in PP-58 Faisalabad (*Question No. 1830**) 922
-Details about grant of budget to Environment Protection Department Gujrat and utilization thereof (*Question No. 2148**) 885

889

-DETAILS ABOUT HARMFUL EFFECTS OF BURNING TYRES IN FURNACES OF 928
BUND ROAD LAHORE *(QUESTION NO. 1732*)* 897

-DETAILS ABOUT PRODUCTION AND USE OF POLYTHENE BAGS *(QUESTION NO. 4435*)* 923

883

-DETAILS ABOUT SHIFTING CHEMICAL FACTORIES FROM RESIDENTIAL AREAS 918
OF LAHORE *(QUESTION NO. 1739*)*

920

-Notices served to factories owners for installation of treatment plants in Faisalabad and other details (*Question No. 2100**)

927

-NUMBER OF EMPLOYEES IN ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT 925
GUJRAT AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 2147*)*

1037

-Number of Inspectors of Environment Protection Department in Faisalabad (*Question No. 2130**) 1031
-Number of offices of Environment Protection Department in district Faisalabad and other details (*Question No. 2131**) 1038
-Number of offices of Environment Protection Department in 1032

PAGE NO.

district Kasur and other details *(Question No. 2843*)* 1025
-Ratio of air pollution in cities of Lahore and Bahawalpur and other details *(Question No. 2447*)* 1034

Excise & Taxation department- 1002

-DETAILS ABOUT EMPLOYEES OF EXCISE DEPARTMENT POSTED IN MOTOR BRANCH FARID COURT HOUSE LAHORE *(QUESTION NO. 276)* 1023 1036 1022

-DETAILS ABOUT EMPLOYEES OF MOTOR REGISTRATION BRANCH IN DISTRICT SAHIWAL *(QUESTION NO. 212)* 989 987

-DETAILS ABOUT FUNDS GRANTED TO DG EXCISE LAHORE *(QUESTION NO. 277)* 990

-DETAILS ABOUT INDUSTRIAL UNIT IN DISTRICT TOBA TEK SINGH PAYING PROPERTY TAX *(QUESTION NO. 224)* 997 1079

-DETAILS ABOUT PROPERTY TAX COLLECTED FROM LAHORE *(QUESTION NO. 3748*)* 1087 1057

-DETAILS ABOUT PROPERTY TAX COLLECTED FROM PLAZAS IN TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 225)* 1083 855

-DETAILS ABOUT RECEIPT OF PROPERTY TAX FROM GULBURG TOWN LAHORE 835

(QUESTION NO. 3480*) 853

-DETAILS ABOUT RECEIPT OF PROPERTY TAX FROM SHALAMAR TOWN LAHORE *(QUESTION NO. 3587*)* 818 857

-DETAILS ABOUT RECOVERY OF PROPERTY TAX FROM DISTRICT SAHIWAL 829 824

(QUESTION NO. 259) 859

-DETAILS ABOUT REMISSION OF PROPERTY TAX IN 840

PAGE NO.

GULBERG TOWN LAHORE
(QUESTION NO. 3479*) 828
820

-DETAILS OF LESS RECOVERY THAN FIXED TARGET OF RECEIPTS IN EXCISE & TAXATION 860
DEPARTMENT *(QUESTION NO. 839*)*
851

-GRANT OF BUDGET TO DIRECTOR EXCISE CHAKWAL AND OTHER DETAILS 852
(QUESTION NO. 838*)
849
-Issuance of licenses to property dealers and legislation in this 845
regard *(Question No. 2330*)*
-Number of vacant posts in Excise & Taxation Department Lahore
and other details *(Question No. 2405*)* 854
857

FINANCE DEPARTMENT-

856
-DETAILS ABOUT SENIORITY AND PROMOTION OF AUDITORS IN LOCAL FUND
848

AUDIT *(QUESTION NO. 2595*)*
844
852

-DETAILS ABOUT THE BANK OF PUNJAB *(QUESTION NO. 3450*)*
846
816

-NUMBER OF MEMBERS OF BOARD OF DIRECTORS OF PUNJAB BANK AND 845
OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 1521*)*
-Procedure of appointment of President Punjab Bank *(Question No. 4579*)* 1074
1086

Higher Education department- 1061

-Construction and repair of Government Degree College Basirpur,
Okara and other details *(Question No. 3247*)* 1056
-Details about facilities provided to Controller Examination Punjab
University Lahore *(Question No. 2420*)*
-Details about filling the vacant posts of teachers in Degree Colleges 1131
of Depalpur *(Question No. 3194*)*
-Details about furniture in Government Postgraduate College for 1160
Boys Vehari *(Question No. 3381*)* 1174
-Details about Government Boys College Tandlianwala, Faisalabad 1157
(Question No. 3411)* 1166
-Details about Government Boys Degree College Dinga Gujrat 1170
(Question No. 3576)*
-Details about Government College for Women Toba Tek Singh 1128
1173

PAGE NO.

(Question No. 3525*)
-Details about Government Girls Degree College Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3412*)* 1169
-Details about grant provided to Punjab University for the year 2004-05 *(Question No. 2421*)* 1175
-Details about missing facilities in Government Girls College Dinga Gujrat *(Question No. 3575*)* 1146
1136
-Details about private universities in Punjab *(Question No. 3497*)*
-Details about ratio of students and teachers in Government College for Women Toba Tek Singh *(Question No. 3526*)* 1172
1168
-Details about starting classes of B.A/BSc in Government Boys College Daska *(Question No.3189*)* 1150
-Details about starting classes of Urdu and other subjects in Government Postgraduate Girls College Daska *(Question No. 3191*)* 1167
-Details about training of Boy Scouts/Girl Guides in Colleges of Lahore *(Question No. 2886*)* 1126
-Establishment of colleges in PP-263 district Layyah *(Question No. 2084*)* 1172
-Establishment of Sargodha University and details about recruitments therein *(Question No. 3209*)* 1141
-Number of colleges in PP-185 Okara and other details *(Question No. 3348*)* 1133
-Number of girls colleges in PP-34 Sargodha and other details *(Question No. 3344*)* 1171
-Number of hostels in Punjab University Lahore and other details *(Question No. 2627*)* 1117
-Number of students in degree colleges of district Gujrat and other details *(Question No. 2135*)* 1164
-Number of students in degree colleges of district Okara *(Question No. 3193*)* 1121
-Provision of basic facilities in Government College Kot Radha Kishan district Kasur *(Question No. 2175*)* 1165
-Provision of buses for students of Sargodha University *(Question No. 3210*)*
-Vacant posts of teachers in Government Girls College Ahmedpur Sharqia and other details *(Question No. 2013*)* 1016
1024

INFORMATION DEPARTMENT- 1031
-Details about Information Department in district Sahiwal *(Question No. 4937*)* 1030
-Details about newspapers published from Lahore *(Question No. 2445*)* 1040
-Details about scripts of stage dramas *(Question No. 4933*)* 1028
-Details about steps taken for development of culture in district Vehari *(Question No. 740*)* 1021

IRRIGATION DEPARTMENT-
-Completion of stone pitching work at "Aik" drain Sialkot and other details *(Question No. 3243*)* 1011
1039

-DETAILS ABOUT CANALS AND REST HOUSES IN TEHSIL LIAQATPUR AND 1033
1034

PAGE NO.

IRRIGATED AREA IN CHOLISTAN *(QUESTION NO. 3820*)* 1028

-Details about canals in district Rajanpur *(Question No. 4362*)* 982

-DETAILS ABOUT DAMP-DRAINS IN DISTRICT SHEIKHUPURA *(QUESTION NO. 3754*)* 1038

-Details about drains in district Sargodha *(Question No. 3228*)* 1004

-Details about erosion by river Chinab in Shorkot *(Question No. 3791*)* 1021

-Details about establishment of Advocates Colony in Daska, Sialkot *(Question No. 2778*)* 1027

-Details about flood embankment in district Rajanpur *(Question No. 4351*)* 1036

-Details about funds allocated for desilting of canal of Sargodha *(Question No. 3713*)* 1026

-Details about Hakra branch canal Fortabbas, Bahawalnagar *(Question No. 4616*)* 1006

-Details about irrigation in Chak No. 393 G.B Khanpur Toba Tek Singh *(Question No. 3741*)* 1000

-Details about minors and water courses in district Gujrat *(Question No. 3518*)* 1019

-Details about minors, water courses and canals in Sahiwal *(Question No. 4301*)* 992

-Details about Muzaffargarh canal *(Question No. 3394*)* 921

-Details about registration of cases of water theft in Pakpattan *(Question No. 3752*)* 893

-Details about reinstatement of Sub Minor Hafizwah district Multan *(Question No. 3342*)* 903

-Details about repair of barrages in the province *(Question No. 2747*)* 910

-Details about rest houses of Irrigation Department in Gujranwala *(Question No. 4076*)* 887

-Details about state land allocated for irrigation in Toba Tek Singh *(Question No.3689*)* 919

-Details about Upper Bari Doab Canal Kot Radha Kishan *(Question No. 3505*)*

-Details about Water Allowance of Hakra canal Bahawalnagar *(Question No. 3960*)*

-Details about water courses in PP-113 district Gujrat *(Question No. 2236*)*

-Number of water outlets at water course Kalianwala Faisalabad *(Question No. 2369*)*

-Sanctioned water for water course Kalianwala PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 2368*)*

-Upgradation of canals during 2012 and other details *(Question No. 2623*)*

PRISONS DEPARTMENT-

-Area of Central Jail Gujranwala and number of prisoners therein *(Question No. 3370*)*

-Area of Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 3270*)*

-Details about barracks in prison of Gujrat *(Question No. 94)*

PAGE

NO.

-Details about boundary wall of Mandi Bahauddin Jail *(Question No. 93)*
-Details about capacity of prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 283)*
-Details about Central Jail Jhang *(Question No. 3782*)*
-Details about computerization of data of prisoners in prisons of the province *(Question No. 2620*)*
-Details about diet of prisoners in Central Jail Gujranwala *(Question No. 3369*)*
-Details about employees in district Jail Faisalabad *(Question No. 249)*
-Details about establishment of juvenile prisons in the province *(Question No. 169)*
-Details about industries established in prisons of the province *(Question No. 170)*
-Details about keeping prisoners in District Jail Toba Tek Singh more than capacity *(Question No. 3772*)*
-Details about labour taken by women prisoners *(Question No. 2492*)*
-Details about medicines provided to prisoners in Camp Jail Lahore *(Question No. 172)*
-Details about patients of AIDS in prisons of Punjab *(Question No. 2780*)*
-Details about posting of officers in different prisons *(Question No. 2386*)*
-Details about prisoner vans *(Question No. 3625*)*
-Details about provision of diet and remunerations to the prisoners in the province *(Question No. 171)*
-Details about regularization of contract employees of Prisons Department *(Question No. 3347*)*
-Details about steps taken for welfare programme in prisons of the Punjab *(Question No. 3325*)*
-Increase in number of prisoners in Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 2622*)*
-Information about permission to confined women to avail conjugal rights *(Question No. 3514*)*
-Shifting of psychiatry patient prisoners to hospitals and other details *(Question No. 2493*)*

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

-Details about institutions of special education in Sahiwal *(Question No. 4305*)*
-Details about offices of Special Education Department in Gujranwal *(Question No. 3834*)*
-Details about schools and colleges under administrative control of Special Education Department in Gujranwala *(Question No. 3835*)*

-Details about schools under administrative control of Special Education Department in Lahore *(Question No. 3906*)*
-Number of institutions of Special Education and other details *(Question No. 3267*)*

PAGE

NO.

-Number of special education centres in tehsil Ahmedpur Sharqia, district Bahawalpur and other details *(Question No. 2226*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON-

-26th December, 2014 876

-29th December, 2014 937

-2nd January, 2015 1110

R

RASHID HAFEEZ, RAJA

question REGARDING- 928

-DETAILS ABOUT PRODUCTION AND USE OF POLYTHENE BAGS *(QUESTION NO. 4435*)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 741

-24th December, 2014 813
-26th December, 2014 881
-29th December, 2014 977
-30th December, 2014 1053
-2nd January, 2015 1115
-5th January, 2015

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 795

-The Punjab Higher Education Commission Bill, 2014 (Bill No. 27 of 2014)
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 34 of 2014) 930

Resolutions REGARDING- 1046

-Demand for audit of NGOs working for women welfare
-Demand for declaring the copy of NIC compulsory for purchase of mobile phones and registration of mobile phone repair shops 1044
-Demand for making ramp along with stairs in Government buildings and recreation places for disabled persons 1043
-Demand for upgradation of Middle School of Ganj Shakar Special Education Centre Okara 1045
-Extension of the Punjab Higher Education Commission Ordinance, 2014 955

S

SAMEENA NOOR, MS.

question REGARDING- 857

-Number of colleges in PP-185 Okara and other details *(Question No. 3348*)*

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

point of order REGARDING-

804

-IGNORING SOUTHERN PUNJAB IN ADVERTISEMENTS FOR RECRUITMENTS IN THE PROVINCE 748

845

questions REGARDING-

-Details about extension in service contract of Supervisors working in Greater Thal Canal Project *(Question No. 2639*)* 1110
-Establishment of colleges in PP-263 district Layyah *(Question No. 2084*)*

PAGE NO.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during session held on 2nd January, 2015

SHAHZAD MUNSHI, MR.

questions REGARDING- 785

-Details about Market Committee Kot Lakhpat Lahore *(Question No. 3358*)* 1002

-DETAILS ABOUT RECEIPT OF PROPERTY TAX FROM GULBURG TOWN LAHORE 1022

(QUESTION NO. 3480*) 786

-DETAILS ABOUT REMISSION OF PROPERTY TAX IN GULBERG TOWN LAHORE *(QUESTION NO. 3479*)*

-Number of paved water courses in Lahore and other details *(Question No. 3415*)*

SHAMEELA ASLAM, MRS.

questions REGARDING-

-Details about furniture in Government Postgraduate College for Boys Vehari *(Question No. 3381*)*

-Details about reinstatement of Sub Minor Hafizwah district Multan *(Question No. 3342*)* **818**

-Details about steps taken for development of culture in district Vehari *(Question No. 740*)* 1167

Resolution REGARDING- 1056

-Demand for making ramp along with stairs in Government buildings and recreation places for disabled persons 1043

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*

BILLS *(Introduced in the House)*- 804

-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill, 2014

-The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill, 2014 **804**

PAGE NO.

SHUJA KHANZADA, COL (RETD) *(Minister for Environment Protection Additional Charge of Home Department)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Budget granted to Environment Protection Department in Faisalabad and other details *(Question No. 2099*)* 923

-Details about challans of smoke releasing motor vehicles in district Pakpattan *(Question No. 2198*)* 925

-Details about factories creating pollution in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1830*)* 922 929

-DETAILS ABOUT PRODUCTION AND USE OF POLYTHENE BAGS *(QUESTION NO. 4435*)* 924

-Notices served to factories owners for installation of treatment plants in Faisalabad and other details *(Question No. 2100*)* 918

-Number of Inspectors of Environment Protection Department in Faisalabad *(Question No. 2130*)* 920

-Number of offices of Environment Protection Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 2131*)* 927

-Number of offices of Environment Protection Department in district Kasur and other details *(Question No. 2843*)* 926

-Ratio of air pollution in cities of Lahore and Bahawalpur and other details *(Question No. 2447*)* 934

Call attention Notice (ANSWER) REGARDING

-DETAILS ABOUT GANG RAPE AND MURDER OF WOMEN IN KASUR 931 932

points of order (ANSWERS) REGARDING-

-DEMAND FOR CALL UP AMERICAN AMBASSADOR ON FIXING PRICE OF HEAD OF VALUABLE RELIGIOUS SCHOLAR PROFESSOR HAFIZ MUHAMMAD SAEED BY

AMERICA

-Demand for lifting ban on issuance of arms license in the province

SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about institutions of special education in Sahiwal *(Question No. 4305*)* 921

-Details about offices of Special Education Department in Gujranwal 893

PAGE NO.

(Question No. 3834*) 903
-Details about schools and colleges under administrative control of Special Education Department in Gujranwala (Question No. 3835*) 910
-Details about schools under administrative control of Special Education Department in Lahore (Question No. 3906*) 887
-Number of institutions of Special Education and other details (Question No. 3267*) 919
-Number of special education centres in tehsil Ahmedpur Sharqia, district Bahawalpur and other details (Question No. 2226*)

T

TAHIR, MIAN
QUESTIONS regarding-
-Details about departments and admissions of Agriculture University Faisalabad (Question No. 3144*)
-Number of Inspectors of Environment Protection Department in Faisalabad (Question No. 2130*)
-Number of offices of Environment Protection Department in district Faisalabad and other details (Question No. 2131*) **751**

918

920

TARIQ MEHMOOD, MIAN
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Deprivation of residents from drinking water due to illegal possession over water tank of Chak No. 69 Jarranwala
-Vacant posts in Regional Anti Corruption Gujranwala

point of order REGARDING-
800
-DEMAND FOR CONSTITUTION OF HOUSE COMMITTEE FOR CONSIDERATION **799**

OF WORSE CONDITION OF BUS STANDS IN DISTRICT GUJRAT

QUESTIONS regarding-
-Details about Government Boys Degree College Dinga Gujrat (Question No. 3576*) **801**
-Details about grant of budget to Environment Protection Department

PAGE NO.

Gujrat and utilization thereof *(Question No. 2148*)*
-Details about minors and water courses in district Gujrat *(Question No. 3518*)* 829
-Details about missing facilities in Government Girls College Dinga Gujrat *(Question No. 3575*)* 885
-Details about water courses in PP-113 district Gujrat *(Question No. 2236*)* 1136

-NUMBER OF EMPLOYEES IN ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT GUJRAT AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 2147*)* 828 1117 883

-Number of students in degree colleges of district Gujrat and other details *(Question No. 2135*)* 844

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.
DISCUSSION On-
-Problems of sugarcane growers
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during session held on 26th December, 2014 **1105**

876

TARIQ YAQOOB, SYED
QUESTION regarding-
-Details about boundary wall of Mandi Bahauddin Jail *(Question No. 93)*

1030

TEHSEEN FAWAD, MRS.

point of order REGARDING-
-Increase in price of LPG

1042

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Robbery at Allahabad Chowk Kasur in the day light 1191

Call attention Notice REGARDING 934

PAGE NO.

-DETAILS ABOUT GANG RAPE AND MURDER OF WOMEN IN KASUR 797

point of order REGARDING-

-Illegal possession over three kanal land by conspiracy of staff of Market Committee Kanganpur 889 1004

QUESTIONS regarding- 897

-DETAILS ABOUT HARMFUL EFFECTS OF BURNING TYRES IN FURNACES OF BUND ROAD LAHORE *(QUESTION NO. 1732*)* 783

-Details about patients of AIDS in prisons of Punjab *(Question No. 2780*)*

-DETAILS ABOUT SHIFTING CHEMICAL FACTORIES FROM RESIDENTIAL AREAS OF LAHORE *(QUESTION NO. 1739*)*

-Surprise visit of Market Committees and pointing out their irregularities and other details *(Question No. 2898*)*

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

point of order REGARDING-

-DEMAND FOR CALL UP AMERICAN AMBASSADOR ON FIXING PRICE OF HEAD OF VALUABLE RELIGIOUS SCHOLAR PROFESSOR HAFIZ MUHAMMAD SAEED BY AMERICA 931 835 840 982 1086

QUESTIONS regarding-

-Details about facilities provided to Controller Examination Punjab University Lahore *(Question No. 2420*)* 1079

-Details about grant provided to Punjab University for the year 2004-05 *(Question No. 2421*)* 781

-Details about labour taken by women prisoners *(Question No. 2492*)*

-Details about newspapers published from Lahore *(Question No. 2445*)* 997

-DETAILS ABOUT SENIORITY AND PROMOTION OF AUDITORS IN LOCAL FUND AUDIT *(QUESTION NO. 2595*)* 779 1083

PAGE

NO.

-Income and expenditures of Government Seed Farm Faisalabad and other details *(Question No. 2457*)* 925
-Number of vacant posts in Excise & Taxation Department Lahore and other details *(Question No. 2405*)* 992
-Per meter cost of pavement of water courses and other details *(Question No. 2455*)*
-Procedure of appointment of President Punjab Bank *(Question No. 4579*)*
-Ratio of air pollution in cities of Lahore and Bahawalpur and other details *(Question No. 2447*)*
-Shifting of psychiatry patient prisoners to hospitals and other details *(Question No. 2493*)*

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about canals in district Rajanpur *(Question No. 4362*)*
-Details about drains in district Sargodha *(Question No. 3228*)* **1175**
-Details about erosion by river Chinab in Shorkot *(Question No. 3791*)*
-Details about flood embankment in district Rajanpur *(Question No. 4351*)* **1166**
-Details about funds allocated for desilting of canal of Sargodha 1170
(Question No. 3713)* 1174
-Details about Hakra branch canal Fortabbas, Bahawalnagar *(Question No. 4616*)*
-Details about minors, water courses and canals in Sahiwal *(Question No. 4301*)* **1170**
-Details about Muzaffargarh canal *(Question No. 3394*)*
-Details about reinstatement of Sub Minor Hafizwah district Multan *(Question No. 3342*)*
-Details about rest houses of Irrigation Department in Gujranwala *(Question No. 4076*)* **1176**
-Details about Water Allowance of Hakra canal Bahawalnagar *(Question No. 3960*)*
-Number of water outlets at water course Kalianwala Faisalabad *(Question No. 2369*)* **1173**
-Upgradation of canals during 2012 and other details *(Question No. 2623*)*
1168

1167

PAGE

NO.

1172

1171

1164
1165

Z

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.

questions REGARDING-

-DETAILS OF LESS RECOVERY THAN FIXED TARGET OF RECEIPTS IN EXCISE & TAXATION DEPARTMENT *(QUESTION NO. 839*)* **989**

-GRANT OF BUDGET TO DIRECTOR EXCISE CHAKWAL AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 838*)* **987**